بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

شیخ فیض علی صابر منیجر و مہتمم

البدر

محمد افضل ایڈیٹر

نمبر ۳ | قادیان دارالامان - ۶ فروری ۱۹۰۳ء مطابق ۷ ذیقعدہ ۱۳۲۰ھ ہجری بروز جمعہ | جلد ۲

البدر

چونکہ اب نئے سال ۱۹۰۳ء سے نیا حساب سالانہ شروع ہوا ہے اس لئے ان اصحاب کی خدمت مین جو کہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء یعنی جلد اول نمبر ۱ سے البدر کے خریدار ہین التماس ہے کہ وہ البدر کے ابتدائی ۹ نمبر یعنی لغایت ۳۱ دسمبر ۱۹۰۲ء تک کی قیمت ۱۲؍ ارسال کر دلوین کیونکہ سال کی ۵۲ نمبر کے حساب سے ۹ نمبر کی قیمت اتنی ہی ہوتی ہے اور آئندہ ان کا حساب یکم جنوری ۱۹۰۳ء سے شروع رہیگا۔

بک ایجنسی کارخانہ الصدیق قادیان

البدر کے کارپرداز اپنے کارخانہ الصدیق مین ایک بک ایجنسی کھولنا چاہتے ہین جسمین عمدہ عمدہ قرآن شریف کتب احادیث ۔ تصوف ۔ اخلاق ۔ ادب علم طب وغیرہ عموماً اور احمدیہ مشن کی تائید مین جو کتب شائع ہون ان کو خصوصاً رکھا جاوے اور مختلف اوقات پر ان کی ایک فہرست خلاصہ مضمون کے ساتھ بطور ضمیمہ البدر شائع ہوتی رہے اس لئے ہر ایک صاحب تصنیف اور کتب فروش کی خدمت مین التماس ہے کہ اگر وہ اس اشتہاری طریق سے فائدہ اوٹھانا چاہین تو بذریعہ خط وکتابت کتنین وغیرہ کا فیصلہ کرین۔

اور اگر وہ چاہین تو اپنے پتہ پر ہی اس اشتہار مین اشتہار دیسکینگے مگر اس کی اجرت الگ ہوگی۔

یہ اشتہاری سلسلہ اوس وقت شروع ہوگا جبکہ اس قدر کتب کی فہرست ہمارے پاس پہونچیگی جنکا نام مختصر خلاصہ مضمون کم از کم البدر کے سائز کے ایک صفحہ پر آسکین +

براہین احمدیہ - اس کتاب کی اول ایڈیشن کی مکمل براہین احمدیہ چند احباب خریدنا چاہتے ہین اگر کوئی صاحب خود یا ان کے گرد و نواح مین کوئی اور فروخت کرنا چاہے تو البدر سے خط وکتابت کرے۔

قیمت جن چند اصحاب نے البدر جاری کروا کر ابھی تک قیمت ارسال نہین کی وہ جلد تر ارسال فرماوین اور جن کا وعدہ فروری کا تھا ان کو یاد دلایا جاتا ہے کہ فروری کا مہینہ آیا ہے ایفائے وعدہ کرئے۔

تیرہ تیرہ آنے مین حسب شرائط مندرجہ البدر نمبر ۱۲ - جو دو اصحاب اخبار خریدنا چاہین وہ بہت جلد دو۔ دونو خریدار پوری قیمت کے ارسال کرین کیونکہ نیا سال شروع ہوگیا ہے

تحقیق حق کا عجیب واقعہ

چند ایک نو مسلم اہل ہنود وسکھ صاحبان اہالیان قادیان کی طرف سے ایک اشتہار بعنوان "قادیان اور آریہ سماج کا مقابلہ" شائع کیا گیا ہے اور اس مین آریہ قوم اور دیگر فرقہ ہای اہل ہنود کو مدعو کیا گیا ہے کہ انکی لیڈنگ ممبر اپنے مذہب کی صداقت روحانیت اور تعلق باللہ کا عملی ثبوت بمقابلہ حضرۃ اقدس مسیح موعود حجۃ اللہ علی الارض پیش کرین یا ایک کانفرنس منعقد کرکے ادھر وہ اپنے مذہب کی خوبیان کرین اور ادھر حضرت میرزا صاحب قرآن کریم سے اسلام کی خوبیان کرینگے تاکہ وید اور قرآن کی آخری کشتی ہوجاوے اور جو غالب رہے قومین اس کی اتباع کرین اس اشتہار مین والیان ریاستہائے ہند و پنجاب کی خدمتین مین بھی التماس کی گئی ہے کہ ایسی کانفرنس کا اہتمام وہ خود اپنے ذمہ لین تاکہ حق و باطل مین فیصلہ ہوجاوے اور کوئی نفس اور قوم حق سے محروم نہ رہ جاوے یہ اشتہارات مشتہر صاحبون نے مختلف بلاد مین ارسال کردئے ہین کہ دیوارون پر چسپان کردئے جاوین اگر کسی اور سرگرم آریہ صاحب کو یا سکھ یا اہل ہنود کی جماعت کے یہ اشتہار تبلیغاً پہنچانے منظور ہون تو ٹکٹ ارسال کرکے مشتہران سے منگوالین

جنون

اس کے اقسام مین سے ایک یہ بھی قسم ہے کہ انسان کو ۳ سال قبل یہ خواہش ہوتی ہے کہ مین مالدار اور طاقتور ہوجاؤن پھر بتدریج اس کی ہر ایک طاقت اور قوای مین فرق آتا جاتا ہے حتیٰ کہ بالکل گھگھو کی طرح ہوجاتا ہے۔

علاج (۱) ماء الجبن کا استعمال +

مسلسل ڈائری

۶ جنوری ۱۹۰۳ء بروز شنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین +

سیر دولت سرا سے تشریف لاکر حضرت اقدس اپنے موجودہ احباب کے ہمراہ سیر کو تشریف لے چلے اول طاعون کا ذکر ہوتا رہا اور پھر موت کی حالت کا ذکر آیا حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ بھی ایک وقت ہے جو انسان پر آتا ہے مگر یہان آکر سب علم ختم ہو جاتے ہین اور کوئی کچھ نہین بتلاتا۔ بعض احباب اپنے اپنے خواب سناتے رہے اور حضرت اقدس ان کی تعبیر فرماتے رہے چند ایک ان مین سے واقفیت عام کے لئے درج کی جاتی ہین

تعبیر رویاء خواب مین اپنا ختنہ کرنا۔ تقوے کا طریق اختیار کرنا ہے اس سے مراد شہوات کا کاٹنا ہے

قیامت کی خبر سننا - اس سے مراد یہ ہے کہ دینداروں کی فتح ہوگی اور دشمنون کو ذلت - کیونکہ قیامت کو بھی یہی ہونا ہے قرآن شریف مین ہے فریق فی الجنۃ - فریق فی السعیر اسی دن ہوگا دنیا کی رنگا رنگ کی وبائین بھی قیامت ہی ہین

طاعون اور انجام میرے الہام مین ہے یاتی علےٰ جھنم زمان لیس فیھا احد - یہ طاعون کی نسبت ہے اسے بھی جہنم ہی کہا گیا ہے حالانکہ جہنم تو قیامت کو ہونا ہے اس الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کارروائی ہو لیگی تو پھر طاعون ایک دم چپ کر کے سو جاویگی پھر اس کے بعد یہ بھی فرمایا ہے یغاث الناس ویعصرون بہت بارشین ہون گی کثرت کی ہوگی - فصلین خوب پکینگی موتون سے لوگ بچینگے - اب اس وقت لوگون کا دعا کرنا کہ یہ طاعون دور ہو - بیفائدہ ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ جب ایک شخص پہر رات رہے اوٹھکر دعا شروع کر دے کہ بہت جلد ابھی دن نکل آوے تو خواہ وہ کچھ ہی کرے مگر دن تو اپنے وقت پر ہی چڑھے گا۔

نیکی کی جڑ اور تنعم مین حد اعتدال نیکی کے ذکر پر فرمایا کہ نیکی کی جڑ یہ بھی ہے کہ دنیا کے لذات اور شہوات جو کہ جائز ہین انکو بھی حد اعتدال سے زیادہ نہ لیوے جیسا کہ کھانا پینا اللہ تعالیٰ نے حرام تو نہین کیا مگر اب اسی کھانے پینے کو ایک شخص نے رات دن کا شغل بنا لیا ہے اس کا نام دین پر بڑھانا ہے ورنہ یہ لذات دنیا کی اس واسطے ہین کہ اس کے ذریعہ نفس کا گھوڑا جو کہ دنیا کی راہ مین ہے وہ کمزور نہ ہو اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے یکہ والے جب لمبا سفر کرتے ہین تو ۷ یا ۸ کوس کے بعد وہ گھوڑے کی کمزوری کو محسوس کر کے اُسے دم دیتے ہین اور نہاری وغیرہ کھلاتے ہین تاکہ اوس کا پچھلا تکان رفع ہو جاوے تو انبیاء نے جو حظ دنیا کا لیا ہے وہ اسیطرح ہے کیونکہ ایک بڑا کام دنیا کی اصلاح کا ان کے سپرد تھا - اگر خدا کا فضل ان کی دستگیری نکرتا تو ہلاک ہو جاتے - اسواسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی وقت عائشہ رضی اللہ عنہا کے زانو پر ہاتھ مار کر فرماتے کہ اے عائشہ راحت پہونچا - مگر انبیاء کا یہ دستور نہ تھا کہ اس مین ہی منہمک ہو جاتے انہماک بیشک ایک زہر ہے - ایک بدمعاش آدمی جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو چاہتا ہے کھاتا ہے - اسیطرح اگر ایک صالح بھی کرے تو خدا کی راہین اوس پر نہین کھلتین جو خدا کے لئے قدم اوٹھاتا ہے خدا کو اس کا ضرور پاس ہوتا ہے - خدا تعالےٰ فرماتا ہے اعدلو ھو اقرب للتقوی تنعم اور کھانے پینے مین بھی اعتدال کرنیکا نام ہی تقوی ہے - صرف یہی گناہ نہین ہے کہ انسان زنا نہ کرے چوری نکرے بلکہ جائز امور مین بھی حد اعتدال سے نہ بڑھے -

اسوہ حسنہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلعم کے پاس آئے آپ اندر ایک حجرہ مین تھے حضرت عمر نے اجازت چاہی - آپ نے اجازت دی حضرت عمر نے آکر دیکھا کہ صف کھجور کے پتون کی آپ نے بچھائی ہوئی ہے اور اس پر لیٹنے سے پیٹھ پر پتون کے داغ لگے ہین - گھر کی جائداد کی طرف حضرت عمر نے نظر کی تو دیکھا کہ ایک گوشہ مین تلوار لٹکی ہوئی ہے یہ دیکھکر ان کے آنسو جاری ہو گئے - آنحضرت نے پوچھا کہ عمر تو کیون رویا - عرض کی کہ خیال آتا ہے کہ قیصر و کسریٰ جو کافر ہین ان کے لئے کس قدر تنعم اور آپ کے لئے کچھ بھی نہین - فرمایا میرے لئے دنیا کا اسی قدر حصہ کافی ہے کہ جس سے مین حرکت کر سکون - میری مثال یہ ہے جیسے ایک مسافر سخت گرمی کے دنون مین اونٹ پر جا رہا ہو اور جب سورج کی تپش سے وہ بہت تنگ آوے تو ایک درخت کو دیکھکر اس کے نیچے ذرا آرام کر لیوے اور جونہی کہ ذرا پسینہ خشک ہو پھر اٹھکر چل پڑے تو یہ اسوہ حسنہ ہے جو کہ اسلام کو دیا گیا ہے - دنیا کو اختیار کرنا بھی گناہ ہے اور مومن کی زندگی اضطراب کے ساتھ گذرتی ہے۔

پر ہماری دو آنکھین ہین اور کیا کچھ دیکھ رہی ہین اور کوئی فولاد وغیرہ کی بنی ہوئی نہین ہین ذرا بینائی جاتی رہے تو پھر اپنی ہستی کا اندازہ ہو جاتا ہے اور جب اندھا ہوا تو موت ہی ہے تو دنیا کی زندگی کا بھی یہی حساب ہے - مومن کو اس زندگی پر ہرگز مطمئن نہ ہونا چاہیئے اتنی بلائین اس زندگی مین ہین کہ شمار نہین ایک بیماری ہوتی ہے کہ انسان کا پاخانہ کا راستہ بند ہو جاتا ہے اور منہ کے راستہ پاخانہ آتا ہے اور اس کا نام ایلاؤس ہے پھر اسیطرح گردہ اور مثانہ کی بیماریان ہین کہ رنگارنگ کے سرخ سبز اور سیاہ پتھر بنجاتے ہین اور اون کا کوئی خاص سبب بھی کیا بیان ہو سکتا ہے بلکہ امرا لوگ جو کہ عمدہ غذا اور نفیس پانی استعمال کرتے ہین اونہی کو ایسے امراض ہوتے ہین - اگر دو شخص ایک ہی جگہ رہتے ہون ایک ہی قسم کی انکی خورد و نوش ہو پھر ایک ان مین سے ایسے عوارضات مین مبتلا ہو جاتا ہے دوسرا نہین ہوتا اسی لئے طب کی نسبت کہتے ہین کہ یہ ظنی علم ہے - علل مادیہ مین یہ لوگ اسباب کی تحقیق کرتے ہین مگر اس کا بھی سبب بتلادین کہ جب الہام ہونے لگتا ہے یا کشف تو اس وقت نیند سی آنے لگتی ہے، اس کے کیا اسباب ہین - ان لوگون کا دستور ہے کہ جب ان کو ایک بات کی سبب معلوم نہ ہو تو اس سے انکار کر بیٹھتے ہین اور اسی لئے وحی اور الہام کے منکر ہین

یہ علوم بے انتہا ہین جب تک بے اعتدالیون کا حصہ دور نہ کرے اس سے واقف نہین ہو سکتا اما من خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھوی پ ۳۰ جو خواہش جائز اپنے مقام اعتدال سے بڑھ جاوے اوس کا نام ھویٰ ہے کوئی ۳۰ سال کا عرصہ گذرا مین نے ایک دفعہ خواب دیکھا کہ بٹالہ کے مکانات مین ایک حویلی ہے اس مین ایک سیاہ کمبل پر مین بیٹھا ہوا اور لباس بھی کمبل ہی کی طرح پہنا ہوا ہے گویا کہ دنیا سے الگ ہوا ہون اتنے مین ایک لمبے قد کا شخص آیا اور مجھ پوچھتا ہے کہ میرزا غلام احمد غلام مرتضیٰ کا بیٹا کہان ہے - مینے کہا مین ہون - کہنے لگا کہ مین نے آپکی تعریف سنی ہے کہ آپ کو اسرار دینی اور حقائق اور معارف مین بہت دخل ہے یہ تعریف سنکر ملنے آیا ہون مجھے یاد نہین کہ مین نے کیا جواب دیا اس پر اس نے آسمان کی طرف منہ کیا اور اس کی آنکھون سے آنسو جاری تھے اور بہ کر رخسار پر پڑ رہے تھے ایک آنکھ اوپر تھی اور ایک نیچے اور اس کے منہ سے حسرت بھرے یہ الفاظ نکل رہے تھے "تہیدستان عشرت را

اس کا مطلب مین نے یہ سمجھا کہ یہ مرتبہ انسان کو نہیں ملتا جب تک کہ وہ اپنے اوپر ایک ذبح اور موت وارد نہ کرے اس مقام پر عرب صاحب نے حضرت کا یہ شعر پڑھا جس مین یہ کلمہ منسلک تھا

کہ میخواہد نگارمن تہیدستان عشرت را

حضرت نے فرمایا کہ مین نے پھر اس کلمہ کو اس مصرعہ مین جوڑ دیا کہ یاد رہے (کہ آئینہ کمالات اسلام مین ایک نظم لکھی ہوئی ہے)

بین المغرب والعشا

عربی تصانیف کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ

اگر یہ شغل عربی کا نہ ہوتا تو پھر یہ سب مولوی ہماری جماعت کو نظر استخفاف سے دیکھتے اور کہتے کہ یہ لوگ جاہل ہین مگر اب تو وہ خود لو لینے کے لائق نہین رہے اصل جڑ اس کی یہ ہے کہ جب براہین احمدیہ مین ہمارے الہامی فقرے شائع ہوئے تو انھون نے یہ مسلک اختیار کیا ہے۔

اس کے بعد ابو سعید عرب صاحب نے عرض کی کہ حضور کی تصنیفات کو مین نے مطالعہ نہین کیا ہے اور اگرچہ میرا ایمان ہے کہ حضور بالکل سچے ہین اور دعویٰ مسیح اور مہدی ہونے کا حق ہے مگر دوسرے لوگون سے کلام کرنے کے واسطے مین چاہتا ہون کہ حضور زبان مبارک سے مسیح ہونے کے دلائل بیان فرماوین۔ حضرت اقدس نے فرمایا

مسیح موعود ہونیکا ثبوت

کہ جو شخص قرآن کو تدبر سے دیکھے گا اُسے معلوم ہوگا کہ خدا نے یہ دو سلسلہ مساوی طور پر ذکر فرمائے ہین اول وہ سلسلہ جو موسیٰ سے شروع ہو کر مسیح علیہ السلام پر ختم ہو جاتا ہے اور دوسرا وہ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع ہو کر اوس شخص پر ختم ہو جو کہ اس مسیح کا مثیل ہو۔ کیونکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ کہا ہے۔ انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا سورۃ مزمل رکوع ۲۔ ایسے ہی سورہ نور مین ذکر فرمایا کہ یہ سلسلہ استخلاف کا ویسے ہی ہوگا جیسے اس سے اول موسیٰ علیہ السلام کا گذر چکا ہے یہ دونون تقابل دلالت کرتے ہین کہ جیسے دو شیشے بالمقابل ہوتے ہین کہ ایک کی شے دوسرے مین نظر آجاوے ویسے ہی یہ دونون سلسلہ مقابلہ مین آجاوین تاکہ مماثلت پوری ہو اس مماثلت کو اور رسول اللہ صلعم کا جلال دکھلانے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے سب کچھ کیا ہو تو جیسے کہ قاعدہ ہے کہ اگر اول بڑے بڑے ہو چکے ہون تو جو چھوٹا پیچھے سے آوے تو اس کی عزت اور عظمت نہین ہوا کرتی اسیطرح اگر پیغمبر خدا بعد مین اگر چھوٹے ہوتے تو پھر آپ کی کوئی فضیلت اور عظمت باقی انبیا سابقین پر ہرگز نہ ہوتی کیونکہ ان سے پیشتر بڑے بڑے نبی گذر چکے تھے۔ مگر چونکہ اللہ تعالیٰ کو ایک بڑی اصلاح منظور تھی۔ اس لئے مناسب یہی تھا کہ ان سب سے بڑھکر آپ کی عظمت دکھلاوے تاکہ آپ کی اطاعت اور فرمانبرداری ہو۔ دنیاوی حکام بھی جب ایسی مصلحتون کو مد نظر رکھ لیتے ہین تو کیا وجہ ہے کہ خدا مصلحت کو نہ دیکھتا باقی کے تمام پیغمبر ایک ایک خاص قوم کی طرف آئے مگر ہمارے نبی وہ عظیم الشان نبی تھے جن کے واسطے حکم ہوا کہ سب کے واسطے رسول آیا ہون جس قدر عظمتین آپ کی بیان ہوئی ہین مصلحت الٰہیہ کا یہی تقاضا تھا کہ ایسا ہو کیونکہ جسپر ختم نبوت ہونا ہے اگر اسکی کمالین کمی رہتی تو یہی کمی آئندہ امت مین رہتی۔ اس لئے مصلحت کا تقاضا یہی ہوا کہ اوس سلسلہ اول کے مقابل مین اس کی عظمت ضرور زیادہ ہونی چاہئے اور ہم دیکھتے ہین کہ جس قدر نصرت الٰہی ہمارے نبی صلعم کے شامل حال ہوئی ہے نہ وہ موسےٰ کے ساتھ ہے نہ عیسےٰ کے ساتھ اور اس سلسلہ کی مماثلت کی اوس سلسلہ اول کے ساتھ یہ بھی وجہ ہے کہ اسرائیلی اور اسمٰعیلی سلسلہ آپس مین دو بھائیون کا حکم رکھتا ہے اور خدا نے اپنی نعمتین دونون کو تقسیم کر کے دی ہین (اس سے بھی سابقہ خیال کی تائید ہوتی ہے) پھر اس امت کو خیر الامۃ کہا ہے کہ تم تمام امتون سے بہتر ہو کیونکہ وہ لوگ تو صرف قصہ کہانیون پر راضی تھے مگر ان کے دماغ حقائق اور معارف کیواسطے نہین نکلے تھے لیکن اس امت مین وہ دماغ کھل گئے ہین۔ ہم دیکھتے ہین کہ علت اور معلول کا سلسلہ۔ خیالات۔ ترقی علوم و فنون سب اسی زمانہ مین ہوا۔ بلکہ کمال انسانیت بھی اس مین پورا ہوا تو ضروری تھا کہ جیسے اس کا اول ہو ویسے ہی آخر بھی ہو۔ اس جگہ عرب صاحب نے عرض کی کہ زمانہ نبوی سے پیشتر بھی تو یونان وغیرہ مین بہت علوم کا چرچا تھا۔

فرمایا کہ علوم سے مراد دنیا کے علوم نہیں ہین اور نہ ہمین ان ارضی علوم سے کچھ تعلق وغیرہ ہے بھلا اگر ریل تار خبر۔ غبارہ وغیرہ ہو گئے تو آخر یہ سب دنیا کے کھیل ہی ہین جب یہ فنا ہوگی تو ساتھ ہی......

اس کے کھیل وغیرہ بھی فنا ہو جاوین گے علوم سے ہماری مراد الٰہی علوم ہین وہ علوم جو کہ خدا تعالیٰ کے علوم ہین (پھر اصل مطلب کی طرف عود کر کے فرمایا) اب توریت کو دیکھو کہ ہستی باری تعالیٰ کے دلائل اور قیامت کا ثبوت اسمین نہین ہے اور نہ ہستی باری تعالےٰ کے دلائل ہین اودھر قرآن کو دیکھو کہ ہستی باری تعالےٰ کے دلائل اور قیامت کے دلائل کیسے بھرے ہوئے ہین اور پھر عقلی اور نقلی دونون طرح کے ثبوت موجود ہین قرون اولیٰ مین صرف نقل ہی نقل تھی۔ پھر دیکھو نصاریٰ۔ یہود۔ آریہ۔ برہمو۔ نیچری سب فرقون کا رد قرآن شریف مین موجود ہے اور ایک اتم اور اکمل کتاب ہے کیا یہ سب باتین صحف سابقہ مین موجود ہین۔ تو غرضیکہ یہ سلسلہ کبھی اور کسی صورت مین اوس اول سلسلہ موسوی سے کم نہ رہیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مماثلت اور مطابقت مین یہانتک فرمایا کہ بدی کا حصہ بھی تم کو ویسے ہی ملیگا۔ جیسے کہ یہود کو ملا اور اس سلسلہ کی نسبت بار بار ذکر ہوا کہ جیسے اس کو عظمت ملی تھی ویسے ہی عظمت اسے بھی ملیگی۔ سورہ فاتحہ مین اسی کا ذکر ہے مغضوب علیھم سے یہودی مراد ہین۔ اب دیکھا جاتا ہے کہ یہودی کیسے مغضوب ہوئے کہ انہون نے پیغمبرون کو نہ مانا۔ عیسیٰ علیہ السلام سے انکار کیا تو ضرور تھا کہ اس امت مین بھی وہی ہوتا اور ایک مسیح ہوتا جس سے یہ لوگ انکار کر لیتے اور وہ مماثلت پوری ہوتی۔ ورنہ کوئی بتلاوے کہ اگر اہل اسلام پر یہ زمانہ آنا ہی نہ تھا اور نہ کوئی مسیح ہونا تھا تو پھر اس دعائے فاتحہ کا مسلمانون کو تعلیم دینے کا کیا فائدہ تھا۔ قرآن کریم کی مختلف آیات کے جمع کرنے سے اور پھر اون پر یکجائی نظر کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ آنیوالا مسیح ضرور اسی امت مین سے ہوگا اور حدیث بھی اس کی شرح کرتی ہے اور کہتی ہے کہ وہ اس امت مین سے ہوگا۔

مسیح کے کاذب مدعی کیون نہ ہوئے

ایک اور لطف کی بات یہ ہے کہ چونکہ مسیح کی قوم کا ذکر نہین ہے اور مسلمانون کا خیال تھا کہ وہ اوپر سے آنیوالا ہے اس لئے اس دعوے مین آجتک کسیکو یہ جرات نہین ہوئی کہ افترا سے کام لیتا اور کذاب مہدیون کی طرح اسکے بھی دعوے کرنے والے ہوتے۔ مہدی ہونے کے دعوے تو بہت لوگون نے کئے اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کی قوم اور نسبت کا ذکر تھا جہان جس کو ذرا گنجائش ملی اس نے پاؤن جما کر دعویٰ کر دیا۔

ایک شخص نے اُٹھکر سوال کیا کہ حضور بعض مخالف کہتے ہین کہ ہم بھی اہدنا الصراط المستقیم کہتے ہین ہمین کیون مغضوب اور یہود کہا جاتا ہے فرمایا کہ ہدایت تو یہودی بھی اب تک طلب کر رہے ہین اور اہدنا الصراط المستقیم مانگ رہے ہین پھر وہ کیون یہودی

بلکہ مغضوب ہوگئ

پھر ذکر اول کے متعلق جب ایک شخص نے انجیل کا ذکر پیش کیا تو فرمایا کہ وہ تو شریعت ہی نہیں ہے اور خود عیسائیوں نے قبول کر لیا ہے کہ اب شریعت منسوخ ہے ....

(یہ ذکر بہت دفعہ پیشتر آچکا ہے)

عرب صاحب نے خلیفہ کے معنے دریافت کئے فرمایا خلیفہ کے معنے ہین جانشین کے۔ نبیون کے زمانے کے بعد جو ایک تاریکی پھیل جاتی ہے اور اس کو دور کرنے کیواسطے جو ان کی جگہ آیا کرتا ہے۔ اسے خلیفہ کہتے ہین۔

انبیاء کی تعلیم میں اختلاف

پھر سوال ہوا کہ انبیاء کی تعلیم ایک ہی ہونی چاہیئے فرمایا کہ ایک ہی ہے۔ یہود کو جو توریت مین عدل کی تعلیم تھی کہ دانت کے بدلے دانت اور آنکھ کے بدلے آنکھ مگر توریت کے اس عدل سے وہ مطلب نہ تھا جو کہ یہودی لوگ اپنی جھوٹی حدیثون اور روایتون سے سمجھ بیٹھے تھے کہ عفو تو بالکل ہی نہ کرنا چاہیئے حالانکہ اس سے خدا کی صفات پر حرف آتا ہے کہ وہ کیون عفو کی عادت ترک کر بیٹھا۔ ہان یہ بات سچ ہے کہ چونکہ بنی اسرائیل چار سو سال سے غلامی مین چلے آتے تھے اور ان کا میل جول رات دن فرعونیون کے ساتھ تھا جو کہ ظالم طبع آدمی تھے اس لئے بہت سے مفاسد ان مین پیدا ہو گئے تھے اور چال چلن خراب ہوگیا تھا تو اس ظالمانہ عادات کی بیخکنی کیواسطے ان کو عدل کی تاکید کی گئی اور ایسی شریعت پیش کی جو کہ عدل پر مبنی تھی لیکن انھون نے اسے الٹا سمجھ لیا۔ ورنہ روایات سے ہرگز یہ ثابت نہین ہوتا کہ اخلاق کا حصہ بالکل زائل ہی کر دیا گیا تھا اس غلط فہمی سے وہ لوگ سخت دل ہو گئے تھے اور حضرت عیسیٰؑ جب مبعوث ہوئے تو اس وقت ان یہود کی سخت دلی بہت بڑھی ہوئی تھی۔ یتیمون کا مال کھا لیتے تھے اور کئی قسم کے فسق و فجور کرتے تھے اور یہ کہنا کہ انجیل مین ہی اخلاق بھرے ہین بالکل غلطی ہے کیا اس سے پیشتر جو ۰ سے زیادہ کتابین اور صحف انبیاء تھے وہ سب اخلاق کی تعلیم سے خالی تھے اور اس انجیل نے آکر اخلاق کی تجدید کی یہ بالکل غلط ہے صحف سابقہ مین بھی اخلاق کی تعلیم تھی بلکہ بعض محققین نے تحقیق سے ثابت کیا ہے کہ انجیل مین جس قدر اخلاقی حصہ ہے وہ صحف سابقہ سے لیا گیا ہے۔ غرضیکہ اختلاف اگر اصول مین ہو تو اسے اختلاف کہتے ہین نہ کہ فروع مین ورنہ اگر فروع مین اختلاف کو دلیل پکڑین تو پھر اس طرح سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ اول اور تھا اور آخر اور۔ اور آپ نے اس وقت کپڑے اور پہنے ہوئے ہین اور گرمیون مین اور پہنون گے تو فروعات مین تبدیلیان ضرور ہوا کرتی ہین شرارتون کے نتائج ایسے بد ہو گئے تھے کہ زمانہ آگیا تھا کہ ان کی ضرور بیخکنی کی جاوے بعض نیک بخت ایسے بھی ہوا کرتے ہین کہ ان وقتون مین ان سے پرہیز کرتے رہین تو خدا تعالیٰ ان کو محفوظ رکھتا ہے۔

مسیح کے وقت بھی اصل مین کوئی شریعت منسوخ نہین ہوئی تھی ورنہ اگر منسوخ ہوگئی تھی تو پھر مسیح کے اس کہنے کے کیا معنے ہین کہ یہ ربانی اور سردار کاہن جو کہتے ہین وہ کرو مگر جو یہ کرتے ہین وہ نہ کرو تو معلوم ہوا کہ شریعت توریت کی بحال تھی اور انجیل مین بذات خود کوئی شریعت نہین ہے

مومن فرعون کی بیوی یا مریم کیسے بنتا ہے

پھر عرب صاحب نے عرض کی کہ سورہ تحریم مین ابن مریم کی نسبت کیا ذکر ہے فرمایا اس مین اللہ تعالیٰ اس امت مین سے بعض کو مریم سے تمثیل دیتا ہے کہ جیسے مریم نے جب تقوے طہارت اختیار کی اور احصان فرج کیا تو ہم نے اس مین نفخ روح کر دیا تھا ایسے ہی افراد اس امت محمدیہ مین سے ہوا کرینگے اس آیت مین مومنون کی دو مثالین موجود ہین ایک تو فرعون کی بیوی کی اور ایک مریم کی جو مومن کہ جذبات نفس کے پنجہ مین گرفتار رہوتے ہین اور ان کی بڑی آرزو اور کوشش ہوتی ہے کہ خدا ان کو اس سے نجات دیوے۔ ان کی مثال فرعون کی بیوی کے ساتھ ہے کہ وہ بھی فرعون سے نجات چاہتی تھی مگر مجبور تھی اور جو مومن اپنے تئین نہایت درجے کے تقوے طہارت پر پہنچاتے ہین تو پھر خدا تعالےٰ ان مین عیسیٰ کی روح پھونکدیتا ہے یہ دو مراتب نیکی کے ہین جو مومن حاصل کرتا ہے لیکن دوسرا درجہ ان میں سے بڑھکر ہے کہ اس مین نفخ روح ہوکر وہ عیسیٰ بنجاتا ہے۔ اس آیت سے صریح اشارہ اس طرف ہے کہ اس امت مین سے کوئی ہوگا کہ اس مین نفخ کر کے عیسیٰ بنا دیا جاویگا تو اب کوئی عورت تو ایسی نہین ہے (اور نہ کسی ایسی عورت کی نسبت کتابون مین ذکر ہے نہ پیشگوئی ہے) بلکہ اس سے مراد یہی ہے کہ اول وہ بلحاظ تقوی کے صفت مریمیت سے موصوف ہوگا پھر نفخ روح ہوکر عیسویت کی صفت مین آجاویگا۔ اب اس کی کیفیت اور لطافت براہین احمدیہ سے معلوم ہوتی ہے کہ اول مجھ مریم کے نام سے یاد کر کے میرے اندر صدق کی روح کا نفخ کیا اور پھر عیسیٰ میرا نام رکھا مریم سے عیسےٰ کیونکر بنا کرتا ہے یہ تو استعارہ خدا کے کلام کے ہین اور بہت آیا کرتے ہین تاکہ عقلمند اس سے لذت اور فائدہ پاوے۔ امت کی دو ہی قسم ہین ایک فرعون کی بیوی اور دوسرے مریم بنت عمران اور اسی کی طرف اس آیت مین اشارہ ہے منھم ظالم لنفسہ ومنھم مقتصد ومنھم سابق بالخیرات۔ ظالم سے مراد وہ لوگ ہین جو کہ نفس امارہ کے تابع ہین کہ جس راہ پر نفس نے ڈالا اسی راہ پر چل پڑے اور وہ صم بکم کی طرح ہوتے ہین اور ان کی مثال بہائم کی ہے اس لئے کسی مد مین نہین آسکتے اور یہ کثرت سے ہوتے ہین پھر ان کے بعد نفس لوامہ والے جو کہ فرعون کی بیوی ہین یعنی ان کو نفس ہمیشہ ملامت کرتا رہتا ہے اور وہ چاہتے ہین کہ امارہ سے ان کو آزادی ملے یہ کم ہوتے ہین اور پھر ان سے کم نفس مطمئنہ والے یعنی مریم بنت عمران۔

جس زمانے کا وعدہ خدا نے کیا ہوا تھا ضرور تھا کہ اس مین ایک نفس مریم کیطرح ہوتا اور اس زمانے مین خدا نے فیہ مین ضمیر مذکر کی استعمال کی ہے تاکہ اشارہ اس طرف ہو کہ ایک مرد ہوگا جو صفات مریمیت حاصل کر کے عیسیٰ ہوگا۔

مریم صفات والے کے واسطے ضرور ہے کہ آخر کار عیسویت کے رنگ مین تبدیل ہوجاوے اگر اوس آیت مین صرف مریم کا لفظ ہوتا تو اس صفت کے بہت سے افراد ہو سکتے تھے مگر آگے خدا تعالےٰ نے نفخ روح اور احصان فرج کی قید لگائی ہوئی ہے کہ جس سے ہر ایک شخص فائدہ نہین اٹھا سکتا جو یہ کرے وہی عیسےٰ ہووے یہ ایک استعارہ تھا جو کسی کی سمجھ مین نہ آیا اور یہ وقت اس کے تفہیم کے لئے مقدر تھا۔ پھر عجیب بات یہ ہے کہ مریم اور نفخ روح اور میرا نام عیسےٰ رکھنے کے الہامون مین صرف ۹ یا دس ماہ کا ہی فاصلہ ہے جو کہ مدت حمل ہے ان تمام ترقیات کا سلسلہ خدا کے ہاتھ مین ہے کسی کو کیا خبر ہے کہ کس طرح ایک بیج زمین کے اندر کیا کیا بنکر پھر آخر کار ایک پتا بنجاتا ہے۔

مورخہ ۷ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز چہار شنبہ

فجر ۔ ظہر ۔ مغرب ۔ وعشا ۔ کی نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین مگر عصر کیوقت بوجہ علالت آپ تشریف نہ لا سکے ۔

سیر حضرۃ اقدس حسب دستور سیر کے لئے تشریف لائے اور روانہ ہوتے ہی عرب صاحب نے انگریزی قطع وضع پر کچھ ذکر چھیڑا حضرت اقدس نے ۔ فرمایا کہ انسان کو جیسے باطن مین اسلام دکھلانا چاہیئے ویسے ہی ظاہر مین بھی دکھلانا چاہیئے ان لوگون کی طرح نہ ہونا چاہیئے کہ جنہون نے آج کل علی گڈھ مین تعلیم پاکر کوٹ پتلون وغیرہ سب کچھ ہی انگریزی لباس اختیار کر لیا ہے ۔ حتی کہ وہ پسند کرتے ہین کہ ان کی عورتون کی وضع بھی انگریزی عورتون کی طرح ہو ۔ اور ویسے ہی لباس وغیرہ وہ پہنین ۔ جو شخص ایک قوم کے لباس کو پسند کرتا ہی تو پھر وہ آہستہ آہستہ اوس قوم کو اور پھر ان کے دوسرے اوضاع اطوار اور حتی کہ مذہب کو بھی پسند کرنے لگتا ہی اسلام نے سادگی کو پسند کیا ہے اور تکلفات سے نفرۃ کی ہے ۔

تشبّہ بقوم

چھری کانٹے سے کھانے پر فرمایا کہ شریعت اسلام نے چھری سے کاٹ کر کہانے سے تو منع نہین کیا ہان تکلف سے ایک بات یا فعل پر زور ڈالنے سے منع کیا ہے اس خیال سے کہ اوس قوم سے مشابہت نہ ہو جاوے ورنہ یون تو ثابت ہے کہ آنحضرت نے چھری سے گوشت کاٹکر کھایا اور یہ فعل اس لئے کیا کہ تا امت کو تکلیف نہ ہو ۔ جائز ضرورتون پر اس طرح کھانا جائز ہے مگر بالکل اس کا پابند ہونا اور تکلف کرنا (اور کھانے کے دوسرے طریقون کو حقیر جاننا) منع ہے کیونکہ پھر آہستہ آہستہ انسان کی نوبت تتبع کی یہانتک پہنچ جاتی ہے کہ وہ ان کی طرح طہارت کرنا بھی چھوڑ دیتا ہے ۔

من تشبہ بقوم فھو منھم سے مراد یہی ہے کہ التزاماً ان باتون کو نکرے ورنہ بعض وقت ایک جائز ضرورت کے لحاظ سے کر لینا منع نہین ہے جیسے کہ بعض دفعہ کام کی کثرت ہوتی ہے اور بیٹھے لکھتے ہوتے ہین تو کہدیا کرتے ہین کہ کھانا میز پر لگادو اور اس پر کھالیتے ہین اور صف پر بھی کھالیتے ہین اور چارپائی پر بھی کھالیتے ہین ۔ تو ایسی باتون مین صرف گذارہ کو مد نظر رکھنا چاہیئے

تشبیہ کے معنے اس حدیث مین یہی ہین کہ اوس لکیر کو لازم پکڑ لینا ورنہ ہمارے دین کی سادگی تو ایسی شے ہے کہ جس پر دیگر اقوام نے رشک کھایا ہے ۔ اور خواہش کی ہے کہ کاش ان کے مذہب مین یہ ہوتی اور انگریزون نے اس کی تعریف کی ہی اور اکثر اصول ان لوگون نے عرب سے لے کر اختیار کئے ہین مگر اب رسم پرستی کی خاطر وہ مجبور ہین ترک نہین کر سکتے ۔

داڑھی رکھنا اور استرے کا استعمال

پھر عرب صاحب نے داڑھی کی نسبت دریافت کیا حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ یہ انسان کے دل کا خیال ہے بعض انگریز تو داڑھی اور مونچھ سب منڈوا دیتے ہین وہ اسے خوبصورتی خیال کرتے ہین اور ہمین اس سے ایسی سخت کراہت آتی ہی کہ سامنے ہو تو کھانا کھانے کو جی نہین چاہتا داڑھی کا جو طریق انبیاؤن اور راستبازون نے اختیار کیا ہے وہ بہت پسندیدہ ہی ۔ البتہ اگر بہت لمبی ہو جاوے تو کٹوا دینی چاہیئے ایک مشت ہے خدا نے ایک امتیاز مرد اور عورت کے درمیان رکھدیا ہے ۔ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے عرض کی کہ حضور آجکل ایک کتاب پلیگ گائڈ چھپی ہی وہ کل ڈاکٹرون کے پاس روانہ کی گئی ہے اس مین ایک ہدایت ہے کہ ان طاعون کے ایام مین داڑھی ہرگز نہ منڈوانی چاہیئے کیونکہ اگر ذرا بھی زخم ہوا تو طاعونی مادہ اوس پر بہت جلد اثر کرتا ہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ استرون سے کبھی بعض وقت زہر اور آتشک کے امراض پیدا ہو جاتے ہین اس لئے ہمیشہ استرے کے استعمال کرنے مین بہت احتیاط لازم ہے اور استرے کا استعمال منہہ پر تو بہت خطرناک ہے ہان غیر مناسب بال جیسا کہ بعض رخسار پر ہوتے ہین یا داڑھی کے زوائد وغیرہ یہ سب کاٹ دینے چاہیئین (نہ کہ منڈانا)

پیشگوئیوں کی تفہیم مین احتیاط

پھر حضرت اقدس نے عرب صاحب سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ رات کو جو آپ نے سوال کیا تہا وہ بیشک بہت ضروری تہا کیونکہ ایسے ملکون مین جہان لوگ ناواقف ہین سمجہانے کے لئے ضرور علم چاہیئے پہر اوس مضمون کا مختصر خلاصہ حضرت نے اعادہ فرمایا کہ جو گذشتہ شب مین ہم درج کر چکے ہین اور اوس پر یہ ایزادی فرمائی کہ پیشگوئیون کے بارے مین یہ خیال ہرگز نکرے کہ وہ ایسی کھلی کھلی ہون کہ نام لیکر بتلایا جاوے ۔ ورنہ پہر یہی سوال آنحضرۃ صلعم پر ہو سکتا ہے اور ویسے ہی نبوت کی ضرورۃ آنحضرت کے دعاوی پر آپڑتی ہے کیونکہ خدا نے توریت مین یہ تو ذکر کیا کہ آخری زمانہ مین ایک نبی ہوگا اور پھر یہ کہ تمہارے بہائیون مین سے ہوگا مگر یہ تصریح نہ کی کہ اسمعیل کی نسل مین ہوگا ۔ حالانکہ یہود کا بھی یہی خیال رہا کہ نبی اسرائیل سے ہوگا ورنہ کیا خدا تعالے قادر نہ تہا کہ آپ کا نام آپ کے باپ کا نام آپکے شہر کا نام سب کچھ پہلے تبلادیتا اور کسیکو کوئی وجہ شک کی نہ رہتی ۔ مگر ایسے الفاظ تھے کہ ان سے اہل یہود نے فائدہ اٹہا لیا اور ان کا ابھی تک یہی مذہب ہے کہ تمہارے بہائیون مین سے مراد یہی ہے کہ وہ نبی اسرائیل سے ہوگا ۔ دوسری جگہ جہان اہل یہود نے ٹھوکر کہائی ہی وہ الیاس والا مقدمہ ہی کہ انہون نے یوحنا کو الیاس نہ مانا غرض اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہی کہ تمام امور پر یکجائی نظر ڈالے اور مومن اور متقی آدمی ہو تو پہر اسے ثبوت ملتا ہی کہ ایک طرف تو قرآن اور احادیث اور سابقہ کتب ہمارے ساتھ ہین اور ایک طرف صدہا نشان جو کہ ظاہر ہو چکے ہین اور ان مین سے ۔ ھدا کا ذکر نزول المسیح مین ہے ۔ غرض یہ سنت اللہ ہی کہ نشانون سے صادق شناخت کیا جاتا ہے ۔

اور سچی بات یہی ہی کہ اگر وہ ہمپر اعتراض کرین تو اول حضرۃ عیسیٰ علیہ السلام اور آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور صداقت کا ثبوت پیش کرین پھر ان سے جو کمی رہ جاویگی وہ ہم پورا کر دیوینگے ۔

یہودیون کو دوبارہ حیرت کا مقام پیش آیا ۔ ایک تو مسیح علیہ السلام کے وقت کہ جب انہون نے پوچھا کہ تجہ سے پیشتر آنیوالا الیاس کہان ہی تو جواب دیا کہ وہ یوحنا ہی چاہو قبول کرو چاہو قبول نہ کرو اور دوسرے آنحضرت صلعم کے وقت کہ آپ بنی اسمعیل مین سے ہوئے اور مسیح کو بھی دیوانہ کہا گیا تہا چنانچہ ان کا نام منکرون نے بعل زبول رکھا تہا ۔ بعل کے معنے رئیس اور زبول کے معنے مکھیان جو کہ گندگی پر بیٹھتی ہین یعنی کل گندگیون کا سردار یہ ان کی سخت غلطی تھی اور مخالفت کی وجہ سے ایسے کہتے تھے جیسے آنحضرۃ کو ساحر اور مجنون کہتے تھے ۔

اس زمانہ کی [illegible]

ریل وغیرہ کے ذکر پر فرمایا کہ اس زمانہ مین خدا نے ہماری جماعت کو فائدہ پہنچایا ہے کہ سفر کو بہت آرام ہے ورنہ کہان سے کہان ٹھوکرین کہاتا ہوا انسان ایک دوسرے مقام پر پہنچتا تہا مدراس جہان سیٹھ عبدالرحمن ہین اگر کوئی جاتا تو کئی مہینون مین روانہ ہوتا تو سردیون مین پہنچتا تہا اس زمانہ کی نسبت خدا نے خبر دی ہی واذا النفوس زوجت کہ جب ایک اقلیم کے لوگ دوسری اقلیم والون کے ساتھ ملینگے

بقیہ سفر نامہ جہلم

(سلسلے کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲ جلد ۲)

اس لئے لاہور کے اکثر احباب انتظام مہمانداری کیواسطے اسی رات ۱۱ بجے کی ٹرین میں لاہور چلے آئے۔ اس کے بعد اول یہ تجویز ہوئی کہ صبح کو ۵ بجے کی ٹرین میں روانہ ہوویں مگر اس وقت کثرت انبوہ و مسافران اور تنگی وقت کے لحاظ سے یہ تجویز ملتوی رہی اور ۱۱ بجے کی ٹرین میں روانگی قرار پائی۔

اگرچہ یہ آخری شب تھی اور صبح کو حضرت اقدس نے روانہ ہونا تھا مگر آج کی رات میں بھی بہت سے احباب مختلف بلاد سے تشریف لائے اور حضرت اقدس سے ملاقی ہوئے۔ رات بہت گذر گئی تھی اس لئے حاضرین کو بعض احباب نے کہا کہ اب آرام کریں اور سب اپنے اپنے بسترے پر تشریف لے گئے۔

مورخہ ۱۸ جنوری اور جہلم کی روانگی

حضرت اقدس نے صبح کو اٹھکر فجر کی نماز باجماعت ادا کی۔ احباب سے کمرہ بھر گیا اور نئے نئے احباب کی آمد کا سلسلہ ابھی تک جاری تھا ابھی سورج شکل سے باہر نکلا تھا کہ پھر درخواست گذری کہ چند لوگ بیعت کرنا چاہتے ہیں آپنے فرمایا اچھا اور بیعت کا سلسلہ شروع ہوا آج بیعت کی وہ کثرہ تھی کہ دس بجے تک برابر لوگ بیعت کرتے رہے اور پھر اس وجہ کہ ٹرین کا وقت قریب آگیا اکثر لوگ بیعت سے محروم رہ گئے۔ آپنے کچھ آدمیوں کی بیعت کی ہوگی کہ پھر درخواست گذری کہ عورتیں کمرہ میں جمع ہیں بیعت لی جاوے۔ آپنے تشریف لے جاکر بیعت لی اور پھر آکر مردوں کی بیعت کا سلسلہ جاری رہا اس سلسلہ میں اکثر احباب نے کچھ شکوک و شبہات دور کرلئے جو کہ مخالفین کے ساتھ بحث مباحثہ کے واسطے حل طلب تھے۔

میاں نظام الدین صاحب خیاط اور ایک دو اصحاب نے بہت عمدہ اور لطیف نظمیں سنائیں اس کے بعد کھانا تناول کیا گیا اور دس بجے کے بعد حضرت اقدس روانہ ہونے کو طیار ہی تھے کہ پھر عرض کی گئی کہ کچھ مستورات آئی ہیں اور بیعت کرنا چاہتی ہیں حضرت اقدس تشریف لے گئے اور آپنے ان کی بیعت لی۔

روانگی سے کچھ پیشتر مقام نورنگ سے ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ ایک دو آدمی تھے جو اس کے محافظ معلوم ہوتے تھے انہوں نے اس کو پیش کرکے عرض کی کہ کچھ عرصے سے اسے حضور کا عشق ہے ہر وقت دیوانہ وار آپکا تذکرہ کرتی تھی اب سنا کہ آپ تشریف لائے ہیں تو یہاں زیارت کے واسطے دوڑی آئی ہے۔

ملاں آن باشد کہ بند نشود

عین روانگی کے وقت ایک دو مولوی ایک رقعہ کسی مولوی کی طرف سے لیکر آئے کہ میں مسئلہ حیاۃ و وفات پر بحث کرنا چاہتا ہوں ہر ایک صاحب عقل ان کی اس درخواست پر ہنسنے لگا اور کہا کہ یہ تو صریح شرارت ہے کہ اب جبکہ حضرۃ اقدس روانہ ہونے لگے ہیں تو بحث کی سوجھی اور اس قدر جو تصنیفات وفاۃ مسیح پر ہو چکی ہیں ان میں کونسی بات رہ گئی ہے کہ جس پر اب بحث باقی ہے ان کو کچھ جواب نہ دیا گیا! اور مولوی صاحب کی جو آرزو تھی وہ بر آئی کہ میرزا صاحب نے بحث تو کرنی نہیں اور اگر کرنی بھی ہو تو اب روانگی کا وقت ہے کب ٹھہر سکیں گے بہر حال مجھے عوام الناس سادہ لوح کو دھوکا دینے کا موقع ملیگا کہ میں نے بحث کیواسطے بلایا تھا مقابلہ پر نہ آئے۔ بس اب ان مولویوں کے پاس بھی مکر و فریب کی چال ہی رہ گئی ہے۔

[illegible]

اس موقعہ پر یہ بڑی بے انصافی ہوگی کہ اگر ہم اس بات کا ذکر نہ کریں کہ احمدیہ جماعت جہلم نے اپنے آقا اور امام اور آپکے رفقائے سفر کی کس طرح سے تعظیم و تکریم کی اور حق خدمت ادا کیا۔

دراصل یہ مقدمہ کیا تھا یہ تو جہلم کی بیدار بختی تھی کہ اس بہانہ سے حضرۃ احمد مرسل یزدانی ان کے مہمان ہوئے۔ یہ مہمانی ایک معمولی مہمانی نہ تھی اور نہ ہر ایک کو یہ موقع ساری عمر میں نصیب ہو سکتا ہے جب تک خدا تعالیٰ کا خاص فضل نہ ہو۔ خدا کے مامور کوئی معمولی انسان نہیں ہوتے یہ لوگ بن خدا کے بلائے نہیں بولتے اور بن اس کے ہلائے نہیں ہلتے اور اگر ایک طرف سونے اور چاندی کا ڈھیر لگا دیا جاوے اور ان سے کہا جاوے کہ یہ سب کچھ آپکو ملیگا آپ ایک دفعہ تشریف لاویں تو یہ لوگ اس پر تھوکتے تک بھی نہیں ہیں اور اگر خدا تعالیٰ حکم دیوے کہ تم فلاں فقیر کی جھونپڑی میں خود چلکر جاؤ تو پا پیادہ کہا کہ جانے میں انکو عار نہیں ہے۔ غرضیکہ اس مقدمہ کی تقریب کا جہلم میں پیدا ہونا یہ جہلم کی جماعت کے لئے فرخندہ فالی تھی اور اپنی اس خوبی طالع پر جس قدر یہ جماعت ناز کرے اسکو حق پہنچتا ہے اور دیکھا گیا ہے کہ جیسا یہ مبارک موقعہ ان کو نصیب ہوا ویسی ہی انہوں نے اس کی قدر بھی کی باوجودیکہ بعض اوقات ایک ہزار کے قریب بھی مہمان دسترخوان پر ہوئے ہیں مگر ان کی مہمان نوازی بڑی فراخ حوصلگی اور کشادہ دلی سے کی گئی ہے جہلم کے قیام میں چار وقت ضیافت دینے کا ان کو موقع ملا اور ہر ایک موقع کو نہایت خوش اسلوبی سے نبھایا۔

جہلم کی جماعت کے ممبر مثل فرشتوں کے اپنی اپنی خدمات پر مامور تھے مورخہ ۱۶ جنوری کو ریل سے اترکر جس خدمت پر جو ممبر مامور دیکھا گیا ہے روانگی کے وقت تک وہ اسیطرح اپنی اوس خدمت کو بجا لاتا دیکھا گیا ہے اور ہم نے نہیں دیکھا کہ ۱۶ جنوری کی ظہر سے لیکر ۱۸ جنوری کی شام تک کسیکی آنکھ لگی ہو۔ اس سعادت کے حاصل کرنے میں ان لوگوں نے ایک اور عجیب نمونہ انصاریت کا بھی دکھایا ہے ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا کہ البدر جلد ۱ صفحہ ۵ پر ایک صاحب میاں غلام رسول حجام امرتسری کی طرف احمدیہ جماعت کی توجہ دلائی گئی تھی کہ ان کے امرتسر کے جاہلوں نے اس لئے ان کو اب شادی غمی کی تقریب پر بلانا بھی منع کر دیا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کے مرید ہیں اور ان کی معاش اب بہت تنگ ہو گئی ہے اس لئے احمدی احباب شادی وغیرہ کی تقریبوں پر مجلسوں کے کھانا وغیرہ پکوانے کی غرض سے ان کو بلا لیا کریں کہ ان کے گذارہ کی ایک صورت پیدا ہو جاوے اور اس بات کی اشاعت حضرت اقدس کے ارشاد سے کی گئی تھی چنانچہ اب اس مبارک اور عظیم الشان تقریب پر جہلم کی جماعت نے **میاں غلام رسول صاحب** کو بلایا ہوا تھا اور باوجود ان لوگوں کے اپنے باورچی جہلم میں تھے مگر پھر بھی انہوں نے میاں غلام رسول صاحب کو ہی ترجیح دیکر انصاریت کے ثواب سے حصہ لیا۔

اے جہلم کی احمدی جماعت تجھے ہمارا ربط فیہ مبارک ہو زہے تیرے نصیب کہ تجھے یہ مبارک وقت ہاتھ آیا کہ اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ اور پیارا **احمد مرسل حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام** تیرا مہمان ہوا۔ تجھے چاہئے کہ اس مبارک موقعہ کی بہت قدر کرے اور تجھ میں سے ایسے افراد پیدا ہوں کہ جو اس امام پاک کے کامل متبع اور آپکی پاک تعلیمات کے ایک مجسم نمونہ بنکر اس پاک مشن کی اشاعت دنیا میں کرتے پھریں۔ اے جہلم کی احمدی جماعت اب تجھے ایک خاص ربط اور علاقہ قادیان اور اس کے اہالیان سے ہو گیا ہے چاہئے کہ تیری بہت سی ذریت مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں تعلیم پاتی نظر آوے تیرے بہت سے ممبر قادیان میں درس قرآن شریف کرتے نظر آویں تاکہ وہ پنجاب کے مختلف ظلمت کدوں کو اس نور سے منور کرتے پھریں جیسے کہ تو اس برکت میں سبقت لے گئی ہے کہ خدا کا برگزیدہ ایک بڑے جلال کے ساتھ تیرا مہمان ہوا ویسے ہی اس کے ہر ایک کاروبار میں جو کہ خدا کے دین کی اشاعت کی خاطر اس نے جاری کر رکھے ہیں تیرا ممبر سب سے بڑھا ہوا نظر آوے اور تیری آمدنی کا ایک کثیر حصہ قادیان کے لنگر خانہ۔ مساکین۔ کالج عمارات اور اشاعت دین کے اخراجات کا جزو ہو آمین ثم آمین۔ اور تیری نظیر کو دیکھکر ہر ایک مقام کی احمدی جماعت کو رشک پیدا ہو۔ اچھا اب ہم تجھ سے رخصت ہو کر اپنے آقا اور امام کے ساتھ لاہور چلتے ہیں+

جہلم سے واپسی

۱۱ بجے کے بعد حضرۃ اقدس بنگلہ سے روانہ ہوئے ایک گروہ کثیر آپکی زیارت کے واسطے راستہ پر کھڑا تھا اور ساتھ بھی آرہا تھا ۱۱ بجے کے قریب سٹیشن پر پہنچکر آپ گاڑی میں سوار ہوئے لوگ اسیطرح ایک دوسرے پر

ریلوے سٹیشن پر امرتسر کی احمدی جماعت نے حضرۃ اقدس اور تمام رفقائے سفر کو چاء کی مہمانی دی۔ فقط

درس قرآن مجید

گذشتہ اشاعت سے آگے

متقی کی چوتھی علامت

والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ھم یوقنون

اور وہ لوگ جو اوس (کلام الٰہی) اور تمام اس وحی کے ساتھ ایمان لاتے ہین جو تیری طرف نازل ہوا (اور یہ امر بہیر واضح ہو نیسے کہ خدا کی صفت تکلم ہمیشہ سے ہے) تجھ سے پہلے جو (کلام الٰہی) نازل ہوئی اُس کو بھی مانتے ہین (اور اس صفت تکلم کو صرف تجھ تک ہی محدود نہین کرتے) اور پیچھے آنیوالی (کلام الٰہی) پر بھی یقین رکھتے ہین ان آیات مین اللہ تعالیٰ بتلاتا ہے کہ متقی کی صفت ایک یہ بھی ہے کہ مکالمہ الٰہی پر اس کا ایمان ہوتا ہے اور وہ خدا کو کسی زمانہ - ماضی حال اور مستقبل مین گونگا نہین مانتا -

خدا تعالیٰ کے اس صفت تکلم کا ذکر ایمان - اقام الصلوٰۃ اور انفاق رزق کے بعد اس لئے ضروری ہے کہ ان اعمال کا یہ تقاضا عملی طور پر ایک متقی کیواسطے ہونا چاہئے کہ آیا اس کی محنت خداشناسی کا کوئی راستہ اس کے واسطے صاف کر رہی ہے کہ نہین اور جس راہ پر مین نے قدم مارا ہے کیا اس پر دوسرے بھی قدم مار کر تسلی یافتہ ہوئے ہین کہ نہین تو اس کو یہ نظیر زمانہ ماضی - حال مین ملتی ہے جس سے آئندہ کے لئے اُسے یقینی حالت پیدا ہوجاتی ہے -

خدا تعالیٰ کی صفت تکلم کے بارے مین انسانون کے ۳ گروہ ہین

(۱) وہ تو سرے سے انکار کرتے ہین اور خدا کو گونگا مان بیٹھے ہین

(۲) وہ جنکا یہ اعتقاد ہے کہ ازمنہ گذشتہ مین خدا ایک حد تک بول چکا مگر آئندہ وہ لوگون سے یا کسی سے بولتا نہین -

(۳) جنکا یہ اعتقاد ہے کہ خدا تعالیٰ ہر زمانہ مین کلام کرتا ہے تیسری قسم کے لوگ ہی ہمیشہ بامراد اور کامیاب ہوتے رہے ہین اور ہر ایک مومن کی یہی صفت ہونی چاہئے اور یہی اعتقاد ہے جو کہ اعلیٰ اعلیٰ مراتب اور درجات حاصل کرواتا ہے اس کے مخالف جس قدر عقیدہ ہین وہ اللہ تعالیٰ کو ایک کامل ہستی نہین مانتے بلکہ اون کا اللہ ناقص خدا ہے - ان کا مذہب ناقص مذہب ہے یہ شرف بیگرا ور زندہ مذہب ہونیکا صرف اسلام ہی کو حاصل ہے اور چونکہ متکلم ازل سے ایک ہی ذات پاک ہے اس لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اصولاً ہر ایک زمانہ کے الہام کی تعلیم ایک ہی ہو اور ہر زمانہ کے الہامات ایک دوسرے کے موید اور مصدق ہون -

مکالمہ الٰہی کے ذکر کا اس مقام پر یہ فائدہ بھی ہے کہ انسان کو حرص پیدا ہوتی رہے کہ خدا مجھ سے بھی کلام کرے اور اپنے اعمال کو سنوار کر ادا کرے جیسے ایک شخص کو سخی دیکھکر اس کے پاس سوالی جمع ہوجاتے ہین کہ ان کو بھی ملے اور جن اعمال سے یہ شرف مکالمہ کا حاصل ہوسکتا ہے ان کو اول بیان فرما دیا ہے کہ وہ سب اعمال **ما انزل الیک** کے مطابق ہون

کلام الٰہی کے نزول اور اس کی ضرورت پر یہان بحث کرنے کی ضرورت نہین ہے براہین احمدیہ سے اس کا عقدہ پورے طور پر حل ہوتا ہے **ما انزل الیک** کو **ما انزل من قبلک** پر اس لئے مقدم رکھا ہے کہ سب سے مقدم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے یعنی وہ **ما انزل من قبلک** جسکو **ما انزل الیک** تصدیق کرتا ہے یہ نہین کہ جو طب یا نسب اور ترجمہ در ترجمہ در ترجمہ پا دریون وغیرہ کے اپنے خیالات صحف سابقہ مین ملے ہوئے ہین ان کو بھی **ما انزل من قبلک** مین شمار کر لیا جاوے بلکہ ناقص اور آئندہ سب کا معیار **ما انزل الیک** ہے اور اسی لئے **بالاخرۃ ھم یوقنون** سے بھی یہ مقدم ہے -

بالاخرۃ کے ساتھ **ما انزل** کا کلمہ استعمال نہین کیا ہے کیونکہ آئندہ مکالمہ الٰہی کا جس قدر سلسلہ ہوگا وہ آنحضرت صلعم کی طفیل ہوگا اور **ما انزل الیک** سے اس کا وجود الگ نہ ہوگا اور چونکہ اس کے ذریعہ سے **ما انزل الیک** پر ایک کامل یقین حاصل ہوتا جاویگا اس لئے آخرۃ کے ساتھ **یوقنون** کا لفظ رکھا ہے -

اس کا اطلاق خود نبی کریم صلعم کے زمانہ مین خود آنحضرۃ صلعم کی ذات پر اس طرح ہوا کہ اس سورۃ کے بعد اور بھی حصہ قرآن کریم کا آپ پر نازل ہوا اور صحابہ اس کو .... مانکر گویا اس آیت پر عامل ہوگئے +

اخرۃ اس کے معنے پیچھے آنیوالی بات کے کئے ہین کلام الٰہی پر گفتگو کرتے ہوئے دکھایا ہے کہ آئندہ مکالمہ الٰہیہ کیطرف اشارہ ہے اب اعمال کے لحاظ سے دیکھا جاوے تو ہر ایک عمل کے بعد جو ایک نتیجہ اوس کا ہے اس پر یقین کا ہونا ضروری ہے کیونکہ جب تک انسان کے دل مین یقینی طور پر یہ بات نہ بیٹھ جاوے کہ سر اسر ایک عمل خواہ اس کا تعلق صرف قلب سے ہے یا اوس مین اعضاء بھی شامل ہین ضرور ایک نتیجہ نیک یا بد پیدا کریگا اور میری اس عملی تخم ریزی پر ثمرات مرتب ہون گے تب تک گناہ سے رہائی ہرگز ممکن ہی نہین ہے اور بجز اس علاج کے اور کوئی علاج گناہ کا نہین (دیکھو البدر جلد ۱ صفحہ ۷۹) جب کوئی آگ کو جلانیوالی جانتا ہے تو اس مین ہاتھ نہین ڈالتا - بچہ اسی وقت تک انگارہ کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے جب تک اس کے دل مین یہ یقین بیٹھا ہوا ہوتا کہ یہ جلا دیوے گی - لیکن جب یہ علم آسے ہوجاتا ہے تو پھر ہرگز ہاتھ نہیں بڑھاتا غرضیکہ گناہ کا صدور اس وقت تک سے ہے جب تک یقینی علم گناہ کے بد نتائج پر نہین ہے جس قدر حرام خوریان اور فسق و فجور ہوتے ہین اگر انسان ایک قلب سلیم لیکر اپنے اپنے محلہ مین یا متعارفان مین ایسے بدکارون کے آخرت یعنی نتائج دیکھے تو اسے پتہ لگے گا کہ یہ آخرت کا مسئلہ بالکل ٹھیک ہے غفلت اور گناہ ایک ایسی شے ہے کہ بلا اثر کئے کے ہرگز نہین رہ سکتا مثلاً اگر غلطی سے ہی کانٹا لگ جاوے تو کیا اس کا دکھ نہ ہوگا یا زہر کھائی جاوے تو کیا ہلاکت کا باعث نہ ہوگی اسی لئے خدا تعالیٰ نے بدکارون کے انجام اپنی کتاب مین لکھدئے ہین کہ عبرت ہو اور اسی لئے پہلی باتون کیساتھ تو لفظ ایمان کا رکھا ہے مگر آخرۃ کے ساتھ یقین کا۔

اور جب متقی کے اعمال **ما انزل الیک** کے موافق اپنے اپنے محل اور موقعہ پر ہون گے تو اس کی آخرۃ یہ ہوگی کہ مرتبہ یقین کا اُسے حاصل ہوگا (باقی آئندہ)

الہام ۲ فروری کو سیر میں حضرت اقدس نے یہ الہامات سنائے جو کہ آپکو رات کو ہوئے **سنخبرک سنعلیک + انی معک ومع اھلک - ساکرمک اکراماً عجباً - سمع الدعاء - انی مع الافواج اٰتیک بغتۃ - دعاءک مستجاب انی مع الرسول اقوم واصلی واصوم + و اعطیک ما یدوم**

الہام

مورخہ ۳ فروری سنہ ۱۹۰۳

کو سیر مین حضرۃ اقدس نے یہ الہام سنائے

اصلی واصوم - اسھر وانام + واجعل لک انوار القدوم + و اعطیک ما یدوم اس کا ایک اور فقرہ **ان اللہ مع الذین اتقوا** مورخہ ۴ فروری کی سیر مین آپنے یاد آنے پر بتلایا۔

الہام

مورخہ ۴ فروری سنہ ۱۹۰۳ء

کو آپنے سیر مین فرمایا رات کو یہ الہام ہوا ہے

ذالک بما عصوا وکانوا یعتدون

تازہ حالات

مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو بوقت عصر حضرت اقدس نے یہ الہام سنایا

الہام

ان اللہ مع عبادہ یواسیک

یعنی خدا اپنے بندون کے ساتھ ہے وہ تیری غمخواری کریگا اور اسی تاریخکو آپنے دو رویا دیکھین۔

رویاء نمبر (۱)

دیکھتا ہون کہ زار روس کا سونٹا میرے ہاتھ مین ہے اور ایسا عجیب سیاہ رنگ کا ہے جسطرح انگریزی کارخانون مین روغنی چیزین بہت عمدہ اور نفیس بنا کرتی ہین اور یہ حصہ اوس کا لوہے کا ہے اس سونٹے مین ایک دونالی بندوق کی بھی ہین لیکن اس ترکیب سے بنی ہوئی ہین کہ سونٹے مین مخفی ہین اور جب چاہو تو ان سے کام بھی لے سکتے ہین۔

رویاء نمبر (۲)

بو علی سینا کے وقت ایک بادشاہ بنام خوارزم شاہ تھا جو کہ اپنے عدل کے واسطے مشہور ہے مین نے دیکھا کہ اس کی تیر کمان میرے ہاتھ مین ہے اور اس بادشاہ اور بو علی سینا کو بھی اپنے پاس کھڑا ہوا دیکھتا ہون اور مین نے اس تیر سے ایک شیر کو ہلاک کر دیا ہے +

الہام

۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء کو عشاء سے قبل حضرت اقدس نے یہ الہام سنایا

لا یموت احد من رجالکم

اور فرمایا کہ اس کے حقیقی معنی کہ تمہاری رجال مین کوئی نہ مریگا تو ہو نہین سکتے کیونکہ موت تو ابتداء تک کو آتی ہے اور نہ قیامت تک کسی نے زندہ رہنا ہے مگر اس کے مفہوم کا پتہ نہین ہے شاید کوئی اور معنے ہون +

حضرۃ اقدس نے کتاب مواہب الرحمن کی ۲۰ جلد ملک مصر مین برائے تبلیغ بھیجنے کا ارادہ فرمایا ہے۔

یکم فروری کو اپنے فرمایا کہ یہ وقت جماعت کے امتحان کا ہے دیکھین کون ساتھ دیتا ہے اور کون پہلو تہی کرتا ہے۔ اس لئے ہمارے بھائیون کو استقامت کی بہت دعا کرنی چاہیئے اور انفاق فی سبیل اللہ کے لئے وسیع حوصلہ ہو کر مال و زر سے ہر طرح سے امداد کے لئے طیار ہونا چاہیئے ایسے ہی وقت ترقی درجات کے ہوتے ہین ان کو ہاتھ سے نہ گنوانا چاہیئے۔

یکم فروری کو ایک دوسرا الہام اپنے اس کے متعلق سنایا۔ **بلیۃ مالیہ** یعنی مالی ابتلاء۔

رویاء

۲ فروری ۱۹۰۳ء کو حضرت احمد مرسل یزدانی علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک رویاء ظہر کے وقت سنائی وہ یہ ہے۔ کہ مین نے میرزا خدا بخش صاحب کو دیکھا ہے کہ ان کے کرتے کے ایک دامن پر لہو کے داغ ہین پھر اور داغ ان کے گریبان کے نزدیک بھی دیکھے ہین مین اس وقت کہتا ہون کہ یہ ویسے ہی نشان ہین جیسے کہ عبداللہ سنوری صاحب کو جو کرتہ دیا گیا ہے اوس پر تھے +

منظوم الکلام الفصیح فی تعلیم المسیح

رسائی نہ پاؤ گے دربار رب تک
عیان اور نہان مین نہ ہو ایک جبتک
بڑے ہو کے چھوٹون پہ رحمت دکھاؤ
نہ اتراکے چشم حقارت دکھاؤ
جو عالم ہے نادان کو حکمت سکھائے
اکڑبازہوکر نہ ذلت پہ آئے
غریبون پہ ہرگز نہ ہو خود نمائی
امیرون کی ہے بس یہی پارسائی
غریبون کی خدمت کا ہے بس یہی گر
نہ ہو خود پسندی سے ان پر تکبر
غریبون کی خدمت مین ہو مال اون کا
اسی راہ مین سر ہو پامال اون کا
ہلاکت کی راہون سے دور رہو تم
خدا سے بہت خوف کرتے رہو تم
[illegible] گناہون سے سارا بدن ہو
کہ تقوی کی تشریب ہی زیب تن ہو
پرستار بے خلق کو دل سے چھوڑ دو
ہر اک کعبہ غیر سے منہ کو موڑ دو
خدا کے ہی ہو جاؤ تم سب سے کٹ کر
ملو اپنے مولا کو دنیا سے چھٹ کر
اوسی کے لئے زندگانی بسر ہو
اسی کے لئے وسعت دنیا اور سفر ہو
خدا پاک ہے پاک ہو کر رہو تم
پلیدی گناہون کی دھو کر رہو تم
شہادت ہر اک صبح دے اٹھ کے تم پر
کہ بیٹھے ہو تقوی کے [illegible]
ہر اک شام دیجائے منہ پر گواہی
کہ دور سے خدا کے یہ زر دی ہے چھائی

(باقی آئندہ)

مبائعین کے نام

نام	مقام	ڈاکخانہ	علاقہ
بڈھا صاحب ولد سندھی	نوانشہر	نزکہانان	گورداسپور
امام الدین صاحب ولد عیدا	"	"	"
نصلدین صاحب ولد ہیرا	"	"	"
مہر کھیون صاحب ولد محکم دین	"	"	"
اللہ دتا صاحب ولد نور محمد	"	"	"
نور محمد صاحب ولد الہی بخش	"	"	"
جانی صاحب ولد نور محمد	"	"	"
بہاگا صاحب ولد نور محمد	"	"	"
سلیمان ولد عمر	سیان وال	پہلور	جالندہر
اہلیہ میان سلیمان وچہار دختر دیگر	"	"	"
میان جیوا صاحب	"	"	"
میان عمرا صاحب	"	"	"
مسماۃ روڑی	"	"	"
عنایت علی صاحب	"	"	"
برکت علی صاحب	"	"	"
مسماۃ رحمتے صاحبہ	"	"	"
مسماۃ برکتے صاحبہ	"	"	"
سلطان خان صاحب کاپی ہولڈر ملازم گورنمنٹ سنٹرل پریس			
کوہ شملہ اصل متوطن شہر جالندہر			
مولوی محمد یوسف صاحب	پکلاہ	ہزارہ	مانسہرہ
احمد دین صاحب	پیپرکوٹ	گوجرانوالہ	حافظ آباد
محمد دین صاحب	"	"	"
امام الدین صاحب	"	"	"
فیروز الدین صاحب	"	"	"
مسماۃ مہتاب بی بی صاحبہ	قلعہ دیدار سنگھ		گوجرانوالہ
مسماۃ برکت بی بی [illegible]			
کریام ضلع جالندہر تحصیل نوانشہر	چگنا		جالندہر
میان اکبر علی صاحب امام مسجد	داناندکا		"
میان زین العابدین صاحب	چچک		"
میان عبدالقادر صاحب ملازم پولیس حلقہ شمس آباد ضلع حیدرآباد			
دکن محلہ اللہ دہ بی بی متولی شاہ قادری			
میان فقیر احمد صاحب	امروہہ		پرانی سائکر
حکم دین صاحب	فتح گڑھ		لاہور
منظور احمد صاحب	فانپور		ریاست پٹیالہ
فیروز الدین صاحب	قادیان		
محمد دین صاحب	پسرور		

اسمین سے شرف بیعت کا موقعہ حاصل ہوگا گذشتہ سفر مین ۵۶۵ بیعت کنندگان کے نام چھپ چکے ہین +

(مطبع الصدیق قادیان دارالامان مین شیخ فیض علی صابر احمدی مالک مطبع کے اہتمام سے شائع ہوا)

نمبر ۴ | قادیان دار الامان - ۱۳ فروری سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۱۴ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۰ھ ہجری بروز جمعہ | جلد ۲

البدر

(۱) چونکہ اب نئے سال سنہ ۱۹۰۳ء سے نیا حساب سالانہ شروع ہوا ہے اس لئے ان اصحاب کی خدمت میں جو کہ ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء یعنی جلد اول سے البدر کے خریدار ہیں التماس ہے کہ وہ البدر کے ابتدائی ۹ نمبر یعنی لغایت ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک قیمت ۸/ ارسال کر دیوین کیونکہ سال کے ۲ روپے کے حساب سے ۹ نمبر کی قیمت اتنی ہی ہوتی ہے اور آئندہ اون کا حساب یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء سے شروع ہو گیا +

(۲) ہمارے پاس کثرت سے اس امر کی شکایت پہنچی ہے کہ نمبر ۱ کے بعد ... جنوری کا اخبار نہیں ملا جو نکہ اخبار دا قعہ میں ۳۰ جنوری کے ... بعد شائع ہوا اس لئے ضروری ہے کہ ہمارے احباب کو شکایت کا موقع ملتا اور ممکن ہے کہ ابھی کچھ عرصہ تک گاہے بگاہے ایسی شکایتوں کے اور موقع بھی آ دین جن کی وجوہات عنقریب ایک ضمیمہ کی صورت میں آپ کو معلوم ہوں گی آجتک جن احباب کے پاس مختلف اوقات میں البدر نمبر نہیں پہونچے وہ دفتر البدر میں اطلاع دین تاکہ افسران محکمہ ڈاک کو اطلاع دیجا دے اور قسم کی شکایتوں کا تدارک ہو

(۳) آئندہ انشاء اللہ تعالے ہر ایک خریدار کے پتہ کے ساتھ اسکا نمبر ہو گا - خط و کتابت میں اپنے نام کے ساتھ اوس نمبر کا ضرور حوالہ دیا جاوے +

تازہ حالات

مورخہ ۳ فروری کو حضرت اقدس نے یہ الہام سیر میں سنایا جو کہ درج ہونے سے رہ گیا تھا "برز ما عندهم من الماحرما" (جس تدبیر اونکے پاس تھی وہ اب نکال لی گئی)

مورخہ ۸ فروری کو آپ نے ہمیں ایک الہام سنایا "حرب مہیجہ" (جوش سے بھری ہوئی لڑائی) فرمایا کہ اس کا اشارہ یا تو مقدمہ کی شاخوں کی طرف معلوم ہوتا ہے یا آریہ سماج کو جو اشتہار نو مسلموں نے دیا ہے اوس سے جوش میں آکر وہ لوگ کچھ گندی گالیاں وغیرہ دیوین چنانچہ شام کو ایک اشتہار آریوں کی طرف سے نکل آیا جسمیں ایسے ہی گندے الفاظ تھے اور اصل مضمون پر کوئی معقول بات نہ تھی اس پر آپ نے فرمایا کہ چونکہ الہام کے بعد نیا معاملہ پیش آیا ہے ہم اس پر چسپان کرتے ہیں - خدا نے اسکے مقابلہ پر کیا سامان رکھے ہیں ہمیں اس کی خبر نہیں ارادہ الٰہی پر تقدم بے ادبی ہے اور اسی لئے اسکے مقابل پر غضب سے بھرا ہوا اشتہار نکالنا درست نہیں اوس میں نفس کے رگ و ریشے ہونگے اس کے لئے جو راہ خدا نکالے وہ ٹھیک ہو گی +

مورخہ ۹ فروری کو سیر میں یہ الہامات حضرت اقدس نے سنائے "انی مع الاسباب اتیک بغتة انی مع الرسول اجیب اخطی واصیب انی مع الرسول محیط"

مورخہ ۱۰ فروری کو سیر میں یہ الہامات سنائے انی مع الرسول اقوم ولن ابرح الارض

الی الوقت المعلوم

اس ہفتہ میں ملک نظام دکن عثمان آباد سے ایک خط آیا ہے جسپر ۷۰ آدمیوں کے دستخط ہیں اور وہ بیعت میں اس لئے داخل ہوتے ہیں کہ وہاں طاعون کثرت سے ہے اور وہ گہروں سے باہر نکلے ہوئے ہیں کوئی علاج کارگر نہ ہوا حضرت اقدس نے ان کے حق میں دعا فرمائی ہے اور وہ الہام کہ

مسیح الخلق عدوانا پورا ہو گیا +

اخبار سول ملٹری گزٹ لکھتا ہے کہ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء میں ہندوستان کی جو تعداد اموات تھی جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کی تعداد بمقابلہ اوس کے ہندوستان بھر کی اوس سے دوگنی ہے -

حضرت اقدس نے فرمایا ہے کہ وہ اخبارات جو کہ آپ کی مخالفت میں ہمیشہ خلاف واقعہ باتیں درج کرتے ہیں اور گند اور فحش بیانی ان کا کام ہے ان کو ہرگز نہ لیا جاوے اور نہ ان کے مقابلے پر اشتہار وغیرہ دیا جاوے بیان کو ایک اور موقعہ گند بکنے کا دینا ہے یہ وقت دعا اور تضرع کا ہے کہ اللہ تعالے ہم میں اور ہماری قوم میں فیصلہ کر دے

ضیق النفس

(۱) حقہ کی چلم میں سے گل تیلرا سے جلا کر پھر پانی میں کھرل کر کے آگ پر جذب کر لو اور ایک رتی کھلاؤ

(۲) اگر قبض ہو تو میگنیشیا اور دوائی برنز ملا کر دو -

(۳) بلاڈونہ انیون سم الفار شیرہ دار ۱-گرین ۱-گرین $\frac{1}{16}$ گرین چند قطرہ } یہ ایک گولی کا وزن ہے ایک ایک صبح شام

واذا الصحف نشرت یعنی اس وقت خط وکتابت کا ذریعہ عام ہوں گے۔ اور کتب کثرت سے دستیاب ہو سکینگی **واذا العشار عطلت** اس وقت اونٹنیاں بیکار ہوں گی ایک زمانہ تھا کہ یہاں ہزارہا اونٹ آیا کرتے مگر اب نام و نشان بھی نہیں ہے اور مکہ میں بھی اب نہ رہیں گے ریل کے جاری ہونے کی دیر ہے۔ پھر عرب صاحب نے کسوف خسوف رمضان کی نسبت دریافت کیا کہ اس کا ذکر آپ کی کتب میں بھی ہے کہ نہیں۔

شق القمر فرمایا کہ یہ ایک پرانا نشان چلا آتا تھا جو کہ اس وقت پورا ہوا ہے براہین احمدیہ میں اس کا ذکر استعارہ کے طور پر اس طرح ہے **وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر** یہ میرا الہام بھی ہے اور بعض محدثین کا مذہب یہ بھی ہے کہ شق القمر بھی ایک قسم خسوف میں سے تھا (مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے حوالہ دیا کہ عبداللہ ابن عباس کا بھی یہی مذہب ہے) اور شاہ عبدالعزیز بھی یہی کہتے ہیں۔ اور ہمارا اپنا مذہب بھی یہی ہے کہ از قسم خسوف تھا کیونکہ بڑے بڑے علماء اس طرف گئے ہیں ✝

نوح علیہ السلام کی طوفان کی نسبت فرمایا کہ قرآن سے یہ ثابت نہیں ہے کہ کل زمین کی آبادی کو اس وقت تباہ کیا تھا صرف نوح کی قوم پر تباہی آئی تھی۔

ختم نبوت ایک شخص نے سوال کیا کہ بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ جب مسیح ناصری کے آنیسے ختم نبوت ٹوٹتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ مرزا صاحب کے دعوے نبوت سے ختم نبوت نہیں ٹوٹتی؟

فرمایا کہ مسیح کا یہ دعوی کہاں ہے کہ جس طرح ہم اپنے آپ کو امتہ محمدیہ میں اور پھر آنحضرۃ کی اتباع میں فنا شدہ کہتے ہیں انہوں نے بھی کہا ہو وہ تو حضرت موسیٰ کی شریعت پر عمل کرنیوالے تھے اور مماثلت کا سلسلہ چاہتا ہے کہ کوئی اور ہی آوے وہ نہ آویں مماثلت کے یہ معنی نہیں ہیں کہ بالکل اس کا عین ہو جیسے کسی کو شیر کہیں تو اب اس کے لئے دم تجویز کریں اور پھر گوشت کا کھانا بھی۔ مماثلت میں صرف بعض پہلوؤں میں تشابہ ہوتا ہے جیسے آنحضرۃ[ص] کو مثیل موسیٰ کہا کہ جیسے موسیٰ نے اپنی قوم کو فرعون سے چھڑایا آنحضرت نے بھی اپنی قوم کو طاغوت اور شیطان سے رہائی دلوائی مشابہت میں ہو بہو عین نہیں ہوتا ورنہ وہ تو پھر حقیقت ہوگی نہ کہ مشابہت۔

✝خدا کے کلام میں استعارات ہوا کرتے ہیں مثلاً کسی کو کہا جاوے کہ اس نے ایک ایک رکابی چاولوں کی کھائی تو اوس کے یہ معنے نہ ہوں گے کہ وہ رکابی کے بھی ٹکڑے کر کے کھا گیا۔

عرب صاحب نے ادہر ادہر غیر آبادی کو دیکھکر عرض کی کہ یہ صرف حضور ہی کا دم ہے کہ جس کی خاطر اس قدر انبوہ ہے ورنہ اس غیر آباد جگہ میں کون اور کب آتا۔ فرمایا کہ اس کی مثال مکہ کی ہے کہ وہاں بھی عرب لوگ دور دراز جگہوں سے جاکر مال وغیرہ لاتے ہیں ہیں اور وہاں بیٹھکر کھاتے ہیں اسی کی طرف اشارہ ہے اس سورۃ میں لایلاف قریش ایلافہم +

ایک اعتراض کا جواب لوگوں کے اس اعتراض پر کہ جو شخص لاوارث مرجاتا ہے اوس کے وارث میرزا صاحب ہوجاتے ہیں اور اس طرح سے بہت ملک املاک جمع کرتے جاتے ہیں فرمایا کہ والد صاحب ایسے دنیاوی کاموں میں مجھے مامور کردیا کرتے تھے اور ان کی حکم اور رضامندی کے لئے اکثر مجھے عدالتوں وغیرہ میں بھی جانا پڑتا تھا۔ جب سے والد صاحب فوت ہوگئے ہیں کیا کسی نے دیکھا ہے کہ ہم نے ان باتوں میں سے کوئی حصہ لیا ہے حالانکہ ہمیں حق پہنچتا ہے کہ اگر چاہیں تو لیویں۔

بین المغرب وعشا حضور نے نماز ادا کر کے مجلس کی۔ اور ایک دو مختلف نوکروں کے میاں احمد دین صاحب از گوجرانوالہ نے عرض کی کہ اگر جناب ٹھیک ٹھیک پتہ یہاں سے روانگی کا فرما دیں تو کچھ کھانے پینے کا انتظام کر کے گوجرانوالہ پر حاضر رہوں۔ خدا کے برگزیدہ نے فرمایا کہ ہمیں تو خدا ہی لیجاتا ہے اسی کے حکم سے جانا ہے ابھی کیا معلوم کس وقت روانہ ہونا ہے انسان بہت عاجز اور ہیچ ہے خدا ہی کے ساتھ وہ جاتا ہے اور خدا ہی کے ساتھ وہ آتا ہے دیگر احباب نے عرض کی کہ ایک اور صاحب نے راستہ کی خوراک کا انتظام کرلیا ہے اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ دل میں جو اخلاص ہے اس کا ثواب آپ پالیویںگے کیونکہ اب دعوت آپکی طرف سے تو پیش ہوگئی۔ علالت طبع پر فرمایا کہ اب دو تین دن سیر بند رہے گی کیونکہ آج کل بارشیں نہیں ہوئیں اس لئے راستہ میں خاک بہت اڑتی ہے اور اسی سے میں بیمار بھی ہوگیا تھا ایک صاحب نے کہا کہ چونکہ لوگ حضور کے آگے آگے چلتے ہیں اس لئے خاک بہت اڑکر آپ پر پڑتی ہے لیکن اس مجسم رحم انسان نے جواب دیا کہ نہیں بارش کے نہ ہونے سے یہ تکلیف ہے (اللہ اللہ کیا رحم پر زور حسن ظن ہے کہ اپنے احباب کو ہرگز ملزم نہیں ٹھہراتے) +

تصنیفات کے ذکر پر فرمایا کہ خداتعالیٰ کی عجیب قدرت ہے کہ ہمارے مخالف ہزاروں ہی ہیں اور ان کے مقابل میں ہماری جماعت بہت قلیل ہے مگر ہماری طرف سے جس قدر تازہ بتازہ کتابیں کثرت سے نکل رہی ہیں اون کی طرف سے معدودے چند بھی نہیں نکلتیں۔ اور کوئی نکلتی بھی ہے تو اس میں گالیاں ہی ہوتی ہیں جو ان کے لئے شرم کی جگہ ہے یہود اور عیسائیوں کی نسبت فرمایا کہ ان دونوں کی ضدیں ہیں ایک نے بڑھا دیا ہے ایک نے گھٹا دیا ہے ان کی مثال رافضیوں اور خارجیوں سے خوب ملتی ہے جیسے یہودی کہ آگے عیسائی نہیں ٹھہرتے ایسے ہی خارجی کہ آگے رافضی نہیں ٹھہرتا چونکہ طبیعت ناساز تھی اس لئے جلد نماز پڑھکر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۸ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز پنجشنبہ

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے با جماعت ادا کیں اور سیر کے لئے تشریف نہیں لے گئے اور سوائے عشاء کے وقت کے اور کوئی مجلس اور ذکر نہیں ہوا

بین المغرب والعشاء نماز مغرب کی روانگی کے بعد جناب شیخ نور احمد صاحب پلیڈر ایبٹ آباد اور سید عابد علی شاہ صاحب بدوملی اور ایک اور صاحب نے بیعت کی بعد بیعت کے حضرت اقدس نے فرمایا کہ

ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اس پر آشوب زمانہ میں جبکہ ہر طرف ضلالت غفلت اور گمراہی کی ہوا چل رہی ہے وہ تقویٰ اختیار کریں دنیا کا یہ حال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی عظمت نہیں ہے حقوق اور وصایا کی پرواہ نہیں ہے دنیا اور اس کے کاموں میں حد سے زیادہ انہماک ہے ذرا سا نقصان دنیا کا ہوتا دیکھکر دین کے حصے کو ترک کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ضائع کر دیتے ہیں جیسے کہ یہ سب باتیں مقدمہ بازیوں اور شرکاء کے ساتھ تقسیم حصص میں دیکھی جاتی ہیں لالچ کی نیت سے ایک دوسرے سے پیش آتے ہیں نفسانی جذبات کے مقابلہ میں بہت کمزور ہوئے ہوئے ہیں اس وقت تک کہ خدا نے ان کو کمزور کر رکھا ہے گناہ کی جرأت نہیں کرتے مگر جب ذرا کمزوری دور ہوئی اور گناہ کا موقع ملا تو جھٹ اس کے مرتکب ہوتے ہیں آج اس زمانہ میں ہر ایک جگہ تلاش کرلو تو یہی پتہ ملے گا کہ گویا سچا تقوے بالکل اٹھ گیا ہوا ہے اور سچا ایمان بالکل نہیں ہے لیکن چونکہ خداتعالیٰ کو منظور ہے کہ ان کا۔

(سچا تقویٰ اور ایمان) تخم ہر گز ضائع نہ کرے جب دیکھتا ہے کہ اب فصل بالکل تباہ ہونے پر آئی ہے تو اور فصل پیدا کر دیتا ہے۔

وہی تازہ بتازہ قرآن موجود ہے جیسا کہ خدا تعالے نے کہا تھا انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون

بہت سا حصہ احادیث کا بھی موجود ہے اور برکات بھی ہیں مگر دلوں میں ایمان اور عملی حالت بالکل نہیں ہے خدا تعالے نے مجھے اسی لئے مبعوث کیا ہے کہ یہ باتیں پھر پیدا ہوں خدا نے جب دیکھا کہ میدان خالی ہے تو اس کے الوہیت کے تقاضا نے ہر گز پسند نہ کیا کہ یہ میدان خالی رہے اور لوگ ایسے ہی دور رہیں اس لئے اب ان کے مقابلہ میں خدا تعالے ایک نئی قوم زندوں کی پیدا کرنا چاہتا ہے اور اسی لئے ہماری تبلیغ ہے کہ تقویٰ کی زندگی حاصل ہو جاوے۔

آدمی کئی قسم کے ہیں بعض ایسے کہ بدی کر کے پھر اس پر فخر کرتے ہیں بھلا یہ کونسی صفت ہے کہ جس کے اوپر ناز کیا جاوے وا شر سے اس طرح پرہیز کرنا نیکی میں داخل نہیں ہے اور نہ اس کا نام حقیقی نیکی ہے کیونکہ اس طرح تو جانور بھی سیکھ سکتے ہیں میاں حسین بیگ تاجر ایک شخص تھا اس کے پاس ایک کتا تھا وہ آ کہہ جاتا کہ روٹی کو دیکھا رہ تو وہ روٹی کی حفاظت کرتا اسیطرح ایک بلی کو سنا ہے کہ اُسے بھی ایسے ہی سکھایا ہوا تھا جب بعض لوگوں کو خبر ہوئی تو انہوں نے امتحان کرنا چاہا اور ایک کوٹھڑی کے اندر حلوا دودھ اور گوشت وغیرہ ایسی چیزیں رکھکر جس پر بلی ضرور لالچ آوے اس بلی کو وہاں چھوڑ کر دروازہ کو بند کر دیا کہ دیکھیں اب وہ ان اشیاء میں سے کھاتی ہے کہ نہیں۔ پھر جب ایک دو دن بعد کھول کر دیکھا تو ہر ایک شئے اسی طرح پڑی تھی اور بلی مری ہوئی تھی اور اس نے کسی شئے کو ہلایا تک بھی نہ تھا۔ اس لئے اب شرم کرنی چاہئے کہ انہوں نے حیوان ہو کر انسان کا حکم ایسا مانا اور یہ انسان ہو کر خدا کے حکم کو نہیں مانتا نفس کو تنبیہ کرنے کے واسطے ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں اور بہت سے وفادار کتے بھی موجود ہیں مگر افسوس اسکے لئے ہے کہ جو کتے جتنا مرتبہ بھی نہیں رکھتا تو بتلا دے کہ پھر وہ خدا سے کیا مانگتا ہے انسان کو تو خدا نے وہ قویٰ عطا کئے ہیں کہ اور کسی مخلوق کو عطا نہیں کئے۔ شر سے پرہیز کرنے میں تو بہائم بھی اس کے شریک ہیں بعض گھوڑوں کو دیکھا ہے کہ چابک آقا کے ہاتھ سے گر پڑی تو منہ سے اٹھا کر اسے دیتے ہیں اور اس کے کہنے سے لیٹتے ہیں اور بیٹھتے ہیں اور اٹھتے ہیں اور پوری اطاعت کرتے ہیں تو یہ انسان کا فخر نہیں ہو سکتا کہ چند گنے ہوئے گناہ ہاتھ پاؤں وغیرہ دیگر اعضاء کے جو ہیں اُن سے بچا رہے۔ جو لوگ ایسے گناہ کرتے ہیں وہ تو بہائم سیرت ہیں جیسے کتوں بلیوں کا کام ہے کہ ذرا برتن ننگا دیکھا تو منہ ڈال لیا اور کوئی کھانے کی شے ننگی دیکھی تو کھالی تو ایسے انسان کتے بلی کے سے ہی ہوتے ہیں انجام کار پکڑے جاتے ہیں جیلخانوں میں جاتے ہیں جا کر دیکھو لو ایسے مسلمانوں سے زندان بھرے ہوئے ہیں

حضرت انسان کہ حد مشترک را جامع است
میتواند شد مسیحا میتواند شد خرے

تو اب یہ موقع ہے اور خدا تعالے کی لہروں کے دن ہیں یعنی جیسے بعض زمانہ خدا کی رحمت کا ہوتا ہے کہ اس میں لوگ قوت پاتے ہیں ایسے ہی یہ وقت ہے ہم یہ نہیں کہتے کہ بالکل دنیا کے کاروبار چھوڑ دیوے بلکہ ہمارا منشاء یہ ہے کہ حد اعتدال تک کوشش کرے اور دنیا کو اس نیت سے کماوے کہ وہ دین کی خادم ہو مگر یہ ہرگز روا نہیں ہے کہ اس میں ایسا انہماک ہو جاوے کہ دین کا پہلو ہی بھول ہی جاوے نہ روزہ کی خبر ہے نہ نماز کی جیسے کہ آج کل لوگوں کی حالت دیکھی جاتی ہے مثال کے طور پر دلی کا جلسہ ہی اب دیکھ لو کہ جہاں کہتے ہیں ۱۵ لاکھ آدمی جمع ہوا ہے میرا تصور تو یہی ہے کہ وہ ساری دنیا پرست ہیں حدیث میں آیا ہے کہ سب سے زیادہ خدا سے نفرت دلانیوالے سلاطین ہی ہیں کیونکہ یہ مثل ایک بڑی دیوی کے ہوتے ہیں جس قدر ان کا قرب زیادہ ہوتا ہے اتنا ہی قلب سخت ہوتا ہے۔ ہم کسی کو تجارت سے منع نہیں کرتے کہ وہ بالکل ترک کر دیوے مگر یہ کہتے ہیں کہ وہ ذرا سوچیں اور دیکھیں کہ ان کے باپ دادا کہاں ہیں بڑے بڑے عزیز انسان کے ہوا کرتے ہیں اور کس طرح وہ ان کے ہاتھوں میں ہی اٹھ جایا کرتے ہیں اور موت کس طرح آپس میں تفرقہ ڈال دیتی ہے ؎

سال دیگر را کہ میداند حساب۔ تا کجا رفت آنکہ با ما بود یار

اب طاعون کی بلا سر پر ہے کہتے ہیں کہ اس کی میعاد ستر برس ہوا کرتی ہے اور اس کے آگے کوئی حیلہ پیش نہیں جاتا سب فضول ہوا کرتے ہیں اور اسی لئے آئی ہے کہ خدا کے وجود کو منوا دیوے سو اس کا وجود برحق ہے اور خدا کی بلا سے سوائے خدا کے کوئی بچا نہیں سکتا سچی تقویٰ اختیار کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جب تک سرکش گھوڑے کی طرح انسان ہوتا ہے تو مار ہی کھاتا ہے اور جو خواص لوگ ہیں وہ اشارہ سے چلتے ہیں جیسے سدھا ہوا گھوڑا اشارہ سے چلتا ہے ان کو وحی اور الہام ہوتے ہیں اور لطف کی بات یہ ہے کہ وحی کے معنے اشارہ کے بھی لکھے ہیں۔ مگر جب مار کھانے کا زمانہ گذر جاتا ہے تو پھر وحی کا زمانہ آتا ہے اور یہ بات ضروری ہے کہ یہ مرحلہ سہولت سے طے نہیں ہوتا کیونکہ تقوےٰ ایسی شے نہیں ہے جو کہ مفت انسان کو حاصل ہو جاوے بلکہ شیطانی گناہ کا کوئی حصر ہی نہیں ہے اسکی مثال ایسی ہوتی ہے جیسی ذرا سی شیرینی رکھدو تو چیونٹیاں چلی اس پر آ جاتی ہیں یہی حال شیطانی گناہوں کا ہے اور اسی سے انسانی کمزوری کا حال معلوم ہوتا ہے اگر خدا چاہتا تو ایسی کمزوری نہ رکھتا مگر خدا تعالیٰ کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو اس بات کا علم ہو کہ ہر ایک طاقت کا سر چشمہ خدا ہی کی ذات ہے کسی نبی یا رسول کو یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ اپنے پاس سے طاقت دے سکے اور یہی طاقت جب خدا کی طرف سے انسان کو ملتی ہے تو اس میں تبدیلی ہوتی ہے اس کے حاصل کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ دعا سے کام لیا جاوے اور نماز ہی ایک ایسی نیکی ہے کہ جس کے بجا لانے سے شیطانی کمزوری دور ہوتی ہے اور اسیکا نام دعا ہے اور شیطان چاہتا ہے کہ انسان اس میں کمزور رہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جس قدر اصلاح اپنی کرے گا وہ اسی ذریعہ سے کرے گا لیکن اس کے واسطے پاک صاف ہونا شرط ہے..... جب تک گندگی انسان میں ہوتی ہے اس وقت تک شیطان اوس سے محبت کرتا ہے۔

خدا تعالے سے مانگنے کے واسطے ادب کا ہونا ضروری ہے اور عقلمند جب کوئی شئے بادشاہ سے طلب کرتے ہیں تو ہمیشہ آداب کو مد نظر رکھتے ہیں اسی لئے سورہ فاتحہ میں خدا تعالے نے سکھایا ہے کہ کسطرح مانگا جاوے اور اس میں دکھایا ہے کہ الحمد للہ رب العالمین یعنی سب تعریف خدا کو ہی ہے جو رب ہے سارے جہان کا الرحمن یعنی بلا مانگے اور سوال کئے کے دینیوالا اور الرحیم یعنی انسان کی سچی محنت پر ثمرات حسنہ مرتب کرنے والا ہے مالک یوم الدین جزا سزا اوسی کے ہاتھ میں ہے چاہے رکھے چاہے مارے اور جزا و سزا آخرۃ کی بھی ہے اور اس دنیا کی بھی اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ جب اس قدر تعریف انسان کرتا ہے تو اُسے خیال آتا ہے کہ کتنا بڑا خدا ہے جو کہ رب ہے رحمان ہے رحیم ہے اب تک اُسے غائب مانتا چلا آ رہا ہے اور پھر اُسکے حاضر ناظر جانکر پکارتا ہے کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم یعنی ایسی راہ جو کہ بالکل سیدھی ہے اس میں کسی قسم کی کجی نہیں ہے۔ ایک راہ اندھوں کی ہوتی ہے کہ محنتیں کر کر کے تھک جاتے ہیں اور نتیجہ کچھ نہیں نکلتا اور ایک وہ راہ کہ محنت کرنے سے اس پر نتیجہ مرتب ہوتا ہے پھر آگے صراط الذین انعمت علیھم یعنی ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا اور وہ وہی الصراط المستقیم ہے جس پر چلنے سے انعام

مرتب ہوتے ہیں پھر غیر المغضوب علیہم نہ ان لوگوں کی راہ جن پر غضب ہوا اور والضالین اور نہ ان کی جو دور جا پڑے ہیں

اھدنا الصراط المستقیم سے کل دنیا اور دین کے کاموں کی راہ مراد ہے مثلاً ایک طبیب جب کسی کا علاج کرتا ہے تو جب تک اسے ایک صراط مستقیم ہاتھ نہ آوے علاج نہیں کر سکتا اسیطرح تمام وکیلوں اور ہر پیشہ اور علم کی ایک صراط مستقیم ہے کہ جب وہ ہاتھ آجاتی ہے تو پھر کام آسانی سے ہو جاتا ہے

اس مقام پر ایک صاحب نے اعتراض کیا کہ انبیاء کو اس دعا کی کیوں ضرورت تھی وہ تو پیشتر ہی سے صراط مستقیم پر ہوتے ہیں۔ تلمیذ الرحمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ یہ دعا ترقی مراتب اور درجات کے لئے طلب کرتے ہیں بلکہ یہ اھدنا الصراط المستقیم تو آخرۃ میں مومن بھی مانگینگے کیونکہ جیسے اللہ تعالیٰ کی کوئی حد نہیں ہے اسیطرح اسکے پاس درجات اور مراتب کی ترقی کی بھی کوئی حد نہیں ہے۔

(پھر اصل مضمون تقویٰ پر فرمایا) کہ متقی بننے کیواسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا چوری تلاف حقوق۔ ریا عجب۔ حقارت۔ بخل کے ترک میں پکا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کرکے ان کے بالمقابل اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے (اس کے لئے حضرت اقدس کی تصنیف اسلام کی فلاسفی اور کشتی نوح مطالعہ کرنی چاہئے۔) لوگوں سے مروت خوش خلقی۔ ہمدردی سے پیش آوے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا وفا اور صدق دکھلاوے۔ خدمات کے مقام محمود تلاش کرے۔ ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے اور جو لوگ ان باتوں کے جامع ہوتے ہیں وہی اصل متقی ہوتے ہیں (یعنی اگر ایک ایک خلق فرداً فرداً کسی میں ہو تو اُسے متقی نہ کہینگے جب تک بحیثیت مجموعی اخلاق فاضلہ اسمیں نہ ہوں) اور ایسے ہی شخصوں کے لئے لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون ہے اور اس کے بعد ان کو کیا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ایسوں کا متولی ہو جاتا ہے جیسے کہ وہ فرماتا ہے وھو یتولی الصالحین حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتے ہیں ان کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہیں ان کے کان ہو جاتا ہے جس سے وہ سنتے ہیں ان کے پاؤں ہو جاتا ہے جس سے وہ چلتے ہیں اور ایک اور حدیث میں ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے میں اس سے کہتا ہوں کہ میرے مقابلہ کے لئے طیار رہو اور ایک جگہ فرمایا ہے کہ جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر ایسے جھپٹ کر آتا ہے جیسے ایک شیرنی سے کوئی بچہ اس کا چھینے تو وہ غضب سے جھپٹتی ہے

خدا کی رحمت کے سرچشمہ سے فائدہ اٹھانے کا اصل قاعدہ یہی ہے (جیسے کہ اوپر ذکر ہوا) اور خدا تعالیٰ کا یہ خاصہ ہے کہ جیسے اوس انسان کا قدم بڑھتا ہو ویسے ہی پھر خدا کا قدم بڑھتا ہے خدا تعالیٰ کی خاص رحمتیں ہر ایک کے ساتھ نہیں ہوتیں اور اسی لئے جن پر یہ ہوتی ہیں ان کے لئے وہ نشان بولی جاتی ہیں (اس کی نظیر دیکھو کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر ان کے دشمنوں نے کیا کیا کوششیں آپکی ناکامیابی کے واسطے کیں مگر ایک پیش نہ گئی حتیٰ کہ قتل کے منصوبے کئے مگر آخر ناکامیاب ہی ہوئے) خدا تعالیٰ نے یہ تجویز پیش کرتا ہے (اس خاص رحمت کے حصول کیواسطے جو اخلاق وغیرہ حاصل کئے جاویں تو) ان امروں کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جاوے نہ کہ ہمارے سامنے اپنے دنوں میں خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت کا سلسلہ جاری رکھیں اور اس کے لئے نماز سے بڑھکر اور کوئی شے نہیں ہے کیونکہ روزہ تو ایک سال کے بعد آتے ہیں اور زکوٰۃ صاحب مال کو دینی پڑتی ہے مگر نماز ہے کہ ہر ایک (حیثیت کے آدمی کو) پانچوں وقت ادا کرنی پڑتی ہے اسے ہرگز ضائع نکریں اسے بار بار پڑھو اور اس خیال سے پڑھو کہ میں ایسی طاقت والے کے سامنے کھڑا ہوں کہ اگر اس کا ارادہ ہو تو ابھی قبول کر لیوے اسی حالت میں بلکہ اسی ساعت میں بلکہ اسی سیکنڈ میں۔ کیونکہ دوسرے دنیاوی حاکم تو خزانوں کے محتاج ہیں اور ان کو فکر ہوتی ہے کہ خزانہ خالی نہو جاوے اور ناداری کا ان کو فکر لگا رہتا ہے مگر خدا تعالیٰ کا خزانہ ہر وقت بھرا بھرا یا ہے جب اس کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو صرف یقین کی حاجت ہوتی ہے کہ اسے اس امر پر یقین ہو کہ میں ایک سمیع علیم اور خبیر اور قادر ہستی کے سامنے کھڑا ہوا ہوں۔ اگر اسے مہر آجاوے تو ابھی دیدیوے بڑی تضرع سے دعا کرے ناامید اور بدظن ہرگز نہ ہووے اگر اسطرح کرے تو (اس راحت کو) جلدی دیکھ لیگا اور خدا تعالیٰ کے اور اور فضل بھی شامل حال ہونگے اور خود خدا بھی ملیگا تو یہ طریق ہے جس کاربند ہونا چاہیئے مگر ظالم فاسق کی دعا قبول نہیں ہوا کرتی کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے لاپرواہ ہے اور خدا تعالیٰ بھی اس سے لاپرواہ ہے ایک بیٹا اگر باپ کی پرواہ نکرے اور ناخلف ہو تو باپ کو اس کی پرواہ نہیں ہوتی تو خدا کو کیوں ہو

ایک صاحب نے عرض کی کہ بلعم با عور کی دعا کیوں قبول ہوئی تھی فرمایا وہ ابتلا تھا دعا نہ تھی آخر وہ مارا ہی گیا دعا وہ ہوتی ہے جو کہ خدا کے پیار سے کرتے ہیں ورنہ یوں تو خدا تعالیٰ ہندوؤں کی بھی سنتا ہے اور بعض ان کی مرادیں پوری ہو جاتی ہیں مگر ان کا نام ابتلا ہے دعا نہیں ہے۔ مثلاً اگر خدا سے کوئی روٹی مانگے تو کیا نہ دیگا اس کا وعدہ ہے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا کتنے ملی بھی تو اکثر پیٹ پالتے ہیں اور کیڑوں مکوڑوں کو بھی رزق ملتا ہے مگر اصطفینا کا لفظ خاص موقعوں کے لئے ہے یہانتک تقریر حضرت اقدس نے مبائعین کیواسطے کی جنمیں سے ایک تو شیخ کلو احمد پلیڈر اور دوسرے عابد علیشاہ صاحب بدوملی تھے۔

اس کے بعد حضور انور نے پھر ابو سعید عرب صاحب کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپنے جو ثبوت مسیحیت کے دعوے کے بارے میں پوچھا تھا یہ بہت ضروری بات تھی اور اس کو خوب یاد رکھنا چاہیئے اگر آپسے کوئی ان ممالک (ملک برہما) میں پوچھے کہ ہماری صداقت کا کیا ثبوت ہے تو مختصر طور پر یہی جواب دینا چاہیئے کہ وہی ثبوت ہے جو کہ موسیٰ اور عیسیٰ علیہ السلام اور آنحضرت صلعم کے سچے ہونے کا ہے تمام انبیاء کی صداقت کے دو ہی ثبوت ہوتے ہیں۔ اول کتب سابقین میں ان کا ذکر مگر وہ استعارہ کے رنگ میں ضرور ہوتا ہے اور اس میں ایک پہلو ٹھوکر کا بھی ہوتا ہے۔ جیسے یہود کو دھوکا لگا ہے کہ آنحضرت کو تو بنی اسرائیل میں سے آنا چاہیئے تھا بنی اسمٰعیل میں سے کیوں ہوئے اور پھر اسیطرح مسیح کے وقت الیاس کی منتظر رہی ان معاملوں میں ابتک جھگڑتے ہیں اور یہ سب ان کی بکواس ہی اسیطرح ہمارا ذکر کتب سابقین میں ہے اگر کوئی ہم سے بھی اسیطرح بکواس سے جھگڑا کرے تو وہ انہی میں سے ہوگا۔ دوسرا ثبوت نشانات ہیں جس سے بہت صفائی سے استنباط ہوتا ہے وہی ثبوت ہمارے ساتھ بھی ہے اور جس قاعدہ سے خدا تعالیٰ نے یہ نشانات دکھلائے ہیں اگر اسیطرح شمار کریں تو یہ ۲۰ لاکھ سے بھی زیادہ ہو جاتے ہیں کیونکہ یاتون من کل فج عمیق اور یاتیک من کل فج عمیق کی تحت میں آکر ہر ایک شخص جو ہمارے پاس آتا ہے اور ہر ایک ہدیہ اور نذر جو پیش ہوتی ہے ایک ایک نشان الگ الگ ہے مگر ہم نے صرف نشان ۱۵۰ نزول مسیح میں درج کئے ہیں جنکے ہزارہا گواہ موجود ہیں۔ پھر دیکھو کہ یہ کس وقت کی خبر ہے قرآن کی

نصوص۔ حدیث کی اخبار اور مکاشفات اور رویاء وغیرہ سب ہماری تائید مین ہے پھر اس کے علاوہ خدا تعالےٰ کے نشانات پھر زمانہ کی موجودہ ضرورت یہ سب ثبوت پیش کرنے کے قابل ہین

اس وقت خدا کا منشا ہے کہ لوگون کو غلطیون سے نکالے اور تقوےٰ پر قائم کرے خدا تعالےٰ جس جس کو چاہیگا بلاتا جاویگا یہ اس کی طرف سے ایک دعوت ہے جو بلایا جاتا ہے اُسے فرشتے کھینچ کھینچ کرکے لاتے ہین +

۹ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز جمعہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین جمعہ مسجد اقصیٰ مین ادا کیا بعد نماز جمعہ ایک شخص نے بیعت کی۔ مغرب کی نماز کے بعد جو مجلس حضرت اقدس فرمایا کرتے تھے آج باین وجہ نہ ہوئی کہ حضور کا منشا تھا کہ جو کتاب زیر تصنیف ہے وہ بہت جلد ختم ہو جاوے اور بوجہ علالت طبع سیر بھی ملتوی رہی۔

فجر کی نماز کے بعد آپنے وہ الہام اور وحی سنائے جو کہ البدر نمبر ۲ مین شائع ہو چکے ہین +

مورخہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز شنبہ

آج کی ڈائری عصر سے عشاء تک البدر صفحہ ۹۳ جلد ۱ پر شائع ہو چکی ہے فجر اور ظہر کی نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہیں ہوا +

مورخہ ۱۱ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز یکشنبہ

فجر سے لیکر ظہر تک کے حالات البدر جلد ۱ صفحہ ۹۳ پر شائع ہو چکے ہین کتاب مواہب الرحمٰن کی تصنیف کے شغل کی کثرت اور علالت طبع کی وجہ سے حضرۃ اقدس نے ظہر و عصر کی نمازین باجماعت جمع کرکے ادا کین اور اسی وجہ سے آپ مغرب و عشاء کی نمازین شامل نہ ہو سکے +

مورخہ ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز دوشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور کوئی مجلس سوائے ظہر کے وقت کے نہ ہوئی

ظہر اس وقت ایک شخص نے حضرت اقدس سے عرض کی کہ میرے پاس کچھ زمین ہے مگر ایک عرصہ سے اس کی آبادی کی کوشش کرتا ہون لیکن کوئی کامیابی نہین ہوتی اس لئے اب ارادہ ہے کہ اسے خدا کے نام پر احمدیہ مشن کی خدمت مین وقف کر دون شاید اللہ تعالےٰ اس مین آبادی کر دیوے اور وہ دین کی راہ مین کام آوے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ آپ کی نیت کا ثواب تو خدا تعالےٰ آپ کو دیگا لیکن آپ خود وہان جاکر آبادی کرین اور اخراجات کاشت وغیرہ نکالکر پھر جو کچھ اس مین سے بچا کرے وہ اللہ کے نام پر اس سلسلہ مین دیا کرین۔

مورخہ ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز سہ شنبہ

فجر اس وقت حضرۃ اقدس نے نماز سے قبل تھوڑی دیر مجلس کی ایک صاحب بابو علی بخش صاحب نے بیعت کی تجدید کی۔

ابوسعید عرب صاحب نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ چونکہ جناب نے جمعرات کو روانہ ہونا ہے اور آدمی زیادہ ہونگے اس لئے ریلوے کے کمرون کو ریزرو کروا لینے سے آرام ہوگا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہان یہ امر مناسب ہے تا کہ تکلیف نہ ہو۔ عرب صاحب نے تجویز کی کہ سکینڈ کلاس کی نسبت میرا یہ خیال ہے کہ اگر کسی مقام پر کوئی اور احباب ملنے آوین یا ہمراہ بیٹھین تو وہ بیٹھ نہ سکینگے اور بعض وقت کوئی انگریز صاحب بھی آجاوین تو ان کو روکا نہین جاتا۔ اللہ اللہ خدا کے برگزیدون کو دنیاوی کاروبار سے کس قدر بے خبری ہوتی ہے فرمایا ہم تو اس گاڑی مین بیٹھینگے جس مین پاخانہ ہو۔ عرب صاحب نے کہا کہ حضور سیکنڈ کلاس مین بھی جائے ضرور ہوتا ہے اور چونکہ آپ بڑے آدمی ہین اور ایک فرقہ کے لیڈر ہین جناب کو ضرور فسٹ کلاس یا سیکنڈ کلاس مین بیٹھنا چاہیئے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ جانے دو ہمین تو اوس پاخانہ والی گاڑی (انٹر میڈیٹ) مین بیٹھنے کی عادت ہے

خاکسار ایڈیٹر نے مولوی جمال الدین صاحب سید والہ کی طرف سے عرض کی کہ ایک حافظ نے ان کو بلا کر بہت ناجائز دھمکیان دی ہین اور کچھ آدمی جو بیعت مین داخل تھے ان کو بہکا کر بیعت سے توبہ کروائی ہے مولوی صاحب نے درخواست کی ہے کہ دعا کی جاوے کہ خدا ان کو نیچا دکھاوے

فرمایا کہ مرتد ہونا یہ بھی ایک سنت اللہ ہے موسیٰؑ کے وقت مین بھی مرتد ہوئے آنحضرت کے وقت بھی مرتد ہوئے اور عیسیٰؑ کے وقت کا تو ارتداد ہی عجیب تھا خدا کا وعدہ ہے کہ اگر ایک جائے گا تو وہ اس کے بدلے مین ایک جماعت دیدیگا +

چونکہ آج کل راتدن ایک عربی کتاب بنام تبلیغ زیر طبع ہے اور اس کے پروف وغیرہ دیکھے جاتے ہین صرف اس لئے کمال احتیاط سے کام لیا جاتا ہے کہ فرقہ مولویون نے اب ہر ایک قسم کی بددیانتی غلط بیانی کو حضرۃ مرزا صاحب کے مقابلے مین جائز رکھا ہے۔ پروف کی صحت پر فرمایا کہ ان لوگون کو کیا علم ہے کہ ہم کسطرح ...... راتون کو کام کرکر کے کتابین چھپواتے ہین اور پھر اگر پریس مین کی ذراسی غلطی رہ جاوے تو ان لوگون کو اعتراض کا موقع ملجاتا ہے حالانکہ خود محمد حسین نے میرے سامنے ایک دفعہ اشاعت السنہ کی چھپوائی پر اعتراف کیا کہ ایسی غلطیان ہو جاتی ہین۔ لیکن اب ان لوگون کی حالت مسخ شدہ ہے کہان سے کہان تک نوبت پہنچ گئی ہے۔

ظہر و عصر دونون نمازین بوجہ علالت طبع و کثرت کار جمع کیگئین۔ اور قبل از نماز حضرت اقدس نے سید فضل شاہ صاحب کو یہ کہا کہ آپکا کمرہ بہت تاریک رہتا ہے اور اس مین نم بھی زیادہ معلوم ہوتی ہے آج کل وبائی دن ہین رعایت اسباب کے لحاظ سے ضروری ہے کہ وہان آگ وغیرہ جلا کر مکان گرم کر لیا کرین

مغرب اس وقت حضرت اقدس تشریف لائے تو کتاب زیر طبع کی نسبت فرمایا کہ امید ہے کہ یہ معجزہ کیطرح پھرے گی۔ اور دلون مین داخل ہوگی اول آخر کے سب مسائل اس مین آگئے ہین خدا کی قدرت ہے۔ دیر کا باعث ایک یہ ہو جاتا ہے کہ لغات جو دل مین آتے ہین۔ پھر ان کو کتب لغت مین دیکھنا پڑتا ہے۔ میرا دل اس وقت گواہی دیتا ہے کہ اندر فرشتہ بول رہا ہے جب محمد علی صاحب لکھتے ہونگے تو ان کا بھی ایسا ہی حال ہوگا کیونکہ وہ بھی ہماری تائید مین ہی ہے۔ رات آدھی رات جب تک مضمون ختم نہ ہولے جاگتا رہونگا اس واسطے حضرت اقدس نماز پڑھکر تشریف لے گئے۔

عشا کوئی بات قابل ذکر نہین ہوئی اور نماز ادا کرکے حضرت اقدس دولت سرا مین تشریف لے گئے +

درس قرآن مجید

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اولٰئک علیٰ ھدًی من ربھم و اولٰئک ھم المفلحون

یہی لوگ (جنکا اوپر ذکر ہوا) اپنے رب سے ہدایت پر ہین اور یہی وہ لوگ ہین جو مظفر و منصور ہونگے۔

اس سے سابقہ آیات مین متقی کی تعریف اور معنے بیان کرکے اب اللہ تعالےٰ نے بطور نتیجہ کے بتلا دیا کہ متقیون کے لئے اس کتاب سے ہدایت پر ہونے کے یہ معنے ہین کہ جب انسان ایمان بالغیب رکھکر اور حقوق الٰہی اور حقوق العباد کو کما حقہ ادا کرکے اور خدا تعالےٰ کے کلیم ہونے پر ایمان لاکر اپنے اعمال کے نتائج اور ثمرات پر کامل یقین رکھتا ہے تو ہر ایک حجاب دور ہو کر اس کو کامیابی نصیب ہوتی ہے اور متقی کے ہدایت پر ہونے کی یہ ایک دلیل بیان فرمائی ہے کہ اگر وہ کامیاب ہو جاوین تو پھر ان کی کامیابی ان کے راہ راست پر ہونے کی دلیل ہے۔ دعوی کرکے دشمن پر ایک خاص غلبہ پانا ایک خاص نشان صداقت کا ہوتا ہے آنحضرت اور آپ کی جماعت کو دیکھو۔ اللہ تعالیٰ کا یہ کس قدر احسان ہے، اور کیسا شکر کا مقام ہے کہ ہم لوگون کو اب ان باتون کو سماعی طور پر ہی نہین ماننا پڑتا ہے بلکہ خدا کے کرم و فضل سے ایک علیٰ ھدًی اور مفلح وجود ہمارے زمانہ مین موجود ہے اور وہ مدت بائیس سال سے جو کامیابی وہ دشمنون پر حاصل کر رہا ہے وہ اس کے راہ راست پر ہونے کی دلیل ہے اور یہی وہ منہاج نبوت ہے جسکو وہ دکھلاتا ہے اور بدبخت نادان دشمن نہین دیکھتے۔

(اگر ہمارے ناظرین اس وقت اپنے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات کو مد نظر رکھکر پھر قرآن کا مطالعہ کرین تو ایک ایک آیت کی زندہ نظیر اور چشم دید مشاہدہ ان کو اس زمانہ مین نظر آجاویگا اور معلوم ہوگا کہ قرآن کی ایک ایک آیت نازل ہو رہی ہے +)

کامیابی یعنی امن آرام اور سکھ کی زندگی کے اسباب اور اس کے اصول اس مین اللہ تعالےٰ نے بیان فرما کر آگے مغضوب علیہم گروہ کے حالات بیان کئے ہین

ان الذین کفروا سواء علیہم ءانذرتہم ام لم تنذرہم لا یؤمنون + بیشک وہ لوگ جنہون نے انکار کیا اور تیرے انذار اور عدم انذار کو برابر جانا وہ مومن نہ بنینگے کفروا۔ یعنی اپنے اختیار سے کفر کیا۔ کفر کے معنے انکار۔ حق کو چھپانا۔ ڈھانک دینا۔ اور یہ سب باتین انسان کے اختیار مین ہین جسطرح سے ادویا مین خواص اور تاثیرات ہین کہ جو انکو استعمال کرتا ہے وہ انپر ضرور موثر ہوتا ہے اسیطرح سے انسانی اعمال کی بھی تاثیرات ہین ۴ اثر کرتا ہے اور وہ اثر اوس کی ایمانی حالت مین ایک کیفیت پیدا کرتا ہے اور جسطرح سے کہ ایک طبیب اغذیہ اور ادویہ کے خواص سے واقف انسانون کو مفید اور مضر اشیاء کا علم بتلاتا ہے اور جو اس کی بتلائی ہوئی بات پر یقین کرکے عمل کرتے ہین وہ سکھ اور امن سے رہتے ہین اور جو نہین عمل کرتے بلکہ اوس کے علم کو غیر ضروری خیال کرکے اپنی ضد اور ہٹ پر رہتے ہین وہ دکھ ہو گئے ہین اسیطرح انبیاء کو انسانی اعمال اور افعال اور اقوال کے خواص کا علم ہوتا ہے وہ ایسے وقت مین آتے ہین جبکہ انسان بستر بیماری پر ہوتے ہین یعنی ایک معالج کے حکم مین انکے پاس آتے ہین جو لوگ اس کی باتون کا انکار کرتے ہین اور جن مضر باتون سے وہ روکتا ہے اس سے نہین رکتے بلکہ اس کی ضرورت کو ہی محسوس نہین کرتے وہ ضرور دکھ پاتے ہین۔ یہی بلا اب اس زمانہ مین بھی لوگون کو لاحق حال ہے کہ ایک نذیر کے وجود اور عدم وجود کو برابر خیال کر رہے ہین اس آیت مین خدا تعالےٰ نے ایمان نہ لانے کی وجہ یہ بتلائی ہے کہ انہون نے ایمان بالغیب سے کام نہ لیا اور کفر کیا اور آخرت یعنی نتائج اعمال پر جو یقین چاہئے تھا اس کے نہ ہونے سے ایک مامور کے ڈرانے اور نہ ڈرانے کو برابر جانا یعنی اُس کی ضرورت نہ سمجھی نتیجہ اس سے یہ نکلا کہ جب خدا تعالیٰ کی کسی نعمت کی قدر نہین کی جاتی اور ایک شے کے ہونے اور نہ ہونے کو یکسان سمجھا جاتا ہے تو وہ ایمان جسپر بڑے بڑے علوم حقہ کا مدار ہوتا ہے اُسے نصیب نہین ہوتا جیسے کہ اس سے پیشتر کسی حصہ درس قرآن مین ذکر ہوا ہے کہ اگر ایک شخص اوستاد کے بتلانے پر الف کو الف اور ب کو ب نہ مانے تو پھر وہ تحصیل علوم سے محروم رہیگا اسیطرح جب ایک شخص عربی یا انگریزی زبان کے سیکھنے اور نہ سیکھنے کو برابر خیال کرے تو وہ ان دونون زبانون سے کیا فائدہ حاصل کریگا۔ کچھ بھی نہین اسیطرح سے جو لوگ خدا کے مامورون پر ایمان نہین لاتے اور ان کی ہدایتون پر عمل در آمد نہین کرتے وہ دولت ایمان سے تہیدست رہتے ہین۔ ایمان اس وقت نصیب ہوتا ہے جبکہ انذار کو ترجیح دیوے اور یہ بھی انسان کا اختیاری امر ہے ۴ کیونکہ ایمان لانے اور کفر کرنے مین خدا نے کسی کو مجبور نہین کیا بلکہ فرمایا انا ھدینٰہ السبیل اما شاکرًا و اما کفورًا۔ یعنی ہم نے اوسے راستہ دکھا دیا ہے۔ اب وہ خواہ شاکر ہو خواہ کافر۔ بلکہ ایک وجگہ فرمایا ہے ولو یشاء اللہ لجعل الناس علیٰ ھدًی یعنی خدا نے اگر جبر کرنا ہوتا تو ہدایت کے واسطے کرتا کہ سب کے سب مومن ہو جاتے +

الہ لعلم للساعۃ پ ۲۵ ع ۱۱

حضرت حکیم نور الدین صاحب کے آگے اکثر احمدی بھائی بعض مولویون کی طرف سے یہ سوال پیش کیا کرتے ہین کہ چونکہ ابن مریم قیامت کی نشانی ہین یا علامت اس لئے ثابت ہوتا ہے کہ وہ زندہ ہین اور قریب قیامت آوینگے اس کا جواب جو حکیم صاحب دیا کرتے ہین اُسے فائدہ عام کی خاطر یہان درج کرتے ہین

اول ۔ یہان لفظ علم کا بہ عین مکسور ہے جس کے معنے یہ لوگ علامت یا نشانی کہتے ہین حالانکہ وہ لفظ جس کے معنے علامت یا نشانی ہے عَلم بہ عین مفتوح ہے سو اول تو ان کی خاطر لغت کو محرف مبدل کیا جاوے تو ان کے معنے تسلیم کئے جاوین

دوم ۔ یہان لفظ ساعت کا ہے جس کے معنے قیامت کے کئے جاتے ہین حالانکہ یہ لفظ عذاب اور گھڑی یعنی وقت کے معنون پر آتا ہے اور قیامت صغرا یعنی ایک قوم کی موت یا تباہی پر بھی استعمال ہوتا ہے کوئی خصوصیت اسے قیامت کبرا سے نہین اور اگر فرض کر لیا جاوے کہ الہ کی ضمیر ابن مریم کیطرف ہو تو اس کے معنے یہ ہوئے کہ ابن مریم کے ذریعہ اوس عذاب کی گھڑی کا علم حاصل ہوتا ہے جو کہ یہودیون پر آتا ہے۔ چنانچہ ابن مریم کے بعد یہودی طیطوس رومی کے ہاتھون سخت تباہ و برباد ہوئے

سوم ۔ یہان ابن مریم کو ساعت کا علم کہا گیا ہے اور اسی سورۃ کے اگلے رکوع ۱۳ مین لکھا ہے عندہٗ علم الساعۃ و الیہ ترجعون یعنی ساعت کا علم خدا کے پاس ہے اور تم نے اسی کے پاس جانا ہے تو جب ساعت کا علم خدا کے پاس ہوا تو جو شے ساعت کا علم ہوگی وہ خدا کے پاس ہوگی پس اگر ابن مریم ساعت کا علم ہے تو اُسے خدا کے پاس ہونا چاہئے مگر کسطرح جیسے کہ ہم نے بھی خدا کے پاس ہونا ہے اسیطرح دیکھو یہان بھی لفظ ترجعون کا ہے اور ہماری نسبت بھی ہے انا للہ و انا الیہ راجعون تو گویا جیسے ہم نے خدا کے پاس جانا ہے ویسے ہی مسیح بھی خدا کے پاس ہین اور اس سے وفات ثابت ہوئی۔

چہارم اس سورت مین جیسے الہ یہان آیا ہے ویسے ہی اور جگہ بھی آیا ہے اور وہان اکثر جگہ قرآن شریف مراد ہے تو یہ معنے ہوئے کہ قرآن شریف قیامت کی بات کا خوب علم بتاتا ہے اور یہ بالکل سچ ہے۔

تازہ حالات

۵ فروری کی ڈائری سے ایک حصہ

آج کل زمانہ بہت خراب ہو رہا ہے قسم قسم کی شرک بدعت اور خرابیان پیدا ہو گئی ہین بیعت کے وقت جو اقرار کیا گیا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھون گا یہ اقرار خدا کے سامنے اقرار ہے اب چاہیئے کہ اس پر موت تک خوب قائم رہو ورنہ سمجھو کہ بیعت نہین کی اور اگر قائم رہو گے تو اللہ تعالیٰ دین دنیا مین برکت دیگا۔ اپنے اللہ کے منشاء کے موافق پوری پوری تقوی اختیار کرو۔ زمانہ نازک ہے۔ قہر الٰہی نمودار ہو رہا ہے جو اللہ تعالےٰ کی مرضی کے موافق اپنے آپ کو بنا لیگا وہ اپنی جان اور اپنی آل و اولاد پر رحم کریگا۔ دیکھو انسان روٹی کھاتا ہے جب تک سیری اُسکے موافق پوری مقدار نہ کھاوے تو اس کی بھوک نہین جاتی اگر وہ ایک بھورہ روٹی کا کھا لیوے تو کیا وہ بھوک سے نجات پائیگا ہرگز نہین اور اگر وہ ایک قطرہ پانی کا اپنے حلق مین ڈالے تو وہ قطرہ اُسے ہرگز بچا نہ سکے گا بلکہ باوجود اس قطرے کے وہ مریگا حفظ جان کے واسطے وہ قدر محتاط جس سے زندہ رہ سکتا ہے۔ جب تک نہ کھاوے اور نہ پیوے نہین بچ سکتا۔ یہی حال انسان کی دینداری کا ہے جب تک اوس کی دینداری اس حد تک نہ ہو کہ سیری ہو بچ نہین سکتا۔ دینداری تقوے۔ خدا کے احکام کی اطاعت کو اوس حد تک کرنا چاہیئے جیسے روٹی اور پانی کو اوس حد تک کھاتے اور پیتے ہین جس سے بھوک اور پیاس چلی جاتی ہے+

خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا کی بعض باتون کو نہ ماننا اس کی سب باتون کو ہی چھوڑ دینا ہوتا ہے اگر ایک حصہ شیطان کا ہو اور ایک خدا کا تو خدا کہتا ہے کہ سب ہی شیطان کا ہے اللہ تعالیٰ حصہ داری کو پسند نہین کرتا۔ یہ سلسلہ اوس کا اوسی لئے ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی طرف آوے اگرچہ خدا کی طرف آنا بہت مشکل ہوتا ہے اور ایک قسم کی موت ہے مگر آخر زندگی بھی اسی مین ہے۔ جو اپنے اندر سے شیطانی حصہ نکال کر باہر پھینکدیتا ہے وہ مبارک انسان ہوتا ہے اور اس کے گھر اور نفس اور شہر سب جگہ اس کی برکت پہونچتی ہے لیکن اگر اس کے حصہ مین ہی تھوڑا آیا ہے تو وہ برکت نہ ہوگی۔

جب تک بیعت کا اقرار عملی طور پر نہو بیعت کچھ چیز نہین ہے جس طرح سے ایک انسان کے آگے تم بہت سی باتین زبان سے کرو مگر عملی طور پر کچھ بھی نہ کرو تو وہ خوش نہ ہوگا اسی طرح معاملہ خدا کا ہے وہ سب غیر تمندون سے زیادہ غیرتمند ہے کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک تو تم اس کی اطاعت کرو۔ پھر ادھر اس کے دشمنون کی بھی اطاعت کرو اس کا نام تو نفاق ہے انسان کو چاہئے کہ اس مرحلہ مین زید و بکر کی پرواہ نہ کرے مرتے دم تک اوس پر قائم رہو

بدی کی دو قسمین ہین ایک خدا کے ساتھ شرک کرنا اس کی عظمت کو نہ جاننا۔ اس کی عبادت اور اطاعت مین کسل کرنا۔ دوسری یہ کہ اوس کے بندون پر شفقت نہ کرنی اون کے حقوق ادا نکرنے۔ اب چاہیئے کہ دونون قسمون ...... کی خرابی نکرو۔ خدا کی اطاعت پر قائم رہو۔ جو عہد تم نے بیعت مین کیا ہے اوس پر قائم رہو خدا کے بندون کو تکلیف نہ دو۔ قرآن کو بہت غور سے پڑھو۔ اوس پر عمل کرو۔ ہر ایک قسم کے ٹھٹھے اور بیہودہ باتون اور مشرکانہ مجلسون سے بچو۔ پانچون وقت نماز کو قائم رکھو غرضیکہ کوئی ایسا حکم الٰہی نہ ہو جسے تم ٹالدو بدن کو بھی صاف رکھو اور دل کو ہر ایک قسم کے بیجا کینے بغض۔ حسد سے پاک کرو۔ یہ باتین ہین جو خدا تم سے چاہتا ہے دوسری بات یہ ہے کہ کبھی کبھی آتے رہو جب تک خدا نہ چاہے کوئی آدمی بھی نہین چاہتا نیکی کی توفیق وہی دیتا ہے۔ دو عمل ضرور خیال رکھو ایک دعا دوسرے ہم سے ملتے رہنا۔ تاکہ تعلق بڑھے اور ہماری دعا کا اثر ہو۔

ابتلاء سے کوئی خالی نہین رہتا جب سے یہ سلسلہ انبیاء اور رسل کا چلا آرہا ہے جس نے حق کو قبول کیا ہے اوس کی ضرور آزمائش ہوتی ہے اسیطرح یہ جماعت بھی خالی نہ رہے گی گرد و نواح کے مولوی کوشش کرینگے کہ تم اس راہ سے ہٹ جاؤ تم کو کفر کے فتوے دیوینگے لیکن یہ سب کچھ پہلے ہی سے اسیطرح ہوتا چلا آیا ہے لیکن اس کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے جوانمردی سے اس کا مقابلہ کرو۔

پھر بیعت کنندگان نے منکرین کے ساتھ نماز پڑھنے کو پوچھا۔ حضرت نے فرمایا کہ ان لوگون کے ساتھ ہرگز نہ پڑھو۔ اکیلے پڑھ لو جو ایک ہوگا وہ جلد دیکھیگا کہ ایک اور اس کے ساتھ ہو گیا ہے ثابت قدمی دکھاؤ ثابت قدمی مین ایک کشش ہوتی ہے اگر کوئی جماعت کا ہو جو ہمین زبان سے برا نہین کہتا وہ عملی طور سے کہتا ہے کہ حق کو قبول نہیں کرتا ہان ہر ایک کو سمجھاتے رہو خدا کسی نہ کسی کو ضرور کھینچ لیویگا۔ جو شخص نیک نظر آوے اس سے سلام وعلیک رکھو لیکن اگر وہ شرارت کرے تو پھر یہ بھی ترک کر دو (نماز باجماعت مین ایک دوسرے انسان کیساتھ چند منٹ کا تعلق ہوتا ہے جو فوراً مسجد سے باہر آتے ہی ٹوٹ جاتا ہے خدا کا مامور اس کو پسند نہین کرتا تعجب ہے ان لوگون پر جو بیعت کے بعد اپنی دامادی مین ایسون کو دیتے ہین جنکا تعلق اول تو دین دوسرے اس سلسلہ سے بالکل نہین (ایڈیٹر)

م تو نماز اکیلے پڑھو مگر جو اس سلسلہ مین نہین اس کے ساتھ ہرگز نہ پڑھو ہرگز نہ پڑھو+

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق دلچسپ خبرین اور غیر ممالک مین اس سلسلہ کا اثر

ہمارے ناظرین کو اس بات کا علم ہوگا کہ شاید تین ماہ کا عرصہ گذرا کہ حضرت امام حجۃ اللہ علی الارض کیطرف سے ایک رسالہ انگریزی مضمون بعنوان "اہل اسلام کی تباہی کی نسبت ڈاکٹر ڈوئی کی ایک پیشگوئی کا جواب" بلاد امریکہ و یورپ مین شائع ہوا تھا جس مین حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسٹر ڈوئی کو لکھا تھا کہ بجائے اس کے کہ آپ تمام اہل اسلام کو تباہی کی دہمکی دیوین میرے مقابلہ پر آدین اور اپنی صداقت کا ثبوت اس طرح سے دیوین کہ جو ہم مین سے کاذب ہے وہ پہلے مر جاوے۔ نیز اس مین مسیح ع کی قبر کا نقشہ اور اپنی تصویر بھی دی تھی اور لکھا تھا کہ مسٹر ڈوئی تو علیٰ کو تمام دنیا کا خدا مانتا ہے حالانکہ مین اوسے پیغمبر اور ایک عاجز انسان مانتا ہون۔ اگر ڈوئی کو مسیح کی الوہیت کا یقین ہے تو مجوزہ دعا مباہلہ کو ایک ہزار اشخاص کے دستخط کے ساتھ شائع کردے جب میرے پاس وہ اشتہار پہونچیگا تو اسیطرح ایک ہزار اشخاص کی دستخط کے ساتھ مین بھی دعائے مباہلہ شائع کردون گا اور حق واضح ہو جاویگا

اس رسالہ کی اشاعت پر آسٹریلیا سے بلرن کا ایک اخبار بسرٹبر ذیل کے ریمارک دیتا ہے۔

مسٹر ڈوئی اس قابل نہین ہے کہ مصنف رسالہ کا مقابلہ کر سکے۔ مسیح علیہ السلام کی قبر کے واقعہ سے بہت دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اس سے پیشتر ہمکو علم نتھا کہ مسیح ہندوستان مین آیا اور وہان فوت ہوا۔ لیکن اس بات کو تسلیم کرنیسے کہ مسیح مردہ سے زندہ ہو کر آسمان پر گیا حالانکہ آسمان کا وجود ثابت نہین اس کے کشمیر مین دفن ہونے کا واقعہ بہت قابل تسلیم ہے اور ہمین امید ہے کہ یہ قبر ایسی ہی اصلی اور تحقیق شدہ ہوگی جیسی کہ ملپٹائن مین ہو سکتی تھی اور جسطرح سے عیسائی لوگ ان باتون کو ثابت کر سکتے ہین جو کہ وہ مسیح کی نسبت اقرار کرتے ہین اسی طرح

مصنف رسالہ بھی تواریخی اور منطقی طریق سے مسیح کے اسم انجام کو ثابت کر سکتا ہے جس کا اس نے اظہار کیا ہے اور ہم کو سب سے بڑھکر خوشی یہ ہے کہ یہ گستاخ اور جنڈال پادری جن انجیلوں کی ہندوستان میں اشاعت کر رہے ہیں حالانکہ خود ان کا ان پر ایمان نہیں ہے ہندو اور مسلمان بڑے جوش کے ساتھ ان کا مقابلہ کر رہے ہیں اور اگرچہ ہمارا اپنا کوئی مذہب نہیں ہے تاہم ہماری بڑی آرزو ہے کہ مصنف رسالہ کو عیسائیوں کے مقابلے کامیابی اور فتح ہو کیونکہ اس عیسویت سے بڑھکر کوئی دوسرا مذہب جھوٹا اور برائیوں اور آفتوں سے بھرا ہوا نہیں ہو سکتا

اسیطرح حضرۃ اقدس نے مسٹر پگٹ مدعی مسیح انگلینڈ کیطرف ایک اشتہار مباہلہ کے رنگ میں روانہ کیا تھا جس کی اشاعت ہندوستان سے باہر صرف یورپ اور امریکہ کے بلاد کے لئے تھی اوس پر ولایتی اخبار ٹرتھ لکھتا ہے کہ مسٹر پگٹ کا ایک سخت حریف ہندوستان میں ہے اسکا سرکلر ہمارے پاس پہنچا ہے - اسکے مصنف میرزا غلام احمد صاحب ایک عظیم الشان خاص و عام کو دیتے ہیں اور چونکہ اون کے نام کے ساتھ اور بھی چند ایک نام ملے ہوئے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سچے مسیح ہیں جو کہ عیسیٰ کی روحانیت اور صفات لیکر آئے ہیں ایک لاکھ سے زیادہ ان کے پیرو ہیں اور ان کی ثقاہت کی بنیاد نشانوں اور خارق عادات پر ہے وہ بڑی سختی سے مسٹر پگٹ کو ان کی مقدر تعذیب کی اطلاع دیتے ہیں میرزا غلام احمد صاحب نے اپنی زندگی میں مسٹر پگٹ کی موت کو اپنی صداقت کا معیار ٹھہرایا ہے جسکا ظہور دعا کے ذریعے سے ہوتا ہے وہ لکھتے ہیں کہ اگر مسٹر پگٹ سے میں پہلے مر جاؤں تو میں نہ خدا کی طرف سے اور نہ سچا مسیح ہوں - ہماری رائے میں ... بیشک یہ ایک عمدہ مقابلہ ہے دو مدعیان مسیحیت کا جھگڑا بھی موت کی دعا سے فیصلہ ہو جانا ایک قابل تعریف مجاولہ ہے اور فریقین سے جسپر دعا کا اثر بذریعہ موت کے ہوگا وہ یقینا دعوے کا تسلیم ہوگا -

ایک پادری کی کرتوت

اخبار جیرالڈ کے حوالہ سے لبرلیٹر اسٹریلیا بلرن سے لکھتا ہے کہ پولیس کورٹ میں ایک پادری ریورنڈ آرتھر چارج کٹس پر یہ مقدمہ دائر ہے کہ اس نے ایک ۱۲ سالہ لڑکی کانسٹنس رائٹ سے ایک ناجائز اور قابل شرم معاملہ کیا لڑکی اور پادری اور ایک لڑکا باغ میں پھر رہے تھے کہ پادری نے اوس لڑکے کو بہانہ سے کھڑا کیا دیا اور جب لڑکا درختوں کے پیچھے تھا تو پادری صاحب نے اس لڑکی کے لباس کے اندر اپنے ہاتھ داخل کئے لڑکا دور سے دیکھ رہا تھا اتنے میں روئیکا تو پادری صاحب نے اس سے معافی چاہی اور کہا کہ میں جھوٹ گیا لڑکی نے اپنی ماں سے آکر شکایت کی اور اس کے باپ نے اوس پادری کو اکیلا بلا اور شہادتوں کے روبرو بلاکر پوچھا پادری نے اقرار کیا اس کے اقرار پر اوس پر نالش کر دی تھی - اب پادری صاحب ضمانت پر رہا ہیں ؟

پادری صاحب نے کیوں معافی مانگی کہنا تھا کہ مسیح گناہ کا کفارہ ہو چکا پیٹر ؟

منظوم ترجمہ الکلام الفصیح فی اعلام المسیح

کشتی نوح ...

ذرا ایک کچھ تم کو لعنت کی ظلمت | حقیقت میں اس کی نہیں کچھ حقیقت
نہ پیدا ہو کچھ بیکلی دل کی کل میں | ہوا دیکے اڑ جائیگی پل کے پل میں
مگر لعنت آسمانی بلا ہے | تباہی میں ہر اس پہ جو مبتلا ہے
ریا کاریوں کو سپرمت بناؤ | اس طرح تم اپنی درگت بناؤ
یہ دھوکے کی ٹٹی ہر گز نہ رہیگی | خدا کو یہ لعنت کی لائین ... گی
وہ قادر خدا جو خدا ہے تمہارا | چھپی اور کھلی اوس پہ ہے آشکارا
نظر اس کی پاتال تک دیکھتی ہے | ہر اک بال کی کھال تک دیکھتی ہے
جو ہو تم پہ ٹیڑھے تو ہو جاؤ سیدھے | نکھر جاؤ کچھ ہو جو میلے کچیلے
اگر تم ہو کھوٹے کھرے بنکے آؤ | گناہوں کی سب میل دھو کر کے آؤ
ذرا بھی اگر تم میں کچھ تیرگی ہے | تو سمجھو دل میں بڑی تیرگی ہے
اگر تم میں کچھ شمہ کبر باہے | دعا عبادت میں جو بد ریا ہے
جو خود پسندی سے تن تن کے چلتے | بڑی ہی خودنمائی سے بن بن کے چلتے
اگر کسل سے تم تو اقصا ہی دو ہو | تو دل خدا کا شرف پاؤ کیونکر
کہیں چھپا تو تمہیں دھوکا کھاؤ | کہ سمجھو کہ مرنا ہے سب جھگڑا ...
خدا چاہتا ہے کہ تم تن بدل دو | ... اگل دو
... بھی چاہتا ہے کمر کو کھا دو | یہ نا ابو دانتی کے جھگڑے مٹا دو
جو اس خاکدانی پہ پھیرو پانی | ملیگی تمہیں اک نئی زندگانی
تم آپس میں بغض و تکبر کو دے بیٹھو | دلوں کی کدورت کو تم دھوکے بیٹھو
مگر جو ملول سے گناہ کیا دو | بہر حال ... عفو بہتر
جو بھائی سے رشتہ نہیں جوڑتا ہے | سگے گا وہ پیوند کو توڑتا ہے
وہ ایک کا دشمن شرارت بھرا ہے | وہ آگاہ ... کی مرنے کی ...
کسی سے ذرا میل دل میں نہ لاؤ | ہر اک ... نفس کو یوں ... کھاؤ
تذلل میں اور ... | ... کو ... کیا ہے
اگر جھوٹے بنکر تذلل دکھاؤ | ...
اٹھو فربہی نفس کی جلد توڑ دو | غرور اور تکبر کی عادت کو چھوڑ دو
پکڑ نفس سرکش کی گردن مروڑ دو | اسے زور سے دیکھ ... جھنجھوڑ دو
کہ جس تنگ در میں گھسے ہو بلائے | کہاں اس میں اک فربہ انساں جائے
بڑا ہی وہ بدبخت ہے جو نجانے | کہ یہ اوس خدا کے ہیں رستہ دکھانے

(باقی آئندہ)

مبایعین کے نام

نام	نام
سید زین العابدین صاحب	مسماۃ خورشید بی بی زوجہ رحمت اللہ صاحب
سید عظمت اللہ برادر قاضی	رحمت اللہ صاحب مشائخ
سید ضیاء الدین صاحب	سید عبد الرزاق مشائخ سٹور
سید قاسم مشائخ	سید محمد مشائخ
سید عبد الرزاق برادر قاضی	میان ... فرزند عبد الرزاق صاحب
سید عبد الہادی برادر قاضی	بسم اللہ صاحب فرزند سید احمد صاحب
سید حسین برادر قاضی	بابا میان صاحب
سید عبد الغنی برادر قاضی	سید مرتضی حسین قاضی
سید رضوان الدین برادر قاضی	جعفر حسین برادر قاضی
سید دائم برادر قاضی	اکبر حسین - عنایت احمد - و
سید منیر الدین صاحب	منظور احمد و بشیر احمد و
سید شاہ علی صاحب	عبد السلام و سید سراج الدین
سید نظام الدین صاحب	امیر بی بی زوجہ سید ...
سید ریاض الدین صاحب	راحت بی بی بنت سید فخر الدین
سید برہان الدین صاحب	سید فخر الدین صاحب ولد
سید حسینو صاحب	اسحاق الدین و مسماۃ حفظ بی بی
سید بسم اللہ صاحب	مسماۃ محبوب بی بی زوجہ سید
سید عبد العفار مشائخ	ضیاء الدین صاحب
سید عبد الغنی قاضی	حشمت بی بی زوجہ ماما میان
سید نور الدین صاحب	امین بی بی و امیر بی بی بنت سید
سید سراج الدین برادر قاضی	یوسف صاحب مشائخ
سید رکن الدین صاحب	مسماۃ صاحب بی بی زوجہ سید حسین
سید جلال الدین صاحب	مسماۃ بی بی زوجہ وزیر صاحب
سید امین الدین صاحب	سائو بی بی و جان بی بی
سید عباس علی صاحب	بنت منیر الدین صاحب
محمد امام الدین صاحب	مسماۃ محبوب بی بی -
مسماۃ نذیر بی بی زوجہ زین العابدین	عائشہ بی بی - خورشید بی بی - سرو بی بی -
ظہور الدین صاحب	... - امتیاز بی بی - جوہر بی بی
ابو الفیض صاحب	زہرہ بی بی و وزیر بی بی - باجیا بی بی
مسماۃ احمدی بی بی	زوجہ شاہ علی صاحب مرحوم
مسماۃ کلثوم بی بی	
مسماۃ امام بی بی	
مسماۃ خورشید بی بی زوجہ سید	
ابراہیم مشائخ و بارود	
سید یوسف اللہ صاحب	

یہ ان مبایعین کے نام ہیں جنکا ذکر ہم نے ٹائٹل پیج پر کیا ہے ان تمام صاحبان نے طاعون سے خوف زدہ ہو کر حضرت احمد مرسل ...

مطبع الصدیقی قادیان دار الامان مین شیخ فیض علی صابر احمدی کے اہتمام سے چھپا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۸ ۳۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فیض علی صابر مینیجر

البدر

(محمد افضل) (ایڈیٹر)

نمبر ۵ | قادیان دارالامان ۲۰ فروری ۱۹۰۳ء مطابق ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۲۰ھ بروز جمعہ | جلد ۲

البدر

البدر جس نیک نیتی اور دیانت داری سے اپنی خدمات کو پوری کرنے کی کوشش کر رہا ہے وہ ناظرین پر ظاہر ہے حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ بہت تازہ حالات اور خبریں احمدیہ سلسلہ کی ادنیٰ تک پہنچائی جائیں اسی لئے مضامین کی مختلف تقسیم کرنی پڑتی ہے ہاں یہ شکایت ضرور ہے کہ اخبار وقت پر نہیں نکلتا سو اس کی اصل وجہ البدر کی عدد اشاعت ہے اسمین منافع کی اس قدر گنجائش ہرگز نہیں کہ اس کی موجودہ خریداری جو کہ ابھی ۳۰۰ کے قریب ہے اس وقت تاخیر وقتی کو رفع کر سکے اور کسیکو اسپر یقین نہیں ہے تو خود حساب کر کے دیکھ لیوین ابھی تک ہم ہر ایک شئے مستعار لیکر ناظرین کی خدمت کر رہے ہین اور اسی لئے دیر ہوتی ہے +

ایسے اخبار چونکہ قومی خادم ہوتے ہین اسلئے ان کا اجراء اور استحکام کے لئے جبتک قوم کے رؤساء اور امراء متوجہ نہ ہون تب تک اس خدمت کے بجالانیوالے مثل اوس سپاہی کے ہوتے ہین کہ جو فن سپاہگری سے تو واقف ہے مگر ہتیار پاس نہ ہونیکی وجہ سے اپنی خدمات سے ملک کو فائدہ نہین پہنچ سکتا ۔ مثلاً ایڈیٹر کا فرض ہے کہ حالات کے قلمبند کرنے مین کوتاہی نہ کرے وہ تو ایڈیٹر کر لیگا مگر جو ضروریات کہ مطبع وغیرہ اور کاتب اور دیگر کارکنون کی روپیہ کے ذریعہ سے چلتی ہین وہ اس کے مضامین کے قلمبند کرنے سے پوری نہ ہون گی ۔ اس لئے احمدی قوم کے جوشیلے ممبرون کا فرض ہے کہ اگر وہ اس اخبار کو قوم کے لئے مفید خیال کرتے ہین تو ہر جگہ کمیٹیان کرین اور اس کے وسائل اشاعت پر غور کرین تاکہ یہ قومی خادم اپنی خدمات کی بجاآوری مین چستی سے کام کر سکے ۔ اور پھر خصوصاً البدر جس نے اپنی جماعت کے طبقہ مساکین و غربا کی ضرورتون کو مدنظر رکھکر اپنا ظہور کیا ہے اور ان کی ضرورتون کو اپنی ذاتی منفعت کے پہلو پر مقدم کر کے اس کی قیمت [illegible] رکھی ہے ۔

جب تک اس کی اشاعت ایک ہزار سے زیادہ اپنے خریداروں مین نہ ہوگی جو کہ جیسے اخبار بینی مین دلیر ہون ویسے ہی قیمتون کے پیشگی ادا کرنے مین تب تک یہ نقص تاخیر وقتی کا ہرگز رفع نہ ہوگا اور جب تک یہ نہ ہو تو اپنی جماعت کے ذی استطاعت احباب کو یہ کمیٹیان اس طرف توجہ دلاوین کہ وہ اس کی سرپرستی کی طرف خاص طور پر متوجہ ہون اور جو جو تکالیف مطبع اور اس کی ضروریات کی ہمین لاحق ہین ان مین ہمارا ہاتھ بٹا دین +

ہماری جماعت ایسے وسیع حوصلہ اور فراخ دل احباب سے ہرگز خالی نہین ہے کہ جب ان کو ایک قومی ضرورت محسوس کرائی جاوے تو وہ اس کے لئے تدارک نہ کرین بلکہ مرد تو درکنار عورتین بھی ان ضرورتون کو محسوس کرتی ہین مگر جہان تک میرا خیال ہے ابھی تک البدر کے خیرخواہون نے ایسے احباب تک اس کی ضرورتون کو نہین پہونچایا ورنہ یہ بات بڑی محال تھی کہ ان کو علم ہوتا اور وہ ہمارے ساتھ اس قومی خدمت مین حصہ نہ لیتے بہر حال اگر آج تک ایسی کوششون سے کام نہین لیا گیا تو اب البدر کے سرپرستون کو لازم ہے کہ کمر ہمت کو چست باندھکر اس کی طرف احباب کو توجہ دلاوین ورنہ کم از کم اتنا تو کرین کہ جب تک اس کی خریداری ایک ہزار سے زیادہ نہ ہو تاخیر وقتی کی شکایت نہ کرین +

بک ایجنسی کارخانہ الصدیق قادیان

مولوی محمد احسن صاحب امروہی اور ایک دو اصحاب نے اپنی تصنیفات اس بک ایجنسی مین دیدی ہین اس لئے دیگر احمدی احباب صاحب تصنیف اور اپنی جماعت کے کتب فروشون کو اس طرف متوجہ ہونا چاہئے تاکہ کافی تعداد کے جمع ہونے پر وہ فہرست الگ ضمیمہ کی صورت مین شائع ہوا کرے ۔

ہماری جماعت کے احمدی ڈاکٹر اور طبیب بھی جو اشتہاری تجارت سے فائدہ اوٹھانا پسند کرتے ہین ہماری ناچیز ہدایت کی طرف اس وقت متوجہ ہون کیونکہ اگر ایک صفحہ اشتہار کا ہم کتابون کو دیدیوین تو دوسرے صفحہ پر ان کے اشتہارات آ سکتے ہین اور اسیطرح اخراجات مین ایک راہ کفایت کی نکل سکتی ہے +

عجیب منجن

گل سرخ ۔ دانہ الائچی کلان ۔ کتھ ۔ پوست بادام سوختہ

۶ ماشہ ۶ ماشہ ۵ ماشہ تولہ

پھٹکری ۔ باریک پیسکر دانتون کو ملین ۔ گوشت خورا اور بہت

۳ ماشہ سے امراض مین مفید ہے +

طاعون کا مجرب علاج

سچی توبہ ۔ عاجزانہ دعا ۔ استغفار اور اعمال مین اصلاح ۔ اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی بیعت کرین

مسلسل ڈائری

مورخہ ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز چہارشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر باجماعت ادا کین۔

فجر حضرت اقدس نے تشریف لاکر فرمایا کہ مین کتاب تو ختم کرچکا ہون رات آدھی رات تک بیٹھا رہا نیت تو ساری رات کی تھی مگر کام جلدی ہی ہوگیا اس لئے سو رہا اس کا نام مواہب الرحمن رکھا ہے۔

ظہر ایک سقہ جوکہ..... حضرت اقدس کے ہان پانی بھر آکرتا تھا وہ ایک ناگہانی موت سے مرگیا اور اسی دن اس کی شادی تھی اُس کی موت پر آپنے فرمایا کہ مجھے خیال آتا ہے کہ قتل خیبة و بل هیبة جو وحی ہوئی تھی وہ اسی کیطرف اشارہ ہے۔ ایک صاحب پوٹی خان ملازم ابو زئی سے آئے ہوئے تھے انہون نے حضرت سے نیاز حاصل کی +

مغرب اس وقت نماز ادا کرنے کے بعد حضرۃ اقدس نے مجلس کی بابو شاہدین صاحب سٹیشن ماسٹر اور جناب محمد مقبول صاحب تشریف لائے ہوئے تھے انھون نے حضرت سے نیاز حاصل کی اس اثناء مین کتاب کسے بہت پروف صحت کے واسطے آگئے اور حضور ان کو لیکر تشریف لیگئے

مورخہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز پنجشنبہ

فجر خدا کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آکر فرمایا کہ رات تین بجے تک جاگتا رہا تو کاپیان اور پروف صحیح ہوئے مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت علیل تھی وہ بھی جاگتے رہے وہ اس وقت تشریف نہین لا سکینگے یہ بھی ایک جہاد ہی تھا (رات کو انسان کو جاگنے کا اتفاق تو ہوا کرتا ہے مگر کیا خوش وہ وقت ہو جو خدا کے کام مین گذارے) ایک صحابی کا ذکر ہے کہ وہ جب مرنے لگے تو روتے تھے اونسے پوچھا گیا کہ کیا موت کے خوف سے روتے ہو۔ کہا موت کا کوئی خوف نہین مگر یہ افسوس ہے کہ یہ وقت جہاد کا نہین ہے۔ جب مین جہاد کیا کرتا تھا اگر اس وقت یہ موقع ہوتا تو کیا خوب تھا۔

فرمایا کہ میرے اعضاء تو بیشک تھکجاتے ہین مگر دل نہین تھکتا وہ چاہتا ہے کہ کام کئے جاؤ۔

بابو شاہدین صاحب نے ثناء اللہ کے آنے کا ذکر کیا فرمایا کہ آخر لعنت لیکر چلاگیا اور جو منصوبہ وہ گھڑ کے لایا تھا اس مین اُسے کامیابی نہ ہوئی۔ ہم نے اسکا ذکر اور جواب وغیرہ اس عربی کتاب مین کردیا ہے اب جہلم سے واپس آکر بشرط فرصت اردو مین لکھین گے۔

ظہر کیوقت ظہر اور عصر کی نمازین جمع ہوئین بعدازان حضرت اقدس جہلم روانہ ہوئے +

مورخہ ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۰۳ سے لیکر ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۰۳ تک

ان تاریخون کے حالات سفرنامہ جہلم العبدر جلد ۲ نمبر ۱۰ مین شائع ہوچکے ہین ۱۹ جنوری کو چونکہ حضرت کی طبیعت بوجہ تکان سفر علیل تھی اور ریزش اور نزلہ کا بہت زور تھا اس لئے ظہر و عصر مغرب و عشا کی نمازین جمع کرکے ادا کی گئین +

مورخہ ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز سہ شنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین اور عصر اور قبل از عشا کچھ مجلس کی جس کے اذکار پیش خدمت ہین۔

عصر فرمایا کہ خدا تعالیٰ کیسے تازہ تازہ نشان دکھلا رہا ہے ہم ابھی عدالت مین پیش بھی نہ ہوئے تھے اور نہ کسیکو معلوم تھا کہ انجام کیا ہوگا لیکن مواہب الرحمان مین لکھا ہوا تھا کہ کرم دین کا مقدمہ خارج ہو جاویگا اور وہ ۱۵ تاریخ سے ہی تقسیم ہورہی تھی بلکہ بعض ہمارے دوستون نے کرم دین کو دکھلا بھی دیا کہ تمہارے مقدمہ کی نسبت یہ کچھ لکھا ہے +

قبل از عشا فرمایا کہ ہانسی کا زور ہوگیا ہے اس کے بعد آپنے ایک رویا دریائے نیل والی سنائی جو کہ البدر جلد ۲ صفحہ ۹ پر شائع ہوچکی ہے (وہان غلطی سے ۱۹ تاریخ لکھی ہے اصلاح کرلی جاوے۔)

اس کے بعد سراج الاخبار کی دروغ بیانی کا ذکر ہوتا رہا کہ اسنے لکھا ہے کہ جہلم مین جس قدر ہزار لوگون کا تھا وہ صرف میان کرم دین کے لئے تھا حضرت اقدس نے فرمایا کہ جب وہ جہلم مین نالش کرنے گیا تھا تو کس قدر گروہ تھا پھر وہ چندہ وغیرہ جمع کرتا رہا تو کس قدر گروہ تھا اور جہلم مین جو کئی سو آدمیون نے بیعت کی وہ کس کی کی وغیرہ وغیرہ۔

مفتی محمد صادق صاحب نے ایک انگریزی اخبار سنایا جس مین مسٹر پگٹ کا حال تھا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین بھی ایسے کاذب مدعی پیدا ہوئے تھے جوکہ بہت جلد نابود ہوئے یہی حال اس کا ہوگا اس کے متعلق الہام ہے کہ ان اللہ شدید العقاب

مورخہ ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز چہارشنبہ

حضرۃ اقدس نے پانچوں وقت کی نمازین باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین اور کوئی

قبل از عشا حضرت اقدس نے حسب دستور نماز مغرب ادا فرماکر مجلس فرمائی۔ ماسٹر عبدالرحمن صاحب نومسلم نے ایک مضمون ایک اشتہار کا حضرت اقدس کو پڑھکر سنایا جوکہ ان تمام نومسلمون کی طرف سے جوکہ حضرۃ اقدس کے دست مبارک پر مشرف باسلام ہوئے۔ ہندو اور آریہ کے سربرآوردہ ممبرون کی خدمت مین پیش کیا جاتا ہے۔ اس مین انہون نے استدعا کی ہے کہ اگر ان کے نزدیک یہ نومسلم جماعت مذہب اسلام کے قبول کرنے مین غلطی پر ہے تو وہ ان کے پیش کردہ معیار صداقت (جو حضرۃ اقدس کے مضامین مباحثہ و مقابلہ سے اخذ شدہ ہین) کے رو سے حضرت میرزا صاحب سے فیصلہ کرکے انکا غلطی پر ہونا ثابت کردیوین

حضرت اقدس نے اس تجویز کو پسند فرمایا اور کہا کہ مذہب کی غرض یہی نہیں ہے کہ صرف آئندہ جہان مین خدا سے فائدہ حاصل ہو بلکہ اس موجودہ جہان مین بھی خدا سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے ان لوگون کے صرف دعوے ہی دعوے ہین۔ کوئی کام توکل اور تقویٰ کا ان سے ثابت نہین ہوتا مصیبت پڑے تو ہر ایک ناجائز کام کے لئے آمادہ ہوجاتے ہین +

عجب خان صاحب تحصیلدار نے حضرت اقدس سے استفسار کیا کہ اگر کسی مقام کے لوگ اجنبی ہون اور ہمین علم نہ ہو کہ وہ احمدی جماعت مین ہین یا نہ تو ان کے پیچھے نماز پڑھی جاوے یا کہ نہ۔ فرمایا ناواقف امام سے پوچھ لو اگر وہ مصدق ہو تو نماز اس کے پیچھے پڑھی جاوے ورنہ نہین۔ اللہ تعالیٰ ایک جماعت الگ بنانا چاہتا ہے اس لئے اس کے منشا کے کیون مخالفت کی جاوے جن لوگون سے وہ جدا کرنا چاہتا ہے بار بار

ان مین گھسنا یہی تو اس کی منشاء کے مخالف ہے

پھر تحصیلدار صاحب نے پوچھا کہ اپنے مقام پر جاکر ہمارا بڑا کام کیا ہونا چاہیئے فرمایا کہ ہماری دعوۃ کو لوگون کو سنا دیوے ہماری تعلیم سے ان کو واقف کیا جاوے تقوی اور توحید اور سچا اسلام ان کو سکھایا جاوے

[illegible]

اس کے بعد نین احباب نے بیعت کی بیعت کے بعد انہیں سے ایک صاحب نے حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ میں ایک بڑا آدمی تھا اور مجھ کو بہت سے دعوے تھے اور لوگون کے حقوق چھین لیتے اور شراب کی خوب مشق تھی اور دوسرے بھی بہت قدر معاصی مثل شراب وغیرہ کے ان تمام مین مین مبتلا تھا چند دن ہوئے کہ مین نے ایک ہندو سے اسیطرح ظلم کیا اور اس کے حقوق دبا لئے رات کو جب مین سویا تو خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ وہی ہندو میرے ساتھ کلام کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ یا تو خدا تجھے ہدایت کرے یا تجھے اس دنیا سے اٹھا لیوے تا کہ ہم لوگ تیرے مظالم سے نجات پاوین اس کے بعد وہ نظر سے غائب ہوگیا اور مین نے دیکھا کہ آسمان پر ایک شعلہ نور کا گرا اور جس مکان مین مین تھا اس دروازے کی طرف آیا مین اٹھ کر اسے دیکھنے لگا تو دیکھا کہ حضور (حضرۃ مسیح موعودؑ) کی شکل کا ایک آدمی ہے مین نے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے اس نے جواب دیا کہ لیا تو نام نہیں جانتا اس کے بعد کہا کہ اب بس کر بہت ہو لی ہے پھر مین نے نام پوچھا تو بتلایا ”میرزا غلام احمد قادیانی“ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور مین اپنے افعال اور کردار پر نادم ہون اور اب اسی خواب کے ذریعہ آپکے پاس آیا ہون حضرت اقدس نے فرمایا کہ تم کو خدا نے خبردار کیا ہے کہ اپنی حالت بدلدو اور سمجھو کہ ایکدن موت آنی ہے خدا کا دستور ہے کہ وہ گنہگار کو بلا سزا دئے نہیں چھوڑتا توبہ کرنے سے گناہ بخشے جاتے ہین خدا تعالی بہت ہی رحم کرنیوالا ہے مگر سزا بھی بہت دینے والا ہے تمہاری فطرۃ مین کوئی نیکی ہوگی ورنہ عام طور پر اللہ تعالی کی عادت نہین ہے کہ اس طرح سے خبر دیوے اس لئے اپنی زندگی کو بدلو اور عادتون کو ٹھیک کرو۔

پھر اس نائب نے عرض کی کہ میرا ایک مقدمہ چودہ صد روپے کا داخل دفتر ہو گیا ہے مگر اوس مین میرا حق بہت تھوڑا ہے اب اسے برآمد کراؤن کہ نہ فرمایا کہ مدعا علیہ سے ملکر صلح کر لو۔

مورخہ ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز پنجشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرۃ اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین۔

ظہر

ایک شخص نے حضرت کی خدمت مین ایک عریضہ گذرانا جس مین یہ تحریر تھا کہ وہ ہر طرف افلاس سے گھرا ہوا ہے اور ایسے ایسے خیالات اوس کے دماغ مین آتے ہین جیسے کہ جیسے موت بہتر معلوم ہوتی ہے اور حضرۃ اقدس سے اس کا علاج چاہا تھا۔

[illegible]

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایسے خیالات کا علاج یہی ہوا کرتا ہے کہ آہستہ آہستہ خوف خدا پیدا ہوتا جاوے اور کچھ آرام کی صورت بنتی جاوے گھبرانے کی بات نہین ہے رفتہ رفتہ ہی دور ہونگے جو گندے خیالات بے اختیار دل مین پیدا ہوتے ہین ان سے انسان خدا کی درگاہ مین مواخذہ کے قابل نہین ہوا کرتا بلکہ ایسے شیطانی خیالون کی پیروی سے پکڑا جاتا ہے وہ خیالات جو کہ انسان پیدا ہوتے ہین وہ انسانی طاقت سے باہر اور مرفوع القلم ہین بے صبری نہ چاہیئے جلدی سے یہ بات نہین ہوا کرتی وقت آویگا تو دور ہو جاوینگے توبہ استغفار مین لگے رہین اور اعمال مین اصلاح کرین ایسے خیالات کا تخم زندگی کے کسی گذشتہ حصہ مین بویا جاتا ہے تو پیدا ہوتے ہین اور جب دور ہونے لگتے ہین تو یکدفعہ ہی دور ہو جاتے ہین خبر بھی نہین ہوتی جیسے چھپاکی کی بیماری کہ جب جانے لگے تو ایکدم ہی چلی جاتی ہے اور پتہ نہین لگتا۔ گھبرانے سے اور آفت پیدا ہوتی ہے آرام سے خدا سے مدد مانگے خدا کی بارگاہ کے سب کام آرام ہی سے ہوتے ہین جلدی وہان منظور نہین ہوتی ہے اور نہ کوئی ایسی مرض ہے کہ جس کا علاج وہان نہ ہو۔ ہان صبر سے لگا رہے اور خدا کی آزمائش نہ کرے۔ جب خدا کی آزمائش کرتا ہے تو خود آزمائش مین پڑتا ہے اور نوبت ہلاکت تک آجاتی ہے۔

جہلم کے مقدمہ کی نسبت فرمایا کہ خدا کی طرف سے جو علم ہوتا ہو — من کان للہ کان اللہ لہ

وہ ہو کر ہی رہتا ہے اسباب کیا شئے ہین کچھ بھی نہین اللہ تعالے فرماتا ہے کہ میری راہ مین جاؤگے تو مراغماً کثیراً پاؤگے صحت نیت سے قدم اٹھاتا ہے خدا اس کے ساتھ ہوتا ہے بلکہ انسان اگر بیمار ہو تو اس کی بیماری دور ہو جاتی ہے صحابہ کی نظیر دیکھلو دراصل صحابہ کرام کے نمونہ ایسے ہین کہ کل انبیاء کی نظیر ہین خدا کو تو عمل ہی پسند ہین انہون نے بکریون کی طرح اپنی جان دی اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے نبوت کی ایک ہیکل آدم سے لیکر چلی آتی تھی اور سمجھ نہ آتی تھی مگر صحابہ کرام نے چمکا کر دکھلا دی اور بتلا دیا کہ صدق اور وفا اسے کہتے ہین حضرت عیسی کا تو حال ہی نہ پوچھو۔ موسی کو کسی نے فروخت نہ کیا مگر عیسی کو ان کے حواریون نے تیس لیکر فروخت کر دیا۔ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ حواریون کو عیسی علیہ السلام کی صداقت پر شک تھا جبھی تو مائدہ مانگا اور کہا نعلم ان قد صدقتنا تا کہ تیرا سچا اور جھوٹا ہونا ثابت ہو جاوے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول مائدہ سے پیشتر ان کی حالت نعلم کی نہ تھی پھر جیسی بے آرامی کی زندگی انہون نے بسر کی اس کی نظیر کہین نہین پائی جاتی صحابہ کرام کا گروہ عجیب گروہ قابل قدر اور قابل پیروی گروہ تھا ان کے دل یقین سے بھر گئے ہوئے تھے جب یقین ہوتا ہے تو آہستہ آہستہ اول مال وغیرہ دینے کو جی چاہتا ہے پھر جب بڑھ جاتا ہے تو صاحب یقین خدا کی خاطر جان دینے کو طیار ہو جاتا ہے۔

مغرب و عشا

مقدمہ بازی کے اوپر ذکر چلا تو حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اب اس وقت دنیا کا یہ حال ہے کہ لوگون نے خدا کا کوئی خانہ خالی نہین رکھا۔ گذشتہ کارروائی کو یہ لوگ خیال نہین کرتے اور نہ تجربہ کرتے ہین کیا کسی کو خیال تھا کہ مقدمہ جہلم کا یہ نتیجہ ہوگا پھر جس خدا نے قبل از وقت بتلایا اور ہم نے دو صد سے زیادہ کتب چھاپکر فیصلہ سے پیشتر شائع کر دین جس مین ذکر تھا کہ اس مقدمہ مین ہماری فتح ہے وہی خدا اب بھی ہمارے ساتھ ہے

ہر بلا کین قوم را حق دادہ است — زیر آن گنج کرم بنہادہ است

ایک اخبار کی نسبت ذکر ہوا کہ مقدمہ کا نتیجہ قبل از وقت شائع کرنا دور اندیشی پر دلالت نہین کرتا فرمایا کہ جبکہ یہ لوگ خدا کے قائل نہین تو الہام کے کب قائل ہونگے ان لوگون کو یہ عقل بھی نہین کہنا چاہیئے بلکہ امین لد جانا نہین ہے کیا وہ کسی ایسے مفتری و کذاب کی نظیر پیش کر سکتے ہین کہ اس کی مخالفت پر ناخنون تک زور لگایا

لگایا گیا ہوا ور ہمیشہ قبل از وقت اپنے افترا شائع کرتا رہا ہو اور پھر وہ اپنے وقت پر پورے ہوتے رہے ہوں بتلاویں تو سہی جس شد و مد سے ہم نے خبریں قبل از وقت پیش کی ہیں کسی اور نے بھی کی ہیں ان لوگوں کے اعمال کا کوئی فائدہ نہیں ہے جب تک خدا پر یقین نہ ہو خدا کی معرفت ضروری ہے کوئی آسمانی امر ان کے نزدیک عظمت کے قابل نہیں ہے تعجب آتا ہے کہ ایک طرف طاعون کا یہ حال ہے اور ایک طرف دلوں کی یہ سختی۔ کوئی اور برتن ہو تو انسان اس میں ہاتھ ڈال کر صاف بھی کرے مگر ان کے دلوں کے برتن جن کے اندر زنگار بھرا ہوا ہو کیسے صاف ہوں عجب معاملہ ہے جس قدر ہمیں اُن پر حسرت ہوتی ہے اسی قدر ان کو نفرت اور بغض اور جوش بڑھتا ہے جیسے کوئی آدمی جس کا معدہ بلغم یا صفرا سے بھرا ہوا ہو تو اُسے کھانا کھانا جیسے تنفر ہوتا ہے کہ وہ کھانے کا نام سنکر بھی برداشت نہیں کرسکتا اور اس کا جی بیزار ہوتا ہے یہی حال ان کا ہے سچی بات کا نام تک نہیں سن سکتے کس کس کی شکایت کریں سب ایک ہی ہیں۔

مجھے خوب یاد ہے کہ جب سے یہ الہام ہوا ہے۔ دنیا میں ایک نذیر آیا مگر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا۔ اب اس کا مفہوم کہ زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کریگا قابل غور ہے۔ بے وقوف جانتے ہیں کہ یہ کاروبار مصنوعی کیسے چلسکتا ہے ہمارے دیکھتے ہوئے ہزاروں چل بسے۔ لیکن ان لوگوں کے نزدیک اب سب کچھ جائز ہوگیا ہے کل خوبیاں جو کہ صادق کے لئے تجویز کرتے تھے اب سب کاذبوں کو دیدی ہیں اور ایسے تہیدست ہوئے ہیں کہ کوئی خوبی صادق کی بیان کر ہی نہیں سکتے۔

رویاء بعض متفرق رویا سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتلا کے دن ہیں رات کو میں نے دیکھا کہ ایک بڑا زلزلہ آیا مگر اُس سے کسی عمارت وغیرہ کا نقصان نہیں ہوا۔

مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۳ء بروز جمعہ

آج کی چاروں نمازیں اور جمعہ حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کیا جمعہ مسجد اقصیٰ میں ادا کیا۔

عصر اس وقت ایک عرب کی طرف سے ایک خط حضرت کی خدمت میں آیا جس میں لکھا تھا کہ اگر آپ ایکہزار روپے مجھ کو بھیجکر اپنا وکیل یہاں مقرر کر دیویں تو میں آپکی مشن کی اشاعت کروں گا۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ان کو لکھدو ہمیں کسی وکیل کی ضرورت نہیں ایک ہی ہمارا وکیل ہے جو عرصہ ۲۴ سال سے ہماری اشاعت کر رہا ہے اسکے ہوتے ہوئے اور کی کیا ضرورت ہے اور اس نے کہہ بھی رکھا ہے

الیس اللہ بکاف عبدہ

بین المغرب والعشاء حضرت اقدس نے عجب خان صاحب تحصیلدار سے استفسار فرمایا کہ آپکی رخصت کس قدر ہے انھوں نے جوابدیا کہ ۴ ماہ فرمایا کہ آپ کو تو بہت دیر یہاں رہنا چاہیئے تاکہ پوری واقفیت ہو۔

عجب حیرت ہوتی ہے کہ کسطرح اللہ تعالیٰ یہاں تازہ بتازہ سامان تقویٰ کے جماعت کیواسطے طیار کر رہا ہے اس طرف (یعنی منکرین کی طرف) اس کا کوئی نشان بھی نہیں ہے۔ یہ لوگ الہام اور تقوے سے دور ہوتے جاتے ہیں اگر اب ان سے پوچھا جاوے کہ اہل حق کی کیا علامات ہیں تو ہرگز نہیں بتلا سکتے اور نہ اس بات پر قادر ہو سکتے ہیں کہ صادق اور کاذب کے درمیان کوئی ما بہ الامتیاز قائم کریں ہماری مخالفت میں یہ حالت ہے کہ جو کچھ صادق کے لئے خدا نے مقرر کیا تھا اب انکے نزدیک گویا کاذب کو دیدیا گیا ہے جس قدر نکتہ چینیاں بیان کرتے ہیں وہ تمام پیغمبروں پر صادق آتی ہیں کمتر تقویٰ ان کے لئے یہ تھا کہ خاموش رہتے اگر ہم کاذب ہوتے تو رفتہ رفتہ خود تباہ ہوجاتے خدا تعالیٰ فرماتا ہے ولا تقف ما لیس لک بہ علم یہاں علم سے مراد یقین ہے اب ان کی وہی مثال ہے لھم قلوب لا یفقھون بھا

مقدمہ جہلم پر جو بعض خلاف واقعہ باتیں اخبارات نے لکھی ہیں اون پر فرمایا کہ اس شور و غوغا کا جواب بجز خاموشی کے اور کیا ہے افوض امری الی اللہ

اس کے بعد ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کی کہ میری باپ اور قوم کے واسطے ہدایت کی دعا کی جاوے حضرت اقدس نے اسی وقت دست مبارک اُٹھا کر دعا کی اور کل حاضرین مجلس بھی شریک ہوئے۔

حضرت کی خدمت میں ایک شخص کی شکایت ہوئی کہ یہ دعویٰ تو بیعت کا کرتا ہے مگر اس کی زبان سے بعض ایسے کلمات نکلتے ہیں جن سے کوئی خصوصیت حضور کے دعاوی کی تصدیق کی معلوم نہیں ہوتی فرمایا ایسے مشکوک الحال آدمی کا رکھنا اچھا نہیں مگر جب اس نے معذرت کی اور کہا کہ یہ امر غلطی ایسا سمجھا گیا ہے تو فرمایا کہ ایسی باتوں سے انسان بیعت سے خارج ہوجاتا ہے ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے۔ اور اُسے معاف کردیا۔

۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء بروز شنبہ

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں اور سوائے بعد مغرب کے جلسہ کے اور کوئی مجلس نہیں ہوئی۔

بین المغرب والعشاء فرمایا کہ اب باقرتن ہونے کی وجہ سے گرد دفعتاً کم ہوگیا ایک دو دن ذرا باہر ہوا آویں (یعنی سیر کو جایا کریں) کرمدین کے مقدمہ کے خیالات پر فرمایا زمینی سلطنت تو صرف آسمانی سلطنت اظلال و آثار ہیں بغیر آسمان کے یہ سلطنت کیا کرسکتی ہے انسان بھی کیا عجیب شئے ہے اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ صدق و صفا میں ترقی کرے تو نور علی نور ورنہ اگر ظلمت میں گرے تو اس درجہ تک گرتا ہے کہ کوئی حصہ تقویٰ کا اس کے قول و فعل و اخلاق میں باقی نہیں رہتا سب ظلمت ہی ظلمت ہو جاتا ہے۔

فرمایا آج ایک کشف میں دکھایا گیا تفصل ما صنع اللہ فی ھذا الباس۔ بعد ہ اشعنہ فی الناس۔ اس کے بعد الہامی صورت ہوگئی اور زبان پر بھی جاری تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مقدمہ کے متعلق جو قبل از وقت پیشگوئی کے رنگ میں بتلایا تھا اب اس کی تفصیل ہوگی

فرمایا کہ جہلم سے واپسی پر یہ الہام ہوا تھا

افانین آیات

ثناء اللہ کے ذکر پر فرمایا کہ اگر اس کی نیت نیک ہوتی تو ہمارا پیش کردہ طریق ضرور قبول کرتا ہماری نیک نیتی تھی کہ ہم نے اُس کے لئے ایسی راہ تجویز کی کہ امن قائم کرکے حق ظاہر ہوجاوے لوگوں میں اشتعال اور فساد نہ ہو اور عوام الناس کو فائدہ بھی پہنچ جاوے اگر اس کے دل میں تقوے ہوتی تو ضرور مان لیتا اور ہم نے عام اجازت دی تھی کہ ہر گھنٹہ کے بعد پھر اپنے شکوک و شبہات پیش کردیوے خواہ اس طرح ایکماہ تک گزر جاتا اور اس طرح نیک نیتی سے اگر کوئی اپنی تشفی چاہے تو ہم اُسے ۲ ماہ تک اپنے پاس رکھ سکتے ہیں اور اس کا سب خرچ برداشت کر سکتے ہیں مگر ان لوگوں کی نیت درست

درست نہیں ہوتی اس لئے راضی نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں ظن نہیں دل ٹھہر سے ہوگئے ہیں۔

مردم شماری اور فرقہ احمدیہ

مولوی عبدالکریم صاحب نے بیان کیا کہ سول ملٹری گزٹ میں چونکہ حسب دستور مردم شماری پر ریمارک لکھا جارہا ہے انہوں نے اس غلطی کو شائع کردیا ہے کہ احمدیہ فرقہ کا بانی **میرزا غلام احمد** ہے اس نے اول ابتدا پڑھوں سے کی اور پھر ترقی کرتے کرتے اعلیٰ طبقہ کے آدمی اس کے پیرو ہوگئے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس کی بہت جلد تردید ہونی چاہئے یہ تو ہماری عزت پر بہت سخت حملہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ اسی وقت حکم صادر ہوا کہ ایک خط جلد تر انگریزی زبان میں چھپاکر گورنمنٹ اور مردم شماری کے سپرنٹنڈنٹ کے پاس بھیجا جاوے تاکہ اس غلطی کا ازالہ ہو اور لکھا جاوے کہ گورنمنٹ کو معلوم ہوگا کہ چوڑہ ایک جرائم پیشہ قوم ہے جن سے ہمارا کبھی بھی تعلق نہیں ہوا ایک شخص نامی مرزا امام الدین قادیان میں ہے جس کی ہم سے ۳۰ برس سے زیادہ سے عداوت چلی آتی ہے اور کوئی میل ملاپ اس کا اور ہمارا نہیں ہے اس کا تعلق چوڑہوں سے رہا اور اب بھی ہے۔ تو ایک فریق جو کہ ہمارا دشمن ہے اور اس کا تعلق چوڑہوں سے ہے اس کی عادات اور چال چلن کو ہم پر لگا دینا سخت درجہ کی دل آزاری ہماری اور ہماری جماعت کی ہے اور یہ عزت پر سخت حملہ ہے اور ایک بڑی مکروہ کارروائی ہے جو کہ سرزد ہوئی ہے۔ چوڑھے تو درکنار ہیں تو ایسے لوگوں سے تعلق نہیں ہے جو کہ ادنیٰ درجہ کے مسلمان اور رذیل صفات رکھتے ہیں ہماری جماعت میں عمدہ اور اعلیٰ درجہ کے نیک چال چلن کے لوگ ہیں اور وہ سب حسنہ صفات سے متصف ہیں اور ایسے ہی لوگوں کو ہم ساتھ رکھتے ہیں گورنمنٹ کو چاہئے کہ صاحب ضلع گورداسپور سے اس امر کی تحقیقات کرے اور عدل سے کام لیکر اس آلودگی کو ہم سے دور کرے ہم خود امام الدین کو اسی لئے نفرت سے دیکھتے ہیں کہ اس کا ایسی قوم سے تعلق ہے۔ پنجاب میں یہ مسلم امر ہے کہ جس شخص کے زیادہ تر تعلقات چوڑھوں سے ہوں اس کا چال چلن اچھا نہیں ہوا کرتا اس لئے گورنمنٹ کا فرض ہے کہ اس غلطی کا ازالہ کرے۔

۲۵ جنوری ۱۹۰۳ء بروز یکشنبہ

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کیں اور کسی مجلس میں کوئی ذکر قابل درج اخبار نہ ہوا صرف عشاء کے وقت آپ نے یہ تجویز کی کہ بیعت کا رجسٹر بالکل اطمینان کی صورت میں نہیں معلوم ہوتا اس لئے اب آئندہ اس کے فارم چھپوا کر اسی طرح سے رکھا جاوے کہ جب چاہیں فوراً تعداد ملجاوے اور اپنی جماعت کی تعداد معلوم کرنے کے واسطے مردم شماری کا محتاج نہ ہونا پڑے۔ کیونکہ اگر سب بیعت کنندگان کے نام محفوظ ہوں تو ان کو ضروری ضروری باتیں پہنچائی جاسکتی ہیں۔

۲۶ جنوری ۱۹۰۳ء بروز دوشنبہ

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر باجماعت ادا کیں۔

ظہر اس وقت حضور نے تشریف لاکر مولوی محمد احسن صاحب امروہی کو فرمایا کہ میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ آپ میرے سامنے جیا ٹھل اور ایک گانٹھ نہیں معلوم سپاری کی یا سونٹھ کی پیش کرکے کہتے ہیں کہ یہ کھانسی کا علاج ہے اس کے دیکھنے کے بعد مجھے دو گھنٹہ تک کھانسی سے بالکل آرام رہا حالانکہ اس سے پیشتر مجھے کھانسی دم نہ لینے دیتی تھی۔

مولوی عبدالکریم صاحب نے بیان کیا کہ رات کو میں نے خواب دیکھا کہ سلطان احمد (حضور کے لڑکے) آئے ہوئے ہیں۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ میرے گھر میں ایک ایسی ہی خواب آئی تھی اس کی وہی تعبیر تبلائی جو آپ نے سمجھی یعنی خدا کی طرف سے کوئی نشان ظاہر ہوگا سلطان سے مراد براہین اور نشان ہوا کرتا ہے۔

عصر اس وقت آکر حضرۃ اقدس نے تھوڑی دیر مجلس کی اور ثناء اللہ کے قادیان میں آنے کا ذکر ہوتا رہا آپ نے فرمایا کہ ہم نے تو اُسے بہت وسعت دی تھی جس قدر چاہتا ہر ہر گھنٹہ کے بعد تین چار سطریں لکھکر پیش کیا کرتا اور اگر اُسے بیان کرنے کی نوبت دیجاتی تو بھی اس کی شامت تھی کہ اُسے بہر حال جھوٹ سے کام لینا پڑتا۔

اخبار والوں اور عوام الناس کا افترا پردازیوں اور خلاف واقعہ بیانات کی نسبت فرمایا کہ اب ہماری جماعت کو چپ ہی رہنا چاہیئے کچھ جواب نہ دیویں خدا تعالیٰ ان لوگوں سے سمجھیگا تعجب ہے کہ ثناء اللہ نے بالکل لیکھرام والی چال اختیار کی ہے جس کی غرض مباحثہ سے اظہار حق نہ ہو اس سے مباحثہ کرنا لاحاصل ہے یہ کاروبار اب زمین پر نہیں رہا بلکہ آسمان پر ہے۔

قبل از عشاء اس وقت اول حضرۃ اقدس مولوی عبداللطیف خانصاحب اللہ تعالیٰ کے انعامات کا ذکر کرتے رہے اور پھر اپنے چند ایک رویا وتبلائے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ عدالت کی جو کارروائی جیسے زمین پر ہاسکتی ہے ویسا ہی طریق خدا تعالیٰ نے بھی اختیار کیا ہوا ہے۔ منجملہ ان کے ایک خواب تو وہ بیان کی جس میں سرخی کے چھینٹے آپکے لباس مبارک پر پڑے تھے (باقی آئندہ)

تازہ ڈائری

مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۰۳ء بروز چہارشنبہ

عرش ......عرش کے متعلق

ایک صاحب نے سوال کیا کہ ثم استوٰی علی العرش کے کیا معنے ہیں اور عرش کیا شئے ہے فرمایا کہ اس کے بارہ میں لوگوں کے مختلف خیالات ہیں کوئی تو اُسے مخلوق کہتا ہے اور کوئی غیر مخلوق لیکن اگر ہم غیر مخلوق نہ کہیں تو پھر استوٰی باطل ہوتا ہے اس میں شک نہیں ہے کہ عرش کے مخلوق یا غیر مخلوق ہونے کی بحث ہی عبث ہے یہ ایک استعارہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اعلیٰ درجے کی بلندی کو بیان کیا ہے یعنی ایک ایسا مقام جو کہ ہر ایک جسم اور ہر ایک نقص سے پاک ہے اور اس کے مقابلہ پر یہ دنیا اور تمام عالم ہے کہ جس کی انسان کو پوری پوری خبر بھی نہیں ہے ایسے مقام کو قدیم کہا جا سکتا ہے لوگ اس میں حیران ہیں اور غلطی سے اُسے ایک مادی شئے خیال کرتے ہیں اور قدامت کے لحاظ سے جو اعتراض لفظ ثم کا آتا ہے تو بات یہ ہے کہ قدامت میں ثم آجاتا ہے جیسے ثم ٹھہرین

ہوتا ہے تو جیسے قلم حرکت کرتا ہے ویسے ہاتھ حرکت کرتا ہے مگر ہاتھ کو تقدم ہوتا ہے آریہ لوگ خدا کی قدامت کے متعلق اہل اسلام پر اعتراض کرتے ہیں کہ انکا خدا چھ سات ہزار برس سے چلا آتا ہے یہ اُن کی غلطی ہے اس مخلوق کو دیکھ کر خدا کی عمر کا اندازہ کرنا نادانی ہے ہمیں اسیا کا علم نہیں ہے کہ آدم سے اول کیا تھا اور کس قسم کی مخلوق تھی اس وقت کی بات وہی جانے کل یوم ھو فی شان وہ اور اس کے صفات قدیم ہیں مگر اوس پر یہ لازم نہیں ہے کہ ہر ایک صفت کا علم ہمکو دیدیوے اور نہ اس کے کام اس دنیا میں سما سکتے ہیں خدا کے کلام میں دقیق نظر کرنیسے پتہ لگتا ہے کہ وہ ازلی اور ابدی ہے اور مخلوقات کی ترتیب اس کے ازلی ہونیکی مخالف نہیں ہے استعارات کو ظاہر پر حمل کر کے مشہودات پر لانا بھی ایک نادانی ہے اس کی صفت ہے۔ لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار۔ ہم عرش اور استوا پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی حقیقت اور کنہ کو خدا کے حوالے کرتے ہیں۔ جب دنیا وغیرہ نہ تھی عرش تب بھی تھا جیسے لکھا ہے کان عرشہ علی الماء اس کے متعلق خوب سمجھ لینا چاہیے کہ یہ ایک مجہول الکنہ امر ہے اور خدا کی تجلیات کی طرف اشارہ ہے وہ خلق السموات والارض چاہتی تھی اس لیے اول وہ ہوکر استوا علی العرش ہوا۔ اگرچہ توریت میں بھی اس کی طرف اشارہ ہے مگر وہ اچھے الفاظ میں نہیں ہے اور لکھا ہے کہ خدا ... ماندہ ہوکر ... گیا اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک انسان کسی کام میں مصروف ہوتا ہے تو اس کے چہرہ اور خط و خال وغیرہ اور دیگر اعضاء کا پورا پورا پتہ نہیں لگتا مگر جب وہ فارغ ہوکر ایک تخت یا چارپائی پر آرام کی حالت میں ہو تو اس کے ہر ایک عضو کو بخوبی دیکھ سکتے ہیں اسیطرح استعارہ کے طور پر خدا کے صفات کے ظہور کو ثم استوی علی العرش سے بیان کیا ہے کہ آسمان اور زمین کے پیدا کرنے کے بعد صفات الٰہیہ کا ظہور ہوا صفات اس کے ازلی ابدی ہیں مگر جب مخلوق ہو تو خالق کو شناخت کرے اور محتاج ہوں تو رازق کو پہچانیں اسیطرح اس کے علم اور قادر مطلق ہونے کا پتہ لگتا ہے ثم استوی علی العرش خدا کی اُس تجلی کی طرف اشارہ ہے جو خلق السموات والارض کے بعد ہوئی +

اسیطرح اُس تجلی کے بعد ایک اور تجلی ہوگی جب ہر شئے فنا ہوگی پھر ایک اور تیسری تجلی ہوگی کہ احیائے اموات ہوگا۔ غرضیکہ یہ ایک لطیف استعارہ ہے جس کے اندر داخل ہونا روا نہیں ہے صرف ایک تجلی سے اُسے تعبیر کر سکتے ہیں۔ قرآن شریف سے پتہ لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے عرش کو اپنی صفات میں داخل کیا ہے جیسے ذو العرش المجید گویا خدا تعالیٰ کے کمال علو کو دوسرے معنوں میں عرش سے بیان کیا ہے اور وہ کوئی مادی اور جسمانی شئے نہیں ہے ورنہ زمین اور آسمان وغیرہ کی طرح عرش کی پیدائش کا ذکر بھی ہوتا اس لیے شبہ گذرتا ہے کہ ہے تو شئے مگر غیر مخلوق اور یہاں سے دھوکا کھا کر آریوں کی طرف انسان چلا جاتا ہے کہ جیسے وہ خدا کے وجود کے علاوہ اور اشیا کو غیر مخلوق مانتے ہیں ویسے ہی یہ عرش کو ایک شئے غیر مخلوق جز از خدا ماننے لگتا ہے یہ گمراہی ہے اصل میں یہ کوئی شئے خدا کے وجود سے باہر نہیں ہے جنہوں نے اسے ایک شئے غیر مخلوق قرار دیا وہ اسے اتم اور اکمل نہیں مانتے اور جنہوں نے مادی مانا وہ گمراہی پر ہیں کہ خدا کو ایک مجسم شئے کا محتاج ملنتے ہیں کہ گویا ڈولہ کی طرح فرشتوں نے اسے اوٹھایا ہوا ہے ولا یؤدہ حفظھما چار ملائک کا عرش کو اوٹھانا یہ بھی ایک استعارہ ہے رب۔ رحمن رحیم۔ اور مالک یوم الدین یہ صفات الٰہی کے مظہر ہیں اور اصل میں ملائکہ ہیں اور یہی صفات جب زیادہ جوش سے کام میں ہونگے تو ان کو ۸ ملائک سے تعبیر کیا گیا ہے جو شخص اسے بیان نہ کر سکے وہ یہ کہے کہ ایک مجہول الکنہ حقیقت ہے ہمارا اس پر ایمان ہے اور حقیقت خدا کے سپرد کرے اطاعت کا طریق یہی ہے کہ خدا کی باتیں خدا کے سپرد کرے اور ان پر ایمان رکھے اور اس کی اصل حقیقت یہی ہے کہ خدا کی تجلیات ثلثہ کی طرف اشارہ ہے کان عرشہ علی الماء یہ بھی ایک تجلی تھی اور ماء کے معنے یہاں پانی بھی نہیں کر سکتے خدا معلوم کہ اس کے نزدیک ماء کے کیا معنے ہیں اس کی کنہ خدا کو معلوم ہے جنت کے نعماء پر بھی ایسا ہی ایمان ہے وہاں یہ تو نہ ہوگا کہ ... بہت سی گائے بھینسیں ہونگی اور دودھ دوہ کر حوض میں ڈالا جاویگا خدا فرماتا ہے کہ وہ اشیا ہیں جو نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سنی اور نہ زبان نے چکھیں نہ دل میں ان کے فہم کا مادہ ہے حالانکہ ان کو دودھ اور شہد وغیرہ ہی لکھا ہے جو کہ آنکھوں سے نظر آتا ہے اور ہم اسے پیتے ہیں اسیطرح کئی باتیں ہیں جو کہ ہم خود دیکھتے ہیں۔ مگر نہ تو الفاظ ملتے ہیں کہ ان کو بیان کر سکیں نہ اس کے بیان کرنے پر قادر ہیں۔ یہ ایسی باتیں ہیں کہ اگر ان کو مادی دنیا پر قیاس کریں تو صدہا اعتراضات پیدا ہوتے ہیں من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ سے ظاہر ہے کہ دیدار کا وعدہ یہاں بھی ہے مگر ہم اسکو جسمانیات پر نہیں حمل کر سکتے +

تازہ حالات

خاتمہ بالخیر ہوا | سیالکوٹ کے اہل تشیعہ میں ایک صاحب منشی نکہ صاحب ایک سربرآوردہ شیعہ تھے اُنکی نسبت یقینی ذریعہ سے پتہ لگا ہے کہ ۳ ہفتے کے قریب گذرے ہیں کہ وہ فوت ہو گئے ہیں مگر جو نہی کہ وہ بستر مرگ پر بیمار ہوئے انہوں نے متواتر طور پر یہ وصیت کی کہ میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے۔ چنانچہ اسی طرح ہوا کہ ان کی وفات پر احمدی جماعت نے جنازہ پڑھا جس میں چند ایک اہل تشیعہ بھی موجود تھے۔

سید عبد الحی صاحب عرب جو کہ احمدیہ رسالت کی تبلیغ کے واسطے پنجاب کے مختلف بلاد میں تشریف لے گئے تھے قادیان آئے ہوئے ہیں جس جس مقام پر تشریف لیجاتے رہے وہاں سے اپنے حالات مناظرہ وغیرہ قلمبند کر کے برابر قادیان ارسال کرتے رہے ہیں +

مینارۃ المسیح الحمد للہ کہ منارۃ المسیح الموعود کی تعمیر کی طیاری شروع ہوگئی ہے میر ناصر نواب صاحب کی زیر نگرانی اس کی عمارت کا انتظام ہو رہا ہے مسجد اقصیٰ میں کنوئیں کے مشرقی جانب جو میدان تھا وہاں اس کی بنیاد کھودی جارہی ہے +

قادیان اور آریہ سماج کے عنوان سے جو ایک اشتہار قادیان نے مسلمانوں کی تحقیق مذہب کے لئے دیا تھا اور جس میں آریوں۔ ہندوں اور سکھ صاحبان کو مدعو کیا گیا تھا کہ وہ بذریعہ دعا اور مباہلہ یا ایک مذہبی کانفرنس کے اپنے اپنے مذاہب کی صداقت کو اظہار کریں اس نے ایک خوارق عادت جوش آریوں میں پیدا کیا اور جیسے کہ ایک پکا ہوا پھوڑا خود بخود پھوٹنے پر طیار ہوتا ہے تو اُسے ذراسی ٹھیس کا لگنا ہی کافی ہوتا ہے اور وہ سب اپنا اندرونی گند ظاہر کرتا ہے اسی طرح ان لوگوں کی طرف سے عجیب عجیب قسم کے اشتہار نکل رہے ہیں ہیں جس میں حضرت اقدس کو ناشائستہ کلمات کہنے اور عورتوں کی طرح طعن تشنیع کرنے کے سوا تحقیق حق کے کسی پہلو پر بھی کوئی اتفاق ظاہر نہیں کیا۔ صاف لفظوں میں لکھا ہے کہ دعا کوئی شئے نہیں ہے گویا دوسرے الفاظ میں اقرار کیا ہے کہ ہمارا پرمیشر بہرا اور گونگا ہے۔ مباہلہ کی دعا سے انکار کیا ہے کہ یہ ایک بے سود امر ہے کانفرنس مذہبی پر بھی کوئی اتفاق معقولی رنگ میں نہیں کیا +

حضرت اقدس کی طرف سے عنقریب ایک رسالہ یا

درس قرآن مجید

گذشتہ اشاعت سے آگے

ان الذین کفروا سواء علیہم ۔ الخ کے متعلق (بقیہ بیان)

غرض جب خدا نے مخلوق کو پیدا کیا اور اس پر اپنا کمال رحم کیا کہ اس کے فائدہ کی اشیاء اس کے لئے بنائیں جن سے اُس کے وجود کا قیام اور دفعیہ حوائج ہوتا رہتا ہے تو جس حالت میں اُس نے ہدایت کے واسطے مجبور نہ کیا تو کفر اور ضلالت کے واسطے کیوں مجبور کرتا اور نیک اعمال کی بجا آوری پر رضامندی اور بداعمالی پر نارضامندی کا کیوں اظہار کرتا ۔

سواء علیہم قبل ازیں یہ بات تھی کہ ایک صادق صداقت لیکر آیا اور اس کا ان لوگوں نے کفر یعنی انکار کیا اب دوسری بات یہ کی کہ اس انکار کے بد نتائج جو ایک جگہ ذکر بیان کرتا ہے ان کو لوگ بیہودہ اور لغو جانکر اس کی وجود کی ضرورت کو محسوس نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ اگر تو مبعوث ہوتا تو کیا اور نہ مبعوث ہوتا تو کیا ۔ اس کی بعثت سے پہلی حالت جو ان لوگوں کی ہوتی ہے بعثت کے وقت اس میں کچھ تغیر نہیں کرتے اس لئے خدا تعالیٰ ان کو ایمان لانے کی توفیق بھی عطا نہیں کرتا اس لئے خدا تعالےٰ نے بطور نتیجہ کے آگے بیان کیا ہے کہ **لا یؤمنون** یہ لوگ ایمان نہ لاویں گے ۔

کیونکہ ایمان تو مان لینے کا نام ہے مگر جب اُن کو ایک شخص کے وجود اور عدم وجود کو ہی برابر جانا تو ایمان لانا کیسا ایمان تو بعد شنید اور بعد ارادہ اتباع کے ہوتا ہے خوب یاد رکھو کہ اس آیت میں دو اسباب بیان کئے ہیں جن کا نتیجہ ہوا کرتا ہے کہ ایک صادق کے ماننے کی توفیق نہیں ملا کرتی ایک تو انکار ۔ دوسرے اس وجود اور عدم وجود یا انذار اور عدم انذار کو برابر جاننا ۔ ابھی جو لوگ منکر ہیں اور پھر اپنے انکار پر چلے آتے ہیں اس کا باعث یہی ہے ۔ بعضوں کا انہماک تو دنیا کو اشتغال کی طرف اس قدر ہے کہ کچھ خبر ہی نہیں کہ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں [illegible] پیدا کرتا ہے اگر کسی سے نام بھی لیا تو پھر اس امر کی ضرورت محسوس نہیں کرتے کہ تحقیق و تفتیش کرکے اس کو سچا یا جھوٹا اسچا ہو تو کچھ نہیں [illegible] ایمان سے محروم رہ جاتے ہیں نتائج [illegible] بدنیا جاسکے اسباب کا اور ہم انکا مشاہدہ

کرتے ہیں کہ جیسے ایک نیک عمل کے بجالانے سے دوسرے نیک عمل کی توفیق ملتی ہے اسیطرح ایک بدی کرنے سے دوسری بدی کرنے کی جرأت بھی پیدا ہوتی ہے مثلاً دیکھو انسان جب اول بدنظری کرتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوبارہ اس حسن و ادا کو دیکھتا ہے پھر کوئی خط و خال پسند آیا اور محبت نے غلبہ کیا تو آہستہ آہستہ اُس کے کوچہ اور گلی میں جانیکا شوق پیدا ہوتا ہے جیسے اُس نے بدنظری کی تھی اور اگر ملاقات کا اتفاق ہوا تو پھر زبان آنکھ اور خدا معلوم کن کن اعضاء سے وہ معصیت میں مبتلا ہوتا ہے یہ نتیجہ کس بات کا تھا اوس اول معصیت کا جو اس نے بدنظری کے ارتکاب میں کی ۔ اسیطرح جو لوگ بدصحبتوں اور بدمجلسوں میں جاتے ہیں صرف وہاں جانا ایک خفیف سا فعل نظر آتا ہے مگر اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے انہیں بدبختوں سے چور ڈاکو ۔ فاسق ۔ فاجر ۔ ظالم وغیرہ بنجاتے ہیں اور پھر ان باتوں کے ایسے خوگر ہوجاتے ہیں کہ اگر کوئی خود بھی ان میں سے چھوڑنا چاہے تو مشکل سے چھوڑ سکتا ہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک قانون یہ ہے کہ جب انسان ایک فعل کرے تو اوس پر دوسرا فعل الٰہی بطور نتیجہ کے وارد ہوتا ہے جسطرح جب ہم ایک کوٹھری کے دروازے بند کرتے ہیں تو ہمارے اس فعل پر دوسرا فعل الٰہی یہ ہوتا ہے کہ وہاں اندھیرا ہوجاتا ہے اسیطرح سے انسان سے جو اعمال ایمان اور کفر کے لحاظ سے صادر ہوتے ہیں اول ان پر ایک فعل الٰہی یا قہر خداوندی بھی صادر ہوتا ہے جس کا ذکر اس اگلی آیت میں ہے

ختم اللہ علیٰ قلوبہم وعلیٰ سمعہم وعلیٰ ابصارہم غشاوۃ ولہم عذاب عظیم ۔

(کہ جب انسان کی طرف سے کفر اور انذار اور عدم انذار کو برابر جاننے کا فعل صادر ہوا اور آخر لا یؤمنون ہوگئے اور ایمان نہ لائے تو اس پر نتیجتاً اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فعل صادر ہوا کہ) اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر ختم کردیا اور ان کی آنکھوں پر پٹی ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے ۔

چونکہ اس بیان سے اکثر لوگوں کے دلوں میں بہت سے شبہات پیدا ہوتے ہیں اور ان کا خیال اس آیت سے اس طرف منتقل ہوتا ہے کہ گویا خدا نے خود ہی ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے پھر بیچارے انسان کا اس میں کیا قصور اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مسئلہ کے متعلق جسقدر تقریریں درس قرآن کے موقعہ پر سلسلہ میں آئی ہیں وہ خلاصۃً یہاں لکھدی جاویں تاکہ قرآن شریف میں اور جہاں کہیں اس طرز کی عبارۃ ہو تو ناظرین کا خیال اسطرف منتقل نہ ہو ۔

مسئلہ تقدیر اور انسانی تصرف

۱۔ ایک وہ جن پر انسان کا کوئی دخل اور تصرف نہیں ہے مثلاً انسان کے جوڑ ہڈیاں ۔ پٹھے پردے بنائے ہیں جن میں وہ کوئی تصرف نہیں رکھتا ۔ اس کا قد اگر لمبا ہے تو وہ اُسے چھوٹا نہیں کرسکتا اور اگر چھوٹا ہے تو بڑا نہیں کرسکتا علیٰ ہذالقیاس اعضاء کی ساخت میں کچھ دخل نہیں دے سکتا ۔ تو اس قسم کے اعضاء جن پر انسان کا کوئی دخل اور تصرف نہیں ہے شریعت اسلام نے بھی کوئی حکم انسان کو نہیں دیا کیونکہ اس میں انسان کے اجتہاد کا کوئی دخل نہیں ہے صانع حقیقی نے جو کچھ بنادیا وہ اُسے بہرحال منظور کرنا پڑتا ہے اور اسی لئے جو شریعت ایسے امور میں کوئی حکم تجویز کرتی ہے وہ کبھی خدا کی طرف سے نہیں ہوسکتی ۔

دوسرے وہ اعضاء ہیں جن پر انسان کا دخل اور تصرف ہوتا ہے اور ان کے فعل کے ارتکاب یا ترک پر وہ قدرت اور استطاعت رکھتا ہے مثلاً زبان کہ اس میں ایک قوت تو چکھنے کی ہے جس سے وہ تمیز کرتی ہے کہ کھٹا ہے کہ میٹھا نمکین ہے کہ پھیکا ۔ یہ اس کی ایسی قوۃ ہے کہ انسان کا اس پر تصرف نہیں ہے جو مزا شئے کا ہوگا تندرست زبان وہی محسوس کریگی مگر زبان سے بولنا یہ اس کی ایک اور قوہ ہے جس پر انسان مقدرت رکھتا ہے ۔ خواہ بولے یا نہ بولے ایک امر واقعہ کے خلاف بیان کرے یا اوس کے موافق کہے اسیطرح آنکھ ہے کہ اوس میں جو قوت بینائی ہے اس پر انسان کا تصرف نہیں ہے مگر کہاں کہاں نظر کو ڈالے اور کہاں کہاں نہ ڈالے یا ایک دفعہ ڈالے مگر دوسری دفعہ نہ ڈالے اس پر انسان کا تصرف ہے اس لئے ایسے امور میں جن میں انسان کا تصرف ثابت ہے احکام تبلائے ہیں کہ انسان ان کی خلاف ورزی نہ کرے ۔ (باقی آئندہ)

تازہ الہامات

الہام مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۰۳ء کو دو تین گذشتہ ایام کا یہ الہام حضرۃ اقدس نے سیر میں سنایا ۔ " اے ازلی ابدی خدا بیڑیوں کو پکڑ کے آ ۔

الہام ۱۰ فروری ۱۹۰۳ء کو فجر کا الہام حضرت اقدس نے سیر میں سنایا ۔ " یوم الاثنین و فتح الحنین " قرآن شریف میں بھی لفظ حنین کا آیا ہے جیسے کہ پارہ ۱۰ رکوع ۱۰ میں ہے ۔ لقد نصرکم اللہ فی مواطن کثیرۃ ۔ ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئاً وضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین ۔ ثم انزل اللہ سکینتہ علیٰ ...

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۲۸ ۴۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فیض علی صابر منیجر

البدر

محمد افضل ایڈیٹر

نمبر ۶	قادیان دار الامان - ۲۷ فروری ۱۹۰۳ء مطابق ۲۸ - ذی قعدہ ۱۳۲۰ ہجری بروز جمعہ	جلد ۲

البدر

ہمارے ناظرین توجہ سے آج البدر کا آخری صفحہ دیکھیں کہ اس پر کو نسا مطبع لکھا ہے آپکے دل میں سوال پیدا ہوگا کہ اس کی کیا وجہ - اس سوال کا جواب یہ ہے کہ البدر اخبار کی اشاعت ابھی ۳۰۰ ہے اور اگر ۴۰۰ بھی ہو تو بھی یہ ایک پریس کا ایک ہفتہ کا دو دن یا ایک ماہ میں ۸ دن کا کام ہے باقی ۲۲ دن پریس کو خالی رکھنا پڑتا تھا اور ابتدا میں جو مطبع قائم کیا گیا تھا وہ ہم نے بطور قرضہ کے مستعار طور پر لیا ہوا تھا لہذا مجبوراً بند کرنا پڑا - آپ پوچھ سکتے ہیں کہ البدر اگر اسی طرح غیر مطبع میں چھپتا ہے تو کیا حرج ہے اس کا جواب ہے کہ اس کا انجام یہ ہے کہ ایک دن البدر بشکل ہلال ہوجاویگا حالات آپکو بہت پرانے ملینگے دو دو ہفتہ کے اخبار اکٹھے پہونچا کرینگے اب آپ کو خیال ہوگا کہ اس کا علاج کس طرح سے ہو سکتا ہے ہاں ہر مرض کی دوا ہے اسیطرح سے اس کی دوا یہ ہے کہ اگر آج ایک ہزار خریدار البدر کا ایسا ہو جو کہ قیمت پیشگی پر خریدے اور جن کے ذمہ قیمت واجب الادا ہیں وہ سب ادا کردیں تو پھر ایک مہینے کا پورا کام ایک پریس کا ہوجاویگا - ہم خود سب کچھ خرید لیویں گے اپنے ملازم ہون گے وقت پر انشاء اللہ تعالیٰ اخبار نکلیگا - خط عمدہ - چھپائی عمدہ شل پہلے نمبرون شائع ہوگی تازہ حالات پہونچینگے - یا اگر ایک ہزار نہ ہوسکو حالانکہ یہ مشکل نہیں تو پھر جو اہل وسعت ہیں وہ زیادہ قیمت پر خرید لیں جن کو خدا نے استطاعت دی ہے کہ ڈونیشن کے طور پر امداد کریں وہ اسطرح کریں یہ ایک قومی پرچہ ہے اس سے احمدی قوم کا فخر ہے کہ اب اس جماعت کے اس قدر اخبار اور رسالے جاری ہیں چار ماہ میں اس کی ۳۰۰ خریداری بیشک بڑی کامیابی ہے مگر چونکہ اس میں اصل قیمت اخبار سے دوگنا منافعہ بھی نہیں رکھا گیا صرف ۹ / فی پرچہ بچت تجویز کی گئی ہے اور سب خریدار ایسے نہیں کہ پیشگی قیمت دیویں تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس تعداد خریداری میں ہم کیا بنا سکتے ہیں بہرحال یہ پرچہ آپکا خادم ہے اور آپ کو ہی اس کی سرپرستی کی فکر لازم ہے جو ہمارا کام ہے وہ بفضل خدا ہم کرنے کو طیار ہیں مگر جو کام زر سے چلتا ہے وہ زر سے ہی چلیگا +

خریدار از چک اسکندر نمبر ۱۵۴ - بیعت کی فہرست ہر مقام کی مطلوب ہے خواہ کوئی شخص مکمل کرکے روانہ کردے - یہ ضرور نہیں کہ ہر ایک ممبر ایک ہی مقام کی الگ الگ فہرست روانہ کرے -

بیعت کنندگان جہلم البدر جلد ۲ صفحہ ۱۳ نمبر شمار ۲۰ پر بجائے محمد نفیر کے محمد صغیر پڑھا جاوے اور وہاں تصحیح کرلی جاوے -

سفرنامہ جہلم چونکہ احباب کی طرف سے اس کی درخواستیں نہیں آئیں اس لئے علیحدہ طبع کا التزام مناسب نہیں سمجھا گیا

عبد الجنان صاحب ہر ایک قسم کے مفید مشورے سے ضمیں عذر نہیں ہے - اس سے پیشتر بھی چند احباب نے کہا ہے کہ درس قرآن کا حصہ اس طرز سے چھاپا جاوے کہ الگ فائل ہو سکے مگر جب تک درس قرآن دو صفحوں پر نہ ہو یہ التزام ہونا مشکل ہے اور اس کی گنجائش اخبار میں نہیں ہے

نور محمد صاحب نمبر ۳۸ - امتحاناً یہ کاغذ بادامی رنگ کا استعمال کیا گیا تھا مگر اچھا نہ نکلا اب انشاء اللہ سفید کاغذ پر البدر نکلا کریگا آپ اس کی مشکلات پر توجہ فرما کر اس کی اشاعت میں کوشش فرماویں +

قیمت جن کا وعدہ مارچ کا تھا سو مارچ آگیا ہے وہ قیمت ارسال کردیں اور ضروریات مطبع کو مد نظر رکھکر اگر ہمارے احباب مقررہ وقت سے پیشتر قیمت ادا کردیں تو ان کی بڑی عنایت اور ایک امداد برمحل ہے اسیطرح جن کی ذمہ ۱۹۰۲ء کی قیمت باقی ہے وہ بھی روانہ کردیں چند ایک احباب نے روانہ بھی کردی ہے +

طبی مشورہ نمبر ۴

خریدار نمبر ۶۶ - مرض بواسیر خونی

علاج

(۱) تخم اکسن سات سات دانہ ہر روز پانی سے نگلیں (۲) رسوت کو عرق بھنگرہ میں حل کرکے گولی بقدر اخروٹ یا بیر - یا چلغوزہ حسب برداشت بنا کر اسے مقعد میں رکھیں یا خانہ کیوقت جب وہ نکل جاوے تو دوسری رکھ لیں - بعض وقت اس علاج سے سخت درد ہوتی ہے اور مریض گھبرا جاتا ہے مگر چند منٹ کے بعد ضرور آرام ہوتا ہے گھبراوے مت (۳) زمین قند اور مولی کھانے سے آرام ہوتا ہے (۴) مغز تخم نیم - مغز تخم بکائن - شفتالو - رسوت

مسلسل ڈائری

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

عالم رویا پہ پڑے تھے حالانکہ وہ واقعہ آپنے خواب مین دیکھا تھا اور ایک خواب آپنے یہ بیان کیا کہ مین کیا دیکھتا ہون کہ خدا تعالیٰ کی عدالت مین ہون مین منتظر ہون کہ میرا مقدمہ بھی ہے اتنے مین جواب ملا

"اصبر سنفرغ یا مرزا"

پھر مین ایک دفعہ ... کیا دیکھتا ہون کہ مین کچہری مین گیا ہون دیکھا تو اللہ تعالیٰ ایک حاکم کی صورت پر کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور ایکطرف ایک سررشتہ دار ہے کہ ہاتھ مین ایک مثل لئے ہوئے پیش کر رہا ہے۔ حاکم نے مثل اٹھا کر کہا کہ مرزا حاضر ہے تو مین نے باریک نظر سے دیکھا کہ ایک کرسی اس کے ایک طرف خالی پڑی ہوئی معلوم ہوئی اس نے مجھے کہا کہ اسپر بیٹھو اور اس کے مثل ہاتھ مین لی ہوئی ہے اتنے مین مین بیدار ہو گیا۔

پھر فرمایا کہ جسطرح میرے کرنے والی خواب ہے جسپر سرخ روشنائی کے چھینٹے پڑے تھے ویسے ہی ایک خواب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی ہے کہ ایک دفعہ آپنے خواب مین دیکھا کہ جنت کے باغون مین سے ایک سیب آپ لے رہا ہے پھر اسی وقت بیدار ہوئے تو دیکھا کہ وہ سیب ہاتھ مین ہی ہے۔

پھر فرمایا کہ کوئی خدا پر ایمان نہین رکھتا

ایمان کی علامت جب تک کہ وہ خود نشان نہ دیکھے یا اس کی صحبت مین رہے جو کہ ان نشانون کو دیکھنے والا ہے خدا تعالیٰ اگر چاہے تو ان سب مخالفون کو ایکدم مین ہی ہلاک کر دیوے مگر پھر ہم اور ہمارا سلسلہ بھی ساتھ ہی ختم ہو جاتا پھر مخالفین کا شور وغوغا دراصل عمر کو بڑھاتا ہے خدا تعالیٰ بیشک سب کچھ کریگا ان کو ذلیل و خوار بھی کریگا لیکن وہ مالک ہے خواہ ایکدم کر دے خواہ رفتہ رفتہ کرے خدا تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرت ہے کہ جب ایک شخص کو اپنی طرف سے بھیجتا ہے تو خود بخود دو گروہ بنجاتے مین ایک شقی اور ایک سعید۔ مگر یہ زمانہ گاہے گاہے

یہ وہ زمانہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنا چہرہ دکھانا چاہتا ہے دوسرا زمانہ شکوک و شبہات کا ہوتا ہے۔

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قائمقام

ختم نبوت توریت کی ایک آیت تھی جس سے مسیح اسرائیلی کا آنا مراد تھا اور یہان آخرین منہم سے ہمارا گروہ۔ انجیل کے ذکر پر فرمایا کہ عیسائی لوگ جو حضرت عیسیٰ کو خاتم النبیین کہتے ہین اور الہام کا دروازہ بند کرتے ہین حالانکہ خود تسلیم کرتے ہین کہ مسیح کے بعد ایک پولوس گذرا ہے جسنے نبوت کی اور اس کے مکاشفات کی ایک الگ کتاب انجیل مین ہمیشہ ساتھ رکھتے ہین ختم نبوۃ پر محی الدین ابن عربی کا یہی مذہب ہے کہ تشریعی نبوت ختم ہو چکی ورنہ ان کے نزدیک مکالمہ الٰہی اور نبوۃ مین کوئی فرق نہین ہے اس مین علماء کو بہت غلطی لگی ہے خود قرآن مین خاتم النبیین جسپر آل پڑا ہے موجود ہے اس سے مراد یہی ہے کہ جو نبوۃ نئی شریعت لانیوالی تھی وہ اب ختم ہو گئی ہے ہان اگر کوئی شخص کسی نئی شریعت کا دعویٰ کرے تو کافر ہے اور اگر سرے سے مکالمہ الٰہی سے انکار کیا جاوے تو پھر اسلام تو ایک مردہ مذہب ہوگا اور اس مین اور دوسرے مذاہب مین کوئی فرق نہ رہیگا کیونکہ مکالمہ کے بعد اور کوئی ایسی بات نہین رہتی کہ وہ ہو تو اُسے نبی کہا جاوے۔ نبوت کی علامت مکالمہ ہے لیکن اب اہل اسلام نے جو یہ اپنا مذہب قرار دیا ہے کہ اب مکالمہ کا دروازہ بند ہے اس سے تو یہ ظاہر ہے کہ خدا کا بڑا قہر اسی امت پر ہے اور اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کی دعا ایک بڑا دھوکا ہوگی اور اس کی تعلیم کا کیا فائدہ ہوا گویا یہ عبث تعلیم خدا نے دی۔ ہان

فرق نبوت کے واسطے کثرت مکالمہ شرط ہے یہ نہین کہ ایکدو فقرہ گاہ گاہ الہام ہوئے بلکہ نبوت کے مکالمہ مین ضروری ہے کہ اس کی کیفیت صاف ہو اور کثرت سے ہو۔

نماز پڑھکر حضرت اقدس کھڑے ہو کر مکالمہ

بعد از عشاء نبوت پر یہ تقریر کی اور مثال دیکر فرمایا کہ جبتک کہ یہ فرق نہ ہو تب تک کیسے پتہ لگ سکتا ہے اب دیکھو جس کے پاس ایک دو روپیہ ہون اور ادہر بادشاہ ہے کہ اس کے پاس خزانے بھرے ہوئے ہین تو ان دونون مین فرق ہوگا کہ نہین اگرچہ زردار وہ بھی ہے اور بادشاہ بھی ہے مگر جس کے پاس ایکدو روپے ہون اُسے بادشاہ کوئی نہ کہیگا اسیطرح فرق تو کثرت کا ہے اور اس کے ساتھ کیفیت اور کمیت کا بھی نبوت کا مکالمہ اس قدر اجلیٰ اور اصفیٰ ہوتا ہے کہ ہر ایک بشر سینہ اُسے برداشت نہین کر سکتی مگر وہ جو اصطفا کے درجہ تک ہو فلا یظہر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول۔ اللہ تعالیٰ اپنی رضامندی اس طرح سے بار بار ظاہر کرتا ہے کہ اول ایک امر کو خواب مین دکھاتا ہے پھر اُسے کشف مین پھر اس کے متعلق وحی ہوتی ہے اور پھر وحی کی تکرار ہوتی رہتی ہے حتی کہ وہ امر غیب اس کے لئے مشہود اور محسوس امور مین داخل ہو جاتا ہے اور جس قدر تکرار ایک ملہم کے نفس مین ہوتا ہے اسی قدر تکرار اس کے مکالمہ مین ہوا کرتا ہے اور اصفیٰ اور اجلیٰ مکالمہ انہی لوگون کا ہوتا ہے جو اعلیٰ درجہ کا تزکیہ نفس کرتے ہین اس لئے تقویٰ اور طہارت کی بہت ضرورت ہے اسی لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا پ ۲۲

ہمنے کتاب کا وارث اپنے بندون مین سے ان کو بنایا جن کو ہم نے چن لیا۔ یعنی ان لوگون کی یہ حالت ہوتی ہے کہ جیسے ایک مکان کی کل کھڑکیان کھلین ہین کہ کوئی گوشہ تاریکی کا اس مین نہیں اور روشنی خوب صاف اور کھلی آرہی ہے اسیطرح ان کے مکالمہ کا حال ہوتا ہے کہ سراسر اجلیٰ اور کثرت سے ہوتا ہے۔ جیسے ایک نیل ادنیٰ قسم کا ہوتا ہے کہ وہ ہوا ان اور بدبو بہت دیتا ہے دوسرے اعلیٰ سے اچھا یہی فرق مکالمہ کی کیفیت اور کثرت اور صفائی مین ہوتا ہے۔ کیا ایک لوٹا کو حق پہنچتا ہے کہ اپنے اندر تھوڑا سا پانی رکھکر کہے کہ مین بھی سمندر ہون کیونکہ اس مین بھی پانی ہی ہوتا ہے۔ حالانکہ کس قدر فرق ہے سمندر مین جو پانی کی کثرت ہوتی ہے اس کو لوٹے سے کیا نسبت۔ پھر اس مین موتی۔ سیپ اور ہزارہا قسم کے جانور ہوتے ہین۔

اگر اس پر اعتراض ہو کہ اور لوگون کو کیون خوابین آتی ہین جو کہ سچی بھی نکلتی ہین حتی کہ ہندو بھی اور فاسق سے فاسق گروہ کنجرون مین بھی یہ دیکھا جاتا ہے کہ بعض دفعہ ان کی خوابین سچی نکلتی ہین تو اس کی وجہ یہ ہے کہ نبوت کے سلسلہ کی تائید ہو کیونکہ اگر ایسے حواس عالم مین نہ ہوتے تو پھر امر نبوت مشتبہ ہو جاتا۔ ایک نابینا آفتاب کو کیسے شناخت کر سکتا ہے وہی شناخت کریگا جسے کچھ بینائی ہو چونکہ خدا کو منظور تھا کہ اتمام حجت ہو اس لئے یہ خواب کا سلسلہ سب جگہ رکھدیا ہے تاکہ قبولیت کا مادہ ہر ایک جگہ موجود رہے اور ان کو انکار نہ کرنے دیوے لیکن جو مادہ نبی کا ہوتا ہے اس کی شان اور ہوتی ہے اور اُسے موہبت اور بہت سی مولتون کے بعد طیار کیا جاتا ہے۔

مورخہ ۲۷ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین + اور چونکہ بادل کھلے ہوئے تھے دھوپ نکلی ہوئی تھی آپ سیر کے لئے دولتخانہ سے تشریف لائے سوائے سیر اور کوئی ذکر کسی مجلس مین قابل درج اخبار نہین ہوا۔

سیر مولوی نور احمد صاحب جو کہ مقام لودی ننگل تحصیل بٹالہ مین آپکے ایک مخلص مرید ہین ایک پنجابی نظم سناتے رہے جو کہ انہون نے بعض گردونواح کے مخالفین کے اعتراضون کے رد مین لکھی تھی حضرت اقدس نے مخالفین کی نسبت فرمایا کہ ہمین تو اب ان سے اعراض کر لیا ہے کیونکہ جواب تو اس کے لئے ہوتا ہے جس مین کوئی ذرہ تقویٰ کا ہو مگر جبحال یہین کہ ان کے پاس اب سب و شتم ہی ہے تو اب حوالہ بخدا کیا اچھا طریق امن کا ہم نے پیش کیا ہے کہ شرافت سے آکر اپنے شبہات دور کرا دین ہمارے مہمانخانہ مین خواہ ۶ ماہ رہین ہم دعوۃ دیوینگے مگر جو شخص دل سے ہی عزم بالجزم کر کے آتا ہے کہ شرارت سے باز نہ آوے گا اُسے ہم کیا کرین۔ میرا ہمیشہ ہی خیال ہوتا ہے کہ کوئی گروہ نیک نیتی سے آوے اور مستفید ہو ازالہ شبہات کی نیت ہو ہار جیت کا خیال نہ ہو۔ نیک نیتی تو عجیب شئے ہے کہ اس کی فوراً بو آجاتی ہے اور جب جواب کافی ہو تو نیک نیتی تو اسیوقت اس کی خوشبو پا کر بحث سے دست بردار ہو جاتا ہے اور ہم خاص پیشگوئیون پر بھی حصر نہین رکھتے کوئی پہلو اس سلسلہ کا لے لیوین ہم ازالہ شبہات کر دیوینگے اگر گذشتہ پیشگوئیون کے پہلو کو نہ لیوین تو خدا تعالیٰ قادر ہے کہ آئندہ اور نشانات دکھلا دیوے کہ راستہ مین فرمایا کہ کل جو خواب مولوی محمد احسن صاحب کے دوا نہ ملانے کی نسبت بیان کیا تھا مین نے اسی کے مطابق راتکو جائفل اور سونٹھ منہ مین رکھا اب کھانسی کو اس سے بہت فائدہ معلوم ہوتا ہے۔

قبل عشا حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ڈوئی کا اخبار سنتے رہے بعد ازان نماز ادا کر کے تشریف لے گئے۔

مورخہ ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی تاریخ کی فجر کا حصہ البدر جلد ۲۔ کالم ۳ مین دیا جا چکا ہے۔ بوجہ شب بیداری و علالت طبع حضرت اقدس نے ظہر اور عصر کی نمازین باجماعت جمع کر کے ادا کین اور باقی نمازین بھی باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین +

قبل از عشا غاسق اللہ الہام کی شرح آپنے فرمائی اور فرمایا کہ غاسق عربی مین تاریکی کو کہتے ہین جو کہ بعد زوال شفق اول رات چاند کو ہوتی ہے اور اسی لئے یہ لفظ قمر پر بھی اس کی آخری راتون مین بولا جاتا ہے جبکہ اس کا نور جاتا رہتا ہے اور خسوف کی حالت مین بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے قرآن شریف مین من شر غاسق اذا وقب کے یہ معنے ہین کہ من شر ظلمۃ اذا دخل یعنی ظلمت کی برائی سے جب وہ داخل ہو۔

مین نے اس سے پیشتر یہ خیال کیا تھا کہ چونکہ عنقریب گھر مین وضع حمل ہونیوالا ہے تو شاید مولود کی وفات پر یہ لفظ دلالت کرتا ہے مگر بعد مین غور کرنے سے معلوم ہوا کہ اس سے مراد ابتلا ہے اجتہادی امور ایسے ہی ہوا کرتے ہین کہ اول خیال کسی اور طرف چلا جاتا ہے غرضیکہ اس کے معنے ہوئے کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی امر بطور ابتلا کے ہے اور اس سے جماعت کا ابتلا مراد نہین ہے بلکہ منکرین کا جو کہ جہالت نادانی افترا سے کام لیتے ہین آدم سے لے کر آخر تک اللہ تعالیٰ کی یہی عادت ہے کہ دشمنون کو بھی ان کے افترا وغیرہ کے لئے ایک موقعہ دیتا ہے چنانچہ بعض وقت کوئی شکستگی ہو جایا کرتی ہے قرآن شریف مین اس کا ذکر ہے ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ و تلک الایام نداولھا بین الناس پ۴ع۵ خدا تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت کو فرماتا ہے کہ اگر تم کو کوئی زخم پہونچا ہے تو تم نے بھی اپنے مخالفین کا ستیاناس کر دیا ہوا ہے اگر ہمارا یہ کاروبار قلم کا نہ ہوتا بلکہ تلوار سے کام لیتے تو آخر ہمین بھی کوئی نہ کوئی شکست ہوتی ہی تھی یہ موقعہ افترا کے خدا تعالیٰ دشمنون کو اس لئے دیتا رہتا ہے کہ مقدمہ جلد ختم نہ ہو اور یہ سنت اللہ ہے اب غور سے دیکھا جاوے تو احد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل مین فتح تھی مگر دشمن کو فضیلت سے کیا مطلب اُسے تو موقعہ چاہئے ادہر آتھم کا مقدمہ ادہر مقابلہ پر لیکھرام کا قتل ان کی مثال ٹھیک احد اور بدر کی لڑائی تھی +

کلما اضاء لھم مشوا فیہ واذا اظلم علیھم قاموا منافقون کا کام ہے مگر یہ لوگ قاموا مین داخل ہین احتیاط سے کوئی فائدہ نہین اُٹھاتے تاریکی جب خدا کی طرف منسوب ہو تو دشمن کی آنکھ مین ابتلاء کا موقع اس سے مراد ہوتا ہے اور اس لئے اس کو غاسق اللہ کہتے ہین۔

اس کے بعد حضرت اقدس نے گھر کے حالات سنائے کہ رات کو ان کو بہت تکلیف تھی آخر خدا نے آرام دیدیا مگر میرا ایمان اور یقین ہے کہ یہ تمام کام دعاؤن نے ہی کیا ہے۔

عورتون کے لئے یہ ولادت کا وقت ایک پہلو سے موت اور ایک پہلو سے زندگی ہوتی ہے گویا ولادت کے وقت ان کی اپنی ہی ایک نئی ولادت ہوتی ہے۔

گھر مین بھی رات کو ایک خواب دیکھا کہ بچہ ہوا ہوا ہے تو اونہون نے مجھے کہا کہ میری طرف سے بھی نفل پڑھنا اور اپنی طرف سے بھی۔ پھر ڈاکٹرنی کو کہا کہ ذرا اسے لو تو اس نے جواب دیا کہ لونکسی وہ تو مردہ ہے تو انہون نے کہا کہ اچھا پھر مبارک کا قدر قائم رہیگا مین نے اس کی یہ تعبیر کی کہ لڑکی اصل مین زندہ بدست مردہ ہی ہوا کرتی ہے۔

آج صبح کو الہام ہوا **ساکرمک اکراما عجیب** ۔ اس کے بعد تھوڑی سی غنودگی مین ایک خواب بھی دیکھا کہ ایک چوغہ سنہری بہت خوبصورت ہے مین نے کہا کہ عید کے دن پہنونگا۔

اس الہام مین عجیب کا لفظ بتلاتا ہے کہ کوئی نہایت ہی موثرات ہے۔ مینے یہی سمجھا کہ چونکہ راتکو بہت منذر الہام ہوا تھا وہ تو پورا ہو گیا ہے اب اللہ تعالےٰ اس کی بالمقابل بشارت دیتا ہے کیسی رحیم کریم ذات ہے +

رات مین نے ایک اور خواب بھی دیکھا کہ مین جہلم مین ہون اور سنسار چند صاحب کے کمرے مین ہوتا ہوا آگے کوٹھی کے ایک اور کمرہ کی طرف جا رہا ہون۔ رویا کے معاملات مین انسانی عقل بالکل اندھی ہے۔ لڑکی دیکھے تو لڑکا ہوتا ہے اسی لئے معبرون نے باب بالعکس کا بھی باندھا ہے۔ ہمارے مخالف تمام باتون کو ظواہر پر حمل کر لیتے ہین ورنہ وہ خدا کی عجیب در عجیب باتون کو دیکھین۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص قولنج کی بیماری مین مبتلا تھا اُسے خواب مین کسی نے دیکھا کہ وہ مر گیا ہے مین نے اس کی تعبیر کی کہ وہ اچھا ہو جاوے گا آخر وہ اچھا ہو گیا۔

مقدمات کے ذکر پر فرمایا کہ حاکم بیچارے کیا کرین وہان تو خدا پکڑ کر سب کچھ کرواتا ہے اصل مین خدا ہی خدا ہے وہ جب کوئی بات دل مین ڈالتا ہے تو دلون کو ایسا پکڑتا ہے کہ باز اس طرح چڑیا کو پکڑ نہین سکتا اصل سلطنت اسی کی سلطنت ہے کیسے سے کیسا دشمن ہو مگر وہ اس کو بھی پکڑ لیتا ہے رب کل شئی خادمک بالکل

تازہ ڈائری

۱۳ فروری ۱۹۰۳ء

آج کی چارون نمازین اور جمعہ حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر باجماعت ادا کیا سیر بوجہ جمعہ کے بند رہی۔

بعد ادائیگی جمعہ گرد و نواح کے لوگون نے بیعت کی اور حضرت اقدس نے ان کو ایک مختصر تقریر نماز روزہ کی پابندی اور ہر ایک ظلم وغیرہ سے بچنے پر فرمائی کہ اپنے گھرون مین عورتون لڑکیون اور لڑکون سبکو نیکی کی نصیحت کرین اور جیسے درختون اور کھیتون کو اگر پورا پانی نہ دیا جاوے تو وہ پہل نہین لاتے اسیطرح جب تک نیکی کا پانی دل کو نہ دیا جاوے تو وہ بھی انسان کے لئے کسی کام کا نہین ہوتا۔ جو نیک بنجاتا ہے اوس پر یہ بلا طاعون نہین پڑتی موت تو سب کو آتی ہے اور اس کا دروازہ بند نہین ہوتا مگر جن موتون مین ایک قہر کی بو ہوتی ہے وہ نہین ہوتین ہنسی اور ٹھٹھے کی مجلسون سے پرہیز کی تاکید فرمائی انبیاء کی وصیت یاد دلائی کہ صدقہ اور دعا سے بلا ٹل جاتی ہے اگر پیسہ پاس نہ ہو تو ایک لوٹا (کسیکو) پانی کا کسیکو بہر دو یہ بھی صدقہ ہے اپنے مال اور بدن سے کسی کی خدمت کر دینی یہ بھی صدقہ ہے۔

قبل از عشا | عصر کی نماز کے بعد ایک صاحب **محمد یوسف نامی** لکھنؤ سے تشریف لائے ہوئے تھے انہون نے حضرت سے ملاقات کی۔ حضرت اقدس نے اُن سے حالات پوچھے جن کے جواب مین انہون نے تبلایا کہ اصل مین مین بغدادی ہون۔ میرے والد صاحب نے بغداد سے آکر یہان ہند مین شادی کی۔ خود میری شادی بھی لکھنؤ مین ہوئی مین کئی بار بغداد مین ہو آیا ہون ہر سال ۶ ماہ بعد مین جایا کرتا ہون ۲۷ سال کی عمر ہے ایران وغیرہ ممالک مین امارات کے کامون پر رہا ہون۔ ڈاکٹری سے واقف ہون۔ اب ملازمت ترک کر دی ہوئی ہے۔ لکھنؤ کے چند احباب ہم عمر کی مجلس مین آپ کا تذکرہ رہا کرتا اکثر لوگ تمسخر بھی کرتے تھے پہنے میرا اس سے پیشتر بھی شوق تھا کہ ملاقات کرون مگر اب چند ایک احباب نے مجھے مامور کرکے بھیجا ہے کہ آپکے حالات دریافت کرون مین کہتے ہوئے پانچ چھ دن امرتسر مین ٹھہرا ہون راستہ وغیرہ سے لاعلمی تھی اُسے دریافت کرتا تھا ایک شخص نے راہبری کی اب پہونچا ہون مین زیادہ دیر نہین ٹھہر سکتا کل چلا جاؤنگا۔

حضرت اقدس پھر آپ کے آنے کا کیا فائدہ۔ یہ تکلیف تو پھر بیفائدہ اوٹھائی۔ دین کے کام مین آہستگی سے کام لیا جاوے تو پتہ لگتا ہے کیونکہ سب باتین دریافت کے قابل ہوتی ہین ملنے اور زیادہ صحبت سے معلومات وسیع ہوتے ہین اور فائدہ ہوتا ہے۔ جب کہ ان لوگون نے آپ کو منتخب کرکے روانہ کیا ہے تو اس کا فیصلہ کرنا ضروری تہا کہ یہان کچھ دن رہا جاوے اگر آپ چند گھنٹہ ٹھہر کر تشریف لے گئے تو وہان جاکر کیا بتلا سکینگے کہ کیا دیکھا حالات تو زیادہ دیر رہنے سے معلوم ہوتے ہین ناواقفیت مین جو رائے قائم ہوتی ہے وہ ٹھیک نہین ہوا کرتی۔

کونوا مع الصادقین کا حکم اسی لئے ہے کہ انسان صحبت مین رہے اور اُسے ایک معیت حاصل ہوکر پورے حالات معلوم ہو جاوین جو انسان صحبت مین نہین رہتا وہ اجنبی اور نا آشنا ہوتا ہے ایک طرف آیا اور ایک طرف گیا ایسے شخص کو کیا معیت حاصل ہوئی۔

محمد یوسف صاحب ۔ جو امورات کہ ہمارے ذہن مین ہین ان کے دریافت کرنے کے لئے مین آیا ہون بس وہ امر دریافت کرونگا آپکا دعوی ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ اس کی تحقیق کرین اگرچہ وہ لوگ جن کی طرف سے مین آیا ہون آپکا ذکر ہنسی اور تمسخر سے کرتے ہین مگر میرا یہ خیال نہین ہے۔

حضرة اقدس ۔ مذاق اور تحقیق کی نیت مین فرق ڈالتا ہے خدا تعالی فرماتا ہے **یاحسرة علی العباد ما یاتیهم من رسول الا کانوا به یستهزؤن** ایک ناواقف کو اس بات کا علم نہین ہوتا کہ اصل حقیقت کیا ہے اور محض اپنی جہالت اور لاعلمی سے استہزا شروع کرتا ہے میرا دعوے ایسا دعوی نہین رہا جو اب کسی سے مخفی ہو دیکھنے والی بات تو یہ ہے کہ زمانہ کی حالت کیا ہے اور کس بات کا تقاضا کر رہی ہے صدی سے ۲۰ سال گذر گئے ہین مسلمانون کی موجودہ حالت خراب ہوگئی ہے اور وہ انحطاط مین ہین اب تقوی کا طریق تو یہ ہے کہ انسان تحقیق سے کام لے یہ نہین کہ تکذیب پر مستعجل ہو۔ جلدی کی تو غلطی کھائی جیسا کہ اسیطرح یہودیون نے بھی جلدی کی تو الیاس کے معاملہ مین غلطی کھائی آنحضرت کے وقت یہود اور نصاری نے جلدی کی تو غلطی کھائی غرض جب پیغمبر اور مرسل آئے تو جلدی کرنے والے ہمیشہ غلطی کہاتے رہے تقوے کا طریق یہ ہے کہ ترازون کی طرح حق اور انصاف کے دونون پلے انسان برابر رکھے یعنی یہ ہوسکتا ہے کہ اپنے دعوے مین جھوٹا ہو اور ہوسکتا ہے کہ اپنے دعوی مین سچا ہو۔ جب یہ زمانہ ایسا ہے کہ خود مولوی لوگ ممبرون پر چڑھ چڑھ کر اور رو رو کر اس کے لئے دعا مانگتے تھے اور اپنے منہ سے کہتے تھے کہ یہ چودہوین صدی ایسی ہے کہ اس سے جانورون نے بھی پناہ مانگی ہے اور کتابون مین لکھے گئے تھے کہ عنقریب مہدی اور عیسی آنیوالے ہین ہمارا سلام ان کو پہنچانا ان سب باتون کو مدنظر رکھکر انسان دونون پہلو برابر رکھے۔ ہم یہ تو ہرگز نہین چاہتے کہ بلا تخصوص ہمکو کوئی جلدی سے مان لیوے مگر افسوس یہ ہے کہ یہ مسلمان لوگ جن کو خدا نے سمجھایا تہا اور علم دیا تہا وہ اس قدر جلدی انکار کرتے ہین۔ تقوے اور استعجال مین بہت بڑی ضد ہے یہ کبھی جمع نہین ہوسکتے اسی لئے خدا تعالے نبیون کو ہمیشہ صبر کی تعلیم دیتا رہا کہ جلدی نکرین پھر اگر ان علماء کی سنبت آج سے ۲۰ سال پیشتر کے حالات دیکھین تو ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ کیسے انتظار مین تھے کہ اب آیا کہ آیا۔ صدی بھی آگئی اسپر ۲۰ سال بھی گذر گئے وقت کی حالت نے بھی بتلا دیا کہ جیسے بیماری کے وقت حکیم کی ضرورت ہوتی ہے ویسے ہی اب بھی مجدد کی ضرورت ہے زمانہ کی حالت کے لحاظ سے وہ خود ایسے وقت کی انتظار کرتے تھے کہ اس کا مجدد کسر صلیب کا سامان اپنے ساتھ لاتا جن کی آنکھ کھلی ہے ان سے سوال کرکے دیکھئے اور پوچھئے کہ سب سے بڑا فتنہ کیا ہے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ سب سے بڑا فتنہ اس وقت جو برپا ہے وہ عیسائی پادریون کا فتنہ ہی ۳۰ لاکھ کے قریب مرتد شدہ لوگ ہندوستان مین موجود ہین اور اسلام کی تردید اور آنحضرت صلعم کی توہین مین جو کتابین ان لوگون نے لکھی ہین اگر ان کو جمع کرو تو ایک پہاڑ بنتا ہے اور تین تین چار چار ہزار روزانہ پرچہ پیغمبر خدا کی شان مین ہنسی اور تمسخر کے مضامین سے بھرے ہوئے شائع ہوتے ہین حالانکہ اسلام وہ مذہب ہے کہ اگر ایک مرتد ہوتا تو قیامت برپا ہوجاتی اب ۳۰ لاکھ سے زیادہ مرتد ہو چکے ہین اور ان لوگون کو کوئی فکر نہین ہے وہ خدا جس نے وعدہ کیا تہا **انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون** کہان گیا کیا حفاظت یہی تھی کہ اسلام کی یہ حالت ہو اور وہ خدا خبر نہ لیوے اُس نے دیکہا کہ اسلام اور پیغمبر اسلام کے رد مین اس قدر کتابین لکھی گئین مگر اُسے غیرت نہ آئی اس قدر گندے کلمے اس پاک مذہب کے بارے مین لکھے گئے مگر اس نے کوئی آسمانی سلسلہ قائم نہ کیا ازمنہ سابقہ مین جب کہ بگاڑ اس حد کا نہ تہا تو خدا نبی اور رسول اصلاح کے لئے بھیجتا رہا اور اب جب کہ اس قدر فتنہ برپا ہے تو عقل قبول کرتی ہے کہ وہ اس پر خاموش رہے اور کیا خدا نے اسلام کے ساتھ یہ کرنا تہا یہ کیسی نصرت تھی کہ اب گویا وہ بالکل مر گیا اب اگر ان سے کوئی پوچھے کہ تمہارے پاس اسلام کی صداقت اور زندہ خدا کا کیا معجزہ ہے تو سوائے قصہ اور کہانیون کے اور کیا جواب ہے کیا اب تم ہندوؤن کی طرح

پیشگوئیاں پیش کر کے زور ڈال سکتے ہو کہ یہ اسلام کے معجزات تھے پھر حدیثوں کو پیش کرتے ہیں) حالانکہ وہ ظنیات کا مجموعہ ہے کوئی مسلمان ان کو خوش عقیدگی سے مان لیوے تو مان لیوے مگر ایک مخالف کب مان سکتا ہے اگر خدا تعالےٰ کی نصرت اسلام کے ساتھ نہ ہو تو دیگر مذاہب کیطرح یہ بھی ایک مردہ مذہب کہلائیگا۔ لیکن **اسلام نہ مردہ ہے اور نہ مردہ مذہب ہوگا** آپ آہستگی سے تفتیش کریں کہ خدا نے ہماری تائید میں کیا کچھہ دکھلایا۔ طاعون آئی حج بند ہوا۔ اونٹ بیکار چھوڑے گئے ماسوا اس کے اور ہزارہا نشان ظاہر کئے اور ہماری سب جماعت گواہ ہے بلکہ ہندو تک گواہ ہیں ایک سچے اور راستباز کی شناخت کے تین ذریعہ ہی ہو سکتے ہیں اول نصوص یعنی قرآن شریف سے اس کی صداقت ظاہر ہو۔ دوسرے عقل سے دیکھے کہ زمانہ کی موجودہ حالت کیا ہے وہ اس امر کی ضرورت کو چاہتی ہے کہ نہیں کہ ایسا مصلح ہو۔ تیسرے یہ کہ اس کے لئے خوارق عادات اور نشان بھی ہوں۔ جیسے آنحضرت صلعم کے واسطے نص یہ تھی کہ توریت میں آپ کی نسبت ذکر تھا +

حضرت اقدس نے یہان تک تقریر کی کہ پھر ہمارے جوشیلے مہمان بول اٹھے کہ مین وعظ سننے نہیں آیا اس سے پیشتر بھی اثنائے تقریر میں انہوں نے کئی دفعہ بولنے کی کوشش کی مگر حضرت اقدس نے بار بار تاکید کی کہ آپ سن لیوین پھر بولنا مگر آخر کار ان سے نہ رہا گیا اور کہدیا کہ مین وعظ سننے نہیں آیا اپنی باتوں کا جواب چاہتا ہوں +

حضرت اقدس نے اپنے اس سلسلہ تقریر میں فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت زمانہ کی ضرورت ایسے مصلح کو چاہتی تھی یہ آپ کے لئے عقلی شہادت تھی تیسرے آپکے معجزات تھے اب اگر کوئی طالب حق ہے تو آہستگی سے ان تین امور کو ہماری نسبت ثابت کر لیوے اگر ثابت نہ ہوں تو تکذیب کرے اور اگر ثابت ہوں تو تصدیق کرے لیکن اگر ثابت ہونے پر تکذیب کریگا تو گویا کل انبیاء کی تکذیب کریگا

سید محمد یوسف صاحب اگر کوئی اور مدعی ہو اور کہے کہ مین مہدی ہوں ... یا عیسیٰ ہوں تو پھر مابہ الامتیاز کیا ہوگا وہ کہہ سکتا ہے کہ طاعون وغیرہ نشانات میرے متعلق ہیں

حضرت اقدس مسیلمہ کذاب نے آنحضرت کے وقت دعوی کیا کہ مین نبی ہوں اگر وہ یہ کہتا کہ توریت کی علامات اور دیگر نشان جو کہ آنحضرت صلعم اپنے پر چسپاں کرتے ہیں ان کے واسطے نہیں بلکہ میرے واسطے ہیں تو پھر کیا جواب ہوتا۔

یہ سنکر ہمارے جوشیلے محقق کچھہ ساکت اور متحیر ہو گئے اور بولے کہ مین اس بات کو نہیں سمجھا +

حضرت اقدس آپ کو معلوم ہوگا کہ آنحضرت صلعم کے وقت ایک جھوٹا مدعی مسیلمہ کذاب تھا کہ وہ بھی نبوت کا دعوی کرتا تھا اور اسود عنسی بھی ایک مدعی تھا پس اگر یہ لوگ کہتے کہ یہ آیت جو قرآن شریف میں ہے انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا یہ محمدؐ کے حق میں نہیں بلکہ ہمارے حق میں ہے تو اب آپ بتلا دیں۔ کہ اس کا کیا جواب ہوتا

محمدؐ یوسف صاحب ۔ مینے اس جواب کو تسلیم کر لیا کہ یہ میرے سوال کا ٹھیک جواب ہے اور جنہوں نے مجھکو منتخب کر کے روانہ کیا ہے مین ان کے روبرو یہی جواب بیان کر دونگا +

حضرت اقدس ۔ یہ سوال اس وقت ہوتا کہ مین نے ایک جزو ہی بیان کی ہوتی اور اسی کو معیار قرار دیا ہوتا جیسے مین یہ کہتا کہ کسوف خسوف میرے حق میں ہے اور دوسری جزیات کو بیان نہ کرتا مگر مین نے تو ایک مجموعہ پیش کیا ہے اور ہر ایک نبی انہی امور ثلاثہ کو پیش کرتا رہا ہے پس اگر کوئی انہی امور ثلاثہ کی بنا پر دعوی کرتا ہے تو اُسے مقابلہ پر لاؤ۔

محمدؐ یوسف صاحب عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ کرتے تھے یا یوں ہی پھونک مار دیتے تھے۔

حضرت اقدس (چونکہ سائل کا مطلب اس سوال سے یہ تھا کہ آپ جو مسیح موعود ہونے کے مدعی ہیں تو کس قدر مردہ زندہ کئے) اس لئے آپنے فرمایا کہ آنحضرت صلعم کو جو مثیل موسیٰ کہا گیا۔ تو آپ بتلائیے کہ آنحضرت نے کس قدر عصاء کے سانپ بنائے اور

معجزات حالات موجودہ کے موافق ہوا کرتے ہیں

کون سے دریائے نیل پر آپ کا گذر ہوا اور کب اور کس قدر جوئیں مینڈکیں اور خون آپ کے زمانہ مین آسمان سے برسا کیونکہ جب آپ مثیل موسیٰ تھے تو پھر آپ کے نزدیک تو تمام نشان موسے والے آنحضرت سے ظاہر ہوتے تو وہ مثیل موسیٰ ہوتے۔ کفار نے بھی اس قسم کا سوال آپ سے کیا تھا فلیاتنا بایۃ کما ارسل الاولون پ‍ ۱۷ جیسے موسےٰ اور عیسیٰ کو معجزات دئے گئے۔ ویسے ہی تم بھی دکھاؤ لیکن آنحضرت نے ویسا نشان نہ دکھایا وجہ اس کی یہ تھی کہ معجزات ...... ہمیشہ حالت موجودہ کے موافق ہوتے ہیں جیسی زمانہ کی ضرورت کا تقاضا ہوتا ہے ویسے ہی خوارق عادات ہر ایک مرسل من اللہ لیکر آتا ہے

محمدؐ یوسف صاحب ۔ نیچر کے خلاف اگر کوئی بات ہو تو وہ معجزہ ہوتا ہے۔ آپ کوئی ایسی بات ثابت کریں +

حضرت اقدس دو گھنٹہ کے لئے آپ ذرا حلف ہاتھ مین لیکر لوگوں سے اس کی شہادت لیوین کہ آیا ایسے امور ہوئے ہیں کہ نہیں تو پھر آپ کو پتہ لگ جاویگا

محمدؐ یوسف صاحب گستاخی معاف۔ آپکا دعوی عربی کا ہے کہ فصیح بلیغ بے مثل عربی لکھتے ہیں حالانکہ غ ق کو آپ ادا نہیں کر سکتے۔

حضرت اقدس یہ ایک بیہودہ اعتراض ہے انبیاء پر لوگ اس قسم کے بیہودہ اعتراض کرتے تھے اصل مقصود پر انسان کو بات کرنی چاہیئے۔ اس اثناء مین ایک مخلص خادم کو جو کہ پاؤں دبا رہا تھا حسن ارادۃ اور غیرت عقیدہ کے باعث یہ سوال ناگوار گذرا اور انہوں نے غیرت مندانہ الفاظ مین سائل کو کچھ سمجھایا کہ ایسے اعتراض بے ادبی ہے اس پر محمد یوسف صاحب کو طیش آگیا اور کہا کہ مین اعتقاد نہیں رکھتا۔ اتنے مین مولوی مبارک علی صاحب نے سائل کی توجہ کو اس طرف مائل کیا کہ موسےٰ کی زبان مین بھی لکنت تھی چونکہ محمد یوسف صاحب ایک منصف مزاج انسان تھے انہوں نے معًا کہا کہ مجھکو یاد آگیا اس اثناء مین حضرت اقدس نے کہا کہ کیا مہدی کا ذکر ہے اور محمد یوسف صاحب کے استفسار پر اس کی تفصیل یوں کی کہ کتب حدیث مین یہ بھی لکھا ہے کہ مہدی جو آنیوالا ہے اس کی زبان مین لکنت ہوگی اور وہ زانو پر ہاتھ مار کر بات کریگا یہ بات تو منجملہ اور نشانات کے ہے +

محمدؐ یوسف صاحب ۔ بیشک یہ میری غلطی تھی اور مین اس کی معافی طلب کرتا ہوں اور مین نے پہلے بھی عرض کی تھی کہ گستاخی معاف ہو۔

چونکہ اس اثناء مین ابھی اوس جوش کا بقیہ موجود تھا جو کہ اول اظہار ہو چکا تھا اور اس کے متعلق فریقین مین کچھہ اور گفتگو ہو چکی تھی محمد یوسف صاحب نے کہا کہ استہزاء اور گالیاں سننا انبیاء کا ورثہ ہے۔ اس لئے حضرۃ اقدس نے کہا۔

حضرت اقدس ۔ اس جگہ ڈرنا کیا یہان تو خاکساری ہے۔ اور نہ ہم ناراض ہوتے ہیں +

محمدؐ یوسف صاحب میرا حق ہے کہ مین اطمینان قلب کے لئے جو چاہوں سوال کروں ابراہیم علیہ السلام نے بھی آخر سوال کیا تھا اس کے کیا معنے ہیں۔ مین کیسے مان لوں کہ آپ مسیح موعود ہیں۔ ہاں مین منصف ہوں ضد اور تعصب سے کام نہ لونگا +

(باقی آئندہ)

درس قرآن مجید

گذشتہ اشاعت سے آگے

(بقیہ مضمون متعلقہ مسئلہ تقدیر)

مجبور اور مختار

اس بیان سے یہ ثابت ہے کہ انسان کن کن امور میں مجبور اور کن کن میں مختار رہوتا ہے اس لفظ مختار اور مجبور پر بھی لوگون نے بحث کی ہے لیکن قرآن شریف اور احادیث اور آثار صحابہ میں یہ الفاظ کہین استعمال نہین ہوئے پھر نہین معلوم کہ اہل اسلام کو ان الفاظ پر بحث کرنے کی ضرورت کیون آپڑی اور اگر یہ الفاظ استعمال مین آگئے ہین تو بھی ان سے ذات باری پر کوئی حرف نہین آسکتا صاف ظاہر ہے کہ جیسے ایک مجبور کو سزا دینی ظلم ہے ویسی ہی ایک مختار کو پکڑنا بھی ظلم ہے تم اُس شخص کے حق مین کیا کہوگے جو ایک آدمی سے جبراً ایک فعل کرواتا ہے اور پھر اُسے اُس پر سزا دیتا ہے یا ایک شخص کو تمام اختیارات دیدئے ہین کہ جو چاہے کرے مگر پھر اس کی حرکتون پر اُسے گرفت کیا جاتا ہے ایسے آدمی کا نام سوائے احمق کے اور کیا ہوگا پس یاد رکھو کہ خداتعالیٰ کی ذات ایسے خطاب سے پاک ہے اور نہ اُس کے علم اور قدرت کا یہ تقاضا، ہوسکتا ہے کہ مختار یا مجبور کی حالت مین انسان کو سزا دیوے ۔ اس پر

انسان جوابدہ کیون ہے

یہ سوال ہوتا ہے کہ پھر انسان کیون باز پرس ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ جب ایک کو دخل اور تصرف دیکر نتائج سے آگاہ کردیا جاتا ہے اور یہ سب اُسے حاکمانہ حیثیت سے عطا کرکے تبلایا جاتا ہے تو اس وقت اگر کوئی خلاف ورزی کرے تو وہ قابل مواخذہ ضرور ہوتا ہے دنیاوی حکامون اور سلطنتون مین اس کی نظیرین موجود ہین کہ ایک عہدہ دار یا ملازم کو دخل اور تصرف مال و زر یا دیگر اشیاء سرکاری پر دیا جاتا ہے اس کے اختیارات کا اُسے علم ہوتا ہے اس کی حدود مقرر ہوتی ہین اور جب ان کو ٹھیک ٹھیک بجا لاوے تو قابل انعام و شکریہ ہوتا ہے خلاف ورزی کرے تو سزا پاتا ہے یہی حال انسان کا اس دنیا مین ہے اور خواہ آسمانی کتابون کا نازل ہونا اسی امر کی طرف اشارہ کرتا ہے ورنہ شریعت اور قانون کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اس سے ہمکو پتہ لگتا ہے کہ انسان کی جوابدہی اس حال مین ہے جب کہ وہ اپنے مولا کریم کی طرف سے نتائج اعمال سے آگاہ کیا گیا ہے یہ آگاہی اُسے بارگاہ ایزدی مین جوابدہ بناتی ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو پھر آسمانی کتابون کا نازل کرنا انبیاء اور ان کے خلفاء کو مبعوث کرنا خدا کا ایک بے سود فعل ہوتا۔ جیسے آنکھ اپنا کام کرتی ہے اور وہ کان کا کام نہین دے سکتی اسیطرح انسان فرشتون کی طرح بنایا جاتا مگر اس طرح کی بناوٹ سے وہ کسی ثواب اور اجر کا مستحق نہ ہوسکتا تھا کیونکہ ثواب اور انعامات وغیرہ کا انسان اسیوقت مستحق ہوتا ہے جب وہ کوئی امر خلاف طبع کرکے دکھاتا ہے ایک پیشہ ور اگر اپنی خواہش طبعی کیموافق گھر بیٹھا رہے اور اپنے نفس کے خلاف کوئی تکلیف حرکت کرنے کی اپنے اعضاء سے کام لینے کی گوارا نکرے تو وہ کب کچھ حاصل کرسکتا ہے انسان کا نفس تو آرام کو چاہتا ہے مگر جب تک وہ اس آرام کو چھوڑ کر کچھہ تکلیف خلاف نفس گوارا نکرے وہ کچھہ حاصل نہین کرسکتا اسیطرح خادم اپنے آقا کو ملازم اپنے افسر کو خوش نہین کرسکتا جب تک کہ وہ کچھ اپنے خلاف نفس نہین کرتا یہ شب و روز کا نظارہ اس امر کو خوب ظاہر کرتا ہے کہ انسان کے اندر نتائج اعمال کا علم ہے جس سے وہ ترقی مراتب کی کوشش کرتا رہتا ہے پس جن راہون پر وہ چلکر انعام اور ترقی حاصل کرتا ہے ضرور ہے کہ جب ان کو ترک کرے تو نقصان بھی اُٹھاوے

(بعض اعضاء کی بناوٹ ہی بعض عیوب کا باعث ہوا کرتی ہے تو پھر انسان کو کیون سزا دیجاتی ہے)

بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہین کہ بعض انسانی قویٰ کی ساخت ہی اس قسم کی واقع ہوئی ہو کہ اوس قسم کے اعضاء والون سے وہ حرکات ہی ناشائستہ سرزد ہون مثلاً ڈاکو۔ چور۔ وغیرہ جو ہوتے ہین دیکھا جاتا ہے کہ ان کی کھوپریون کی ساخت ایک خاص قسم کی ہوتی ہے جو دوسرے لوگون سے بالکل علیحدہ اور متمیز ہوتی ہے پھر جس حال مین کہ قدرت نے ان کی ساخت ہی ایسی بنائی ہے وہ کس طرح جوابدہ ہونے چاہئین۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس سوال کا تعلق علم قیافہ سے ہے جو کہ ایک فن کا کام ہے حدیث شریف مین ہے اتقو فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ اتقو مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اسکو عطا کردہ نور سے ہر ایک شے کو دیکھتا ہے یاد رہے کہ جس انسان کو اللہ تعالےٰ نے ایسے اعضاء دئے ہین کہ وہ ان کو دبا سکتا ہی نہین ہے اون کا نام مجنون رکھا ہے جن پر شریعت کا کوئی حکم جاری نہین ہے ہان اگر اس کے اندر کچھہ نہ کچھہ قوت ان اعضاء کے تقاضاء کو دبانے کی ہے تو وہ ضرور قابل مواخذہ ہین کیونکہ وہ بعض حالتون مین جب ان قویٰ کو دبا سکتے ہین تو کیا وجہ ہے کہ حکم خداوندی سے نہین دبا سکتے یا کم از کم اپنے اس فعل پر نادم ہوکر ان کے دبانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد نہیں مانگ سکتے ہم نے خود مجنونون کو دیکھا ہے کہ انمین کچھہ نہ کچھہ قوت ضرور باقی رہتی ہے۔ روٹی وہ ضرور کھاتے ہین بعض کو پیسہ مانگتے بھی دیکھا ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ کچھہ نہ کچھہ قوت ضرور باقی ہوتی ہے اسیطرح ہم ایک چور اور ڈاکو دیکھتے ہین کہ اگر یہ افعال بد اُن سے بہ تقضائے فطرتی صادر ہوتے ہین تو پھر وہ حفاظت کا کیون انتظام کرتے ہین اور جب ان کو خطرہ ہو کہ ہم پکڑے جاوینگے تو کیون بھاگتے ہین پس معلوم ہوا کہ ان مین اپنے آپ کو سنبھالنے اور اپنے قولے کو دبانے کی قوت بھی ہے اور اسیکا نام توبہ ہے کہ جب انسان ایک طاقت کو بار بار دباتا ہے تو وہ آخر کار راس ہوجاتی ہے اور یہی شریعت کا حکم ہے ہان اگر اس مین دبانے کی طاقت نہین ہے تو وہ مجنون اور پاگل ہے اس پر کوئی حکم شریعت کا نہین ہے +

(بدی کو بدی نہ سمجھنا)

جو شخص بدی کو بدی جانکر کرتا ہے وہ ضرور قابل مواخذہ ہے بعض قومین ایسی بھی ہین کہ وہ کہتی ہین کہ جنکو تم بدی کہتے ہو ہم اُن کو بدی نہین تصور کرتے مگر وہ اپنے افعال مین جھوٹے ہین اور شرارت سے یہ بات کہتے ہین۔ ایک دفعہ ایک کنجر سے مجھے گفتگو کرنیکا اتفاق ہوا اس نے کہا کہ ہم زنا کو ہرگز بدکاری نہین سمجھتے مین نے اُس سے پوچھا کہ اگر یہ تمہارے نزدیک بدکاری نہیں ہے تو پھر بہوؤن* سے یہ کام کیون نہین کرواتے۔ تب اُس نے کہا کہ وہ غیر کی لڑکی ہوتی ہے اس سے یہ خرابی اور گند کروانا ٹھیک نہین ہے۔ اس کمبخت نے اپنے منہہ سے اس کام کو خرابی اور گند کہا حالانکہ اول کہہ چکا تھا کہ ہم زنا کو بدکاری نہین خیال کرتے مین نے اُسے ملزم کیا اور کہا کہ دوسرے تماشبین جو تمہاری لڑکیون کے پاس آتے ہین کیا وہ ان لڑکیون کو اپنی لڑکیان خیال کرتے ہین وہ بھی غیرون کی سمجھکر آتے ہین اس

(باقی آئندہ)

* کنجر لوگ جب اپنا بیاہ کرتے ہین تو اس بیاہتا عورت کو بہو کہتے ہین اور اس سے حرامکاری کروانا سخت گناہ خیال کرتے ہین +

نظم

منشی گلاب الدین صاحب رہتاسی

درمدح حضرت اقدس جناب مسیح الزمان و مہدی دوران سلمہ الرحمن علیہ السلام

مہدی راہ ہُدا ئے عیسیٰ دوران آیا
مژدہ باد! اے دلِ بیمار کہ درمان آیا
مہبطِ دمورد انوارِ خدا ۔ مظہرِ حق
خادمِ دین متین ۔ احمدِ ذیشان آیا
ید بیضا، دعصا لیکے بحکم باری
سر پہ فرعونیون کے موسیٰ عمران آیا
کیون نہ اب شمس پرستی سے ہو تائب بلقیس
لے کے توحید کا پیغام سلیمان آیا
خواب مین دیکھ زلیخا ہوئی جیسے شیدا
ناگہان مصر مین وہ یوسف کنعان آیا
مرتضیٰ کہئے اُسے یا کہ ابو بکر و عمر
یا فقط اتنا ہی کہدیوین کہ عثمان آیا
دجل دجال کے کردینے کو درہم برہم
ابن مریم کہین یا مہدی دوران آیا
صحف سابقہ کا گنج معانی لاریب
ناسخ وید ہے اور ماہر قرآن آیا
خم وحدت سے کئے شیشۂ دل کو لبریز
بیخودی مین ہے وہ مستِ مئے عرفان آیا
آہنی گرز تو سمجھو اُسے از بہر صلیب
قتل کفار کو ہے خنجر بُرّان آیا
کیون نہ ہو ماند ستارون کی چمک آپ سے آپ
چودہوین رات کا جب ماہِ درخشان آیا
خود بخود رات کی تاریکی ہوا کرتی ہے دور
صبح ہوجاتے ہی جب مہر درخشان آیا
روبہ کہتی ہے شغالون سے کہ دیر ہے کیا
بھاگو بھاگو کہ وہ ہے شیر نیستان آیا
بلبلین کیون نکرین نغمہ سرائی مل کر
موسم لالہ وگل سنبل و ریحان آیا
ظلم ہے ظلم ہے اس شخص کو کہنا کافر
جانبِ حق سے جو ہو مرد مسلمان آیا
کشتی نوح کے آنے مین اگر ہوتی دیر
خلق ہوجاتی فنا ایسا تہا طوفان آیا
قادیان دارامان گہری نگاہ مین اپنے
مثل فردوس کے ہے رشک گلستان آیا
قادیان فخر کرے مکے مدینے کے بعد
جسمین عکس رخ پیغمبر تو ایشان آیا

(باقی آیندہ)

تازہ حالات اور دلچسپ خبرین

طاعون اور بیعت — قادیان کے گرد ونواح مین کثرت سے طاعون ہے اس لئے جوق در جوق لوگ ہر جمعہ بیعت کر رہے ہین اور جب حضرت اقدس سیر کو تشریف لے جاتے ہین تو راستہ مین تعظیم اور تکریم کے لئے اکثر کھڑے ہوئے ہوتے ہین

مقدمہ جہلم نمبر ۲ — نیا مقدمہ جو کہ کرم دین صاحب نے جہلم مین حضرت اقدس پر دائر کیا ہے اس کے سمن کی تعمیل ہوگئی ہے ۱۶ مارچ ۱۹۰۳ء پیشی کی تاریخ ہے غالباً حضرت اقدس مورخہ ۱۴ مارچ کو قادیان سے روانہ ہون گے +

الہام — ۱۸ فروری کو جبکہ حضرۃ اقدس کی طبع بہت ناساز تھی اور آپنے بہت تکلیف محسوس کرکے خیال کیا کہ اب آخری دم ہے تو الہام ہوا "**وَیَبْقٰی**" اس کا اول حصہ یاد نرہا اور ساتھ ہی اس کا ترجمہ بھی الہام مین بتلایا گیا (تا بدیر ترا خواہد داشت ۔

پٹنہ مین طاعون بہ زور خطرناک ترقی پر ہے +

پیرس مین دو طلباء نے آپس مین پستول سے دوئل کیا ایک قتل ہوا دوسرا عدالت سے بری ہوا

عیسویت اور طاعون — ایک جرمن کیتھلک بشپ نے اپنے گھر ایک خط لکھا ہے کہ خدا کے کلام ایسے سزا لے ہین معلوم ہوتا ہے کہ خدا کا یہ ارادہ ہے کہ والدین صفحہ ہستی سے مٹ جاوین اور ان کے پس ماندہ بچے مذہب عیسوی قبول کرکے نجات حاصل کرین گذشتہ قحط مین ہزارون بچے مشن کے پاس پناہ گزین ہوئے جو آج پکے عیسائی ہین اگر ہمین زیادہ چندہ ملجاوے تو اور کئی سو بچے ہمارے قابو مین آسکتے ہین جن کے والدین طاعون سے مر گئے ہین ......"

کاش کہ پادری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مقابلہ یہ پیشگوئی کی ہوتی کہ جو عیسائی ہوگا وہ نہ مریگا یا کسی شہر کا نام لیا ہوتا کہ وہ محفوظ رہیگا یا اب پادری صاحب شائع کردیوین کہ بلاد عیسویت مین طاعون ہرگز نمودار نہ ہوگی ۔ یہ سب دہوکا ہے سوائے اس کے جسے خدا نے "اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ" وغیرہ کی بشارت خود دی ہوا اور کون دعوی کرسکتا ہے ۔ پادری صاحب نے تو یہ بھی نہ لکھا کہ مین ہی ضرور طاعون سے محفوظ رہونگا حالانکہ ہمارے امام ہمام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام تو یہ چاہتے ہین کہ کسی کے ماں باپ مرین نہ یہ لوگ مبتلائے بلا ہون بلکہ آپکا پاک مشن یہ ہے کہ لوگ تقوی اختیار کرین اور خدا سے صلح کرین تاکہ اس بلا سے بچین اور اگر ایک بھی متقی ہوگا تو خدا اس کی برکت سے اس کے گھر بھر کو محفوظ رکھے گا ۔

ہمعصر — اظہار الحق اٹاوہ کے ایڈیٹر صاحب نے ایک جیبی گھڑی قیمتی عہ۵ روپیہ کا انعام اور حضرت صاحب کی بیعت سے توبہ کا اشتہار اس شرط پر دیا ہے کہ کوئی مرزا صاحب کا مخالف کسی آیت قطعی الدلالت یا حدیث صحیح مرفوع متصل سے یہ بات ثابت کردے کہ مسیح علیہ السلام زندہ جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے اور اسی خاکی جسم کے ساتھ آسمان سے اترینگے +

امریکا — مین دیا سلائی بننے کی ایک نئی کل ایجاد ہوئی ہے جو ایک منٹ مین ۴۴ ہزار دیا سلائی بنادیگی اور موجودہ کلون کے خرچ کے ¼ حصہ سے بھی کم خرچ ہوگا سول ملٹری لکھتا ہے کہ یا غیر کے ملک مین

نیا مہدی — ایک ترکی زیدسید بنام سید محمد الہادی ظاہر ہوا ہے جس نے مہدی کا دعوی کرکے لوگون کو دعوت کی ہے مگر وہ اپنے معجزانہ قوت کے اظہار مین ناکامیاب رہا ہے اور اس لئے اس کی کامیابی ناممکن امر ہے اس قسم کے کاذب مہدی اور مسیحون کا پیدا ہونا دراصل ہمارے امام پاک صادق مہدی اور مسیح کی صداقت پر دلیل ہے تاکہ خدا دکہلادے کہ دیکھو صادق تو کامیاب اور برومند ہوتا ہے اور وہ اپنے دشمنون کی ناکامی اپنے سامنے دیکھتا ہے اور کاذب اُنہین لوگون کے سامنے حقیر ہوتا ہے جن کے سامنے وہ دعوی کرتا ہے +

ولادت — مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۰۳ء بروز چہارشنبہ شب کو ۱۱ بجے کے قریب مرزا خدا بخش صاحب مصنف عسل مصفٰے کے گھر مین اللہ کے فضل سے فرزند نرینہ نے ولادت پائی اس سے پیشتر مرزا صاحب موصوف دو فرزند ارجمند ہین اللہ تعالی ان ہرسہ کی عمر دراز کرے اور دین کا سچا خادم بنادے +

ضروری اطلاع

حضرت اقدس نے تجویز فرمایا ہے کہ بیعت کنندگان کی پوری تعداد معلوم کرنے کے لئے ایک نیا رجسٹر کھولا جائے ہر ایک احمدی متنفس کو تاکید ہے کہ اپنے گرد و نواح مین ہر جگہ اطلاع کردے کہ ہر ایک مقام اور گاؤن کا سربرآوردہ احمدی ممبر اپنے اپنے مقام کے احمدی ممبرون کی ایک مکمل

ریویو

ہمارے پاس کتاب سوط القادیانی علی اسراف الدرانی حیدرآباد دکن سے پہونچی ہے جو کہ حضرۃ اقدس کے ایک معاند اور مخالف مسمی حیدر اللہ خان درانی کی تصنیف درۃ الدرانی کا جواب ہے کتاب درۃ الدرانی ہم نے خود تو نہین دیکھی مگر سوط القادیانی مین جو اس کی مختصر عبارت اور پھر اس کا جواب درج ہے ان سے یہ نتیجہ ضرور نکلتا ہے کہ مصنف درۃ الدرانی نے اپنے ہاتھون خود اپنے پاؤن پر کلہاڑی ماری ہوئی ہے جس قدر کتابین اس الٰہی سلسلہ احمدیہ کے مقابلہ مین نکلی ہین عموماً ان کا یہی حال ہوتا ہے کہ دروغگورا حافظہ نباشد کی مصداق ہوتی ہین۔ سوط القادیانی کے مصنف نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حواری ہونے کی حیثیت سے بہت عمدہ معقولی اور نقلی ثبوت ان اعتراضون کے بیجا اور بے محل ہونے کا دیا ہے اور دکھایا ہے کہ یہ دشمن شب پر چشم کس طرح نور صداقت سے دور پڑے ہین اس کتاب کے ۸۶ صفحہ ہین اور ۵ قیمت پر میر محمد سعید صاحب صدر مدرس مدرسہ بازار گھانسی حیدرآباد دکن کی معرفت ملسکتی ہے۔

اس قسم کی کتابین جو کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تائید مین لکھی جاتی ہین ہماری رائے مین ضرور خریدی جانی چاہئین تاکہ مصنفون کو آئندہ ایسی تصنیفات کی جرأت ہو یا ان مصنفون کو اس امر کا خیال ہونا ضروری ہے کہ وہ حتی الوسع کم قیمت رکھین اور ان تصانیف سے صرف ایک خدمت اس مشن کی مقصود ہو نہ کہ تجارت۔ اور ادھر احمدی جماعت مستعدی سے انکو خرید لیا کرے اور یہ خصوصیت سے ہماری جماعت کے کتب فروشون کو چاہئے کہ وہ اس قسم کی تصانیف کے پانچ پانچ یا دس دس نسخہ ضرور اپنی دوکانون پر رکھین اور صاحب تصنیف سے منگوا لیا کرین اور امید ہے کہ اس قسم کی کتابون کا دوکان پر رکھا رہنا کچھ نہ کچھ عمدہ نتیجہ احمدی مشن کو دیتا رہیگا۔

اسی طرح پنجابی زبان مین نظم کے پیرایہ مین وفات مسیح پر اکثر چھوٹی چھوٹی کتابین لکھی گئی ہین اور بعض ان مین سے چھپ چکی ہین کتب فروشون اور سوداگرون کی دوکان پر ان کا ہونا ضروری ہے بہت سے دیہاتون مین اُن سے ایک خاص اثر ہوتا ہے اور شہرون مین اکثر اجنبی مسافر اور لوگ ہر ایک مذاق کی کتابین خریدا کرتے ہین اس لحاظ سے یہ بھی ایک سبیل اس الٰہی سلسلہ کی تبلیغ کی ہوگی اور اگر کسی سوداگر کی معرفت ایک نسخہ بھی خرید کر کوئی اجنبی ہدایت پا گیا تو وہ ایک بڑے ثواب کا عنداللہ مستحق ہوگا

قادیانی چندہ اور کالج

ہمارے احباب نے الحکم مین جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کا ایک آرٹیکل قادیان مین کالج کی تجویز پر پڑھا ہوگا اور امید ہے کہ ہر ایک متنفس احمدی جماعت کو اپنے اس قومی یادگار کو قائم کرنے کی بہت بڑی خوشی ہوگی مولانا موصوف نے اس کی ضرورت کو جن لفظون مین بیان کیا وہ بہت کافی ہین اسکل فلسفہ کے جس زہر نے ہماری اسلامی ذریت کو خصوصاً ہلاک کیا ہے (جس مین کچھ تو ہلاک ہو چکے ہین بعضون مین یہ زہر نصف حصہ بدن مین سرایت کر چکا ہے اور بعض نے اس کا جام ابھی منہ سے ہی لگایا ہے) اس کا تریاق اگر روئے زمین پر ہے تو وہ ایک ہی شخص مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیر سایہ رہنا اس کے رخ انور پر نظر ڈالنا اور مزکی نفس کلمات کو سننا اس کے نفوس طیبہ سے بہرہ ور ہونا ہے نظیر اور نمونہ سے بڑھکر اور کونسا ثبوت ہے جن گریجوایٹون ایم اے اور بی اے نے اس کی غلامی کا فخر حاصل کیا ہے ان کی شکلون طرز زندگی۔ ان کے اخلاق اور دیانت اور امانت کو پرکھ لو اور پھر دوسرے جنٹلمینون سے مقابلہ کرو اگر آنکھین ہین تو خود ہی یہ فرق بین نظر آویگا پس اس کالج کی قیام مین جو شخص حصہ لیتا ہے وہ اپنی قوم اور اپنی آئندہ ذریت کی ایک بڑی بھاری خدمت بجا لاتا ہے۔ برادران من کیا اس حالت مین کہ آپ قال اللہ اور قال الرسول پر صدق دل سے ایمان لا چکے ہین اور ایک مظہر الوہیت کے دست مبارک پر اپنے اغراض۔ ارادون اور ہر ایک خواہش نفسانی کو یہ این الفاظ فروخت کر چکے ہین کہ مین دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا کیا اس کے بعد ہمین ضرورت ہے کہ ہم غیر قومون کی نظائر پیش کر کے آپکے دلون مین جوش حمیت پیدا کرین۔ میری رائے مین جو شخص اس وقت صدق دل سے حضرت مسیح پر ایمان لاتا ہے اس کے لئے صرف یہ کافی ہے کہ اُسے اس امر کی اطلاع پہنچ جاوے کہ فلان ضرورت دینی کے لئے مالی امداد قادیان مین طلب کی جاتی ہے اس خبر کے ملنے پر اس کی یہ حالت ہونی چاہئے جیسے بارود کے پاس ایک چنگاری پہنچنے سے ہوا کرتی ہے اُسے اُسی وقت اپنے اخراجات ذاتی پر نظر ڈالکر دیکھنا چاہئے کہ مین کہان کہان سے گنجائش نکال سکتا ہون کون سے ایسے اخراجات مین نے اپنے ذمے لگا چھوڑے ہین کہ اگر وہ نہ ہون اور ایک مذہبی ضرورت پوری ہو جاوے تو میری قوت لایموت مین تو فرق نہین آتا مگر اللہ کی رضامندی کا موجب عظیم ہوتا ہے دینی ضرورتون کو دنیا پر مقدم رکھنے والی جماعت یہ اب تیرا ذمہ ہے اور تیرا فرض ہے کہ اس وقت غیراز اسلام سماجون اور کمیٹیون نے اپنی اپنی قوم کی نشو ونما کے لئے جسطرح اپنے مالون کو پانی کی طرح بہایا ہے تو مقابلہ پر ان سب کو مات کر دے۔ دیکھ ان کی کوششون کا کوئی ثمرہ نہین کیونکہ ان کا خدا ایک موہوم خدا ہے مگر تیری کوششون کا ثمرہ ہے تجھ سے پہلے ایک جماعت گذر چکی ہے تو اس کی آخرین منہم ہے اب دیکھ کہ انہون نے کس طرح سے اپنی جان ومال خدا کی راہ مین اس لئے دیا کہ قوم کی اصلاح ہو آئندہ ذریت جہالت کی موت سے نجات پاوے پھر یہ بھی دیکھ کہ کیا ان کی کوششین باثمرہ نہین ہوئین ہوئین اور بینک ہوئین اور اسی طرح تیری بھی ہونگی اس لئے جہان تک ہو سکے ہر ایک گھر کا ہر ایک متنفس اس مین امداد سے محروم نہ رہے جو ایک پیسہ دے سکتا ہے وہ ایک پیسہ ضرور دے اور یہ ہرگز نہ خیال کرے کہ ایک پیسہ کیا شے ہے اُسے یاد رکھنا چاہئے کہ یہ نفس کا دھوکہ ہے خدا نے دلونکو دیکھنا ہے نہ مالون کو ہمارا خدا قادر خدا ہے وہ ایک پیسہ مین برکت ڈالکر اُسے لاکھ روپیہ بنا سکتا ہے یہ خیال ان لوگون کو کرنا چاہئے جنکا خدا بے دست و پا ہے نہ اُسے قدرت ہے نہ طاقت اور اُس سے تو اُس کے پرستار ہی زیادہ طاقت رکھتے ہین۔

پس اس قومی خدمت اور قومی یادگار کی قیام کے لئے دلیری سے کام لو اور چاہئے کہ تم کو ہر وقت یہ خیال رہے کہ اس وقت قادیان مین کس قدر اخراجات کی ضرورت ہے۔ مسکین یہان ہین۔ یتیم یہان ہین غریب یہان ہین مہاجر یہان ہین۔ درویش یہان ہین طالبعلم یہان ہین کل دنیا کا مقابلہ یہان ہے۔ جس مذاہب کی امداد پر سلطنتین روپیہ خرچ کر رہی ہین اس کو بیخ و بن سے نابود کر دینے کی کوشش یہان ہے اب سوچو کہ کس قدر مالی امداد کی ضرورت ہے اور کس طرح سے ہمین اپنے اخراجات مین کفایت کر کے بچت نکال کر یہان کی امداد کرنی چاہئے۔

تم اپنی امداد ونکو اسی پر منحصر مت رکھو کہ ضرور روپیہ ہی دو بلکہ اگر کوئی پرانا کپڑا ہے اور تم اُسے کسیکو دینا

شیخ فیض اللہ صابر منیجر اخبار نے مطبع بشیر ہند امرتسر میں چھپوایا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۲۸ ۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فیض علی صابر منیجر

البدر

(محمد افضل) (ایڈیٹر)

نمبر ۷ | قادیان دارالامان ۶ - مارچ ۱۹۰۳ء مطابق ۶ - ذوالحجہ ۱۳۲۰ ہجری بروز جمعہ | جلد ۲

مسلسل ڈائری

گذشتہ اشاعت سے آگے

بقیہ ۲۸ جنوری ۱۹۰۳ء

وجودی مذہب اور اس کا رد

جالندھر سے ایک صاحب تشریف لائے ہوئے تھے انہوں نے عرض کی کہ وہاں ان وجودیوں کا بہت زور ہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ اصل میں ان لوگوں کا اباحتی رنگ ہے دہریوں میں اور انہیں بہت کم فرق ہے ان کی زندگی بے قیدی کی زندگی ہوتی ہے خدا کے حدود اور فرائض کا بالکل فرق نہیں کرتے۔ نشہ وغیرہ پیتے ہیں ناچ رنگ دیکھتے ہیں زنا کو اصول سمجھتے ہیں

ایک دفعہ ایک وجودی میرے پاس آیا اور کہا کہ میں خدا ہوں اُسنے ہاتھ آگے بڑھایا ہوا تھا میں نے اس کے ہاتھ پر زور سے چٹکی کاٹی حتی کہ اس کی چیخ نکل گئی تو میں نے کہا کہ خدا کو درد بھی ہوا کرتا ہے اور چیخ بھی نکلا کرتی ہے +

انسان خدا کی صورت پر

پھر نواب صاحب نے بیان کیا کہ وہ کہا کرتے ہیں کہ انسان کو خدا نے اپنی صورت پر بنایا ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ توریت میں یہ جو لکھا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تخلقوا باخلاق اللہ یعنی خدا نے چاہا ہے کہ انسان خدا کے اخلاق پر چلے جیسے وہ ہر ایک عیب اور بدی سے پاک ہے یہ بھی پاک ہو جیسے اس میں عدل۔ انصاف اور علم کی صفت ہے یہی اس میں ہو اس لیے اس خلق کو احسن تقویم کہا ہے لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔ جو انسان خدائی اخلاق اختیار کرتے ہیں وہ اس آیت سے مراد ہیں اور اگر کفر کرے تو پھر اسفل السافلین اس کی جگہ ہے +

وجودیوں سے جب بحث کا اتفاق ہو تو اول ان کو خدا کی تعریف پوچھنی چاہیے کہ خدا کسے کہتے ہیں اور اس میں کیا صفات ہیں وہ مقرر کر کے پھر اُن سے کہنا چاہیے کہ اب ان سب باتوں کا تم اپنے اندر ثبوت دو۔ یہ نہیں کہ جو وہ کہیں وہ سنتے چلے جاؤ اور ان کے پیچ میں آ جاؤ بلکہ سب سے اول ایک معیار خدائی قائم کرنا چاہیے بعض ان میں سے کہا کرتے ہیں کہ ابھی ہمیں خدا بننے میں کچھ کسر ہے تو کہنا چاہیے کہ تم بات نہ کرو جو کامل ہو گذرا ہی اُسے پیش کرو۔ اس مقام پر میر ناصر نواب صاحب نے ایک عمدہ لطیفہ کہا کہ اگر وہ جواب دیویں کہ وہ مر گیا ہے تو کہنا چاہیے کہ کمبختو کیا خدا بھی مرا کرتا ہے۔

یہ ایک ملحد قوم ہے۔ تقوے۔ طہارت صحت نیت پابندی احکام بالکل نہیں۔ تلاوت قرآن نہیں کرتے ہمیشہ کافیاں پڑھتے ہیں۔ اسلام پر یہ بھی ایک مصیبت ہے کہ آج کل جس قدر گدی نشین ہیں وہ تمام قریب قریب اس وجودی مشرب کے ہیں سچی معرفت اور تقوے کے ہرگز طالب نہیں ہیں اس مذہب میں دو شئے خدا کے بہت مخالف پڑی ہیں ایک تو کمزوری دوسری ناپاکی۔ یہ دونوں خدا میں نہیں ہیں اور سب وجودیوں میں پائی جاتی ہے۔ لطف کی بات ہے کہ جب کسی وجودی کو کوئی بیماری سخت مثل قولنج وغیرہ کے ہو تو اس وقت وہ وجودی نہیں ہوا کرتا۔ پھر اچھا ہو جاوے تو یہ خیال آیا کرتا ہے کہ میں خدا ہوں +

مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۰۳ء پنجشنبہ

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے اپنے وقت وقت پر باجماعت ادا کیں اور سیر کے لیے بھی آپ تشریف لائے

سیر

مولوی نور احمد صاحب از لودی ننگل نے پنجابی نظم جو کہ انہوں نے چند ایک منکرین کے رد میں لکھی تھی سناتے رہے۔ جھوٹ چونکہ آج کل اس الہی سلسلہ کے دشمنوں کی عام عادت ہو گئی ہے اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ جھوٹ جیسا لعنتی کام اور کوئی نہیں اور پھر خصوصاً وہ جھوٹ جو کہ آبرو۔ عزت وغیرہ پر ہوتا ہے جس پیٹ سے ایسی ایسی باتیں نکلا کرتی ہیں اُسے نفس کہتے ہیں +

اپنے دشمن کی آبرو کا خیال

اس کے بعد اسی آبرو کے مضمون پر حضرت اقدس نے اپنے خون کے مقدمہ میں ایک واقعہ بیان کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو ہر ایک کی آبرو حتی کہ اپنے دشمن کی آبرو داری کا بھی کسقدر خیال ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس قتل کے مقدمہ میں ہمارا ایک مخالف

گواہ کی وقعت کو عدالت مین کم کرنے کی نیت سے ہمارے وکیل نے چاہا کہ اس کی ماں کا نام دریافت کرے مگر مین نے اُسے سوال کرنے سے روکا اور کہا کہ ایسا سوال نہ کرو جس کا جواب وہ مطلق دے ہی نہ سکے اور ایسا داغ ہرگز نہ لگاؤ جس سے اُسے مفر نہ ہو حالانکہ ان ہی لوگون نے میرے پر جہوٹے الزام لگائے ۔ جہوٹا مقدمہ بنایا افترا باندھا اور قتل اور قید مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا میری عزت پر کیا کیا حملے کر چکے ہوئے تھے اب بتلاؤ کہ میرے پر کونسا خوف ایسا طاری تہا کہ مین نے اپنے وکیل کو ایسا سوال کرنے سے روکدیا صرف بات یہ تھی کہ مین اس بات پر قائم ہون کہ کسی پر ایسا حملہ نہ ہو کہ واقعی طور پر اس کے دل کو صدمہ دیوے اور اُسے کوئی راہ مفر کی نہ ہو ۔

اس پر ایک مخلص خادم نے عرض کی کہ حضور میرا دل تو اب بھی خفا ہوتا ہے کہ یہ سوال کیون اس پر نہ کیا گیا آپ نے فرمایا کہ میرے دل نے گوارا نہ کیا ۔ اُس نے پہر کہا کہ یہ سوال ضرور ہونا چاہئے تہا آپنے فرمایا کہ **خدا نے دل ہی ایسا بنایا ہے تو بتلاؤ مین کیا کرون**

اخلاق فاضلہ — ایک صاحب آمدہ از جالندہر نے عرض کی کہ حضور وہان شحنہ ہند نے بہت سے آدمیون کو روک رکھا ہے اس کا کیا علاج کرین فرمایا صبر کرو ۔ ایسا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین لوگ تو آپ کی مذمت کیا کرتے تھے مگر آپ ہنس کر فرمایا کرتے کہ ان کی مذمت کو کیا کرون میرا نام تو خدا نے اول ہی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھدیا ہوا ہے اسیطرح خدا تعالےٰ نے مجھے بھی الہام کیا جو کہ آج سے ۲۲ برس پیشتر کا براہین مین چہپا ہوا ہے یحمدک اللّٰہ یعنی خدا تیری تعریف کرتا ہے ۔ جہوٹ ایسی شے ہے کہ آخر ایک دفعہ پہر اگر انسان اوس سے تہک جاتا ہے پہر اگر خدا توفیق دیوے تو توبہ کرتا ہے ورنہ اسیطرح نامراد مر جاتا ہے ۔

علاج — اس وقت آپ نے تشریف لاکر تہوڑی دیر مجلس کی بعض وقت مثانہ سے جم کر وغیرہ تکلیف دیکر پیشاب کی طرح نکلتے ہین ان کی بنسبت فرمایا کہ نرسبی ۳ رتی اور وائٹم اسپکاک کا استعمال اس کے واسطے بہت مفید ہے اور چاول وغیرہ لیسدار اشیاء کا استعمال نہ کرنا چاہئے یہی لیس منجمد ہو کر کنکر بنجاتی ہے پہر فرمایا کہ میرے والد صاحب کو بھی یہ مرض رہتا ہے وہ صبر کی گولیان استعمال کیا کرتے تھے بہت مفید ہین اس مین صبر ۔ سہاگہ ۔ بزرا بنج ۔ فلفل ۔ دار فلفل وغیرہ

عصر — اس وقت ایک خط کے ذریعے سے خبر ملی کہ جہلم میں اب پہر کرم دین کا ارادہ مقدمہ کا ہے اور وہ نگرانی کرانا چاہتا ہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ گہبرانا نہ چاہئے یہ تو خدا کے عجائبات ہین سہ

ہر بلا کین قوم را حق دادہ است
زیر آن گنج کرم بنہادہ است

ما ننسخ من آیۃ کا نقشہ — فرمایا صبح کو ایک الہام ہوا تہا میرا ارادہ ہوا کہ لکہ لون ۔ پہر خیال پہر دوسرا کر کے نہ لکہا آخر وہ ایسا بہولا کہ ہر چند یاد کیا مطلق یاد نہ آیا در اصل یہی بات ہے ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا ۔

قبل از عشا — جہلم سے مقدمہ کی فیصلہ کی نقل منگوائی گئی تہی اس وقت وہ حضرت اقدس سنتے رہے ۔ کسی نے کہا کہ اس پر ہم نالش کر سکتے ہین ۔ حضرت نے فرمایا کہ ہم نالش نہین کرتے یہ تو اسرار الٰہی ہین ایک برس سے خدا نے اس مقدمہ کو مختلف پیرایون مین ظاہر کیا ہے ابھی کیا معلوم کہ وہ اس کے ذریعے سے کیا کیا اظہار کریگا معلوم ہوتا ہے کہ یہ فعل مقدر خدا کی طرف سے تہا ۔ قانون کے ذکر پر فرمایا کہ واقعی قانون نے بڑی دانشمندی سے کام لیا ہے کہ مذہبی امور کو دنیاوی امور سے الگ رکہا ہے کیونکہ مذہبی عالم کی باتون کا دار و مدار تو آخرت کے متعلق ہوتا ہے نہ کہ دنیا کے متعلق ۔

تصرف الٰہی — مقدمات کے فیصلون کی نسبت فرمایا کہ میرا اپنا اصول یہ ہے کہ بدتر سے بدتر انسان بھی اگر مقدمہ کرے تو اس مین تصرف اللہ تعالیٰ کا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ جو چاہتا ہے اس سے فیصلہ لکہواتا ہے انسان پر بہروسا شرک ہے بلکہ اگر ایک بہیڑیے کے پاس بھی مقدمہ جاوے تو اس کو خدا سمجھ عطا کر دے گا ۔

مورخہ ۳۰ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز جمعہ

آج فجر ۔ ظہر اور عصر کی نمازین حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر با جماعت ادا کین ۔ مغرب اور عشا کی نماز بوجہ بارش کے جمع کر کے ادا کی گئین ۔ عشا سے قبل اسی لئے کوئی مجلس نہین ہوئی ۔ اور جمعہ بھی چہوٹی مسجد مین آپنے ادا کیا ۔

عصر — اس وقت آپنے آکر ارشاد فرمایا کہ جو الہام مجہکو بہول گیا تہا آج یاد کیا ہے اور وہ یہ ہے ان اللّٰہ مع عبادہ یواسیک یعنی اللہ اپنے بندون کے ساتھ ہے اور تیری غمخواری کرے گا نیز اس وقت آپنے دو خواب سنائین جو کہ قبل ازین البدر جلد ۲ صفحہ ۱۴ پر زیر عنوان تازہ حالات شائع ہو چکی ہین

مورخہ ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز شنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرۃ اقدس نے اپنے اپنے وقت پر با جماعت ادا کین بوجہ بارش و کیچڑ آج سیر بند رہی اور عصر اور عشا سے قبل آپنے مجلسین کین ۔

عصر — ایک خط آمدہ از جہلم کے ذریعے سے کرم دین نے ایک اور مقدمہ حضرت اقدس پر اپیل دائر کیا ہے اور اس مین دکھایا ہے کہ کتاب مواہب الرحمٰن مین میرے حق مین سخت الفاظ شائع کئے گئے ہین اسپر آپنے فرمایا کہ اب یہ اون لوگون کی طرف سے ابتدا ہے کیا معلوم کہ خدا تعالےٰ ان کے مقابلے مین کیا کیا حالین اختیار کرے گا یہ استغاثہ ہم پر نہین بلکہ اللہ تعالےٰ پر ہے ۔

معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگون کا منشاء مقدمہ کر کے تہکا دینے کا ہے اور الہام ان اللّٰہ مع عبادہ یواسیک اسی کے متعلق ہی معلوم ہوتا ہے اور سأکرمک اکراما عجبا سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے جیسے یہ لوگ آگے بڑہین گے خدا تعالےٰ کی کارروائی غیرت سے ہوگی

ہماری جماعت ایمان تو لاتی ہے مگر اصل مین مدار ایمان نشانون پر ہوتا ہے اور گو انسان محسوس نہ کرے مگر اس کے اندر ایک حصہ کمزوری کا ہوتا ہے جب تک وہ دور نہ ہو تو اعلیٰ مراتب اور روئیت اللہ کا درجہ نہین ملتا اب خدا تعالےٰ وہ کمزوریان بذریعہ نشانات کے دور کرنا چاہتا ہے کہ جماعت ترقی کرے اب وہ پہلا وقت نہین رہا بلکہ ایک اور طرح کا رنگ آ گیا ہے ۔ ان اللّٰہ علی نصرہم لقدیر اب اللہ تعالےٰ کی نظر سے صادق کاذب ۔ خائن اور مظلوم پوشیدہ نہین ہے ۔ یہ ہونا چاہئے کہ سب گروہ متفق ہون جیسے جنگ احزاب مین ہوئے تھے جیسے بچہ بچہ جانتا ہے ۔ خواب مین جو یہ دکھایا گیا کہ شیر کو مارا ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ کوئی عظیم الشان کام ہے اب یہ ارضی بات نہین ہے سب کچھ خدا نے چاہا ہے اور یہ ایک سر مکتوم ہے مین نے خواب دیکہا ہے کہ جماعت نے کہا ہم پکڑے گئے الخ (خواب دیکھو البدر صفحہ ۱۴ جلد ۲ ۔) ممکن ہے کہ کوئی ایسا وقت اور ایسی بات آ دے کہ جماعت کو یاس حاصل ہو اب وہ وقت ہے کہ خدا اپنے ہاتھ سے لڑے گا یہ وہی وقت ہے جس کی طرف اشارہ

بقیہ ڈائری

مورخہ ۱۳ فروری سنہ ۱۹۰۳ء
(گذشتہ اشاعت سے آگے)

حضرۃ اقدس — خدا تعالے نے کبھی یہ نہیں کیا کہ اطمینان کا صرف ایک ہی طریق رکھا ہو کہ کسی کو کسی طرح اور کسی کو کسی طرح حاصل ہوتا ہے دیکھئے موسی علیہ السلام کے وقت اور رنگ تھا اور مسیح علیہ السلام کے وقت اور پھر پیغمبر خدا صلعم کو اور رنگ کے معجزات دئے حضرۃ موسی کے ساتھ جو اون کے اصحاب تھے انہوں نے سونٹے وغیرہ کے معجزات دیکھے مسیح علیہ السلام کے ساتھ جو حواری تھے انہوں نے وہ دیکھا جو موسےٰ کے اصحاب نے نہ دیکھا تھا پھر جو وقت پیغمبر خدا کو ملا۔ آپ کے معجزات اوسی وقت کے مناسب حال تھے۔

بیشک وہ شخص بڑا کذاب ہے جو نرا دعوی کرتا ہے اور تائیدی نشان اور معجزات اپنے ساتھ نہیں لاتا ہاں معجزات مداری کا کھیل نہیں کہ جو کچھ اس سے مانگا اس نے جھٹ لو کرے یا تھیلے میں سے نکالکر دکھا دیا ایک سوال آنحضرۃ صلعم سے بھی ہوئے کہ آسمان پر جاؤ مردوں کو زندہ کر کے دکھاؤ کہ وہ تمہاری صداقت کی شہادت دیوین۔ سونے کا گھر بناؤ وغیرہ مگر اس سب کا جواب آنحضرت نے یہ دیا کہ سبحان ربی اس سے معلوم ہوا کہ اقتراحی پیش نہیں جاتے۔ ادب سے انسان کو مودب ہونا چاہئے۔ نشان اس قسم کے ہوتے ہیں کہ انسان ان کی مثل لانے پر قادر نہیں ہوسکتا۔ سوا یسے نشان ہم نے نزول المسیح میں لکھے ہیں اور ایک طریق سے دیکھا جاوے تو یہ نشان کئی لاکھ موجود ہیں آپ ایکدو دن ٹھہریں اور دیکھ لیویں +

محمد یوسف صاحب — ابھی جناب میں ٹھیر کر کیا کرونگا۔ اکیلا آدمی ہوں اور یہاں یہ جوش و خروش میرا ڈرتا تو کسی سے نہیں مگر ایسا ہی لگتا ہے تو میں ابھی تار دیکر اپنے دوستوں کو بلا لیتا ہوں۔

ناظرین پر واضح ہو کہ اس اثنا میں جبکہ ہمارے ایک مخلص احمدی بھائی نے انکے سائل کو غیر متینانہ جواب دیا تھا تو حضرت اقدس نے انکو چپ کر دیا تھا پھر محمد یوسف صاحب کے اس اعتراض پر فرمایا +

حضرۃ اقدس — یہ تقاضائے محبت ہے کچھ اور نہیں۔ محبت میں ایسا ہوا کرتا ہے آنحضرت صلعم کے وقت میں بھی اس کی نظیر دیکھی جاتی ہے کہ ابوبکر جیسا شخص جو کہ غایت درجہ کا مودب تھا جب اس کے سامنے ایک کے سربرآوردہ شخص نے رسول اللہ صلعم کی ڈاڑھی کو ہاتھ لگا کر کہا کہ تو نے ان مختلف لوگون کا جتھا بنا کر جو عرب کی قوم کا مقابلہ کرنا چاہا یہ غلطی ہے تو حضرۃ ابوبکر نے اس وقت بڑے غصہ میں آکر اسی کہا امصص بظر اللات (یہ عرب میں ایک گالی ہے)

آپ کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ یہ کس قدر نقصان برداشت کر کے یہان بیٹھے ہوئے ہیں۔ محبت ہے جسنے بٹھایا ہوا ہے آپ نو وارد ہو اور یہ قابل احترام

اس عرصے میں محمد یوسف صاحب کا جوش بھی کم ہو گیا تو پھر آپنے استفسار فرمایا +

حضرۃ اقدس — اچھا اب یہ بتلاؤ کہ عزم مصمم کر لیا ہے کہ دو تین روز یہان رہو۔

محمد یوسف صاحب — اسوقت نہیں کل بتلا سکتا ہوں

حضرۃ اقدس — میرا منشا یہ ہے کہ آپ دور دراز سے تکلیف سفر برداشت کر کے آئے ہیں تو کچھ تھوڑی سی واقفیت ہو جاوے ہمیں تو بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ تشریف لائے +

محمد یوسف صاحب — کچھ اور امور بھی قابل دریافت تھے مگر وہ میں دریافت کر چکا ہوں اور اطمینان ہو گیا ہے

حضرت اقدس — میں نصیحت کرتا ہوں کہ آپ ۳ دن ضرور ٹھہرئے اگر کچھ اور بھی پوچھنا ہے تو آہستہ آہستہ پوچھ لیجئے آمدن بہ ارادت رفتن باجازت ۳ دن ضرور ٹھہریے۔

محمد یوسف صاحب — میں تقلید نہیں کرتا حنفی المذہب ہوں۔ شرک سے سخت متنفر ہوں۔ اگر یہاں کوئی ایسا امر ہوتا جو شرک میں ہوا کرتا ہے تو میں آپ سے ملاقات بھی نہ کرتا اور اوسی وقت الٹے پاؤں واپس جاتا +

اس کے بعد حضرت نے جماعت کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر کوئی مہمان آوے اور سب و شتم تک بھی اس کی نوبت پہونچے تو تم کو چاہئے کہ چپ کر رہو۔ جس حال میں کہ وہ ہمارے حالات سے واقف نہیں ہے نہ ہمارے مریدوں میں وہ داخل ہے تو کیا حق ہے کہ ہم اس سے وہ ادب چاہیں جو ایک مرید کو کرنا چاہئے یہ بھی انکا احسان ہے کہ نرمی سے بات کرتے ہیں۔ خدا کرے کہ ہماری جماعت پر وہ دن آوے کہ جو لوگ محض ناواقف ہیں اگر وہ آویں تو بھائیوں کی طرح سلوک کریں بھلا ان لوگوں کو کیا پڑی ہے کہ تکلیف اوٹھا کر کچی سڑک پر دھکے کھاتے آتے ہیں پیغمبر خدا فرماتے ہیں کہ زیارت کرنے والے کا حق ہے کہ جو چاہے کہے ہمارے لئے تلخی کرنا معصیت ہے انکو اسی لئے ٹھہراتا ہوں کہ یہ غلطی رفع ہو۔ بھائیوں کی طرح سلوک کیا کرو اور پیش آیا کرو۔ پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ زیارت کرنے والیکا تیرے پر حق ہے کہ اگر مہمان کو ذرا بھی رنج ہوتو وہ معصیت میں داخل ہے۔

مورخہ ۱۴ فروری سنہ ۱۹۰۳ء پنجشنبہ

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کیں سیر کے لئے آپ تشریف لائے اور قبل از نماز بھی مجلس فرمائی۔ دیگر اوقات میں کوئی مجلس قابل ذکر نہیں ہوئی

سیر — حضرۃ اقدس تشریف لائے تو آتے ہی آپ نے محمد یوسف صاحب نو وارد مہمان سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ نے توقف کا ارادہ کر لیا ہے +

محمد یوسف صاحب — آج تو ضرور ہی ٹھہرونگا

حضرۃ اقدس — ہم آپ کو کتابیں دینگے۔ خود بھی دیکھنا اور رون کو بھی دکھانا +

پھر آپنے محمد یوسف صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا میں نے بہت غور کیا ہے جب کوئی مامور آتا ہے تو دو گروہ ہو جاتے ہیں ایک موافق دوسرا مخالف اور ہر عقل سلیم والا جانتا ہے کہ اس وقت ایک جذب اور ایک نفرت دو باتیں ہوتی ہیں۔ تب بیمار طبیب سے فائدہ اوٹھاتا ہے ایک تو وہ اپنے تئیں بیمار خیال کرے دوسرے طبیب کو پہچان لیوے کہ یہ ضرور میرا علاج کریگا اسیطرح مرض کی بھی دو قسم ہوتی ہیں ایک وہ موذی ہوتی ہیں کہ انسان اس سے تکلیف محسوس کرتا ہے دوسرے مستوی جیسے برص کا داغ کہ ہے تو مرض مگر اس کے مریض کو کوئی تکلیف نہیں معلوم ہوتی یہ بڑھتا جاتا ہے مگر انسان کو اس کا دکھ نہیں ہوتا اسیطرح انسان کی حالت ہے وہ دنیا میں آتا ہے برص کی طرح اسے امراض لگے ہوئے ہوتے ہیں اسے اس بات کا علم نہیں ہوتا۔ سب سے اول اسے یہ چاہئے کہ مرض کو دریافت کرے جس میں وہ مبتلا ہے۔ بہت لوگ ہیں کہ کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور کلمہ گو بھی ہیں۔ مگر وہ مسیح کی ضرورت کو محسوس نہیں کرتے بات یہ ہے کہ اسلام میں داخل ہونا ایک مشکل امر ہے اور خدا دانی کوئی منہ کی بات نہیں جب سچے طور سے انسان کو آنکھ دی جاتی ہے اس وقت اس کو خدا کا خوف اور خشیت پیدا ہوتی ہے۔ کبائر تو موٹے گناہ ہیں جن کو ہر ایک جانتا ہے لیکن صغائر مشکل ہیں جو انسان کو چھوٹے معلوم ہوتے ہیں ان کا ترک کرنا ایک مشکل امر ہے لیکب نئی نئی نیند ہی نیند ... تک انسان ... ہوتب تک اسے ... کا علم

ہی نہیں ہوتا جب یہ ہو تو وہ محسوس کرتا ہے کہ مین ایک اور ہی نیا انسان ہوں اس وقت تک اُس کی ترقی طلب بھی نہیں ہوتی یہ اس وقت ہوتی ہے جب اس کے دل مین یہ خیال پیدا ہو کہ مین گناہوں سے بچوں

نفس کے تین اقسام

انسان کے نفس کی تین قسمیں ہیں ایک امارہ اس وقت یہ بدی کی طرف ہوتی ہیں۔ اس کو اس بات کا بھی علم نہیں ہوتا کہ مین کیا کر رہا ہوں جو کچھ نفس کراتا جاتا ہے۔ اس کے بعد نفس لوامہ ہے کہ انسان کو گناہوں کا علم تو ہو جاتا ہے مگر اس کو قدرت عمل کی نہیں ہوتی کبھی بچتا ہے اور کبھی پھر اس مین مبتلا ہو جاتا ہے لوامہ کے معنے ہیں ملامت کرنے والا یعنی اس کا نفس گناہوں پر اُسے ملامت کرتا ہے اس کے بعد پھر نفس مطمئنہ ہے کہ اس کو اس کے گناہوں کے اوپر کامل غلبہ اور قدرت نصیب ہوتی ہے وہ ہرگز ان کا مغلوب نہیں ہوتا تب انسان آرام یافتہ ہوتا ہے۔ انسان کے لئے ابتدا مین نفس لوامہ کا ہونا ضروری ہے تاکہ اسے گناہوں کی شناخت ہو جو گناہ کی زندگی بسر کرتا ہے اُس پر اُسے حسرت ہو یہ بات غلط ہے کہ کسی نبی یا ولی کے پاس جانے سے ایکدم مین ہی ایک پھونک سے سب کچھ ہو جاتا ہے اور وہ ہدایت پاتا ہے ہدایت تو اللہ تعالےٰ ہی دیتا ہے یہ نہ نبی کا کام ہے نہ کسی اور کا۔ سب سے اول انسان خود اپنے کبائر اور صغائر کا علم حاصل کرے اپنی کورانہ زندگی کو دیکھے بُری مجلسوں کو ترک کرے۔ نیک صحبت اور نیک مجلس کو تلاش کرے جب کوئی نیک آدمی اُسے ملجاوے تو سلیقہ اور ادب سے تحصیل کرے بے باکی گفتگو ہرگز نہ کرے۔ بھلا بتلاؤ تو سہی اگر ایک بڑے طبیب کے پاس جاکر کوئی اس سے جھگڑا شروع کر دے تو اس سے علاج کروا سکتا ہے ہاں تجربہ کرنا چاہیئے اگر علاج اچھا ہو تو اس کے پاس رہے ورنہ نہیں کیا اگر ایک بچہ ابتدا ہی مین اوستاد سے الف پر بحث کرے کہ یہ الف کیوں ہے تو وہ کیا حاصل کرے گا یہ تو بدبختی کی نشانی ہے انسان کو چاہیئے کہ طالب صادق ہو اپنی مختصر زندگی کے مطلب اور نا مقصد کو پہچانے کہ مین کیوں آیا ہوں میرا کیا کام ہے خدا تعالےٰ فرماتا ہے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون جن وانس کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ خدا کی محبت اور معرفت ان کو حاصل ہو اس لئے خدا کی مرضی کے برخلاف جو باتیں ہیں ان کو دور کر کے ایک سعید اور سچا مسلمان ہو وے۔

انسان کا یہ تقاضا ہے کہ جب یقینی طور پر اُسے کسی چیز کا ضرر معلوم ہو جاوے تو اُس سے ضرور پرہیز کرتا ہے ایک انسان کو اگر کچھ روپیہ بھی ساتھ دو اور کہو کہ تین چار ماشہ کی ایک ڈلی سم الفار کی کھا جاؤ تو کیا با وجود اس کے کہ وہ جانتا ہے کہ یہ مہلک ہے اُسے کھا لیگا ہرگز نہیں کھا لیگا اسیطرح زہریلے سانپ کے سوراخ مین ہاتھ نہیں ڈالتا۔ ان ایام مین جہاں کہیں طاعون کثرت سے ہو کوئی وہاں داخل نہیں ہوتا کیوں نہیں صرف اس لئے کہ ان کو یقین ہے کہ یہ سب ہلاکت ہے تو جس حال مین ان چیزوں سے ڈرتا ہے تو طبعی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر کیا وجہ ہے کہ گناہوں سے نہیں ڈرتا صرف یہی ہے کہ اس کو یقین نہیں ہے اور اس کو اس بات کا مطلق علم نہیں کہ گناہ مہلک ہے۔ جیسے پہلے بیان کیا ہے کہ کوئی گناہ چھوٹے ہوتے ہیں اور کوئی موٹے اور جیسے بعض چیزین مثلاً الا نواع کے کیڑے اس قدر باریک ہوتے ہیں کہ سوائے خوردبین کے نظر نہیں آ سکتے اسیطرح گناہ بھی ایسے باریک ہوتے ہیں کہ جب تک معرفت کی خوردبین نہ ہو تو کوئی ان پر آگاہ ہی نہیں پا سکتا صرف عارفانہ آنکھیں ان کو دیکھتی ہیں انسان کی عام معمولی زندگی مین کبائر اس لئے نظر آتے ہیں کہ وہ بھی معمولی گناہ ہوتے ہیں اور صغائر کا ہرگز اسے علم نہیں ہوتا تو اول ان گناہوں کا علم ہونا ضروری ہے جب انسان نفس لوامہ کی حالت میں ہوتا ہے تو اسے ان گناہوں کا علم ہوتا ہے اور اس وقت وہ اُس خدا کو جو کہ بڑا غیور ہے اور غیرت رکھتا ہے ایمانی طور پر ہی نہیں بلکہ عرفانی طور پر دیکھ لیتا ہے اور اسے معلوم ہوتا ہے کہ گناہ ایک سم قاتل ہے پھر اس سے بچنا چاہتا ہے۔

خدا نے جو یہ سلسلہ قائم کیا ہے اس سے دو مطلب ہیں جو کہ خدا نے مجھ پر ظاہر کئے ہیں ایک تو اندرونی اصلاح کہ دنیا مین جو تقوے طہارت گھٹ گیا ہے اس کو از سر نو قائم کیا جاوے۔ تین قسم کے انسان ہوتے ہیں ایک قسم تو وہ کہ ہنسی۔ تمسخر۔ اور ٹھٹھے مین اپنی زندگی گذار نے ہیں ان کو دین سے کام نہیں۔ دوسرے اوسط درجے کے لوگ جو کہ اپنے اندر ملونی رکھتے ہیں گناہ بھی کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ نیکی بھی کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے کہ جیسا کہ یمن زہر ہو تو سارا کھانا ہی پھینکنے کے قابل ہو جاتا ہے ایک وہ ہیں جو کہ باریک گناہوں کے مرتکب ہیں اگرچہ ظاہری طور پر ایک انسان سمجھتا ہے کہ یہ بڑے دیندار ہیں لیکن عجب اور ریا اور باریک باریک معاصی مین مبتلا ہیں جو کہ عارفانہ خوردبین سے نظر آتے ہیں اب خدا کا ارادہ ہے کہ دنیا ہی تطہیر اور پاکیزگی پھیلے اور ایک پاک جماعت پیدا ہو جو کہ خدا سے ڈرتے رہیں اور نمونہ بنکر لوگوں کو اپنی طرف کھینچیں تاکہ لوگ گناہوں سے بچیں۔

دوسرا مطلب یہ کہ کسر صلیب ہو اب آپ عیسائی مذہب کے غلبہ کو دیکھیں کہ پادریوں کا فتنہ کس قدر ہے۔ کیا کچھ نقصان انہوں نے اسلام کو پہونچایا ہے ۳۰ لاکھ سے زیادہ مسلمان ان کے ہاتھوں پر مرتد ہو چکے ہیں ہر گاؤں مین ہر ہر محلہ مین انہوں نے ڈیرہ لگایا ہے کروڑ ہا اشتہار اور کتابین اسلام کی تردید مین ان کی طرف سے نکلکر مفت شائع ہوئے ہیں اور یہ اس قسم کے فتنے ہیں کہ اس کی نظیر شروع سے لیکر کسی زمانہ میں نہیں ملتی اور ان کے حملے مختلف طور پر ہیں اگر طبابت اور ڈاکٹری ہے تو اس مین بھی ایک حملہ اسلام پر ہے اور پادری ترغیب دے رہے ہیں کہ جس قدر عیسائی عہدہ دار ہیں وہ اپنی وجاہت اثر سے دین عیسوی مین داخل کرنے کی کوشش کریں ان کے مرد اسی کام مین لگے ہیں ان کی عورتیں اسی کام مین لگی ہوئی ہیں کہ کسی طرح اسلام کو ذلت پہونچے اور ہر طرح کے مکر و فریب کرتی ہیں تاکہ ہمارے پیغمبر خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایک ذلیل سے ذلیل انسان اور قرآن شریف کو ایک جعلی کتاب ثابت کریں۔ جو جوش تخریب اسلام کے لئے ان کے دلوں مین ہے الفاظ اُسے ہرگز ادا نہیں کر سکتے اب ذرا غور کرو کہ دیکھو میرے اندر کیا خدا نے اپنے پاک دین کے لئے اس قدر جوش بھی نہیں دیا یاد رکھو کہ جس قدر توہین اور تحقیر اسلام کی گئی ہے اب خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ اس کا تدارک کرے اب دیکھو کہ ایک طرف صلیبی فتنہ انتہا کو پہنچ گیا ہے ایک طرف صدی ختم ہو گئی ہے ایک طرف اندرونی تقوے اور عبادت وغیرہ کیا باعتبار ظاہر اور کیا باعتبار باطن بالکل نہیں رہا کسی طرف نظر اوٹھا کر دیکھو کوئی خوشی نہیں ہوتی۔ فتح شکست کا مجھے خیال نہیں خواہ فتح ہو یا نہ ہو محض ہمدردی سے مجھے یہ سب کچھ کلام کرنی پڑتی ہے۔ اگرچہ مجھ پر افترا کئے جاتے ہیں اور خود مجھے مفتری کہا جاتا ہے۔ ہنسی اور تمسخر مجھ پر کیا جاتا ہے مگر تاہم ایک جوش جو میرے دل مین ڈالا گیا ہے وہ مجھے چپ نہیں رہنے دیتا میرا مدعا یہ ہے کہ خدا خوش ہو خدا میری دعا کو ضائع نہیں کرتا۔ ایک وقت وہ تھا کہ مین اکیلا پھرا کرتا تھا اور اب دو لاکھ کے قریب لوگ میرے ساتھ ہیں اور جب کہ مین

تنہا تھا اس وقت خدا نے کہا کہ میں تیرے لئے ایک جماعت بناؤنگا فوج در فوج تیرے پاس آدینگے اور مجھے تاکید کی کہ ان باتوں کو نکہہ ... جیسا کہ الہام مین امرلو کا لفظ موجود ہے - انسان کی طالب حق کیلئے ایک ہی نشان کافی ہوتا ہے اور یہ اُس کتاب میں درج ہے جو کہ ہندو سکھ - آریہ - مسلمان اور گورنمنٹ سبکے پاس موجود ہے بلکہ کتابیں بھی روانہ کی گئی ہوئی ہے کوئی اس الہام سے انکار نہیں کرسکتا یہ پیشگوئی اس حال میں لکھی گئی کہ مین گوشۂ تنہائی مین تھا اور ایک احد من الناس تھا پھر ساتھ ہی یہ بھی بتلایا گیا کہ مخالفت ہوگی قتل کے ارادے ہونگے اور ایک بہت بڑی جماعت نکلویگی - بعض پیشگوئیوں کے بعض حصہ پورے نہیں ہوتے جیسے لکھا تھا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے یہ ابھی پوری ہونے والی ہے جو اس کا حصہ پورا ہوچکا ہے اس سے گورنمنٹ کو بھی انکار نہیں ہے اور یہ دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ جب ایک حصہ پورا ہوگیا تو دوسرا ضرور پورا ہوکر رہیگا -

ہندوؤن کے مقابل ایک پیشگوئی لیکھرام کی تھی یہ ایک بڑا بدزبان آریہ تھا - پیغمبر خدا صلعم کو گالیان نکالتا اس کی کتابون کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایک سطر مین اس نے گالیان دی ہوئی ہین ایک ماہ قادیان مین رہا اور مجھ سے نشان مانگتا رہا کبھی کہتا چاند کو دو ٹکڑے کردو کبھی کچھ کبھی کچھ آخر مین نے اُسے کہا کہ دو نشان ہوتے ہین یا زندہ کو مارنا یا مردہ کو زندہ کرنا - اُس نے خود لکھا کہ میری نسبت خبر دو مین نے توجہ کی خدا نے بتلایا کہ فلان سال فلان دن فلان وقت قتل سے اس کی موت ہوگی اس پیشگوئی کو شائع کردیا فرداً فرداً اس سے واقف ہین پھر جسطرح بتلایا تھا اوسیطرح قتل ہوا - نزول مسیح مین ہم نے اس کی لاش کی تصویر دی ہے کہ وہ ارتھی پر پڑا ہوا ہے اور ہندو کھڑے ہو رہے ہین اور یہ وہ تصویر ہے جو کہ خود ہندوؤن نے شائع کی تھی غرضیکہ یہ ایسے امور تھے جو بالکل انسانی طاقت سے باہر ہین جسطرح خدا نے چاہا اظہار کیا -

پھر مین کہتا ہون کہ ہمارا خدا تھکنے والا خدا نہیں ہے اور وہ صرف گذشتہ نشانون پر بس نہیں کرچکا وہ ہر وقت طیار ہے - اگر گذشتہ نشانون سے تمہارے علماء مطمئن نہیں ہین اور وہ ان کو نہیں مانتے تو خدا تعالےٰ اور زیادہ دکھلا سکتا ہے - مین دعا کرسکتا ہون مگر یاد رکھو کہ خدا تعالےٰ تحکم کو پسند نہیں کرتا اور وہ عادت سے باز نہیں آتا - ... یہ مطلب اور مقصود ہونا چاہئے کہ کوئی امر خوارق عادت ظاہر ہو ان کو کوئی حق نہیں

کہ نشان کی تخصیص اپنی طرف سے کرین اگر وہ حق کو دیکھکر تکذیب کرینگے تو خدا کی غیرت کو اور زیادہ جنبش ہوگی - یہ لوگ جو اسطرح کے سوال کرتے ہین کہ زمین کو الٹ کر دکھا دو ٹکڑے ٹکڑے کردو اس طرح کے سوالات تو کفار آنحضرت پر کیا کرتے تھے ہان اتنا طاقت سے باہر ایک امر ہوگا - اگر وہ اسے نہ مانین تو پھر خود ویسا کرکے دکھادیوین مین نے لیکھرام کی نسبت پیشگوئی کی اُس نے میرے مقابل ایک ۳ سال کی پیشگوئی کی کہ مین ہیضہ سے مرجاؤنگا اب اس معاملہ کو سات یا آٹھ برس ہو چکے ہین اس کی تو ہڈیان بھی موجود نہ ہونگی حالانکہ مین خدا کے فضل سے چلتا پھرتا ہون ٭

یہ امور جو ایک صالح اور شریف کے واسطے قابل غور ہین بشرطیکہ وہ اپنے نفس کا علاج کرانیوالا ہو اس کو یہ موقعہ نہیں ہے کہ بحث کرے اسے خیال کرنا چاہئے کہ خدا کا ایک قہری نشان موت (طاعون) سر پر ہے کسی کو کیا علم کہ اُس نے کہان تک سیر کرنا ہے پھر نشانون مین سے یہ بھی ایک نشان ہے کہ طاعون کو ہماری نصرت کے واسطے بھیجا ہے ہم نے اُس کی خبر اس وقت دی جبکہ اس کا نام و نشان بھی نہ تھا اور اُس سے کئی سال پیشتر یہ کلمہ کہا گیا تھا کہ دیا مسیح الخلق عدوانا اب گاؤن کے گاؤن آرہے ہین پس خدا کی خرق عادت ایسے ہی امور ہوتے ہین جس شخص کے اندر حضرۃ ابوبکرؓ کی صفت ہوتی ہے اس کے واسطے نشانون کی چندان ضرورت نہیں ہوتی صرف چہرہ کو دیکھکر شناخت کرلیا کرتے ہین ٭

محمد یوسف صاحب - یہ امور تو سب ٹھیک ہین آپ اور کوئی امر خلاف واقعہ قرآن نہیں کہتے ہین لیکن مین صرف اپنی عقل کے موافق رفع شکوک چاہتا ہون اور جہالت سے متنفر ہون -

حضرت اقدس - دیکھئے ایک طرفی وکلا کا ہوتا ہے کہ ان کو حق ناحق سے غرض نہیں ہوتی جس فریق کا مقدمہ لیلیا ہے اب اُسی کی پاسداری کرتے ہین اور ایک خیال انسان کے اندر جڑ پکڑتا ہے جس سے وہ خوشبو اور بدبو کا پتہ لیلیتا ہے وہ ایک قسم کا لوازم ہونا چاہئے جس سے انسان معصیت سے بچا رہتا ہے اب ان عیسائی آریہ وغیرہ پر دیکھا گیا ہے کہ سب اپنے مذہب کی پچ کرتے ہین ورنہ ان کے پاس کوئی دلائل حقانیت کے نہین ہین ٭

محمد یوسف صاحب - یہ جو ہے کہ ہر صدی پر مجدد ہونا چاہیئے اس کے کیا معنے ٭

حضرت اقدس - یہ حدیث چونکہ مسلم ہے

اس لئے ہمین اس کے جواب دینے کی کیا ضرورت ہے

البدر

گذشتہ نمبر مین ہم نے اپنے معزز ناظرین کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ وہ البدر کے آخیری صفحہ پر غور کرین کہ السدین کی بجائے کس مطبع اور قادیان کی بجائے کس مقام کا نام لکھا ہے اور اس سے کیا کیا نقص اخبار اور اس کی اشاعت مین ہو سکتے ہین وہ بھی پیش کرکے ان کا علاج بھی لکھدیا تھا کہ یہ نقص اس ... صورت مین رفع ہو سکتے ہین کہ کوشش کرکے اخبار کی اشاعت کو ایک ہزار تک اس لئے کردیا جاوے کہ ہمارے پاس ایک ہفتہ کا پورا کام ایک پریس کا ہوجاوے کیونکہ موجودہ اشاعت جو کہ ۴۰۰ ہے اس پر کسی صورت سے مطبع نہیں رکھا جاسکتا مین امید کرتا ہون کہ میرے معزز ناظرین جنکو بہ نسبت دوسری غیر مذاہب اقوام کے بفضل خدا اپنی قومی ضرورتون کو مذہبی رنگ مین محسوس کرنے کا زیادہ مادہ خدا نے بطفیل امام الزمان عطا کیا ہے میری درخواست پر نظر غور کئے بغیر ہرگز نہ رہینگے اور اگر آج ہر ایک موجودہ خریدار اپنی ہمت اور سعی سے صرف چار چار خریدار بہم پہونچانے کی کوشش کرے تو ایک ماہ کے اندر یہ سب شکایت رفع ہوسکتی ہے - البدر جیسے اخبار کی نسبت یہ کوشش کوئی مشکل امر نہیں ہے صرف ہمارے احباب کو اپنے دوستون مین اس کا چرچا رکھنا اس ضرورت کو ان کو محسوس کرانے کی دیر ہے اور ہم نے تو واقعات حقہ کو اس لئے درج کیا ہے کہ ہماری تحریر کو اخبار نویسون کا ایک ڈھکوسلہ نہ خیال کیا جاوے بلکہ اُسے ایک ضرورت حقہ خیال کرکے پورا کرنے کی کوشش کی جاوے ٭

خریدار - ۲۰۹ - راولپنڈی - مواہب الرحمان کے صفحہ ۱۲۹ پر جن خوابون کا ذکر ہے وہ البدر جلد ۱ صفحہ ۷۳ - مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۰۲ء کی ظہر و عصر کی ڈائری اور صفحہ ۸۵ - مورخہ ۷ دسمبر کی ڈائری مین درج ہین لیکن صفحہ ۷۴ والی رویا صرف البدر مین ہی ملسکتی ہے ٭

ازالہ اوہام - پہلی ایڈیشن کا ازالہ اوہام جو کہ پورے سائز پر چھپا ہوا تھا ایک صاحب کو درکار ہے اگر کوئی صاحب فروخت کرنا چاہتے ہین تو دفتر البدر مین اطلاع دین

تنبیہ دعوۃ - حضرت اقدس کی نئی تصنیف جو کہ آریون کے جلسہ پر تحفہ کے طور پر ان کو دی گئی ہے اور جس مین قرآن کریم کے نئے نئے حقائق اور معارف

درس قرآن مجید

گذشتہ اشاعت سے آگے

اسیطرح ایک دفعہ ڈاکو اور چورون سے مین نے
پوچھا کہ تم ڈاکہ اور چوری کو گناہ خیال کرتے ہو انہون
نے کہا ہرگز نہیں مجھے چونکہ ان کے انتظامات کا علم تہا
کہ ڈاکو کس طرح اکٹھے ہوتے ہین اور چور کس طرح نقب زنی کرتے
ہین کہان کہان پہرہ ان کا ہوتا ہے - پھر ایک اندر جاتا
ہے ایک سامان کو پکڑنے والا ہوتا ہے ایک ڈاک
چورون کی بندھی ہوئی ہوتی ہے کہ مال کو جھٹ دوسری
جگہ پہونچا دین پھر جس زرگر سے ان کی سازش ہوتی ہے
وہ سونا چاندی گلانیکا سامان طیار رکھتا ہے کہ دیر نہ ہو
مین نے ان سے پوچھا کہ جب تم آپس مین مال ایک دوسرے
کے حوالے کرتے ہو تو اگر اس مین سے دوسرا کچہ نکال
لیوے یا اگر کہین دباتے ہو تو دوسرا چوری سے کھود کر
لے لے اور تم کو اطلاع نہ دے یا زرگر اپنے مقررہ حصے
سے کچہ زیادہ رکھ لے تو پھر کیا کرتے ہو اس پر طیش مین
آکر انہون نے جواب دیا کہ ہم ایسے خائن بے ایمان کی
گردن مار ڈالین - مین نے کہا کہ خیانت اور چوری تو
تمہارے نزدیک گناہ نہیں - پھر اس کو سزا کیون دیتے
ہو - کہنے لگے کہ نہین جی ایسے بے ایمان کو ہم کبھی شامل
ہی نہیں کیا کرتے پھر مین نے ان کو کہا کہ جب تمہارا
مال کوئی بے ایمانی سے لے تو تم اسے گناہ کہتے ہو بتلاؤ
تو دوسرے ... [illegible] ... [illegible]
لوگون (انہون) نے کمایا ہوا ہوتا ہے یہ کونسی ایمانداری

غرضیکہ ان نظائر سے پتہ لگتا ہے کہ ہر بدکار
اپنی بدی کے ارتکاب مین مزور ملزم ہے
ہان اب یہ سوال ہو سکتا ہے کہ انسان ان
بدکاریون کا کیون مرتکب ہوتا ہے کہ پیچھا چھوڑ
نہین سکتا یا اگر چھوڑنا چاہتے تو اس کا کیا علاج
ہے تو اس کا جواب ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسان
کو جو قوائے عطا کئے ہین ان سے جب ان کے
تقاضا کے موافق حسب فرمودہ الہی وہ کام نہین
لیا جاتا تو ان کی قوت زائل ہو جاتی ہے اور جو
قوت ان کی بالمقابل ہوتی ہے وہ ترقی
پاتی ہے اور بہت نشو و نما کرتی ہے یہ ایک ایسا
بندھا ہوا قانون ہے کہ جس کے مشاہدہ کثرت سے اس عالم
مین ہین تم نے دیکھا ہوگا کہ بعض ہندو فقیر دن کے

ہاتھ سوکھے ہوئے اور کھڑے ہوئے ہوتے ہین
اس کی یہی وجہ ہوتی ہے کہ وہ ہاتھون کو ایک عرصہ تک
کھڑا کر چھوڑتے ہین اور قدرت کے منشاء کے
موافق ان سے کام نہین لیتے - نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ
کام کرنے کی طاقت ہاتھ سے زائل ہو جاتی ہے اسی
طرح اگر آنکھ کو تم چالیس دن تک ایسی پٹی باندھ چھوڑو
کہ اس سے کچہ نظر نہ آوے تو آخرکار پھر اس سے
قوت بینائی کم ہو جاویگی اسیطرح سے جو لوگ نیکی کی
قوتون سے کام نہین لیتے آخرکار وہ دن بدن کمزور
ہوکر زائل ہو جاتی ہین اور ان کے مقابل پر بدی
کی قوت ترقی پکڑتی پکڑتی آخرکار ایک جزو طبیعت
ہو جاتی ہے پس جو لوگ بدکاریون مین مبتلا ہین
انکا علاج یہی ہے کہ وہ ان کو دن بدن دبانا
شروع کرین اور نفس کی مخالفت پر زور دیوین
اور ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالیٰ سے بھی مدد مانگتے
رہین آخرکار وہ ایک دن ان سے نجات پاجاوین
گے کیونکہ جیسے ہم نے پیشتر بیان کیا ہے خدا کا
لا تبدیل قانون یہی ہے کہ ہر انسانی فعل کے بعد
ایک فعل الہی صادر ہوتا ہے انسان اگر نیکی کے قوائے
سے کام لیتا ہے تو خدا تعالیٰ بدن بدن اسے اور
برکت دیتا ہے حتیٰ کہ نیکی اس کی طبیعت کا جزو ہو جاتی
ہے شکر نعمت پر از یاد نعمت کی یہی فلاسفی ہے اور جو لوگ
خدا تعالیٰ کے دئے ہوئے قوائے سے ٹھیک کام نہین
لیتے وہ دن بدن بدیون پر دلیر ہوکر خدا کا غضب
حاصل کرتے ہین یعنی وہ خدا کی نعمت ... کا کفر کرتے
ہین اس لئے عذاب کے مستحق ہوتے ہین +

پس اس تفصیل سے خوب ظاہر ہوگیا ہے
کہ ختم اللہ مین کس قسم کا جبر انسان کے اوپر
نہین ہے کیونکہ ختم اللہ تو ایک فعل الہی ہے
جو کہ انسانی فعل کے بعد حسب قانون قدرت ضروری
صادر ہوتا تہا - خدا تعالیٰ نے ہدایت کے بدایت
کے سامان ان کے لئے مہیا کئے مگر انہون نے
ان سے کام نہ لیا اس لئے جو قوائے ترقی ایمان
کے ان کو عطا ہوئے تھے وہ ان سے لیلئے گئے
اور حکمت بالغہ کا یہی نتیجہ ہونا چاہئے تہا - دیکھو
اگر آج تم مین سے ایک کو تحصیلداری کے اختیارات
دئے جاوین لیکن وہ ان کو استعمال نکرے اور
تمام دن اور ہی کام کرتا رہے تو کیا گورنمنٹ
وہ اختیارات اس کے پاس رہنے دیوے گی
ہرگز نہین پس جبکہ دنیاوی مصلحت اور حکمت اس
امر کا تقاضا نہین کرتی تو خدا تعالیٰ پر کیون یہ امر

لازم ہو سکتا تہا +

ختم - اس کے معنے نشان کے ہین دوسرے مہر کے
اول معنون کے رو سے یہ معنے ہوئے
کہ اللہ نے ان کے دلون اور کانون پر نشان یا علامت
کر دی تاکہ فرشتے یا فرشتون کے رنگ کی انسانی مخلوق
ان کو پہنچانکر ان سے مناسب حال سلوک کرے اہل
فراست ان کو پہچان کر ان سے پرہیز کرین +
دوسرے معنون کے رو سے یہ معنے ہوئے
کہ جب کسی شئے پر مہر لگ جاتی ہے اس سے یہ مراد
ہوتی ہے کہ کوئی شئے اس کے اندر اب نہ داخل ہو سکتی
ہے نہ باہر آسکتی ہے یعنی اب ان کے دل کان
اور آنکھ کسی حقیقت تک پہونچنے سے محروم کر دئے
گئے ہین نہ حق داخل ہو سکتا ہے نہ کفر نکل سکتا ہے

قلوب ...... جمع قلب کی بمعنے دل - اس سے
مراد گوشت کا وہ ٹکڑا نہین ہے جو آنکھون سے
نظر آتا ہے وہ تو ایک گدھے مین بھی ہوتا ہے بلکہ
قوت ادراکیہ ایک مجہول الکنہ جسکا تعلق اس انسانی قلب
کے ٹکڑے سے ہے + قلب پر ختم کا یہ باعث ہوا
کہ ان کو قلب الہی اس لئے دیا گیا تہا کہ وہ سوچتے کہ یہ شخص
(محمد صلعم) مدت سے ہم مین رہتا ہے - اس کے
اخلاق - عادات - تعلقات - معاملات لین دین
وغیرہ سب امور پر نظر مارتے اس کی گذشتہ زندگی کو
جانچتے - اس کی خلوت - جلوت - کے حالات کا
مطالعہ کرتے آنحضرت صلعم نے دعوی کیا اور
فرمایا فقد لبثت فیکم عمراً من قبله افلا تعقلون
اس دعوی اور تحدی پر غور کرتے جب انہون نے قلب سے قلب کا
کام نہ لیا اور اس کو معطل رکھا تو آخر اللہ تعالیٰ نے
وہ نور ایمان ان سے لیلیا +

سمع - بمعنی کان اور سننا - اس پر ختم کا یہ باعث ہوا کہ اگر ان کا
قلب اس قابل نہ تہا تو پھر کانون سے آپکی (یعنی
آنحضرت صلعم) کی تعلیمات اور دعاوی اور دلائل
کو ہی سنتا مگر جب یہ بھی نہ سنا تو آخر خدا نے یہ
قوت بھی لیلی +

ابصار - بمعنی بصر یعنی بینائی - اس پر پٹی اس لئے پڑ گئی کہ سمع اور
قلب کے جاتے رہنے کے بعد اگر قوت بینائی سے جو باقی
رہ گئی تھی اس سے کام لیتا - آپکے ساتھ جو نشان
تائیدات الہی کے تھے ان پر نظر ڈالتا - اپنے شہر
کے چیدہ اور قابل قدر آدمیون کو دیکھتا کہ وہ کس کے
ساتھ ہوتے جاتے ہین تو بھی اسے راہ حق ملجاتا
مگر جب اس نے اس سے بھی کام نہ لیا تو خدا نے یہ بھی
اس سے لیلیا - غرضیکہ کفر کیا تو قلب گیا - انذار

تازہ حالات
اور
دلچسپ خبرین

قادیان آریہ سماج کا پہلا سالانہ جلسہ اور تسلیم دعوت

احمدی نومسلمون کی طرف سے جو ایک اشتہار تحقیق مذاہب کا نکلا تہا اس نے ایک غیر معمولی جوش آریہ سماج مین پیدا کردیا۔ اور اسی کا نتیجہ یہ جلسہ تہا۔ جسمین مختلف بلاد اور قادیان کے گرد و نواح کے سکھ جاٹون اور دیگر سناتن دہرم ہندؤن کو یہ خلاف واقعہ امر جتلاکر کرکے کہ حضرۃ مرزا صاحب سے مباحثہ ہوگا شامل کیا گیا تہا تاکہ جلسہ کی رونق زیادہ ہو دو دن تک یہ جلسہ قادیان مین رہا اور جیسے کہ قومین حقائق اور معارف سے محروم ہیں خالی ڈہول کی طرح اوپر سے شور مچانا چاہتے ہین وہی کارروائی اُن سے یہان بھی... سرزد ہوئی۔ بیچارے اس کے سوا کر بھی کیا سکتے تہے اس اشتہار کے ذریعے سے جو داغ ندامت ان کو لگا ہے اس کے دہونے کا صرف یہی ذریعہ ان کو سوجہا کہ قادیان مین ایک جلسہ کر مارا حالانکہ جو طریق حق شناسی کا احمدی نومسلمون نے پیش کیا تہا وہ ایک ایسا طریق تہا جس سے ہر ایک مذہب اور ملت کا آدمی فائدہ اوٹہا سکتا تہا اور آریہ سماج کے واسطے ایک عمدہ موقع تہا کہ حسب درخواست مشتہران لاہور مین ایک کانفرنس مذہبی کرتے اور اس مین ایسے مذاہب کے لیڈنگ ممبر جج مقرر کئے جاتے جنکا تعلق نہ آریہ سماج سے تہا نہ اسلام سے اور پھر اپنے اپنے مذہب کی خوبیان جو کہ آریہ سماج اور حضرت میرزا صاحب بیان کرتے۔ اس پر وہ لوگ فیصلہ دیدیتے لیکن چونکہ آریہ سماج اس مین تہیدست تھی اس لئے اُس نے اپنی عزت اسی مین دیکھی کہ خون لگاکر شہیدون مین مل جاوے۔ مگر ہمین کامل امید ہے کہ سلیم الفطرۃ اور ذی شعور لوگ ان کے اس ہتھکنڈے اور بیدستی کو خوب تاڑ گئے ہونگے۔

اس جلسہ مین آریہ صاحبان نے حضرۃ میرزا صاحب کو بار بار مدعو کیا کہ وہ آکر بحث کرین مگر جب اہنی مین سے چند آدمیون نے آکر حضرت میرزا صاحب سے کہا کہ آپ کیون نہین تشریف لاتے تو آپنے فرمایا کہ ایسے مباحثے جنمین تو تو مین مین ہوتی ہے اس مین ایک قسم کی بدمزگی ہوتی ہے سلامت روی اور راستی سے اگر کوئی بات ہو تو ہمین عذر نہین ہوتا میرا پہلے ہی سے ارادہ ہے کہ قادیان مین ایک ایسی جگہ بنائی جاوے جہان مختلف مذاہب اور فرقہ کے لوگ آکر آزادی سے کلام کر سکین مگر آج کل مباحثات کی صورت یہ ہے کہ... رفتہ رفتہ فحش کلامی اور گند تک نوبت پہنچتی ہے مین وہ طریق پسند کرتا ہون جس مین سب مساوی ہون جیسے تین گھنٹہ تک ایک فریق کا ممبر بولے تو دوسرے کا کوئی حق نہ ہو کہ وہ ایک کلمہ بھی بول سکے اور تقریر ایسے پیرایہ مین ہو کہ جس سے کسیکا دل نہ دکھے ناجائز ایسا حملہ کسی پر نہ کیا جاوے جو خود اس پر ہو سکتا ہے پھر اس کے بعد دوسرا فریق بھی اسی میعاد سے ۳ گھنٹہ تک بولتا رہے۔ ہم مانتے ہین کہ ہر ایک قوم مین شریف آدمی ہوتے ہین مگر عوام مین جوش زیادہ ہوتا ہے بعض باتین محل پر چسپان کی جاتی ہین عوام ان کو غلط فہمی سے کچھہ اور سمجھکر اشتعال مین آجاتے ہین اور یہ بات کسی پر خاص نہین ہے ہندو۔ عیسائی۔ مسلمان۔ سب اس مین شامل ہین اس لئے میرا جانا خلاف مصلحت ہے عام طور پر اب آپ تشریف لائے ہین تو ہم کلام نہین کرتے ایسے موقعون پر ٹھنڈے دل سے شریف لوگ بہت کم ہوتے ہین قبول کرنا نہ کرنا دوسری بات ہے لیکن اگر ٹھنڈے دل سے سنین تو مزا آجاتا ہے۔ ایک ادنی دس روپے کا مقدمہ ہوتا ہے تو اس پر مجسٹریٹ کتنی بیان بین کرتا ہے بیان لئے جاتے ہین۔ گواہ لئے جاتے ہین۔ تاریخین ڈالی جاتی ہین۔ تب جاکر وہ فیصلہ کرتا ہے تو مذہبی امور مین کس قدر چہان بین ضروری ہے اور جس طرز سے یہ لوگ باتین کررہے ہین کیا اس سے حق کھل سکتا ہے یہ تو بار جیت کا خیال ہے بعض سوالات ایسے ہوتے ہین کہ سائل تو ان کو ۵ منٹ مین بیان کرسکتا ہے جیسے علم طبعی کے مسائل۔ مگر جواب کے واسطے ۶ گھنٹہ درکار ہوتے ہین ایسے امور مین وقت کی پابندی بھی ظلم عظیم ہوتی ہے خدا کے لئے بات کرنے مین گیان ہوتا ہے چند ایک سمجھدار تو چپ رہتے مگر عوام الناس کو کون روکے پھر اگر مین جاؤن اور کوئی فساد ہو تو وہ میرے ذمے لگے اس لئے مین گوشہ تنہائی کو پسند کرتا ہون چند ورق مین نے لکھے ہین وہ مین جلسہ مین چھاپکر بھیجدونگا۔

اور اکثر لوگون نے آکر بیان کیا کہ ہم تو صرف اسی لئے آئے ہین کہ آپ کی زیارت ہوجاویگی جس امر کا اندیشہ حضرت اقدس کو تہا وہ ہوجاویگا۔

حضرت اقدس تشریف نہین لیگئے مگر آریہ سماج نے اپنے قول و فعل سے بتلا دیا کہ نقض امن کا اندیشہ ضرور ہے اور اس طرح سے ایک بڑا معجزہ حضرۃ اقدس کا اس جلسہ کے آخری دن مین ظاہر ہوا اور آریہ صاحبان جو گلا پھاڑ پھاڑ کر نشان طلب کررہے تھے ان کو ایک بین نشان ملگیا اور حضرت میرزا صاحب نے ان کی دعوت کے مقابلہ مین جو کچھہ فرمایا تہا اس کے بعد ایک ایک لفظ کی تصدیق ہوگئی۔ یکم مارچ کو بعد از دوپہر جب لالہ یوگندرپال صاحب لکچر کے لئے کھڑے ہوئے تو انہون نے ایک فرعونی رنگ مین یہ کہا کہ مین اب قرآن کا پول ظاہر کرتا ہون اگر مرزا صاحب مین طاقت ہے تو وہ میری زبان بند کرلین مرزا صاحب تو اُس وقت موجود نہ تھے اور نہ وہ سنتے تھے اور نہ مرزا صاحب کو اس قسم کی طاقت کا دعوی ہے مگر میرزا صاحب کا خدا موجود تھا وہ اس فرعونی آواز کو سنتا تہا اور جس ترتیب اور تدریج سے وہ ہر ایک ایسے متکبر کی زبان کو بند کیا کرتا ہے اسی طرح سے ان کی زبان بھی بند کی گئی لالہ یوگندپال نے مورخہ ۲۷ اور ۲۸ فروری کو بہت بیباکی سے کام لیکر ایسے ایسے الفاظ اپنی زبان سے نکالے تھے جس مین اہل اسلام مین جوش پیدا ہوتا تہا اور قادیان کے مسلمان جو کہ اگرچہ حضرت مرزا صاحب کے مرید نہین ہین ان باتون کو سنکر بہ تقاضائے عزت مشتعل ہوتے تھے اور چند ایک ذی شعور آریہ ان کی اس حالت کو دیکھکر یوگندپال صاحب کو اشارون سے منع کرتے رہے بلکہ پولیس کے افسر جو کہ منتظمہ پولیس کے انچارج ہوکر قادیان مین اس جلسہ پر آئے تھے اون پر بھی یہ حقیقت کُھل چکی تھی۔ جب لالہ صاحب نے یہ فرعونی کلمات کہکر اپنی زبان خدا کی کلام مین حقارت آمیز اور ناپاک الفاظ مین کھولی تو اس وقت پولیس افسر صاحب نے اپنے فرائض منصبی کو مدنظر رکھکر ایک رقعہ آریہ سماج کو روانہ کیا کہ ان کو تاکید کردی جاوے کہ یہ کلام کرنے مین اپنی زبان کو قابو— تاہم لالہ صاحب کو ایسا مسلوب الحواس تو خیال نہین کرتے کہ انہون نے رقعہ کے مضمون کو نہ سمجہا مگر ہان ان کو اپنی فطرت سے ضرور معذور خیال کرتے ہین چنانچہ پھر اسی قسم کے خطرناک اشتعال دہ الفاظ ان کی زبان سے نکلے جس سے پولیس افسر کو نقض امن کا اندیشہ پیدا ہوا اور آخرکار ان کو عین جلسہ مین کھڑا ہوکر کہنا پڑا۔

کہ مین تم کو بحیثیت ایک گورنمنٹ افسر کے

کہتا ہون کہ اپنی زبان کو روکو

ہمارے ناظرین سمجھ سکتے ہین کہ ایک شریف آدمی کے لئے برسر مجلس یہ کہا جانا کسقدر عظیم الشان بات تھی جو کہ ایک غیرتمند کو دریائے ندامت مین ڈبو دیتی ہے مگر یہان تو وہ مثل تھی کہ شرم چیزکنی است کہ پیش مردان بیاید لالہ صاحب کو ان الفاظ نے بھی کچھ اثر نہ کیا اور ان کو مطلق خیال نہ آیا کہ مجھے ایک گورنمنٹ کے افسر نے روکا ہے اور انہون نے سٹیج پر کھڑے ہوکر اپنی آریہ قوم کا گورنمنٹ کی وفادار رعایا ہونے کا یہ نمونہ پیش کیا کہ باوجود ایک گورنمنٹ افسر کے رد کئے مرغی کی ایک ٹانگ کی طرح پھر بھی وہی بات رکھی آخرکار اس شوخی اور دل آزار کلام کو دیکھکر لالہ رام بھج دت صاحب پردہان پریذیڈنٹ آریہ سماج پرتی ندھی کو خود اٹھکر بھری مجلس مین علی الاعلان یہ کہنا پڑا۔

مین بحیثیت پردہان آریہ سماج ہونے کے لالہ لوگندر پال کو کہتا ہون کہ وہ اپنی زبان کو سنبھالیں

ناظرین اس ندامت کا اندازہ کرین جو کہ ایک بھری مجلس مین جس مین تقریباً ایک ہزار سے زیادہ لوگ موجود تھے ایک شخص کی اس طرح گت بنائی جانے سے پیدا ہو سکتی تھی آخرکار اسپر لالہ لوگندر پال دریائے ندامت مین غرق ہوکر بیٹھ گئے اور کہا کہ مین تقریر نہین کرتا گویا لالہ جی کے پاس صرف فحش اور گند بولنے اور دل آزار کلمات کہنے کے سوا کچھ اور نہ تھا اور ان کی وید کی تعلیم کا یہی کچھ ماحصل ان کے پاس تھا ...... جس کے بیان سے ان کو متواتر روکا گیا اس کے بعد چند ایک آریہ صاحبان نے ان کو کہا کہ عیسویت کی تردید مین کچھ کہو اور انہون نے جرأت بھی کی مگر آخرکار ... نہ پڑا اور پھر کھڑے ہوکر جھاگ کی طرح بیٹھ گئے

غرضیکہ کس طرح سے اسلام کے قادر خدا نے ان کی زبان بند کرکے اپنے بندے مرزا غلام احمد صاحب کی عزت ظاہر کی اور دست بدستی معجزہ اور نشان ان کو دیا اور ظاہر کردیا کہ حضرت مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ مین اسلئے نہین جاتا فساد نہ ہو پڑے بالکل درست ہے جبکہ مرزا صاحب جلسہ مین موجود نہین ہین تو ان لوگون کے اشتعال کی یہ حالت ہے اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اگر حضرت مرزا صاحب تشریف لے جاتے تو کیا کچھ ہوتا اور اس اتنی کارروائی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس وقت آریہ اور احمدی فرقہ مین سے کون فرقہ امن پسند اور صلح دوست ہے آریہ صاحب تو اپنے زعم مین ایک سخت یورش کے ساتھ خود پسندی کرکے یہان آئے تھے اور حملہ کرنا چاہا تھا مگر خدا نے ان کے ہتھیارون سے خود انہی کو نشانہ بنا دیا اس واقعہ سے ہر ایک ذی عقل سمجھ سکتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کا اس قسم کی مباحثون کی رسومات مین شریک ہونے سے انکار کس قدر مصلحت پر مبنی ہے اور وہ لوگ جو کہ حضرت اقدس کو بار بار ... کرتے ہین کس قدر مفسدہ پرداز ہین اور ان کے ارادے اور نیتین کس قدر بد ہوتی ہین بہرحال یہ ایک عجیب نشان اور معجزہ ہے ہم اپنے امام اور احمدی بھائیون کو مبارکباد دیتے ہین انی مهین من اراد اهانتک کا الہام کس طرح ظاہر ہو رہا ہے سچ ہے والعاقبة للمتقين *

قصیدہ من تصنیف شیخ عبد الصمد صاحب احمدی کمبوہ صدر بازار چھاؤنی سیالکوٹ

حبیب سے جلوہ دکھا دیا تونے | اپنا ہمیں بنا لیا تونے
جام وحدت پلا دیا تونے | حق سے ہمکو ملا دیا تونے
مین تھا بھولا ہوا آوارہ ہوا | سید ... لگا دیا تونے
میری بے نوا تجھ کو پیار سے | نور احمد دکھا دیا تونے
ایک دم بھی نہین قرار مجھے | حبیب سے جلوہ دکھا دیا تونے
با لیقین ہے تو ہی مسیح زمان | دین مردہ جلا دیا تونے
لوگ عیسیٰ کو رب بناتے تھے | ابن مریم بنا دیا تونے
جس کا مسکن کہین تھا عرش برین | اس کا مدفن دکھا دیا تونے
کون مانے تھا موت عیسیٰ کی | کس طرح سے منا دیا تونے
خالق و غیب دان حی وقدیر | کیسے والا ہرا دیا تونے
ایک موہوم بت نصاریٰ کا | توڑ کرکے دکھا دیا تونے
ماحی شرک ہے تو ای ہادی | شرک جگ سے مٹا دیا تونے
نیوگ کی رسم کو چھپاتے تھے | اس کا پردہ اٹھا دیا تونے
ہندو کہتے تھے لوگ نانک کو | اس کو مسلم بنا دیا تونے
صدق اسلام کے دکھانے کو | پاک چولا دکھا دیا تونے
جنسے ملا یہود سیرت تھے | سب کو الو بنا دیا تونے
درس قرآن جو چھوڑ بیٹھے تھے | ان کو چسکا لگا دیا تونے
کچھ نہ آتا تھا حظ نمازون مین | ذائقہ کیا چکھا دیا تونے
جس نے اپنا بنا لیا تجھ کو | اس کو رب کا بنا دیا تونے
تیرے ملنے کو گھر سے جو آیا | اس کو رب سے ملا دیا تونے
تیری راہ مین جو سد راہ ہوا | اس کو نیچا دکھا دیا تونے
ہین دعائین تیری پذیرا سب | حق کو سب کو دلا دیا تونے
آتھم و لیکھرام و اندرمن | اور ... دکھا دیا تونے
ہوکے مامور حق تعالیٰ سے | ایک عالم ہلا دیا تونے
کوئی مانے نہ مانے پرہم کو | سچے ... بنا دیا تونے
نو نبی نصرت کی پاک حق ... | سب کو گھر گھر سنا دیا تونے

(باقی آئندہ)

یکم اپریل سنہ ۱۹۰۳ء سے منی آرڈرون کی فیس مین یہ ترمیم کی گئی ہے کہ ہر پچیس روپے کے لئے چار آنے اور اس کی تعداد ہر پانچ روپیہ یا پانچ روپے کی کسر کے لئے ایک آنہ لیا جاویگا *

ممالک متوسط مین قحط کے خیراتی کامون کے مزدورون مین گذشتہ ہفتہ مین ... آدمیون کا اضافہ ہوا اور اب ان کی تعداد تیس ہزار تک پہنچ گئی ہے *

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ رنگون کی عدالت سے پادری مارو صاحب اور مسٹر سنڈر ایڈیٹر اخبار نیوز کو ایک لائیبل کے مقدمہ مین بالترتیب تین سو اور ڈیڑھ سو روپے جرمانہ کی سزا ہوئی *

میرٹھ مین شدت طاعون سے بازار خالی ہوگئے لوگ کاروبار چھوڑکر بھاگ گئے ہین *

۲۱ فروری تک کل ہندوستان مین طاعون سے ۳۶ ہزار کے قریب موتین واقع ہوئی ہین *

چنیوٹ مین طاعون کا اس قدر زور ہے کہ تین چوتھائی شہر خالی ہو چکا ہے *

گوجرانوالہ سے افسوسناک خبر آئی کہ وہان طاعون سے ہر روز کئی جانین تلف ہوتی ہین *

چند روز ہوئے امیر کابل کے محل شاہی مین آگ لگ گئی مگر کوشش سے فوراً ... بجھائی گئی ہز ہائینس امیر کابل نے ان تمام آدمیون کو سنہری تمغے عطا کئے جنہون نے آگ بجھانے مین مدد کی تھی

سنہ ۱۸۹۷ء سے آج تک یعنی گذشتہ پانچ سال مین صوبہ پنجاب مین طاعون سے کل ۳ لاکھ ۸۴ ہزار مریض اور ۲ لاکھ ۶۲ ہزار آدمی ہلاک ہوئے

سمالی لینڈ کے ملا کی فوج مین ہیضہ پھیلا ہوا ہے اس وقت جبکہ جہاد بند ہے تو آخر مین انجام یہی ہونا ہے بہتر ہے کہ امام وقت کی اطاعت کرکے جنگ سے دست بردار ہو

حجاز ریلوے کی تعمیر کے لئے آج تک تمام ممالک سے اسی لاکھ روپیہ چندہ ہوا ہے یہ ریلوے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان ہے

ضروری اطلاع

حضرت اقدس نے تجویز فرمایا ہے کہ بیعت کنندگان کی پوری تعداد معلوم کرنے کے لئے ایک نیا رجسٹر کھولا جاوے ہر ایک احمدی متنفس کو تاکید ہے کہ اپنے گرد ونواح مین ہر جگہ اطلاع کردے کہ ہر ایک مقام اور گاؤن کا سربرآوردہ احمدی ممبر اپنے اپنے مقام کے احمدی ممبرون کی ایک مکمل فہرست بقید نام و ولدیت و ذات و تاریخ بیعت و پیشہ و مفصل پتہ سکونت عارضی و اصلی کے بناکر

اور اب ہم پردہان صاحب سے سوال کرتے ہین کہ کیا وہ ابھی شخص کو بار بار حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ پر پیش کرنیکو طیار رہتے ہو *

شیخ فیض علی صابر مہتمم اخبار نے مطبع بشیر ہند امرتسر میں چھپوایا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۸

۵۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فیض علی صابر منیجر ومہتمم

البدر

محمد افضل ایڈیٹر

نمبر ۸ | قادیان دارالامان - ۱۳ - مارچ ۱۹۰۳ء مطابق ۱۳ ذوالحجہ ۱۳۲۰ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ڈائری

مورخہ یکم مارچ ۱۹۰۳ء یکشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر ادا کین عصر کے وقت آپنے مجلس کی جسمین نسیم دعوت کے بعض نئے مضامین کا تذکرہ کیا۔ عشاکو قبل مجلس تو ہوئی مگر کوئی ذکر او بات قابل اشاعت نہ ہوا چند ایک سکہون اور ہندوؤن نے آکر آپ کی زیارت کی ❊

سیر مستورات کا ذکر چل پڑا ان کے متعلق احمدی احباب مین سے ایک نے برادر وہ ممبر کا ذکر سنایا کران کے مزاج مین اصل سختی تھی عورتون کو ایسا رکھا کرتے تھے جیسے زندان مین رکھا کرتے ہین اور ذرا وہ مجھے اترتین تو انکو مارا کرتے لیکن شریعت مین حکم ہے عاشروھن بالمعروف نمازون مین عورتون کی اصلاح اور تقوی کے لئے دعا کرنی چاہیئے قصاب کی طرح برتاؤ نکرے کیونکہ جب تک خدا نہ چاہے کچھ نہیں ہوسکتا مجھ پر بھی بعض لوگ اعتراض کیا کرتے ہین کہ عورتون کو سیر کرانے ہین اصل مین بات یہ ہے کہ میرے گھر مین ایک ایسی بیماری ہے کہ جسکا علاج پھرانا ہے جب ان کی طبیعت زیادہ پریشان ہوتی ہے تو بدین خیال کہ گناہ نہ ہو کہا کرتا ہون کہ چلو پھرا لائون اور بھی عورتین ہمراہ ہوتی ہین

پھر خدا تعالے کے مکالمہ اور مخاطبہ کی نسبت ذکر پر فرمایا کہ مجازی عدالتون کی طرف سے جو ایک لقب انسان کو ملتا ہے تو اسے کتنا فخر ہوتا ہے ستارہ ہند لقب وغیرہ بھی ملتے ہین کیا تو اب حقیقت میں ان لوگون مین وہ خواص ہوتے ہین جو لقب ان کو ملتا ہے صرف استعارہ ہوتی ہین ❊

کلمۃ اللہ ایک شخص نے سوال کیا کہ حضرۃ مسیح کو کلمہ کہا گیا ہے فرمایا ان کو کلمہ اس لئے کہا گیا تہا کہ یہود ان کو ناجائز ولادت قرار دیتے تھے ورنہ کیا دوسرے انبیا کلمۃ اللہ نہ تھے اسیطرح مریم علیہا السلام کو صدیقہ کہا گیا اس کے یہ معنے نہین ہین کہ اور عورتین صدیقہ نہین یہ بھی اسی لئے کہا کہ یہودی اپر تہمت لگاتے تھے تو قرآن نے اس تہمت کو دور کیا ❊

چونکہ آج کے دن بھی آریہ سماج کا جلسہ تہا اور کثرۃ سے لوگ اس جلسہ مین شامل ہوئے تھے کہ حضرۃ میرزا صاحب کی زیارت ہوگی تو اب وہ لوگ حضرت کی زیارت کے لئے بعض تو مسجد مین آتے رہے اور بعض سیر مین آکر ملے انمین سے بعض نے پھر درخواست کی کہ آپ جلسہ مین آکر کچھ گفتگو کرین۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ مذہبی باتون کو علمی رنگمین بیان کرنا چاہیئے اور یہ جب ہوسکتا ہے کہ جب انسان کو گیان حاصل ہو ورنہ بلا سوچے سمجھے کہدینے سے کچھ نتیجہ نہین نکلا کرتا۔ ہر ایک مذہب مین کھلی کھلی بات اور گیان کی بات بھی ہوتی ہے جب تک انسان نفس کو صاف کر کے بات نکرے تو ٹھیک پتہ نہین لگتا آجکل بارجیت کو مد نظر رکھکر لوگ بات کرتے ہین اس سے فساد کا اندیشہ ہوتا ہے۔ بار بار۔ جہاد۔ طلاق۔ کثرت ازدواج کو پیش کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ان کے بزرگ سب باتین کرتے آئے ہین۔ یہان کے آریہ ہمیشہ میرے پاس آتے ہین اور سوال جواب بھی ہوتا ہے لیکن آپسمین ناراضگی کبھی نہین ہوتی بعض بات اپنے محل پر چسپان کہی جاتی ہے لوگ اسے غلط فہمی سے گالی خیال کر لیتے ہین ان کو یہ علم نہین ہوتا کہ گالی اور برمحل بات مین فرق کر سکین۔ بات یہ ہے کہ جب انسان پر اسے عقیدے پر جما ہوا ہوتا ہے تو اس کے عقیدہ کو جب دوسرا بیان کرتا ہے تو اسے گالی خیال کرتا ہے۔ اس موقعہ پر ایک ہندو نے کہا کہ آپنے بعض جگہ گالیان دی ہوئی ہین فرمایا کہ کوئی ایسی بات پیش کرو جو اپنے محل پر چسپان نہین ہے اس لئے مین کہتا ہون کہ زبانی تقریرین اچھی نہین ہین اور تحریر پیش کرتا ہون کہ ہر ایک پڑھکر اپنی اپنی جگہ پر رائے قائم کر لے اور جو اس کا جی چاہے سمجھے۔ چنانچہ اس موقعہ پر حضرۃ اقدس نے اس ہندو کو تحفہ آریہ یعنی نسیم دعوت نئی تصنیف دی کہ تم اسے دیکھو اور بتلاؤ کون سی بات ہے جو اپنے محل پر چسپان نہین ہے ❊

ظہر اس وقت بھی چند آریون نے آکر حضرت سے ملاقات کی اور ان کے اس استفسار پر کہ آپ کیون مباحثہ پر تشریف نہین لاتے فرمایا کہ اختلاف تو ہے جو خدا نے حکمت علمی سے رکھا ہے اس سے بھی فائدہ ہے کہ انسان کی عقل بڑھتی ہے۔ جزئیات اور فروعات مین مشکل اتفاق ہوتا ہے۔ اختلاف مین باریک باریک اصول نکل آتے ہین۔ ہمارے ملک مین ایسے آدمی بہت کم ہین۔

❊ مگر جب ان کو معلوم ہوا کہ مباحثہ کی خبر غلط شائع کی گئی ہے ❊

آنا ان نیت خالص اور سچی ہو اگر بحث مباحثہ سے فیصلہ ہو تو ساتھ ایک خطرہ فساد کا بھی لگا ہوا ہے۔ اس لئے میں نے ایک مدت سے مباحثہ بند کر دیا ہے تقریر کرنے میں اکثر ایسے الفاظ نکلتے ہیں کہ دوسرا ان کو پسند نہیں کرتا یا سننے والا غلط فہمی سے اسے اور طرح سمجھ لیتا ہے ہاں جیسے آپس میں برادری کے تعلقات ہوتے ہیں یا جیسے باپ اور بیٹے میں کوئی نصیحت کی گفتگو ہوتی ہے اسیطرح آپس میں بحث کا تعلق ہو تو حرج نہیں ہوتا وہ تعلق اپنے اندر ایک حدت رکھتا ہے اور اس کا اثر ہوتا ہے اب آجکل ایک تو دین کا اختلاف ہے دوسرے درمیان میں بغض ہے بلکہ بیشتر ہندو مسلمان میں ایسے بغض اور کینہ بڑھتے آپس میں گئے ہیں کہ تعلقات رشتہ اور ناتہ کی طرح ہوتے ہم نے بچپنا خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے مگر اب وہ تعلق اور ہم نشستی بالکل نہیں رہی۔ صرف بارہ بیت رہ گئی ہے اور جب تک تعلق نہ ہو تو خلوص نہیں ہوتا۔

اب ہم نے کتاب لکھی ہے مگر ہم نے وید پر اپنی طرف سے نہیں دیا کیونکہ ہمیں کیا علم کہ اس کے اندر کیا لکھا ہے ہاں دیانند پر ہم نے لکھا ہے کیونکہ یہ اس کی رائے ہے ایک حد تک انسان کو بولنا چاہئے تاکہ فساد نہ ہو مثلاً اگر ایک اعتراض تجھ پر کیا جاتا ہے اور قرآن کی خبر نہ ہو تو اسے لازم ہے کہ قرآن پر اعتراض کرے ہاں جو بات ہم قبول کرتے ہیں اس پر اعتراض کر سکتے ہو وید پر کیونکہ ایک بات کے کئی کئی معنے ہوتے ہیں ورنہ مذہب ایک ہی کتاب سے نکلنے کا دعوی کرتے ہیں تو اس سے سب کیسے نشانہ بن سکتے ہیں ایسی صورت میں کتاب کا نام لینا بھی فضول ہے تقوی پرہیزگاری اور سچی نیت کا یہ لازمہ ہے کہ کتاب پر نہ تھوپے جس نے اعتراض کیا ہے اسے پکڑے ہم ان کتابوں میں دخل نہیں دیتے خدا جانے کیا معاملہ تھا مذہب تو یہی دین ہے کہ صرف مانی ہوئی باتوں کو پرکھے ورنہ اس طرح ایک ایک ورق ہر مذہب کی کتاب کا انسان کب پڑھ سکتا ہے اس طرح تو چینی زبان اور دوسری زبانوں کی کتب پڑھنا چاہئے انسان تو ہر ایک السنہ کا ماہر نہیں ہو سکتا دین کا علم تو درکنار اور مناظرین نے لکھا ہے کہ فروعات میں بحث کرنا ہی فضول ہے۔ فروعات کی مثال تو لشکر کی ہے جن کے افسر اصول ہیں۔ جب اصول میں فیصلہ ہو جاوے تو فروع میں خود ہو جاتا ہے۔ جیسے جب افسر مارا جاوے تو سپاہی خود تابع ہو جاتے ہیں میں کوئی بات نہیں کرتا جب تک خدا تعالے اجازت نہ دے اگر میں نے مباحثہ میں جانا ہوتا تو کتاب شائع نہ کرتا۔

جب یہ آریہ صاحبان تشریف لے گئے تو کچھ اور صاحب آئے ان کے سوالات کا جواب حضرت اقدس نے ذیل کے مختصر فقرات میں دیا۔

باوجود اختلافات رائے کے حق کی رو رعایت رکھنا اس بات کو آپ کتاب نسیم دعوت میں دیکھینگے خدا نے اب ہم سے گالیوں کی قوت ہی دور کر دی ہے اور نہ ہم ہر ایک کو الگ الگ جواب دیسکتے ہیں اب کروڑہا آدمی گالی دے رہے ہیں کس کس کو جواب دیویں +

میرا تعلق آریہ سماج سے ہے نہ کہ وید سے کیونکہ وید سے میں واقف نہیں ہوں +

مورخہ ۲ - مارچ سنہ ۱۹۰۳ء دوشنبہ

آج کی پانچوں نمازیں حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کیں

سیر | ایک شخص کی طرف سے انت منی وانا منک جو حضرت کا الہام ہے اس پر اعتراض پیش ہوا تو فرمایا کہ انت منی کے معنے ہیں کہ تیرا نشو و نما مجھ سے اور وانا منک یعنی جب خدا کی عظمت و جلال ایک وقت کم ہو جاتا ہے تو پھر خدا تعالے ایک بندہ کے ذریعہ اُسے دنیا پر ظاہر کرتا ہے چونکہ اس ذات خدائی کا جلوہ اس مامور کے ہاتھ سے ہوتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تجھ سے ہوں یعنی میرا جلال تیرے ذریعہ ظاہر ہوا۔ یہ مضمون ایک دفعہ پیشتر بھی البدر میں نکل چکا ہے

صاحبزادہ سراج الحق صاحب کے ایک دوست حج کے لئے طیار تھے انہوں نے صاحبزادہ صاحب کو لکھا تھا جس کے جواب میں انہوں نے لکھا کہ اول حج کے قابل اپنے آپ کو بنالو پھر جانا ایک دفعہ قادیان آجاؤ۔ اس پر حضرت نے فرمایا کہ حج کے معنے اصل میں قصد کے ہیں خدا کے لئے جو قصد ہو وہی حج ہوتا ہے۔

فرمایا کہ خدا جب ایک نیا سلسلہ دین کا قائم کرتا ہے اس کی روشنی جب ہی قائم رہ سکتی ہے جب تازہ بتازہ ثبوت دیتا رہے یہ نئی روشنی خدا ہی ڈالتا ہے خانہ کعبہ میں بھی اس روشنی کا ثبوت ہے اور یہ مقام اور یہ روشنی (قادیان) حج کے ستون ہیں تاکہ وہ اصل عمارت قائم رہے اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا دجال بھی خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے اور مسیح بھی کر رہا ہے تو جیسے چور بھی رات کو پھرتا ہے پولیس کا پہرا بھی پھرتا ہے کہ اسے پکڑے اسی طرح دجال تو اس لئے طواف کرتا تھا کہ تباہ کرے اور مسیح اس کے پیچھے اس لئے پھرتا تھا کہ دجال کو پکڑے۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ بعض لوگوں پر مبشرات کا دروازہ کم کھلتا ہے اس کا کیا باعث ہے فرمایا کہ طبائع مختلف ہوتی ہیں۔ بعض کے چونکہ عقلی حواس ہوتے ہیں ان کو خوابوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اب فرمایئے کہ ابوبکر نے کتنی خوابیں دیکھکر آنحضرت صلعم کو مانا تھا وہ آنحضرۃ کے لنگوٹیے یار تھے آپکے حالات آپ پر منکشف تھے فراست سے پہچان لیا۔ معجزہ کی ضرورت اسے ہوتی ہے جو حالات سے ناواقف ہو اور اسے خیال ہو کہ یہ کارخانہ طمع۔ لالچ اور اغراض نفسانی پر مبنی ہے اور معجزہ مطالب کرنیوالا بیمار دل رکھتا ہے اس لئے وہ رسولوں سے تسلی چاہتا ہے کہ بذریعہ معجزات کے دیجاوے۔

ظہر | ایک شخص نے ایک پراگندہ سی خواب لکھکر حضرۃ سے تعبیر پوچھی تھی اس پر آپ نے فرمایا کہ جسطرح وہ حدیث ماننے کے قابل نہیں ہوتی جب تک قرآن کے خلاف نہ ہو اسیطرح کوئی خواب بھی ماننے کے لائق نہیں جب تک ہمارے موافق نہ ہو +

عصر | اس وقت چند ایک سکھ حضرۃ کی ملاقات کے واسطے آئے اور اثنائے ذکر میں آپ نے فرمایا کہ زبان سے تو ایک انسان بھی اپنا بندہ نہیں بن سکتا خدا کیسے اپنا بن سکتا ہے محبت ہوگی تو سچا تعلق ہوگی کھوٹ سے کوئی خدا سے کیا لے سکتا ہے +

قبل از عشا | صاحبزادہ سراج الحق صاحب نعمانی کے بھائی کے مریدوں میں سے ایک صاحب حضرت اقدس کی زیارت کے لئے تشریف لائے آپ سے خطاب ہو کر حضرت نے فرمایا کہ اس زمانہ میں عقلمند پر واجب ہوا ہوا ہے کہ وہ اس آسمانی سلسلہ کو پرکھیں دور دور سے انسان طرح طرح کی باتیں سنا کرتا ہے لیکن ایک حق ہے کہ قریب جاکر اپنے اعتراضات حل کرے یہ شبہات ایسی چیز ہیں کہ انسان کو دور کرا دیتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو مقام محبت کا ہوتا ہے اس سے متنفر ہوتی ہیں اور جو اطاعت کا ہوتا ہے اس سے بغاوت ہوتی ہے اور جو باتیں سمجھنے کے قابل ہوتی ہیں ان کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ ایسے وقت یا خود کسیکو وحی یا الہام ہو تو وہ سمجھ سکتے ہیں اور یا خود جیسے موقعہ پر جاکر تفتیش کریں۔ بلکہ اس میں اللہ تعالے سے بھی دعا کرے۔ اب دیکھئے ایک بیمار طبیب کے پاس جاتا ہے طبیب تو جان و دل سے چاہتا ہے کہ وہ اچھا ہو جاوے۔ مگر تاہم وہ اس کا علاج نہیں کر سکتا۔ کبھی تشخیص ٹھیک نہیں ہوتی۔ مرض کچھ اور علاج کچھ ہوتا ہے۔ کسی وقت تشخیص تو ٹھیک ہوتی ہے مگر وہ مرض ہی لا علاج ہوتا ہے۔ جیسے سل وغیرہ امراض ہیں کہ آج تک ان کا علاج دریافت نہیں ہوا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان بہت عاجز ہے اور اسے کو چاہئے

کر دیا ہوا ہے ہیں بہت کوشش کرتے ہیں اور جلد باز ہیں اور عقل پر زور دیتے ہیں کیونکہ اس سے غلطی ہو جاتی ہے۔ دیکھا جاتا ہے کہ عیسائیوں کی عقل کیسی تیز ہے کیسی کیسی صنعتیں ایجاد کی ہیں گویا بالکل دنیا کو نیا کر دیا ہے ہر ایک پرانی شے کی جگہ ایک نئی شے موجود ہے مگر چونکہ دینی معاملات میں خدا سے مدد نہ مانگی گھمنڈ اور فخر کیا اس لئے عقل آخر کار ماری گئی کہ کوے کی طرح نجاست پر دانت مارا۔ سب پڑھ پڑھا کر ڈبو دیا اس لئے اپنی رائے اور فیصلہ پر بھروسہ نہ کرنا چاہیے ہر ایک نبی میں یہ کمال تھا کہ ہر وقت خدا پر بھروسہ رکھتے اپنی عقل اور طاقت پر ان کو ذرہ بھر اعتبار نہ تھا چونکہ وہ ہر وقت خدا سے مدد مانگتے ہیں اسی لئے ہر وقت ان کو خدا سے مدد ملتی ہے خدا کے بغیر کوئی طاقت اور مدد نہیں ملتی اگر عقل پر گھمنڈ کریگا تو شہد کی مکھی کی جگہ نجاست کی مکھی کی طرح ہوگا لیکن اگر خدا سے مدد چاہے گا تو ایک نور اُسے ملیگا کہ جس سے مدد پا کر وہ بڑے بڑے تجلیات الٰہی کا اگر مظہر بنجاوے تو سچ ہے۔ جیسے چاند اپنا نور آفتاب سے اکتساب کرتا ہے اسی طرح وہ نور حاصل کرتا ہے جیسے وہ بالمقابل آفتاب کے ہوتا ہے اس کی روشنی بڑھتی جاتی ہے اور جیسے جیسے اس کے مقابل سے ہٹتا جاتا ہے اس کی روشنی کم ہوتی جاتی ہے اور اندھیرا بڑھتا جاتا ہے۔ بالمقابل آنے کے معنے ہیں کونوا مع الصادقین صادقوں کی صحبت میں رہنا بہت ضروری ہے خواہ انسان کیسا علم رکھتا ہو۔ طاقت رکھتا ہو لیکن صحبت میں رہنے سے جو اس کے شبہات دور ہوتے ہیں اور اسے علم حاصل ہوتا ہے وہ دوسرے طور سے حاصل نہیں ہوتا۔

+

مورخہ ۳ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

آجکل پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر باجماعت ادا کیں۔

سیر: حضرت صاحب تشریف لائے نوکل کے نو وارد مہمان بھی ہمراہ سیر کو چلے آپنے ان کو مخاطب کرکے فرمایا زندگی کا اعتبار نہیں ہے۔ ایک دن آنے کا ہے اور ایکدن جانے کا ہے معلوم نہیں کب مرنا ہے۔ علم ایک طاقت انسان کے اندر ہے اس کے اوپر وساوس اور شبہات پڑتے ہیں۔ عادتوں کے کیڑے مثل برتن کی میل کی طرح انسان کے اندر چمٹے ہوئے ہیں اس کا علاج یہی ہے کہ کونوا مع الصادقین پس اگر آپ چندروز یہاں ٹھہرے رہیں تو اس میں آپ کا کیا حرج ہے اس طرح ہر ایک بات کا موقع آپ کو ملجائیگا۔ دنیا کے کام تو یوں ہی چلے چلتے ہیں اور کبھی ختم نہیں ہوتے۔ سعدی

کار دنیا کسے تمام نکرد
ہر چہ گیرید مختصر گیرید

بہت لوگ ہمارے پاس آئے اور جلد رخصت ہونے لگے ہم نے ان کو منع کیا مگر وہ چلے گئے آخر کار پیچھے سے انہوں نے خط روانہ کئے کہ ہم نے گھر پہنچکر بنایا تو کچھ نہیں اگر ٹھہر جاتے تو اچھا ہوتا اور انہوں نے یہ بھی لکھا کہ ہمارا جلدی آنا ایک شیطانی وسوسہ تھا۔

یہ مرحلہ اس لئے قابل طے ہے کہ آنحضرت نے بڑی تاکید فرمائی ہے کہ جب دنیا ختم ہونے پر ہوگی تو اس امت میں سے مسیح موعود پیدا ہوگا۔ لوگوں کو چاہیے کہ اس کے پاس پہونچیں خواہ ان کو برف پر چلکر جانا پڑے۔ اس لئے صحبت میں رہنا ضروری ہے کیونکہ یہ سلسلہ آسمانی ہے پاس رہنے سے باتیں جو ہوں گی ان کو سنیگا۔ جو کوئی نشان ظاہر ہو اُسے سوچے گا۔ آگے ہی زندگی کا کونسا اعتبار تھا مگر اب تو جب سے یہ سلسلہ طاعون کا شروع ہوا ہے کوئی اعتبار مطلق نہیں رہا آپ نفس پر جبر کرکے ٹھہرے اور جو شبہ و خیال پیدا ہو سناتے رہیے۔ ۔۔ تیرہ اور لوگ جو آتے ہیں ان کی باتیں اور شبہات کا سننا بھی ہمارا فرض ہے اس لئے آپ بھی اپنے شبہات ضرور سنائیے۔ یہ ہم نہیں کہتے کہ ہدایت ہو یا نہ ہو۔ ہدایت تو امر ربی کسی کے اختیار میں نہیں ہے۔

یہ بات سمجھنے والی ہے کہ ہر ایک مسلمان کیوں مسلمان کہلاتا ہے۔ مسلمان وہی ہے جو کہتا ہے کہ اسلام برحق ہے حضرت محمد صلعم نبی ہیں۔ قرآن کتاب آسمانی ہے۔ اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں ان سے باہر نجاؤنگا نہ عقیدہ میں نہ عبادت میں نہ عملدرآمد میں۔ میری ہر ایک بات اور عمل اس کے اندر اندر ہی ہوگا اب اس کے مقابل پر آپ انصاف سے دیکھیں کہ آجکل گدی والے اس ہدایت کے موافق کیا کچھ کرتے ہیں اگر وہ خدا کی کتاب پر عمل نہیں کرتے تو قیامت کو اس کا جواب کیا ہوگا کہ تم نے میری کتاب پر عمل نکیا۔ اس وقت طواف قبر۔ کنجریوں کے جلسے اور مختلف طریقہ ذکر کے جن میں سے ایک آرہ کا ذکر بھی ہے ہوتے ہیں لیکن ہمارا سوال ہے کہ کیا خدا بھول گیا تھا کہ اس نے یہ تمام باتیں کتاب میں نہ لکھدیں اور نہ رسول کو تبلائیں۔ جو رسول اللہ صلی اللہ کی عظمت جانتا ہے اسے ماننا پڑیگا کہ اللہ اور اس کے رسول کے فرمودہ کے باہر نہ جانا چاہیے۔ کتاب اللہ کے برخلاف جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب بدعت ہے اور سب بدعتیں اُنکا یہ اسلام اس بات کا نام ہے کہ بجز اس قانون کے جو مقرر ہے ادھر ادھر بالکل نجاوے۔ کسیکا کیا حق ہے کہ بار بار ایک شریعت بنا دے۔

بعض پیرزادے چوڑیاں پہنتے ہیں مہندی لگاتے ہیں لال کپڑے ہمیشہ رکھتے ہیں سدا سہاگن انکا نام ہوتا ہے۔ اب ان سے کوئی پوچھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو مرد تھے۔ اس کو مرد سے عورت بننے کی کیا ضرورت پڑی ہمارا اصول آنحضرت صلعم کے سوا اور کتاب قرآن کے سوا اور طریق سنت کے سوا نہیں کس شے نے انکو جرأت دی ہے کہ اپنی طرف سے وہ ایسی باتیں گھڑلیں۔ بجائے قرآن کے کافیاں پڑھتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انکا دل قرآن سے کھٹا ہوا ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا کہ جو میری کتاب پر چلنے والا ہو وہ ظلمت سے نور کی طرف آوے گا۔ اور کتاب پر اگر نہیں چلتا تو شیطان اس کے ساتھ ہوگا مگر جو خدا کے بندے ہوتے ہیں ان میں خوشبو اور برکت ہوتی ہے۔ فریب اور مکر سے ان کو کوئی غرض نہیں ہوتی۔ جیسے آفتاب اسے چمکتا ہوا نظر آتا ہے ایسے ہی دور سے ان کی چمک دکھلائی دیتی ہے اور دنیا میں اصل چمک انہی کی ہے یہ آفتاب اور قمر وغیرہ تو صرف نمونہ ہیں ان کی چمک دائمی نہیں ہے کیونکہ یہ غروب ہوجاتے ہیں لیکن وہ غروب نہیں ہوتے جسکو خدا اور رسول کی محبت کا شوق ہے اور ان کے خلاف کو پسند نہیں کرتا اور عفونت اور بدبو کو محسوس کرنیکا اس میں مادہ ہو وہ فوراً آجائیگا کہ یہ طریق اسلام سے بہت بعید ہے مثل یہود کے خدا نے ان کو چھوڑ دیا ہے بلعم کی طرح اب مکر و فریب کے سوا ان کے پاس کچھ نہیں رہا صفائی والا انسان جلد دیکھ لیتا ہے کہ یہ جسم اس حقیقی روح سے خالی ہے۔

انسان توجہ کرے تو اُسے پتہ لگتا ہے کہ جو لوگ صم بکم ہو کر سجادہ نشینوں کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہیں اور عرسوں وغیرہ میں شریک ہو جاتے ہیں۔ ان کو یہ خیال نہیں آتا کہ وہ کونسی روشنی ہے جو کہ خانہ کعبہ سے شروع ہوئی تھی اور تمام دنیا میں پھیلی تھی اور انہوں نے اُس میں سے کس قدر حصہ لیا ہے ان کو ہرگز وہ نور نہیں ملتا جو آنحضرت مکہ سے لائے اور اس سے کل دنیا کو فتح کیا آج اگر رسول اللہ صلعم پیدا ہوں تو ان لوگوں کو جو امت کا دعویٰ کرتے ہیں کبھی شناخت بھی نہ کرسکیں۔ کونسا طریقہ آپکا ان لوگوں نے رکھا ہے شریعت تو اسی بات کا نام ہے کہ جو کچھ آنحضرت نے دیا ہے اُسے لیلے اور جس بات سے منع کیا ہے اس سے ہٹے اب اس وقت قبروں کا طواف کرتے ہیں ان کو مسجد بنایا ہوا ہے عرس وغیرہ ایسے جلسے نہ منہاج نبوت ہے نہ طریق

سنت ہے اگر منع کرو تو غیظ و غضب مین آتے ہین اور دشمن بنجاتے ہین - چونکہ یہ آخری زمانہ ہے - ایسا ہی ہونا چاہئے تہا لیکن اسی زمانہ کے فسادون کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا کہ اس زمانہ مین اکیلا رہنا اور اکیلا مرجانا یا درختون سے پنجہ مارکر مرجانا ایسی صحبتون سے اچہا ہے ہم دیکھتے ہین کہ سب چیزین پوری ہو رہی ہین انسان دوسرے کے سمجہانے کچھ نہین سمجھ سکتا - دل مین کسی بات کا بٹھلا دینا یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے - حدیث شریف مین ہے کہ خدا جب کسی سے نیکی کرتا ہے تو اُسے سمجھ عطا کرتا ہے اس کے دل مین فراست پیدا ہو جاتی ہے اور دل ہی معیار ہوتا ہے مگر مجوب دل کام نہین آتا یہ کام ہمیشہ پاک دل سے نکلتا ہے - من کان فی ھذہٖ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ

ان باتون کے لئے دعا کرنی چاہئے خدا کے فضل کے سوا تبدیلی نہین ہوتی - اعمال نیک کے واسطے صحبت صادقین کا نصیب ہونا بہت ضروری ہے یہ خدا کی سنت ہے ورنہ اگر چاہتا تو آسمان سے قرآن شریف یونہی بھیجدیتا اور کوئی رسول نہ آتا مگر انسان کو عمل درآمد کے لئے نمونہ کی ضرورت ہے پس اگر وہ نمونہ نہ بھیجتا رہتا تو حق مشتبہ ہو جاتا -

اب اس وقت علماء مخالف ہین اس کی وجہ کیا ہے صرف یہی کہ مین باربار کہتا ہون کہ تمہارے عقیدہ وغیرہ سب خلاف اسلام ہین اس مین میرا کیا گناہ ہے مجھے تو خدا نے مامور کیا ہے اور تبلاتا ہے کہ ان غلطیون کو نکال دیا جاوے اور منہاج نبوت کو قائم کیا جاوے اب یہ لوگ میرے مقابلہ پر قصہ کہانیان پیش کرتے ہین حالانکہ مجھے خود ہر ایک امر بذریعہ وحی والہام کے تبلایا جاتا ہے ان کے کہنے سے مین اسے کیسے چھوڑدون - ان کا عقیدہ ہے کہ جب مسیح آوے گا تو جس قدر غلطیان ہون گی ان کو نکال دیگا اگر اس نے سب کچھ انہی کا قبول کرنا ہے اور اپنی طرف سے کچھ نہین کہنا تو بتلاؤ کہ پھر اوس کا کام کیا ہوگا ...... آنحضرت کے وقت مین بھی یہی طریق ایسے لوگون کا تہا کہ دور سے بیٹھے شور مچاتے اور پاس آکر نہ دیکھتے ابوجہل نے مخالفت تو سالہاسال کی مگر پیغمبر خدا کی صحبت مین ایک دن بھی نہ بیٹھا - حتی کہ مرگیا اسی لئے خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے ولا تقف ما لیس لک بہٖ علم - اب اُن سے پوچھا جاوے کہ بلا تحقیق کے کیون فتوے لگاتے ہو یہ خود کہتے تھے کہ صدی کے سر پر آنے والا ہے پھر انہی کی کتابون مین لکہا ہوا تہا کہ کسوف خسوف ہوگا - طاعون پڑے گی حج بند ہوگا - ایک ستارہ جو مسیح کے وقت نکلا تہا نکل چکا ہے - اونٹون کی سواری بیکار ہوگئی ہے اسیطرح سب علامتین پوری ہوگئین ہین مگر ان لوگون کا یہ کہنا کہ ابھی مسیح نہین آیا یہ معنے رکھتا ہے کہ یہ لوگ چاہتے ہین کہ آنحضرت کی کوئی پیشگوئی پوری نہ ہو یہ سب اندرونی نشان ہین اب بیرونی دیکھئے کہ صلیب کا غلبہ کس قدر ہے نصاریٰ نے تردید اسلام مین کیا کیا کوشش کی ہین اور خود اندرونی طور پر تقویٰ - زہد - دیانت مین فرق آگیا ہے - برائے نام مسلمان ہین جھوٹی گواہیان دیتے ہین - خیانتین کرتے ہین قرضہ لیکر دبا لیتے ہین اگر خدا کو یہ منظور ہوتا کہ اسلام ہلاک ہو جاوے اور اندرونی اور بیرونی بلائین اسے کہا جاوین تو وہ کسی کو پیدا نہ کرتا اس کا وعدہ نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون کا کہان گیا اول تو تاڑ تاڑ مجدد آئے مگر جب مسلمانون کی حالت تنزل مین ہوئی - بداطواری ترقی کر لی جاتی ہے سعادت کا مادہ انہین نہ رہا اور اسلام غرق ہونے لگا تو خدا نے ہاتھ اٹھا لیا - جب کہو تو یہی جواب ہے کہ حدیثون مین لکہا ہے ۳۰ دجال آوین گے یہ بھی ایک دجال ہے - او کمبختو تمہاری قسمت مین دجال ہی لکھے ہین غرضیکہ یہ باتین غور کے قابل ہین مگر دل کے کھولنے کی کنجی خدا کے ہاتھ مین ہے جب تک وہ نہ کھولے دل مین اثر نہین ہوتا ابوجہل بھی تو ۱۳ برس تک باتین سنتا ہی رہا - یہی ہماری جماعت ہے اس کی کونسی عقل زیادہ ہے کہ انہون نے حقیقت کو سمجھ لیا اور بعضون نے نہ سمجھا - ایسے ہی دماغ اعضاء وغیرہ باقی سب مخالفون کے ہین - مگر وہ اس حقیقت کو نہین پہنچتے ان کے دلون کو قفل لگے ہین ؞

مختلف اعتراضات کے جواب پر فرمایا کہ اسے دوکانداری کہتے ہین - ہر تو دوکان مگر خدا کی اگر انسان کی ہوتی تو دوالہ نکل جاتا - ٹوٹ جاتی مگر خدا کی ہے جو محفوظ ہے ؞

ہمارے گروہ کی خدا نے خود مدد کی ہے کہ اتنی جلدی ترقی کردی - یہ مسجدون کے ملان وغیرہ جب دیکھینگے کہ اب ان کی تعداد بہت ہے خود ہی ہان مین ہان ملا دینگے ؞

قبل از عشاء | بٹالہ مین ایک خانسامہ جو مشنری لیڈی کے ہان ملازم تہا - حضرت صاحب کا خادم تہا - مشنری لیڈی نے اسے اس تعصب کے باعث برخاست کردیا حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اگر مکھن کہاتے دانت جاتے ہین تو جاوین - مشنری لیڈی نے اسے کہا تہا کہ تم اتنی دیر ہمارے پاس رہے اور اثر نہ ہوا - اس پر حضرت نے فرمایا کہ اثر تو ہوا کہ اس نے مقابلہ کرکے دیکھ لیا کہ حق ادھر ہے ؞ فقط -

---

مورخہ ۴ مارچ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین ؞

سیر | آج کی سیر مین کوئی تقریر نہین ہوئی مختلف اذکار پر آپ نے کچھ کچھ فرمایا جو ذیل مین درج ہے -

تجربہ ہے کہ جب ہندوؤن مین سے مسلمان ہوتے ہین تو وہ متقی ہوتے ہین جیسے مولوی عبید اللہ صاحب

سناتن دہرم والے زور اہل کو چھوڑکر وہ تمام باتین مانتے ہین جنکے ہم قائل ہین خدا کو خالق مانتے ہین فرشتون پر بھی انکا ایمان ہے نیوگ کے سخت مخالف ہین ؞

جو لوگ اخلاص سے اسلام مین داخل ہوتے ہین وہ کوئی شرط نہین باندھتے جو شرطین پیش کرکے اسلام لانا چاہتا ہے وہ ضرور کھوٹ رکھتا ہے -

آسمان سے بارش ہو یا ہوا چلے تو کوئی روک نہین سکتا لیکن پرنالہ وغیرہ کا پانی روکا جا سکتا ہے ؞

لب یعنی موچھونکا ترشوانا | ایک صاحب نے عرض کی کہ خواب مین مین نے اپنی موچھون کو کترے ہوئے دیکھا ہے فرمایا کہ لبون کے کترنے سے مراد انکساری اور تواضع ہے - زیادہ لمبے رکھنا تکبر کی علامت ہے جیسے انگریز اور سکھ وغیرہ رکھتے ہین پیغمبر خدا نے اسی لئے اسے منع کیا ہے کہ تکبر نہ رہے اسلام تو تواضع سکہاتا ہے جو خواب مین دیکھے تو اس مین فروتنی بڑھ جاویگی -

قبل از عشاء | امریکا ایک اخبار منگنے رہے بنام آرگونات

مورخہ ۵ مارچ ۱۹۰۳ء

آج سیر ملتوی رہی پانچون نمازین حضرۃ اقدس نے اپنے وقت پر باجماعت ادا کین سوائے عشاء کے اور کوئی مجلس اور ذکر نہ ہوا ؞

قبل از عشاء | ایک خادم نے حضرت اقدس سے رخصت طلب کی انکا وطن یہان سے دور دراز تہا اور ایک عرصہ سے آکر حضرت کے قدمون مین موجود تھے انکی رخصت طلب کرنے پر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ انسان کی فطرت مین یہ بات ہوتی ہے اور میری فطرۃ مین بھی ہے کہ جب کوئی دوست جدا ہونے لگتا ہے تو دل میرا غمگین ہوتا ہے کیونکہ خدا جانے پھر ملاقات ہو یا نہ ہو اس عالم کی یہی وضع پڑی ہے خواہ کوئی ایک سو سال زندہ رہے آخر پھر جدائی ہے مگر مجھے امر پسند ہے کہ عید الضحیٰ نزدیک ہے وہ کرکے آپ جاوین جب تک سفر کی طیاری کرتے رہین - باقی مشکلات کا خدا حافظ ہے

مورخہ ۶ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

جمعہ کی نماز مسجد اقصیٰ میں ادا کرنے کے بعد چند ایک گرد و نواح کے آدمیوں نے بیعت کی۔ بیعت کے بعد حضرت اقدس کھڑے ہو گئے اور آپ نے ان کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ جب آدمی توبہ کرتا ہے تو خدا تعالےٰ اس کے پہلے گناہ بخشدیتا ہے۔ قرآن میں اس کا وعدہ ہے۔ ہر طرح کے دکھ انسان کو دنیا میں ملتے ہیں مگر جب خدا کا فضل ہوتا ہے تو ان سب بلاؤں سے انسان بچتا ہے اس لئے تم لوگ اگر اپنے وعدہ کے موافق قائم رہوگے تو وہ تم کو ہر ایک بلا سے بچالیگا نماز میں پکے رہو۔ جو مسلمان ہو کر نماز نہیں ادا کرتا ہے وہ بے ایمان ہے۔ اگر وہ نماز نہیں ادا کرتا تو بتلاؤ کہ ایک ہندو میں اور اس میں کیا فرق ہے۔ زمینداروں کا دستور ہے کہ ذرا ذرا سے عذر پر نماز چھوڑ دیتے ہیں کپڑے ناپاک کا بہانہ کرتے ہیں لیکن اصل بات یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس کپڑے نہ ہوں تو اوسی میں نماز پڑھ لے اور جب دوسرا کپڑا ملجاوے تو اسکو بدل دے اسیطرح اگر غسل کرنے کی ضرورت ہو اور بیمار ہو دے تو تیمم کرے۔ خدا نے ہر ایک ہم کی آسانی کردی ہے تاکہ قیامت میں کسی کو عذر نہ ہو اب ہم مسلمانوں کو دیکھتے ہیں کہ شطرنج گنجفہ وغیرہ بیہودہ باتوں میں وقت گذارتے ہیں ان کو یہ خیال تک نہیں آتا کہ اگر ہم ایک گھنٹہ نمازوں میں گذاردینگے تو کیا حرج ہوگا۔ سچے آدمی کو خدا مصیبت سے بچاتا ہے اگر پتھر بھی برسیں تو بھی اُسے ضرور بچا دے گا اگر وہ ایسا کرے تو سچے اور جھوٹے میں کیا فرق ہو سکتا ہے لیکن یاد رکھو کہ صرف ٹکریں مارنے سے خدا راضی نہیں ہوتا کیا دنیا اور کیا دین میں جب تک پوری بات نہ ہو فائدہ نہیں ہوا کرتا جیسے میں نے کئی بار بیان کیا ہے کہ روٹی اور پانی جب تک سیر ہو کر نہ کھائے پیئے تو وہ کیسے بچ سکتا ہے یہ موت طاعون کی جواب آئی ہے یہ اس وقت ٹلیگی کہ انسان قدم پورا رکھے ادھورے قدم کو خدا پسند نہیں کرتا جو بات طاقت سے باہر ہے وہ تو خدا معاف کر دیگا مگر جو طاقت کے اندر ہے اس سے مواخذہ ہوگا جب انسان نیک بنتا ہے تو خدا کے فرشتے دائیں بائیں آگے پیچھے خدا کی رحمت اور فرشتے ہوتے ہیں سچا مومن ولی کہلاتا ہے اور اس کی برکت اس کے گھر اور اس کے شہر میں ہوتی ہے۔ جو خدا کو ناراض کرتا ہے وہ نجاست کھاتا ہے اگر انسان بدی کو خدا کے خوف سے چھوڑ دے تو خدا اس کی جگہ نیک بدلا اُسے دیتا ہے۔ مثلاً ایک چور اگر چوری کرتا ہے اور وہ چوری کو چھوڑ دیوے تو پھر خدا اس کی وجہ معاش حلال طور سے کر دیگا اسیطرح زمینداروں میں پانی وغیرہ چرا لینےکا دستور ہوتا ہے اگر وہ چھوڑ دیویں تو خدا ان کی کھیتی میں دوسرے طرف سے برکت دیدیگا ایک نیک متقی زمیندار کے واسطے خدا تعالےٰ بادل کا ٹکڑا بھیجدیا کرتا ہے اور اس کے طفیل دوسرے کھیت بھی سیراب ہو جاتے ہیں۔ خدا کو چھوڑ کر بدی اور گند میں رہنا صرف خدا کی نافرمانی ہی نہیں ہے بلکہ اس میں خدا تعالےٰ پر ایمان میں بھی نقص ہوتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ چور جب چوری کرتا ہے تو ایمان اس میں نہیں ہوتا اور زانی جب زنا کرتا ہے تو ایمان اس میں نہیں ہوتا۔ یاد رکھو کہ وسوسہ جو بلا ارادہ دل میں پیدا ہوتے ہیں اس پر مواخذہ نہیں ہوتا جب پکی نیت انسان کسی کام کی کرے تو اللہ تعالےٰ .... مواخذہ کرتا ہے اچھا آدمی وہی ہے جو دل کو ان باتوں سے ہٹا دے ہر ایک عضو کے گناہ ہونے سے بچے یا نہ سے کوئی بدی کا کام نکرے کان سے کوئی بری بات چغلی غیبت گلہ وغیرہ نہ سنے۔ آنکھ سے محرمات پر نظر نہ ڈالے پاؤں سے کسی گناہ کی جگہ چلکر نہ جاوے۔

بار بار میں کہتا ہوں کہ تم لوگ طاعون سے بے خوف نہ ہو اور یہ نہ سمجھو کہ اب اس کا دورہ ختم ہو گیا ہے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم کو کیوں نہیں آتی اور وہ بدی پر مصر ہیں ان کو وہ ضرور پکڑے گی۔ اس کا دستور ہے کہ اول دورہ دور رہتی ہے۔ اب دیکھو کہ مکہ میں قحط بھی پڑا وبا بھی آئی لیکن ابوجہل کا بال بھی بانکا نہ ہوا حالانکہ وہ آنحضرت (صلعم) کا سخت دشمن تھا۔ ۱۴ برس تک خدا نے اُسے ایسا رکھا کہ سر درد تک نہ ہوا آخر وہاں ہی قتل ہوا جہاں پیغمبر خدا نے اس کا نشان بتایا تھا۔ اس دنیا میں اللہ تعالےٰ سب کام پردہ سے کرتا ہے اگر وہ قہری تجلی ایک دن دکھا دے تو سب ہندو وغیرہ مسلمان ہو جاویں۔ تم میں سے کوئی تکبر اور غرور سے یہ نہ کہے کہ مجھے طاعون نہیں آئی خدا تعالےٰ شریروں کو اس لئے مہلت دیتا ہے کہ شاید باز آجاویں اور ہدایت ہو۔

آج تم لوگوں نے توبہ کی ہے اگر سچے دل سے کی ہے تو پہلے سارے گناہ معاف ہو گئے اب اس وقت سے پھر نیا حساب کتاب شروع ہوگا۔ فرشتوں کو حکم ہوا ہے کہ تمہارے گذشتہ نامہ اعمال سب چاک کر دیویں اور تم نے اب ایک نیا جنم لیا ہے یاد رکھو کہ جیسے ایک آقا نے اپنے غلام کے بہت سے قصور معاف کر دئے ہوں اور اُسے تاکید ہو کہ اب کروگے تو سخت سزا ہوگی۔ پھر اگر وہ کوئی قصور کرے تو اُسے سخت غصہ آتا ہے ایسا ہی حال خدا کا ہے۔ خدا تعالےٰ کہتا ہے اگر اس کے بعد کوئی باز نہ آیا تو اس کا .... غضب بڑھ کر ہوگا جیسے وہ ستار ہے ویسا ہی منتقم اور غیور بھی ہے قرآن کو بہت پڑھو۔ نمازوں کو ادا کرو۔ عورتوں کو سمجھاؤ۔ بچوں کو نصیحت کرو کوئی عمل اور بدعت ایسی نہ کرو جس سے خدا ناراض ہو اگر ایسا کروگے تو خدا تعالےٰ تم میں اور دوسرے لوگوں میں فرق کر کے دکھلا دیگا۔

قبل از عشاء | جس صاحب نے کل حضرت اقدس سے رخصت طلب کی تھی اُن سے مخاطب ہو کر حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہی مناسب ہے کہ عید کی نماز کے بعد روانہ ہوں کیونکہ پھر سخت گرمی کا موسم آنیوالا ہے سفر میں بہت تکلیف ہوگی میں نے جیسے آپ سے وعدہ کیا ہے دعا کرتا رہونگا مجھے کسی امیر یا بادشاہ کا خط نہیں ہے میرا کام دعا کرنا ہے۔

ہم سے رخصت ہونیوالے احمدی دوست نے کہا کہ حضرت جب سے میں آپ پر ایمان لایا ہوں میں آج تک فرق نہیں کر سکا کہ میری محبت آپ سے زیادہ ہے یا آنحضرت (صلعم) سے اور یہ بھی نہیں معلوم کہ میں خدا سے زیادہ پیار کرتا ہوں یا آپ سے حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ فطرت انسانی ہے بعض علی شناکلہ یہی ہے جب زر کو آگ میں ڈالتے ہیں تو آخر کار وہ ایسا ہی ہو جاتا ہے کہ آگ میں اور اس میں کوئی فرق نہیں رہتا اور اگر وہ آگ سے الگ ہو جاوے تو بھی ایک مفید نشے ضرور رہتا ہے صرف اتنی بات ہوتی ہے کہ چمک اس میں نہیں رہتا آگ اپنے رنگ میں لا کر چمک اس سے دور کر دیتی ہے۔

توبہ کی انتہا فنا ہے جس کے معنے رجوع کے ہیں یعنی خدا تعالےٰ کے نزدیک ہونا یہی آگ ہے جس سے انسان صاف ہوتا ہے جو شخص اس کے نزدیک قدم رکھنے سے ڈرتا ہے کہ کہیں آگ سے جل نہ جاوے وہ ناقص ہے لیکن جو قدم آگے رکھتا ہے اور جیسے پروانہ آگ میں گر کر اپنے وجود کو جلاتا ہے ویسے ہی وہ بھی گرتا ہے۔ وہ کامیاب ہوتا ہے مجاہدات کی انتہا فنا ہی ہے اس کے آگے جو بقا ہے وہ امر کسی نہیں بلکہ وہبی ہے اس کاروبار کا انتہا مرنا ہے اور یہ تخم ریزی ہے اس کے بعد روئیدن یعنی پیدا کرنا وہ فعل خدا کا ہے۔ ایک دانہ زمین میں جا کر جب بالکل نیست ہوتا ہے تو پھر خدا تعالےٰ اُسے سبزہ بنا دیتا ہے مگر یہ مرحلہ بہت خوفناک ہے، بالکل ٹھیک کہا ہے ؎

عشق اول سرکش و خونی بود۔ تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

جب آدمی سلوک میں قدم رکھتا ہے تو ہزار ہا بلا اس پر وارد ہوتی ہیں۔ جیسے جنات اور دیو نے حملہ کر دیا ہے مگر جب وہ شخص فیصلہ کر لیتا ہے کہ میں اب واپس نہ ہونگا اور اسی راہ میں جان دیدونگا تو پھر وہ حملہ نہیں ہوتا اور آخر کار وہ بلا ایک باغ میں متبدل ہو جاتی ہے اور جو اس سے ڈرتا ہے اس کے لئے وہ دوزخ بنجاتی ہے اس کا انتہائی مقام

درس قرآن کے متعلق

ضروری نوٹ

ذنب ایک ایسا لفظ ہے جس کے معنے اردو زبان میں گناہ کے کئے جاتے ہیں اور انسان سے جسقدر دوسرے حرکات یا افعال یا اعمال اللہ تعالیٰ کی نافرمانی یا اس سے قطع تعلق کے رنگ میں سرزد ہوتے ہیں۔ اور ان کے جسقدر مختلف الفاظ قرآن میں ہیں ان کے معنے بھی گناہ کے کئے جاتے ہیں حالانکہ وہ ہر ایک لفظ اپنا الگ الگ مفہوم رکھتا ہے اور ہر ایک مرتکب کی اعتقادی اور عملی حالت کے لحاظ سے اسپر بولا جا سکتا ہے۔

ذنب کا لفظ وسیع ہے اور ان تمام معانی کو اپنے اندر رکھتا ہے جو ان کے مختلف عیوب پر اطلاق پاتے ہیں اور جب لفظ کسی پر بولا جاتا ہے تو اس کے معنے اسی نقص یا بدی کے ہوتے ہیں جس کا ارتکاب اس شخص کی شان اور حالت کے لحاظ سے ممکن ہو اور اگر ذنب کے معنے کرنے ہوئے محل شناسی کو کام نہ لیویں تو اس سے ایک بڑا نقص یہ پیدا ہوگا کہ جب کسی کو مذنب کہا جاویگا تو اسے لوگ ایسے فعل کا مرتکب جان لینگے کہ جس کا ارتکاب اس بیچارے نے ساری عمر میں بھی نہ کیا۔ مثلاً ایک شخص رسم و رواج کی پابندی میں مبتلا ہے اور وہ کوشش کر رہا ہے کہ اس سے نجات پاوے تو وہ مذنب تو ضرور ہوگا مگر اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ وہ باغی یا شرابخور بھی ہے یا زانی بھی ہے غرضکہ لفظ ذنب کے معنے کرنے میں محل اور موقع شناسی ضروری ہے تاکہ تفاوت مراتب قائم رہے اور ایک شخص جو کہ چھوٹے چھوٹے گناہوں کا مرتکب ہو وہ بڑے بڑے گناہوں کا مرتکب سمجھا جاوے۔

جب کسی کو مجرم کہا جاوے گا تو اس کا ذنب جرم ہوگا نہ کہ فسق اسیطرح اثیم کا ذنب اثم ہوگا نہ کہ جرم علی ہذا القیاس

قرآن کریم میں لفظ ذنب کا جن معانی میں آیا ہے اس کی فہرست ہم ذیل میں درج کرتے ہیں اور یاد رہے کہ اس میں احادیث کے معنے ہرگز نہیں لئے گئے وہ اگر ضرورت ہوئی تو کسی اور وقت درج اخبار کئے جاوینگے۔

لفظ ذنب جن معانی پر مشتمل ہے وہ یہ ہیں

(۱) **جرم** - بمعنے باری تعالیٰ سے قطع تعلق کرنا۔ اس کی مثال جیسے ایک شخص کہتا ہے کہ میاں خالق سے خلقت رکھنی مشکل ہے اور مخلوق کے مقابل وہ کوئی عظمت اور پرواہ خالق کی نہیں کرتا اور اس سے قطع تعلق کر کے نافرمانی کی جرأت کرتا ہے اسے **مجرم** کہتے ہیں۔

(۲) **جناح** - بگڑ کر گناہ بن گیا ہے اس کے معنے کسی کی طرف جھکنا۔ پیار کرنا۔ جناح کا مرتکب خدا کی نافرمانی تو کرتا ہے مگر اس کو اس میں دلیری اور جرأت اس کے ارتکاب کی نہیں ہوا کرتی کچھ خوف بھی دل میں ہوتا ہے۔

(۳) **کفر** - سرے سے ہی ایک بات کا انکار کر دینا۔

(۴) **شرک** - خدا جیسا کسی اور کو ماننا۔

(۵) **فسق** - بدعہدی کرنی

(۶) **طغیان** - ارادۃً حد بندی کو توڑنا جیسے دریا کی طغیانی کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ مقررہ حدود سے پانی باہر نکل جاوے اس کے مرتکب کو **طاغوت کہتے ہیں**۔

(۷) **بغی** - بغاوت کی ایک قسم ہے اس میں دلیری ہوتی ہے کہ خدا بخشنہار ہے اس لئے عمداً بدی کا ارتکاب کرتا ہے۔

(۸) **رکن الی الظلم** - بدکاری کے ساتھ پیار اور تعلق کا ہونا مگر خود اس میں شریک ہونا ایسے بھی لوگ ہیں۔

(۹) **نفاق** - اس کے مرتکب میں ایک قسم کی دبدہ اور تذبذب دل میں ہوتا ہے۔ قوت فیصلہ کمزور ہوتی ہے۔ نہ مقابلہ کی طاقت ہوتی ہے نہ موافقت کی۔

(۱۰) **سوء** - کسی دوسرے کو ناخوش کرنا۔ اور احسان کے خلاف بدی سے پیش آنا۔

(۱۱) **فحشاء** کھلے قبائح کا مرتکب ہونا۔

(۱۲) **منکر** - کسی دوسرے کو دکھ دینا۔

(۱۳) **بغی** - جس بادشاہ کے زیر سایہ رعایا ہونا اسی کے مقابل علم کھڑا کرنا۔

(۱۴) **اثم** - شوخی اسی لئے اسے شراب پر استعمال کیا ہے اس سے طبیعت میں شوخی پیدا ہوتی ہے۔

(۱۵) **ہوا** - گری ہوئی خواہش۔ یعنی اپنے نفس کی لذت کی خاطر تنزل کو قبول کرنا۔ جیسے بعض خاندانی اور شریف لوگ کسی رنڈی وغیرہ سے نکاح کرتے ہیں اپنے **نفس** کی لذت پوری کرتے ہیں مگر نسل کا ستیاناس کر بیٹھتے ہیں

(۱۶) **تذبذب** - یعنی مداہنہ۔ چکنی چپڑی بات کرنا ہاں میں ہاں ملانا۔

(۱۷) **عدم استقلال** - یہ ہر ایک ناکامی کی جڑ ہے یعنی ایک بات پر قائم نہ رہنا۔

(۱۸) **رسم و رواج کی پابندی** - اس میں آبائی قومی مقتدیہ شامل ہے جس میں اکثر لوگ ہیں۔

یہ اوپر کے معنے ذنب کے ہیں جن میں ایک بھی کسی نبی کے حق میں استعمال نہیں ہوا اور نہ ان میں سے کوئی عیب نبی میں پایا جاتا ہے۔

(۱۹) **نسیان** بھول

(۲۰) **خطاء**

یہ دونوں قسمیں ذنب کی نبی سے سرزد ہو سکتی ہیں مگر جب وہ فرض تبلیغ کو ادا کر رہا ہو اور منصب رسالت کے لحاظ سے کام کر رہا ہو تو یہ بھی نبی سے سرزد ہوا کرتیں۔

(۲۱) **ظلم** - اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک محمود یعنی کسی کامیابی کے لئے اپنے آپ کو خطرات میں ڈالنا۔ دوسرے مذموم۔ جیسے حق تلف کرنا وغیرہ۔ اس لئے اسی خارج از بحث رکھا ہے۔

جمیلہ - سنا ہے بوا خدیجہ آج سے کچھ پیشتر تو تمہارا میاں بڑی درشت مزاج تھا تم ہی کہا کرتی تھیں کہ ذرا ذرا سی بات پر بگڑ بیٹھتے ہیں۔ جان عذاب میں تھی مگر اب تم نے کبھی شکایت نہیں کی۔

خدیجہ - ہاں بہن اس سے پہلے تو یہی حال تھا مگر سنا ہے کہتے ہیں کہ بگڑی بنتی ہے جب فضل خدا ہوتا ہے

جمیلہ - اچھا بہن بتاؤ تو سہی کہ بگڑی کیسے بنی؟

خدیجہ - کوئی مرزا جی مرزا جی کر کے مشہور ہیں قادیانی بھی ان کو کہتے ہیں ان کے مریدوں سے کہیں انکا میل جول ہوا ہے پہلے تو ان سے جھگڑتے جھگڑتے رہے آخر وہ ان کے پاس پہنچے کچھ دن وہاں رہکر یہ بھی ان کے مرید ہو گئے ہر مہینہ میں ایکدو دفعہ ہو آتے ہیں بس جب ہی کر کچھ مزاج دھیما ہو گیا ہے۔ میں تو مرزا جی کو دعائیں دیتی ہوں کہ دودھوں نہائیں اور پوتوں پھلیں کہ جن کی برکت سے میری جان عذاب سے بچی۔ **جمیلہ** اری بوا

تازہ حالات اور دلچسپ خبرین

عیسویت کے درخت کو اندر سے بھی کیڑا لگ گیا ہی

آسمان بارد نشان - الوقت میگوید زمین
این دو شاہد از پی تصدیق من استادہ اند
حضرت احمد مرسل یزدانی

میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب سے عیسائی مذہب کی بیخکنی کے لئے قلم اوٹھایا ہے اس کے ساتھ ہی خود زمانہ نے عیسویت کی تردید کے لئے بھی سامان ہر طرف سے بہم پہنچا دیئے ہیں تمام اسباب کا اس زمانہ مین جمع ہونا ایک بدیہی ثبوت حضرت میرزا صاحب کی صداقت کا ہے گویا آپکا دعوی بالکل اللہ کے ارادہ اور مشیت سے ہے ورنہ کوئی بتلا دے کہ زمانہ میں اسی وقت ان تمام شہادتون کا پیدا ہونا اگر میرزا صاحب کی دعاوی کی تائید نہین ہے تو کس کی تائید ہے۔ حضرت میرزا صاحب نے جب سے وفات مسیح کے مسئلہ کو پیش کیا ہے اس وقت خود زمانہ نے عجیب طور سے اس کی تائید کی ہے.... ادھر مسیح علیہ السلام کی قبر کا ثبوت ملا - ادھر مسیح اور مریم کا کشمیر مین آنا ثابت ہوا تاریخ نے شہادت دی کہ کشمیری اور پٹھان یہ قومین بنی اسرائیل سے ہین ان کی ہدایت کے لئے ضرور تھا کہ مسیح ان کی طرف آتا کیونکہ وہ بنی اسرائیل کی طرف مبعوث تھا ادھر ملک شام سے خود پطرس کے ہاتھ کا ایک کاغذ نکلا جس سے بڑے واضح طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ واقعہ صلیب کے پچاس سال بعد تک مسیح زمین پر زندہ موجود تھا۔ ایکطرف عیسائی قومون مین خود ایسے افراد پیدا ہوگئے ہین جوکہ عیسویت کے جانی دشمن ہین اور پادریون کو نیست و نابود کرنے کے واسطے وہ ادہار کھائے بیٹھے ہین جیسے کہ ہم البدر کے کسی نمبر مین اخبار فری تھنکر کی رائے وغیرہ کے حوالہ سے اس امر کو دکھا چکے ہین ۔ اب تعلیم یافتہ نوجوانون مین عیسویت کی جو گت بننے لگی ہے اس کا نمونہ ملاحظہ فرمایئے

اس وقت انگلینڈ مین عیسائی مذہب کا بڑا امر گڑہ آکسفورڈ کی یونیورسٹی ہے وہان سے ایک مذہبی سہ ماہی رسالہ نکلا کرتا ہے جس کے حوالہ سے امریکہ کے ایک میگزین نے لکھا ہے کہ وہان کے علماء فضلاء نے تجویز کیا ہے کہ نو تعلیم یافتہ جوانون کا اس وقت مذہبی مذاق بدلا ہوا ہے ان لوگون کو مذہبی امور مین آزادی ملنی چاہیئے اور پرانے طریقہ پر ان کو پابند کرنے کی ضرورت نہین اور ان کے سامنے ایسا مذہب پیش کرنا چاہیئے جوکہ قابل فہم ہو اسی اصول پر انہون نے ان طلباء کے لئے مذہبی تحقیقات کی رو سے ذیل کے سوالات تجویز کئے ہین *

(۱) کیا خدا شناخت کیا جا سکتا ہے *
(۲) کیا دعا قبول ہو سکتی ہے اور کوئی نتیجہ اس پر مرتب ہو سکتا ہے *
(۳) کیا یسوع مسیح انسان سے بڑھکر کچھ تھا اگر تھا تو اس کے کیا معنے ہین *
(۴) نئی پیدائش کے کیا معنے ہین *
(۵) کیا ایسا نہین ہو سکتا کہ مسیح کی اخلاقی باتون کو تو ہم لین اور اس کی ذاتیات کی باتون کو چھوڑدین *
(۶) کیا گناہ ایک کمزوری کا نام نہین ہے
(۷) کیا کفارہ کا عقیدہ ایک بے ایمانی کا عقیدہ نہین ہے *
(۸) کیا عیسائی مذہب کا اخلاق علمی اصول کے برخلاف ایک دیرینہ اور ناقابل تسلیم اخلاق نہین ہے -

اس کے اوپر امریکا کا اخبار رائے دیتا ہے کہ ان طلباء کو چاہیئے کہ جیسے اور کتابون کی جانچ اور پڑتال کرتے ہین ویسی ہی وہ بائیبل کی جانچ اور پڑتال کرین اور اس امر مین طالبعلمون کو آزادی ہونی چاہیئے بائیبل کی نامعقول باتون کو الہام کا پردہ ڈالکر کیون معقول کہا جاتا ہے طلباء کو اسپر بحث کی اجازت ہونی چاہیئے ہر ایک مذہب مین خوبی ہوتی ہے وہ کیون بائیبل پر پابند ہین وہ سوچین کہ عیسائی مذہب ابتلا مین ہے

ہماری رائے یہ ہے کہ دراصل یہ اسلام کے لئے راہ صاف کی جا رہی ہے اور نئی ذریت کے قلوب کو طیار کیا جا رہا ہے کہ وہ مسیح موعود کی تعلیم کو قبول کرین

نیوگ کا تھیٹر سنا گیا ہے کہ ملتان مین سناتن دہرم کے ہندو اپنی ہولی تہوار کی تقریب پر ایک تھیٹر کیا کرتے ہین جسمین آریہ صاحبون کے عقیدہ دیا نندی کے مطابق ایک آریہ اپنی بیاہتا بیوی کو اولاد کی خاطر ایک ہٹے کٹے مسٹنڈے بیرج داتا کے سپرد کرتا ہے تاکہ وہ اس سے ہمبستر ہوکر اسے اولاد نرینہ عطا کرے یا در ہے کہ سناتن دہرم والے نیوگ کے قائل نہین ہین اور صرف آریہ مذہب کا خاکہ اڑانے کی خاطر وہ نیوگ کا تھیٹر کرتے ہین

طوفان سول ملٹری لکھتا ہے کہ ہوا اور مینہہ کا سخت طوفان ملایا مین آیا ہے جس سے بہت سی جانون کا نقصان بھی ہوا ہے ایک جہاز مین کچھ مسافر تھے بصد مشکل وہ بال بال بچا ہے *

طاعون الہ اباد مین روزانہ اوسط ۱۵۰ موتون کی ہے اکثر لوگ بیٹھے بٹھائے بلا بخار و گلٹی مر جاتے ہین - گوجرانوالہ مین بھی طاعون کا سخت زور ہے لوگ ہراسان ہین ۔ یوگنڈا اوسط افریقہ مین ایک بیماری ایسی پیدا ہوئی ہے کہ لوگ رات کو سوتے ہین اور دن کو مردہ پائے جاتے ہین اس کی تحقیقات کے واسطے ایک کمیشن ڈاکٹرون کی ولایت سے معائنہ ہوکر وہان پہونچی ہے اس کا نام انہون نے سلیپنگ سکنس قرار دیا ہے

اصل مین یہ سب حضرت مسیح موعود کے نشان ہین جوکہ پورے ہو رہے ہین *

قصیدہ من تصنیف شیخ عبد الصمد احمدی ساکن صدر بازار چھاونی سیالکوٹ

گذشتہ اشاعت سے آگے

شر اوٹھایا جس نے جہلم مین — اپنے سکہ جما دیا تو نے
جو مزاحم ہوا مقابل مین — اسکو آخر جھکا دیا تو نے
جس نے مانا تجھے امام زمان — اس کو جنت دکھا دیا تو نے
تجھ پہ بہتان باندھی جن جن نے — اس کو جھوٹا بنا دیا تو نے
ہم کو دوزخ کی آگ سے احمد — ذرہ ذرہ بچا لیا تو نے
سوتے تھے ہم لحاف غفلت مین — اے مسیحا جگا دیا تو نے
تیرے پانے سے ربکو پایا ہے — دل ہی جانے ہے جو دیا تو نے
آفرین کہئے تیری ہمت پر — ایکعالم تھکا دیا تو نے
سیر تو دشمن ہیں تو مقابل مین — پست ہمت بنا دیا تو نے
ساری دنیا مین پھیلیگی طاعون — حکم آخر سنا دیا تو نے
ہان کسوف و خسوف رمضان مین — وعدہ حق کا دکھا دیا تو نے
تو کلیم خدا ہے اے مہدی — نام عیسٰی بنا دیا تو نے
کشتی دین کا ناخدا ہے تو — پار بیڑا لگا دیا تو نے
روتے پھرتے ہین دشمن اسلام — رخت ان کا بہا دیا تو نے
بول بالا ہو تیرا اے عیسٰی — ایک عالم جلا دیا تو نے
تو نے وہ فیصلے کئے آخر — جھگڑا سب کا چکا دیا تو نے
تیرے فیضون کا کیا کہنا ماہر — جاہلون کو پڑھا دیا تو نے
مین بھی گمنام اور جاہل تھا — ابتو شاعر بنا دیا تو نے
تری مدحت سرائی ہے مقصود — ہان خدا کا پتا دیا تو نے
دیکھا احمد کو ہم نے اے احمد — جب سے جلوہ دکھا دیا تو نے
مصطفٰے کی ہے تیرے پاس شبیہ — اپنا شیشہ لگا دیا تو نے
تھا مین خود گندہ اور ناکارہ — اس کو طاہر بنا دیا تو نے

شیخ فیض علی صابر منیجر اخبار نے بشیر ہند پریس امرتسر سے چھپوا کر قادیان دارالامان سے شائع کیا *

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۲۸

۴۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فیض علی صابر
مینیجر

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

(محمد افضل) (ایڈیٹر)

نمبر ۱۰	قادیان دارالامان ۲۷ مارچ ۱۹۰۳ء مطابق ۲۷ ذوالحجہ ۱۳۲۰ھ ہجری بروز جمعہ	جلد ۲

ڈائری

۱۴ مارچ ۱۹۰۳ء

مرد اپنے گھر کا امام ہوتا ہے پس اگر وہی بد اثر قائم کرتا ہے تو پھر کس قدر بد اثر پڑنے کی امید ہے - مرد کو چاہیے کہ اپنے قوائے کو برمحل اور حلال موقعہ پر استعمال کرے - مثلاً ایک قوت غضبی ہے جب وہ اعتدال سے زیادہ ہو تو جنون کا پیش خیمہ ہوتی ہے جنون میں اور اس میں بہت تھوڑا فرق ہے - جو آدمی شدید الغضب ہوتا ہے اُس سے حکمت کا چشمہ چھین لیا جاتا ہے بلکہ اگر کوئی مخالف ہو تو اس سے بھی مغلوب الغضب ہو کر گفتگو نہ کرے مرد کی ان تمام باتوں اور اوصاف کو عورت دیکھتی ہے اسیطرح وہ دیکھتی ہے کہ میرے خاوند میں فلان فلان اوصاف تقوی کے ہیں جیسے - سخاوت - حلم - صبر - اور جیسے اُسے پرکھنے کا موقع ملتا ہے وہ دوسرے کو مل نہیں سکتا اسی لئے عورت کو سارق بھی کہا ہے کیونکہ یہ اندر ہی اندر اخلاق کی چوری کرتی رہتی ہے حتی کہ آخر کار ایک وقت پورا اخلاق حاصل کر لیتی ہے ایک شخص کا ذکر ہے وہ ایک دفعہ عیسائی ہوا تو عورت بھی اس کے ساتھ عیسائی ہو گئی - شراب وغیرہ اول شروع کی پھر پردہ بھی چھوڑ دیا غیر لوگون سے بھی ملنے لگی خاوند نے پھر اسلام کی طرف رجوع کیا تو اُس نے بیوی کو کہا کہ تو بھی میرے ساتھ مسلمان ہو اس نے کہا کہ اب میرا مسلمان ہونا مشکل ہے یہ عادتین جو شراب وغیرہ آزادی کی پڑ گئی ہین

یہ نہین چھوٹ سکتین ٭

مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین ٭

سیر کتابون کی اشاعت کے متعلق خلیفہ صاحب سے فرمایا کہ ان کی اشاعت کرو ایسا نہو کہ صندوقون مین بند پڑی رہین ہمین معلوم ہوتا ہے کہ آریہ لوگ ان کتابون کے جواب مین ایک گالیون کا طومار لکھینگے کیونکہ جواب دینے کی تو ان مین طاقت نہین ہوتی صرف گند ہی گند بولین گے ہم نے تو نہایت نرم الفاظ مین لکھی ہین مگر یہ بہتان لگائے بغیر نہ رہینگے - شاید ایک اور کتاب پھر اس کے جواب مین لکھنی پڑے دیانند کو اسلام کی خبر نہین تھی مگر چونکہ اس نے کتابین ناگری زبان مین لکھین اس لئے لوگون کو اس کی گندہ زبانی کی خبر نہین ہوئی لیکھرام نے اردو مین لکھین اس کی خبر سب کو ہوئی -

میرا اصول ہے کہ جو شخص حکمت اور معرفت کی باتین لکھنا چاہے وہ جوش سے کام نہ لیوے ورنہ اثر نہوگا ہان بعض امور تو بر محل عبارت مین لکھنے پڑتے ہین مگر الحق مُر کا معاملہ ہو کر ہم اُس مین مجبور ہو جاتے ہین میرے خیال مین سناتن دہرم اور نسیم دعوت وغیرہ لاہور بمبئی - کشمیر وغیرہ شہرون مین آریون کے پاس ضرور روانہ کرنی چاہئین اگر شائع نہون

تو پھر وہی مثال ہے - زہر بہادن چہ سنگ وچہ زر

امامت مسجد اور ختم وغیرہ ایک سوال پر فرمایا کہ خدا کے پاک کلام قرآن کو ناپاک باتون سے ملا کر پڑھنا بے ادبی ہے وہ تو صرف روٹیون کی غرض سے ملان لوگ پڑھتے ہین اس ملک کے لوگ ختم وغیرہ دیتے ہین تو ملان لوگ لمبی لمبی سورتین پڑھتے ہین کہ شوربا اور روٹی زیادہ ملے ولا تشتروا بآیتی ثمنا قلیلا - یہ کفر ہے جو طریق آج کل پنجاب مین نماز کا ہے میرے نزدیک ہمیشہ سے اوس پر بھی اعتراض ہے - ملان لوگ صرف مقررہ آدمیون پر نظر کر کے جماعت کراتے ہین ایسا امام شرعاً ناجائز ہے صحابہ مین کہین نظیر نہین ہے کہ اس طرح اجرت پر امامت کرائی ہو پھر اگر کسیکو مسجد سے نکالا جاوے تو چیف کورٹ تک مقدمہ چلتا ہے یہان تک ایک دفعہ ایک ملا نے نماز جنازہ کی ۶ یا ۷ تکبیرین کہین لوگون نے پوچھا تو جواب دیا کہ یہ کام روزمرہ کے محاورہ سے یاد رہتا ہے کبھی سال مین ایک آدمی مرتا ہے تو کیسے یاد رہے - جب مجھے یہ بات بھول جاتی ہے کہ کوئی مرا بھی کرتا ہے تو اس وقت کوئی میت ہوتی ہے اسیطرح ایک ملا یہان آ کر رہا ہمارے میرزا صاحب نے اُسے محلے تقسیم کر دئیے ایک دن وہ روتا ہوا آیا کہ مجھے جو محلہ دیا ہے اس کے آدمیون کے قد چھوٹے ہین اس لئے اون کے مرنے پر جو کپڑا ملیگا اس سے چادر بھی نہ بنیگی اس وقت ان لوگون کی حالت بہت ردی ہے صوفی لکھتے ہین کہ مردہ کا مال کھانے سے دل سخت ہو جاتا ہے

مولود خوانی ایک شخص نے مولود خوانی پر سوال کیا فرمایا کہ

آنحضرت کا تذکرہ بہت عمدہ ہے بلکہ حدیث سے ثابت ہے کہ اولیاء اور انبیاء کی یاد سے رحمت نازل ہوتی ہے اور خود خدا نے بھی انبیاء کے تذکرے کی ترغیب دی ہے لیکن اگر اس کے ساتھ ایسے بدعات مل جاویں جن سے توحید میں خلل واقع ہو تو وہ جائز نہیں خدا کی شان خدا کے ساتھ اور نبی کی شان نبی کے ساتھ رکھو آجکل کے مولوں میں بدعت کے الفاظ زیادہ ہوتے ہیں اور وہ بدعات خدا کے منشاء کے خلاف ہیں اگر بدعات نہ ہوں تو پھر تو وہ ایک وعظ ہے آنحضرۃ کی بعثت پیدائش اور وفات کا ذکر ہو تو موجب ثواب ہے۔ ہم مجاز نہیں ہیں کہ اپنی شریعت یا کتاب بنالیویں بعض ملا اس میں غلو کر کے کہتے ہیں کہ مولود خوانی حرام ہے اگر حرام ہے تو پھر کس کی پیروی کرو گے کیونکہ جسکا ذکر زیادہ ہو اس سے محبت بڑھتی ہے اور پیدا ہوتی ہے مولود کیوقت کھڑا ہونا جائز نہیں ان اندہوں کو اس بات کا علم ہی کب ہوتا ہے کہ آنحضرت کی روح آگئی ہے بلکہ ان مجلسوں میں تو طرح طرح کی بدطینت اور بدمعاش لوگ ہوتے ہیں وہاں آپکی روح کیسے آسکتی ہے اور یہ کہاں لکھا ہے کہ روح آتی ہے۔

ولا تقف مالیس لک بہ علم

وہابی اور مشرک دونوں گمراہ ہیں امت وسط ہونا چاہیے | دونوں طرف کی رعایت رکھنی چاہیے جب تک وہابی جو کہ آنحضرۃ کی عظمت نہیں سمجھتا وہ بھی خدا سے دور ہے انہوں نے بھی دین کو خراب کر دیا ہے جب کسی نبی ولی کا ذکر آجاوے تو چلا اٹھتے ہیں کہ ان کو ہم پر کیا فضیلت ہے انہوں نے انبیا کے خوارق سے فائدہ اٹھانا نہیں چاہا۔ دوسرے فرقے نے شرک اختیار کیا حتی کہ قبروں کو سجدہ کیا اور اس طرح اپنا ایمان ضائع کیا۔

ہم نہیں کہتے کہ انبیاء کی پرستش کرو بلکہ سوچو اور سمجھو.... خدا بارش بھیجتا ہے۔ ہم تو اس پر قادر نہیں ہوتے مگر بارش کے بعد کیسی سرسبزی اور شادابی نظر آتی ہے اسیطرح انبیاء کا وجود بھی بارش ہے۔ پھر دیکھو کہ کوڑی اور موتی دونوں دریا ہی سے نکلتے ہیں۔ پتھر اور ہیرا بھی ایک ہی پہاڑ سے نکلتا ہے مگر سب کی قیمت الگ الگ ہوتی ہے اسیطرح خدا نے مختلف وجود بنائے ہیں انبیاء کا وجود اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے اور خدا کی محبت سے بھرا ہوا اس کو اپنے جیسا سمجھ لینا اس سے بڑھکر اور کیا کفر ہوگا۔ بلکہ خدا نے تو وعدہ کیا ہے کہ جو اس سے محبت کرتا ہے وہ انہی میں سے شمار ہوگا آنحضرۃ نے ایک دفعہ فرمایا کہ بہشت میں ایک ایسا مقام عطا ہوگا جس میں صرف میں ہی ہونگا ایک صحابی رو پڑا کہ حضور مجھے جو آپ سے محبت ہے میں کہاں ہوگا آپ نے فرمایا کہ تو بھی میرے ساتھ ہوگا۔ پس سچی محبت سے کام نکلتا ہے ایک مشرک ہرگز سچی محبت نہیں رکھتا۔ میں نے جہاں تک دیکھا ہے وہابیوں میں تیزی اور چالاکی ہوتی ہے خاکساری اور انکساری تو ان کے نصیب نہیں ہوتی یہ ایک طرح سے مسلمانوں کے آریہ ہیں وہ بھی الہام کے منکر یہ بھی منکر۔ جب تک انسان براہ راست یقین حاصل نہ کرے قصص کے رنگین ہرگز خدا تک پہنچ نہیں سکتا جو شخص خدا پر پورا ایمان رکھتا ہے ضرور ہے کہ اس پر کچھ تو خدا کا رنگ آجاوے گا۔

دوسرے گروہ میں سوائے قبر پرستی اور پیر پرستی کے کچھ روح باقی نہیں ہے قرآن کو چھوڑ دیا ہے۔ خدا نے **امت وسط** کہا تھا وسط سے مراد میانہ رو اور وہ دونوں گروہ نے چھوڑ دیا ہے پھر خدا فرماتا ہے **ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی**۔ کیا آنحضرۃ نے کبھی روٹیوں پر قرآن پڑہا تھا اگر آپ نے ایک روٹی پر پڑہا ہوتا تو ہم ہزار پر پڑھتے۔ ہاں آنحضرت نے ایک دفعہ خوش الحانی سے قرآن سنا تھا اور آپ اس پر روئے بھی تھے۔ جب یہ آیت آئی **کُنتَ علیہم شہیدا** آپ روئے اور فرمایا کہ بس کر میں آگے نہیں سن سکتا آپ کو اپنے گواہ گذرنے پر خیال گذرا ہوگا ہمیں خود خواہش رہتی ہے کہ کوئی خوش الحان حافظ ہو تو قرآن سنیں۔ آنحضرت نے ہر ایک کام کا نمونہ دکھلا دیا ہے وہ ہمیں کرنا چاہیے۔ سچے مومن کے واسطے کافی ہے کہ دیکھ لیوے کہ یہ کام آنحضرت نے کیا ہے کہ نہیں اگر نہیں کیا تو کرنیکا حکم دیا ہے کہ نہیں۔ حضرت ابراہیم ؑ آپ کے جد امجد تھے اور قابل تعظیم تھے کیا وجہ کہ آپ نے انکا مولود نہ کروایا (اس سے مراد یہ ہے کہ مولود بطور رسم و عادات کے نہ ہو اور نہ بدعت کے رنگ میں ہو۔ صرف ذکر کے طور پر جیسے اوپر بیان ہوا ہو تو قابل حرج نہیں ہے ۔ ایڈیٹر)

اشعار اور نظم | اشعار اور نظم پر سوال ہوا تو فرمایا کہ نظم تو ہماری مجلس میں بھی سنائی جاتی ہے آنحضرۃ نے بھی ایک دفعہ ایک شخص.... خوش الحان کی تعریف سنکر اس سے چند ایک اشعار سنے پھر فرمایا کہ **رحمک اللہ** یہ لفظ آپ جسے کہتے تھے وہ جلد شہید ہی ہوجاتا چنانچہ وہ بھی میدان میں جاتے ہی شہید ہوگیا۔

ایک صحابی نے آنحضرت کے بعد مسجد میں شعر پڑھے حضرۃ عمر نے روکا کہ مسجد میں مت پڑھو وہ غصہ میں آگیا اور کہا کہ تو کون ہے کہ مجھے روکتا ہے میں نے اسی جگہ اور اسی مسجد میں آنحضرت کے سامنے اشعار پڑھے تھے اور آپ نے مجھے منع نہ کیا حضرۃ عمر خاموش ہوگئے۔

ایک شخص کا اعتراض پیش ہوا کہ میرزا صاحب شعر کہتے ہیں فرمایا آنحضرت نے بھی خود شعر پڑھے ہیں پڑھنا اور کہنا ایک ہی بات ہے۔ پھر آنحضرت کے کل صحابی شاعر تھے۔ حضرۃ عائشہ۔ امام حسن اور امام حسین کے قصائد مشہور ہیں۔ حسان بن ثابت نے آنحضرت کی وفات پر قصیدہ لکھا ہے۔

سید عبد القادر صاحب نے بھی قصائد لکھے ہیں کسی صحابی کا ثبوت نہ دیسکو گے کہ اس نے تھوڑا یا بہت شعر نکہا ہو مگر آنحضرت نے کسیکو منع نہ فرمایا قرآن کی بہت سی آیات شعروں سے ملتی ہیں۔

ایک نے عرض کی کہ سورہ شعرا میں آخر پر شاعروں کی مذمت کی ہے۔

فرمایا کہ وہ مقام پڑھو وہاں خدا نے فسق و فجور کرنے والوں شاعروں کی مذمت کی ہے اور مومن شاعر کا وہاں خود استثناء کر دیا ہے۔ پھر ساری زبور نظم ہے۔ یرمیاہ سلیمان اور موسیٰ کی نظمیں توریت میں ہیں اس سے ثابت ہوا کہ نظم گناہ نہیں ہے ہاں فسق و فجور کی نظم نہ ہو۔

ہمیں خود الہام ہوتے ہیں بعض ان میں سے مقفے اور بعض شعروں میں ہوتے ہیں فقط۔

قبل از عشاء | **تعبیر رویا**۔ کتے سے مراد ایک طماع آدمی جو کہ تھوڑی سی بات پر راضی اور تھوڑی سی بات پر ناراض ہوجاتے ہیں اور بندر سے مراد ایک مسخ شدہ آدمی ہے۔

مسخ | مفسرین سے یہ بات ثابت نہیں ہوئی کہ مسخ شدہ یہود پر پشم بھی پیدا ہوگئی تھی اور ان کی دم بھی نکل آئی تھی بلکہ ان کے عادات مثل بندروں کے ہوگئے تھے اس وقت بھی امت مثل یہود کے ہوگئی ہے اس سے مراد یہی ہے؟ کہ ان کی خصلت انمیں آگئی ہے کہ مامور کا انکار کرتے ہیں۔

کسر صلیب پر فرمایا کہ اب ایک ہوا چل پڑی ہے جیسے ہمارے دلوں میں ڈالا ہے کہ مسیح مرگیا ویسے ہی اب ان کے (اہل یورپ و امریکہ) لوگوں کے دلوں میں ڈالا ہے اخبار اور رسالے نکلتے ہیں اور مسیح کی امید لگ رہی ہے سب پکار رہے ہیں کہ یہی زمانہ ہے

تعبیر رویا۔ دانت کی داڑھ نکلکر اگر کام کی نظر آوے تو خطرناک ہوا کرتی ہے۔ دانت اگر ٹوٹ کر ہاتھ میں رہے تو عمدہ ہے۔

اس کے بعد مفتی محمد صادق صاحب نے پھر سول اخبار کا لغبہ مضمون سنانا شروع کیا جس میں اسلامی عورتوں کا ذکر تھا۔ اس پر حضرۃ نے فرمایا کہ کوئی زمانہ ایسا نہیں ہے جس میں اسلامی عورتیں صالحات میں نہ ہوں گو تھوڑی ہوں مگر ہوں گی ضرور جس نے عورت کو صالح بنانا ہو وہ آپ صالح بنے ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اپنی پرہیزگاری کے لئے عورتوں کو پرہیزگاری سکھاویں ورنہ وہ گنہگار ہوں گے اور جبکہ اس کی عورت سامنے ہوکر

بتلا سکتی ہو کہ تجھ میں فلاں فلاں عیب ہیں تو پھر عورت خدا سے کیا ڈریگی جب تقویٰ نہ ہو تو ایسی حالت میں اولاد بھی پلید پیدا ہوتی ہے اولاد کا طیب ہونا تو طیبات کا سلسلہ چاہتا ہے اگر یہ نہ ہو تو پھر اولاد خراب ہوتی اس لئے چاہئیے کہ سب توبہ کریں اور عورتوں کو اپنا اچھا نمونہ دکھلاویں عورت خاوند کی جاسوس ہوتی ہے وہ اپنی بدیاں اُس سے پوشیدہ نہیں رکھ سکتا نیز عورتیں چھپی ہوئی دانا ہوتی ہیں یہ نہ خیال کرنا چاہئیے کہ وہ رحمٰن ہیں وہ اندر ہی اندر تمہارے سب اثروں کو حاصل کر لیتی ہیں جب خاوند سیدھے رستہ پر ہوگا تو وہ اُس سے بھی ڈریگی اور خدا سے بھی۔

ایسا نمونہ دکھانا چاہئیے کہ عورت کا یہ مذہب ہو جاوے کہ میرے خاوند جیسا اور کوئی نیک بھی دنیا میں نہیں ہے اور وہ یہ اعتقاد کرے کہ یہ باریک سے باریک نیکی کی رعایت کرنے والا ہے۔ جب عورت کا یہ اعتقاد ہو جاویگا تو ممکن نہیں کہ وہ خود نیکی سے باہر رہے۔ سب انبیاؤں اولیاؤں کی عورتیں نیک تہیں اس لئے کہ ان پر نیک اثر پڑتے تھے۔ جب مرد بدکار اور فاسق ہوتے ہیں تو ان کی عورتیں بھی ویسی ہی ہوتی ہیں ایک چور کی بیوی کو یہ خیال کب ہو سکتا ہے کہ میں تہجد پڑھوں۔ خاوند تو چوری کرنے جاتا ہے تو کیا وہ پیچھے تہجد پڑھتی ہے۔

الرجال قوامون علی النساء اسی لئے کہا ہے کہ عورتیں خاوندوں سے متاثر ہوتی ہیں جس حد تک خاوند صلاحیت اور تقویٰ بڑھاویگا کچھ حصہ اُس سے عورتیں ضرور لینگی ویسے ہی اگر وہ بدمعاش ہوگا تو بدمعاشی سے وہ حصہ لینگی۔

مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۳ء بروز دوشنبہ

سیر بعض احباب نے اپنے اپنے رویا سنائے آپ نے فرمایا کہ خواب بھی ایک حال ہوتا ہے اور اس کی تعبیر صرف قیاسی ہوتی ہے۔

رویا والہام رات کو میں نے خواب دیکھا کہ ایک شخص اپنی جماعت میں سے گھوڑے پر سے گر پڑا اتنے میں آنکھ کھل گئی سوچتا رہا کہ کیا تعبیر کریں قیاسی طور پر جو بات اقرب ہو وہ لگائی جا سکتی ہے کہ اس اثناء میں غنودگی غالب ہوئی اور الہام ہوا [illegible] استقامت میں فرق آگیا۔

ایک صاحب نے کہا کہ وہ کون شخص ہے حضرت نے فرمایا کہ معلوم تو ہے مگر جب تک خدا کا اذن نہ ہو میں بتلایا نہیں کرتا میرا کام دعا کرنا ہے۔

سود اور ایمان ایک نے سوال کیا کہ ضرورت پر سودی روپیہ لیکر تجارت وغیرہ کرنیکا کیا حکم ہے فرمایا حرام ہے ہاں اگر کسی دوست اور تعارف کی جگہ سے روپیہ لیا جاوے اور کوئی وعدہ اُس کو زیادہ دینے کا نہ ہو نہ اُس کے دل میں زیادہ دینے کا خیال ہو پھر اگر مقروض اصل سے کچھ زیادہ دیدے تو وہ سود نہیں ہوتا بلکہ یہ تو هل جزاء الاحسان الا الاحسان ہے۔ اس پر ایک صاحب نے سوال کیا کہ اگر ضرورت سخت ہو اور سوائے سود کے کام نہ چل سکے تو پھر اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس کی حرمت مومنوں کے واسطے مقرر کی ہے اور مومن وہ ہوتا ہے جو ایمان پر قائم ہو اللہ تعالیٰ اس کا متولی اور متکفل ہوتا ہے اسلام میں کروڑہا ایسے آدمی گذرے ہیں جنہوں نے نہ سود لیا نہ دیا آخر ان کے حوائج بھی پورے ہوتے رہے کہ نہ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ لو نہ دو جو ایسا کرتا ہے وہ گویا خدا کے ساتھ لڑائی کی طیاری کرتا ہے ایمان ہو تو اس کا صلہ خدا بخشتا ہے۔ ایمان بڑی بابرکت شئے ہے الم تعلم ان اللہ علی کل شیئ قدیر۔ اگر کسے خیال ہو کہ پھر کیا کرے تو کیا خدا کا حکم بھی بیکار ہے اُس کی قدرت بہت بڑی ہے۔ سود تو کوئی شئے ہی نہیں ہے اگر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا کہ زمین کا پانی نہ پیا کرو۔ تو وہ ہمیشہ بارش کا پانی آسمان سے دیا کرتا اسیطرح ضرورت پر وہ خود ایسی راہ نکال ہی دیتا ہے کہ جس سے اس کی نافرمانی بھی نہ ہو۔ جب تک ایمان میں میل کچیل ہوتا ہے تب تک یہ ضعف اور کمزوری ہے کوئی گناہ چھوٹ نہیں سکتا جب تک خدا نہ چھڑاوے ورنہ انسان تو ہر ایک گناہ پر یہ عذر پیش کر سکتا ہے کہ ہم چھوڑ نہیں سکتے اگر چھوڑیں تو گذارہ نہیں چلتا۔ دوکانداروں عطاروں کو دیکھا جاوے کہ پرانا مال سالہا سال تک بیچتے ہیں دھوکا دیتے ہیں ملازم پیشہ لوگ رشوت خوری کرتے ہیں اور سب یہ عذر کرتے ہیں کہ گذارہ نہیں چلتا ان سب کو اگر اکٹھا کر کے نتیجہ نکالا جاوے تو پھر یہ نکلتا ہے کہ خدا کی کتاب پر ہی عمل نہ کرو کیونکہ گذارہ نہیں چلتا حالانکہ مومن کے لئے خدا خود سہولت کر دیتا ہے یہ تمام راستبازوں کا مجرب علاج ہے کہ مصیبت اور مصیبت میں خدا خود راہ نکال دیتا ہے یہ لوگ خدا کی قدر نہیں کرتے۔ جیسے بھروسہ اُس کی حرام کے دروازے پر ہے ویسا خدا پر نہیں ہے۔

خدا پر ایمان یہ ایک ایسا نسخہ ہے کہ اگر قدر ہو تو جی چاہے کہ جیسے اور عجیب نسخہ مخفی رکھنا چاہتے ہیں ویسے ہی اسے بھی مخفی رکھا جاوے۔

میں نے کئی دفعہ بیماریوں میں آزمایا ہے کہ پیشاب بار بار آرہا ہے دست بھی لگے ہیں۔ آخر خدا سے دعا کی صبح کو الہام ہوا دعاءک مستجاب اس کے بعد ہی وہ کثرت جاتی رہی اور کمزوری کی جگہ طاقت آگئی یہ خدا کی طاقت ہے ایسا خدا عجیب ہے کہ ان نسخوں سے بھی زیادہ قابل قدر ہے جو کیمیا وغیرہ کے ہوتے ہیں مجھے بھی ایک دفعہ خیال آیا کہ یہ تو چھپانے کے قابل ہے پھر سوچا کہ یہ تو بخل ہے ایسی مفید شئے کو دنیا پر اظہار کرنا چاہئیے کہ مخلوق الٰہی کو فائدہ حاصل ہو۔ یہی فرق اسلام اور دوسرے مذاہب کے خداؤں میں ہے انکا خدا بولتا نہیں۔ خدا معلوم یہ بھی کیسا ایمان ہے اسلام کا خدا جیسے پہلے تہا ویسے ہی اب ہے نہ طاقت کم ہوئی نہ بوڑہا ہوا نہ کچھ اور نقص اسمیں واقع ہوا۔ ایسے خدا پر جس کا ایمان ہو وہ اگر آگ میں بھی پڑا ہو تو اُسے حوصلہ ہوتا ہے ابراہیم علیہ السلام کو آخر آگ میں طوالاہی تہا ویسے ہی ہم بھی آگ میں ڈالے گئے خون کا مقدمہ بنایا گیا۔ اگر اس میں ۵ یا دس سال کی قید ہو جاتی تو سب سلسلہ تباہ ہو جاتا۔ سب قوموں نے متفق ہو کر یہ آگ سلگائی تھی کیا کم آگ تھی اس وقت سوائے خدا کے اور کون تہا اور وہی الہام ہوئے جو کہ حضرۃ ابراہیم علیہ السلام کو ہوئے تھے آخر میں الہام ہوا ابراء اور تسلی دی کہ سب کچھ میرے ہاتھ میں ہے۔

بنکوں کا سود ایک صاحب نے سوال کیا کہ ریلوے پونس وغیرہ کا روپیہ اور میں جو لوگ ملازم ہوتے ہیں ان کی تنخواہ میں سے ار فی روپیہ کاٹ کر رکھا جاتا ہے پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ روپیہ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ کچھ زائد روپیہ بھی وہ دیتے ہیں اس کا کیا حکم ہے۔

فرمایا کہ شرع میں سود کی یہ تعریف ہے کہ ایک شخص اپنے فائدے کے لئے دوسرے کو روپیہ قرض دیتا ہے اور فائدہ مقرر کرتا ہے یہ تعریف جہاں صادق آویگی وہ سود کہلاویگا۔ لیکن جس نے روپیہ لیا ہے اگر وہ وعدہ وعید تو کچھ نہیں کرتا اور اپنی طرف سے زیادہ دیتا ہے تو وہ سود سے باہر ہے چنانچہ انبیاء ہمیشہ شرائط کی رعایت رکھتے آئے ہیں اگر بادشاہ کچھ روپیہ لیتا ہے اور وہ اپنی طرف سے زیادہ دیتا ہے اور دینے والا اس نیت سے نہیں دیتا کہ سود ہے تو وہ بھی سود میں داخل نہیں ہے وہ بادشاہ کی طرف سے احسان ہے۔ پیغمبر خدا نے کسی سے ایسا قرضہ نہیں لیا کہ ادائیگی وقت اُسے کچھ نہ کچھ ضرور زیادہ نہ دیدیا ہو یہ خیال رہنا چاہئیے کہ اپنی خواہش نہ ہو۔ خواہش کے برخلاف جو زیادہ ملتا ہے وہ سود میں داخل نہیں ہے۔

ایک صاحب نے بیان کیا کہ سید احمد خان صاحب نے لکھا ہے اضعافاً مضاعفۃ کی ممانعت ہے فرمایا کہ یہ بات غلط ہے۔ کہ سود در سود کی ممانعت کی گئی ہے اور سود جائز رکھا ہے شریعت کا ہرگز یہ منشا نہیں ہے یہ فقرہ اسی قسم کے ہوتے ہیں جیسے کہا جاتا ہے کہ گناہ در گناہ مت کرتے جاؤ اس سے یہ مطلب نہیں ہوتا کہ گناہ ضرور کرو۔

اس قسم کا روپیہ جو کہ گورنمنٹ سے ملتا ہے وہ اسی حالت میں سود ہوگا جبکہ لینے والا اسی خواہش سے روپیہ دیتا ہے کہ مجھ کو سود ملے ورنہ گورنمنٹ جو اپنی طرف سے احساناً دیوے وہ سود میں داخل نہیں ہے۔

رشوۃ وغیرہ حرام مال سے جو عمارت وغیرہ ہو

ایک صاحب نے سوال کیا کہ اگر ایک شخص تائب ہو تو اس کے پاس جو اول جائداد رشوۃ وغیرہ سے بنائی ہو اس کا کیا حکم ہے فرمایا شریعت کا حکم ہے کہ توبہ کرے تو جس جس کا وہ حق ہے وہ اسی پہنچایا جاوے ۔ رشوۃ اور ہدیہ مین ہمیشہ تمیز چاہیئے ۔ رشوۃ وہ مال ہے کہ جب کسی حق تلفی کے واسطے دیا یا لیا جاوے ورنہ اگر کسی نے ہمارا ایک کام محنت سے کر دیا ہے اور حق تلفی بھی کسی کی نہین ہوئی تو اس کو جو دیا جاویگا وہ اس کی محنت کا معاوضہ ہے ۔

انشیورنس اور بیمہ وغیرہ

انشیورنس اور بیمہ پر سوال کیا گیا فرمایا کہ سود اور قمار بازی کو الگ کر کے دوسرے اقرارون اور ذمہ داریون کو شریعت نے صحیح قرار دیا ہے قمار بازی مین ذمہ واری نہین ہوتی ۔ دنیا کے کاروبار مین ذمہ داری کی ضرورت ہے ۔ دوسرے ان تمام سوالون مین اس امر کا خیال بھی رکھنا چاہیئے کہ قرآن شریف مین حکم ہے کہ بہت کھوج نکال نکال کر مسائل نہ پوچھنے چاہیئن مثلاً اب کوئی دعوت کھانے جاوے تو اب اسی خیال مین لگجاوے کہ کسیوقت حرام کا پیسہ ان کے گھر آیا ہوگا پھر اسطرح تو آخر کار دعوتون کا کھانا ہی بند ہو جاویگا ۔ خدا کا نام ستار بھی ہے ورنہ دنیا مین عام طور پر راستباز کم ہوتے ہین مستور الحال بہت ہوتے ہین یہ بھی قرآن مین لکھا ہے ولا تجسسوا یعنی تجسس مت کیا کرو ورنہ اسطرح تم مشقت مین پڑوگے ✦

قبل از عشا

ایک صاحب (جو کہ اپنا نام اظہار کرنا نہین چاہتے) کا نکاح امرتسر مین ایک احمدی بھائی کی دختر کے ساتھ پڑھا گیا ۔ جسپر حکیم نور الدین صاحب نے ایک لطیف خطبہ پڑھا اس کا خلاصہ انہی الفاظ مین ہم ذیل مین درج کرتے ہین ہمارے احباب کو چاہیئے کہ اپنی شادی بیاہون مین ان باتونکو ضرور مدنظر رکھا کرین تاکہ ان کا ہر ایک فعل الٰہی امر کی اطاعت کے رنگ مین ہو اور نفسانی اور رسم

اللہ تعالےٰ نے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ تقویٰ اختیار کرو ۔ شادی کرنے مین لوگون کو کبھی مال کا لحاظ ہوتا ہے اور کبھی جمال کا لحاظ ہوتا ہے ۔ کبھی حسب ونسب کا خیال ہوتا ہے ۔ غرض بہت قسم کے نفسانی امور اور شہوانی اغراض مد نظر ہوتی ہین لیکن اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول نے جو نکاحون کے معاملات بتلائے ہین ان مین تقویٰ پر زور دیا ہے اور اس سے غرض یہ ہے کہ انسان شہوت کی نظر سے بچے بری اور گندی گفتگوؤن سے بچے ۔ دیکھا گیا ہے کہ تعدد ازدواج کی ضرورت پر بحث کرتے ہوئے لوگ حکیمانہ طرز پر چلے جاتے ہین مگر اصل اور صحیح بات کہ جس کے لئے تعدد ازدواج کے جواز کی ضرورت ہے وہ تقویٰ ہے صحیح اور سیدھی بات انسان کو جب ہی نصیب ہوتی ہے جب اسے تقویٰ کا خیال ہو اس وقت خود خدا اعمال افعال مین تقویٰ عطا کرتا ہے ✦

پھر ان آیات مین اللہ تعالیٰ بتلاتا ہے کہ خلقکم من نفس واحدۃ کہ اس نے ایک ہی جی سے تم کو پیدا کیا اور دیکھو کہ اس سے کس قدر مخلوق بڑھی ہے ۔ رشتہ ناتہ لڑکے لڑکیان وغیرہ کیسے تعلقات ہین کہ آپس مین بڑھتے جاتے ہین اور انہی کے لئے نکاح ہے تاکہ محبت امن اور باہمی تعلقات آپس مین پیدا ہون پھر اس سب سے اصل مقصود تقویٰ ہی ہے ۔ متقی کا ہر ایک عمل قبول ہوتا ہے ۔ متقی ہر ایک تنگی سے بچایا جاتا ہے متقی کو ایسی جگہ سے رزق ملتا ہے جہان اس کو پتہ نہو یاد رکھو کہ ان رشتہ داریون کی بنا تقویٰ پر ہے آنحضرت کو ان تعلقات کا کہان تک خیال تھا اس کی نسبت سنلو کہ ایک دفعہ اپنے وعظ مین فرمایا کہ مصر فتح ہوگی تو وہان ہمارے رشتے کا خیال رکھنا آخر جب صحابہ نے اسے فتح کیا تو اس پر عمل کیا اور جب وہان کے پادریون وغیرہ سے بہت احسان اور مروت کی گئی تو انہون نے متحیر ہو کر باعث پوچھا تو بتلایا گیا کہ ہمارے نبی کریم نے فرمایا تھا کہ وہان ہمارا رشتہ ہے اس کو سنکر بڑے پادری نے کہا کہ اتنے دور و دراز رشتے کا خیال سوائے ایک نبی کے اور کوئی رکھ نہین سکتا اس لئے وہ مسلمان ہو گیا ✦

مجھے اس وقت حیرت ہوتی ہے جب کہ دیکھتا ہون کہ بعض لوگون کو اپنے باپ دادا کے نام سے بھی اطلاع نہین ہوتی شادی کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ ایک دوسرے سے سلوک کیا جاوے ۔ جب انسان شادی کرتا ہے تو سالے سالی اور بیوی کے دوسرے خویش و اقارب کا اسے خیال رکھنا پڑتا ہے ان سب کے ساتھ احسان اور نیکی سے پیش آنا چاہیئے دوسری غرض شادی سے یہ ہے کہ انسان کے اندر بہت سے قویٰ ایسے ہین کہ انکا نشوونما ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ شادی نہ ہو جن بعض لوگون کی بیوی بچے سالے وغیرہ نہین ہوتے وہ ایسے بتال ہو جاتی ہین کہ نفس پر حکومت کا ذریعہ ان کو مل ہی نہین سکتا اکیلے ہوتے ہین جہان سے ذرا طبیعت بگڑی جلد ہی لڑے اور اسی قسم کی باتین ان سے سرزد ہوتی ہین یہ موقعہ نفس پر قابو پانے اور حکومت کرنے کے ہوتے ہین جو ان کو میسر نہین آتے ۔ جو شادی کرتا ہے تو اکثر اوقات ایک ان پڑھ ۔ کمزور ۔ ناآشنا عورت سے پالا پڑتا ہے ۔ پھر اسے ایک مقام پر اپنے ساتھ رکھکر باہم زندگی بسر کرنی ذرا سوچکر دیکھو اس کے لئے کس قدر قوت درکار ہے جب تک انسان اپنے قوائے پر حکمران نہو تو گذارہ ہو ہی نہین سکتا ۔ اپنے نفس کے خلاف عورت سے کلمات سننے پڑتے ہین وہ نا تربیت یافتہ ہوتی ہے اس کو وسیع علم نہین ہوتا ۔ اس کی باتون پر اور بعض خانگی نقصانون پر صبر کرنا پڑتا ہے یہ ایک سبق ہے جو کہ شادی کرنے سے انسان کو ملتا ہے ۔ خدا طرفین کے دلمین یہ ڈالے کہ وحدت اور الفت اور تقوے کی نیت سے یہ رشتہ ہو اور سب دعا کرو کہ جو امور قرآن چاہتا ہے وہ پوری ہون

اس کے بعد مولوی صاحب نے لڑکے سے پوچھا کہ فلان شخص اپنی بیٹی بنام ...... بمہر مبلغ ۱۵۰ روپیہ آپ کے نکاح مین دیتا ہے آپ کو قبول ہے لڑکے نے کہا ہان پھر لڑکی کے والد سے پوچھا کہ آپ کو قبول ہے اس نے کہا ہان قبول ہے اس کے بعد دعا کی گئی ✦

بعد ازین پنڈت نندکشور صاحب جو کہ سناتن دھرم مذہب کے ایک عالم فاضل متبحر لکچرار ہین حضرۃ صاحب کی ملاقات کے واسطے تشریف لائے آتے ہی حضرت صاحب سے انہون نے سلام وعلیکم کیا اور مصافحہ کیا ۔ حضرت صاحب نے نیسم دخوت اور سناتن دھرم وغیرہ کی نسبت ان کی رائے دریافت کی ۔ پنڈت صاحب نے فرمایا کہ ان کتب مین آپنے ویسے ہی لکھا ہے ۔ جیسے انبیاء کا دستور ہے خدا کے برگزیدون سے گندے لفظ نکل ہی نہین سکتے آریہ لوگون کی مثال انہون نے یہ دی کہ جیسے کھاری چشمہ سے میٹھا پانی نہین نکل سکتا اسیطرح وہ لوگ لکھ ہی کیا سکتے ہین ✦

حضرۃ اقدس نے آریہ سماج کی نسبت ذکر کیا کہ یہ لوگ بالکل حقیقت ایمان سے بےنصیب ہین ۔ ایمان تو عقلمندون کی آزمائش کے لئے ہے کہ کچھ عقل سے کام لیوا اور کچھ ایمان سے ۔ معجزات مین یہ عادۃ اللہ ہرگز نہین ہے کہ ایسے کام دکھلائے جاوین جو کہ خدا کی عادت کے برخلاف دنیا مین ہون ۔ مثلاً سوال کرتے ہین کہ سو یا پچاس سال کے مردہ آکر شہادت دیوین ۔ گو کہ یہ ہو تو سکتا ہے مگر سوال ہے کہ جو اس کے بعد قبول کریگا اسے کیا فائدہ ہوگا جب سب حقیقت کھل گئی اور ایک سو دو سو آدمی کی شہادت بھی ملگئی تو اب کس کی عقل ماری ہے کہ انکار کرے نہ ہندو نہ چمار کسکو گنجائش ہی انکار کی نہین رہتی ہماری ہان لکھا ہے کہ اس قسم کا ایمان فائدہ نہین دیتا ۔ اگر دن چڑھا ہوا ہو اور کوئی کہے کہ مین دن پر ایمان لایا یا چاند پورا چودہوین کا ہے اور کوئی اس پر ایمان لا دے تو اسے کیا فائدہ ہوگا اور کس تعریف کا مستحق ہو ہان اگر اول شب کی چاند پر جسکا نام ہلال ہے کوئی اسے دیکھکر بتلادے تو اس کی نظر کی تعریف کی جاویگی اور جس کی نظر کم و بیش ہے وہ کھل جاویگی تو نشانون مین بھی اصول خدا نے رکھا ہے کہ ایک پہلو مین ایمان سے فائدہ اٹھاوین اور ایک پہلو مین عقل سے ۔ ورنہ ایمان ایمان نہین رہتا ایک مخفی امر کو

عقل سے سوچکر قرائن ملاکر مان لینے کا نام ایمان ہے ...... ان لوگون کی عقل موٹی ہے ایسے نشان طلب کرتے ہین جو کہ عادت اللہ کے خلاف ہین ۔ ہم یہ پیش کرتے ہین کہ جو سچا مذہب ہوتا ہے ہمین امتیاز ہوتا ہے جس قدر تائیدات اور خوارق جس حد تک خدا نے اسلام کی تائید مین رکھے ہین وہ کسی دوسرے مذہب کے لئے ہرگز نہین ہین مگر یہ ان امور مین مقابلہ چاہتے ہین جو کہ عادت اللہ کے خلاف ہین دوسرے خدا غلام نہین ہے کہ کسی کے تابع ہو بلکہ وہ خدا کے تابع ہین ہم نے ان سے یہ چاہا ہے کہ اس طرح سے فیصلہ کر لو کہ ہزارون اعتراض جو تم لوگ کرتے ہو انمین سے دو اعتراض چن لو اگر وہ سچے نکل آوین تو باقی کے تمہارے سب سچے اور اگر وہ جھوٹے نکل آوین تو باقی کے سب جھوٹے مگر ان لوگون کو موت کا خوف نہین ۔ اگر عقل ہو تو لازم ہے کہ وہ اسلام کے سوائے کوئی سچا پاک مذہب دکھلادین

اور طلاق کی نسبت اعتراض ہے ہم کہتے ہین کہ اچھا آج تک جس قدر طلاق اسلام مین ہوئی ہین ان کی فہرست ہم سے لو اور جس قدر نیوگ تم مین ہوا اس کی فہرست ہمین دو

مدارات اور مداہنہ مین فرق اس کے بعد مختلف ذکر ہوتے رہے کبھی حوالہ پر کبھی کسی پر ۔ اثنائے گفتگو مین فرمایا کہ مدارات اسے کہتے ہین کہ نرمی سے گفتگو کی جاوے تاکہ دوسرے کے ذہن نشین ہو اور حق کو اسطرح اظہار کرنا کہ ایک کلمہ بھی باقی نہ رہے اور سب ادا ہو جاوے اور مداہنہ اسے کہتے ہین کہ ڈر کر حق کو چھپا لینا ۔ کھا لینا ۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ لوگ نرمی سے گفتگو کر کے پھر گرمی پر آجاتے ہین یہ مناسب نہین ہے حق کو پورا پورا ادا کرنے کے واسطے ایک ہنر چاہیئے وہ شخص بہت بہادر ہے جو کہ ایسی خوبی سے حق کو بیان کرے کہ بڑے غصہ والے آدمی بھی اُسے سن لیوین ۔ خدا ایسو پر راضی ہوتا ہے ہان یہ ضرور ہے کہ حق گو سے لوگ راضی نہ ہون اگرچہ وہ نرمی بھی کرے مگر تاہم درمیان مین ایسے بھی ہوتے ہین جو اچھا کہنے لگتے ہین +

مورخہ ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

آ چکی پانچون نمازین حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کین ۔ سیر مین کوئی ایسی بات نہ ہوئی کہ وہ درج اخبار ہو صرف قبل از عشا چند ایک باتین ہوئین جو کہ درج کی جاتین +

قبل از عشا پنڈت نند کشور صاحب سے معجزات پر گفتگو ہوئی پنڈت صاحب نے معجزہ شق القمر کی نسبت کہا کہ بھوج سوانح ایک کتاب سنسکرت مین ہے مجھ سے پنڈتون نے بیان کیا ہے کہ اس مین شق القمر کی شہادت راجہ بھوج سے ہے کہ وہ اپنے محل پر تھا یکایک اس نے چاند کو ٹکڑے ہوتے ہوئے دیکھا

اُس نے پنڈتون کو بلا کر پوچھا کہ یہ کیا بات ہے کہ چاند اس طرح پھٹا راجہ نے خیال کیا کہ کوئی عظیم الشان حادثہ ہوگا پنڈتون نے جواب دیا کہ کوئی خطرہ نہین ہے پچھم کے دیس مین ایک مہاتما پیدا ہوا ہے وہ بہت یوگی ہے اس نے اپنے یوگ بھیاش سے چاند کو ایسا کر دیا ہے ۔ تب راجہ نے اُسے تحفہ تحائف ارسال کئے ۔

قرآن کی تفسیر کے متعلق فرمایا کہ خدا کے کلام کے صحیح معنے تب سمجھ مین آتے ہین کہ اس کے تمام رشتہ کی سمجھ ہو جیسے قرآن شریف کی نسبت ہے کہ اس کا بعض حصہ بعض کی تفسیر کرتا ہے اس کے سوا جو اور کلام ہوگا وہ تو اپنا کلام ہوگا دیکھا گیا ہے کہ بعض وقت ایک آیت کے معنے کرنے کے وقت دو سو آیتین شامل ہوتی ہین ایجادی معنے کرنے والونکا منہ اس سے بند ہو جاتا ہے +

مورخہ ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

آج حضرۃ اقدس سیر کے لئے تشریف لائے پانچون نمازین حضرۃ اقدس نے اپنے وقت پر باجماعت ادا کین +

بعد مغرب گرمی کو محسوس کر کے اپنے احباب سے مشورہ کیا کہ اب موسم بدلا ہوا ہے اس لئے اگر مناسب ہو تو اوپر چل بیٹھین چنانچہ احباب نے اس سے اتفاق کیا اور اسیوقت تمام احباب اور حضرۃ اقدس اوپر بالائی مسجد میں تشریف لیگئے

قبل از عشا اپنے شہ نشین پر بیٹھکر ابو سعید صاحب سے فرمایا کہ اگر آپ چلے گئے ہوتے تو اوپر کا جلسہ کیسے دیکھتے اور یہ کہان نصیب ہونا تھا اس اثنا مین نواب صاحب تشریف لائے حضرت نے فرمایا مدت کے بعد آج پھر نواب صاحب کا چہرہ نظر آیا ہے آگے تو ایک گھر سے نکلکر دوسرے گھر مین جا بیٹھا کرتے اور اندھیرے مین چہرہ بھی نظر نہ آتا تھا بیٹھے بیٹھے آپ نے ذکر فرمایا کہ جیسے ایک مرض ہوتی ہے کہ اس مین جب تک مکھیان مارتے رہین تو آرام رہتا ہے اسیطرح فراغت میرے واسطے مرض ہے ایکدن بھی فارغ رہون تو بے چین ہو جاتا ہون اس لئے ایک کتاب شروع کردی ہے جسکا نام **حقیقت دعا** رکھا ہے ایک رسالہ کی طرز پر لکھا ہے ۔ دعا ایسی شے ہے کہ جب آدم کا شیطان سے جنگ ہوا تو اس وقت سوائے دعا کے اور کوئی حربہ کام نہ آیا آخر شیطان پر آدم علیہ السلام نے فتح بذریعہ دعا کے پائی ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین اور آخر مین بھی دجال کے مارنے کے واسطے دعا ہی رکھی ہے گویا اول بھی دعا اور آخر بھی دعا ہی دعا ہے حالت موجودہ بھی یہی چاہتی ہے تمام اسلامی طاقتین کمزور ہین اور ان موجودہ اسلحہ سے وہ کیا کام کر سکتی ہین اب اس کفر وغیرہ پر غالب آنے کے واسطے اسلحہ کی ضرورت بھی نہین آسمانی حربہ کی ضرورت ہے اس کے بعد اخبار سول ملٹری گزٹ حضرت اقدس سنتے رہے +

درس قرآن مجید

تفسیر انا اعطینٰک الکوثر جو کہ حضرۃ مولوی نورالدین صاحب نے عید الضحیٰ کے خطبہ مین کی

انا اعطینٰک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک ھو الابتر +

یہ ایک سورت شریف ہے بہت ہی مختصر + لفظ اتنے کم کہ سننے والے کو کوئی ملال طوالت کا نہین ۔ یہان تک کہ ایک چھوٹا سا بچہ بھی ایک دن مین اسے یاد کر لے ۔ مگر ان کے مطالب اور معانی کو دیکھو تو حیرت انگیز ۔ ان کو بیان کرنے سے پہلے مین ایک ضروری بات سنانی چاہتا ہون +

واعظون اور سامعین کے اقسام اور وہ یہ ہے کہ جہان تک مین غور کرتا ہون واعظون اور سننے والون ...... کی دو قسم پاتا ہون ۔ ایک وہ واعظ ہین جو دنیا کے لئے وعظ کرتے ہین ۔ دنیا کا وعظ کرنے والے بھی پھر دو قسم کے ہین ۔ ایک وہ جو اپنے وعظ سے اپنی ذات کا فائدہ چاہتے ہین یعنی کچھ روپیہ حاصل کرنا چاہتے ہین اور ایک وہ لوگ ہوتے ہین جن کی یہ غرض تو نہین ہوتی کہ خود کوئی روپیہ حاصل کرین مگر یہ مطلب ضرور ہوتا ہے کہ سننے والونکو ایسے طریقے اور اسباب بتائین جس سے وہ روپیہ کما سکین ۔ مادی ترقی کرنے والے بنین ۔ دنیا کے لئے وعظ کرنیوالون مین اس قسم کے واعظون کی اغراض ہمیشہ مختلف ہوتی ہین کوئی قوم کو جوش دلانے ان مین مستعدی اور ہوشیاری پیدا کرنے کے لئے تحریک کرتا ہے کہ وہ دشمن کے مقابلہ کے لئے چست و چالاک ہو جاوین کوئی امور خانہ داری کے متعلق کوئی تجارت اور حرفہ کے لئے ۔

مختصر یہ کہ ان کی غرض انتظامی امور یا عامہ اصلاح ہوتی ہے ۔ جو دوسرے الفاظ مین سیاسی یا پولٹیکل تمدنی یا سوشل اصلاح ہے ۔

اور وہ لوگ جو دین کے لئے وعظ کرنے کو کھڑے ہوتے ہین ایک وہ جو محض اس لئے کھڑے ہوتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرین امر بالمعروف کا جو فرض ان کو ملا ہے اسکو ادا کرین بنی نوع انسان کی بھلائی کا جو حکم ہے اُس کی تعمیل کرین اور اپنے آپ کو اس خیر امت مین داخل ہونے کی فکر ہوتی ہے جسکا ذکر یون فرمایا گیا ہے + کنتم خیر امۃ اخرجت للناس الآیۃ تم بہترین امت ہو جو لوگون کے لئے مبعوث ہوئے ہو ۔

امر بالمعروف کرتے رہو اور نہی عن المنکر۔

اور ایک وہ ہوتے ہین جن کی غرض دنیا کا کمانا بھی نہین ہوتی۔ مگر یہ غرض بھی نہیں ہوتی بلکہ وہ صرف حاضرین کو خوش کرنا چاہتے ہین یا ان کی واہ واہ کے خواہشمند کہ کیسا خوش تقریر یا موثر واعظ ہے۔

دینی واعظون مین سے پہلی قسم کے واعظ بھی فتوحات کا ارادہ کرتے ہین مگر ملکی فتوحات سے ان کی فتوحات نرالی ہوتی ہین ان کی فتوحات یہ ہوتی ہین کہ برائیون پر فتح حاصل کرین نیکی کی حکومت کو وسیع کرین۔

جیسی واعظون کی دو قسم ہین ایسی ہی سننے والون کی بھی دو حالتین ہین ایک وہ جو محض اللہ کے لئے سنتے ہین کہ اس کو سنکر اپنی اصلاح کرین اور دوسرے جو اس لحاظ سے سنتے ہین کہ واعظ انکا دوست یا کوئی اور ایسا ہی تعلق رکھتا ہے۔ یعنی واعظ کی خاطرداری سے۔ اب تم دیکھو کہ تمہارا واعظ کیسا ہے اور تم سننے والے کیسے؟ تمہارا دل تمہارے ساتھ ہے اسکا فیصلہ تم کر لو مین جس نیت اور غرض سے کہڑا ہوا ہون وہ مین خوب جانتا ہون اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ورد دل کیسا نفع خدا ہی کے لئے کھڑا ہون۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک تقسیم فرمائی ہے کہ واعظ یا مامور ہوتا ہے یا امیر یا متکبر۔ امیر وہ ہوتا ہے جس کو براہ راست اس کام کے لئے مقرر کیا جاوے اور مامور وہ ہوتا ہے کہ جس کو امیر کہے کہ تم لوگون کو وعظ سنا دو۔ اور متکبر وہ جو محض ذاتی بڑائی اور نمود کے لئے کھڑا ہوتا ہے یہ تین اقسام واعظون کی ہین۔

اب مین پھر تمہین کہتا ہون کہ اس بات پر غور کرو کہ تمہین وعظ کہنے والا کیسا ہے؟ اور تم کیسا دل لیکر بیٹھے ہو؟ میرا دل اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر و ناظر ہے۔ جو بات میری سمجھ مین مضبوط آئی ہے آپ سے سنانا چاہتا ہون اور خدا کے لئے۔ پھر مجھے حکم ہوا ہے کہ تم مسجد مین جا کر نماز پڑہا دو۔ اس حکم کی تعمیل کے لئے کھڑا ہوا ہون اور سناتا ہون۔

مین دنیا پرست واعظون کا دشمن ہون کیونکہ ان کی اغراض محدود ان کے حوصلے چھوٹے خیالات پست ہوتے ہین جس واعظ کے اغراض دینی ہون وہ ایک ایسی زبردست اور مضبوط چٹان پر کھڑا ہوتا ہے کہ دنیوی وعظ سب اس کے اندر آجاتے ہین۔ کیونکہ وہ ایک امر بالمعروف کرتا ہے ہر بھلی بات کا حکم دینے والا ہوتا ہے اور ہر بری بات سے روکنے والا ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کو اللہ تعالیٰ نے ہیمن فرمایا یہ جامع کتاب ہے جس مین جیسے ملٹری (فوجی) واعظ کو فتوحات کے طریقون اور قواعد جنگ کی ہدایت ہے ویسے ہی نظام مملکت اور سیاست مدن کے اصول اعلیٰ درجے کے بتائے گئے ہین۔ غرض ہر رنگ اور ہر طرز کی اصلاح اور بہتری کے اصول یہ بتاتا ہے۔

پس مین قرآن کریم جیسی کتاب کا واعظ ہون جو تمام خوبیون کی جامع کتاب ہے، اور جو سکھ اور تمام کامیابی کی راہون کی بیان کرنیوالی ہے اور اسی کتاب مین سے یہ چھوٹی سی سورۃ مین نے پڑھی ہے۔

قرآن کا طرز بیان ہم اور مین

مین اس سورۃ کے بیان کرنے سے پہلے یہ بات بھی تمہارے ذہن نشین کرنا چاہتا ہون کہ قرآن شریف کا طرز بیان دو طرح پر واقع ہوا ہے بعض جگہ تو اللہ تعالیٰ نے ایک فعل کو واحد متکلم یعنی مین کے لفظ کے ساتھ بیان فرمایا ہے اور بعض جگہ جمع متکلم یعنی ہم کے ساتھ۔ ان دونون الفاظ کے بیان کا یہ سر ہے کہ جہان مین کا لفظ ہو وہان کسی دوسرے کا تعلق ضروری نہین ہوتا لیکن جہان ہم ہوتا ہے وہان اللہ تعالیٰ کی ذات اوسکے فرشتے اور مخلوق بھی اس کام مین لگی ہوئی ہوتی ہے۔ پس اس بات کو یاد رکھو یہان اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انا اعطینٰک الکوثر۔ ہے رب ہم نے تجھکو دیا ہے الکوثر۔ ہر ایک چیز مین بہت کچھ۔

یہان اللہ تعالیٰ نے ہم کا لفظ استعمال فرمایا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایسا کام ہے۔ جیسے اس مین آپ فضل کیا ہے فرشتون اور مخلوق کو بھی لگایا ہے۔

بہت کچھ کے معنے مختلف حالتون مین

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے بہت کچھ عطا فرمایا ہے۔ اب غور طلب امر یہ ہے کہ اس بہت کچھ کی کیا مقدار ہے؟ تم مین سے بہت سے لوگ شہرون کے رہنے والے ہین جنہون نے امیرونکو دیکھا ہے بہت سے دیہات کے رہنے والے ہین جنہون نے غریبونکو دیکھا ہے خدا تعالیٰ نے محض مجھے اپنے فضل سے ایسا موقع دیا ہے کہ مین نے غریبون۔ امیرون کے علاوہ بادشاہون کو بھی دیکھا ہے اور ان تینون مین بہت بڑا فرق ہوتا ہے ان کی ہر چیز مین ہر بات مین علی قدر مراتب امتیاز ہوتا ہے مثلاً ایک فقیر کسی غریب کے گھر جا کر سوال کرے تو وہ اس کو ایک روٹی کا ٹکڑا دیدیتا ہے اس کی طاقت اتنی ہی ہے۔ لیکن جب ایک امیر کے گھر جاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ اس کو کچھ دیدو۔ تو اس کے کچھ سے مراد تین چار روٹیان ہوتی ہین اور مین نے دیکھا ہے کہ جب بادشاہ کہتا ہے کہ کچھ دیدو تو اس کے کچھ سے مراد بیس تیس ہزار روپیہ ہوتا ہے۔ اس سے عجیب بات پیدا ہوتی ہے جس قدر کسیکا حوصلہ ہوتا ہے۔ اسی کے موافق اس کی عطا ہوتی ہے اب اس پر قیاس کر لو یہان اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ہم نے بہت کچھ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کی کبریائی اس کی عظمت وجبروت پر نگاہ کرو اور پھر اس کے عطیہ کا تصور۔ دیکھو ایک چھوٹی سی شمع سورج اسے بنایا ہے اس کی روشنی کیسی عالمگیر ہے ایک چھوٹی سی لالٹین چاند ہے اس کی روشنی کو دیکھو کس قدر ہے۔ کنوؤن سے پانی نکالنے مین کس قدر جدوجہد کرنی پڑتی ہے مگر اللہ تعالیٰ کی عطا پر دیکھو کہ جب وہ بارش برساتا ہے تو کس قدر دیتا ہے۔

غرض یہ سیدھی سادی بات ہے اور ایک مضبوط اصل ہے جس قدر کسی کا حوصلہ ہو اسی قدر وہ دیتا ہے پس اللہ تعالیٰ کی لحاظ سے اب اس لفظ کے معنے پر غور کرو کہ ہم نے بہت کچھ دیا ہے۔ خدا کا بہت کچھ وہم وگمان مین بھی نہین آسکتا اور پھر اس کا اندازہ میری کھوپڑی کرے یہ احمقانہ حرکت ہوگی اور یہ ایسی ہی بات ہے جیسے اس وقت کوئی کوشش کرے کہ وہ پانی کے ان قطرات کو شمار کرنے لگے جو آسمان سے برس رہے ہین (ایڈیٹر۔ جس وقت آپ یہ خطبہ پڑھ رہے تھے آسمان سے نزول باران رحمت ہو رہا تھا) ہان یہ بیشک انسانی طاقت کے اندر ہرگز نہین ہے کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا ہے اس کو سمجھ سکے۔ چونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے اور آپ کی عظمت کا علم بھی مجھے دیا گیا ہے اس لئے مین اندازہ تو ان عطیات کا نہین کر سکتا لیکن ان کو یون سمجھا سکتا ہون۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابھی پیدا نہین ہوئے تھے کہ باپ انتقال کر گئے اور چلنے ہی لگے کہ ماں کا انتقال ہوا کوئی حقیقی بھائی آپ کا تھا ہی نہین۔ چنانچہ اسی کے متعلق فرمایا۔

الم یجدک یتیماً
ہم نے تجھے یتیم پایا

اس یتیم کو جسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے، ہم نے بہت کچھ دیدیا۔ خاتم الانبیاء۔ خاتم الرسل۔ سارے علوم کا مالک۔ ساری سلطنتون کا بادشاہ بنا دیا آپ کی عادت شریف تھی کہ کبھی جو انتہا روپیہ مالیہ کا آیا تو ... مین ہی خرچ کر دیا

غرض غور کرو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے بہت کچھ دیا کس قدر خیر کثیر آپ کو دیگئی ہے آپکا دامن نبوۃ دیکھو تو وہ قیامت تک وسیع ہے کہ اب کوئی نبی نیا پیدا ہو اتنا ہو آہی نہین سکتا کسی دوسرے نبی کو اس قدر وسیع وقت نہین ملا۔ یہ کثرت تو بلحاظ زمان کے ہوئی اور بلحاظ مکان یہ کثرت کہ

انی رسول اللہ الیکم جمیعاً

مین نے فرمایا کہ مین سارے جہان کا رسول ہون یہ کوثر بلحاظ مکان کے عطا ہوئی کوئی آدمی نہین جو یہ کہدے کہ مجھے احکام الٰہی

پنڈت نند کشور اور آریہ سماج قادیان

کچھ دنون سے قادیان مین عجیب رونق ہے اور یہان کے سناتن دہرم ہندؤن کے بھی نصیب جاگے ہوئے ہین کہ پنڈت نند کشور صاحب ساکن ضلع بجنور جو کہ سناتن دھرم کے ایک عالم فاضل پنڈت ہین آریہ سماج کھنڈن کے واسطے یہان تشریف لائے ہوئے ہین ہمین بھی تعجب تہا کہ شاذ و نادر ہی کوئی ایسا گاؤن رہا ہوگا کہ یہان آریہ صاحبان نے اپنی سماج قائم نہ کی ہو اور انکے ہر ہفتہ وار جلسون نے گرد و نواح کے اہل ہنود کی توجہ کو اپنی طرف نہ کھینچ لیا ہو اور اہل سناتن دہرم ہین کہ یہ لوگ بالکل خاموش بیٹھے ہوئے دن بدن اپنی جمعیت کو کم کرتے جاتے ہین اور جس کی بڑی وجہ یہ معلوم ہوئی کہ سناتن دہرم ہندؤن کی کوئی باقاعدہ سبھا وغیرہ ان دیہاتون مین قائم نہین ہے اور نہ امرتسر اور لاہور وغیرہ کی سبھاؤن نے اسطرف توجہ کی ہے کہ آریہ سماج کی طرح وہ بھی اپنے اپدیشک ہر مقام پر بھیجکر سبھائین قائم کرین اور آریہ سماج کے شکار ہونے سے لوگون کو بچاوین کیونکہ گذشتہ ایام مین جو جلسہ آریہ سماج کا قادیان مین ہوا ہے اور دور دور دراز شہرون سے آریہ صاحبان نے تشریف لاکر جو حملے سناتن دہرم کے ہندون پر کئے ہین وہ اس امر کا تقاضا کرنے تھے کہ قادیان اور اس کے گرد و نواح کے سناتن دہرم ہندو بھی ضرور ویسے ہی ایک جلسہ کر کے انکا جواب دیتے اور امرتسر لاہور کی سبہاؤن سے اس امر مین امداد طلب کرتے۔ سو ان لوگون نے بذات خود تو کوئی کوشش نکی مگر ان کے نصیبون سے پنڈت صاحب موصوف خود بخود قادیان مین آ براجے اور حضرت اقدس مرزا صاحب سے پہلی ہی ملاقات مین انہون نے ارادہ ظاہر کیا کہ مین آریہ سماج کا کھنڈن کرنا چاہتا ہون اور پنڈت صاحب نے بڑی کشادہ دلی سے اس امر کو قبول کیا کہ وہ حضرۃ صاحب ہی کے ہان مہمان ٹہرین۔ آریہ صاحبان کو جب یہ خبر پہونچی تو ان کو ہاتھ پاؤن کی پڑگئی اور فکر پیدا ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ پنڈت صاحب کوئی جلسہ کر کے آریہ سماج کی قلعی کھولدین۔ اس لئے انہون نے سناتن دہرم ہندؤن کو اسطرح سے بہکانا شروع کیا کہ ہم اور تم ایک ہی ہین اور پنڈت نند کشور اصل مین سناتن دہرمی ہندو نہین ہے ورنہ وہ کیون مسلمانون کے ہان مہمان ہوتا یہ اصل مین مرزا صاحب کا بلایا آیا ہے تاکہ مرزا صاحب اسکے ذریعہ سے آریہ سماج کے جلسہ کی تلافی کرین انکا یہ منتر بعض کم سمجھ لوگون پر تو کارگر ہوا مگر جو حقیقت شناس تھے وہ ان دم بازیون مین نہ آ سکتے تھے۔ مگر پنڈت نند کشور صاحب جنہون نے سناتن دہرم کی اشاعت اور آریہ دہرم کے کھنڈن کا بیڑا اوٹھایا ہوا ہے کیسے رک سکتے تھے آخر جمعہ کے دن عصر کے وقت پنڈت صاحب نے اپنا لکچر بازار کے چوک مین شروع کیا اور سب سے اول سوال انکا آریہ سماج پر یہ تہا کہ ہم دیکھتے ہین کہ ہر ایک مذہب اور قوم کے لیڈر اور راہ نمایان کا ہمیشہ سے یہ دستور چلا آیا ہے کہ جب کبھی انہون نے اصلاح کے واسطے اپنے آپ کو قوم مین انٹرڈیوس کیا ہے تو اپنا حسب و نسب ضرور ظاہر کیا ہے اور اگر کسی نے خود ظاہر نہ کیا تو وہ بذات خود ایک ایسا آدمی گذرا ہے کہ قوم خود اس کے حسب و نسب سے واقف ہوتی رہی ہے مگر دیانند کے سوانح مین اس بات کا کہین پتہ نہین ملتا ہے کہ وہ کس حسب و نسب کے ہین ان کے پتا کا نام کیا ہے نہ دیانند نے خود اس بات کو لکھا ہے۔ حالانکہ یہ اس کا فرض تہا تاکہ ان کی پیروی کرنیوالی قوم کو جہان انکو ذریعے سے کسی صداقت کو قبول کرنے کا فخر ہو سکتا وہان ان کو لوگون کے سامنے ذاتی سوانح کا ہر ایک پہلو الزام اور عیب سے مبرا ہونا چاہئے اور کوئی گوشہ اس کا ایسی تاریکی اور ظلمت مین نہ پڑا ہوا ہو جو دوسرے گوشون کی روشنی کو بھی ماند کر دیتا ہو اس لئے دیکھا جاتا ہے کہ ہر ایک مذہب کا پیشوا ہمیشہ عالی خاندان اور نسب کا آدمی ہوتا رہا ہے ابھی یہ بات ختم نہ ہوئی تھی کہ آریہ سماج کے پرجوش ممبرون نے شور وغوغا ڈال دیا اور اس بیان سے پنڈت صاحب کو روکا حالانکہ پنڈت صاحب کا یہ ایک سوال تہا جسکا جواب آریہ سماج کو بڑی متانت سے دینا چاہئے تہا اور پبلک کو دیانند صاحب کے حسب نسب خاندان سے اطلاع دینی تھی مگر کمال افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ اس وقت آریہ سماج کے ممبرون سے ایک شرمناک حرکت سرزد ہوئی اور جس جہاد کا اعتراض وہ لوگ اہل اسلام پر کوتاہ فہمی سے کرتے ہین اپنے عملی نمونہ سے انہون نے ثابت کر دیا کہ دراصل اس کے خواہان وہ خود ہین اور ان کی طبائع بالکل آمادہ ہین کہ ایک فتنہ اور ہنگامہ برپا کرین اور انہون نے اپنے فعل سے اس امر کی تصدیق کی اور شہادت دیدی کہ حضرت مرزا صاحب کا نقض امن اور فتنہ فساد کے اندیشہ کی وجہ سے ان لوگون سے پبلک مین گفتگو اور بحث مباحثہ سے انکار دافعی طور پر مصلحت پر مبنی ہے۔ آریہ سماج کے اس شور وغوغا پر جب چند ایک منصف مزاج سناتن دہرم لوگون نے یہ کہا کہ ابھی زیادہ عرصہ نہین گذرا کہ قادیان آریہ سماج نے اپنے سالانہ جلسہ پر حضرت مرزا صاحب کو کیسی کیسی ناگفتنی باتین کہی نہین کہ جنکو سنکر خود گورنمنٹ افسر محکمہ پولیس نے بھی ان کو روکا مگر مرزا صاحب کی طرف سے کسی نے شور وغوغا نہین کیا اور صبر سے سب سنا تو اب آریہ سماج کو بھی لازم ہے کہ صبر سے سنے اور اگر کچھ اعتراض ہو تو اس کی تردید اپنی سماج مین کرے۔ مگر جیسے کہ لالہ یوگندر پال کو باوجود بار بار منع کرنے کے اثر نہ ہوا تہا ویسے ہی اس نصیحت کا بھی ان پر اثر نہ ہوا اور ایک آریہ ممبر بڑی جوش سے ایک ہندو صاحب سناتن دہرم پر حملہ آور ہوئے اور تین چار مکے بھی رسید کئے لالہ صاحب نے بڑی صبر اور تحمل سے کام لیا کہ جلسہ برخاست نہو اور کوئی مقابلہ نہ کیا لوگون نے آخر کار بیچ مین پڑکر ہنگامہ کو فرو کیا اور پنڈت صاحب لکچر دیتے رہے۔ اس کے بعد کچھ کاروائی پنڈت صاحب اور آریہ صاحبون کے درمیان بطور خط و کتابت کے ہوئی جس کی نقل انشاء اللہ کسی دوسرے نمبر مین دیجائیگی۔

پیسہ اخبار کی ایک خائنانہ کاروائی

ماہ مارچ ۱۹۰۳ء کے کسی پرچہ پیسہ اخبار مین زیر عنوان مراسلات ایک مراسلہ کسی گم نام شخص کا جہلم سے چھپا ہے جس مین حضرۃ مرزا صاحب کی الہامی دعا رب کل شئی خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی کا صرف اول حصہ رب کل شئی خادمک لکھکر اس کا ترجمہ یہ لکھا ہے کہ ہر ایک شے کا جو رب ہے وہ مرزا صاحب کا خادم ہے ہمین اس شخص پر کمال افسوس ہے کہ حضرت احمد مرسل یزدانی کی مخالفت نے ان لوگون کو حق دیانت اور راستی سے کہان دور لا ڈالا ہے۔ حضرۃ مرزا صاحب کی مخالفت سے ایک بڑا عذاب ان کو بھی محیط ہو گیا ہے کہ جن باتون کو یہ لوگ خود اور نیز دیگر تمام مذاہب حرام خیال کرتے ہین اب انکے نزدیک شیر مادر کی طرح حلال ہو گئی ہین جیسے کہ اس مراسلہ مین اس دعا کے نصف مضمون کو لکھکر راقم مضمون نے پبلک کو دہوکا دینا چاہا ہے مگر اس سے بڑھکر افسوس ہمین پیسہ اخبار پر ہے جو اپنے آپ کو ایک قومی خادم کی حیثیت سے پیش کرتا ہے کیا یہی عملی نمونہ ہے جو کہ پیسہ اخبار پبلک کے سامنے پیش کر کے اپنی خدمات کی داد حاصل کرنا چاہتا ہے کیا کسی مراسلہ کے اندراج کے وقت پیسہ اخبار کے ایڈیٹر کا یہ فرض نہ تہا کہ وہ دیکھ لیتا کہ مضامین واقعات حقہ پر مبنی ہین کہ نہین کیا پیسہ اخبار کو آج تک علم نہین ہے کہ اس دعا کا مضمون رب کل شئی خادمک ہی نہین ہے بلکہ اس کے آگے رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی بھی ہے۔ کیا پیسہ اخبار کو اس دعا کا ترجمہ نہین پہنچا جو کہ خود حضرت مرزا صاحب کا فرمودہ ہے۔ ہان اگر پیسہ اخبار انکار کر دے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اخبارات الحکم اور البدر اس کے پاس نہین پہونچے تو شاید وہ اس الزام سے اس وقت بری ہو سکے جب وہ یہ ثابت کرے کہ اس مراسلہ کے چھپنے پر اس نے حضرۃ مرزا صاحب سے اس دعا کے معنے پوچھے تھے اور کوئی جواب نہ ملا اس لئے مجبوراً اس نے مراسلہ کے مضمون کو صحیح سمجھکر شائع کر دیا۔ کیا پیسہ اخبار اس مفید جھوٹ کے بولنے کی جرأت کریگا۔ پھر جس حال مین اسے علم تہا کہ مراسلہ مین صرف پبلک کو دہوکا دینے کی نیت سے دعا کا نصف مضمون شائع کر کے بد دیانتی سے اس کے معانی بھی غلط کئے گئے ہین جو کہ حضرۃ مرزا صاحب کے فرمودہ اور شائع شدہ معانی کے برخلاف ہین تو ہر دیدہ دانستہ اس مضمون کو . . . اسیطرح بلا کسی اصلاحی نوٹ کے شائع کر دیا اگر خیانت نہین تو اور کیا ہے۔ دیدہ دانستہ ایک امر حق کو چھپانا اور پبلک کو

ریویو

المنصف

پنڈت دیا نند صاحب نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش مین قرآن کریم پرجس قدر اعتراضات کئے ہین انکا جواب پنڈت نندکشور صاحب متوطن قصبہ محمد پور دیول پرگنہ منڈاور ضلع بجنور نے اس کتاب مین دیاہے اور بڑی خوش اسلوبی سے انہون نے اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیاہے کہ دیانند کے ایسے اعتراضون نے اس کی ویددانی کی حقیقت کھولدی ہے اور ضد اور تعصب کا ایسا پردہ اس کی آنکھون پر پڑ گیا ہے کہ جو باتین خود وید مین موجود تہین اور جنکا قرآن شریف بھی مصدق تہا اوہی پر دیانند نے اعتراض کردیاہے جن آیات کو دیانند نے محل اعتراض بنایاتہا اوہین آیات کے مضامین کو پنڈت نندکشور نے ویدمین سے ثابت کرکے دکھلایاہے جیسے کہ حضرت اقدس نے اپنی تصانیف مین دکھلایا ہے کہ زوائد کو چھوڑکر اگر سناتن دہرم کی اصلیت کو دیکھا جاوے تواسلام اور سناتن دہرم کے اصول قریب قریب ایک ہی ہین اس قول کی تصدیق اس کتاب مین اوریطور سے کردی ہے اور علاوہ الزامی جوابون کے مدلل ومحققانہ طرز پربھی جواب دیاہے غرضیکہ جسطرح بعض اہل یورپ کے محققون نے باوجود عیسائی ہونے کے دیانت اورامانت کو کام مین لاکر عیسائی پادریون کے اسلام پرالزامات کی تردید کی ہے ایسے ہی سناتن دہرم کے عالمون فاضلون مین سے قرآن کریم کی تائید مین اور آریون کے الزامات کی تردید مین یہ ایک نرالی تصنیف ہے پنڈت صاحب نے سردست اصل کتاب کا ایک جزو بطور نمونہ کے طبع کرایاہے ہرایک اہل اسلام کوچاہیئے کہ اسے قدردانی کی نظرسے دیکھے اوراس کے چند نسخہ خرید کرگردونواح مین تقسیم کرے اوراس طرح سے پنڈت صاحب کو امداددیوین تاکہ باقی حصہ کتاب کی طبع کے واسطے حوصلہ افزائی ہو حضرت احمد مرسل یزدانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی پنڈت صاحب کی محنت کی داد دی ہے اورخواہش ظاہر فرمائی ہے کہ اپنی جماعت مین اس کے چند ایک نسخے فروخت ہوجاوین۔ یہ کتاب مصنف یا دفتر اخبار وکیل امرتسر سے بقیمت ۸؍ ملسکتی ہے۔

ضروری اطلاع

حضرت اقدس نے تجویز فرمایاہے کہ بیعت کنندگان کی پوری تعداد معلوم کرنے کے لئے ایک رجسٹر کھولا جاوے اس لئے ہرایک احمدی بھائی کو مناسب ہے کہ اپنے اپنے گردونواح مین ہرایک سربرادرو ممبر کو اطلاع کرکے تاکہ ہرایک اپنے اپنے مقام کی احمدی جماعت کی کامل فہرست دارالامان مین روانہ فرماوے۔ (ایڈیٹر)

البدر

البدر نمبر ۸ و ۹ کی اشاعت مین جوغیر معمولی التوا ہوا ہے اس سے ناظرین کو بہت مایوسی ہوئی ہوگی اور جن احباب نے اس سے پیشتر بعض نمبرون کے دیر سے نکلنے پر یہ ظن کرلیا تہاکہ اخبار بالکل بند ہی ہوگیا اب تو اپنی نازک طبع سے انہون نے پورے طورپر یقین کرلیا ہوگا کہ اگر پیشتر نہین تواب تو ضرور ہی بند ہواہے مگر مین اپنے پیارے احباب کو یقین دلاتاہون کہ ان سے بڑہکر مجھے اس بات کی فکرہوتی ہے کہ کوئی نقص کسی قسم کا اخبار مین نہ رہے اور مین حتی الوسع کوئی دقیقہ فروگذاشت کرنا نہین چاہتا مگر تجربہ سے یہ ثابت ہوا ہے کہ بعض وجوہات ایک امر مقدر کیطرح ایسی واقع ہوئی ہین کہ کوئی کوشش کام نہین کرتی ایسے ہی نمبر ۸ و ۹ کے ساتہہ ہوا۔ جس پریس مین اخبار چھپتا تہا اس کے پاس اس کثرت سے کام تہاکہ اس کے لئے وقت نکال نسکا۔ آخر اس دقت کا اندازہ کرکے یہی تجویز کی گئی کہ توکل علی اللہ پھر اپنا پریس قائم کیا جاوے اور پریس مشین جسکے انتظام کی خبر نمبر مین دیگئی ہے خریدی گئی ہے چونکہ قادیان مین مشین کے ساری ضروریات یکدفعہ میسر نہین آتین اس لئے اس نمبر کے اشاعت مین دیرہوئی ہے امید ہے کہ آئندہ ایسی دیر انشاءاللہ نہ ہوا کرے گی۔

مین ان احباب کا بھی تہ دل سے شکرگذار ہون جنہون نے مجھے اس اثناء مین استقلال اور استقامت کی تاکید سے بھرے ہوئے خطارسال کئے اور باربار لکہا کہ ہمت نہ ہارنا۔ مین ان کو یقین دلاتا ہون کہ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے امید ہے کہ وہ وقت نہ آوے گا کہ مین ہمت ہاردون۔ مگر جسطرح سے مین یقین دلاتاہون اوسیطرح البدر کے ناظرین کو چاہیئے کہ وہ مجھے یقین دلاوین کہ وہ بھی اس کی اشاعت اور استحکام کے ذریعہ تلاش کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرین گے۔

مین خدا تعالیٰ کا اسپر شکریہ کرتاہون کہ اگرچہ مارچ کے مہینے مین البدر کی اشاعت قریبًا بالکل ہی بند رہی مگر تاہم اس کی خریداری اور نمونون کی درخواستین آتی رہین اوراب اس وقت اس کی اشاعت ۳۲۵ ہے اس سے یہ نتیجہ ضرور نکلتاہے کہ احمدی جماعت کو اس اخبار کی بہت ضرورت ہے کیونکہ باوجود اخبار کے دو دو ہفتہ تک شائع نہ ہونے کے پھر بھی درخواست آتی رہی اور مین خود اس امر کو محسوس کرتاہون کہ اس حال مین جبکہ البدر کی چھپائی صفائی۔ لکھائی سب شئے قابل اصلاح ہے یہ حالت ہے تو پھر اس حال مین جبکہ خدا کے فضل سے یہ تمام نقص رفع ہون گے اور اخبار وقت پر شائع ہوا کریگا تو احمدی جماعت کی توجہ کو یہ کس قدر اپنی طرف کھینچیگا۔

بالاخر مین پہر ملتمس ہون کہ جہان تک ہوسکے میرے احباب اس کے ایسے خریدار پیدا کرین جو ہرگز سست نہ ہون جوکہ پیشگی قیمت پرخریدین اور اخبار کی اشاعت ایکہزار ہوجاوے تاکہ مطبع کا ماہواری کام پورا ہو اور زیر بار خرچ کا نہ ہونا پڑے۔ (ایڈیٹر)

مناجات از میان عطا محمد صاحب ڈنگوی کلرک اگزیمنر لاہور

یا الٰہی یا الٰہی یا اللہ	مین ہون تیرا بندہ پراز گناہ
مین ہون بندہ توہے میرا پروردگار	ہین تیرے احسان مجھ پر بیشمار
ہے بھروسہ مجھکو تیری ذات پر	ہرگھڑی ہروقت ہرشام وسحر
گرچہ ہون مین عاجز وزار ونزار	بارعصیان ہین اٹھائے صدہزار
فضل تیرے پرنگاہ ہر آن ہے	جان میری تجھ پہ ہی قربان ہے
کر منور میرا سینہ ائےخدا	رحم فرما مجھ پہ اے رب الورا
عشق دے اپنا مجھے ای ذوالمنن	تاکرون قربان تجھہ پہ جان وتن
کرکرم اس ناتوان پراے کریم	رحم فرما ای خداوند رحیم
ہون مین عاصی مجھکو یارب بخشدے	بخشدے میرے گناہ سب بخشدے
مجھکو دکھلا اے رہ جود وعطا	راہ صبر وشکر وتسلیم ورضا
دین ودنیا مین مجھے خورسند کر	دشمنون کو زیر اورپابند کر
رکھ مسیح احمدی کا اک غلام	ہے یہ میری آرزو رب الانام
کرحیات جاودان مجھکو عطا	از طفیل سرور ہردوسرا۔

الہام ۲۶ مارچ ۱۹۰۳ء۔ فرمایا آج میری طبیعت علیل تھی اس لئے میری آنکھ لگ گئی جب اوٹھا تو یہ الفاظ زبان پرجاری تھے یا سنائی دیے۔ **طاعون کا دروازہ کھولا گیا**۔ معلوم ہوتاہے کہ طاعون اب پیچھا نہین چھوڑتی۔

اطلاع

جن چند ایک احباب کی خریداری کی میعاد پوری ہو چکی تھی ان کی خدمت مین ... ششماہی چندہ ... کے لئے ... انتظار ... کے بعد ... وی پی روانہ ہوگا یا وہ ... ارسال ... (ایڈیٹر)

انوار الاسلام پریس قادیان دارالامان مین منشی محمد افضل کے اہتمام چھپکر شائع ہوا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

(محمد افضل) (ایڈیٹر)

نمبر ۱۲ | قادیان دار الامان - ۱۰ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۱۱ - محرم الحرام سنہ ۱۳۲۱ھ | جلد ۲

ڈائری

۲۸ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

انسان اور بہائم مین فرق

بچپن کی عمر پر ذکر ہوا فرمایا کہ انسان کی فطرۃ مین یہ بات ہے کہ وہ رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے - بچون مین عادت ہوتی ہے کہ جھوٹ بولتے ہین آپس مین گالی گلوچ ہوتے ہین ذرا ذراسی باتون پر لڑتے جھگڑتے ہین جون جون عمر مین وہ ترقی کرتے جاتے ہین عقل اور فہم مین بھی ترقی ہوتی جاتی ہے رفتہ رفتہ انسان تزکیۂ نفس کی طرف آتا ہے انسان کی بچپن کی حالت اسبات پر دلالت کرتی ہے کہ گائے بیل وغیرہ جانورون ہی کی طرح انسان بھی پیدا ہوتا ہے صرف انسان کی فطرت مین ایک نیک بات یہ ہوتی ہے کہ وہ بدی کو چھوڑ کر نیکی کو اختیار کرتا ہے اور یہ صفت انسان مین ہی ہوتی ہے کیونکہ بہائم مین تعلیم کا مادہ نہین ہوتا - سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک قصہ نظم مین لکھا ہے کہ ایک گدھے کو ایک بیوقوف تعلیم دیتا تھا اور اسپر شب و روز محنت کرتا ایک حکیم نے اسے کہا کہ اے بے وقوف تو یہ کیا کرتا ہے اور کیون اپنا وقت اور محنت بے فائدہ گنواتا ہے

یعنی گدھا تو انسان نہ ہوگا - تو بھی کہین گدھا نہ بنجاوے درحقیقت انسان مین کوئی ایسی الگ شئے نہین ہے جو کہ اور جانور وغیرہ مین نہ ہو عموماً سب صفات درجہ وار تمام مخلوق مین پائے جاتے ہین لیکن فرق یہ ہے کہ انسان اپنے اخلاق مین ترقی کرتا ہے اور حیوان نہین کرتا - دیکھو اڑند کا تیل اور کہانڈ کیسے غلیظ ہوتے ہین - لیکن جب خوب صاف کیا جاوے تو مصفا ہوکر خوشنما ہو جاتے ہین - یہی حال اخلاق اور صفات کا ہے - اصل مین صفات کل نیک ہوتے ہین - جب ان کو بے موقع اور ناجائز طور پر استعمال کیا جاوے تو وہ برے ہو جاتے ہین اور ان کو گندہ کر دیا جاتا ہے - لیکن جب ان ہی صفات کو افراط تفریط سے بچاکر محل اور موقع پر استعمال کیا جاوے تو ثواب کے موجب ہو جاتے ہین - قران مجید مین ایک جگہ فرمایا ہے **من شر حاسد اذا حسد** اور دوسری جگہ **السابقون الاولون** - اب سبقت لیجانا بھی تو ایک قسم کا حسد ہی ہے سبقت لیجانیوالا کب چاہتا ہے کہ اس سے اور کوئی آگے بڑھ جاوے - یہ صفت بچپن ہی سے انسان مین پائی جاتی ہے اگر بچون کو آگے بڑھنے کی خواہش نہ ہو تو وہ محنت نہین کرتے اور کوشش کرنیوالے کی استعداد بڑھجاتی ہے - سابقون گویا حاسد ہی ہوتے ہین لیکن اس جگہ حسد کا مادہ مصفا ہوکر سابق ہوجاتا ہے اسیطرح حاسد ہی بہشت مین سبقت لے جا دین گے +

اسی طرح سے غضب اگر موقع اور محل پر استعمال کیا جائے تو وہ ایک صفت محمود ہے وہ انسان ہی کیا ہے جسے مستورات کے عصمت کی محافظت کے لئے کبھی غضب نہ پیدا ہوتا ہو - حضرۃ عمر رضہ مین غضب اور غصہ بہت تھا - مسلمان ہونے کے بعد کسی نے آپ سے پوچھا کہ اب وہ غضب اور غصہ کہان گیا - فرمایا کہ غضب تو اسیطرح میرے مین ہے لیکن آگے بے محل اور بے موقع اور ظلم کے رنگ مین تھا اور اب محل اور موقع پر استعمال ہوتا ہے اب انصاف کے رنگ مین ہے + صفات بدلتے نہین ہین ہان انمین اعتدال آجاتا ہے اسیطرح گلہ کرنا ناجائز ہے لیکن استاد یا مان باپ اگر گلہ کرین تو وہ قابل مذمت نہین کیونکہ مرشد استاد یا باپ اگر گلہ کرتے ہین تو وہ اس کی ترقی کے لئے گلہ کرتے ہین اور اس کے عیوب کو اس کے لئے بیان کرتے ہین تاکہ عبرت ہو اور اس کے اعمال مین اصلاح ہو - ایسے ہی چوری بھی ایک بری صفت ہے لیکن اگر اپنے دوستون کی چیز بلا اجازت استعمال کر لی جاوے تو معیوب نہین (بشرطیکہ دوست ہون)

لطیفہ - دو شخصون مین باہمی دوستی کمال درجہ کی تھی

حقوق دوستی

.... اور ایک دوسرے کا محسن تھا اتفاقاً ایک شخص سفر مین گیا - دوسرا اس کے بعد اس کے گھر مین آیا اور اس کی کنیز سے دریافت کیا

کہ میرا دوست کہان ہے اس نے کہا کہ سفر کو گیا ہے پھر اس نے پوچھا کہ اس کے روپیہ والے صندوق کی چابی تیرے پاس ہے کنیز نے کہا کہ میرے پاس ہے اس نے کنیز سے وہ صندوق منگوا کر چابی لی اور خود کہولکر کچھ روپیہ اس مین سے لے گیا۔ جبکہ صاحب خانہ سفر سے واپس آیا تو کنیز نے کہا کہ آپ کا دوست گھر مین آیا تہا۔ یہ سنکر صاحب خانہ کا رنگ زرد ہوگیا اور اس نے پوچھا کہ کیا کہتا تہا۔ کنیز نے کہا کہ اس نے مجھ سے صندوق اور چابی منگوا کر خود آپکے روپیہ والا صندوق کہولا اور اس مین سے روپیہ نکالکر لے گیا۔ پھر تو وہ صاحب خانہ اس کنیز پر اس قدر خوش ہوا کہ بہت ہی پہولا اور صرف اس صلہ مین کہ اس نے اس کے دوست کا کہا مان لیا اس کو ناراض نہین کیا۔ اس کنیز کو اس نے آزاد کردیا اور کہا کہ اس نیک کام کے اجر مین جو کہ تجھہ سے ہوا ہے مین آج ہی تجھکو آزاد کرتا ہون +

غرض جس قدر یہ جرائم ہین جن کی نواہی کی شریعت مین تاکید ہے مثلاً گلہ نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ وغیرہ وغیرہ یہ سب صفات بداستعمال کی وجہ سے خراب ہوگئے ہین ورنہ حقیقتاً ان کا موقع اور محل پر استعمال درست اور انسان کی فطرۃ کے مطابق ہے۔ عفو ایک موقع پر تو قابل استعمال ہوتا ہے اور بعض موقعہ پر قابل ترک کیونکہ اگر کسی مجرم کو بار بار عفو ہی کردیا جاوے تو وہ اور زیادہ بیباک ہوکر جرم کریگا ایسے موقع پر اس سے انتقام لینا ہی عفو ہوتا ہے انجیل کی تعلیم مین جو کہ بعض جگہ زیادہ نرمی کی ہدایت ہے اس کا بھی یہی مقصود ہوگا کیونکہ وہ تو صرف یہود کے لئے ہی (اس کی تمام تعلیم بالمقصود ہیتی) جو کہ سخت سرکش اور ظالم طبع لوگ تھے اس مسئلہ کو آجکل لوگون نے خوب سمجھہ لیا ہے برہمو لوگون نے بھی اس پر اعتراض کئے ہین مین نے ایک برہمو کی کتاب مین دیکھا وہ لکھتا ہے کہ تمام عمر مار ہی کہاتے جانا اور ہمیشہ طمانچے کہانا بلکہ ایک گال زخمی کراکر دوسری گال بھی پھیر دینا یہ کہان کا انصاف ہے ذوم انسان اس پر عمل کب کرسکتا ہے اور نہ کسی سے آج تک اسطرح کے عفو پر عمل ہوسکا انجیل کی اس تعلیم کے متبع عیسائی لوگ کبھی بھی اس مسئلہ پر عمل نکر سکے آج کسی عیسائی کو ایکبات کہو جو کہ اس کی مرضی کے برخلاف ہو پھر دیکھو وہ کتنی سناتا ہے اور عدالت کی طرف دوڑتا ہے کہ نہین۔ بعض نادان عیسائی کہتے ہین کہ حضرت مسیح کی اس تعلیم سے یہ مقصود ہے کہ مار اور طمانچہ کہاکر عرضی ڈالدو اور عدالت سے چارہ جوئی کرو۔ لیکن اتنا نہین سوچتے کہ اگر کسی شخص نے ایک عیسائی کو طمانچہ مارکر اس کے دانت نکالدئے پھر اس نے حسب حکم شریعت دوسری گال آگے کی اور اس نے اودہر کے بھی دانت نکال دئے کیونکہ دشمن کا طمانچہ کوئی پیار کا طمانچہ تو نہ ہوگا وہ تو تمام قوت سے طمانچہ ماریگا اب جب دونون طرف کے دانت نکل گئے تو پھر عدالت مین جانے سے وہ دانت کیا واپس لگ جاوینگے اگر مجرم کو سزا بھی ہوگئی تو اس کو کیا ملیگا جو ساری عمر کے لئے ایک نعمت سے محروم ہوکر عمدہ کھانے پینے بولنے کی لذات سے جاتا رہا ایسے ہی اگر ایک بدکار کسی عیسائی کی عورت پر ناجائز حملہ کرنا چاہے تو وہ عیسائی اس وقت تو اس کا مزاحم نہ ہو مگر بعد مین عدالت کے ذریعے چارہ جوئی کرے اور گواہ اور ثبوت دیتا پھرے عجب تعلیم ہے +

پھر ذکر ہوا کہ بلاد یورپ اور امریکہ اور جرمن وغیرہ مین آج کل ایک عجیب تحریک پیدا ہوتی چلی جاتی ہے لوگ خود بخود ہی ان خیالات فاسدہ سے دست کش ہوتے جاتے ہین اور ان کی تجویز ہے کہ ان تثلیث اور کفارہ کے بے دلیل خیالات کو مہذب دنیا سے اڑاکر بادلیل اور آزادی پسند خیالات نوجوانون کے آگے پیش کئے جاوین۔ فرمایا کہ اب خدا چاہتا ہے کہ اس کی توحید دنیا مین قائم ہو اور اسی کا تصرف تمام دنیا پر اور لوگون کے دلون پر ہے اور کوئی کام نہین ہوسکتا جب تک کہ خدا تعالےٰ نہ چاہے اس زمانہ مین ان تمام پرانی جہالت کے زمانہ کی غلطیون کا اس طرح خود بخود ظاہر ہوجانا یہ بھی ایک مسیح موعود ؑ کے زمانہ کی نشانی ہے تا کہ زمانہ کی حالت بھی ایسی ہوکہ وہ مسیح موعود کی تائید کرے۔ جب خدا کسی بات کو چاہتا ہے کہ وہ ہوجاوے تو وہ تمام زمانہ کو اس کی طرف پھیر دیتا ہے پھر ہر طرف سے اس کی تائید ہی تائید ظاہر ہوتی ہے کیا زمین کیا آسمان گویا سب ہی اس کی خدمت مین لگجاتے ہین اگر زمین کسی اور طرف رجوع کرے اور آسمان کسی اور طرف، تو پھر حالت ٹھیک نہین رہتی۔ اب خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ وہ ہماری تائید کرے اور چاہتا ہے کہ ہر قسم کے شرک کفر اور بطلان کو ذلیل کرکر توحید کی سچائی کو دنیا مین قائم کرے اسی لئے اس نے تمام زمانہ مین ایک عجیب تحریک پیدا کردی ہے اور ہر ایک طرف سے ہماری ہی تائید نظر آتی ہے مثلاً ایک ذراسی آگ تمام جہان کے جلانے کے لئے کافی ہے اسی طرح زمانہ مین یہ آگ لگ گئی ہے اور اب تو یہ ہوا چل رہی ہے کہ ان کے دلون مین پہونکدیا گیا ہے کہ وہ ان تمام پرانے اور بے معنے بلکہ غیر معقول خیالات سے خود بخود بیزار ہوکر حقیقت اور راستی کے جویان ہوجاوین جیسے اب جرمن کے بادشاہ کے مذہب مین سخت انقلاب ہوا ہے یہی ایک کافی مثال ہے جب سلاطین کے دل مین اللہ کریم نے ایسے ایسے خیالات ڈالدیے ہین تو رعیت کا تو بہت سا حصہ ایسا بھی ہوتا ہے جو کہ بادشاہ کے مذہب کے ہوتے ہین اور اپنے بادشاہ کے اشارون پر چلتے ہین۔

اللہ کی شان ہے کہ ایک زمانہ مین تو حضرت مسیح کی حد سے زیادہ اور مبالغہ سے بڑہکر تعریف کی گئی تھی اور اب اس کا رد در و دیوار سے خود بخود عیان ہوتا جاتا ہے +

ابی طالب کی نجات

بعض لوگ جو کہ غیر مذاہب مین برائے نام ہوتے ہین مگر خلوص دل سے وہ اسلام کے مداح ہوتے ہین ان کے ذکر پر فرمایا کہ ابی طالب کی بھی ایسی ہی حالت تھی خدا تعالےٰ کی یہ عادت نہین ہے کہ ایک خبیث اور شریر کو ایک ادب اور لحاظ کرنیوالے کے برابر کردیوے اگر اس نے بظاہر تو مذہب قبول نہین کیا مگر بزرگ سالی کی رعونت اس مین تھی احادیث مین بھی اس قدر تحقیقات کہین نہین ہوئی ہے ممکن ہے کہ اس نے کبھی کلمہ پڑھ دیا ہو بجز اعتقاد کے محبت نہین ہوا کرتی اول عظمت دل مین بیٹھتی ہے پھر محبت ہوتی ہے

اہل اللہ کی لذات دنیاوی

ایک ذکر پر فرمایا کہ ایک سال سے زیادہ عرصہ گذرا ہے کہ مین نے گوشت کا منہہ نہین دیکھا ہے اکثر مسی روٹی (بیسنی) یا اچار اور دال کے ساتھہ کھالیتا ہون آج بھی اچار کے ساتھہ روٹی کھائی ہے

نسخ مدامی

فرمایا کہ ایک سالک کی عمر مین نسخ ہوتا رہتا ہے انبیا کی زندگی مین بھی نسخ ہوتا ہے اسی لئے اول حالت آخر حالت کے ساتھہ مطابق نہین ہوا کرتی جسمانی حالتون مین بھی نسخ دیکھا جاتا ہے

۲۹ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

آج حضرۃ اقدس سیر کو نہین گئے صرف عشا کے قبل ایک مجلس مین کچھہ ذیل کی باتین ہوئین +

قتل بنیار

صلیب چونکہ جرائم پیشہ کے واسطے ہے اس واسطے انبیا کی شان سے بعید ہے کہ اُسے بھی صلیب دی جاوے

اس لئے توریت میں لکھا تھا کہ جو کاٹھ پر لٹکایا جاوے وہ ملعون ہے۔ آتشک وغیرہ جو خبیث امراض خبیث لوگوں کو ہوتے ہیں اُس سے بھی انبیاء محفوظ رہتے ہیں نفس قتل انبیاء کے لئے معیوب نہیں ہے مگر کسی نبی کا قتل ہونا ثابت نہیں ہے تب آلہ سے خبیث قتل ہو اس آلہ سے نبی قتل نہیں ہوتا +

فعدلک

خوش خطی پر ذکر ہوا فرمایا کہ حسن تناسب اعضاء کا نام ہے جب تک یہ نہ ہو ملاحت نہیں ہوتی اللہ تعالےٰ نے اسی لئے اپنی صفت فسواک فعدلک فرمائی ہے عدلک کے معنے تناسب کے ہیں کہ نسبتی اعتدال ہر جگہ ملحوظ رہتے۔

۳۰ مارچ ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس نے کل نمازیں سوائے عشا کے باجماعت ادا کیں سیر کو آپ تشریف نہیں لائے۔

بعد ادائے نماز مغرب ایک صاحب نے کسی شخص غیر حاضر کی طرف سے مسئلہ دریافت کیا کہ اس نے غصہ میں اپنی عورت کو طلاق دی ہو اور لکھ بھی دی ہو مگر ایک ہفتہ کے قریب گذرنے پر وہ رجوع کرنا چاہتا ہے اس میں کیا ارشاد ہے۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ جب تک وہ شخص خود حاضر ہو کر بیان نہ کرے ہم نہیں فتویٰ دے سکتے۔

تھوڑی دیر مجلس ہوئی تھی کہ حضرۃ اقدس کی طبیعت ناساز ہو گئی اور آپ تشریف لے گئے +

۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء

بوجہ ناسازی طبیعت حضرۃ اقدس فجر ظہر اور عصر کی نماز باجماعت میں شریک نہ ہو سکے۔ عشا کے وقت آپ نے مجلس کی مگر کوئی ذکر قابل اندراج اخبار نہ ہوا

یکم اپریل ۱۹۰۳ء

آج بھی حضرۃ اقدس کی طبیعت ناساز رہی اور سوائے ظہر کے وقت کے آپ کسی اور نماز باجماعت میں شامل نہ ہو سکے +

۲- اپریل ۱۹۰۳ء

آج بھی حضرۃ اقدس کی طبیعت ناساز رہی اور صرف مغرب اور عشا کی نماز باجماعت میں شامل ہو سکے۔

جلسہ بین المغرب والعشا

اخبار پائونیر اور سول ملٹری میں سے دو لطیف مضمون حضرۃ اقدس سنتے رہے جنہیں مذہب عیسویت کے زوال اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دلوں میں گھر کرنے کے مضامین تھے انشاء اللہ وہ البدر میں دوسری جگہ شائع ہوں گے +

انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی

فرمایا کہ میرے نزدیک اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ شخص بمنزلہ توحید کے ہوتا ہے جو کہ ایسے زمانہ میں آوے جبکہ توحید کی حقارت اور بے عزتی ہوتی ہو اور شرک کی عظمت اور قدر کیجاتی ہو۔ اس شخص ماموریشدہ کو توحید کی پیاس ایسی لگائی جاتی ہے کہ وہ تمام اپنے اغراض اور مقاصد کو ایک طرف رکھکر توحید کے قائم کرنے میں خود ایک مجسم توحید ہو جاتا ہے اس کے اُٹھنے بیٹھنے اور حرکت اور سکون اور ہر ایک قول وفعل میں توحید کی لو اسے لگی ہوئی ہوتی ہے دنیا میں لوگوں نے اپنے اپنے مقاصد کو بت بنا رکھا ہے۔ مگر جب تک خدا کسیکو یہ سوز وگداز توحید کیوا سطے نہ لگائے تب تک نہیں لگ سکتا جیسے لوگ اولاد اور اپنی دوسری اغراض کے لئے بے قرار ہوتے ہیں حتیٰ کہ بعض خودکشیاں کر لیتے ہیں اسیطرح وہ توحید کے لئے بیقرار ہوتا ہے کہ خدا کی خواہشات اس کی توحید اور عظمت اور جلال غالب آویں اس وقت کہا جاتا ہے کہ انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی۔ توحید کی وجہ سے ہزاروں تباہ ہوئے جنگوں میں لوگ قتل ہوئے۔ طاعون وغیرہ تھوا اور دیگر بلاؤں سے ملک کے ملک ہلاک ہوئے تو آخر توحید پیاری تھی تو یہ ہوا۔

عقیدہ

عقیدہ ایسی شے ہے کہ اعمال سے بڑھ جاتا ہے جس قوت سے عقیدہ ہو اسی قوت سے اس سے اعمال سرزد ہوتے ہیں اور یہی ایک تمیز شے ہے ورنہ نماز اور روزہ وغیرہ عبادات ایسی چیزیں ہیں کہ اس میں ہر ایک فاسق شامل ہے حتیٰ کہ عورتیں بھی شریک ہیں اس لئے چاہیئے کہ عقیدہ میں ترقی کریں

توجہ کی دو قسم

ایک توجہ محبت کی ہوتی ہے اور ایک عداوت کی وہ بھی مفید ہوا کرتی ہے۔ آنحضرت کے وقت عداوت ہی کی توجہ تھی کہ عدوانہ رنگ میں ہر جگہ آپ کا چرچا ہوا کرتا۔ آپ کے بعد مسیلمہ کذاب وغیرہ بھی مدعی ہوئے مگر ان کو کسی نے پوچھا بھی نہ۔ اسیطرح اب اس وقت ہماری طرف لوگوں کی توجہ ہے جہاں جاؤ ادہر ادہر کی بات میں ہمارا ذکر ضرور آجاتا ہے

دابۃ الارض

فرمایا کہ دابۃ الارض کے معنے قرآن شریف سے ہی معلوم کرنے چاہئیں حضرۃ سلیمان علیہ السلام کے قصے میں یہ لفظ آیا ہے وہاں کیڑے ہی کے معنے ہیں پس معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد ہاتھی وغیرہ جانور ہرگز نہیں ہیں +

۳- اپریل ۱۹۰۳ء

آج بفضل خدا حضرت کی طبیعت درست رہی اور آپ نے نمازیں اپنے اپنے وقت پر باجماعت ادا کیں جمعہ مسجد اقصیٰ میں ادا کیا +

جمعہ

نماز جمعہ کے بعد گرد ونواح کے لوگوں اور چند ایک دیگر احباب نے بیعت کی بعد بیعت حضرت احمد مرسل مسیح موعود وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذیل کی تقریر کھڑے ہو کر فرمائی +

اقرار بیعت باعث رحمت یا باعث عذاب

اس وقت تم لوگوں نے اللہ تعالےٰ کے سامنے بیعت کا اقرار کیا ہے اور تمام گناہوں سے توبہ کی ہے اور خدا سے اقرار کیا ہے کہ کسی قسم کا گناہ نہ کریں گے۔ اس اقرار کی دو تاثیریں ہوتی ہیں یا تو اس کے ذریعہ انسان خدا تعالیٰ کے بڑے فضل کا وارث ہو جاتا ہے کہ اگر اسپر قائم رہے تو اس سے خدا راضی ہوگا اور وعدہ کے موافق رحمت نازل کریگا اور یا اس کے ذریعہ سے خدا کا سخت مجرم بنے گا کیونکہ اگر اقرار کو توڑیگا تو گویا اس نے خدا کی توہین کی اور اہانت کی۔ جسطرح سے ایک انسان سے اقرار کیا جاتا ہے اور اُسے بجا نہ لایا جاوے تو توڑنے والا مجرم ہوتا ہے ایسے ہی خدا کے سامنے گناہ نہ کرنے کا اقرار کر کے پھر توڑنا خدا کے روبرو سخت مجرم بنا دیتا ہے +

آج کے اقرار اور بیعت سے یا تو رحمت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی اور یا عذاب کی ترقی کی اگر تم نے تمام باتوں میں خدا کی رضا مندی کو مقدم رکھا اور مدت دراز کی تمام عادتوں کو بدل لیا تو یاد رکھو کہ بڑے ثواب کے مستحق ہو۔ عادت کو چھوڑنا آسان بات نہیں دیکھتے ہو کہ ایک افیمی یا جھوٹ بولنے والے کو جو عادت پڑ گئی ہوئی ہوتی ہے اس کا بدلنا کس قدر مشکل ہوتا ہے اسی لئے جو اپنی عادت کو خدا کے واسطے چھوڑتا ہے۔ تو وہ بڑی بات کرتا ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ عادت چھوٹی ہو یا بڑی

ایک عرصہ تک انسان جب گناہ کرتا ہے تو اس گناہ کے کرنے والے کو ایک عادت اس کے کرنے کی ہوجاتی ہے تو کیا تمہارے نزدیک اُسے چھوڑ دینا کوئی چھوٹی بات ہے جب تک انسان کے اندر ہمت ۔ استقلال نہ ہو تب تک یہ دور نہیں ہوسکتی ۔ ماسوا اس کے ان عادتون کے بدلنے مین ایک اور مشکل ہے کہ عادتون کا پابند آدمی عیالداری کے حقوق کی بجاآوری مین سست ہوا کرتا ہے مثلاً ایک افیمی ہر تو وہ نشہ مین مبتلا ہوکر عیالداری کے لیے کیا کچھ کریگا اور اسیطرح بعض عادتین اس قسم کی ہوتی ہین کہ کنبہ اور اہل وعیال کے آدمی اُس کے حامی ہوتے ہین اس کا چھوڑنا اور بھی دشوار تر ہوتا ہے ۔ مثلاً ایک شخص بذریعہ رشوت کے روپیہ حاصل کرتا ہے عورتون کو اکثر علم نہین ہوتا وہ تو اس کو اچھا جانے گی کہ میرا خاوند خوب روپیہ کماتا ہے تو وہ کب کوشش کرے گی کہ خاوند سے یہ عادت چھڑاوے تو ان عادتون کو چھڑانے والا بجز اللہ تعالے اکے ذات کے کوئی نہین ہوتا باقی سب اس کے حامی ہوتے ہین بلکہ ایک شخص جو نماز روزہ کو وقت پر ادا کرتا ہر اُسے یہ لوگ سست کہتے ہین کہ کام مین حرج کرتا ہر اور جو نماز روزہ سے غافل رہکر زمینداری کے کامون مین مصروف رہے اسے ہشیار کہتے ہین اس لئے مین کہتا ہون کہ توبہ کرنی بہت مشکل کام ہے اور ان ایام مین تو بہت سے مقابلہ آکر پڑے ہین ایک طرف عادتون کو چھوڑنا دوسری طرف طاعون ایک بلا کی طرح سر پر ہے اس سے بچنا ۔ اب دیکھو کونسی مشکل کو تم قبول کرسکتے ہو رزق سے ڈرکر انسان کو کسی عادت کا پابند نہونا چاہیئے اگر اس کا خدا پر ایمان ہے تو خدا رزاق ہے اس کا وعدہ ہر جو تقوی اختیار کرتا ہے اس کا ذمہ وار مین ہون ۔ من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب یعنی باریک سے باریک گناہ جو ہر اُسے خدا سے ڈرکر جو چھوڑے گا خدا ہر ایک مشکل سے اُسے نجات دیگا یہ اس لئے کہا ہے کہ اکثر لوگ کہا کرتے ہین کہ ہم کیا کرین ہم تو چھوڑنا چاہتے ہین مگر ایسی مشکلات آکر پڑتی ہین کہ پھر کرنا پڑ جاتا ہے خدا وعدہ فرماتا ہے کہ وہ اُسے ہر مشکل سے بچالیگا اور پھر آگے ہے یرزقہ من حیث لا یحتسب یعنی ایسی راہ سے اسے روزی دیگا کہ اس کے گمان مین بھی وہ نہ ہوگی ایسے ہی دوسرے مقام پر ہے وہو یتولی الصالحین ۔ جیسے مان اپنی اولاد کی والی ہوتی ہر ویسے ہی وہ نیکون کا والی ہوتا ہر پھر فرماتا ہے وفی السماء رزقکم وما توعدون پ ۲۶ ع ۸، یعنی جو کچھ تم کو وعدہ دیا گیا ہے اور تمہارا رزق آسمان پر ہے ۔ جب انسان خدا پر بھروسا چھوڑتا ہے تو دہریت کی رگ اس مین پیدا ہوجاتی ہے خدا پر بھروسا اور ایمان اس کا بڑا ہے جو اُسے ہر بات پر قادر جانتا ہے ۔

اب ایسا زمانہ ہے کہ جو توبہ کرنا چاہتے ہین خدا ان باتون کے لئے اپنے ہاتھون سے ان کی مدد کررہا ہے اس کی ذات رحمت سے بھری ہوئی ہے طاعون کے حملے بہت خوفناک ہوتے ہین مگر اصل میں یہ رحمت ہے سختی نہین ہے ۔ ہزارون لوگ ہون گر جبکہ عبادت سے غافل ہون گے اگر اتنی چشم نمائی خدا نکرے تو پھر تو لوگ بالکل ہی منکر ہوجاوین یہ تو اس کا فضل ہے کہ سوئے ہوؤن کو ایک تازیانہ سے جگا رہا ہے ورنہ اُسے کیا پڑی ہے کہ کسیکو عذاب دیوے جیسا کہ وہ فرماتا ہے ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم وامنتم پ ۵ ع ۱۸ کہ اگر تم میری راہ اختیار کرو تو تم کو کیون عذاب ہو اس کی رحمت بہت وسیع ہے جیسے بچہ جب پڑھتا نہین ہر تو اُسے مار پڑتی ہے اس کا سبب یہی ہے کہ اس کی آئندہ زندگی خراب نہ ہو اور وہ سدھر جاوے اسیطرح اللہ تعالیٰ یہ عذاب اس لئے دیتا ہے کہ لوگ سدھر جاوین اور یہ اس کی رحمت کا تقاضا ہے سچی توبہ کرو بھلا دیکھو تو سہی اگر بازار سے کوئی دوا مثل شربت بنفشہ کے تم لاؤ اور اصل دوا تم کو نہ ملے بلکہ سڑا ہوا پرانا شیرہ تم کو دیا جاوے تو کیا وہ بنفشہ کے شربت کا کام دیگا ہرگز نہین اسیطرح سڑے ہوئے الفاظ جو زبان تک ہون اور دل قبول نکرے وہ خدا تک نہین پہنچتے بیعت کرانے والے کو تو ثواب ہوجاتا ہے مگر کرنے والے کو کچھ حاصل نہین ہوتا +

بیعت

بیعت کے معنے ہین بیچ دینا ۔ جیسے ایک چیز بیچدی جاتی ہے تو اس سے کوئی حلق نہین رہتا خریدار کا اختیار ہوتا ہے جو چاہے سو کرے تم لوگ جب اپنا بیل دوسرے کے پاس بیچدیتے ہو تو کیا اُسے کہہ سکتے ہو کہ اس سے اسطرح نہ استعمال کرنا ہرگز نہین اس کا اختیار ہر جسطرح چاہے استعمال کرے اسیطرح جس سے تم بیعت کرتے ہو اگر اس کے احکام پر ٹھیک ٹھیک نہ چلو تو پھر کوئی فائدہ نہین اوٹھا سکتے ہر ایک دوا یا غذا جب تک بقدر شربت نہ پی جاوے فائدہ نہین ہوا کرتا اسیطرح بیعت اگر پورے معنون مین نہ ہو تو وہ بیعت نہ ہوگی خدا تعالے کیسے دہوکہ مین نہین آسکتا اس کے ہان نمبر اور درجہ مقرر ہین اس نمبر اور درجہ تک توبہ ہوگی تو وہ قبول کریگا ۔ جہان تک طاقت ہے وہان تک کوشش کرو ۔ پوری صالح بنو عورتون کو نصیحت کرو ۔ نماز روزہ کی تاکید کرو ۔ سوائے اٹھ سات دنکے جو عورتون کے ہوتے ہین اور جسمین نماز معاف ہے تمام نمازین پوری پڑھین روزہ معاف نہین ہین ان کو پھر ادا کرین انہی کمیون کی وجہ سے کہا کہ عورتون کا دین ناقص ہر اپنے ہمسایہ اور محلہ والون کو بھی نیکی کی تاکید کرو غافل نہ ہو اگر علم نہ ہو تو واقف سے پوچھو کہ خدا کیا چاہتا ہے +

مسلمانون کی دینی حالت

اس وقت مسلمانون نے اپنے دین کو بدل دیا ہے جو خدا چاہتا تھا اُسے بدلکر اور کا اور بنا دیا ہے اس وقت ایک شور برپا ہے اگر کہا جاوے کہ آنحضرۃ صلعم فوت ہوئے ہین اور عیسیٰ زندہ ہے تو سب خوش ہوتے ہین مگر جب کہا جاوے کہ آنحضرۃ زندہ اور خاتم النبیین اور آپ کے بعد کوئی غیر نبی نہین آنے والا تو سب ناراض ہوجاتے ہین ۔ ہمارے نبی صلعم کو جیسے خدا نے سب سے آخر پیدا کیا ویسے ہی آخری درجے کے سب کمال آپکو دیئے کوئی بھی خوبی کسی دوسرے نبی مین ایسی نہین جو کہ آپکو نہ دی گئی ہو ۔ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ۔ کیا تم یہ قبول کرتے ہو کہ ایک کے ہان بہت سے مہمان ہون تو ان مین سے ایک کو وہ مکلف کھانا پلاؤ وغیرہ دیوے ۔ اور دوسرے کو معمولی کھانا شوربا یا روٹی وغیرہ باقی مہمان کہین گے کہ کاش کہ ہم اس گھر مین مہمان نہوتے اسیطرح ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر جو گذرے ہین انہون نے کیا گناہ کیا کہ جو فضیلت اور رتبہ عیسیٰ علیہ السلام کو دیا جاتا ہے ان مین سے ایک کو بھی وہ نہ ملا ان سب کو موت مانتے ہو اور ایک عیسیٰ کو زندہ اور وہ بھی آسمان پر ۔ قرآن فرماتا ہے رب زدنی علماً اور حضرت تو اس دعا کو برابر مانگتے رہے آنحضرۃ کی عمر ۶۳ برس کی ہوئی دوسرے تمام پیغمبرون کو گھٹانا اور مسیح کو سب سے بڑھکر فضیلت دینا ہمین سمجھ نہین آتی کہ کونسی فضیلت مسیح کو دوسرون پر تھی انہون نے نہ ساری دنیا کی اصلاح کا دعوی کیا نہ کوئی دکھ آنحضرت کی طرح ان کو پہنچا نہ مقابلہ کی نوبت آئی نہ کوئی شکست اوٹھانی پڑی ۔ چند آدمی صرف ایمان لائے وہ بھی پکڑے گئے ۔ اس کے مقابلہ مین آنحضرۃ کو دیکھو آپکا دعوی کل جہان کے لئے اور سخت سے سخت دکھ اور تکالیف آپ کو پہونچے ۔ جنگین بھی آپنے کین ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ آپ کی زندگی مین موجود تھے پھر ان باتون کے ہوتے ہوئے جو شخص آنحضرۃ کی شان مین کوئی ایسا کلمہ زبان پر لائیگا جس سے آپ کی ہتک ہو وہ حرامی نہین تو اور کیا ہے ان کمبختون سے کوئی پوچھے کہ پھر تم محمد رسول اللہ کیون کہتے ہو عیسیٰ رسول اللہ ہی کہو

اب تم کو چاہئے کہ جہان تک ہو سکے آنحضرتؐ کو عزت دو اگر تم یہ کہو کہ آنحضرت آسمان پر زندہ ہین تو ہم آج مانتے ہین مگر جب سے تم کو فیض اور فائدہ کچھ بھی حاصل نہ ہوا اس کو جھوٹی فضیلت دینے سے تم کو کیا حاصل۔ تمام فیضون کا سرچشمہ قرآن ہے نہ انجیل نہ توریت جو قرآن کو چھوڑ کر ان کی طرف جھکتا ہے وہ مرتد اور کافر ہے مگر جو قرآن کی طرف جھکتا ہے وہ مسلمان ہے کیا ان لوگون کو شرم نہین آتی کہ آنحضرتؐ کو جب حفاظت پیش آئی تو خدا نے آپ کو غار مین جگہ دی اور عیسیٰ کو جب وہ موقعہ پیش آیا تو آسمان پر جا بٹھایا پھر آنحضرت کی عمر ۶۳ برس کی کہتے ہین اور عیسیٰ کو اب تک زندہ مانتے ہین ان تمام باتون کا آخری نتیجہ یہ ہے کہ عیسائیون کا دین غالب ہے آج مسلمان کم ہین اور عیسائی زیادہ اس کی وجہ یہی ہے کہ یہی دلائل بیان کرکے پادریون نے مسلمانون کو عیسائی بنایا ہے۔ خدا تو فرماتا ہے کہ عیسیٰ مر گیا فلما توفیتنی کی آیت موجود ہے اگر تمہارا مذہب قرآن ہے تو اس پر ایمان کیون نہین لاتے۔ آنحضرت کے واسطے خدا نے ہرگز نہ چاہا کہ باہر سے لوگ آوین سورۂ نور مین بھی وعدہ ہے کہ تمام خلیفہ اور امام تیری امت مین سے آوینگے سو خدا نے وہ پورا کیا اور اسیطرح اب ہین بار[illegible] کیا۔ جیسے چودہ سو برس کے بعد موسیٰ کی امت مین سے مسیح آیا تھا ویسے ہی چودہ سو برس گذرنے کے بعد ہمین بھیجا وہ مسیح بھی صاحب شریعت نہ تھے توریت پر ان کا عمل تھا ایسے ہی ہم ہین تاکہ مماثلت پوری ہو اور کوئی کمی نہ رہ جاوے جیسی محبت خدا ہم سے کرتا ہے ویسی کسی اور سے نہین کرتا اگر یہ خیال ہو کہ عیسیٰ کو خدا آسمان پر لے گیا اس کو آج تک زندہ رکھا اور اس کو پھر لاوے گا تو پھر ساری محبت خدا کی عیسیٰ کے ساتھ چاہیئے جو ان تمام باتون کو غور سے دیکھیگا تو سمجھیگا کہ جو آپ کی شان ہے وہ اور کسی نبی کی نہین ہے۔ جب تک تم آنحضرتؐ کو ہر ایک خوبی مین افضل نہ جانوگے مسلمان نہ ہوگے بلکہ گراہی ہوگی یہ تو عقیدہ چاہیئے اور نمازون مین دعا کرو کہ خدا طاعون سے ہمین بچا جو لوگ ہنسی کرتے ہین اور کہتے ہین بڑے آدمی کیون نہین مرتے وہ نادان ہین خدا کا کام ہے آہستہ آہستہ پکڑنا۔ اس لئے غافل نہ ہو تہجد مین دعا کرو۔ پانچون وقت کی نمازون مین دعا کرو جب تمہارا گھر دعا سے بھر جاوے گا تو پھر ہرگز وبا نہ آوے گی اور اگر کوئی روک رکھوگے تو دعا کام نہ دیگی۔ خدا کے ساتھ معاملہ صاف رکھوگے تو خدا کا وعدہ ہے کہ وہ تم کو ضرور محفوظ رکھے گا۔

قبل از عشا کی مجلس مین حضرت نے پھر اسی تقریر کا اعادہ فرمایا۔

بیت الدعا کی تعمیر کا خرچہ

مسجد البیت و بیت الدعا کی تعمیر کے اخراجات جناب شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر بمبئی ہوس نے اپنے ذمے لئے ہین۔ خدا تعالیٰ ان کو اس کی بہتر جزا عطا فرما دے۔

امرا اور وساء کے لئے قابل تقلید نمونہ

سرکار عالیہ بھوپال نے طاعون کے متعلق کچھ عرصہ گذرا ہے کہ اعلان شائع کیا ہے جس کا خلاصہ ہم ذیل مین درج کرتے ہین۔ اس اعلان کو پڑھکر سرکار عالیہ کی خداترسی اور خداشناسی کا کسی قدر پتہ لگتا ہے جو ہمارے باعث مسرت ہے اور ہم امید کرتے ہین کہ نیکدل بیگم کا اعلان بہت موثر ثابت ہوگا قدیم زمانے مین ایسا دستور تھا کہ جب ملک پر کوئی آفت یا وبا آئی تو وہ نہ صرف رعایا ہی کو اعمال صالحہ کی ہدایت کرتے اور خشوع خضوع سے دعائین مانگنے کے احکام صادر فرماتے بلکہ خود بھی ابتہال اور اضطراب کے ساتھ دعاؤن مین مصروف ہوتے اور مشکلات اور آفات کے دور ہونے کی کلید دعا ہی کو سمجھتے اور اس کے نتائج سے فائدہ اٹھاتے۔ اسی زمانہ مین جبکہ خدا تعالےٰ کے پاک نام کو ہنسی مین اڑایا جاتا ہے۔ بیگم بھوپال کا یہ اعلان بہت ہی قابل قدر ہے کیا اچھا ہو کہ تمام حکمران اس قسم کے اعلان شائع کرین بہرحال اس کا خلاصہ یہ ہے کہ۔

”کثرت معاصی اور اخلاقی کمزوری کے باعث یہ خدا کا غضب نازل ہوا ہے۔ مخلوق کو چاہیئے کہ توبہ کرے۔ استغفار پڑھے اور درگاہ خداوند مین التجا کے ساتھ دعا مانگے امید ہے کہ خدا رحم فرمائیگا وہ ارحم الرحمین ہے اس کے سوا کوئی شخص تدبیر نہین کر سکتا“

یہ بھی ارشاد کیا ہے کہ عام مخلوق کے ساتھ مین بھی اس تضرع زاری اور دعا مین شریک ہون (اڈیٹر)

حقیقت نزول مسیح بزبان پنجابی

میان فتح الدین صاحب ساکن دہرم کوٹ بگہ حضرتؑ اقدس کے ایک مخلص خادم کی تصنیف جو کہ غالباً ۲۰۰ صفحہ کی کتاب ہوگی زیر طبع ہے حیات وفات مسیح اور احمدی سلسلہ کے متعلق بحث مناظرہ کے لئے پنجابی زبان مین عمدہ تصنیف ہوگی ہر ایک حدیث اور آیت اور اقوال سلف کے حوالہ اس مین مشرح دئے ہین پنجاب کے دیہات وغیرہ مین تبلیغ اور وعظ کے لئے ہر ایک احمدی ممبر کو اپنے پاس رکھنی چاہیئے قیمت فیلد ۸ر ملنے کا پتہ احمدیہ بک ایجنسی قادیان یا خود صاحب تصنیف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اعلان

چونکہ مڈل امتحان کا نتیجہ نکل گیا ہے اسواسطے پریپریٹری (یعنے فورتھ) کلاس یکم اپریل ۱۹۰۳ء سے کھولی گئی ہے جو احباب چاہتے ہین کہ ان کی اولاد اور اقربا کو موجودہ زمانہ کی رسمی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم اور نیک صحبت کا بھی حصہ ملے وہ اپنے بچون کو جلد روانہ کردین تاکہ تعلیم مین حرج نہ ہو اس جماعت کی فیس مدرسہ ادنیٰ درجہ عمہ ہے اور فیس بورڈنگ ہوس -۱۲ار- اور خرچ خوراک ۳ سے ۶ تک درجہ وار ہے باقی تفصیل کے واسطے جو صاحب چاہین راقم کے ساتھ خط و کتابت کر سکتے ہین۔ والسلام

محمد صادق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء

البدر

مشورہ - البدر کے ایک مہربان نے جو کہ گذشتہ ایام میں کپورتھلہ میں تھے ایک خط لکھا تھا جس میں وہ تحریر فرماتے ہیں کہ اگر خریداروں کی رائے کو بھی البدر میں دخل رہے تو یہ اخبار بہت ہر دلعزیز رہیگا۔

پیشتر اس کے کہ یہ خط آتا خریداران البدر میں سے جس کسی کوئی ایزادی یا کسی نئے مضمون کا اندراج اخبار میں چاہا اس کی تعمیل یا عدم تعمیل کی وجوہات اخبار میں درج ہوتی رہیں اور اب بھی یہ خاکسار ہر ایک مفید مشورہ پر عمل کرنے کیلئے بسرو چشم طیار ہے بلکہ میں بڑے ادب سے اپنے بیرونجات کے احباب سے عموماً اور قادیان میں جو اصحاب کبار میرے مخدوم اور تعظیم گاہ ہیں ان سے خصوصاً ملتمس ہوں کہ البدر اور اس کے متعلق مفید مشوروں سے اس خاکسار کو اپنی عنایت سے ہمیشہ سرفراز فرماتے رہا کریں اور یہی نہیں بلکہ میں تو یہ بھی چاہتا ہوں کہ وہ میری غلطیوں اور قابل اصلاح امور پر بھی مجھے آگاہ کرتے رہیں کیونکہ میں اس فن ایڈیٹری میں مشتاق نہیں ہوں اور نہ کسی اخبار کا ایڈیٹر رہ چکا ہوں میں نے تو صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں زندگی کے ایام بسر کرنے کے واسطے یہ ایک خدمت اپنے ذمہ لی ہے جس کو خدا نے اپنے فضل سے نباہنا ہے نہ میری استعداد اور لیاقت نے۔ اور خدا کے فضل سے میں آج تک ہر ایک مفید مشورہ پر کاربند ہونے کے لئے اپنے آپ کو طیار ثابت کر چکا ہوں۔

مثلاً ہمارے دوست منشی محمد اکرم بیگ صاحب کمپونڈر نے ایک دفعہ بیعت کے کالم کے بارہ میں تاکید کی اور واقعی طور پر اس کی ضرورت کو محسوس کر کے اوس کالم کو کھولا گیا مگر انجام کار معلوم ہوا کہ آج کل بیعت کی تعداد اس قدر بڑھ رہی ہے کہ اگر ہفتہ وار پوری درج ہو تو نصف اخبار کے قریب صرف بیعت کنندگان کے ناموں سے پر ہوتا ہے اس لئے وہ کالم بند کر دیا گیا

اسیطرح چند ایک احباب نے مشورہ دیا کہ درس قرآن اخبار میں ہوا کرے اور اس کی ضرورت کو بھی ضرورت حقہ محسوس کر کے شروع کر دیا گیا اب چند ایک احباب نے چاہا ہے کہ درس قرآن کا حصہ الگ بطور ضمیمہ اخبار کے ہوا کرے تاکہ مجلد ہو سکے اگرچہ میں نے اس خدمت کے بجا لانے کے واسطے احباب کا مشورہ بذریعہ البدر نمبر ۱۱ طلب کیا ہے لیکن بعد غور و فکر کے میری اپنی رائے یہ ہے کہ اس کی علیحدگی کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ضمیمہ کیطور پر جب وہ ہوگا تو بہرحال البدر کی قیمت میں اضافہ کرنا پڑیگا اور چونکہ شیخ یعقوب علی صاحب کے اہتمام سے ایک ماہواری تفسیر القرآن نکلتی بھی ہے جس سے احمدیہ جماعت کی یہ غرض پوری سکتی ہے اس کے ہوتے ہوئے اب دوسری تفسیر کی کیا ضرورت ہے جس چشمہ سے مستفید ہو کر وہ احمدی احباب کی خدمت کر رہے ہیں اُسے چشمہ سے میں بھی پانی پینے آیا ہوں اور وہی اپنے احباب تک درس قرآن کے نام سے پہونچا دیتا ہوں بلکہ شیخ صاحب کی رہائش چونکہ قادیان میں ایک عرصہ دراز سے ہے اور وہ کئی بار قرآن کو سن چکے ہونگے اس لئے سابق بالخیرات ہونے کی وجہ سے جو ملکہ ان کو حاصل شدہ ہے وہ مجھے سردست کب حاصل ہو سکتا ہے بہ این وجوہات میں درس قرآن کی علیحدہ اشاعت کی تجویز کو پسند نہیں کرتا ہاں اگر میرے پیارے ناظرین بعض دوسری معقول وجوہات پر اسے ضرور علیحدہ پسند کرتے ہیں تو لکھکر روانہ کریں بعد غور اور مشورہ کے دیکھا جاویگا۔

ایک اور بڑا ضروری کام قابل تکمیل ہے جس کی تکمیل میں بطور ضمیمہ البدر کرنا چاہتا ہوں اور وہ کام

رجسٹر بیعت کنندگان کی طیاری ہے

بذریعہ اردو میگزین اور اخبار الحکم کے احمدیہ احباب پر یہ امر واضح ہو چکا ہے کہ مردم شماری کی رپورٹ میں احمدیہ جماعت کی تعداد جو بتلائی گئی ہے وہ موجودہ تعداد احمدیہ جماعت سے کئی گنا کم ہے اور یہ نقص کیوں مردم شماری میں رہا اس کی وجوہات پر بھی لکھا جا چکا ہے مگر چونکہ قادیان میں ابھی تک کوئی ایسا باقاعدہ رجسٹر بیعت کا نہیں ہے کہ جس کی بنا پر اول ابتدا سلسلہ بیعت سے لیکر آج تک اور آئندہ جسقدر مبایعین ہوں ان کے صحیح نام اور پتہ معلوم ہو سکیں اس لئے حضرت اقدس نے تجویز فرمایا تہا کہ ایک نیا رجسٹر بیعت کا طیار کیا جائے اور از سر نو ہر ایک مقام سے فہرست بیعت طلب کی جاوے جیسے کہ البدر کے گزشتہ نمبروں میں متواتر اس کے متعلق اشتہارات نکلتے رہے ہیں اسی تحریک پر مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر ایک چھپا ہوا رجسٹر بیعت کا طیار کیا جاوے تو وہ بطور عظیم الشان نشان کے ہوگا اور ہر ایک احمدی ممبر اگر چاہے تو اُسے اپنے پاس رکھ سکیگا کیونکہ خدا کے فضل و کرم سے حضرت احمد مرسل یزدانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طفیل اب ہم لوگوں کا ایک نیا رشتہ اور تعلق قائم ہوا ہے جسے خدا نے اپنے بابرکت ہاتھوں سے گانٹھا ہے اور اس کا قائم ہونا کوئی معمولی بات نہیں بلکہ بہت سے رحمی اور قومی رشتوں کو قطع برید کر کے اسے باندہا گیا ہے اور اب جبکہ اس کی تعداد ایک لاکھ سے بڑھ گئی ہے اور اکثر احباب ایسے ہیں کہ ان کو ایک تو صحیح تعداد دوسرے نام اور پتہ وغیرہ سے کبھی واقفیت نہیں ہوتی اس لئے آپس کے تعلقات اور تعارف کو بڑہانے کی غرض اور آپسمیں سلسلہ اتحاد اور اخوت کو مضبوط کرنے کی نیت سے ایک ایسے رجسٹر کی اشد ضرورت ہے جسمیں مبایعین کے نام پتہ عمر تاریخ بیعت وغیرہ درج ہو۔

یہ رجسٹر عظیم الشان نشان کو دنیا میں دکھلا سکیگا جو کہ حضرت اقدس کی سالہ پیشگوئی کے متعلق ظاہر ہوا ہے اور جس کا ذکر حضرت اقدس نے کتاب مواہب الرحمان میں کیا ہے اور حضرت اقدس فرمایا کرتے ہیں کہ ہمارے لئے ہر ایک بیعت کنندہ ایک نشان ہے کیونکہ جو شخص آتا ہے وہ یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی کو پورا کرتا ہے۔

میری رائے میں یہ عظیم الشان خدمت احمدی جماعت کی ہے اور امید ہے کہ احمدی احباب اسے قدر کی نگہ سے دیکھینگے۔

سردست میرا ارادہ یہ ہے کہ وہ یہ رجسٹر البدر اخبار کی تقطیع پر طیار ہو تاکہ بیعت کے متعلق ہر ایک تفصیل کمل دیجا سکے اور بطور ضمیمہ کے ہفتہ وار ۴ صفحہ پر البدر کے ساتھ شایع ہوتا رہے اس کے دوسرے انتظام اور ترتیب اور قیمت کے بارے میں میں ابھی نہیں لکھتا احمدیہ احباب کی توجہ اسطرف دیکھکر پھر لکھوں گا میری اپنی رائے یہ ہے کہ یہ ضمیمہ البدر ہر دوسرے ہفتے وار اخبار کے ساتھ نکلے اور اس کی قیمت ایسی ہو جو کہ احباب پر دوسرے چندوں اور ضروری اخراجات کے ساتھ ایک بار گران نہ ہو احباب کو جن امور پر مشورہ دینا ہے وہ یہ ہیں

(۱) رجسٹر کی ضرورت ہے کہ نہیں ہے تو کس سائز پر
(۲) یہ رجسٹر ہفتہ وار ہو یا دو ہفتہ وار
(۳) ہر دو صورتوں میں اس کی قیمت اخبار کے ساتھ الگ الگ کیا ہونی چاہیئے۔
(۴) رجسٹر کی طیاری میں کیا کیا امور پتہ اور شناخت کے ملحوظ رکھے جائیں۔ اور اس کے کالم کی تقسیم کسطرح ہو۔
(۵) ہفتہ وار ہو تو کیا قیمت اور اگر دو ہفتہ وار ہو تو کیا قیمت
(۶) کاغذ البدر کا ہو یا اس سے اعلیٰ اگر اعلیٰ تجویز کیا جاوے تو قیمت میں اس کا خیال رکھا جاوے اور اس رجسٹر کا نام کیا ہو۔

قیمت لگانے کے وقت احباب کو اس محنت کو بھی مدنظر رکھ لینا چاہیئے جو اس کی طیاری میں درکار ہوگی ممکن ہے کہ اس کے واسطے ایک خاص آدمی کو کل نقلات کا دورہ کرنا پڑے۔ کیونکہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ ہمارے بھائی اس اطلاع کے دینے میں لاپروائی کرتے ہیں باوجودیکہ البدر

درس قرآن

{ انا اعطینٰک الکوثر کی بقیہ تفسیر
گذشتہ اشاعت سے آگے }

اس مزدوری کام کو تو چھوڑا پر مصروفیت کس کام مین اختیار کی۔ نفسانی خواہشون کے پورا کرنے میں چائے پی لی۔ حقہ پی لیا۔ پان کہا لیا۔ غرض ہر پہلو اور ہر طرف سے دنیوی امور مین ہی مستغرق ہو گئے۔ مگر پھر کبھی آرام اور سکھ نہین ملتا ساری کوششیں اور ساری تگ و دو دنیا کے لئے ہوتی ہے اور اس مین بھی راحت نہین۔ لیکن جو خدا تعالےٰ کے ہو جاتے ہیں ان کو وہ دیتا ہے تو پہر کس قدر دیتا ہے؟ اور ساری راحتون کا مالک اور وارث بنا دیتا ہے۔ مین نے پہلے بتا دیا ہے کہ جتنا چھوٹا ہوتا ہے اس کا اتنا ہی دینا ہوتا ہے اور جس قدر بڑا اسی قدر اس کی دہش ہوتی ہے۔ جس قدر کبریائی اللہ تعالےٰ رکہتا ہے اسی کے موافق اس کی عطا ہے اور اس کی عطا کے بغیر کچھ بہی نہین ہوتا۔

مین نے ایک دنیا دار کو دیکھا ہے وہ میرا دوست بہی ہے مین کلکتہ مین اُس کے مکان پر تہا۔ اُس نے مجھے دکہایا کہ وہ ایک ایک دن مین چار چار سو یا پانچ پانچ سو روپیہ کیسے کما لیتا ہے۔ مگر تہوڑا ہی عرصہ گذرا کہ مین نے اس کو ایک مرتبہ گجرات مین دیکہا بہت ہی بری حالت مین مبتلا۔ مین نے اس کو اور تو کچھ نہ کہا صرف یہ پوچھا کہ بتاؤ کیا حال ہے؟ اُس نے کہا کہ یہ حالت ہو گئی ہے کہ رہنے کو جگہ نہین۔ کہانے کو روٹی نہین۔ اس وقت یہان آیا ہون کہ فلان شخص کو پندرہ ہزار روپیہ دیا تہا مگر اب وہ کبھی جواب دیتا ہے۔ مین نے اس کی حالت کو دیکھکر یہ سبق حاصل کیا کہ چالاکی سے انسان کیا کما سکتا ہے! ادہر بالمقابل دیکھئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اتباع نے کیا کمایا۔ مین نے ان لوگون کو دیکہا ہے کہ وعظ کرتے ہین چالاکیان کرتے ہین لیکن ذرا پیٹ مین درد ہو تو بول اٹھتے ہیں کہ ہم گئے۔

پس تم وہ چیز بنو جسکا نقشہ اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپکے اتباع پر تجربہ کرکے دکہلایا ہے کہ جب وہ دیتا ہے تو اس کا کوئی بھی مقابلہ نہین کرسکتا۔ یہ لمبی کہانی ہے کہ کس کس طرح پر اپنے برگزیدہ بندون کی نصرۃ کی پر اسی گاؤن مین دیکھو مرزا غلام احمد ایدہ اللہ الاحد ایک شخص ہی۔ کیا قدمین لعام الدین اس سے چھوٹا ہے یا اس کی داڑہی چھوٹی ہے اس کا مکان دیکھو تو حضرہ اقدس کے مکانون سے بھی مکان بڑا ہے داڑھی دیکہو تو وہ بھی بڑی لمبی ہی۔ کوشش بھی ہے کہ مجھے کچھ ملے مگر دیکھتے ہو خدا کے دینے مین کیا فرق ہے۔ مین یہ باتین کسی کی اہانت کے لئے نہین کہتا مین ایسے نمونون کو ضروری سمجھتا ہون اور ہر جگہ یہ نمونے موجود ہوتے ہین +

مین خود ایک نمونہ ہون جتنا مین نمونہ ہون جتنا مین بولتا ہون اور لوگون کو سناتا ہون اس کا بیسوان حصہ بھی میرزا صاحب نہین بولتے: درمیانے کیونکہ تم دیکھتے ہو وہ خاص وقتون مین باہر تشریف لاتے ہین اور مین سارا دن باہر رہتا ہون لیکن ہمپر تو بدظنی بھی ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کی باتون پر کیا عمل ہے بات یہی ہے کہ اللہ کا دین الگ ہے اور وہ موقوف ہے ایمان پر +

منصوبہ باز چالاکیون سے کام لینے والے بامراد نہین ہوتے وہ اپنی تدابیر اور مکائد پر بہروسا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم یون کرینگے مگر اللہ تعالیٰ ان کو دکہاتا ہے کہ کوئی تدبیر کارگر نہین ہو سکتی جب اس کا فضل ہوتا ہے تو اس کے سامنے کوئی چیز نہین ٹہر سکتی۔ غرض یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے دینے کے منتظر بنو اور یہ عطا منحصر ہے ایمان پر ہے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ کو جو ملا وہ سب سے بڑھکر ملا شرط یہ ہے +

فَصَلِّ لِرَبِّكَ

اللہ تعالےٰ کی تعظیم مین لگو۔ نماز سنوار کر پڑہو۔ نماز مومن کی الگ اور دنیا دار کی الگ۔ منافق کی الگ ہوتی ہے۔ آنحضرت صلعم کا پاک نام ابراہیم بھی تہا جس کی تعریف اللہ تعالی فرماتا ہے ابراہیم الذی وفّی اور وہی ابراہیم جو جاء بقلب سلیم کا مصداق تہا اس نے سچی تعظیم امر الٰہی کی کرکے دکہائی اس کا نتیجہ کیا دیکہا۔ دنیا کا امام ٹہرا اسی طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوتا ہے التعظیم لامر اللہ کے لئے تو فصل لربک کا حکم ہے اور شفقت علی خلق اللہ اور تکمیل تعظیم امر الٰہی کے لئے

وَانْحَرْ

قربانی کرو

قربانی کرنا بڑا ہی مشکل کام ہے جب یہ شروع ہوئی اس وقت دیکھو کیسے مشکلات تھے اور اب بھی دیکھو +

ابراہیم علیہ السلام بہت بوڑہے اور ضعیف تھے ۹۹ برس کی عمر تھی۔ خدا تعالےٰ نے اپنے وعدے کے موافق اولاد صالح عنایت کی۔ اسمٰعیل جیسی اولاد عطا کی جب اسمٰعیل جوان ہوئے تو حکم ہوا کہ ان کو قربانی مین دیدو۔ اب ابراہیم علیہ السلام کی قربانی دیکھو زمانہ اور عمر وہ کہ ۹۹ تک پہونچ گئی۔ اس بڑہاپے مین آئندہ اولاد ہونے کی کیا توقع اور وہ طاقتین کہان؟ مگر اس حکم پر ابراہیم نے اپنی ساری طاقتین۔ ساری امیدین اور تمام ارادے قربان کردئے ایک طرف حکم ہوا۔ اور معاً بیٹے کو قربان کرنے کا ارادہ کر لیا پھر بیٹا بھی ایسا سعید بیٹا تہا کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا بیٹا! انی ارٰی فی المنام انی اذبحک تو وہ بلا چون و چرا یونہی بولا کہ افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین۔ ابا جلدی کرو ورنہ وہ کہہ سکتے تہے کہ یہ خواب کی بات ہے اس کی تعبیر ہو سکتی ہے مگر یہی کہا پھر کر لیجئے۔ غرض باپ بیٹے نے ایسی فرمانبرداری دکہائی کہ کوئی عزت کوئی آرام کوئی دولت اور کوئی امید باقی نہ رکھی یہ آج ہماری قربانیان اسی پاک قربانی کا نمونہ ہین۔ مگر دیکھو کہ اس مین اور ان مین کیا فرق ہے!

اللہ تعالےٰ نے ابراہیم اور اس کے بیٹے کو کیا جزا دی اولاد مین ہزارون بادشاہ اور انبیاء پیدا کئے وہ زمانہ عطا کیا جس کی انتہا نہین خلفا ہون تو وہ بھی ملت ابراہیمی مین سارے نبی خلفاء الٰہی کے قیامت تک اسی گروہ مین ہونیوالے ہین۔

پس اگر قربانی کرتے ہو تو ابراہیمی قربانی کرو انی وجہت وجہی للذی فطر السمٰوات والارض کہتے ہو تو روح بھی اس کے ساتھ متفق ہو۔ ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین کہتے ہو تو کرکے بھی دکھلاؤ +

غرض اللہ تعالی کی رضا کے لئے اس کی فرمانبرداری اور تعمیل حکم کے لئے جو اسلام کا سچا مفہوم اور منشاء ہے مگر مین دیکھتا ہون کہ ہزارون وسوسے اور دنیا کی ایچا پیچی ہوتی ہے +

خدا کی راہ مین اپنے کل قویٰ اور خواہشون کو قربان کر ڈالو اور رضائے الٰہی مین لگا دو تو پہر نتیجہ یہ ہوگا +

"ان شانئک ھو الابتر"

تیرے دشمن ابتر ہون گے

انسان کی خوشحالی اس سے بڑھکر کیا ہوگی کہ خود اس کو راحتین دینے والی چیز نیکی اور اعمال صالحہ ہین خدا سبکو توفیق عطا کرے آمین +

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا اثر غیر ممالک مین

اس عنوان سے البدر مین ہمیشہ غیر ممالک کے خیالات سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نسبت درج ہوتے ہین ولایت مین مسٹر گیٹ نے جو دعوے **خداوند مسیح ہونے کا کیا تہا** اس کو ایک غیرت سے بھری دعوت حضرت اقدس نے کی تہی اس پر انگلستان کے ایک اخبار بنام سنڈے سرکل مورخہ ۴ فروری نے جو ریمارک دیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے

ایک تازہ مسیح

مسٹر گیٹ کا ہندوستانی حریف

مسٹر گیٹ کے خداوند ہونے کا حیرت انگیز جوش ابھی تک ناظرین کے دلون مین تازہ ہے اس لئے اس خبر کو بھی دلچسپی سے سنینگے کہ بلاد مشرق مین صوبہ پنجاب مین مسٹر گیٹ کا ایک حریف پیدا ہو گیا ہو اس جدید مسیح کا نام **مرزا غلام احمد رئیس قادیان** ہے اس مذہبی جوشیلے انسان نے یورپ اور امریکہ مین اشاعت کے لئے ایک اعلان شائع کیا ہے جسکا عنوان ہے

الوہیت کے مدعی مسٹر گیٹ کو تنبیہ

اس کے مکالمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر گیٹ کے پرائیویٹ سیکرٹری نے میرزا غلام احمد صاحب کو وہ دونون اعلان بھیجے ہین جنمین مسٹر گیٹ کے دعاوی کا تذکرہ ہے۔ ہندوستانی مسیح مرزا صاحب گیٹ کو گستاخ۔ کفر گو۔ متکبر۔ بے ادب اور مسرف وغیرہ کا خطاب دیتے ہین اور اُسے تنبیہ کرتے ہین کہ اس توہین اور گستاخی کی وجہ سے خدا کا غضب سخت جوش مین ہے جو اس کے مقدس نام اور اس کے برگزیدہ رسولون کی مسٹر گیٹ نے کی ہے کہ نہایت **شوخی سے خدا اور زمین و آسمان کے خداوند ہونے کا دعوی کیا ہے**۔ اس لئے میرے پاک قدوس کامل اور مقتدر خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین اس مقدر سزا سے اُسے تنبیہ کر دون جو اس کے لئے مقدر ہے وہ یہ ہے کہ اگر وہ اپنے ان **غیر متعلق دعاوی سے توبہ نہ کرے گا تو وہ بہت جلد میری زندگی مین ہلاک ہوگا** یہ سزا اس خدا کی طرف سے ہے جو رب السموات والارض ہے اس کا غضب اس جھوٹے مدعی کو ہلاک کر دیگا تاکہ آئندہ کوئی ایسے جھوٹ اور ناپاک دعودن سے زمین کو ناپاک کرکے۔ اگرچہ ہندوستانی پیغمبر حقیقی مسیح ہونے کے مدعی ہین اور دعوی کرتے ہین کہ وہ عیسیٰ مسیح کی خو اور طبیعت پر آئے ہین لیکن پھر بھی وہ اقرار کرتے ہین کہ مین انسان ہون اور ان کا بیان ہے کہ ہزارون آسمانی نشان ان کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے ہین اور ایک لاکھ سے زیادہ انسانون مین ان کے ذریعے سے پاک تبدیلی ہو چکی ہے۔

وہ اپنے اس غیر معمولی اعلان کو اس پر ختم کرتے ہین کہ مسٹر گیٹ کی موت میری زندگی مین میرا ایک اور نشان ہوگا اور اگر مین مسٹر گیٹ سے پہلے مر جاؤن تو مین مسیح نہین ہون اور نہ مین خدا کی طرف سے ہون لیکن اگر قادر مطلق خدا مجھے مسٹر گیٹ کی موت کا شاہد بنا دے جو میری ہی دعا کا نتیجہ ہوگی پھر **ساری دنیا گواہ رہے کہ مین سچا مسیح ہون اور مین خدا کی طرف سے آیا ہون** ہم دونون اس اعلی طاقت کے زیر تصرف ہین جو مقتدر خدا ہے اور جھوٹے مسیح کو حقیقی کے سامنے ہلاک کریگا میری عمر ۷۰ سال سے متجاوز ہے اور مین یقین کرتا ہون کہ مسٹر گیٹ مجھ سے ۱۵ سال چھوٹا ہے

مرزا صاحب کی پیشگوئی بالکل صاف ہے وہ دعوے کرتے ہین کہ ان کی گذشتہ پیشگوئیان صحیح ہین۔ انگلستانی اور ہندوستانی مدعیون کا مقابلہ بہر حال نہایت دلچسپی سے دیکھا جاویگا۔"

عمدہ نمونہ امرا کے لئے

امیر کابل کی نسبت اخبار غدری تہذیب لکہتا ہے کہ انہون نے چار سے زائد جس قدر بیویان تہین ان کو طلاق دیکر صرف چار بیویان حسب پابندی شریعت اپنے نکاح مین رکھ لی ہین اور باقی رعایا کے واسطے بھی یہی حکم صادر فرمایا ہے مسلمان روساء اور اُمرا کو اس کی تقلید ضرور کرنی چاہئے۔ وہی اخبار پھر اس پر ایک عجیب ریمارک یہ دیتا ہے کہ شاید لوگ ۴ بیویون کا نام سنکر حیرت مین آجاوین مگر ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام مین یہ چار بیویان جن کے ساتھ ایک مسلمان صفائی سے معاملہ رکھتا ہے بہت بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ ایک عیسائی نام کو تو ایک بیوی کرے اور پوشیدہ طور پر اس کا کئی عورتون سے ناجائز تعلق ہو

چھ ماہ مین قرآن شریف ختم

مدرسہ تعلیم الاسلام کے دو معلم بنام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی اور شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی نے کئی سال کے تجربہ کے بعد خدا کے فضل سے یہ بات حاصل کی ہے کہ وہ پانچ سال اور اس سے زائد عمر کے بچے کو ۶ ماہ مین اس عمدگی سے قرآن شریف پڑھا سکتے ہین مگر امتحاناً جہان سے کوئی چاہے پڑھا کر سن لے۔ بچہ پڑھکر سنا دے گا مسلمانون کے لئے یہ ایک عجیب موقعہ ہے اور نعمت غیر مترقبہ ہے حقوق الخدمت کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت کرکے وہ اپنے بچے ان کے سپرد کر سکتے ہین۔

نظم

از مولوی عبد اللہ صاحب کشمیری ثم القادیانی

سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار ۲۰ مارچ ۱۹۰۶ء

از بد سیمنائے تو سحر فرنگ	ریزہ ریزہ شد مگر در وقت جنگ
آن نشانہا ئیکہ در لیل و نہار	گشتہ بر روئے جہان آشکار
آنہمہ بیرون ز دیار ابشر	کس شمار آن ندارد سر بسر
ہر کہ بر جان تو تیغ خود کشید	غیرت ایزد رگ جانش برید
ایزد غیور در روقت دعا	سوئے تو آمد دوان ہم از سما
کس ز تیرہ آہ تو جا بر نشد	لیک چشم این جہودان تر نشد
بس نشانہا صد ہزاران دیدہ اند	چشم خود دیدنت پوشیدہ اند
روی گویا کن می درخشد از ضیا	این ہمہ کوران در انکار و ابا
آن نشانہا ئیکہ از پیغمبران	تا زمان مصطفی گشتہ عیان
زان ہمہ افزون تو بخشیدہ اند	خلق در عالم این تماشا دیدہ اند
زانکہ تو از عاشقان سرمدی	وارث تخت جناب احمدی
ہر کہ آمد سوئے تو زہر جنگ	پارہ کردی جان او را از خدنگ
آتھم و اندرمن ہم لیکھرام	از سنانت کار او شان شد تمام
این گروہ منکران قوم یہود	منعدم شد از زمین گویا نبود
شد کجا معدوم شیخ دہلوی	ہم رسل بابا آئین نوی
شد کجا نادان غلام دستگیر	موت او مشہور در برنا و پیر (آئندہ)

نمبر ۱۳ | قادیان دارالامان - ۱۷ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۱۸ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۱ھ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

۳ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

مجلس قبل از عشا

بار ہا ہمین تعجب آتا ہے کہ کیون یہ لوگ حضرت عیسے اسے بیجا محبت کرتے ہین انہون نے ان کا کیا دیکھا تھا جو ایسے شیدا ہین کہ ان کو خدا ہی بنا دیا ہے - ایسے ان کی محبت مین اندھے ہو رہے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ جن کا کلمہ پڑھتے ہین اُن کی توہین اپنی زبان سے کرتے ہین - توہین کیا ہوتی ہے یہی کہ ایک شخص جس مین اعلی درجہ کے اوصاف ہون ان کو نظر انداز کر کے ایک ایسے شخص کو اُس سے بڑھ چڑھ کر متصف باوصاف کیا جاوے جس مین وہ اوصاف نہین ہین - تعزیرات مین توہین کی مثال کے نیچے یہ مثال لکھی ہے کہ ایک شخص کہے کہ زید اور بکر نے (جو درحقیقت چور تھے) چوری کی ہے مگر عمرو (جو ایک شریف آدمی ہے اور درحقیقت اُس کی کوئی سازش اس چوری مین نہین) نے چوری نہین کی اور نہ ہی اس کا اس مین کچھ تعلق ہے تو قانوناً ایسا کہنے والا شخص عمرو کی توہین کرتا ہے اور وہ مجرم قرار دیا جاوے گا اور مستحق سزا کا ہوگا - غرض توہین کے کئی پہلو ہوتے ہین - حضرت عیسی کی اتنی تعریف کی جاتی ہے کہ گویا اُن پر جب مصیبت آئی تو خدا کو زمین پر اُن کے بچاؤ کی کوئی راہ نظر آئی اور ان کو آسمان پر اور پھر ... دوسرے آسمان پر جا چھپایا - بالمقابل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جب سخت مصائب اور شدائد آئے تو اللہ تعالے نے نعوذ باللہ بقول مولویوں کے آپ کو بالکل بے مدد اور بے کس چھوڑ دیا اور آپ ایک غار مین جو آسمان کے مقابل مین جس طرح وہ بلند یہ اسفل مین واقع تھی پناہ دی - غار کی تعریف بھی کیا کر بچھوؤن سانپون اور ہر قسم کے موذی حشرات الارض کا گھر تھا - بھلا اب سوچو یہ توہین نہین تو کیا ہے -

پھر یہ کہتے ہین کہ وہ سرور کائنات فخر الاولین والآخرین اشرف الخلق تو امید وار ہین کہ ہم بھی عمر پاوین مگر ان کو تو صرف ترسیٹھ برس کی عمر دیجاتی ہے اور ان کے مقابل میت حضرت عیسٰی گویا اب تک زندہ ہین اور دو ہزار برس کی ان کی عمر ہو چکی ہے اور اس کی حالت مین کوئی تغیر واقع نہین ہوا آپ رہتے تو دنیا کی اصلاح کرتے جیسا کہ پہلا تجربہ بتا چکا ہے کہ ہزار ہزار ون کی اصلاح کرتے اگر اور عمر پاتے - مگر بالمقابل حضرت عیسی اتنی عمر مین نہ کوئی نیکی کرتے ہین نہ نماز ہے نہ روزہ نہ زکوۃ اور نہ کسی کی اصلاح ہے اُن سے نہ کسی کو نفع پہنچے اور نہ وہ کسی سے کسی قسم کے ضرر کو دور کر سکتے ہین تیز پر اتنا تجربہ یہ بھی اس امر کا کافی شاہد تھا کہ صرف بارہ آدمی مدت کی کوشش سے طیار کئے آخر وہ بھی یون الگ ہوئے کہ کسی نے لعنت کی اور کسی نے تیس روپے کے عوض دشمن کے ہاتھ مین بیچدیا - پھر مرنے کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح آسمان پر گئی تو پھر وہ حریف موجود تھے کہ وہ تو آسمان مین مع جسم عنصری تشریف رکھتے ہین اور جناب کا جسم ہزارون من مٹی کے نیچے پڑا ہے اور پھر اسی پر ختم نہین آخر کار ان کی امت مین وہ پھر آوین گے اور چالیس سال تک اُن پر حکومت کرینگے اور اُن سے بیعت لین گے **بھلا غور تو کرو کہ یہ توہین نہین تو اور کیا ہے -**

پھر بات اور ہے کہ اللہ تعالی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن شریف مین یہ وعدہ کرتا ہے کہ مین تیری امت مین سے تیری امت کی اصلاح کے واسطے خلیفے بھیجتا رہون گا مگر آخر اس وعدے کا ذرا بھی پاس نہ کیا اور ایک قوم مین سے جس کے متعلق اُس نے وعدہ کر لیا ہوا تھا کہ اس قوم پر میرا غضب نازل ہو چکا ہے - مین اُن پر کبھی کوئی روحانی اور جسمانی فضل اور نعمت ہرگز نازل نہ کرون گا مگر آخر کار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی وعدہ خلافی فرما کر اُسے بھیجا اور اپنے قانون کو بھی توڑا - کیا یہ کوئی گوارا کر سکتا ہے کہ خدا پر وعدہ خلافی عائد ہو ہرگز نہین ان اللہ لا یخلف المیعاد

ہماری تو یہ بھی سمجھ مین نہین آتا کہ یہ لوگ اُسی عیسی کو اتار کر کرینگے کیا؟ آخر ان کے قوی تو وہی ہون گے جو پہلے تھے - پہلے کیا کیا تھا جواب کر لین گے ایک ذلیل سے معدودے چند ایک قوم تھی ان کی اصلاح بھی نہ ہوئی - لکھا ہے کہ ایک دفعہ اُن سے پانسو آدمی مرتد ہو گئے تھے - یہ لوگ اگر حضرت موسٰے کے دوبارہ آنے کی امید رکھتے تو کچھ موزون بھی تھا کیونکہ وہ صاحب عظمت اور جبروت تو تھے انہین شجاعت بھی تھی

اب یہ بیٹے کے پیچھے پڑے ہوئے ہین پھر مشکل یہ ہے کہ عادت کا جانا محال ہے ان کو مار کھانے اور بزدلی کی عادت ہو گئی ہوئی تھی وہ اگر دجال سے جنگ کرین گے تو کسطرح ادھر ان مسلمانون کی بھی یہ عادت ہو گئی ہے کہ حضرت عیسے ہی آوین گے۔ لکیر کے فقیر ہین۔ باپ دادا اور مولوی جو اس بات کی تعلیم دے چکے ہو گذرے گو وہ خواہ قرآن شریف کے مخالف ہی ہو وہ اسی ہندون کی گنگا کی طرح اس اعتقاد کو ترک نہ کرین گے خواہ کوئی دلیل ہو یا نہ ہو۔

ان لوگون کو تو اپنے گھر کا بھی حال معلوم نہین کہ ان کے اس اعتقاد نے اسلام کو کیسا ضعف پہنچایا ہے۔ عیسائی جب کسی کو مرتد کرنے پر آتے ہین تو یہی حجت پکڑتے ہین کہ تمہارا نبی مردہ اور ہمارا زندہ اور آسمان پر موجود ہے اب بتاؤ کہ ان دونون مین سے کون اچھا اور خدا کا پیارا ہے اور وہ مسلمانون کی کتابون سے ہی نکال کر دکھا دیتے ہین۔ اب تقریبًا ہر ایک فرقہ مین سے الگ الگ ملا جلا کر ۲۹ لاکھ کے قریب آدمی مرتد ہو چکے ہین۔ کیا سید کیا پٹھان کیا قریش کیا مغل ہر قوم اس وبا مین ہلاک ہوئی ہے ایسے ایسے لوگ جو فخر اسلام کہنے کے مستحق بنجانے کے قابل تھے اب بیدین ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیان دیتے ہین اور پھر اسی پر ابھی تمام نہین بلکہ وہ جان سے مال سے عزت سے غرضیکہ عورتون سے لڑکیون سے اس امر کے لئے کوشان ہین کہ کسطرح دنیا سے اسلام کا نشان مٹا دین۔ بھلا اگر یہی وہ دجال لوگ نہین تو اور کون ہوگا اس قوم کا فتنہ تو مسلمانون کے بنا دیئے دجال کے فتنہ سے بھی کہین بڑھ گیا بھلا یہ بتا دین تو سہی کہ اس قوم کی جس کا فتنہ دجال سے بھی زیادہ ہے خبر کہان دیگئی ہے قرآن شریف نے تو اسی واسطے دجال کا نام نہین لیا بلکہ ولا الضالین کہا جس سے مراد یہی قوم نصاریٰ ہے ولا الدجال کیون نہ کہا اصل امر یہی ہے کہ وہ ایک قوم ہے جس سے تمام انبیا اپنی اپنی امت کو ڈراتے آئے ہین۔

ان لوگون کے خیالات کی بنا احادیث موضوعہ پر ہے جو قرآن شریف کی مہر سے خالی ہین۔ مگر ہم قرآن شریف کو ان احادیث کی خاطر چھوڑ نہین سکتے قرآن شریف بہر حال مقدم ہے۔ بھلا قرآن کو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود جمع کیا۔ لکھوایا۔ اور پھر نمازون مین بار بار پڑھکر سنایا کیا اگر احادیث بھی ویسی ہی ضروری ہین تو ان مین سے بھی کسیکو اسیطرح جمع کیا اور بار بار سنایا اور دور کیا ہرگز نہین۔ اور جب نہین کیا تو کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرض منصبی مین کوتاہی کی ہرگز نہین بلکہ صحیح امر یہی ہے کہ قرآن شریف ہی آپ لائے تھے اور اسی کے جمع کرنیکا آپ کو حکم تھا سو آپنے کر دیا اب احادیث مین سے وہ قابل عمل اور اعتقاد ہے جسپر قرآن شریف کی مہر ہو کہ یہ اس کے خلاف نہین۔

پھر اسی پر بس نہین قرآن شریف کہتا ہے کہ عیسیٰ مر گئے اور پھر دوبارہ قیامت تک وہ اس دنیا مین نہین آوین گے بلکہ آنیوالا اس کا مثیل ان کی خو بو لیکر آویگا جیسا کہ آیت قرآن شریف فلما توفیتنی مین صاف بیان ہے پھر کہتے ہین کہ سیدنا المسیح کی توہین کرتے ہین بھلا سوچو تو کہ ہم اگر اپنے پیغمبر سے ان جھوٹے اعتراضات کو جو نافہمی اور کور چشمی سے کر کے مسیح کو آسمان پر زندہ بٹھا کر آنحضرت پر کئے جاتے ہین ان کے دور کرنے کے واسطے مسیح کی اصلی حقیقت کا اظہار نہ کرین تو کیا کرین ہم اگر کہتے کہ وہ زندہ نہین بلکہ مر گئے جیسے دوسرے انبیاء بھی مر گئے ہین تو ان لوگون کے نزدیک تو یہ بھی ایک قسم کی توہین ہوئی ہم خدا کے بلائے بولتے ہین اور وہ کہتے ہین جو فرشتے آسمان پر کہتے ہین افترا کرنا تو ہمین آتا نہین اور نہ ہی افترا خدا کو پیارا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ جسطرح آنحضرتؐ کی کسر شان اور ہتک کی گئی ضرور ہے کہ اس کا بدلا لیا جاوے اور آنحضرتؐ کے نور اور جلال کو دوبارہ از سر نو تازہ و شاداب کر کے دکھایا جاوے اور یہ اس مسیح کے بت کے توڑنے اور اس کی موت کے ثابت ہونے مین ہے۔ پس ہم خدا کے منشاء اور ارادے کے مطابق کرتے ہین اب ان کی لڑائی ہم سے نہین بلکہ خدا سے ہے۔

ان لوگون نے تو حضرت مسیح کو خاصہ خدا بنایا ہوا ہے اور موحد کہلاتے ہین۔ ان کا اعتقاد ہے کہ وہ زندہ ہے قائم ہے علی السماء خالق۔ رازق۔ غیب دان محیی ممیت ہے بھلا اب تبلاؤ کہ اگر یہ صفات خدا کی نہین تو کس کی ہین بشریت تو ان صفات کی حامل ہو سکتی نہین پھر خدائی مین فرق ہی کیا رہا۔ یہ تو عیسائیون کو مدد دے رہے ہین پورے نہین نیم عیسائی تو ضرور ہین اگر ہم ان کے عقائد ردیہ کی تردید نہ کرین تو کیا کرین پھر ہمین ماننا پڑیگا کہ نعوذ باللہ اسلام۔ آنحضرت صلعم خدا کی طرف سے پاک نبی اور قرآن شریف خدا کا کلام برحق نہین۔ اور حضرت مسیح زندہ نہین بلکہ مر کر کشمیر سری نگر محلہ خانیار مین مدفون ہین یہی سچا عقیدہ ہے

طلاق ایک صاحب نے سوال کیا کہ جو لوگ ایک ہی دفعہ تین طلاق لکھدیتے ہین ان کی وہ طلاق جائز ہوتی ہے یا نہین اس کے جواب مین فرمایا کہ قرآن شریف کے فرمودہ کی رو سے تین طلاق دی گئی ہون اور انمین سے ہر ایک کے درمیان اتنا ہی وقفہ لکھا گیا جو قرآن شریف نے بتایا ہے تو ان تینون کی عدت گذرنے کے بعد اس خاوند کا کوئی تعلق اس بیوی سے نہین رہتا ہان اگر کوئی اور شخص اس عورت سے عدت گزرنے کے بعد نکاح کرے اور پھر اتفاقًا وہ اس کو طلاق دیدے تو اس خاوند اول کو جائز ہے کہ اس بیوی سے نکاح کرلے۔ مگر اگر دوسرا خاوند خاوند اول کی خاطر سے یا لحاظ سے اس بیوی کو طلاق دے کہ تا وہ پہلا خاوند اس سے نکاح کر لے تو یہ حلالہ ہوتا ہے اور یہ حرام ہے۔

لیکن اگر تین طلاق ایک ہی وقت مین دی گئی ہون تو اس خاوند کو یہ فائدہ دیا گیا ہے کہ وہ عدت گزرنے کے بعد بھی اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے کیونکہ یہ طلاق ناجائز طلاق تھا اور اللہ و رسول کے فرمان کے موافق نہ دیا گیا تھا

دراصل قرآن شریف مین غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالے کو یہ امر نہایت ہی ناگوار ہے۔ کہ پرانے تعلقات والے خاوند اور بیوی آپس کے تعلقات کو چھوڑ کر الگ الگ ہو جاوین۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے طلاق کیواسطے بڑے بڑے شرائط لگائے ہین۔ وقفہ کے بعد تین طلاق کا دینا اور ان کا ایک ہی جگہ رہنا وغیرہ یہ امور سب اسواسطے ہین کہ شاید کسی وقت ان کے دل رنج دور ہو کر آپس مین صلح ہو جاوے اکثر دیکھا جاتا ہے کہ کبھی کوئی قریبی رشتہ دار وغیرہ آپس مین لڑائی کرتے ہین اور تازے جوش کے وقت مین حکام کے پاس عرضی پرچے لے کر آتے ہین تو آخر دانا حکام اس وقت ان کو کہدیتے ہین کہ ایک ہفتہ کے بعد آنا۔ اصل غرض ان کی صرف یہی ہوتی ہے کہ یہ آپس مین صلح کر لینگے اور انکے یہ جوش فرد ہونگے تو پھر ان کی مخالفت باقی نہ رہیگی اسی واسطے وہ اسوقت ان کی وہ درخواست لینا مصلحت کے خلاف جانتے ہین۔

اسیطرح اللہ تعالیٰ نے بھی مرد اور عورت کے الگ ہونیکے واسطے کافی موقعہ رکھدیا ہے یہ ایک ایسا موقع ہے کہ طرفین کو اپنی بھلائی برائی کے سوچنے کا موقع ملسکتا ہے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے الطلاق مرتن یعنی دو دفعہ کی طلاق ہونے کے بعد یا اُسے اچھی طرح سے رکھ لیا جاوے یا احسان سے جدا کر دیا جاوے اگر اتنے لمبے عرصے مین بھی ان کی آپس مین صلح نہین تو پھر ممکن نہین کہ وہ اصلاح پذیر ہون۔

وتر ایک صاحب نے سوال کیا کہ وتر کسطرح پڑھنے چاہیئے ایک اکیلا بھی جائز ہے یا نہین۔ فرمایا اکیلا وتر تو ہمنے کہین نہین دیکھا۔ وتر تین ہین۔ خواہ دو رکعت پڑھکر سلام پھیر کر تیسری رکعت پڑھو خواہ تینون ایک ہی سلام سے آخر مین التحیات بیٹھکر پڑھ لو ایک وتر تو ٹھیک نہین۔

ایک صاحب نے سوال کیا کہ حضور مخالفون سے جو ہمین اور حضور کو سخت گالی گلوچ نکالتے ہین اور سخت سست کہتے ہین اُن سے سلام وعلیکم لینا جائز ہے یا نہین۔ فرمایا مومن بڑا غیرتمند ہوتا ہے کیا غیرت اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ تو گالیان دین اور تم اُن سے سلام وعلیکم کرو ہان البتہ خرید و فروخت جائز ہے اس مین حرج نہین کیونکہ قیمت دیتے اور مال لیتے ہین اس مین

احسان نہین۔

ہمین کئی بار اس آیت کی طرف توجہ ہوئی ہے اور اس مین سوچتے ہین کہ من کل حدب ینسلون۔ اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ ساری سلطنتین۔ ریاستین اور حکومتین ان سکو اپنے زیر کرینگے اور کسیکو انکو مقابلہ کی تاب ہوگی ٭

دوسرے معنے یہ ہین دوڑنا۔ یعنی بلندی پر سے دوڑ جاوینگے کل۔ عمومیت کے معنے رکھتا ہے یعنی ہر قسم کی بلندی کو کود جاوینگے۔ بلندی پر چڑھنا۔ نہایت بڑی بہاری اور آخری بلندی مذہب کی بلندی ہوتی ہے۔ ساری زنجیرون کو انسان توڑ سکتا ہے مگر رسم اور مذہب کی ایسی زنجیر ہوتی ہے کہ اسکو کوئی ہمت والا ہی توڑ سکتا ہے۔ سو ہمین اس ربط سے یہ بھی ایک بشارت معلوم ہوتی ہے کہ وہ آخر کار اس مذہب اور رسم کی بلندی کو اپنی آزادی اور جرأت سے پھلانگ جاوینگے۔ اور آخر کار اسلام مین داخل ہوتے جاوینگے اور یہی صاف کے لفظ سے بھی ٹپکتا ہے اور اس امر کی بنیادی اینٹ قیصر جرمن نے چند دن ہوئے اپنا عقیدہ عیسویت کے متعلق ظاہر کرکے رکھدی ہے ٭

۴ - اپریل سے لیکر ۱۳ - اپریل تک کے ملفوظات کسی آئندہ نمبر مین درج ہونگے

۱۴ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور سیر بھی ہوئی ٭

سیر

کشش - جسطرح انسان کا جسم ایک ہیکل کی طرح بنا کر اس مین خدا نے روح پہونکی ہر ویسی ہی ایک کشش بھی دلونمین دی ہے جو کہ ان کو کھینچکر یہان لا رہی ہے انسان اگر ایک شخص کو دوست صادق بنانا چاہے تو نہین بنا سکتا ہزارہا روپیہ خرچ کرکے وہ کسی شخص کی صدق و وفا پر بھروسا کرتا ہے مگر پھر وہی آخر بے وفا نکل آتا ہے مگر الہی کامون کی طرف دیکھو کہ کسطرح لاکھون آدمیون مین صدق و وفا بھر دیتا ہے کیا یہ تہوڑی سی بات ہے براہین مین ہمارا یہ الہام بھی درج ہے والقیت علیک محبۃً منی - یہ سب کشش ہے حتی کہ دشمن بھی ایک کشش مین آیا ہوا ہے جو نہایت بغض مین جل رہا ہر ورنہ دیکھا جاتا ہے کہ ہزارون بدعتی نیچر ہین ان کے واسطے کوئی شخص رسالا و تکفیر کے فتوے نہین لکھتا مگر ہمارے لئے ہر ایک طرف سے کوشش ہے کہ یہ کاروبار رُکے گروہ بڑ ہنا جاتا ہے کیونکہ ان لوگون کی فطرت اولٹی ہے اس لئے ان کو کوشش بھی اولٹی ہے ایسا ہی ہوتا رہاہے آنحضرت صلعم نے دعوےٰ کیا تو سب اپنا اپنا کاروبار اور آرام چھوڑ کر آپ کی مخالفت مین کھڑے ہوگئے اور کوئی دقیقہ نہ چھوڑا اور ادھر مسیلمہ کذاب نے دعوی کیا تو کسی نے اسکی رد کیا اسی مین بات اڑادی

قبل از عشا

لباس کفار - ایک شخص نے حضرت اقدس سے بیعت کی اور اس کے بعد سوال کیا کہ میری دہوتی باندھنے پر لوگ اعتراض کرتے ہین فرمایا کہ مسلمانون کو تشبہ بالکفار نہ چاہیے مثلاً کوئی مسلمان ہندؤن کی طرح بودی وغیرہ رکھ لیوے تو اگرچہ قرآن اور حدیث مین اس کا کہین ذکر صریح نہین ہو مگر چونکہ کفار سے اس مین مشابہت پائی جاتی ہے اس لئے اس سے پرہیز چاہیئے تہ بند اور سراویل یعنی پاجامہ آنحضرت کے وقت مین ہوتا تھا اور سراویل کا خریدنا آپ سے ثابت ہے۔ جب خریدا ہے تو پہننا بھی ہوگا مسلمانون کا پیرایہ اختیار کرنا عمدہ بات ہے اس سے انسان مسلمان ثابت ہوتا ہے حتی الوسع دوسرے کو اعتراض کا موقعہ نہ دینا چاہیئے جو لباس اسلام کا ہے اسی مین تقوی ہے یہ دہوتی وغیرہ کا طریق یا جو انگریزی ٹوپی رکھ لیا کرتے ہین مکروہ معلوم ہوتا ہے۔ آنحضرت صلعم پگڑی باندھا کرتے تھے اگر کرتہ پگڑی اور پاجامہ یا تہ بند سے زائد ضرورت ہو تو حتی الوسع اپنے آپ کو ایسے لباس سے بچانا چاہیئے کہ جس سے مشابہت کفار ہو جاتی ہے۔ جب لباس کفار کا ہے تو دوسرے انسان کو وہ کافر ہی نظر آوے گا۔ یہ انسان کی فطرۃ ہے کہ چھوٹی چھوٹی بات پر اصرار کرتا ہے تو آخر کار بڑی بڑی باتون پر آجاتا ہے مگر جب مسلمان کہلاتا ہے تو اُسے کفار کے لباس کی کیا ضرورت ہے ٭

پھر سوال ہوا کہ اگر جاتے جاتے دو راستہ آجاوین ایک دہنے کو اور ایک بائین کو تو کونسے راستے پر جاوے فرمایا اگر سوال کا تعلق ظاہری راستون سے ہے تو جو راستہ عافیت کا ہو ادھر سے جاوے مثلاً ایک راستہ مین مفسد لوگ کنجر وغیرہ آباد ہین یا شراب خوری ہوتی ہے تو اس کو چھوڑ دیوے اور اگر باطنی راستون سے سوال کا تعلق ہے تو بھی وہی راستہ اختیار کرو جسمین صلاح اور تقوی ہو ٭

اسکے بعد ایک اور سوال پیش ہوا مگر چونکہ اس کو کامل طور پر مورخہ ۱۵ اپریل کی سیر مین حل کیا گیا اس لئے کل تقریر اس کے متعلق اسی تاریخ کی سیر مین درج کرتے ہین

۱۵ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور حسب معمول سیر کے لئے بھی تشریف لائے۔ بعد نماز مغرب کوئی ذکر قابل اشاعت نہ ہوا۔

سیر

سوال - جس حال مین کہ محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کا مثیل ہر تو کیا وجہ ہے کہ امت محمدیہ کے مجددین اور اکابر نے اپنے واسطے **نبی** کا لفظ اختیار نہ کیا حالانکہ موسوی سلسلہ مین ہم دیکھتے ہین کہ وہ لوگ نبی کہلاتے ہین اور جس حال مین کہ اس امت مین کسی نے آج تک اپنے آپکو اسطرح کھلے طور پر نبی نہین کہا تو اب مرزا صاحب کیون اپنے آپ کو نبی کہتے ہین ٭

جواب - مماثلت مین عین ہونا ضروری نہین کیونکہ اگر بالکل وہی ہو گیا تو پھر وہی چیز ہوئی نہ کہ مثال۔ اس لئے کچھ نہ کچھ فرق ہونا ضروری ہر جیسے کسیکو اگر شیر کہا جاوے تو یہ ضرور نہین کہ وہ کچا گوشت بھی کہاتا ہو اور اس کے ایک دم بھی ہو اور جنگلون مین رہتا ہو وغیرہ وغیرہ صرف بعض صفات شجاعت وغیرہ مین اس کی مماثلت ہوگی اب ہم دیکھتے ہین کہ آنحضرت صلعم بھی مثیل موسی تھے مگر آپنے کوئی اعصار وغیرہ کا سانپ نہ بنایا مگر جیسے موسی نے ایک قوم کو جو غلامی کے حالت مین تھی فرعون کے پھندے سے نجات دی ویسے ہی آنحضرت نے ایک قوم عرب کو شیطان اور طاغوت وغیرہ کے پھندے سے نجات دی۔ مشابہت مین من وجہ مخالفت چاہیئے اور من وجہ مطابقت۔ اور اس امت مین جو مراتب خدا تعالے نے رکھے ہین وہ موسوی سلسلہ سے بہت زیادہ ہین اگر اسکے برابر ہوتے تو پھر فضیلت کیا ہوتی۔ پھر جسقدر علوم کی کثرت اور وسعت اس وقت اس امت مین ہے کیا وہ موسوی امت مین تھی چونکہ خدا تعالی کا ارادہ تہا کہ اور کوئی شریعت اب آنحضرت کے بعد نہ ہوگی اس لئے آپکو وہ علوم اور معارف دئے کہ کسیکو پھر نئی شریعت کی ضرورت ہی نہ پڑے خاتم النبیین کی آیت بتلا رہی ہے کہ جسمانی نسل کا انقطاع ہے نہ کہ روحانی نسل کا اس لئے جس ذریعہ سے وہ نبوت کی نفی کرتے ہین اسی سے نبوت کا اثبات ثابت ہر۔ آنحضرت کی چونکہ کمال عظمت خدا تعالی کو منظور تھی اس لئے لکھدیا کہ آئندہ نبوت آپ کی اتباع کی مہر سے ہوگی اور اگر یہ معنے ہون کہ نبوت ختم ہے تو اس سے خدا تعالے کے فیضان کے بخل کی بو آتی ہے ہان یہ معنے ہین کہ ہر ایک قسم کا کمال آنحضرت پر ختم ہوا اور پھر آئندہ آپ کی مہر سے وہ کمال آپ کی امت کو ملا کرینگے

نبوت کے معنے مکالمہ کے ہین جو غیب کی خبر دیوے وہ نبی ہے اگر آئندہ نبوت کو باطل قرار دوگے تو پھر یہ امۃ خیر الامۃ نہ رہے گی بلکہ کالانعام ہوگی اور سورہ فاتحہ کی تعلیم جس مین اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم ہے بے سود ٹہیرے گی کیونکہ انعام اور اکرام تو خدا کا اب کسی پر ہونا نہین تو پھر دعا کا فائدہ کیا ہوا اور نعوذ باللہ یہ ماننا پڑا کہ آنحضرت صلعم

خط

مکرمی ایڈیٹر صاحب البدر سلکم اللہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
علی گڈہ کالج کے ایک طالب علم نے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب عم فیضہ کے خدمت مین ایک خط لکھا تھا کہ مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرح اور بھی بہت سے عالم اور پرہیزگار مولوی ہین کہ جو اشاعت اسلام کرتے اور اصلاح اخلاق مین سعی فرماتے ہین پھر بیعت کی کیا ضرورت حضرت مولانا کے حکم کے مطابق خاکسار نے یہ چند سطور لکھی ہین اپنے اخبار مین درج فرمادین شاید کسیکو فائدہ ہو ؛

آپکا بھائی محمد نواب خان ثاقب مالیرکوٹلوی +

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس مین کچھ شک نہین کہ اس قسم کی جسمانی کمزوریان جیسی آپ بیان کرتے ہین ۔ انتشار خیالات ۔ ضعف دماغ ۔ ہم وغم ۔ عدم استقلال وغیرہ یہ سب اسی سبب سے ہین کہ روحانی قوٰے بہت کمزور ہین ۔ جبتک قرآنی پاک تعلیم کے مطابق اپنی روح اور اخلاق کو مہذب نہ بنایا جائے جسمانی قوٰے مین بھی پھرتیلاپن اور استقلال اور سکون پیدا نہین ہوسکتا ۔ جو جو فعل خدا تعالٰے نے جس جس اعضا کے متعلق کیا ہے اس سے وہی فعل باحتیاط لیا جاوے تو وہ اپنی طبعی حالت پر رہتا ہے جب ان قوٰے سے ایسے کام لئے جاوین جو ان کے کرنے کے نہین تو وہ بالکل کمزور اور اپنے افعال سے بالکل معطل ہو جاتے ہین یہی راز ہے

ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوۃ کا

آپ لکھتے ہین کہ مرزا صاحب کیطرح اشاعت اسلام کرنے والے اور اصلاح اخلاق کرنیوالے بہت سے لائق اور پرہیزگار مولوی ہین اور جیسے مرزا صاحب عالم اور متبحر فاضل ہین ایسے ہی سرسید مرحوم بھی تھے پھر بیعت کی ضرورت کیا ہے ۔ سو صرف اس لئے کہ شاید آپ کو یا آپکے کسی دوست کو خدا توفیق دے کہ مرزا صاحب کی ضرورت اور انکے دعوٰے کی صداقت سمجھ مین آجائے عرض ہے ۔

سرسید خان احمد خانصاحب مرحوم کے پیرون کو سرسید کی لیاقت علیہ پرناز ہو تو ہو ۔ ہمین تو حضرت اقدس مرزا صاحب علم کے اور مبلغ علم کا کچھ پتہ نہین ہم تو ان کو محض امی جانتے ہین اور خدا سے علیم وخبیر کا مامور اور تائید یافتہ یقین کرتے ہین ۔ یہ خیال ان ناواقف لوگون کا ہے جو علی گڈہ کالج کے احاطہ مین ہین اور انکو نور نبوت اور منہاج رسالت سے بالکل بیخبری ہے سرسید احمد خان صاحب کو نہی پیغمبری پیشگوئی کی جوان کے جیتے جی پوری ہوئی اور اس نے دکھایا کہ خدا ہی حضرت اقدس نے ہزارون اعجازی نشان دکھائے جنکا سلسلہ جاری ہے علوم وفنون منداولہ کی مہارت خدا شناسی نہین بنا سکتی ۔ ہان خدا دانی اور خدا شناسی تمام علوم وفنون کی جہوٹی چمک کو ہضم کرسکتی ہے ۔ افسوس ہے کہ ان مادی علوم کے بندون نے قرآن کریم مین تدبر کرنا چھوڑ دیا ہے جو ایک نبی امی فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا جس سے آب تک مکالمہ الٰہی کا فیض جاری ہے یہی تو اصل بات ہے جس مین کوئی دوسرا مولوی یا صوفی یا فلسفی لگا نہین کھا سکتا آئینہ کمالات اسلام پڑہو پھر پتہ لگے گا

آپ جانتے ہین کہ دنیا صوفیون اور فلسفیون اور دیگر ہر قسم کے لائق لوگون سے اور مین جانتا ہون کہ متقیون اور پارساؤن سے بلکہ ملہمون اور ارباب کشف سے بھی خالی نہین ہے ہر ایک شخص بجائے خود کچھ نہ کچھ نیکی کا کام کر رہا اور بتا رہا ہے مختلف قسم کی اور مختلف اغراض کی انجمنین اور کمیٹیان ہین جو اپنے اپنے اغراض اور مقاصد کی مد کے اندر محدود کوششین کررہی ہین اور ہم اس امر کو مانتے ہین کہ وہ کسی قدر مفید خلائق کام کر رہے ہین نہ یہ کہ لوگون کو ہدایت کی راہ بتا رہے ہین اور اخلاقی گندگیون کو نکالکر اخلاق فاضلہ کا پاک نور بہر رہے ہین ہرگز نہین قرآن کریم جس معلم خیر امام کی ضرورت بیان کرتا ہے اس مین تین صفات ہونی چاہئے جیسے ارشاد کرتا ہے یتلوا علیکم ایاتنا ویزکیکم ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون یعنی جو ہماری آیتون کو پڑہکر سناتا ہے اور تم کو ردی اور ناپاک اخلاق وآداب سے پاک کرکے پاک آداب سکہاتا ہے اور وہ باتین تعلیم کرتا ہے جو تم جانتے بھی نہ تھے پھر آیت اس افضل الرسل خاتم الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین ہے اب یہان ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا آنحضرت صلعم کی بعثت سے پہلے یہودی احبار و رہبان مین الہام و کشف والے اور بڑے عابد وزاہد نہ تھے جو نحن ابناء اللہ واحباءہ کا دم بھرتے اور بڑے بڑے مشائخ اور علما نہ تھے جو اپنے علم وفضل پر بڑے بڑی شیخیان بگھارتے تھے ہان تھے اور ضرور تھے ۔ مگر ایک امی نے فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم جو خدا کے بیت العلم کی ڈگری حاصل کئے ہوئے تھا اور صرف اپنے رب کے آغوش محبت کا تربیت یافتہ تھا ان سب کے علوم و کشوف اور معارف اور حقائق پر پانی پھیر دیا اگر صرف نیکی اور عبادت اور پارسائی اور زہد وتقوٰی ہی اصلاح خلق کے لئے کافی ہوتا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت نعوذ باللہ بے سود ٹہری ۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے واجعلنا للمتقین اماما ۔ یعنی ہمین امام المتقین بنا ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خواہ کتنا ہی بڑا متقی اور پارسا اور لائق مولوی یا صوفی ہو وہ امام نہین ہوتا امام تو وہ ہوتا ہے جو متقیون اور پارساؤن اور تمام علمائے زمانہ اور دانایان فرزانہ سے آگے قدم رکھے اور اس فوج کا سپہ سالار ہو اور اپنے قوت اخلاقی ۔ قوت امامت ۔ قوت بسطت فی العلم ۔ قوت عزم ۔ قوت اقبال علی اللہ ۔ قوت کشف والہام مین اول و اقدم ہو ۔

اوّل قوت اخلاق ۔ پھر اس لئے اس مین موجود ہو کہ اسکو ناداشتون اور اوباشون سے بھی واسطہ پڑتا ہے اس لئے اس قوت اخلاق کے ذریعے طیش نفس اور جوش مجنونانہ نہ ہوگا وہ بڑے ثبات اور تحمل سے انکے شوخیون کو برداشت کرے یہ کہ بدحواس ہوکر نیلی پیلی آنکہین کر کے ۔ جہاگ منہہ پر آجائے اور ایسا بدحواس ہوجائے کہ وہ کچھ بھی مفید بات نہ کرسکے ۔ غرض وہ انک لعلی خلق عظیم کا مصداق ہو ۔

دوّم قوت امامت ۔ یہ اس لئے ہو کہ اس کو معارف اور محبت الٰہی مین آگے بڑہنے کا شوق ہو اور اس امر کو وہ دکھ سمجھے کہ وہ ترقی سے روکا جائے یہ ایک فطری قوت ہے جو امام مین ہوتی ہے خواہ لوگ اس کے علوم ومعارف کی پیروی کرین یا نہ ۔ پھر بھی اپنی قوت پیشروی سے امام ہے ۔ کیونکہ یہ قوت اس کو قوی کی طرح فطری دی گئی ہے جسطرح وہ سنتا اور دیکھتا ہے اسی طرح اسے دوسرے آگے بڑہنے کی قوت دمبدم آگے ہی بڑہنے کے لئے اکساتی ہے +

سوم بسطت فی العلم چونکہ امام تمام حقائق و معارف اور لوازم محبت وصدق ووفا مین آگے آگے قدم رکھتا ہے اور ہر دم ربّ زدنی علما دعا مین لگا رہتا ہے اور اپنے تمام قوٰے کو اسی

خدمت مین لگا دیتا ہے اور اسکے حواس پہلے سے جوہر قابل ہوتے ہین اس لئے ہر ایک اہل علم کے مقابل اسکو علوم الہیہ مین بسطت عنایت کی جاتی ہے اور قرآنی معارف کے جاننے اور کمالات افاضہ اور اتمام حجت مین ان کے برابر کوئی نہین ہوتا۔ نور فراست اس کی مدد کرتا ہے۔ وہ نور چمکتی ہوئی شعاعون کیساتھ دوسرون کو نہین دیا جاتا وذالك فضل الله یوتیه من یشاء

چہارم۔ قوت عزم۔ کسی حالت مین تہکنا اور نا امید ہونا اور ارادہ مین سست ہونا اس کے پاس نہ آئے۔ بسا اوقات انبیاء کو جو امام الزمان ہوتے ہین بہت سے ایسے ابتلا ہوتے ہین۔ وحی رک جاتی ہے پیشگوئیان ابتلا، کے رنگ مین ظاہر ہوتی ہین کہ عام پر صدق کھلتا نہین مگر پھر بھی وہ بیدل نہین ہوتے یہان تک کہ نصرت الہی کا وقت آ جاتا ہے

پنجم۔ اقبال علی اللہ۔ تمام مصائب۔ اور ابتلاؤن کے وقت خصوصاً جبکہ دشمن سے مقابلہ آپڑے کسی نشان کا مطالبہ ہو۔ کسی فتح کی ضرورت ہو یا کسی کی ہمدردی داحبات سے ہو خدا کی طرف جھکتے ہین اور محبت اور وفا اور عزم سے بھری ہوئی دعاؤن سے ملاء اعلیٰ مین ایک شور پڑ جاتا ہے جیسے شدت گرمی کے بعد مینہ آتا ہے اسی طرح سے ان کے اقبال علی اللہ کی حرارت سے آسمان پر باران رحمت کا نزول ہونے لگتا ہے ؎

ان دعائے شیخ نے چون ہر دعا است
فانی است گفت او گفت خدا است

ششم۔ الہامات وکشوف۔ اس ذریعے سے علوم ومعارف خدا سے پاتا ہے انکے الہامات دوسرونکے الہامات سے اعلےٰ اور اکمل ہوتے ہین جن کے ذریعہ بڑے بڑے علوم کھلتے ہین۔ دینی عقدے حل ہوتی ہین۔ ان کے الہامات دوسرے لوگون کی طرح ذاتیات تک محدود نہین ہوتے اس سے اعلیٰ درجہ کی پیشگوئیان جو مخالف قومون پر اثر ڈال سکین قوۃ ایمان اور نصرت دین کے لئے ظاہر ہوتی ہین اور خدا تعالےٰ ان کے ساتھ صفائی کے ساتھ مکالمہ کرتا ہے یہان تک سوال وجواب کا سلسلہ بندھ جاتا ہے اسیطرح امام الزمان گویا خدا کو دیکھ لیتا ہے

پس یہ چھ باتین اب کسی اور صوفی اور مولوی اور شیخ مین ہے تو وہ کیون دبے سکڑے بیٹھے ہین۔ صلیبی فتنہ سے بڑھکر پادریون کے ریشہ دوانیان تخریب بنائے اسلام کے لئے۔ ان کی ابلہ فریبیان۔ تثلیث اور کفارے جیسی بے بنیاد عقیدے کو پھیلانے مین پانی کی طرح مال بہایا جانا۔ اور کروڑون آدمیون کا دین اسلام سے مرتد ہوجانا اور ایک سچے خدا کو چھوڑ بیٹھنا۔ اور سب جانے دیجئے ایک کمزور مریم کے بیٹے یسوع کو زندہ آسمان پر چڑھانا اور خدا کے پہلو بہ پہلو بٹھانا۔ ان سب باتون سے بڑھکر کوئی فتنہ ہوگا جسپر یہ اپنے تقوے اور علم سے زور لگائین گے۔

ارے میان ان بودے اور کچے اعتقاد کے ملاؤن سے اور تو کیا ہوتا یہ تو عیسائیون کے قدم بقدم چل نکلے۔ مسیح کو عالم الغیب۔ محی۔ ممیت۔ رازق۔ مان بیٹھے۔ یہ تو تھوڑے دلون مین اسلام کو خیرباد کہنے کو تیار ہین۔ انہون نے باہر کے لوگون کو اپنا چھے نمونے سے امام بنکر توکیا تارنا اور اصلاح کرنا تھا۔ یہ تو اپنے گھر مین ہی آگ لگانے کو پھر رہے ہین۔ اگر یہ امر غلط ہے تو ہمین بتاؤ کہ کون اپنی قبولیت اور عزت وجاہت سے دستبردار ہوکر صرف اپنے عزم ثابت اور استقامت سے ثبوت دے رہا ہوکہ وہ قرآن کا سچا خادم اور اس نبی امی عربی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دل سے غلام ہے کس کا یہ حوصلہ ہے کہ کہدے کہ آگ مجھے نہین جلا سکتی۔ پانی مجھے ڈبا نہین سکتا۔ تیز تلوارین میرا بال بیکا نہین کرسکتین۔ کسر صلیب ہوجائے تو بات ہے چراغ لیکر ڈھونڈو ایسا روشن ضمیر نہ پاؤگے جو خدا کے نور قرآنی سے چشم عالم کو منور کرنا چاہتا ہے مگر یہی

ایک غلام احمد قادیانی صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی نبیہ المتبوع۔ جو بائیس برس سے لگاتار اسلام کے زندہ مذہب ثابت کرنے اور عیسیٰ پرست مردون کو زندہ درگور دکھانے اور حضور علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی ایک زندہ اور ہمیشہ کے لئے زندہ ثابت کرنے مین اپنے جان ومال۔ قوے اور وقت کو صرف کرنے مین مصروف ہین۔

سید مرحوم اوٹھے۔ مسلمانان ہند کی ہمدردی کا دل مین درد محسوس کرکے کھڑے ہوگئے اور بڑی بڑی دلگداز۔ اور جگردوز تقریرین کین موثر لکچر دئے۔ کانفرنسین قائم کین۔ خلاصہ یہ کہ علیگڑھ کالج کی بنیاد ڈالی۔ یعنی گورے کالے کو ایک کرنا چاہا حاکم محکوم مین آشتی پیدا کرنے کی تدبیرین سوچین چنانچہ وہ کسی قدر کامیاب ہونے لگے تھے کہ پیام اجل آ گیا جب تک زندہ رہے انگریزی انگریزی پکارتے رہے بڈھے ہوگئے تھے مگر نوجوان مسلمانون کو ہائی ایجوکیشن کی طرف مائل کرنا چاہتے تھے ہائے ہائے گیا انہون نے کسی کلاس مین قرآن کا درس بھی رکھا جو اولی الامر کی اطاعت کا سب سے پہلا سبق دینے والا تھا مسجد بنائی کبھی عین وقت پر نماز باجماعت ادا کرنے بھی آئے؟ مولوی صاحبان کو کالج کی پروفیسری پر بولایا مگر ارکان اسلام کا ذکر تک نہ آیا۔ پس معلوم ہوا کہ سر سید صاحب مرحوم صرف دنیوی اغراض کی تکمیل کے ہوکے تھے ان کو مذہب سے کیا سروکار تھا ان کو انگریزی پڑہاکر قومی لباس پہنانا منظور تھا۔ لباس تقوے کا وہان کیا ذکر تھا

اب سنئے حضرت اقدس مرزا صاحب کی تعلیم۔ ایک طرف تو یہ زور ہے کہ کفارہ اور تثلیث کو جڑ سے اوکھاڑ دیا جائے اور یہ ارادہ الہی ہے کہ اب یہ صلیبی فتنہ دور ہو۔ اور دلائل اور حجج قرآنیہ۔ براہین رحمانی سے کسر صلیب ہو۔ خلاصہ یہ کہ عیسائیت کے باطل عقیدے کو زور سے توڑ دیا جائے اور اس خدمت کے لئے مین مامور ہون اور مجھ خدا نے محمدی مسیح کا لقب دیکر بھیجا ہے۔ مین تمام اختلافون کو مٹانے اور اپنا فیصلہ سنانے کے لئے آسمانی تائیدات اور الہی نصرتون کے ساتھ ٹھیک چودہوین صدی مین نازل کیا گیا ہون۔ جیسے وہ مسیح موسوی موسیٰ علیہ السلام سے چودہوین صدی مین آئے تھے اور ادہر یہ تاکید ہے کہ گورنمنٹ کی اطاعت اور اس کے احکام کی بجا آوری ہمارا فرض موقت ہی نہایت کوتاہ اندیش اور احمق ہے وہ جو وحشیانہ طور پر گورنمنٹ کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرے اور اب جنگ وجدال اور جہاد وقتال کے جھگڑے فضول ہین ہر طرف امن وسلامت کی آواز آرہی ہے شیر وبکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہین۔ فرائض منصبی بڑی آزادی کے ساتھ انجام دئے جاتے ہین ان لوگون کی سخت غلطی ہے جو دین کی آڑ مین تلوار نکالنا چاہتے ہین اور خواہ مخواہ مخلوق خدا کو توپ وتفنگ کا نشانہ بناکر کشت وخون کا ہنگامہ گرم کرنا چاہتے ہین۔ اب آپ اس سے نتیجہ نکال سکتے ہین جو اس اعلیٰ تعلیم سے ایک عالم کو اپنی طرف کھینچ رہا ہو۔ اسکے ہاتھ اور پاؤن چومنے چاہیئے اور اس کے ہاتھ کو خدا کا ہاتھ سمجھکر بیعت کرنا چاہیئے یا نہین؟ جسطرح رسول کریم صلعم کے

بقیہ ملفوظات ۱۵ اپریل ۱۹۰۸ء

حقیقی اور لطیف جواب

اس امت مین سابقہ مجددین اور مامورین کا نبی نہ پکارا جانا آنحضرت کی شان اور عظمت کو ثابت کرتا ہے جسکا فخر آنحضرت صلعم کو ہی ہے موسیٰ کو ہرگز نہین ہے کیونکہ جب موسیٰ ؑ کے بعد نبی کہلانیوالے باربار آئے اور صدہا ہزارہا آئے تو اس سے موسیٰ کی کسرشان ہوئی کہ جو خطاب ان کا تہا وہی اورونکو کثرت سے ملا موسیٰ ؑ کے بارہ مین خاتم النبیین کا لفظ استعمال نہین ہوا مگر آنحضرت کے حق مین ہوا ہے اس لئے خدا نے اس امت مین یون کیا کہ بہت سے ایسے پیدا کئے جن کو شرف مکالمہ تو دیا مگر آنحضرت کی شان اور عظمت کے لحاظ سے لفظ نبی کا ان کے حق مین نہ رکہا لیکن اگر اس امت مین کوئی بھی نبی نہ پکارا جاتا تو مماثلت موسوی کا پہلو بہت ناقص ٹہرتا اور من وجہ امت موسوی کو ایک فضیلت ہو جاتی اس لئے یہ خطاب آنحضرت نے خود اپنی زبان مبارک سے ایک شخص کو دیدیا جس نے مسیح ابن مریم ہوکر دنیا مین آنا تہا کیونکہ اس جگہ دو پہلو مدنظر تہے ایک ختم نبوۃ کا اسے اسطرح نبہایا کہ جو نبی کے لفظ کی کثرت موسوی سلسلہ مین تہی اسے اڑادیا۔ دوسری مشابہت۔ اُسے اسطرح سے پورا کیا کہ ایک کو نبی کا خطاب دیدیا تکمیل مماثلت کے لئے اس لفظ کا ہونا ضروری تہا سو پورا ہو گیا اور جو مصلحت یہان مدنظر تہی وہ موسوی سلسلہ مین نہین تہی کیونکہ موسیٰ ؑ خاتم نبوت نہین تہے۔

نبوت کے بارہ مین اپنا مذہب

محی الدین ابن عربی نے لکہا ہے کہ نبوت تشریعی جائز نہین دوسری جائز ہے مگر میرا اپنا مذہب یہ ہے کہ ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے صرف آنحضرت کے انعکاس سے جو نبوت ہو وہ جائز ہے۔

کیا عورت نبوۃ کر سکتی ہے

نبوت پر ذکر ہوتے ہوتے فرمایا کہ ایک دفعہ ایک عورت نے نبوت کا دعویٰ کیا جب اسکے سامنے لا نبی بعدی کی حدیث پیش ہوئی تو اسنے جواب دیا کہ لا نبیۃ بعدی تو نہین ہے مردون کی نبوت کی نفی ہے نہ کہ عورتون کی۔ فرمایا کہ یہ اس کی غلطی تہی قرآن شریف مین اکثر خطاب مردون سے ہے اور خدا فرماتا ہے کہ الرجال قوامون علی النساء یعنی مرد مثل آقا کے ہین تو جو احکام آقا کے لئے ہون خادم اس مین خود ہی شریک ہوتا ہے پس جب مردون کی نبوۃ کی نفی ہوئی تو عورتون کی بدرجہ اولیٰ ہوئی۔

درس قرآن

پارہ اول سورۃ بقرہ رکوع ۲

ومن الناس من یقول اٰمنا باللہ وبالیوم الاٰخر وما ھم بمؤمنین

ان تمام لوگون مین سے بعض لوگ ایسے بھی ہین جو بتاتے ہین کہ ہم اللہ پر اور یوم الاخر پر ایمان لائے اور وہ دراصل ایماندار نہین ہین۔

اس سے پیشتر کے رکوع مین منعم علیہم اور مغضوب علیہ گروہ کا ذکر ہوا ہے اور اب ضالین کا ذکر ہے یعنی ان لوگون کا جو کہ گمراہی مین ہین۔ منافق بھی چونکہ ڈہل مل یقین ہوتا ہے کبھی ادہر اور کبھی ادہر۔ صراط مستقیم پر اس کا قدم نہین ہوتا اس لئے وہ بھی ضال یعنی گمراہ ہوتا ہے۔

قرآن کریم مین یہ ذکر اس لئے ہین کہ ہر ایک مومن اپنے نفس کو ٹٹولے اور جو مذموم صفت اُسے نظر آوے اُسے دور کرے اور نفس کے اس دہوکے مین نہ آوے کہ اس سے مراد وہ منافق ہین جو کہ کسی نبی یا مامور پر ایمان کے بارے مین نفاق رکھتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم تو حقیقی مومن ہین۔ نہین ہرگز نہین بلکہ اپنی حالت قلبی اور اللہ تعالیٰ کے عنایات اور تائیدات کا رنگ اپنے وجود مین امتحان کرکے اس باتکو پرکھے کہ اگر مین منافق نہین ہون تو کیون ناکامیان میرے شامل حال ہین اور جن کو مین منافق کہتا ہون ان سے میرے حالات متمیز ہین کہ نہین۔ حضرت احمد مرسل یزدانی نے ۲۵ مارچ کی ایک تقریر مین فرمایا ہو کہ اگر یہ لوگ نیکی اور تقویٰ کا دعویٰ کرتے ہین تو ان کا دعویٰ کیون قرآن کے برابر آکر ٹھیک نہین بیٹھتا خدا تو وعدہ کرتا ہے وہو یتولی الصالحین اور ان اولیاء اللہ المتقون اگر یہ لوگ واقعی طور پر متقی ہین تو خدا ان کا کیون کفیل نہین اور خدا کا قول کیون صادق نہین آتا الا ہیں ہر ایک نفس کو دیکہنا اور غور کرنا چاہئے مین جو دوسرون کو منافق اور کافر وغیرہ کہکر الٰہی تائید اور نصرت سے محروم کہتا ہون کہین وہی محرومی میرے شامل حال تو نہین ہے پس اگر دیکہے کہ وہ بھی ظلمتون مین پھنسا ہوا ہے اور الٰہی تائید اس کی معاملات اور کاروبار مین شریک نہین ہے اور اُسے کہلی کہلی اور بین صراط مستقیم نہین تو سمجھ کہ کوئی شعبہ نفاق یا کفر کا ضرور دل مین ہے اور ممکن ہے کہ اس کی اُسے خبر بھی نہ ہو۔

من ۔ معنے جو۔ وہ۔ کون۔ یہ لفظ ایک دو تین اور اس سے زیادہ کے واسطے آتا ہے۔

یقول ۔ معنے بتلاتا ہے۔ خواہ زبان سے۔ خواہ ہاتھ سے خواہ اپنے اور اعضاء سے تحریر سے یا تقریر سے غرض دوسرے کو بتلا دینے کے موقعہ پر استعمال ہوتا ہے اس معنے قال کا لفظ عام ہے یہ ضرور نہین کہ بالشافہ گفتگو ہو اسی لئے اکثر قصہ اس قسم کے بنے ہوئے ہوتے ہین کہ دیوار نے میخ کو کہا کہ مجھ سے پوچھ جو مجھے ٹھوک رہا ہے میخ اور دیوار کی زبان نہین ہوتی یہان زبان سے مراد زبانِ حال مراد ہے۔

اٰمنا باللہ اللہ پر ایمان لانے کے یہ معنے ہین کہ کل قرآن شریف کی باتون کو ماننا۔ اسلام مین اللہ لفظ کے یہ معنے ہین کہ ایسا خدا جو کہ تمام صفات کاملہ اور عالیہ سے متصف اور جمیع خصائل اور رذائل سے منزہ ہو اور اسلام نے وہ خدا پیش کیا ہے۔ جو کہ کتابین نازل کرتا۔ اپنے بندون سے کلام کرتا۔ ان کی ہدایت کے لئے نبی اور رسول اور مجدد مبعوث کرتا جو اسکا طالب ہوتا اس کو اپنی راہین دکہاتا۔ نیکی کا بدلہ نیک اور بدی کا بدلہ بد دینا۔ اور اپنے دوستون کو عزت دیتا اور انکے لئے خوارق عادت کام کرتا اور اپنے دوستون کے دشمنون کو ذلیل کرنا۔ ایسے خدا کو جو ماننے والا ہو اُسے نفاق کی کیا ضرورت ہے اور کس کا ڈر ہے کہ وہ حق کو چھپاوے اور درپردہ خدا کے دشمنون سے بھی تعلقات رکھے۔

یوم الاخر ۔ یوم الاخر پر ایمان کے یہ معنے ہین کہ انسان جزا سزا کا قائل ہو اس کے دل مین یہ بات جمی ہوئی ہو کہ نیکی کا بدلہ بدی اور بدی کا بدلہ نیکی نہین ہو سکتا پھر جس کو یہ ایمان حاصل ہو اور وہ ہر وہ خدا کو ایک متصرف مقتدر ہستی مانتا ہو تو بتلاؤ نفاق کہان رہیگا۔

اسی لئے خدا تعالیٰ آگے فرماتا ہے کہ یہ لوگ اس دعوے مین جہوٹے ہین صرف ظاہری باتون اور فعلون سے دکھلانا چاہتے ہین کہ ہم بھی مومن ہین۔

وما ھم بمؤمنین ۔ وہ مومن ہرگز نہین ہین جب ما کا صلہ با آوے تو اس سے تاکید مراد ہوتی ہے واؤ یہان حالیہ ہے (باقی آئندہ)

ضروری اطلاع

احباب کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہر ایک شہر کی احمدی جماعت سے جو روپیہ زکوٰۃ ... [illegible] وغیرہ کا ... وہ تمام قادیان دارالامان مین ... [illegible] ... اور کوئی جگہ ان کے ... [illegible] ... بیجا کرنے کی نہین

تعلیم الاسلام کالج

دار الامان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کو کالج بنانے کے متعلق جو اعلان حضرۃ مولوی عبدالکریم صاحب نے اخبار الحکم مین کیا تھا اور اخبار البدر مین جس کے متعلق آرٹیکل نکل چکا ہے۔ اس کے متعلق اب اعلی کارروائی کا وقت آگیا ہے کیونکہ نتیجہ امتحان انٹرنس عنقریب نکلنے والا ہے احباب کے مشورہ اور حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اجازت کے بعد یہ قرار پایا ہے کہ اللہ تعالی کا نام لیکر **کالج** کا افتتاح ۱۵ مئی سنہ ۱۹۰۳ء کو کر دیا جاوے۔ وما توفیقنا الا باللہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ اس کالج مین موجودہ زمانہ کی رسمی تعلیم۔ یعنی انگریزی ہسٹری پرشین۔ سنسکرت فزکس کے ساتھ دینی تعلیم اور علم ادب عربی بالخصوص پڑھایا جاویگا۔ جو بزرگ چاہتے ہین کہ ان کی اولاد اور اقربا اپنے ایام تعلیم بزرگان دین کی نیک صحبت اور پابندی شریعت حقہ اسلام کی مین گذارین اور مفاسد زمانہ سے بچکر رسمی تعلیم بھی حاصل کرین ان کے لئے موقعہ ہے کہ اس سے فائدہ حاصل کرین

فی الحال فرسٹ ییر کھلے گا۔ فیس مفصلہ ذیل ہوگی

درجہ اول۔	سو روپے سے زائد آمد	للعہ	ماہوار
درجہ دوم۔	پچاس روپے سے سو تک آمد	ہے	"
درجہ سوم۔	پچاس روپے سے کم آمد	عکار	"

داخلہ دو روپے

غریب طلباء کی فیس پرنسپل صاحب کی سفارش اور ڈائرکٹر صاحب کی اجازت سے نصف یا معاف بھی ہو سکے گی۔

اس بات کا ذکر بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ حضرت حکیم الامتہ مولوی حکیم نورالدین صاحب اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور حضرۃ مولوی محمد علی صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز بھی اپنے اوقات گرامی مین سے کالج کے طلباء کی تعلیم پر صرف فرمایا کرین گے جو طلباء داخل ہونا چاہین ان کو چاہئے کہ ۱۵ مئی سے پہلے یہان آجائین۔ باہر کے طلباء کیواسطے ایک بورڈنگ طیار ہے جسکی فیس ۱۲ر ماہوار اور خرچ ۳ روپے سے ۶ روپے ماہوار تک ہوتا ہے مفصل قواعد کے لئے راقم سے خط وکتابت کرنی چاہئی

المشتہر

محمد صادق عفی عنہ سپرنٹنڈنٹ کالج قادیان
۱۴ - اپریل

طاعون

جب سے حضرۃ اقدس کو یہ الہام ہوا ہے کہ "طاعون کا دروازہ کھولا گیا ہے" تب سے ایک غیر معمولی ترقی طاعونی اموات مین دیکھی جاتی ہے اور طاعون نے اپنے حملے مختلف طرق سے کرنے شروع کئے ہین جس سے پتہ لگتا ہے کہ اب صرف گلٹیان وغیرہ کا ہونا ہی طاعون کی علامت نہین ہے بلکہ ہر ایک فوری موت جو ہوتی ہے اور جس طریق سے ہوتی ہے وہ طاعون ہی ہے کہین پیٹ مین درد ہوتا ہے اور ایک قے خون کی آئی اور مریض کا دم نکل گیا کہین پسلی وغیرہ مین درد ہوا اور بخار چڑھا اور جان گئی۔ حال مین سیالکوٹ کے آمدہ خطوط سے پتا لگا ہے کہ مریض کے پاس اس قدر سخت بدبو آتی ہے کہ عزیز سے عزیز رشتہ دار بھی اسکے پاس نہین ٹھہر سکتا قادیان کے گرد ونواح مین بھی سخت طوفان طاعون کا برپا ہے مگر بفضل خدا خود قادیان اس سے آج تک پاک ہے اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ طاعون آجکل ایک پورے خاندان کو تباہ کرتی ہے اکثر اطراف سے یہ خبرین آرہی ہین کہ ایک گاؤن مین ایک کیس ہوا اور اسکے گھر کے سارے آدمی شام تک مر گئے دوسرے گاؤن سے اگر اس کا رشتہ دار تعزیت کے واسطے آیا وہ واپس گھر مین پہنچا ہی ہے کہ اس کو طاعون ہو گئی اور پھر رفتہ رفتہ وہ سارا گھر تباہ ہوا اور شام کو حکام نے انکے گھر مین قفل لگوایا غرضکہ اب طاعون بہت خطرناک صورتین اختیار کر لی جاتی ہے اور اکثر جگہ دیکھا گیا ہے کہ صرف ایک دو خرد سال بچے باقی رہ گئے ہین اور کوئی ان کا خبرگیران نہ رہا بہت بڑی عبرت کا مقام ہے اور خدا تعالے اک غیور بادشاہ ولا یخاف عقبہا کا نظارہ دکھا رہا ہے اس لئے حتی الوسع ہر ایک کو تقوی طہارت اور استغفار مین کوشش کرنی چاہئے اور پاک تبدیلیان پیدا کرنی چاہئین

تخرج الصدور الی القبور

یہ حضرت اقدس کا الہام ہے جو کہ کئی ماہ پیشتر شائع ہو چکا ہے اس کے معنے یہ ہین کہ اعلی طبقے کے لوگون مین موت واقع ہوگی اس کے مصداق اس سے پیشتر مولوی نذیر حسین دہلوی اور مولوی رسل بابا وغیرہ ہو چکے ہین اور حال مین مولوی زین العابدین صاحب پروفیسر کالج انجمن حمایت اسلام لاہور جو کہ حضرت اقدس کے منکرین سے تھے طاعون کے لقمہ اجل ہوئے ہین سنا گیا ہے کہ ان کے اہل وعیال مین سے کوئی شخص بھی زندہ نہ رہا ایک ہی دفعہ سب کا خاتمہ ہوا ہے۔

چونکہ آجکل مخالفین مین سے اکثر لوگ نشانہ طاعون ہو رہے ہین اس لئے ہر ایک مقام کے احمدی احباب سے التماس ہے کہ وہ صحیح خبرین ایسی موتون کی ہمارے اندراج اخبار روانہ کیا کرین کیونکہ یہ نشان الہی ہے ✦

انگلستان مین قماربازی کی ترقی

انگلستان مین قماربازی کی یہانتک ترقی ہے کہ ہل کے بشپ صاحب کو اپنی ایک پبلک تقریر مین اعتراف کرنا پڑا ہے کہ قماربازی مین بڑے آدمیون کی وجہ سے ترقی ہو رہی ہے انہون نے بیان کیا کہ جب تک جنٹلمین اور لیڈیز اپنے کمرون مین بیٹھکر بیڈبرک شرطین بدنے سے باز نہین آتے اس وقت تک مفلسون اور غریبون کی تباہی قماربازی سے ہوتی رہیگی قماربازی کا انسداد محض اس طریق سے نہیں ہو سکتا جب تک انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون کی تعلیم نہ دیجاوے

البدر نمبر ۱۲ اور ۱۳ کے دیر سے اشاعت کی وجہ

مورخہ ۷ اپریل کو مجھے لاہور سے یہ خبر ملی کہ میری والدہ ماجدہ سخت بیمار اور بجان بلب ہین اس لئے مین بہ اجازت امام الزمان لاہور چلا گیا اور اسی دن میری والدہ نے وفات پائی اور مجھے ۱۳ دن تک لاہور ٹھہرنا پڑا بہ این وجہ یہ دونون نمبر دیر سے شائع ہوئے اور نمبر ۱۳ مین تازہ حالات امام الزمان کے بسط سے درج نکر سکا۔

ہر ایک مقام کی احمدی جماعت سے التماس ہے کہ میری والدہ مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھین اور دعائے مغفرت کرین۔

یاد رہے کہ میری والدہ عرصہ چھ ماہ سے بیمار تھین ✦

البدر نمبر ۱۲ مین جو مشورہ رجسٹر بیعت کے بارہ مین دریافت کیا ہے۔ اس پر جلد توجہ کرنی چاہئے اور مشورہ سے مطلع فرماوین ✦

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبرین

محکمہ مردم شماری کی غلطی کا اعتراف

ہزاونر لفٹننٹ گورنر پنجاب کی خدمت مین جو چٹھی اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محکمہ مردم شماری کی رپورٹ کی اس غلطی کے متعلق بھیجی تھی جو اس نے آپ کی تبلیغ کے متعلق گورداسپور گزیٹیر کی بنا پر کھائی تھی کہ معاذ اللہ مرزا صاحب کا پہلا کام چوڑہون کو تبلیغ تھی۔ اس خطرناک اور مزیل حیثیت ریمارک پر پنجاب گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی تھی اور ہم خوشی کے ساتھ ظاہر کرتے ہین کہ اس پر مناسب نوٹس لیا لاٹ صاحب بہادر نے افسوس کے ساتھ ظاہر کیا ہے کہ اس قسم کی غلطی کا ارتکاب ہوا ہے۔

ہم گورنمنٹ کے شکر گذار ہین کہ اس نے ملک کو ایک خطرناک مغالطہ سے بچانے کے لئے اپنے فرض کو ادا کیا ہم امید کرتے ہین کہ جس قدر جلد ممکن ہوگا اس کی اصلاح شائع کی جاویگی۔

مسقط مین ایک احمدی عرب کا نزول

ہمارے دوست عبد اللہ عرب صاحب بغدادی جو کہ کئی سال سے اپنے مذہب شیعہ سے توبہ کر کے احمدی سلسلہ مین داخل تھے اور ایک عرصہ دراز امام الزمان کی صحبت مین رہکر چند ماہ ہوئے کہ ہندوستان سے عربستان کی طرف روانہ ہو گئے ہین وہ مسقط پہونچکر تحریر کرتے ہین کہ جہاز مین ایک ترکی سیاح سے میری ملاقات ہوئی جو کہ علوم فلسفہ وغیرہ سے ماہر تھا اور وفات مسیح کا قائل تھا اس نے حضرۃ امام الزمان کے حالات نہایت دلچسپی سے سنے مگر جب اسے دعاوی مہدویت اور مسیحیت کی نسبت کہا گیا تو اس نے مخالفت کی مسقط مین اتر کر اس نے عبد اللہ عرب صاحب کو پادریون کے سپرد کر دیا کہ یہ شخص اصل مین عیسائی ہے اور مسلمانون کے لباس مین پھرتا ہے پادریون نے سفیر برطانیہ کے آگے پیش کیا اور رفتہ رفتہ سلطان مسقط تک نوبت پہنچی مگر سلطان مسقط نے جب کیفیت سنی تو اس نے کہا کہ اس مین کوئی بات قابل اشتباہ نہین کچھ عرصہ گذرا ہے کہ میرے پاس ایک کتاب مرزا صاحب کی پہونچی ہے اس مین انہون نے اپنے دعاوی اور عقائد کی تفصیل دی ہے اور بہت آدمی ان کے ملنے والے ہین چنانچہ وہ کتاب اس نے اہل مجلس کو دکھا کر عبد اللہ عرب صاحب کو آزاد کیا اور آخر کار عرب صاحب کی اخلاقی حالت اور خشوع خضوع کی عبادت دیکھکر اہل مسقط کی بدظنی رفع ہوئی اور تعلق محبت

بڑھ رہا ہے۔

وفات - مولوی بہاؤالدین صاحب حکیم احمدی جو کہ سلسلہ احمدیہ کے ایک بڑے سرگرم ممبر تھے کچھ عرصہ سے عارضہ دق مین مبتلا تھے ۴- اپریل ۱۹۰۶ء کو انہون بمقام احمد آباد پر وفات پائی ورثا کی احمدی احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کے حق مین دعاء مغفرت کرین۔

دین کا تقدم دنیا پر

دین کا بڑا جز و دینی غیرت ہے اور بیعت کا جز و اعظم دین کا تقدم دنیا پر ہے جسے ہمارے ایک احمدی بھائی نے لاہور مین سمجھایا ہے کچھ عرصہ سے منشی محمد اعظم صاحب احمدی جو کاپی نویسی کا کام کرتے ہین کارخانہ پیسہ اخبار مین ملازم تھے گذشتہ ایام مین ان کو ایک مضمون کتابت کے واسطے دیا گیا جو کہ حضرت اقدس کے خلاف تھا منشی محمد اعظم صاحب نے اس کے لکھنے سے انکار کر دیا حتیٰ کہ اسی وجہ سے ان کو کارخانہ کی طرف سے برطرف کیا گیا۔ سبحان اللہ دین اسیکا نام ہے اور جب تک یہ دینی غیرت قوم مین نہ ہو۔ قوم ترقی کے مدارج طے کر ہی نہین سکتی۔ لیکن ہمین پیسہ اخبار کے ایڈیٹر اور منیجر پر افسوس ہے کہ انہون نے کیون اس امر پر اصرار کیا کہ ضرور اسی کے قلم سے وہ مخالفت سے بھرا ہوا مضمون لکھا جاوے۔ منشی محمد اعظم صاحب نے جس سپرٹ سے کام لیا ہے وہ تو قوم کے خیر خواہان کے لئے بہت قابل قدر تھی اور ایسا نمونہ دیکھکر چاہیے تھا کہ منشی صاحب کی بہت قدر کی جاتی ۔

ضروری اطلاع

چونکہ محبی فیض علی صابر صاحب احمدی نے چند وجوہات پر اپنے تعلقات اخبار البدر اور مطبع سے منقطع کر لئے ہین اس لئے آئندہ ہر ایک قسم کی خط و کتابت اور ارسال زر اور درخواست کتب احمدیہ بک ایجنسی و ادویہ وغیرہ صرف بنام محمد افضل پروپرائیٹر اخبار البدر ہونی چاہئے ۔

نظم

طبعزاد جناب منشی محمد حسین صاحب متاثر احمدی
سکنہ لاہور

دوستو اک نظر خدا کے لئے + سید الخلق مصطفےٰ کے لئے

رک نہین سکتا دل مجبور واللہ اندلون
دیکھکر جو ہو رہا ہے شور برپا اندلون
وائے برحال مسلمانان سمجھ سکتے نہین
کیون ہوئے جاتے ہین طاعونی لوالا اندلون
اک مسیح وقت کی خاطر عزیز و بے خطا
افترا تم نے بھلا کیا کیا نہ باندہا اندلون
حسب استدلال قرآن ابن مریم مر گیا
پر خیال زندگی پھر بھی نہ بدلا اندلون
صدقے اس فضل و کرم کے اور اس احسان کے
کھلگیا رفع توفی کا معما اندلون
ہان جو از روی بخاری انتظاری تھی ہمین
ہوگیا ہے خاتمہ بالخیر اس کا اندلون
آنیو الا آ گیا صد آفرین صد آفرین
توڑ کر دکھلا دیا دجل نصاریٰ اندلون
کر چکا تھا شرک و جہل اپنا تصرف جابجا
غیرت حق نے ہر ایک کو توڑ ڈالا اندلون
پھیک گئی ہے اب نئی اک روح پھر توحید مین
معصوم ہے تجدید کی چارون طرف کیا اندلون
حضرت باری کے صدقے اور قربان کیون نہون
لطف کا اپنے دکھایا کیا نمونہ اندلون
سینکڑون بھولے بھٹکتے اور بگڑتے بنگئے
بحر رحمت نے جو آ کر جوش مارا اندلون
چھوڑ دو فسق و فجور و شرک اور سب بدعتین
ہین یہی طاعون کا باعث سراپا اندلون
دل مین اور اعمال مین اک پاک تبدیلی کرو
اور بنا حاصل کرو کچھ زہد و تقویٰ اندلون
جان و ایمان پر تمہین اب رحم کرنا چاہئے
اس غضب کے وقت مین کچھ تو حذر اندلون
مین جلے دل کے پھپولے توڑنے والا نہین
خوب روشن ہے خدا پر میرا شیوا اندلون
ہے بقول ملہم صادق مسافر کی دعا
کھول دے ہر اک پہ اصلیت خدایا اندلون

ضرورت ہے ایک عمدہ پریسمین اور ایک ایسے کاتب کی جو عربی اور اردو خط لکھ سکتا ہو درخواست کنندگان اپنی اپنی درخواستین بنام محمد افضل پروپرائیٹر

اطلاع - جن صاحبون کے ذمہ بقایا ہے وہ جلد ارسال فرما دین (ایڈیٹر)

مطبع انوار الاسلام قادیان دارالامان مین منشی محمد افضل کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ (۱۰۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

قیمت سالانہ پیشگی

(۱) ہندوستان مین ۲ روپیہ
(۲) ہندوستان سے باہر ۳ روپیہ
(۳) لوکل خریدارون سے ۱ روپیہ ۸ آنہ
(۴) اگر ایک پتہ پر تین اخبار منگوائے جاوین تو فی خریدار ۱ روپیہ ۱۲ آنہ
(۵) ہر خریدار کو خط وکتابت مین اپنے نمبر کا حوالہ ضرور دینا چاہیئے

ضوابط

(۱) ہر جمعہ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتاہے
(۲) تمام درخواستین بنام محمد افضل پروپرائیٹر آنی چاہئین
(۳) اشتہارات کی اجرت کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتاہے
(۴) ہر دریافت طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ضرور آنا چاہئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّة

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

نمبر ۱۴ | قادیان دارالامان - ۲۴ - اپریل ۱۹۰۳ء مطابق ۲۸ - محرم الحرام ۱۳۲۱ھ | جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت احمد رسول یزدانی مسیح موعود ومہدی مسعود

علیہ الصلوٰۃ والسلام

۴ اپریل ۱۹۰۳ء

طلاق - ایک شخص کے سوال پر فرمایا کہ طلاق ایک وقت مین کامل نہین ہوسکتی طلاق مین تین طہر ہونے ضروری ہین فقہا نے ایک ہی مرتبہ تین طلاق دیدینی جائز رکھی ہے مگر ساتھ ہی اسمین یہ رعایت بھی ہے کہ عدت کے بعد اگر خاوند رجوع کرنا چاہے تو وہ عورت اُسی خاوند سے نکاح کرسکتی ہے اور دوسرے شخص سے بھی کرسکتی ہے۔

قرآن کریم کی رو سے جب تین طلاق دیدی جاوین تو پہلا خاوند اس عورت سے نکاح نہین کرسکتا جب تک وہ کسی اور کے نکاح مین آوے اور پھر وہ دوسرا خاوند بلا عمداً سے طلاق دیدے اگر وہ عمداً اسی لئے طلاق دیگا کہ اپنے پہلے خاوند سے وہ پھر نکاح کرلیوے تو یہ حرام ہوگا کیونکہ اسیکا نام حلالہ ہے جو کہ حرام ہے فقہا نے جو ایک دم کی تین طلاقون کو جائز رکھا ہے اور پھر عدت کے گذرنے کے بعد اوسی خاوند سے نکاح کا حکم دیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اُس نے اول اوسے شرعی طریق سے طلاق نہین دی۔

قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کو طلاق بہت ناگوار ہے کیونکہ اس سے میان بیوی دونون کی خانہ بربادی ہوجاتی ہے اس واسطے تین طلاق اور تین طہر کی مدت مقرر کی کہ اس عرصہ مین دونون اپنا نیک وبد سمجھکر اگر صلح چاہین توکرلیوین۔

نماز جنازہ - فرمایا کہ اگر متوفی بالجہر مکفر اور مکذب نہ ہو تو اس کا جنازہ پڑھ لینے مین حرج نہین کیونکہ علام الغیوب خدا کی پاک ذات ہے فرمایا جو لوگ ہمارے مکفر ہین اور ہمکو صریحاً گالیان دیتے ہین اُن سے السلام علیکم مت لو اور اُن سے ملکر کہانا کہاؤ ہان خرید وفروخت جائز ہے اسمین کسیکا احسان نہین۔

جو شخص ظاہر کرتا ہے کہ مین نہ ادہر کا اور نہ ادہر کا ہون اصل مین وہ بھی ہمارا مکذب ہے اور جو ہمارا مصدق نہین اور کہتا ہے کہ مین ان کو اچھا جانتا ہون وہ بھی مخالف ہے ایسے لوگ اصل مین منافق طبع ہوتے ہین ان کا یہ اصول ہوتا ہے کہ با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام - ان لوگون کو خدا سے تعلق نہین ہوتا بظاہر کہتے ہین کہ ہم کسیکا دل دکھانا نہین چاہتے مگر یاد رکھو کہ جو شخص ایک طرف کا ہوگا اس سے کسی نہ کسی کا دل ضرور دکھیگا۔

من کل حدب ینسلون - فرمایا کہ مین نے اس آیت پر بڑی غور کی ہے اس کے یہی معنے ہین کہ ہر ایک بلندی سے دوڑین گے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دو صورتین ہین اول یہ کہ ہر ایک سلطنت پر غالب آجاوین گے دوم یہ کہ بلندی کی طرف انسان قوۃ اور جرأت کے بغیر دوڑ اور چڑھ نہین سکتا اور مذہب پر غالب آجانا بھی ایک بلندی ہی ہے معلوم ہوتا ہے کہ ان پر وہ زمانہ بھی آویگا کہ مذہب کے اوپر سے بھی گذر جاوین گے یعنی اپنے اوس تثلیثی مذہب سے بھی عبور کرجاوین گے اور اس کو پاؤن کے نیچے مسل دیوینگے اور اسی سے ہمین ان کے اسلام مین داخل ہوجانے کی بو آتی ہے اب پہلی بات تو پوری ہوچکی ہے اب انشاء اللہ دوسری بات پوری ہوگی اور یہ باتین خدا کے ارادے کے ساتھ ہوا کرتی ہین جب خدا کی مشیت ہوتی تو ملائکہ نازل ہوتے ہین اور دلون کو حسب استعداد صاف کرتے ہین تب یہ کام ہوا کرتے ہین۔

اخلاق نبوی - فرمایا آنحضرت کے اخلاق کا نمونہ ایک صوفی لکہتا ہے کہ آپ کے پاس ایک نصرانی ملاقات کو آیا آپ نے اس کو اپنا مہمان کیا رات کو کہانا اور بستر دیا مگر وہ کم بخت بہت کہا گیا رات کو بدہضمی ہوئی تو لحاف مین اُس کا دست نکل گیا اس لئے شرمندہ ہوکر صبح کو چوری چوری چلدیا جب وہ دور نکل گیا تو آنحضرت کو معلوم ہوا کہ مہمان چلا گیا ہے - بستر دیکھا تو پاخانہ سے بھرا ہوا - آپ نے اُسے اپنے ہاتھ سے دہونا شروع کیا صحابہ نے ہرچند اصرار کیا کہ ہم دہوئین مگر آپ نے فرمایا کہ وہ میرا مہمان تہا مجھے دہونے دو - ادہر راستہ مین نصرانی کو یاد آیا کہ وہ اپنی سونے کی صلیب بستر پر بہول آیا ہے اُسے لینے کے واسطے وہ واپس آیا دیکھا تو آپ وہی نجاست بھرا لحاف اپنے ہاتھ سے دہو رہے ہین اس نظارہ کو دیکھکر صلیب ایمان پر اس نے لعنت کی اور مسلمان ہوگیا۔

قبل از عشا - ایک عرب صاحب ملک مصر سے تشریف لائے ہوئے تھے اور قرآن شریف خوش الحانی سے پڑھتے تھے حضرت اقدس نے ان کا قرآن شریف سنکر ان کے لب ولہجہ کو بہت پسند کیا اور قرآن شریف کی عظمت کے خیال سے ان کی تکریم کی۔

۵ / اپریل ۱۹۰۳ء

کثرت بیماری کی وجہ ان مختلف امراض اور عوارض کے ذکر پر جو انسان کو لاحق ہوتے ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قادر تھا کہ چند ایک بیماریاں ہی انسان کو لاحق کر دیتا مگر ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سی امراض ہیں جن میں وہ مبتلا ہوتا ہے اس قدر کثرت میں خدا تعالیٰ کی یہ حکمت معلوم ہوتی ہے تا کہ ہر طرف سے انسان اپنے آپ کو عوارضات اور امراض میں گھرا ہوا پا کر اللہ تعالیٰ سے ترسان و لرزان رہے اور اسے اپنی بے ثباتی کا ہر دم یقین رہے اور مغرور نہ ہو اور غافل ہو کر موت کو نہ بھول جاوے اور خدا سے بے پروا نہ ہو جاوے۔

مرا بمرگ عدو جائے شادمانی نیست بعض مخالفین کے طاعون سے ہلاک ہونے کی خبر آئی۔ اس پر فرمایا کہ دشمن کی موت سے خوش نہیں ہونا چاہیئے بلکہ عبرت حاصل کرنی چاہیئے ہر ایک شخص کا خدا تعالیٰ سے الگ الگ حساب ہے سو ہر ایک کو اپنے اعمال کی اصلاح اور جانچ پڑتال کرنی چاہیئے۔ دوسروں کی موت تمہارے واسطے عبرت اور ٹھوکر سے بچنے کا باعث ہونی چاہیئے نہ یہ کہ تم ہنسی ٹھٹھے میں بسر کر کے اور بھی خدا سے غافل ہو جاؤ۔

میں نے ایک جگہ توریت میں دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک جگہ اس میں فرماتا ہے کہ ایک وقت ہوتا ہے کہ جب میں ایک قوم کو اپنی قوم بنانی چاہتا ہوں تو اس کے دشمنوں کو ہلاک کر کر اسے خوش کرتا ہوں مگر اسی قوم کی بے اعتنائیوں سے ایک وقت پھر ایسا آجاتا ہے کہ اس کو تباہ کر کے اس کے دشمنوں کو خوش کرتا ہوں۔

اعمال کی دو قسمیں فرمایا اعمال دو قسم کے ہوتے ہیں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ دوسروں کی نظر میں نیک اور نمازی وغیرہ ہوتے ہیں مگر ان کا اندر بدیوں اور گناہوں سے بھرا ہوا ہوتا ہے دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جن کا ظاہر و باطن یکسان ہوتا ہے وہ عند اللہ تقویٰ پر قدم مارنے والے ہوتے ہیں مگر ان دونوں سے کامیاب ہونے والے وہی ہوتے ہیں جو عند اللہ متقی اور خدا کی نظر میں نیک ہوتے ہیں اور ان پر خدا راضی ہوتا ہے صرف لافزنی کام نہیں آسکتی۔

اس وقت دو قوموں کا آپس میں مقابلہ ہے۔ ایک تو ہمارے مخالف ہیں اور دوسری ہماری جماعت اب خدا تعالیٰ دونوں کے دلوں کو دیکھتا اور ان کے اعمال سے آگاہ ہے وہی جانتا ہے کہ ہماری جماعت اس کی نگاہ میں کیسی ہے اور دشمن کیسے اور وہ اُن سے کہاں تک ناراض ہے پس ہر ایک کو چاہیئے کہ اپنا حساب خود ٹھیک کرے چاہیئے کہ دوسروں کا ذکر کرتے وقت تقوے سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ اپنے اعمال کا خیال ہو کہ کہاں تک ہم خدا کے منشاء کو پورا کر رہے ہیں یا صرف لافزنی ہی لافزنی ہیں۔ ابھی طاعون موقوف نہیں ہو گئی خدا جانے کب تک اس کا دورہ ہے اور اس نے کیا کچھ دکھانا ہے سات سال سے تو ہم برابر دیکھتے ہیں کہ یہ گویا فیوگا ٹھ بنتی ہی جاتی ہے اور پیچھے قدم نہیں ہٹاتی ہے ہر سال پہلے کی نسبت سنا جاتا ہے کہ ترقی ہے۔

زمانہ ایسا آیا ہوا ہے کہ لوگ اپنے نفس کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں ہزارہا انعامات اور خدا تعالیٰ کے فضل کے نشانات ہیں اور عیش عشرت میں زندگی بسر کرنے سے تو نفس کو شرم نہ آئی کہ خدا کا بھی حق ادا کرے مگر شاید اس قہری نشان کو دیکھ کر اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں افسوس لوگ انعامات اور احسانات الہیہ سے تو شرمندہ نہ ہوئے اب اس عذاب ہی سے ڈر کر سنور جاویں ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں ایسے ایسے لوگ بھی موجود ہیں کہ مسلمان کہلا کر مسلمانوں کی اولاد ہو کر اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسطرح گالیاں دیتے ہیں جیسے چوڑھے چمار کسی کو نکالا کرتے ہیں اللہ اور رسول سے ان کو بجز گالیوں کے اور کوئی تعلق ہی نہیں۔ بڑے گندہ دہن اور پرلے درجے کے عیاش بدمعاش۔ بھنگی چرسی قمار باز وغیرہ بن گئے ہیں۔

اب ایسے لوگوں کی زجر اور توبیخ کے واسطے خدا جوش میں نہ آوے تو کیا کرے خدا غیور بھی ہے وہ شدید العقاب بھی ہے ایسے لوگوں کی اصلاح بھلا بجز عذاب اور قہر الٰہی کے نازل ہونے کے ممکن ہے ہرگز نہیں۔ چونکہ بعض طبائع عذاب ہی سے اصلاح پذیر ہوتی ہیں، اس لیے ہر ایک شخص کو چاہیئے کہ وہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ۔ جب عذاب الٰہی نازل ہو جاتا ہے تو پھر وہ اپنا کام کر کے ہی جاتا ہے اور اس ہدایت سے یہ بھی استنباط ہوتا ہے کہ قبل از نزول عذاب توبہ و استغفار سے وہ عذاب ٹل بھی جایا کرتا ہے

گناہ ایک ایسا کیڑا ہے جو انسان کے خون میں ملا ہوا ہے مگر اس کا علاج استغفار سے ہی ہو سکتا ہے۔ استغفار کیا ہے! یہی جو گناہ صادر ہو چکے ہیں ان کے بد ثمرات سے خدا محفوظ رکھے اور جو ابھی صادر نہیں ہوئے اور جو بالقوہ انسان میں موجود ہیں ان کے صدور کا ہی وقت نہ آوے اور اندر ہی اندر وہ جل بھن کر راکھ ہو جاویں یہ وقت بڑے خوف کا ہے اس لئے توبہ و استغفار میں مصروف ہو اور اپنے نفس کا مطالعہ کرتے رہو ہر مذہب و ملت کے لوگ اور اہل کتاب مانتے ہیں کہ صدقات و خیرات سے عذاب ٹل جاتا ہے مگر قبل از نزول عذاب۔ اور جب نازل ہو جاتا ہے تو ہرگز نہیں ٹلتا پس تم ابھی سے استغفار کرو اور توبہ میں لگ جاؤ تا تمہاری باری ہی نہ آوے اور اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے۔

۶ - اپریل ۱۹۰۳ء

قبل از عشا فرمایا کہ ہمارے دوستوں کو بعض وقت دعا کے متعلق ابتلا پیش آجاتے ہیں اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ ان کو دعا کی حقیقت سے اطلاع دی جاوے اور اسی لئے میں نے حقیقت الدعا کے نام سے ایک رسالہ لکھنا شروع کیا ہے مگر چونکہ طبیعت علیل رہی ہے اس لئے ختم نہیں کر سکا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام مدار دعا پر ہی تھا اور ہر ایک مشکل میں آپ دعا کرتے تھے ایک روایت سے ثابت ہے کہ آپ کے گیارہ لڑکے فوت ہو گئے ہیں تو کیا آپ نے اُن کے حق میں دعا نہ کی ہوگی۔

آج کل ایک عام غلط فہمی لوگوں کے دلوں میں پڑ گئی ہے اور یہ اس جہالت کے زمانے کی نشانی ہے اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ فلاں بزرگ فلاں اولیا کی ایک پھونک مارنے سے صاحب کمال ہو گیا اور فلاں کے ہاتھ سے مردے زندے ہوئے۔

اس کے بعد چند ایک احباب جو گوجرانوالہ کے ضلع سے حضرت اقدس کی ملاقات کے واسطے تشریف لائے تھے آپ سے ملاقات کی انہوں نے . . . . . بیان کیا کہ گھر سے نکلکر جہاں جہاں ہمیں ٹھہرنے کا اتفاق ہوا ہے وہاں ہی ابتلا پیش آیا کسی نے کہا کہ میرزا صاحب کو جذام ہے کہیں سنا کہ خدا نخواستہ میرزا صاحب زیر حراست ہیں۔ کہیں سنا کہ فوت ہو گئے ہیں مگر چونکہ ہم نے دل میں ٹھانی تھی کہ ضرور قادیان پہنچنا ہے اس لئے آگئے ورنہ ہمارے واپس جانے میں کوئی شبہ باقی نہ تھا۔ پھر ان میں سے ایک نے حضرت اقدس کا دست مبارک پکڑ کر دوسروں کو دکھایا کہ اب دیکھ کر اپنے شبہات دور کر لو اور کہا کہ جوان کو جذام بتلاتے ہیں خدا خود ان کو مجذوم کرے اس کے بعد ان سب نے بیعت کی اور بعد بیعت ان کو حضرت اقدس نے نصیحت فرمائی۔

بیعت اور توبہ بیعت میں انسان زبان کے ساتھ گناہ سے توبہ کا اقرار کرتا ہے مگر اسطرح سے

اس کا اقرار جائز نہیں ہوتا جب تک دل سے وہ اس اقرار کو نہ کرے یہ خدا تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ جب سچے دل سے توبہ کی جاتی ہے تو وہ اُسے قبول کرلیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اجیب دعوۃ الداع اذا دعان یعنی میں توبہ کرنیوالے کی توبہ قبول کرتا ہوں خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ اوس اقرار کو جائز قرار دیتا ہے جو کہ سچے دل سے توبہ کرنے والا کرتا ہے اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے اس قسم کا اقرار نہ ہوتا تو پھر توبہ کا منظور ہونا مشکل تھا۔

سچے دل سے جو اقرار کیا جاتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر خدا تعالیٰ بھی اپنے تمام وعدے پورے کرتا ہے جو اس نے توبہ کرنیوالوں کے ساتھ کئے ہیں۔ اور اسی وقت سے ایک نور کی تجلی اس کے دل میں شروع ہو جاتی ہے جب انسان یہ اقرار کرتا ہے کہ میں تمام گناہوں سے بچوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا تو اس کے یہ معنے ہیں کہ اگرچہ مجھے اپنے بھائیوں - قریبی رشتہ داروں اور سب دوستوں سے قطع تعلق چھوڑتا ہوں ایسے لوگوں پر خدا کا فضل ہوتا ہے کیونکہ انہی کی توبہ دلی توبہ ہوتی ہے پھر جو لوگ دل سے دعا کرتے ہیں خدا ان پر رحم کرتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ آسمان زمین اور سب اشیاء کا خالق ہے ویسے ہی وہ توبہ کا بھی خالق ہے اور اگر اس نے توبہ کو قبول کرنا نہ ہوتا تو وہ اسکو پیدا ہی نکرتا۔ گناہ سے توبہ کرنا کوئی چھوٹی بات نہیں سچی توبہ کرنے والا خدا سے بڑے بڑے انعام پاتا ہے۔ یہ اولیا قطب اور غوث کے مراتب اسی واسطے لوگوں کو ملے ہیں کہ وہ توبہ کرنے والے تھے اور خدا تعالیٰ سے ان کا پاک تعلق تھا اس واسطے ہرگز نہیں ہے کہ وہ منطق - فلسفہ اور دیگر علوم طبعیہ وغیرہ سے ماہر تھے جو لوگ خدا تعالیٰ پر بھروسا کرتے ہیں وہ ان بندوں میں داخل ہو جاتے ہیں جنپر اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے۔

اس شرط سے دین کو کبھی قبول نہ کرنا چاہیئے کہ میں مالدار ہو جاؤنگا مجھے فلاں عہدہ مل جاویگا یا درکھو کہ شرطی ایمان لانے والے سے خدا بیزار ہے۔ بعض وقت مصلحت الٰہی یہی ہوتی ہے کہ دنیا میں انسان کی کوئی مراد حاصل نہیں ہوتی طرح طرح کے آفات - بلائیں - بیماریاں اور نامرادیاں لاحق حال ہوتی ہیں مگر اُن سے گھبرانا نہ چاہیئے - موت ہر ایک کے واسطے کھڑی ہے اگر بادشاہ ہو جاوے گا تو کیا موت سے بچ جاویگا غریبی میں بھی مرنا ہے بادشاہی میں بھی مرنا ہے اس لئے سچی توبہ کرنیوالے کو اپنے ارادوں میں دنیا کی خواہش نہ ملانی چاہئیے۔

خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہرگز نہیں ہے کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے وہ اُسے خائب و خاسر کرے اور ذلت کی موت دیوے جو اس کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا سے سچا تعلق تھا اور پھر وہ نامراد رہا خدا تعالیٰ بندہ سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہشیں اس کے حضور پیش نہ کرے اور خالص + ہوکر اس کی طرف جھک جاوے جو اسطرح جھکتا ہے اُسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے جیسے کہ وہ خود وعدہ فرماتا ہے من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب اس جگہ رزق سے مراد روٹی وغیرہ نہیں بلکہ عزت - علم - وغیرہ سب باتیں جن کی انسان کو ضرورت ہے اس میں داخل ہیں خدا تعالیٰ سے جو ذرہ بھر بھی تعلق رکھتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ من یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ - ہمارے ملک ہندوستان میں نظام الدین صاحب اور قطب الدین صاحب اولیاء اللہ کی جو عزت کی جاتی ہے وہ اسی لئے ہے کہ خدا سے ان کا سچا تعلق تھا اور اگر یہ نہ ہوتا تو تمام انسانوں کی طرح وہ بھی زمینوں میں ہل چلاتے معمولی کام کرتے مگر خدا تعالیٰ کے سچے تعلق کی وجہ سے لوگ ان کی مٹی کی بھی عزت کرتے ہیں +

خدا تعالیٰ اپنے بندوں کا حامی ہو جاتا ہے دشمن چاہتے ہیں کہ ان کو نیست و نابود کریں مگر وہ روز بروز ترقی پاتے ہیں اور اپنے دشمنوں پر غالب آتے جاتے ہیں جیسا کہ اس کا وعدہ ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی یعنی خدا تعالیٰ نے لکھدیا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے اول اول جب انسان خدا تعالیٰ سے تعلق شروع کرتا ہے تو وہ سب کی نظروں میں حقیر اور ذلیل ہوتا ہے مگر جوں جوں وہ تعلقات الٰہی میں ترقی کرتا ہے توں توں اس کی شہرت زیادہ ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ ایک بڑا بزرگ بن جاتا ہے جیسے خدا تعالیٰ بڑا ہے۔ اسیطرح جو کوئی اس کی طرف زیادہ قدم بڑھاتا ہے وہ بھی بڑا ہو جاتا ہے حتیٰ کہ آخر کار خدا کا خلیفہ بنجاتا ہے +

اس توبہ کو کھیل نہ خیال کرو اور یہ نہ کرو کہ اُسے یونہی چھوڑ جاؤ بلکہ اُسے ایک امانت اللہ تعالیٰ کی خیال کرو۔ توبہ کرنیوالا خدا تعالیٰ کی اس کشتی میں سوار ہوتا ہے جو کہ اس طوفان کے وقت اس کے حکم سے بنائی گئی ہے۔ اس نے مجھے فرمایا ہے واصنع الفلک اور پھر یہ بھی فرمایا ہے ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم جیسطرح بادشاہ اپنی رعایا میں اپنے نائب کو بھیجتا ہے پھر جو اس کا مطیع ہوتا ہے اسکو بادشاہ کا مطیع سمجھا جاتا ہے اسیطرح اللہ تعالیٰ بھی اپنے نائب دنیا میں بھیجتا ہے۔ آجکل توبہ ایک بیج ہے جس کے ثمرات تمہارے تک ہی نہ پہنچیں گے بلکہ اولاد تک بھی پہونچینگے سچے دل سے توبہ کرنے والوں کے گھر رحمت سے بھر جاتے ہیں۔

دنیوی لوگ اسباب پر بھروسا کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اسباب کے لئے مجبور نہیں ہے کہ اسباب کا محتاج ہو کبھی چاہتا ہے تو اپنے پیاروں کے لئے بلا اسباب بھی کام کر دیتا ہے اور کبھی اسباب پیدا کر کے کرتا ہے اور کسی وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ بنے بنائے اسباب کو بگاڑ دیتا ہے

غرض اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو جسطرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آجاتا ہے اسیطرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنیوالا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مردہ نہ ہونے دو کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دیسکتا ہے اور جس کو بیکار چھوڑ دیا جاوے پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے اسی طرح توبہ کو بھی متحرک رکھو تا کہ وہ بیکار نہ ہو جاوے اگر تم نے سچی توبہ نہیں کی تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو پتھر پر بویا جاتا ہے اور اگر وہ سچی توبہ ہے تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو عمدہ زمین میں بویا گیا ہے اور اپنے وقت پر پھل لاتا ہے آجکل اس توبہ میں بڑے بڑے مشکلات ہیں - اب یہاں سے جاکر تم کو بہت کچھ سننا پڑے گا اور لوگ لوگ کیا باتیں بنائیں گے کہ تم نے ایک مجذوم - کافر - دجال - وغیرہ کی بیعت کی - ایسا کہنے والوں کے سامنے جوش ہرگز مت دکھانا کیونکہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبر کے واسطے مامور کئے گئے ہیں اس لئے چاہیئے کہ تم ان کے لئے دعا کرو کہ خدا ان کو بھی ہدایت دے۔ اور جیسے کہ تم کو امید ہے کہ وہ تمہاری باتوں کو ہرگز قبول نہ کرینگے تم بھی اُن سے منہ پھیر لو +

ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار - توبہ دینی علوم کی واقفیت - خدا کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا - نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو۔

۷ و ۸ اپریل ۱۹۰۳ء

۷، ۸ اپریل کو کوئی گفتگو قابل اشاعت ذکر نہیں ہوا +

۹ اپریل ۱۹۰۳ء

مجلس قبل از عشا	اول طاعون کے ٹیکہ کے متعلق بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی اس کے بعد توبہ

(حاشیہ: م ہی کرنا پڑے مگر میں خدا تعالیٰ کو سب سے مقدم رکھوں گا وہ اسی کے لئے اپنے تعلقات)

کا خوکر چل پڑا ۔

توحید اور شرک نے الاسباب

فرمایا کہ توحید اس کا نام نہیں کہ صرف زبان سے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمداً رسول اللہ کہہ لیا بلکہ توحید کے یہ معنے ہین کہ عظمت الٰہی بخوبی دل مین بیٹھ جاوے اور اس کے آگے کسی دوسرے شے کی عظمت دل مین جگہ نہ پکڑے ہر ایک فعل اور حرکت اور سکون کا مرجع اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کو سمجھا جاوے اور ہر ایک امر مین اوسی پر بھروسہ کیا جاوے کسی غیر اللہ پر کسی قسم کی نظر اور توکل ہرگز نہ ہو اور خدا کی ذات مین اور صفات مین کسی قسم کا شرک جائز نہ رکھا جاوے اس وقت مخلوق پرستی کے شرک کی حقیقت تو کھل گئی ہے اور لوگ اس سے بیزاری ظاہر کر رہے ہین اس لئے یورپ وغیرہ تمام بلاد مین عیسائی لوگ ہر روز اپنے مذہب سے متنفر ہو رہے ہین ۔ چنانچہ روزمرہ کے اخبارون رسالون اور اشتہارون سے جو یہان پڑھے جاتے ہین اس بات کی تصدیق ہوتی ہے الغرض مخلوق پرستی کو اب کوئی نہین مانتا ۔ ہان اسباب پرستی کا شرک اس قسم کا شرک ہے کہ اس کو بہت لوگ نہین سمجھتے مثلاً کسان کہتا ہے کہ مین جبتک کھیتی نکرونگا اور وہ پھل نہ لاوے گی تب تک گذارہ نہین ہو سکتا اسیطرح ہر ایک پیشہ والے کو اپنے پیشے پر بھروسہ ہے اور انہون نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اگر ہم یہ نہ کرین تو پھر زندگی محال ہے اس کا نام اسباب پرستی ہے اور یہ اس لئے ہے کہ خدا کی قدرتون پر ایمان نہین ہے پیشہ وغیرہ تو درکنار پانی ہوا غذا وغیرہ جن اشیاء پر مدار زندگی ہے یہ بھی انسان کو فائدہ نہین پہنچا سکتے ۔ جب تک خدا تعالےٰ کا اذن نہ ہو اسی لئے جب انسان پانی پیئے تو اسے خیال کرنا چاہئے کہ اللہ تعالےٰ نے پانی کو پیدا کیا ہے اور پانی نفع نہین پہنچا سکتا جب تک خدا تعالیٰ کا ارادہ نہو ۔ خدا کے ارادے سے پانی نفع دیتا ہے اور جب خدا چاہتا ہے تو وہی پانی مضر دیتا ہے ایک شخص نے ایک دفعہ روزہ رکھا ۔ جب افطار کیا تو پانی پیتے ہی لیٹ گیا اس کے لئے پانی ہی نے زہر کا کام کیا جو کام ہے خواہ معاشرۃ کا خواہ کوئی اور جب تک اس مین آسمان سے برکت نہ پڑے تب تک مبارک نہین ہوتا غرض کہ اللہ کے تصرفات پر کامل یقین چاہیے جسکا یہ ایمان نہین ہے اس مین دہریت کی ایک رگ ہے پہلے ایک امر آسمان پر ہو رہتا ہے تب زمین پر ہوتا ہے ۔

لاف وگذاف کا نام توحید نہین مولویون کی طرف دیکھو کہ دوسرون کو وعظ کرتے ہین اور آپ کچھ عمل نہین کرتے اسی لئے اب ان کا کسی قسم کا اعتبار نہین رہا ہو

ایک مولوی کا ذکر ہے کہ وہ وعظ کر رہا تھا سامعین مین اس کی بیوی بھی موجود تھی ۔ اتفاقاً ۔ صدقہ خیرات اور مغفرت کا وعظ اس نے کیا جس سے مؤثر ہوکر ایک عورت نے پاؤن سے ایک پازیب اتار کر واعظ صدقہ کو دیدی جب پر واعظ صاحب نے کہا تو چاہتی ہے کہ تیرا دوسرا پاؤن دوزخ مین جلے یہ سنکر اس نے دوسری بھی دیدی ۔ جب گھر مین آئے تو بیوی نے بھی اس وعظ پر عمل در آمد چاہا کہ تحا جون کو کچھ دے مولوی صاحب نے فرمایا کہ یہ باتین سنانے کی ہوتی ہین کرنے کی نہین ہوتین اور کہا کہ اگر ایسا کام ہم نکرین تو گزارہ نہین ہوتا انہی کے متعلق یہ ضرب المثل خوب ہے ؎

واعظان کین جلوہ بر محراب و ممبر میکنند
چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند

تعبیر رویا

مردہ کو کلمہ پڑھتے سننا ۔ یعنی دین کا دوبارہ سرسبز ہونا

بڑ ۔ یعنی بوہڑ کے درخت سے مراد نصاریٰ کا دین ہے کہ جس کی عظمت اور سرکشی تو بہت ہے مگر پھل ندارد

۱۰ - اپریل ۱۹۰۳ء

گناہ

بعد از نماز جمعہ چند اشخاص نے بیعت کی جس پر حضرت اقدس نے ذیل کی تقریر فرمائی ۔

اس وقت جو تم بیعت کرتے ہو یہ بیعت توبہ ہے اللہ تعالےٰ وعدہ فرماتا ہے کہ جو کوئی توبہ کریگا اس کے گناہ بخشدونگا ۔ گناہ کے یہ معنے ہین کہ انسان دیدہ دانستہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے اور ان تمام احکام کے برخلاف کرے جسکا حکم اللہ نے دیا ہے اور ان باتون کو کرے جنکے کرنے سے منع فرمایا ہے ۔ گناہ ایسی چیز ہے کہ جس کا نتیجہ اس دنیا مین بھی ملتا ہے اور آخرت مین بھی ؛

جب انسان توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کے گناہون کو فراموش کر دیتا ہے اور تائب کو بے گناہ سمجھتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ تائب اپنی توبہ پر قائم رہے بہت لوگ ہین ہین کہ توبہ کرکے بھول جاتے ہین مثلاً حج کرنیوالے حج کرکے آتے ہین اور واپس آکر چند دنون کے بعد پھر سابقہ بدیون مین گرفتار ہو جاتے ہین تو ان کے ایسے حج سے کیا فائدہ ۔ خدا تعالیٰ گناہون سے ہمیشہ بیزار ہے اس لئے انسان کو گناہ سے ہمیشہ بچنا چاہیے ۔ جو شخص اسباب پر قادر ہے کہ گناہ چھوڑدے اور پھر نچھوڑے تو خدا تعالےٰ ایسے شخص کو ضرور پکڑے گا اگر تم چاہتے ہو کہ اس توبہ کے درخت سے پھل کھاؤ اور تمہارے گھر واپن سے بچے رہین تو چاہیے کہ سچی توبہ کرو ۔

خدا تعالےٰ اپنی سنت کو نہین بدلا کرتا جیسے قرآن شریف مین ہے ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا اور جو انسان ذرا سی بھی نیکی کرتا ہے تو خدا اُسے ضائع نہین کرتا اسی طرح جو ذرہ بھر بدی کرتا ہے اوس پر بھی خدا تعالےٰ مواخذہ کرتا ہے پس جب یہ حالت ہے تو گناہ سے بہت بچنا چاہیے ؛

گناہ کی پرواہ نکرنی

بعض لوگ گناہ کرتے ہین اور پھر اس کی پرواہ نہین کرتے گویا گناہ کو ایک شیرین شربت کی مثال خیال کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس سے کوئی نقصان نہوگا مگر یاد رکھین کہ جیسے خدا تعالےٰ بڑا غفور اور رحیم ہے ویسے ہی وہ بڑا بے نیاز بھی ہے ۔ جب وہ غضب مین آتا ہے تو کسی کی پرواہ نہین کرتا وہ فرماتا ہے ولا یخاف عقبٰہا یعنی کسی کی اولاد کی بھی اُسے پرواہ نہین ہوتی کہ اگر فلان شخص ہلاک ہو گا تو اس کے یتیم بچے کیا کرین گے آجکل دیکھو یہی حالت ہو رہی ہے آخر کار ایسے بچے پادریون کے ہاتھ پڑ جاتے ہین اس لئے گناہ کرکے کبھی بے پرواہ مت ہو اور ہمیشہ توبہ کرو ۔ یہ مت خیال کرو کہ جو نماز کا حق تھا ہم نے ادا کر لیا یا دعا کا جو حق تھا وہ ہم نے پورا کیا ہرگز نہین دعا اور نماز کے حق کا ادا کرنا چھوٹی بات نہین یہ تو ایک موت اپنے اوپر وارد کرنی ہے نماز اس بات کا نام ہے کہ جب انسان اسے ادا کرتا ہو تو یہ محسوس کرے کہ اس جہان سے دوسرے جہان مین پہونچ گیا ہون بہت سے لوگ ہین جو کہ اللہ تعالےٰ پر الزام لگاتے ہین اور اپنے آپ کو بری خیال کرکے کہتے ہین کہ ہم نے تو نماز بھی پڑھی اور دعا بھی کی ہے مگر قبول نہین ہوئی یہ ان لوگون کا اپنا قصور ہوتا ہے نماز اور دعا جب تک انسان غفلت اور کسل سے خالی نہ ہو تو وہ قبولیت کے قابل نہین ہوا کرتی ۔ اگر انسان ایک ایسا کھانا کھائے جو کہ بظاہر تو میٹھا ہے مگر اس کے اندر زہر ملی ہوئی ہے تو میٹھاس سے وہ زہر معلوم تو نہ ہوگا مگر پیشتر اس کے کہ میٹھاس اپنا اثر کرے زہر پہلے ہی اثر کرکے کام تمام کر دیگا یہی وجہ ہے کہ غفلت سے بھری ہوئی دعائین قبول نہین ہوتین کیونکہ غفلت اپنا اثر پہلے کر جاتی ہے یہ بات بالکل ناممکن ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا بالکل مطیع ہو اور پھر اس کی دعا قبول نہ ہو ہان

یہ ضروری ہے کہ اس کے مقررہ شرائط کو کامل طور پر ادا کرے جیسے ایک انسان اگر دوربین سے دور کی شے نزدیک دیکھنا چاہتے تو جب تک وہ دوربین کے آلہ کو ٹھیک ترتیب پر نہ رکھے فائدہ نہین اٹھا سکتا یہی حال نماز اور دعا کا ہے اسیطرح ہر ایک کام کے ایک شرط ہو جب وہ کامل طور پر ادا ہو تو اس سے فائدہ ہوا کرتا ہے اگر کسی کو پیاس لگی ہو اور پانی اس کے پاس بہت سا موجود ہے مگر وہ پیئے نہ تو فائدہ نہین اٹھا سکتا یا اگر اس مین سے ایک دو قطرہ پیئے تو کیا ہو گا پوری مقدار پینے سے ہی فائدہ ہو گا غرضیکہ ہر ایک کام کے واسطے خدا نے ایک حد مقرر کی ہے جب وہ اس حد پر پہنچتا ہے تو بابرکت ہوتا ہے اور جو کام اس حد تک نہ پہونچین تو وہ اچھے نہین کہلاتے اور نہ ان مین برکت ہوتی ہے۔

عاجزی اختیار کرنی چاہئے عاجزی کا سیکھنا مشکل نہین ہے اس کا سیکھنا ہی کیا ہے انسان تو خود ہی عاجز ہے اور وہ عاجزی کے لئے ہی پیدا کیا گیا ہے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون تکبر وغیرہ سب بناوٹی چیزین ہین اگر وہ اس بناوٹ کو کو اتار دے تو پھر اس کی فطرت مین عاجزی ہی نظر آوے گی اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھرون مین امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائین بہت کرو اور اپنے گھرون کو دعاؤن سے پر کرو جس گھر مین ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا اسے برباد نہین کیا کرتا لیکن جسے سستی مین زندگی بسر کرنا ہے اسے آخر فرشتے بیدار کرتے ہین۔ اگر تم ہر وقت اللہ کو یاد رکھوگے تو یقین رکھو کہ اللہ کا وعدہ بہت پکا ہے وہ کبھی تم سے ایسا سلوک کرے گا جیسا کہ فاسق فاجر سے کرتا ہے خدا کو کوئی ضرورت نہین کہ تم کو عذاب دلوے بشرطیکہ تم ایمان لاؤ اور شکر کرو۔ انسان کو عذاب ہمیشہ گناہ کے باعث ہوتا ہے خدا فرماتا ہے ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہین بدلتا جب تک وہ خود اپنے اندر تبدیلی نہ کرے جب تک انسان اپنے آپ کو صاف نہ کرے تب تک خدا عذاب کو دور نہین کرتا ہے۔

یہ دنیا خود بخود نہین ہے اس کے لئے ایک خالق ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے اس کی مرضی سے ہو رہا ہے بغیر اس کے رضا کے ایک ذرہ حرکت نہین کر سکتا جو اللہ تعالےٰ سے ترساں رہیگا وہ خود محسوس کرے گا کہ اس مین ایک فرقان (فرق کرنیوالی شے دوسرون سے) پیدا ہو گیا ہے مگر شرط یہ ہے کہ شیطانی سیرت کا انسان نہ ہو تکالیف تو نبیون پر بھی آتی ہین مگر وہ عام لوگون کی طرح نہین بلکہ انکے لئے وہ باعث برکت ہوتی ہین ٭

دغاباز آدمی کی نماز قبول نہین ہوتی وہ اس کے منہ پر پر ماری جاتی ہے کیونکہ وہ دراصل نماز نہین پڑھتا بلکہ خدا کو رشوت دینا چاہتا ہے مگر خدا کو اس سے نفرت ہوتی ہے کیونکہ وہ رشوت کو خود پسند نہین کرتا ٭

نماز کوئی ایسی ویسی شے نہین ہے بلکہ یہ وہ شے ہے جسمین اھدنا الصراط المستقیم الخ جیسی دعا کی جاتی ہے اس دعا مین یہ بتلایا گیا ہے کہ جو لوگ برے کام کرتے ہین ان پر دنیا مین خدا کا غضب آتا ہے۔ الغرض اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا چاہیے جو کام ہوتا ہے اس کے ارادے سے ہوتا ہے۔ چنانچہ طاعون بھی اسی کے حکم سے آئی ہے۔ یہ دنیا سے رخصت نہ ہو گی جب تک ایک تغیر عظیم پیدا نہ کرے جو اس سے نہین ڈرتا وہ بڑا بدبخت ہے اور اس کے استیصال کے لئے ایک ہی راہ ہے وہ یہ کہ اپنے آپ کو پاک کرو کیونکہ اگر پاک ہو کر مر بھی جاویگا تو بھی بہشت کو پہونچیگا۔ مرنا تو سب نے ہے مومن نے بھی اور کافر نے بھی۔ مگر مومن اور کافر کی موت مین خدا فرق کر دیتا ہے ٭

دیکھو ان باتون کو منتر جنتر نہ سمجھو اور یہ خیال نہ کرو کہ یونہی فائدہ ہو جاویگا جیسے کہ بھوکے کے سامنے روٹیون کا انبار فائدہ نہین دیتا جب تک کہ وہ نہ کھاوے اسیطرح آجکل اقرار کے مطابق جب تک کوئی اپنے آپ کو گناہ سے نہ بچاوے گا اُسے برکت نہ ہو گی یاد رکھو کہ مین اس بات پر شاہد ہون۔ کہ مین نے تم کو سمجھا دیا ہے

اب تم کو چاہیے کہ برائیون سے بچنے کے واسطے خدا تعالےٰ سے دعا کرو تا کہ بچے رہو جو شخص بہت دعا کرتا ہے اس کے واسطے آسمان سے توفیق نازل کی جاتی ہے کہ گناہ سے بچے اور دعا کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گناہ سے بچنے کے لئے کوئی نہ کوئی راہ اُسے مل جاتی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے یجعل لہ مخرجا یعنی جو امور اُسے کشاں کشاں گناہ کی طرف لے جاتے ہین اللہ تعالیٰ ان امور سے بچنے کی توفیق اُسے عطا فرماتا ہے قرآن کو بہت پڑھنا چاہئے اور پڑھنے کی توفیق خدا سے طلب کرنی چاہئے کیونکہ محنت کے سوا انسان کو کچھ نہین ملتا کسان کو دیکھو کہ جب وہ زمین مین ہل چلاتا ہے اور قسم قسم کی محنت اوٹھاتا ہے تب پھل حاصل کرتا ہے مگر محنت کے لئے زمین کا اچھا ہونا شرط ہے اسیطرح انسان کا دل بھی اچھا ہو سامان بھی عمدہ ہو سب کچھ کر بھی سکے تب جا کر فائدہ پاویگا لیس للانسان الا ما سعی دل کا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط باندہنا چاہئے جب یہ ہو گا تو دل خود خدا سے ڈرتا رہے گا اور جب دل ڈرتا رہتا ہے تو خدا کو اپنے بندے پر خود رحم آجاتا ہے اور پھر تمام بلاؤن سے اُسے بچاتا ہے۔

گناہ سے بچو۔ نماز ادا کرو۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھو خدا کا سچا غلام وہی ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتا ہے۔

ہر ایک شخص کو خود بخود خدا سے ملاقات کرنے کی طاقت نہین ہے اس کے واسطے۔ واسطہ ضرور ہے اور وہ واسطہ قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اسواسطے جو آپ کو چھوڑتا ہے وہ کبھی بامراد نہ ہو گا انسان تو دراصل بندہ یعنی غلام ہے غلام کا کام یہ ہوتا ہے کہ مالک جو حکم کرے اُسے قبول کرے اسیطرح اگر تم چاہتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض حاصل کرو تو ضرور ہے کہ اس کے غلام ہو جاؤ قرآن کریم مین خدا فرماتا ہے قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسکم اس جگہ بندون سے مراد غلام ہی ہین نہ کہ مخلوق۔ رسول کریم کے بندہ ہونے کے واسطے ضروری ہے کہ آپ پر درود پڑھو اور آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نکرو۔ سب حکمون پر کاربند ہو جیسے کہ حکم ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی اگر تم خدا سے پیار کرنا چاہتے ہو تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پورے فرمانبردار بن جاؤ اور رسول کریم کی راہ مین فنا ہو جاؤ تب خدا تم سے محبت کرے گا ٭

جب لوگ بدعتون پر عمل کرتے ہین تو وہ کہدیتے ہین کہ کیا کرین دنیا سے چھٹکارا نہین ملتا یا کہتے ہین کہ ناک کٹ جاتی ہے ایسے وقت مین گویا انسان خدا تعالےٰ کے اس فرمان کو چھوڑتا ہے جو رسول کریم کی اطاعت کا ہے اور خیال کرتا ہے کہ خدا تعالےٰ سے محبت کرنا بے فائدہ ہے ٭

الہام

۱۸ اپریل کی شام کو حضرت اقدس نے فرمایا کہ مین لیٹا ہوا تہا کہ مولوی محمد حسین صاحب نظر کے آگے سے پھر گئے پھر یہ لفظ الہام ہوئے۔

ساخبرہ فی آخر الوقت

انک لست علی الحق ٭

ڈائری اس کی ترتیب اور اشاعت

اس عنوان سے ایک مضمون ہمعصر الحکم مین نکلا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ حضرۃ امام الزمان کی ڈائری ایسی شے نہین ہے کہ ہر ایک شخص اسکے لکھنے کے واسطے قلم اوٹھائے اور نہ اس قوم ماموریں کے قول وفعل سے مفید نتائج اور تعلیم کا پیدا کر لینا ہر ایک انسان کا کام ہے اور اگرچہ یہ ہمارا اعتقاد ہے کہ ان کا کوئی قول وفعل ایسا نہین ہوتا جو اللہ تعالےٰ کی جلی یا خفی وحی کے ماتحت نہ ہو مگر ہم یہ کبھی نہین مان سکتے کہ ہر شخص ان اسرار اور رموز کو سمجھ سکتا ہے جو اس کی تہ مین ہون .... اور ہمین اس امر کے اعتراف مین کوئی افسوس اور شرم نہین ہے کہ ممکن ہے بسا اوقات ہم اس فرض کو کما حقہٗ ادا نکر سکین کیون کہ اس کے لئے ضروری ہے کہ ماموری ڈائری لکھنے والا انبیا علیہم السلام کی سیرۃ اور بجائے خود علم السیرۃ کے اغراض اور مقاصد پر غائر نظر رکھتا ہو اور ہماری اپنی رائے یہ ہے کہ امام الزمان کی ڈائری لکھنے کا اصل حق حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب یا حضرت حکیم الامتہ کا ہو سکتا ہے .... اس لئے ہم نے اس کی ضرورت کو محسوس کر کے بڑی احتیاط کے ساتھ ڈرتے ڈرتے اس سلسلہ کو شروع کیا ہوا تہا جو ابتک جاری ہے۔

لیکن اب تو یہ سمجھو کہ اس سلسلہ کی ترقی کی ضرورت پیش آئی یا کچھ اور اور اسباب واقع ہوئے کہ مطبوعہ ڈائریون سے گزر کر قلمی ڈائریان بھی لکھی جانی شروع ہوئین اور ایک رنگ مین شائع کی جاتی ہین اور اس سے ایک نقص یہ پیدا ہو گیا ہے کہ بعض امور جو کہ ڈائری کے تحت مین نہین آسکتے اور نہ ان کو حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قول فیصل کے ماتحت رکھا جا سکتا ہے اشاعت پاتے ہین ہماری معمولی فروگذاشت یا عدم احتیاط قوم کے لئے مضر ثابت ہو سکتی ہے اور بجائے مفید ہونے کے ہم قوم کے لئے خطرناک ہو سکتے ہین اس لئے اپنی ان ذمہ واریون کو سمجھتے ہوئے ہم کو کئی مرتبہ ضرورت پیش آئی کہ ہم نے ڈائری کے متعلق اپنی برئیت کے اعلان دئے اور بتایا کہ اس مین ہمارا اپنا کس قدر تصرف ہوتا ہے۔

یہ خلاصہ اس مضمون کے جزو اعظم کا ہے جو کہ الحکم مین شائع ہوا ہے اور ہمین اس سے بکلی اتفاق ہے اور ہم طیار تہے کہ حضرۃ اقدس کے ان الفاظ کے بعد جو کہ ہم کو خاموش رہنا پڑیگا یا اخبار بند ہو نگے" ایک آرٹیکل اس مضمون پر لکہتے کیونکہ اب اخبار البدر بھی آہستہ آہستہ الحکم کے ساتھ احمدی قوم کا ایک آرگن بنتا جاتا ہے اور گو ابھی اس کی عمر ۶ ماہ کی ہے مگر احمدی جماعت نے جس مستعدی سے اس کی خدمات کو قبول کیا ہے وہ بتلاتی ہے کہ انشاء اللہ البدر بہت جلد احمدی جماعت کا ایک بڑا بہاری آرگن ہو جاویگا اور اس کی آواز بھی ایک قوم کی آواز ہوگی اور جیسے جیسے یہ بڑھ رہا ہے اس کی ذمہ داریان بھی ویسی ہی بڑھ رہی ہین بلکہ جو کچھ تشکر سے رائین اور خیالات البدر کی نسبت احمدی احباب نے اظہار کئے ہین وہ بتلاتے ہین کہ احمدی جماعت اس اخبار کی اس لئے بھی بہت مشکور ہے کہ اسکے ذریعہ تازہ حالات اور تقریرین پہونچنے کی ایک راہ کہل گئی ہے جو کہ قبل ازین بند تھی ہان جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہے اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ کہ مومن کی فراست سے ڈرو وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے اسیطرح جب کسی ذراسی فروگذاشت پر ذکر آتا رہا ہے تو حضرت حجۃ اللہ علی الارض نے ایک ہی دفعہ بلکہ دو تین دفعہ اس امر کا اظہار کیا ہے کہ اگرچہ ہمارا ان اخبارون سے کوئی تعلق نہین ہے۔ مگر چونکہ یہ لوگ ہماری کلام نقل کرتے ہین اس مین غلطیون کے ہو جانے کا امکان ہے اور کبھی الہام غلط لکہا جاتا ہے اور کبھی مقدم موخر لکھدیا کرتے ہین اس سے مخالف کو ایک موقعہ اعتراض کا ملتا ہے اس لئے احتیاط ضروری ہے اور پھر آخر کار اپریل کے شروع مین ہی ایک دفعہ کسی بات پر ذکر آیا تو آپنے وہ کلمات فرمائے جنکو ہم نے اس سے پیشتر درج کیا ہے مگر تاہم بعض البدر کے احباب کو اس سے جو یہ مغالطہ لگا ہے کہ یہ خاص البدر کے حق مین ہین یہ بات ہرگز درست نہین ہے بلکہ اس کا مشارٌ علیہ ہر ایک ایسا شخص ہے جو آپکے کلمات کو اشاعت کی غرض سے ضبط کرتا ہے اور یہ عبارات جو کہ الحکم مین البدر کے متعلق لکھی ہین۔ اور نہ معلوم کس مصلحت سے کہول کر

(۱) اگر لکھا جاوے کہ حضرت اقدس اس وقت آئے اور دروانہ کھولکر پھر کچھ یاد آیا اور واپس چلے گئے۔

(۲) آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے با جماعت ادا کین۔

اگرچہ ان کو حضرت اقدس کے کلمات کے ساتھ ہی لکھکر ان پر نکتہ چینی کی ہے مگر یاد رہے کہ یہ باتین اس کلام کی مشارٌ علیہ نہین ہو سکتین اور نہ نمازون کے بارہ مین حضرت اقدس نے یا کسی جلیل القدر صحابہ نے ریمارک مندرجہ الحکم پاس کیا ہے اور نہ ان عبارتون کو ان احتیاطون اور ذمہ واریون سے تعلق ہے جس سے کسی مشکلات کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔

حضرت اقدس آئے اور چلے گئے یہ بات تو البدر مین درج نہین ہوا کرتی ہان نمازون کی ادائیگی کا ذکر ہوا کرتا ہے مگر جن وجوہات پر ان کو محل اعتراض بنایا جاتا ہے یعنی یہ کہ مخالف کہہ سکتا ہے کہ اس سے پیشتر حضرت نماز با جماعت نہین پڑھتے تھے سو مخالفون کے ایسے اعتراض کا کوئی حقیقت نہ رکھنا خود اپنے مضمون کے ابتدا مین الحکم تسلیم کر چکا ہے جہان لکہا ہے "ایک ہی قول یا فعل ہے جو ایک ارادتمند سعید الفطرۃ کے نزدیک اور شفا اور رحمت ہے اور وہی قول یا فعل ہے جو کہ بدقسمت مخالف کی نظر مین ٹہوکر تفتر اور ابتلا کی چٹان ہے" ہم نے ادائگی نماز کا ضبط اس نیت سے رکہا ہوا ہے کہ یہ افواہین جو اڑتی .... رہتی ہین کہ نعوذ باللہ حضرت مرزا صاحب کو جذام ہو گیا ہے۔ اور آج فوت ہو گئے ہین یا جیسا کہ اشاعۃ السنہ مین ایک دفعہ شائع ہوا تہا کہ مرزا صاحب کی تعلیم یہ ہے ؎

نہ رکھ روزہ نہ مرہو کا نہ جا مسجد نہ کر سجدہ
وضو کا توڑ دے کوزہ شراب شوق پیتا جا

اور وہان نماز نہین پڑہی جاتی یا خود مرزا صاحب جماعت مین شامل نہین ہوتے تو ہر روز نمازون کا اندراج ایک قوی حربہ ان غلط بیانیون کے رد کے واسطے ہوگا۔ اور عام طور پر احمدی احباب کو علم ہوگا کہ بذات خود حضرت اقدس کس قدر پابندی جماعت کی کرتے ہین اور سوائے سخت مجبوری کے ہرگز شمولیت جماعت سے محروم نہین رہتے اور اسکو پڑھ کر ان کے دلون مین یگانگت اور جماعت بندی کی تحریک ہوگی ورنہ اس سے پیشتر جبکہ تقریرون کی اشاعت مین تاریخ وغیرہ کا کوئی اہتمام نہ تہا کسی کو ...... تفصیل کیا تھی یہ کب معلوم ہو سکتا تہا کہ اس ہفتہ مین حضرت اقدس کی طبیعت کیسی رہی۔ باوجود ہر ہفتہ کی بیماری اور عوارضات کے جسقدر تقریرین اور کارنمایان خدا کے مرسل سے صادر ہوتے رہتے ہین وہ بھی ایک بدیہی ثبوت اسکے منجانب اللہ ہونیکا ہے جو مومنون کی زیادتی ایمان کا موجب اور ایک سلیم الفطرۃ کے واسطے غور کا مقام ہے۔ نمازون کو مقررہ اوقات پر با جماعت ادا کرنے اور اپنے فرائض منصبی کو کما حقہ بجا لانا کوئی آسان بات نہین ہے یہ ایک مجاہدہ ہے پھر انہی کے ضبط سے معلوم ہوتا ہے کہ امراض کے دورہ کی یہ حالت ہے کہ صبح کو حضرت اقدس چنگے بہلے پھر کر آئے ہین اور سب کو امید ہے کہ ظہر مین شریک ضرور ہون گے مگر جماعت انتظار مین ہے کہ اب آپ تشریف لاتے ہین اور اتنے مین خبر آتی ہے کہ حضرت اقدس تشریف نہین لا سکتے آپکے پدتا سرد ہے سر مین چکر ہے اٹھ نہین سکتے۔ چارپائی کے نیچے آگ رکھی ہوئی ہے مالش ہو رہی ہے کہ کسی طرح حرارت پیدا ہو۔ مگر کوئی فائدہ نہین ہوتا۔ نبض کا بھی پتہ نہین۔ اصحاب پر ایک مایوسی

طاری ہوتی ہے کہ اس محفل کا چراغ نہین روشن ہوا کوئی کچھ آرزو لیکر بیٹھا ہوتا ہے اور کوئی کچھ۔ آخر کار ہر ایک نماز ادا کر کے بادل پژمردہ اٹھ جاتا ہے پھر ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ کیا کام لے رہا ہے اور وہ اپنے فرائض منصبی کو باوجود اس حالت کے کس طرح امانت سے ادا کر رہا ہے اس کا پتہ ایک پبلک کو اوقات نماز کے ضبط اور آپ کی تصنیفات اور تقریرون سے ہی لگتا ہے اور بہت سی بدظنیان عوام الناس کی اس سے رفع ہوتی ہین غرضیکہ ہمارے نزدیک ضبط ادائگی نماز کے چند ایک فوائد ہین جو کہ ہم نے بیان کئے ممکن ہے کہ کسی کی نظر مین ہمارا یہ فعل بیہودہ ہو تو فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔ مگر تاہم جب سے البدر جاری ہے میرا یہ اصول ہے کہ اگر کسی خاص امر کے اندراج پر کوئی صاحب معقول طور پر اعتراض کرین تو اُسے چھوڑ دیتا ہون اور اگر وہ نیا امر ایزاد چاہین تو کر دیتا ہون جیسے کہ درس قرآن اور بیعت کے کالم کے بارہ مین البدر نمبر ۱۲ مین لکھا جا چکا ہے اور جیسے کہ گذشتہ ایام مین جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کو ڈائری کا عنوان پسند نہین ہوا اور مجھے بھی یہ خیال ہوا کہ ملفوظات اور کلمات طیبات جیسے پاکیزہ لفظ کو چھوڑ کر کیون ڈائری کا لفظ ۔۔۔۔ اختیار کیا جاوے تو مینے اُسے ترک کر دیا ہے اسیطرح اگر اب بھی یہ ضبط ادائگی نماز کا احمدیہ پبلک کو ناگوار گذرتا ہے تو مجھے اس کے ترک کر دینے مین کوئی عذر نہین ہے مگر یہ تو ایک ایسا مشورہ تھا کہ جس کی اطلاع مجھے زبانی یا تحریری طور پر صاحب مضمون خود دے سکتے تھے ہم کون سے کوسون کے فاصلہ پر بیٹھے ہین جو اسے بذریعہ اخبار ہی ہمارے کانون تک پہنچانے کی ضرورت پڑی۔ اور میرے نزدیک مضمونون کی یہی نیچرل اور طبعی ترتیب ہی زیادہ پسند ہے جو کہ واقعات۔ سوالات اور ضروریات خود ان کو ایک مامور من اللہ کی زبان سے دلواتے ہین۔

اسیطرح جب کسی نئی ایجاد یا کسی بیمار کا ذکر ہوتا ہے تو اسیپر بھی حضرت اقدس جب کبھی کوئی بات یا نکتہ فرماتے ہین یا ایسے الفاظ آپ کے ذہن مبارک سے نکلتے ہین جو کہ میری راسخ تفویض الی اللہ۔ توکل لو عیہ یا معرفت کے کسی نکتہ کا سبق ہوتی ہے تو مین اسے نوٹ کر لیا کرتا ہون کیونکہ ایک مومن کا دل کا کسی بات پر ریمارک اپنے اندر ایک بات رکھتا ہے جو کہ دوسرون کے کلام مین نہین ہوتی الحکم نے اس پر بھی اعتراض کیا ہے مگر جب ہم الاعمال بالنیات پر نظر کرتے ہین تو نہ ہم کسی کی شکایت کرتے ہین اور نہ یہ تسلیم کرتے ہین کہ ہم ان کے اندراج مین ۔۔۔

درس قرآن

گذشتہ اشاعت سے آگے

یخادعون اللہ والذین اٰمنوا وما یخدعون الا انفسہم وما یشعرون (یہ منافق لوگ ایسی باتون سے) چھوڑ دیتے ہین اللہ کو اور ایمان والون کو (نتیجہ یہ ہوتا ہے) وہ اپنے آپکو محروم رکھتے ہین اور نہین سمجھتے۔

سچی اخلاص اور محبت اور اطاعت سے جو نتائج پیدا ہوتے ہین وہ صرف زبانی باتون اور ریاکاری کے اعمال سے حاصل نہین ہو سکتے۔ اگر صرف زبانی قول پر نجات کا مدار ہوتا تو پھر قول تو منافقون کا بھی اللہ تعالیٰ نے نقل کر کے دکھایا ہے بلکہ وہ وہ ایسے قول سے بجائے نجات کے عذاب کے حقدار بن گئے ایک ہی قول ہے کہ ایک ایسے شخص کے زبان سے نکلتا ہے جسکا دل اور زبان ایک ہے نیت مین اخلاص ہے اسی قول سے وہ واصل الی اللہ اور باری تعالیٰ کا مقرب ہوتا ہے وہی ایک قول ہے جو کہ ایسے شخص کی زبان سے نکلتا ہے جسکا قلب اور زبان ایک نہین ہے وہ خدا تعالیٰ سے بُعد اور قطع تعلق کا باعث ہوتا ہے خدا اور یوم آخر پر ایمان کا اصل نتیجہ کیا تھا کہ خدا سے تعلقات بڑھتے اور اس کے انعامات اور اکرام کا مورد وہ ہوتا مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ منافقون نے اس کا اُلٹا پھل پایا یعنی ترقی معکوس کہ بجائے قریب ہونے کے وہ اللہ تعالیٰ سے اور دور ہوتے گئے اور ان کے نفسون کو دھوکا لگا۔

یُخَادِعُوْنَ ۔ کے معنے یتر کون یعنی چھوڑتے ہین اور یخدعون کے معنے محروم رکھتے ہین۔ عام ترجمون مین جو اس کے معنے فریب اور دھوکہ دینے کے کئے جاتے ہین اُن کی تصدیق قرآن کی کسی آیت سے نہین ہوتی ہے بلکہ قاموس وغیرہ لغت کی کتب مین خادع کے معنے ترک کے لکھے ہین۔ قرآن سے بھی ان معنون کی تصدیق ہوتی ہے جیسے سورہ نساء مین ہے ان المنافقین یخادعون اللہ وھو خادعہم یعنی منافق خدا تعالیٰ کو چھوڑتے ہین اور خدا ان کو چھوڑتا ہے۔

خدا کو چھوڑ دینے کے یہ معنے ہین کہ اس کے اوامر اور

بڑائی کی پروا نکرنی۔

بعض وقت ایک انسان مصیبت مین گرفتار ہوتا ہے اور اس وقت شکایت کرتا ہے کہ خدا اس کی مدد کیون نہین کرتا اس کا باعث یہی ہوتا ہے کہ اس نے اپنے تعلقات خدا سے قائم نہین رکھے ہوئے ہوتے اور اسی وجہ سے خدا نے اس کی حفاظت سے اپنا ہاتھ اٹھایا ہوا ہوتا ہے جیسے کہ آج کل طاعون اس نظارہ کو دکھا رہی ہے۔

وما یخدعون الا انفسہم خدع کے معنے روک کے ہین یعنی یہ لوگ نہین روک رکھتے۔ فوائد سے یا نہین بخل کرتے۔ یا نہین محروم رکھتے مگر اپنی جانون کو۔ جب اللہ تعالیٰ اور اس کے بندون سے قطع تعلق کر لیا تو تعلق سے جو فوائد حاصل ہونے تھے اُن سے وہ محروم ہو گئے محرومی نفاق کا نتیجہ ہے۔

وما یشعرون ۔ انہین شعور نہین۔ شعور ایک حیوانی صفت ہے انعالی۔۔۔ یہان منافقون کو شرم دلاتا ہے کہ تم تو حیوانات سے بھی گئے گذرے ہوئے انہین شعور ہوتا ہے تم اس سے بھی محروم ہو۔

ہمیشہ اس امر کا خیال رکھو کہ کلمہ جو منہ سے نکالتے ہو اس کا تعلق دل اور زبان دونون سے ہو اور تمہارا ہر ایک عمل اس کی تصدیق کرتا ہو۔

فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا ولہم عذاب الیم بما کانوا یکذبون۔ ان کے دلون مین روگ ہے اللہ ان کے روگ کو بڑھا دیگا اور ان کو دکھ دینے مارنے والا دکھ ملیگا اس لئے کہ جھوٹ بولتے ہین۔

نفاق ایک قلبی مرض کا نام ہے اس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ اس کے مریض مین قوت فیصلہ بہت کمزور ہوتی ہے اور اُسے کسی کے مقابلہ کی طاقت نہین ہوتی ابتدا مین جبکہ اسلام کی جمعیت کم تھی اور وسائل تھوڑے تھے تو ایسی حالت مین جب انکو جھوٹ اور مداہنہ سے کام لینا پڑا حالانکہ اس وقت ادنے سے ادنے انسان بھی مقابلہ کر سکتا تھا۔ تو جب اسلام کی جمعیت ترقی کرے گی اور وسائل بڑھتے جاوینگے تو اپنی اس کمزوری کی وجہ سے ہر ایک بات اور حکم پر وہ آمنا صدقنا کہین گے حالانکہ ان کے دل مین وہ بات نہ ہوگی گویا اس طرح سے ان کو زیادہ جھوٹ بولنا پڑے گا اور جن جن باتون کو ان کے دل تسلیم نہین کرتے ان ان باتون کو زبان سے ماننا پڑیگا اور انجام یہ ہوگا کہ ہلاکت کا طعمہ بن جاوینگے۔

(باقی آئندہ)

ہ غلطی پر ہین۔ ہان ہم البدر کے خریدارون سے ان سے متعلق مشورہ طلب کرتے ہین کہ ان مضامین مین سے وہ کس کس کی آئندہ اشاعت پسند کرتے ہین اور کسی کی نہین

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا غیر ممالک مین اثر

ایک امریکن احمدی

کچھ عرصہ ہوا کہ محمد الگزنڈر رسل وب صاحب نے ایک امریکن مسٹر اندرسن صاحب نومسلم کو یہ فہمائش کی تھی کہ اگر آپ اسلام کی روحانیت سے کچھ بہرہ حاصل کرنا چاہتے ہین تو حضرت مرزا صاحب قادیانی سے تعلق پیدا کرین اس پر مسٹر اندرسن صاحب نے مفتی محمد صادق صاحب سے خط وکتابت شروع کی اس کا کیا نتیجہ ہوا وہ مسٹر اندرسن کے خط سے ظاہر ہے جسکا ترجمہ ذیل مین درج ہے

نیویارک ۸ مارچ ۱۹۰۳ء

ڈیر سر

آپ کا ۲۸ جنوری کا لکھا ہوا نوازشنامہ مجھے ملگیا اور اب مین اس کا جواب لکھتا ہون اکثر اوقات مجھے مسٹر وب کے ذریعہ سے ریویو آف ریلیجنز کے نسخے ملتے رہے ہین جو کہ قادیان سے شائع ہوتا ہے مجھے اس کے بعض آرٹیکلون سے حقیقی طور پر دلچسپی ہے کیونکہ وہ واقعات صحیحہ پر لکھے جاتے ہین اور میرا خیال ہے کہ جس شخص کی فطرت مین تحقیق حق کا شوق ہوگا۔ اس کی نظر مین وہ بہت قابل قدر ہون گے مین خود اسے خریدنا چاہتا ہون اور امید ہے کہ اسی ماہ مین اس کی قیمت ارسال کردون گا۔

احمدیت مین مجھے بہت سے فوائد حاصل ہوئے اور مین اس امر مین تم سے متفق الرا ہون کہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب کے واسطے یہ امر مقدر ہے کہ وہ اسلام کے مختلف فرقون کو ایک کردیوین اور ریویو آف ریلیجنز کے مطالعہ اور نیز دوسرے ذرائع سے مین اس نتیجہ پر پہنچا ہون کہ یہ مقدس انسان ہی **مہدی ہے یا کم از کم مہدی کا پیش خیمہ ہے**۔

یہ جو مین نے اوپر کے فقرہ مین دوسرے ذرائع کا لفظ کہا ہے اس سے میری مراد یہ ہے کہ ان دنون ایک صاحب مسٹر محمد برکت اللہ صاحب بمبئے کے باشندہ یہان وارد ہین اور جنسے مجھے مسٹر وب نے ملاقات کرائی ہے ان سے مین نے بہت سے امور دریافت کئے جنمین سے ایک مسیح کے مقبرہ واقعہ سری نگر کشمیر کا امر بھی تھا مسٹر برکت اللہ نے تو اسے محال سمجھا ہے مگر میرا اپنا خیال یہی ہے کہ یہ بات بالکل سچ ہے (کہ مسیح سرینگر مین مدفون ہے) کیونکہ میرا الیقین ہے کہ اس کو صلیب سے ہرگز نہین مارا گیا ہے تاہم مسٹر برکت اللہ کا یقین ہے کہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب ایک عجیب قابلیت اور لیاقت کے اور نیز منعم علیہ انسان ہین اور ان کی طاقت دن بدن بڑھ رہی ہے لیکن جیسا کہ آپکو معلوم ہے ریویو آف ریلیجز مین جسقدر دعاوی ہین اور جہان تک ان سے میرا تعلق ہے مین ان تمام کی تائید کرتا ہون اور مین دیکھتا ہون کہ اسلام کے تمام فرقون مین عنقریب ایک وحدت پیدا ہونے والی ہے اور ہمارے شاندار مذہب کا اقبال پھر ویسا ہی چمکیگا جیسا کہ پہلے پانصد سال یعنی ساتوین صدی سے لیکر گیارہوین تک چمکتا رہا۔

اب مین اپنے خط کو ختم کرتا ہون اور امیدوار ہون کہ تم سے اس سلسلہ کے متعلق بہت کچھ خبرین مجھے ملینگی۔

(مین ہون تمہارا سچا دوست اندرسن)

آریہ سماج واقعہ سٹیشن چھینا کے سالانہ جلسہ مین ایک احمدی ممبر کے سوال وجواب

۲۹ مارچ ۱۹۰۳ء کو بروز اتوار مقام مذکور مین باہتمام سردار سوجیت سنگھ صاحب جلسہ ہو رہا تھا کہ اتفاق سے ہمارے مہربان میان جمال الدین صاحب احمدی ساکن سیکھوان تحصیل بٹالہ کا ادھر سے گذر ہوا۔ سردار صاحب کی درخواست پر میان جمال الدین صاحب نے اس امر کو منظور کرلیا اور اس خبر کے مشہور ہونے پر اردگرد کے اور بھی بہت سے لوگون نے جمع ہوکر جلسہ کی رونق کو دوبالا کردیا لالہ مرلیدھر صاحب ساکن گورداسپور جلسہ کے پریذیڈنٹ ہوئے اور مفصلہ ذیل شرائط آریہ سماج کی طرف سے سنائے گئے۔

(۱) سامعین سے کوئی مجاز نہ ہوگا کہ فریقین کی گفتگو مین کسی قسم کا دخل دیوے اگر کوئی شخص دخل دیوے گا تو اسے جلسہ سے باہر نکالا جاویگا۔

(۲) تقریر کنندہ اثنائے تقریر مین فریق مخالف کے مذہب یا اس کے کسی بزرگ مہاتما پر کوئی ایسا لفظ بولنے کا حق نہ رکھیگا جس سے کوئی رنج پیدا ہو۔

(۳) کوئی فریق جو اپنے فریق مخالف پر حجت قائم کرنا چاہے مثلاً احمدی صاحب اگر آریہ سماج کے متعلق کوئی حوالہ دینا چاہین تو آریہ صاحبان کی تصانیف معتبرہ یا وید کے تراجم جو آریہ صاحبان کے کئے ہون ان کا حوالہ دیوے کسی سناتن دہرمی یا عیسائی وغیرہ کا ترجمہ وغیرہ قابل تسلیم نہ ہوگا ایسا ہی آریہ صاحبان جو جو حوالہ دیوین گے تو قرآن شریف کے ان تراجم سے جو مسلمانون نے کئے ہوئے ہین اور اسلامی مطابع مین چھپے ہوئے ہین اور احادیث وغیرہ سے دیوین گے اور کسی غیر از اسلام کا ترجمہ وغیرہ ہرگز قابل سماعت نہ ہوگا۔

(۴) مباحثہ ایک گھنٹہ ہوگا اور سائل اور مجیب مین سے ہر ایک کو پانچ پانچ منٹ اعتراض اور جواب کے لئے دئے جاوینگے۔

ان شرائط کی ترمیم میان جمال الدین صاحب نے اس طرح سے کی کہ شرط اول دوم اور چہارم مین مجھے اتفاق ہے لیکن تیسری شرط مین یہ کلام ہے کہ جیسے آریہ صاحبان اپنے لئے صرف آریہ صاحبان کی تصانیف اور تراجم تسلیم کرتے ہین اور ہندو مذہب کے دوسرے فرقون سے سروکار نہین رکھتے ایسا ہی چونکہ یہ خاکسار حضرۃ میرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا خادم ہے اور اسلام کے دیگر فرقون اور ہم مین بہت سا اختلاف تراجم وغیرہ مین ہے اس لئے ان کی تصانیف اور تراجم ہمارے لئے حجت نہ ہون گے

(صرف وہی تصانیف یا ترجمے حجت ہونگے جنکی حضرت مرزا صاحب نے تائید کی ہو [illegible])

نظم

طبعزاد میان ہدایت اللہ صاحب مشہور ومعروف پنجابی شاعر ساکن لاہور

میان ہدایت اللہ صاحب حضرۃ اقدس کی بیعت مین داخل ہین اور انہون نے ایک لمبی نظم حضرۃ کی شان مین طیار کی ہے جو کہ عنقریب طبع ہو نیوالی ہے اس نظم مین سے چند ایک اشعار مورخہ ۱۸۔ اپریل کی شام کو خود ہدایت اللہ صاحب نے حضرت کو سنائے جنمین آیت فلما توفیتنی کے مضمون کو سمجھایا ہے وہ یہان درج کئے جاتے ہین۔

دوبارہ جو دنیا مین آوے مسیح ۔۔۔ وہ دیکھے نصاریٰ کی یہ ابتری
کرے اس جہان سے جب آخر سفر ۔۔۔ خدا پوچھے اس سے بروز حشر
کہ تو نے سکھایا تھا اس قوم کو ۔۔۔ کہ بیٹا خدا کا مجھے تم کہو
کہینگے مسیح تب یہ پیش خدا ۔۔۔ مین جب تک کہ ان مین تھا زندہ رہا
مین توحید ان کو سکھاتا رہا ۔۔۔ رہ راست ان کو بتاتا رہا
اوٹھایا جو تو نے مجھے فوت کر ۔۔۔ ہوا ان کی حالت سے مین بیخبر
مسیح انہین کا تھین جو چالیس سال ۔۔۔ کہین کیون نہین جانتا انکا حال
ہے قرآن کی آیت کرو اس مین غور ۔۔۔ بتاؤ جو کچھ اس کے معنی ہین اور
مسیح آنیوالے تھے جو آ گئے ۔۔۔ سعید ان کو بس دیکھتے پا گئے
جو بدبخت سب پر ہین اندھے ہوئے ۔۔۔ منور ہو سورج نہین دیکھتے
گہن ہین چاند سورج کا رمضان مین ۔۔۔ شہادت یہ مہدی کی ہین شان مین
جو مامور پہلے بھی آتے رہے ۔۔۔ وہ پیغام حق کے سناتے رہے
مخاطب جو ان کو ستاتے رہے ۔۔۔ کیا اپنا آخر وہ پاتے رہے
وبا قحط طوفان سے مارے گئے ۔۔۔ کہا اندر زمین کے نگہار کر گئے
ڈبایا عدو موسیٰ فرعون کو ۔۔۔ مسیح کے عدو سونپے طاعون کو

مطبع انوار الاسلام مین منشی محمد افضل۔ پرو پرائیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

البدر

خریدار نمبر ۸۵ - دفتر البدر کی معرفت جسقدر روپیہ لنگر خانہ یا کسی دوسری مد کا آتا ہے وہ امانتاً اس جگہ پہنچا دیا جاتا ہے مگر جب تک جوابی کارڈ ہمراہ نہ ہو رسید نہیں دی جا سکتی جو صاحب مزید اطمینان کے واسطے رسید چاہتے ہیں وہ جوابی کارڈ ارسال کیا کریں ✦

نظم - ۱۸ - اپریل ۱۹۰۳ء کو حضرت اقدس نے بعد نماز مغرب ایک ذکر پر فرمایا کہ اخبار میں ایک حصہ نظم کا لگاتار ہونا چاہیئے اور وہ ہماری سلسلہ کے متعلق ہوا کرے - الحمد للہ کہ البدر شروع سے اس خدمت کو بجا لا رہا ہے احمدی احباب جو کہ فن عروض سے واقف ہیں ان کی خدمت میں التماس ہے کہ مثل سابق کے وہ ضرور اپنی طبع آزمائی کے نتائج البدر کے دفتر میں ارسال کرتے رہا کریں

رجسٹر بیعت اور درس قرآن - جس کی نسبت

البدر نمبر ۱۲ میں ہم نے مشورہ طلب کیا ہے اسکے بارے میں اکثر احباب اپنے مفید مشوروں سے ہمیں اطلاع دے رہے ہیں مگر بعض تو اس امر کی تائید کرتے ہیں کہ رجسٹر بیعت ضرور الگ کیا جاوے اور بعض درس قرآن الگ کرنیکو کہتے ہیں ابھی اس میں کوئی فیصلہ ناطق نہ ہوا تھا کہ مورخہ ۱۲ اپریل کی شام کو اسمائے مبائعین کی اشاعت پر خود حضرت اقدس نے ایک تقریر فرما کر ہم کو ......
......متنبہ کیا ہے اگرچہ اس تقریر کے تمام نصائح صرف ہماری اپنی ہی ذات سے تعلق رکھتے ہیں مگر چونکہ وہ ایک عام نصیحت بھی ہے اس کا خلاصہ ہم فائدہ عام کی خاطر درج کئے بغیر نہیں رہ سکتے ✦

فرمایا کہ اس سے پیشتر بیعت کرنے والوں کے نام اخباروں میں چھپا کرتے تھے مگر اب نظر نہیں آتے اور ان لوگوں نے اس التزام کو چھوڑ دیا ہے اگر ان کی اخباروں سے ہمارے سلسلہ کی اتنی بھی امداد نہ ہوئی تو پھر یہ کس کام کے - پھر تو صرف دنیا ہی دنیا ہے کہ اسی کے کمانے کے واسطے یہ سب کاروبار ہوا - اگرچہ یہ مشکل امر ہے کہ کاموں میں انسان کو اخلاص حاصل ہو اور محض خدا کی رضا کو مد نظر رکھکر صرف دین کے واسطے اُن کو کیا جاوے مگر تاہم اگر ملونی ہی ہو تو بھی کچھ حصہ دین کا مل جاتا ہے اور بالکل دنیا داری کی مد سے وہ کام نکل جاتا ہے بیعت کے نام تک چھپے ہوئے ہونے سے اس سلسلہ کا ایک رعب اور ایک اثر ہوتا ہے - مخالف مکذبین کو دیکھکر معلوم ہوتا ہے کہ ان کی کوششوں کا کیا انجام ہے اور یہ ایک بڑا نشان الٰہی ہے یہ ان لوگوں سے بڑی غلطی ہوئی ہے کہ اس کی اشاعت کو ترک کر دیا ہے اب توبہ کریں اور آئندہ ایسا نہ کریں - ایک صفحہ پورا اخبار میں بیعت کے ناموں کے واسطے ہونا چاہیئے لکھتے لکھتے جو ان لوگوں نے بند کر دیا یہ ان کی سستی ہے - قاعدہ کی بات ہے کہ انسان سست ہوتا ہوتا بہت دور تک چلا جاتا ہے اس لئے آئندہ اس کی اصلاح کریں یہ شیطانی وساوس ہوتے ہیں ہمیشہ ان کا خیال رکھنا چاہیئے ✦

اس تقریر پر میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا کہ اس سے پیشتر ہی یہ امر میری زیر نظر تھا کہ رجسٹر بیعت کنندگان کی اشد ضرورت ہے اور اس تقریر نے اس ارادہ کی اس طرح اصلاح کر دی ہے کہ اشاعت بیعت کو اخبار کا ضمیمہ نہ رکھا جاوے کہ کم استطاعت احباب پر اس کی خریداری دوبھر ہو - بلکہ اخبار کے مضمون کا ایک جزو اعظم قرار دیکر اس کے ۸ صفحوں میں سے ایک صفحہ اسکو دیا جاوے اسکی اطاعت کی نیت سے اس دفعہ یہ الگ شائع کیا جاتا ہے اور آئندہ اخبار کا صفحہ صرف اسمائے مبائعین کے واسطے ہوا کرے گا -

مگر

چونکہ اس طرح کی ہفتہ وار اشاعت پھر بھی رجسٹر بیعت کی ضرورت کو پورا نہیں کرتی اور یہ اخبار کی اشاعت تو صرف بیعت کنندگان کی فہرست ناظرین تک پہنچاتی رہے گی اس لئے میرا ارادہ ہے کہ رجسٹر بیعت اس سے علیحدہ بھی چھپا ہوا مرتب کیا جاوے جس میں ابتدائے سلسلہ بیعت سے کل اسمائے مبائعین ترتیب وار درج ہوں اور جو صاحب اسے اخبار کے ساتھ ہفتہ وار الگ خریدنا چاہیں وہ بطور ضمیمہ خرید کر سکیں گے ✦

اب رہا درس قرآن

سو چونکہ اخبار کا ایک کالم صفحہ بیعت کی اشاعت کے واسطے رکھا گیا ہے اس لیئے اس امر کی بہت ہی ضرورت پیش آگئی ہے کہ درس قرآن کو ضرور الگ کر دیا جاوے میں انشاء اللہ البدر نمبر ۱۵ یا نمبر ۱۶ میں بتلا سکونگا کہ کم از کم کس قیمت اور ترتیب اور کتنے صفحوں پر درس قرآن البدر کے ساتھ بطور ضمیمہ کے احمدی جماعت کو دیا جا سکتا ہے اور اس پر احباب کا مشورہ اور رائے لے کر پھر اس کا آغاز کیا جاویگا

(ایڈیٹر)

محکمہ ڈاک کے توجہ کے قابل

باوجودیکہ اخبار البدر ہفتہ وار ہر ایک خریدار کے نام پر باحتیاط تمام ڈاک میں ڈالا جاتا ہے پھر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بعض مقامات سے اس قسم کی شکایت کے خط آتے ہیں کہ متواتر ۳ ہفتہ یا ۴ ہفتہ گذر گئے اور اخبار نہیں آیا اسیطرح ٹکٹ زار پٹیالہ سے متواتر دو ماہ تک اس امر کی شکایت آتی رہی ہے کہ اوسی بازار میں دو پتوں پر اخبار طلب کئے جاتے ہیں مگر ایک مکتوب الیہ کو برابر ملتا ہے اور دوسرے کو ایک نمبر بھی نہیں ملا یہ خصوصیت بد انتظامی کی صرف اسی پر ہی ساتھ نہیں بلکہ ریویو آف ریلیجنز کے دفتر سے پتہ لگا ہے کہ بعض مقامات پر تقسیم ڈاک کی یہ بد انتظامی دیکھی گئی ہے کہ ایک شخص کے نام میگزین روانہ کیا ہے اسنے شکایت کی کہ وصول نہ ہوا - پھر روانہ کیا پھر نہ ملا حتی کہ تیسری دفعہ پھر روانہ کیا اور پھر اوسے نہ ملا آخر کار مکتوب الیہ نے تنگ آکر ایک شخص کی معرفت اور نام سے جب میگزین طلب کیا تو اسے اب برابر پہنچتا ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ بعض مقام کے خاص خاص حلقہ کے پوسٹ مین کا قصور ہے اس لئے ہم یہ نمبر اخبار کا ان تمام ڈاک خانہ کے انسپکٹروں کے نام روانہ کرتے ہیں جہاں جہاں سے اس قسم کی شکایت آتی ہے تاکہ وہ مناسب انتظام اس امر کا کریں ✦

سبائعین کے نام

نمبر شمار	نام	مقام
۱	ماسٹر مولوی آل نبی صاحب چندوسی مرادآباد	
۲	سید جماعت علی صاحب پوسٹ ماسٹر //	//
۳	مولوی محمد صادق صاحب مدرس	//
۴	طفیل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ چنگی	//
۵	قاضی رحمت اللہ صاحب (بادپور)	کپورتھلہ
۶	میاں قادر بخش صاحب (حجیانی)	امرتسر
۷	میاں نور احمد صاحب (لودی ننگل)	گورداسپور
۸	میاں عبدالخالق //	//
۹	حکیم حبیب اللہ صاحب //	//
۱۰	سید ارادت حسین صاحب (مونگیر بہار)	کجرہ
۱۱	غلام محمد صاحب	گوجرانوالہ
۱۲	حسن بی بی زوجہ مستری محمد سعید	
	راول پنڈی ورکشاپ	
۱۳	سبداں بی بی زوجہ خواجہ احمد صاحب	
	کوٹ گگے شاہ گجرات	پاڑیانوالی
۱۴	میاں غلام علی صاحب قلعہ دیوان سنگھ	
	گوجرانوالہ //	پہلوکی
۱۵	میاں چوہڑ صاحب کشمیری //	//
۱۶	میاں عمر صاحب //	//
۱۷	میاں بڈھا صاحب //	//
۱۸	میاں فیروز الدین صاحب //	//
۱۹	میاں اللہ دتا صاحب //	//
۲۰	مسماۃ اللہ رکھی صاحبہ بنت غلام علی	//
۲۱	ایشہ بی بی //	//
۲۲	کرم بی بی //	//
۲۳	عالم بی بی //	//
۲۴	عمر بی بی //	//
۲۵	امام بی بی //	//
۲۶	حسین صاحب //	//
۲۷	میاں کھیٹا چوکیدار صاحب //	//
۲۸	میاں علم دین صاحب //	//
۲۹	میاں کرم علی صاحب //	//
۳۰	میاں کریم بخش صاحب //	//
۳۱	زینب بی بی بنت غلام محی الدین صاحب کوٹ	
	صاحب خان پنڈ دادنخان	
۳۲	اکبر شاہ خان صاحب	نجیب آباد
۳۳	چوہدری فضل احمد صاحب دراج	
	امیدوار ضلعدار نہر جہلم (ڈاکخانہ پھلروال)	
۳۴	جھنڈو صاحب منشی پھلروال	ہرشر
۳۵	میاں نبی بخش صاحب (پھلروال)	//
۳۶	منشی خدا بخش صاحب چک پرنچہ نمبر ۴۱۵	جھنگ
۳۷	مولوی عبدالحمید صاحب (جنگو)	کوہاٹ
۳۸	میاں شیر محمد صاحب الستی محمد کلانہ	جھنگ
۳۹	خدا بخش جان نائب مدرس رعیہ	سیالکوٹ
	چک جگت رائے (پسرور)	
۴۰	پٹھانا (بستی دریام کملانہ)	جھنگ
۴۱	میاں صلابت صاحب //	
۴۲	حسین بخش صاحب جمعدار اسٹیشن	
۴۳	شیخ نور محمد صاحب تحصیلدار ضلع ہوگلی	
	علاقہ نظام الملک۔	
۴۴	میاں محبوب علی صاحب کلرک دفتر	
	اکونٹنٹ ای آئی ریلوے جمالپور	
۴۵	حکیم محمد ابراہیم (شیدا مونگیر محلہ دلاورپوری	
	شیدا مونگیر	
۴۶	میاں محمد سعید الحسن صاحب مختار	
	نواب سرائے	مونگیر
۴۷	سید عبدالفتاح بن مولوی میر طالب علی ضلع	
	گوداوری ترسالپور معلم جلہ	
۴۸	میاں عبدالستار صاحب (دیناپور)	صوبہ
۴۹	سید فتح حسین شاہ	سیالکوٹ
۵۰	رلی محمد صاحب (بڈھا معماران)	//
۵۱	کریم بخش صاحب معمار محلہ شاہ گڑہ علے	اٹاوہ
۵۲	میاں مراد بخش صاحب //	//
۵۳	حکیم محمد یوسف صاحب //	//
۵۴	محمد عبد الصمد صاحب متعلم انجینئر کلاس	لاہور
۵۵	عباس خان نائک پلٹن ۱۲۷ پلٹن نمبر ۲	
	چھاؤنی منتعینہ سرحد پارٹی نمبر ۱۵	
	کیمپ میامیر	
۵۶	میاں عبدالرحیم صاحب لانس نائک ۱۲ پلٹن	
	ہیڈ لی مردان حال منتعینہ نمبر ۱۵ سرحد	
	پارٹی	
۵۷	محمد اکبر صاحب درویش مسجد	گوجرانوالہ
۵۸	سید محمد تقی صاحب قصبہ ماچھی واڑہ	لودیانہ
۵۹	شیخ غلام محمد (قصبہ ماچھی واڑہ محلہ	//
	ملا خان	
۶۰	غلام موسیٰ صاحب مدرس مدرسہ صدر	
	نوشہرہ	پشاور
۶۱	میاں عبدالحق صاحب کلرک ہیڈ آفس	پسرور
۶۲	مسماۃ امیرن زوجہ رمضان علی صاحب	
	الہ آباد محلہ کٹرہ	
۶۳	میاں اللہ دتا صاحب (لوڑکی)	سیالکوٹ
۶۴	میاں محبوب عالم صاحب نائب مدرس	
	مدرسہ من ماجرہ	
۶۵	میاں ابراہیم صاحب	گجرات
۶۶	میاں احمد دین صاحب	
۶۷	میاں الٰہی بخش صاحب (نوان محلہ)	جہلم
۶۸	مسماۃ بیگم زوجہ الٰہی بخش صاحب	//
۶۹	میاں برہان بخش نمبردار (فیروزوالہ)	گوجرانوالہ
۷۰	میاں اللہ دتا موچی (بازار موچیاں)	راولپنڈی
۷۱	میاں دین محمد (کرمل)	مین پوری
۷۲	میاں امیر بخش (محلہ چابک سواران)	لاہور
۷۳	فیروز الدین صاحب (کوٹلی فقیر چند)	
۷۴	میاں محمد صدیق صاحب //	
۷۵	میاں غلام محی الدین (اکبری دروازہ)	لاہور
۷۶	محمد حسن خان صاحب (نونہ می کشمیر)	اسلام آباد
۷۷	میاں غلام رسول صاحب گوبکی	گجرات
۷۸	مسماۃ برکت بی بی ہمشیر سلطان محمد خان	شاہ پور بھیرہ
۷۹	میاں فتح الدین صاحب (محلہ بٹہ	سیالکوٹ
۸۰	رحیم بخش صاحب عرضی نویس رعیہ	//
۸۱	مسماۃ عائشہ بی بی	امرتسر
۸۲	مسماۃ نظیر النساء (مونگیر)	کجرہ
۸۳	غلام محمد خان صاحب (جگلی)	لودیانہ
۸۴	مریم بی بی //	//
۸۵	عبدالحکیم صاحب (ملتان چھاؤنی	
۸۶	اہلیہ سید جلال شاہ صاحب	
	اسپیشل اسسٹنٹ ہیرا مالک افریقہ	
۸۷	فتح علی صاحب (ملک پور)	گجرات
۸۷	میاں دین محمد اکبر لاہین پوری	
۸۸	منشی عمر الدین صاحب مدرس دارسنگھ	گوجرانوالہ
۸۹	میاں الٰہی بخش صاحب رفوگر لاہور ڈیوڑھی والی	
۹۰	میاں کریم بخش صاحب رفوگر	//
۹۱	محمد زکریا صاحب سنور ریاست	پٹیالہ
۹۲	حافظ کریم بخش صاحب	
۹۳	میاں عمر الدین صاحب	
۹۴	میاں اللہ داد حجام	
۹۵	میاں عبدالکریم صاحب	گوجرانوالہ
۹۶	چوہدری سکندر (رجوعہ) گجرات	پیالیہ
۹۷	خدا بخش صاحب (رجوعہ)	//
۹۸	حسن محمد صاحب //	//
۹۹	غلام محمد صاحب //	//
۱۰۰	خان محمد صاحب //	//
۱۰۱	میاں خنجر صاحب //	//
۱۰۲	میاں نصل دین صاحب //	//
۱۰۳	میاں خوشی محمد صاحب //	//
۱۰۴	میاں شاہ محمد صاحب //	//
۱۰۵	میاں سلطان صاحب رجوعہ	//
۱۰۶	میاں محمد دین صاحب //	//
۱۰۷	میاں عمر صاحب //	//
۱۰۸	میاں امام الدین صاحب //	//
۱۰۹	مسماۃ فتح بی بی زوجہ محمد یار //	//
۱۱۰	کریم الدین صاحب ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ	
	ساہیوال شاہ پور	
۱۱۱	میاں غلام نبی صاحب امام مسجد	
	پریمی کوٹ گوجرانوالہ (حافظ آباد)	
۱۱۲	میاں محمد علی صاحب محلہ پنڈتان	
	گجرات اصل باشندہ سیالکوٹ	
۱۱۳	محمد اسماعیل صاحب ڈیڈ نویس لودیانہ	
۱۱۴	سیف الدین صاحب حال وارد شہر	
	میرٹھ اصل باشندہ سیالکوٹ	
۱۱۵	برکت علی صاحب برادر عبدالعزیز صاحب	
	چھاؤنی	
۱۱۶	علم الدین (دھولن) سیالکوٹ	ظفروال
۱۱۷	قطب الدین اصل باشندہ //	
	حال وارد میرٹھ	پدرسیاں
۱۱۸	حکیم یوسف علی صاحب منیجر صبح صادق	
	اٹاوہ۔ برادر صادق صاحب اڈیٹر	
	اخبار اظہار الحق	
۱۱۹	عبدالستار صاحب درہ خیل	
۱۲۰	حبیب الرحمن صاحب	//
۱۲۱	عنایت اللہ صاحب	//
۱۲۲	عثمان صاحب	//
۱۲۳	خلیل الرحمن صاحب	//
۱۲۴	اسعد صاحب	//
۱۲۵	میاں عبدالرب صاحب	//
۱۲۶	نقی اللہ صاحب	//
۱۲۷	غلام محمد صاحب	//
۱۲۸	نور الدین صاحب	//

بطور نمونہ سرمہ زنگاری کی ایک ایک پڑیہ بیرونجات کے لئے مفت۔ مر کا ٹکٹ بھیجکر منگا سکتے ہیں قیمت فی تولہ ۱۲ ار

قیمت سالانہ پیشگی
ہندوستان میں عہ
ہندوستان سے باہر سے
تو کل خریداروں سے عہ
اگر ایک پتہ پر تین اخبار
منگوائیں جاویں تو فی خریدار عہ

ضوابط
ہر جمعہ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے
(۱) درخواستیں بنام محمد افضل پروپرائیٹر آنی چاہئیں
(۲) اشتہارات کی اجرت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
(۴) ہر دریافت طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ضرور آنا چاہئے

رجسٹرڈ ایل ۲۸۸
بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ
ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ
اطلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

البدر
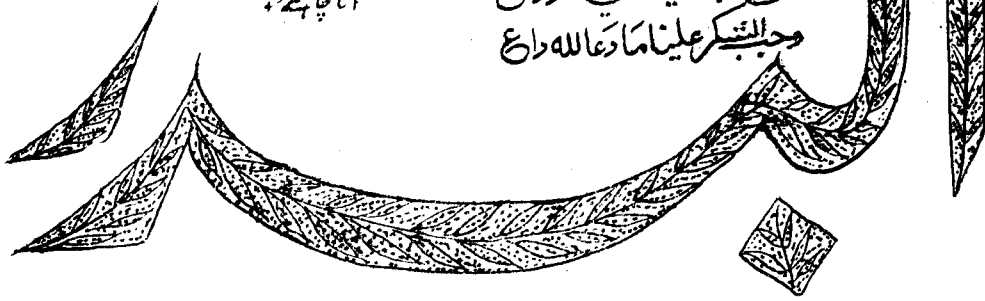
نمبر ۱۵ | قادیان دارالامان - یکم مئی سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۳ صفر سنہ ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

۱۶- اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

(پانچوں نمازیں حضرت نے باجماعت ادا کیں)

اور کوئی ذکر قابل اشاعت نہ ہوا - بعد از نماز مغرب حضرۃ اقدسؑ نے اُس تقریر کا اعادہ فرمایا جو کہ مورخہ ۱۵- اپریل کی سیر میں درج ہو چکی ہے اُس کی تکمیل میں ایک نئی بات یہ ذکر فرمائی

[illegible] | کہ اس وقت میں امت موسوی کیطرح جو مامور اور مجدد آئے اُن کا نام نبی رکھا گیا تو اس میں یہ حکمت تھی کہ آنحضرت صلعم کی شان ختم نبوۃ میں فرق نہ آوے (جسکا مفصل ذکر قبل ازیں گذر چکا ہے) اور اگر کوئی نبی نہ آتا تو پھر مماثلت میں فرق نہ آتا اس لئے اللہ تعالےٰ نے آدم - ابراہیم - نوح اور موسیٰ وغیرہ میرے نام رکھے حتیٰ کہ آخر کار جری اللہ فی حلل الانبیاء کہا گویا اس سے سب اعتراض رفع ہو گئے - اور آپ کی امت میں ایک آخری خلیفہ ایسا آیا جو موسےٰ کے تمام خلفا کا جامع تھا۔

۱۷- اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

آج بوجہ علالت طبع حضرت اقدسؑ نماز جمعہ میں شریک نہ ہو سکے سیر بوجہ جمعہ کے ملتوی رہی - باقی نمازیں باجماعت ادا کیں -

قبل از عشا | دو گریجویٹ لاہور سے حضرت اقدس کی ملاقات کو تشریف لائے تھے اُن کی آمد پر عیسوت کے متعلق ذکر چل پڑا - اُس پر حضرۃ اقدس نے عیسوت کی تعلیم کے متعلق فرمایا کہ انسان اس کے قوا سے اور اخلاق کی مثال ایسی ہے جیسے ایک درخت ہو اور اُس کی بہت سی شاخیں ہوں اور سب اسی لئے ہوتی ہیں کہ پھل دیویں - ایسے ہی انسان کو جو اخلاق دئے گئے ہیں ان کے استعمال کے مختلف موقعہ ہوتے ہیں - کبھی حلم کی قوت ہوتی ہے گر وقت اُس کی استعمال کا نہیں ہوتا مصلحت اُس سے کام لینے کا تقاضا نہیں کرتی - ایسے ہی غضب کا حال ہے جسقدر قوے انسان لیکر آیا ہے حکمت الٰہی کا بھی تقاضا ہے کہ وہ اپنے اپنے محل پر استعمال ہوں ورنہ پھر خدا تعالےٰ کا فعل عبث ٹھہرتا ہے - ایک خدمتگذار نیک ہوتا ہے اور ایک شریر ہوتا ہے تو اب اگر شریر کو شرارت کیوقت درگذر کیا جاوے تو نظام تمدن کیسے قائم رہ سکتا ہے اور پھر عدالتوں کی قائم کرنے کی کیا ضرورت تھی - اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ انسان مضطر ہے جیسے حلم کو استعمال کرتا ہے ویسے ہی غضب کو اگر ہم خدائی کلام قرآن شریف سے یہ ہدایت نہ ملتی کہ انجیل ایک مختص الزمان تعلیم تھی تو پھر اس کی کلام الٰہی ہونے میں ہی شک پڑتا ہے - ایک ہی پہلو تھام کرنا اور حلم اور عفو پر زور دینا اور وقت اور مصلحت کو نہ دیکھنا کسقدر خلاف عقل ہے عقل ہمیں دکھلاتی ہے کہ ہزارہا انسان ہیں جو کہ سزا کے ذریعہ ہدایت یاب ہوتے ہیں اب یہ زمانہ ہے کہ اُن کو یہ تعلیم جہانی چاہیے کیونکہ ناقص ہے اور اُس سے عہدہ برآئی ہو نہیں سکتی -

۱۸- اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں -

سیر | نو وارد مہمانوں میں سے ایک نے سوال کیا کہ آپ کا دعوےٰ کیا ہے - فرمایا - ہمارا دعوےٰ مسیح موعود کا ہے جس کے کل عیسائی اور مسلمان منتظر ہیں - سو ہم ہیں -

پھر پوچھا کہ اس کے دلائل کیا ہیں - فرمایا کہ اب وقت تھوڑا ہے سوال تو انسان چند منٹوں میں کر لیتا ہے مگر بعض اوقات جواب کے لئے چند گھنٹے درکار رہتے ہیں جب تک ہر ایک پہلو سے نہ سمجھایا جاوے تو بات سمجھ نہیں آ سکتی - اس لئے آپ کتابیں دیکھیں یا پھر کافی وقت ہو تو بیان کر دئے جاوینگے -

دوسرے صاحب نے سوال کیا کہ خاتم نبوت کی شرح کیا ہے اس کے جواب میں حضرت اقدس نے اپنا وہی مذہب بیان کیا جو کہ ہم صفحہ ۱۰۲ پر لکھ چکے ہیں - اور یہ فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ جو جس سے پیار کرتا ہے تو اُس سے کلام بغیر نہیں رہ سکتا اسی طرح خدا جس سے پیار کرتا ہے تو اس سے بلا مکالمہ نہیں رہتا آنحضرت کی اتباع سے جب انسان کو خدا پیار کرنے لگتا ہے تو اس سے کلام کرتا ہے غیب کی خبریں اُس پر ظاہر کرتا ہے اسی کا نام نبوت ہے

[illegible] | فرمایا - خدا کی معرفت کی راہ بہت باریک اور تنگ ہے اس لئے اس کا مشاہدہ انسان پر مشکل ہے ادھر ہم دیکھتے ہیں کہ اسباب کے ڈھیر کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں اور اسی لئے انسان اُس پر مائل ہو جاتا ہے مگر تاہم ایک حصہ امراض کا انسان کو ایسا لگا ہوا ہے کہ طبیب ہاتھ ملتے ہی رہ جاتے ہیں اور کچھ پیش نہیں جاتی -

دیندار اور دنیادار کی مصیبت میں فرق | بعض دنیا دار اعتراض کرتے ہیں کہ دینداری اختیار کی تو مصیبت آئی مگر وہ بہت جھوٹے ہوتے ہیں خدا پر اگر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ اُس کے ثواب اور معرفت کا موجب ہوتی ہے اور دنیادار پر جو مصیبت آتی ہے وہ اُس کی لعنت کا موجب ہوتی ہے آنحضرت صلعم پر مصیبت پڑی - مگر کیا ہی پیاری مصیبت تھی کہ جیسی جیسی وہ بڑھتی

جاتی ویسے ہی زور سے قرآن نازل ہوتا جاتا ۔ دہ ذکر کو جلد ہی ختم ہو گیا یعنی صرف حضرت معاویہ تک ہی رہ گیا وہ رہتے ان میں سے ہاں سعید گروہ کے آثار قیامت تک رہے اور شقی کا نام بھی ابرار د کاش کہ ابوجہل کبھی زندہ ہو کر آتا تو دیکھتا کہ جس کو وہ ابتر اور ذلیل خیال کرتا تھا خدا نے اُس کی کیا شان بنائی ہے مشرق اور مغرب تک کہاں کہاں بلاد اسلامیہ پھیلے ۔ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں جو سخا فوت ہوئے اُنہوں نے تو وہ ترقیات نہ دیکھیں مگر جنہوں نے حضرۃ عمر کا زمانہ پایا ۔ انہوں نے دیکھ لیں ۔ اگر ابوجہل وغیرہ کو معلوم ہوتا کہ یہ عروج ہوگا تو مثل غلاموں کے آنحضرت کے ساتھ ہو جاتا۔

۲۰ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں شام کی مجلس میں کوئی ذکر قابل اشاعت نہ ہوا

موت ۔ فرمایا باوجود اسقدر بے بنیاد ہستی کے انسان دنیا میں بنیادیں قائم کرتا ہے صرف ایک دم کی آمد و شد ہے اور کچھ نہیں ۔ پھر خدا نے یہ بھی کیا عجیب سلسلہ رکھا ہے کہ جو شخص یہاں سے رخصت ہو جاوے ۔ اس کو اجازت نہیں کہ واپس آکر دنیا کی [illegible] بتلادے اس میں علما رفلاسفر اور زمانہ کے سب دانا عاجز ہیں اور صرف اسیقدر پتہ ملتا ہے جسقدر خدا کے کلام نے بتلایا ہے ۔

آدمی مرتا ہے تو اپنے بڑے بڑے خویش و اقارب اور تعلقات چھوڑ جاتا ہے اور مرنے کے بعد کسی سے کوئی تعلق نہیں رہتا آجکل امریکہ اور یورپ کو ہر ایک بات کی تلاش ہے چنانچہ امریکہ میں ایک شخص جو کہ قابل قتل تھا معاہدہ ہوا کہ جب اس کا سر کاٹا جاوے تو اُسے بلند آواز سے پکارا جاوے گا وہ صرف آنکھ سے اشارہ کر دیوے ۔ مگر جب سر کاٹا گیا تو ہر چند زور سے اُسے آوازیں دیں کوئی حرکت نہ ہوئی سچ ہے ۔ ؎ کانرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد ۔

جو کچھ خدا نے فرمایا ہے وہی سچ ہے ہاں موت اور نیند کو آپس میں مشابہت ہے ۔

تناسخ فرمایا ۔ اس میں ہمارا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ اعجازی طور پر بھی احیاء موتے نہیں ہوتا بلکہ یہ عقیدہ ہے کہ وہ شخص مردہ دوبارہ رجوع دنیا کیطرف نہیں کرتا ۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جس شخص کی باقاعدہ طور پر فرشتہ جان قبض کرے اور زمین میں دفن بھی کیا جاوے تو پھر کبھی زندہ نہیں ہوتا شیخ سعدی نے کیا خوب کہا ہے ۔ ؎

واہ کہ گر مردہ باز گردیدے ☆ درمیان قبیلہ و پیوند

رد میراث سخت تر بودے ☆ وارثان را ز مرگ خویشاوند

خدا بھی فرماتا ہے فیمسک التی قضی علیہ الموت

قتل انبیاء اس پر فرمایا کہ توریت میں لکھا ہے کہ جھوٹا نبی قتل کیا جاوے گا ۔ اس کا فیصلہ یہ ہے کہ اگر قرآن کی نص صریح سے پایا جاوے یا حدیث کے تواتر سے ثابت ہو کہ نبی قتل ہوتے رہے ہیں تو پھر ہم کو اس سے انکار نہ کرنا ہوگا قتل انبیاء کوئی ایسی شئی نہیں ہے کہ اس سے ایک نبی کی شان میں خلل آوے کیونکہ قتل تو شہادت ہے مگر ہاں ناکام قتل ہو جانا انبیاء کی علامات سے نہیں ہے یہ بات مصالحہ پر موقوف ہے جب ایک شخص (نبی) کے قتل سے ایک فتنہ برپا ہوتا ہے تو مصلحت نہیں چاہتی کہ اُسکو قتل کیا جاوے اور جسکی قتل سے ایسا اندیشہ نہیں اُسمیں حرج نہیں

کیا قرآن میں سب کچھ ہے فرمایا قرآن میں سب کچھ ہے اور احادیث بھی جو ہیں وہ قرآن سے لیا گیا ہے ۔ ہاں یہ بات ہے کہ بعض لوگوں کو اس بات کا علم نہیں ہوتا کہ آنحضرت نے فلاں بات قرآن کے کس مقام سے استنباط کی ہے تو اُن کو یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ قرآن میں نہیں ہے اور اصل بات یہ ہے کہ سب کچھ قرآن سے ہی لیا گیا ہے مگر اس باریک در باریک استنباط کا ان لوگوں کو علم نہیں ہوتا خدا نے قرآن کو کتاب مفصل کہا ہے تو اس لحاظ ہونا چاہیے ۔ بعض استنباط سوائے انبیاء کے دوسرے کو سمجھ ہی نہیں آیا کرتے ۔

اس پر مولوی محمد احسن صاحب نے کہا کہ جیسے اب اسوقت مسیح موعود اور اس زمانہ کے فتن کی خبر حضور نے سورہ فاتحہ سے استنباط کر کے بتلائی ہیں آجتک کسکو خبر تھی کہ یہ سب کچھ قرآن میں ہے

۲۱ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

وحی اور کشف و الہام **سیر** ۔ فرمایا کہ جب سماع کے ذریعہ سے کوئی خبر دیجاتی ہے تو اُسے وحی کہتے ہیں اور جب رویت کے ذریعہ سے کچھ بتلایا جاوے تو اُسے کشف کہتے ہیں اسی طرح میں نے دیکھا ہے کہ بعض وقت ایک ایسا امر ظاہر ہوتا ہے کہ اُس کا تعلق صرف قوت شامہ سے ہوتا ہے مگر اس کا نام نہیں رکھ سکتے جیسے یوسف کی نسبت حضرت یعقوب کو خوشبو آئی تھی ۔ انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون ۔ اور کبھی ایک امر ایسا ہوتا ہے کہ جسم اُسے محسوس کرتا ہے گویا کہ حواس خمسہ کے ذریعہ سے اللہ اپنی باتیں اظہار کرتا ہے ۔

ہندوستان اور یورپ کی دہریت میں فرق ہے یورپ کی دہریہ اس خدا کے منکر ہیں جو مصنوعی ہے اور عیسائی لوگ وہاں اُسکو دہریہ کہتے ہیں جو کہ مسیح کو خدا نہ مانے اور اب فسق و فجور نے بھی اثر ڈالا ہے لوگوں نے سمجھ لیا ہے کہ یہ سب اثر کفارہ پر یقین

کا ہے تو اب وہ کیسے مانیں ۔

قضا عمری ایک صاحب نے سوال کیا کہ یہ قضا عمری کیا شئی ہے جو کہ لوگ عید الضحیٰ کے پیشتر جمعہ کو ادا کرتے ہیں فرمایا کہ میرے نزدیک یہ فضول باتیں ہیں ان کی نسبت وہی جواب ٹھیک ہے جو کہ حضرت علیؓ نے ایک شخص کو دیا تھا جبکہ ایک شخص ایک ایسے وقت نماز ادا کر رہا تھا جسوقت میں نماز جائز نہیں اس کی شکایت حضرت علیؓ کے پاس ہوئی تو آپ نے اُوسے جواب دیا کہ میں اس آیت کا مصداق نہیں بننا چاہتا ۔ ارایت الذی ینہیٰ عبدا اذا صلی یعنے تو نے دیکھا اس کو جو ایک نماز پڑھتے بندے کو منع کرتا ہے نماز جو رہ جاوے اس کا تدارک نہیں ہو سکتا ہاں روزہ کا ہو سکتا ہے ۔

اور جو شخص عمداً سال بھر اس لئے نماز کو ترک کرتا ہے کہ قضا عمری والے دن ادا کرلوں گا ۔ وہ تو گنہگار ہے اور جو شخص نادم ہو کر توبہ کرتا ہے اور اس نیت سے پڑھتا ہے کہ آئندہ نماز ترک نہ کرونگا تو اس کے لئے حرج نہیں ہم تو اس معاملہ میں حضرت علیؓ ہی کا جواب دیتے ہیں ۔

نماز کے بعد دعا سوال ہوا کہ نماز کے بعد دعا کرنی یہ سنت اسلام آئی ہے یا نہیں ۔ فرمایا ہم انکار نہیں کرتے آنحضرۃ نے دعا مانگی ہوگی ۔ مگر ساری نماز دعا ہی ہے اور آجکل دیکھا جاتا ہے کہ لوگ نماز کو جلدی جلدی ادا کر کے گلے سے اتار تے ہیں پھر دعاؤں میں اس کے بعد اسقدر خشوع خضوع کرتے ہیں کہ جسکی حد نہیں اور اتنی دیر تک دعا مانگتے رہتے ہیں کہ مسافر دو میل تک نکل جاوے بعض لوگ اس سے تنگ بھی آ جاتے ہیں تو یہ بات معیوب ہے ۔ خشوع خضوع اصل جزو تو نماز کی ہے وہ اس میں نہیں کیا جاتا اور نہ اس میں دعا مانگتے ہیں ۔ اس طرح سے وہ لوگ نماز کو منسوخ کرتے ہیں ۔ انسان نماز کے اندر ہی ماثورہ دعاؤں کے بعد اپنی زبان میں دعا مانگ سکتا ہے ۔

جب اسلام کے فرقوں میں اختلاف ہے تو سنت صحیحہ کیسے معلوم ہو اس کے جواب میں فرمایا کہ قرآن شریف ۔ احادیث اور ایک قوم کی تعامل اور طہارت اور سنت کو جب آپس میں ملایا جاوے تو پھر پتہ لگ جاتا ہے کہ اصل سنت کیا ہے ۔

نماز اور قرآن شریف کا ترجمہ جاننا ضروری ہے اس پر مولانا مولوی محمد احسن صاحب نے فرمایا کہ ولا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ حتیٰ تعلموا ما تقولون سے ثابت ہے کہ انسان کو اپنے قول کا علم ہونا ضروری ہے ۔ اس پر حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ جن لوگوں کو ساری عمر میں تعلموا نصیب نہ ہوا ان کی نماز ہی کیا ہے

غیرت ایک عورت کا ذکر کرتے ہیں کہ نماز پڑھا کرتی

کرتی تھی ایک دن اسنے پوچھا کہ درود مین جو صل علی محمد آتا ہے اس کے کیا معنے ہین خاوندنے کہا کہ محمد صلعم ہمارے رسول تھے اس پر اس نے تعجب کیا اور کہا کہ ہائے ہائے مین ساری عمر بیگانہ مرد کا نام لیتی رہی۔

(یہہ حالت آجکل اسلام اور مسلمانون کی ہے اور پھر اس پر کہا جاتا ہے کہ ایک مزکے نفس انسان کی ضرورت نہیں ہے)۔

فرمایا۔ ہم ہرگز فتوے نہیں دیتے کہ قرآن کا صرف ترجمہ پڑھا جاوے اس سے قرآن کا اعجاز باطل ہوتا ہے جو شخص یہہ کہتا ہے وہ چاہتا ہے کہ قرآن دنیا مین نہ رہے بلکہ ہم تو یہہ بھی کہتے ہیں کہ جو دعائیں رسول اللہ نے مانگی ہین وہ بھی عربی مین پڑہی جاوین دوسرے جو اپنی حاجات وغیرہ ہین۔ ماثورہ دعا کے علاوہ وہ صرف اپنی زبان مین مانگی جاوین۔

ایک شخص نے کہا کہ حضور حنفی مذہب مین صرف ترجمہ پڑھ لینا کافی سمجھا گیا ہے۔ فرمایا کہ اگر یہ امام اعظم کا مذہب ہے تو پھر انکی غلطی ہے۔

صدقہ اور ہدیہ مین فرق صدقہ مین رد بلا ملحوظ ہوتی ہے اور یہ صدق سے نکلا ہے کیونکہ اس کے عمل در آمد مین انسان اللہ تعالیٰ کو صدق وصفا دکھلاتا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہدیہ ہدایت سے نکلا ہو کہ آپسمین محبت بڑہے۔

بعد وفات میت کو کیا شے پہنچتی ہے فرمایا کہ دعا کا اثر ثابت ہے یا ایک روایت مین ہے کہ اگر میت کی طرف سے حج کیا جاوے تو قبول ہوتا ہے اور روزہ کا ذکر بھی ہے۔ ایک شخص نے عرض کی کہ حضور یہ جو ہے لیس للانسان الا ما سعیٰ فرمایا کہ اگر اس کے یہ معنے ہین کہ بھائی کے حق مین دعا نہ قبول ہو تو پھر سورہ فاتحہ مین اھدنا کے بجائے اھدنی ہوتا۔

قبل از عشا (اسباب پر نظر) ایک شخص کی موت کا ذکر ہوا اس کا باعث بیان ہوا کہ فلان مرض اور اسباب تھے فرمایا کہ جب انسان یہین آکر ٹھہر جاوے کہ فلان باعث موت کا ہے اور آگے نہ چلے تو ایسی باتین معرفت کی روک ہین اور اس سے نظر اسباب تک ہی رہتی ہے۔

لولا الاکرام لہلک المقام فرمایا جب طاعون کی آگ بھڑک رہی ہو تو اب کوئی سوچے کہ ایک مفتری کہہ سکتا ہے کہ لو لا الاکرام لہلک المقام کیا ممکن تھا کہ وہ خود ہی مرجاوے اور طاعون کا شکار ہو اس وقت قادیان شل مکہ کے ہے کہ اس کے اردگرد لوگ ہلاک ہورہے ہین اور یہان خدا کے فضل سے بالکل امن ہے مکہ کی نسبت بھی ہے یتخطف الناس من حولہا کہ لوگ اسکے گرد و نواح سے اچک لئے جاوین گے

لولا الاکرام سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ اس سرزمین سے راضی نہین ہے اور مجھے یہ بھی الہام ہوا ہے ماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم

قنوت آج کل چونکہ وبا کا زور ہے اس لئے نمازون مین قنوت پڑھنا چاہیئے۔

۲۲ اپریل ۱۹۰۳ء

حضرۃ اقدس نے پانچون نمازین باجماعت اداکین

سیر

گوشت خوری آریون کے مسئلہ گوشت خوری پر ذکر چلا فرمایا کہ انسانی زندگی کے واسطے دوسری اشیاء کی ہلاکت لازمی پڑی ہوئی ہے۔ مثلاً دیکھو ریشم جب ہی حاصل ہوتا ہے جب ریشم کے کیڑے مرین۔ پھر شہد کی مکھی کب چاہتی ہے کہ اس کا شہد لیا جاوے اکثر جونکین خون پی کر مرجاتی ہین پھر ہوا مین کیڑے ہین جو سانس سے مرتے ہین جب یکجائی نظر سے خدائی کے کل دائرے کو دیکھا جاوے تو پھر سمجھ مین آتا ہے کہ دنیا مین سلسلہ آکل اور ماکول کا برابر جاری ہے اور اس کے بغیر دنیا رہ ہی نہین سکتی کہ بعض کی جان لی جاوے ورنہ اس طرح تو پھر کدو دانہ وغیرہ کیڑے جو پیٹ مین پیدا ہوتے ہین ان کو بھی نہ مارنا چاہیئے۔

ایک شخص نے کہا کہ حضور آریہ اس کا جواب یہ دیتے ہین کہ جو انسان کی طاقت سے باہر ہے اس مین اس پر الزام نہین فرمایا کہ طاقت سے باہر تو وہ کہا جاویگا جس کا تعلق انسانی زندگی سے نہ ہو اور جو اس کے اندر ہے وہ سب طاقت مین ہوگا خدا تعالیٰ کا ہی یہ منشاء ہے کہ انسانی حفاظت کے واسطے بہت جانون کو لیا جاوے پھر فطرت انسان مین بعض قویٰ ایسے ہین کہ اگر گوشت نہ کھایا جاوے تو ان کا نشوونما ہو ہی نہین سکتا شجاعت پیدا ہی نہین ہوتی اس لئے سکھ وغیرہ اقوام جو گوشت خور ہین وہ نسبتاً شجاعت بہت زیادہ رکھتے ہین۔

اسپر اعتراض کیا گیا کہ بنگالی گوشت خور ہین مگر وہ ایسے بہادر نہین ہوتے فرمایا کہ ایسی حالتون مین قومون کی مجموعی حالت کو دیکھا کرتے ہین کہ کس قدر اقوام گوشت خور ہین اور کس قدر نہین پھر مقابلتہً دیکھا جاوے کہ کونسی اقوام شجاعت مین بڑہکر ہین۔

قبل از عشا

احمدی جماعت کے طبقہ فرمایا کہ ہماری مریدون کے بھی کئی قسم کے طبقہ ہین ایک تو طاعونی ہین جو طاعون سے ڈر کر اور اس سے بچنے کی نیت سے اب آرہے ہین۔ دوسرے قمری اور شمسی ہین جو کہ قمر اور شمس کا گرہن دیکھکر داخل بیعت ہوئے کچھ خوابی ہین کہ بذریعہ خواب کے ان کی راہ نمائی کی گئی بعض عقلی ہین کہ انہون نے عقل سے کام لیکر بیعت کی بعض نقلی ہین کہ احادیث آثار وغیرہ و دیگر امور کو پورے ہوتے دیکھکر ایمان لائے اور ابھی شاید اور بھی چند قسمین ہون۔

ہمارا نقارہ فرمایا کہ اعدا کا وجود ہمارا نقارہ ہے یہ اونہی کی مہربانی ہے کہ تبلیغ کرتے رہتے ہین مثنوی مین ایک ذکر ہے کہ ایک دفعہ ایک چور ایک مکان کو نقب لگا رہا تھا ایک شخص نے اوپر سے دیکھکر کہا کہ کیا کرتا ہے چور نے کہا کہ نقارہ بجا رہا ہون اس شخص نے کہا کہ آواز تو نہین آتی چور نے جواب دیا کہ اس نقارہ کی آواز صبح کو سنائی دیوگی اور ہر ایک سنیگا ایسے ہی یہ لوگ شور مچاتے ہین اور مخالفت کرتے ہین تو لوگون کو خبر ہوتی رہتی ہے

فلسفہ جدیدہ کا فائدہ فلسفہ جدیدہ نے اگرچہ نقصانات بھی پہنچائے ہین مگر ایک صورت مین یہ مفید بھی ہوا ہے کہ بہت سی غیر معقول باتون سے دلون مین نفرت دلادی ہے مثلاً یہ فرقہ شیعہ کہ جن کی اصلاح کی کبھی امید نہ تھی مگر اس فلسفہ سے مؤثر ہوکر وہ بھی راہ راست پر آتے جاتے ہین

صلحاء اتقیا سے محبت ایک شخص کے اس سوال پر کہ اولیاء اللہ سے محبت رکھی جاوے کہ نہ فرمایا کہ ہم اس کے مخالف نہین ہین کہ صلحا اور اتقیا اور ابرار سے محبت رکھی جاوے مگر حد سے گذر جانا حتیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر انکو مقدم رکھنا یہ مناسب نہین ہے جیسے کہ گذشتہ ایام مین بعض شیعہ کی طرف سے ایک کتاب شائع ہوئی اس مین لکھا تھا کہ صرف امام حسین کی شفاعت سے تمام انبیاء نے نجات پائی حالانکہ یہ بالکل غلط ہے اور اس مین آنحضرۃ صلی اللہ علیہ کی کسر شان ہے اس سے تو ثابت ہوا کہ خدا نے غلطی کی کہ آنحضرتؐ پر قرآن نازل کیا اور حسین پر نہ کیا۔

۲۳ - اپریل ۱۹۰۳ء

کلی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت اداکین سیر مین کوئی ذکر قابل اشاعت نہ ہوا۔

قبل از عشا

روح اللہ ایک عیسائی اخبار مین حضرت مسیح کی نسبت لکھا تھا کہ قرآن مین ان کو روح کہا گیا ہے اور یہ سب سے بڑا درجہ ہے

اسپر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح کو روح منہ فرمانے سے اصل مین ان تمام اعتراضات کا جواب دینا مقصود تھا جو کہ مسیح کی ولادت پر کئے جاتے ہین۔ ولادت دو طرح کی ہوتی ہے ایک وہ جسمین روح الہی کا جلوہ ہوتا ہے اور ایک وہ جسمین شیطان کا حصہ ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف مین ہے وَشَارِکْھُمْ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ یہ شیطان کو کہا ہے غرض خدا تعالےٰ نے روح منہ فرماکر یہودیون کے اس اعتراض کا کہ ان کی پیدائش ناجائز تھی جواب دیا اور

کہ ان کی ولادت پاک تھی۔

یہودی بہت بیباک تھے حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے ان کو کہا کہ تم کو جلدی تمہارے انجام کا پتہ لگ جاوے گا تو اس کے جواب مین ایک یہودی نے کہا کہ آپ کو پتہ لگ گیا کہ تیری پیدائش ناجائز ہے اس طرح کی باتین انکو منہ پر کہی جاتی تہین۔

حدیث شریف مین جو الفاظ ہین کہ مس شیطان سے پاک تھے اس کی وجہ بھی یہی ہے ورنہ سب انبیا مس شیطان سے پاک ہی ہوا کرتے ہین اس مین مسیح کو کیا خصوصیت تھی چونکہ مسیح علیہ السلام پر ایسے اعتراض ہوئے اس لئے اس کی بریت کیواسطے خدا نے بھی روح اور کلمہ کے لفظ بولے تاکہ یہود کی تردید ہو لیکن آنحضرت پر اس قسم کے اعتراض بالکل نہ ہوے کیونکہ گو ایک انسان ایسے الزامون سے بالکل بری ہے مگر تاہم اعتراض کا ہونا بھی ایک کسر شان کا موجب ہوتا ہے مثلاً اگر ایک مسلم اور مقبول شخص کی نسبت کہا جاوے کہ وہ زانی نہیں ہے تو یہ بھی ایک قسم کا مخفی حملہ اس کی عزت پر ہے اہل مکہ آنحضرت کے اخلاق اور مرتبہ اور پاکیزگی کو خود تسلیم کر چکے تھے اور امین آپکا نام رکھا ہوا تھا۔

غرض ان الفاظ سے حضرت مسیح ع کی فضیلت نہ بلکہ ایک قسم کا کلنک ثابت ہوتا ہے پھر ان الفاظ سے کوئی خصوصیت مسیح کی نہیں ہے قرآن شریف مین لکھا ہے یومن باللہ وکلماتہ پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے کلمے اور بہت سے ہین اور صحابہ کی شان مین ہے ایدھم بروح منہ اور صدیقہ کا لفظ حضرت مریم ع کے حق مین اس لئے بولا ہے کہ یہودیون کے اعتراض کا جواب ہو۔

۲۴ - اپریل ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرۃ اقدس نے با جماعت ادا کین جمعہ حسب دستور مسجد اقصےٰ مین ادا کیا گیا۔

قبل از عشا

طاعونی موت | کسی نے اعتراض کیا کہ لوگ کہتے ہین کہ کیون کوئی احمدی طاعون سے فوت ہوتا ہے فرمایا کہ یہ ان لوگون کی غلط فہمی ہے کہ انجام کو نہین دیکھتے آنحضرت کے وقت جب ایک طرف کافر مرتے ہون گے اور ایک طرف صحابہ بھی تو لوگ اعتراض تو کرتے ہونگے کہ مرے تو وہ بھی ہین پھر فرق کیا اس لئے ہمیشہ انجام کو دیکھنا چاہیئے۔ ایک وہ وقت تہا کہ آنحضرت اکیلے تھے اور کوئی ساتھ نہ تہا ہر ایک مقابلہ کیلئے طیار تہا ہم ان لوگون سے پوچھتے ہین کہ اگر طاعون سے ہمارے مرید مرتے جاتے ہین تو پھر ہماری ترقی کیون ہوتی جاتی ہے اور ان کی جمعیت کیون گھٹتی جاتی ہے یہ اعتراض تو پھر سب پیغمبرون پر ہوگا اور ہم نے تو اس لئے کشتی نوح مین لکھدیا تہا کہ اگر عافیت کا پہلو نسبتاً ہماری طرف ہے تو ہم سچے اور موت تو سبکو آتی ہے اس سے کسکو انکار ہے۔

طاعون کو جو ایک طرف شہادت اور ایک طرف عذاب کہا جاتا ہے اس کے یہی معنے ہین کہ اس کے ذریعہ سے جس فریق کے لئے برکات ظاہر ہو رہی ہین انکے لئے تو شہادت اور رحمت ہے اور جنکیلئے برکات ظاہر نہ ہون اور کمی ہوتی جاوے ان کے لئے عذاب ہے ہمکو اس کے دو فائدے ہین اور ان کو دو نقصان ہین اور پھر ہم بیس سال سے براہین مین یہ پیشگوئی عذاب کی شائع کر چکے ہین خدا نے قرآن شریف مین فرمایا ہے کہ ان کافرون کو جسطرح چاہے عذاب دیوے پھر جب ان لوگون کو وہ عذاب ایک جنگ کے رنگ مین نازل ہوا تو کفار کیساتھ صحابہ کیون اس مین حصہ لیتے رہے یہ امر اس لئے ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ ایک پہلو اخفا اور ایمان بالغیب کا بھی رہے

ہندوٴن کا بانگ دلوانا | آج کل طاعون کی کثرت کے وقت اکثر سکھون اور ہندوٴن کے گاوٴن مین یہ علاج کیا جاتا ہے کہ اذان نماز بڑی زور اور کثرت سے ہر ایک گھر مین دلائی جاتی ہے اس کی نسبت ایک شخص نے حضرت صاحب سے دریافت کیا کہ یہ فعل کیسا ہے فرمایا کہ اذان میں اسم اللہ تعالےٰ کا پاک نام ہے ہمین تو علی رضہ کا جواب یاد آتا ہے کہ آپ نے کہا تہا کہ مین اس ارایت الذی ینھٰی - عبداً اذا صلےٰ کا مصداق ہونا نہین چاہتا ہماری نزدیک بانگ مین بڑی شوکت ہے اور اس کے دلوانے مین حرج نہین (حدیث مین آیا ہے کہ اس سے شیطان بہاگتا ہے)

۲۵ - اپریل ۱۹۰۳ء

فجر کی نماز مین حضرۃ اقدس شریک نہین ہوئے باقی کل نمازین باجماعت ادا کین اور سیر کو تشریف نہین لائے۔

قبل از عشا

مقدمات کی نسبت ذکر ہوا فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے ہر سہ ان مین ہم کو فتح دی ہے براہین مین یہ الہام موجود ہے۔

احیاء موتےٰ | فرمایا ہم اعجازی احیاء کے قائل ہین مگر یہ بات بالکل ٹھیک نہین ہے کہ ایک دم اس طرح زندہ ہوا ہو کہ وہ پھر اپنے گھر مین آیا اور رہا اور ایک اور عمر اس نے بسر کی اگر ایسا ہوتا تو قرآن ناقص ٹھہرتا ہے کہ اس نے ایسے شخص کی وراثت کے بارہ مین کوئی ذکر نہ کیا اور الیوم اکملت لکم دینکم کیا ہوا

احیاء الطیر | فرمایا اسی طرح ہم چڑیون کو مانتے ہین کہ وہ بھی ٹاپنے لگ گئی ہون اور چڑیان کیا شے ہین ہم تو یہ بھی مانتے ہین کہ ایک درخت بھی ٹاپنے لگے مگر پھر بھی وہ خدا کی چڑیون کیطرح ہرگز نہین ہو سکتی کہ جس سے تشابہ فی الخلق لازم آ جاوے بڑی بات قابل فیصلہ وفات مسیح ع ہے۔

نرمی | فرمایا نرمی اس بات کا نام نہین ہے کہ دوسرا اگر مقابل پر نرمی کرتا رہا تو تم بھی کرتے رہو اور جب اس نے ذرا تیور بدلے تو تم نے بھی بدل لئے بلکہ جب فریق مقابل سختی کرے اور اس وقت تم نرمی کرو تو اس کا نام نرمی ہوگا۔

عمر کا اثر انسان پر | فرمایا کہ عمر کا بھی اثر انسان کے اخلاق اور عادات پر پڑتا ہے چالیس سال تک انسان بہت سی بے ہودگیان کرتا ہے اس کے بعد جب انحطاط شروع ہوتا ہے تو ساتھ ہی خیالات کا بھی انحطاط شروع ہوتا ہے اور ایک تغیر عظیم انسان کے اندر ہوتا ہے۔

۲۶ - اپریل ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کین۔ بعد نماز فجر مولوی محمد احسن صاحب نے ایک خط حضرۃ کو سنایا جو کہ انہون نے ایک دیرینہ ہم مکتب کی طرف لکھا تہا۔

سیر

علم خدا | فرمایا کہ خدا کے علم کے ساتھ بشر کا علم مساوی نہین ہو سکتا اس لئے انبیاء سے اجتہاد مین غلطیاں واقع ہوتی رہی ہین اور پھر جب خدا نے اس پر اطلاع دی تو ان کو علم ہوا یہودیون کو مسیح کیونت یہی مغالطہ ہوا انہون نے کہا کہان داوٴد کی بادشاہت قائم ہوئی اور یہی دعوٰی آخر کار رخنہ کا موجب ہوا اگر پیغمبر پر ہر ایک تفصیل کھولدی جاتی تو پھر ہر ایک پیغمبر کو یہ علم ہوتا کہ میرے بعد فلان پیغمبر آویگا اور موسیٰ علیہ السلام کو علم ہوتا کہ میرے بعد آنحضرت صلعم ہونگے حالانکہ ان کا یہی خیال ہوگا کہ آپ بنی اسرائیل سے ہونگے اسیطرح آئندہ کے امور بعض وقت ایک نبی پر منکشف کئے جاتے ہین مگر تفصیلی علم نہین دیا جاتا پھر جب ان کا وہ وقت آتا ہے تو خود بخود حقیقت کھلجاتی ہے ہم کہتے ہین آنحضرت صلعم جو حکم ہو کر آئے تھے تو کیا آپ نے یہود کی کل باتین تسلیم کر لی نہین۔

قبل از عشا

دینی غیرت | ایک مقام کے چند ایک احباب آریون کے ایک ایسے جلسے مین گئے جہان آنحضرت صلعم

اور آپ کی پاک تعلیم پر ناجائز اور فحش سے بھرے ہوئے نامعقول حملہ ہوا ہے اس پر حضرت اقدس نے ناراضگی کا اظہار کیا کہ یہ لوگ ایسی محفلوں میں کیوں جاتے ہیں اور جب ایسے ذکر اذکار شروع ہوں تو کیوں نہیں اٹھکر چلے آتے۔ ہماری رائے میں ہمارے احباب کو یہ طریق اختیار کرنا چاہیے کہ وہ اپنی ہفتہ وار کمیٹی میں ایسی باتوں کی تردید کیا کریں اور بذریعہ اشتہار کے ان تمام لوگوں کو مدعو کیا کریں جو کہ اعتراض کرتے ہیں یہ طریق نہایت امن اور عمدہ تبلیغ حق کا ہے اور غیرت دینی کے بہت اقرب ہے)

ختم نبوۃ اعتراض۔ ایک شخص کی طرف سے یہ سوال پیش ہوا کہ مرزا صاحب اپنی تصنیفات میں کہیں نبوۃ کی نفی کرتے ہیں اور کہیں جواز۔

جواب۔ فرمایا یہ اس کی غلطی ہے ہم اگر نبی کا لفظ اپنے لئے استعمال کرتے ہیں تو ہم ہمیشہ وہ مفہوم لیتے ہیں جو کہ ختم نبوۃ کا مخل نہیں ہے اور جب اس کی نفی کرتے ہیں تو وہ معنے مراد ہوتے ہیں جو ختم نبوۃ کے مخل ہیں۔

نیوگ اور طلاق طلاق پر آریوں کے اعتراض سنکر فرمایا کہ اگر طلاق ایسا امر ہوتا جو کہ کانشنس کے خلاف ہے تو پھر دیگر اقوام بھی اسے بجا نہ لاتیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی بھی ایسی قوم نہیں ہے جو ضرورت کے وقت عورت کو طلاق نہ دیتی ہو لیکن اگر نیوگ بھی ایسا ہی ہے تو آریوں کو چاہیے کہ اپنے قوم کے معزز اور برگزیدہ کئی سو ممبر انتخاب کریں کہ جنکی اولاد نہ ہو اور پھر وہ اپنی عورتوں سے نیوگ کراویں اور شائع کریں کہ فلاں فلاں صاحب اپنی عورت سے نیوگ کرواتے ہیں جب تک وہ یہ نمونہ نہ دکھلاویں تب تک بحث فضول ہے اور جب وہ ایسا کریں تو پھر ہمکو اون پر کچھ افسوس ہوگا ہمارا اعتراض اس وقت تک ہے جب تک وہ اسے عملی طور پر قوم میں نہیں دکھلاتے اسیطرح اگر وہ بالمقابل چاہیں تو ہم اہل اسلام کے روساء اور معزز لوگوں کی ایسی فہرست طیار کردینگے جنہوں نے معقول بات پر اپنی بیویوں کو طلاق دی ہے۔

طلاق ہماری جماعت میں سے ایک صاحب نے اپنی عورت کو طلاق دی۔ عورت کے رشتہ داروں نے حضرت کی خدمت میں شکایت کی کہ بے وجہ اور بے سبب طلاق دی گئی ہے۔ مرد کے بیانوں سے یہ بات پائی گئی کہ اگر اسے کوئی ہی سزا دیجاوے مگر وہ اوس عورت کو بسانے پر ہرگز آمادہ نہیں ہے عورت کے رشتہ داروں نے جو شکایت کی تھی ان کا منشا تھا کہ پھر آبادی ہو اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ عورت مرد کا معاملہ آپسمیں جو ہوتا ہے اس پر دوسرے کو کامل اطلاع نہیں ہوتی بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی فحش عیب عورت میں نہیں ہوتا مگر تاہم مزاجوں کی ناموافقت ہوتی ہے جو کہ باہمی معاشرت کی مخل ہوتی ہے ایسی صورت میں مرد طلاق دیسکتا ہے بعض وقت عورت گو ولی ہو اور بڑی عابدہ اور پرہیزگار اور پاکدامن ہو.... اور اس کو طلاق دینے میں خاوند کو بھی رحم آتا ہو بلکہ وہ روتا بھی ہو مگر پھر بھی چونکہ اس کی طرف سے کراہت ہوتی ہے اسی لئے وہ طلاق دیسکتا ہے مزاجوں کا آپسمیں موافق نہونا یہ بھی ایک شرعی امر ہے اس لئے ہم اب اس میں دخل نہیں دیسکتے جو ہوا سو ہوا مہر کا جو جھگڑا ہو وہ آپس میں فیصلہ کر لیا جاوے۔

۲۷۔ اپریل ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں۔

ضرورت حکم جب مدت دراز گذر جاتی ہے اور غلطیاں پڑ جاتی ہیں تو خدا ایک حکم مقرر کرتا ہے جو ان غلطیوں کی اصلاح کرتا ہے آنحضرت صلعم حضرت مسیح کے چھ سو برس بعد آئے اس وقت ساتویں صدی میں ضرورت پڑی۔ تو کیا اب چودہویں صدی میں بھی ضرورت نہ پڑتی اور پھر جس حال میں کہ ایک ملہم ایک صحیح حدیث کو وضعی اور وضعی کو صحیح بذریعہ الہام کے قرار دیسکتا ہے اور یہ اصول ان لوگوں کا مسلم ہے تو پھر حکم کو کیوں اختیار نہیں ہے ایک حدیث کیا اگر وہ ایک لاکھ حدیث بھی پیش کریں تو ان کی پیش کب چلسکتی ہے۔

ہم نے اونچا کیا تھا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ذکر پر فرمایا کہ انہوں نے لکھا تھا کہ ہم ہی نے اونچا کیا تھا اور ہم ہی اسے نیچا گرادینگے مگر ہم پوچھتے ہیں کہ انہوں نے چڑھانے کے لئے کیا کوشش کی تھی ہمپر تو سوائی خدا کے کسیکا ذرہ بھر بھی احسان نہیں ہاں اب گرانے کے لئے انہوں نے بہت کوشش کی اور جتنی اس نے کی اور کسی نے مطلق نہیں کی مگر خدا کے آگے کس کی پیش چلتی ہے۔

اس کے بعد مولوی صاحب کی شہادت قتل کے مقدمہ میں اور وہاں کرسی وغیرہ مانگنے کا ذکر ہوتا رہا اس پر حضرت نے فرمایا کہ علماء دین کے واسطے ظاہری بلندی چاہنی عیب میں داخل ہے قلوب میں عظمت ڈالنی انسانی ہاتھ کا کام نہیں ہے یہ ایک کشش ہوتی ہے جو کہ خدا کے ارادہ سے ہوتی ہے ہم کیا کررہے ہیں جو ہزارہا آدمی کھنچے چلے آتے ہیں یہ سب خدا کی کشش ہے ان لوگوں کی عقلمندی اور حکمت دانائی ان کے کچھ کام نہ آئی مثنوی میں ایک قصہ لکھا ہے کہ ایک شخص دولتمند تھا مگر بیچارے کی عقل کم تھی وہ کہیں جانے لگا تو اس نے بگدے میں ایک طرف جواہر ڈالے اور وزن کو برابر کرنے کے واسطے ایک طرف اتنی ریت ڈالدی۔ آگے چلتے چلتے اسے ایک شخص دانشمند ملا مگر کپڑے پھٹے ہوئے بھوک کا مارا ...

بے پگڑی ... نہیں اس نے اس کو مشورہ دیا کہ تو نے ان جواہرات کو نصف نصف کیوں نہ دونوں طرف ڈالا اب ناحق جانور کو تکلیف دے رہا ہے اس نے جواب دیا کہ میں تیری عقل نہیں برتتا تیری عقل کے ساتھ نحوست ہے بلکہ میں تجھ بدبخت کا مشورہ بھی قبول نہیں کرتا۔

ادب انسان کو چاہیے کہ جب کہیں جاوے تو سب سے نیچی جگہ اپنے لئے تجویز کرے اگر وہ کسی اور جگہ کے لائق ہوگا تو میزبان خود اسے بلاکر جگہ دیگا اور اس کی عزت کرے گا۔

عوام الناس کی کم فہمی پر فرمایا کہ جن لوگوں کے دلمیں کجی ہے وہ فتنہ انہی کی طرف جاتے ہیں ... جن لوگوں نے حضرت موسے اور عیسی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول نہ کیا انہوں نے آیات بینہ سے فائدہ نہیں اٹھایا حضرت موسی علیہ السلام نے ایک حبشی عورت سے نکاح کیا تو لوگوں نے یہ اعتراض کیا کہ اگر یہ منجانب اللہ ہوتا تو حبشن سے نکاح نکرتا اس ذراسی بات پر ان کے تمام معجزات کو نظر انداز کردیا۔

قبل از عشا

معبر کی رائے کا اثر ایک شخص نے سوال کیا کہ جب خواب بیان کیا جاتا ہے تو یہ بات مشہور ہے کہ سب سے اول جو تعبیر معبر کرے وہی ہوا کرتی ہے اور اسی بنا پر یہ کہا جاتا ہے کہ ہر کس ناکس کے سامنے خواب بیان نہ کرنا چاہیے فرمایا جو خواب مبشر ہے اس کا نتیجہ انذار نہیں ہو سکتا اور جو منذر ہے وہ مبشر نہیں ہو سکتا اس لئے یہ بات غلط ہے کہ اگر مبشر کی تعبیر کوئی معبر منذر کی کرے تو وہ منذر ہوجاویگا اور منذر مبشر ہوجاویگا ہاں یہ بات درست ہے کہ اگر کوئی منذر خواب آوے تو صدقہ خیرات اور دعا سے وہ بلا ٹل جاتی ہے۔

تفاءل کسی کے نام سے بطور ... تفاءل کے فال پر سوال ہوا فرمایا کہ یہ اکثر جگہ صحیح نکلتا ہے آنحضرت صلعم نے بھی تفاءل سے کام لیا ہے۔ ایک دفعہ میں گورداسپور مقدمہ پر جا رہا تھا اور ایک شخص کو سزا ملنی تھی میرے دل میں خیال تھا کہ اسے سزا ہوگی یا نہیں کہ اتنے میں ایک لڑکا ایک بکری کے گلو...

طاعون کے متعلق ایک تازہ الہام

قلنا یا ارض ابلعی مائک ویا سماء اقلعی

اس الہام کے متعلق جہانتک میری رائے ہے وہ یہ ہے کہ یہ عام شہروں اور دیہات کے متعلق نہیں ہے اور نہ اس سے دوام منع ثابت ہوتا ہے غالبًا یہی ہے کہ بعض دیہات اور شہروں میں جنکی نسبت خدا کا ارادہ ہے چند مہینوں تک طاعون بند رہے اور پھر ان پر خداوند قدیر چاہے پھر پھوٹ پڑے اور بکلی بند نہیں ہوگی جبتک وہ

نوٹ: الہام۔ مورخہ ۲۴۔ اپریل ۱۹۰۳ء کی شام کو فرمایا۔ رب انی مظلوم فانتصر۔ مورخہ ۲۹۔ اپریل کو یہ الہام ہوا۔ انا نعرف الارض ننقصها من اطرافها۔

آریہ سماج چھبنا کے سالانہ جلسہ میں ایک احمدی ممبر کے

سوال وجواب

۵ منٹا مباحثہ

میان جمال الدین صاحب نے یہ بھی شرط پیش کی کہ اثنائے گفتگو مین تالی ہرگز نہ بجائی جاوے اس کے بعد پہلا موقعہ سوال کا میان جمال الدین صاحب کو دیا گیا۔

میان جمال الدین صاحب احمدی۔

آریہ صاحبان کا یہ اعتقاد ہے جو پرانو یعنے روح و مادہ انادی وقدیم ہین انکو پرمیشر نے پیدا نہیں کیا یہ بذات خود قائم ہین۔ اسپر اعتراض یہ ہے کہ جبکہ پرمیشر روح اور مادہ کو پیدا نہین کر سکتا اور نہ انکو نیست ونابود کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو وہ پھر سرب شکتی مان نہ رہا کیونکہ سرب شکتی مان اسی کو کہتے ہین جو تمام طاقتین رکھتا ہو جسمین تمام طاقتین نہیں اُسپر سرب کا لفظ عائد نہیں ہو سکتا۔

(۲) یہ کہ اس سے آریون کا پرمیشر محتاج بھی ثابت ہوا کیونکہ اگر اُس کو روح و مادہ نہ ملتے تو خلقت کہان سے پیدا کرتا آپ تو کچھ پیدا نہ کر سکا آخر چپ چاپ ہی بیٹھا رہتا۔

(۳) محدود بھی ثابت ہوا وہ اس طرح کہ خدا بھی ازلی وابدی اور ارواح اور مادہ بھی ازلی وابدی چیزین ہین پس جس مکان اور زمان میں روح اور مادہ کا تعلق اور ٹھہراؤ ہے خدا کا اس جگہ تعلق نہیں ہو سکتا جیسکہ ایک شخص اپنے نصف گاؤں کا مالک ہے اور دوسرے نصف کے اس کے شرکا مالک ہین اگرچہ ایک اپنی طاقتونمین کمزور اور دوسرا اپنی طاقت اور مرتبہ اور حکومت مین طاقتور ہوتا ہم بھی نہ عقلاً نہ رواجاً نہ قانوناً کمزور کی ملکیت مین طاقتور کا دخل ہو سکتا ہے ویسے ہی خدا تعالےٰ کا ارواح اور مادہ کے ازلی ابدی ہونے کے باعث اُنکی مکان وزمان میں لگاؤ نہیں ہو سکتا اسی طرح اُس کی حد بست قائم ہو گئی یعنی وہ محدود ہو گیا اور لامحدود نہ رہا۔

پنڈت بخشی رام صاحب

بیشک روح اور مادہ ازلی وابدی یعنے خود بخود ہین اور خدا بھی ازلی وابدی ہے اس کی ایسی مثال ہے جیسے راجہ اور پرجہ کہ اگر پرجہ ہے تو راجہ بھی ہے اگر راجہ ہو اور پرجہ نہ ہو تو بھی کام ٹھیک نہین ہے اگر پرجہ ہو اور راجہ نہ ہو تو بھی ٹھیک نہین ہے اگر بہ فرض محال ایسا ہی مانا جائے کوئی وقت یا زمانہ ایسا ہو کہ روح اور مادہ نہیں تھا تو اسوقت خدا کیا کرتا تھا کیا خالق تھا اور رازق تھا اور رحمان تھا اور کیا رحیم تھا وہ ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا۔

اور یہ جو کہا گیا کہ وہ سرب شکتی مان نہیں رہا۔ اگر ایسا ہی مانا جاوے تو پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ خدا مین شرارت بھی ہے یا وہ ہلاک نہین ہو سکتا ہے اگر وہ ہلاک نہ ہو سکے تو پھر وہ سرب شکتی مان نہ رہا جیسا کہ اس میں ہلاکت اور شرارت کی قوت نہیں ویسا ہی اس مین پیدا کرنے کی طاقت نہین یعنی جیسے ان دو قوتون کے نہونے سے سکتی مان ہے ویسا ہی اس قوت کے نہونے سے شکتی مان ہے۔

میان جمال الدین صاحب احمدی

پنڈت صاحب فرماتے ہین کہ خدا بھی ازلی وابدی اور روح اور مادہ ازلی وابدی ہے پر تو آریہ سماج پر ایک اور بھی اعتراض پڑ گیا ہے وہ یہ کہ ان کا دعوے ہے کہ ہم نے ہندؤں کی بت پرستی سے بیزار ہو کر توحید کو قائم کیا ہے میرے خیال مین تو یہ ان سے بھی بدتر ہو گئے ہین کیونکہ انہون نے تو اپنے بزرگ مہاتماؤں کی شکل پر بت بنا لئے ہین کہ خدا ان مین ظہور کرتا ہے اور آریون نے تو ایک ذرہ ذرہ کو خدا کی ذات کے ساتھ شریک کر دیا بلکہ چوڑھی اور چمار کی روح اور ذرات جسم کو بھی پرمیشر کی قدامت کے ساتھ قدیم کر دیا ہے اور یہ جو راجہ اور پرجہ کی مثال بیان کی ہے اگر اس طرح ہی مانا جاوے تو ہمکو یقینی پتہ ہے کہ قریباً دو ڈھائی سال کا عرصہ ہوا ہوگا جب ہندوستان مین مسلمان بادشاہ تھے اور تمام رعایا ان کے تابع تھی اور ان کے بعد پرجہ نے اتفاق کر کے ان کی بادشاہی کو رد کیا۔

ایک طاعون زدہ کی نجات

موضع آدوران ضلع گوجرانوالہ مین ایک ہماری احمدی بہن کو سخت طاعون ہوا اُس حال مین ایک بڑی اونچی آواز سے جہان تک ہو سکتا تھا وہ کہتی تھی

سبحان ساتھ رلائیں ذی بالکا سبحان ساتھ رلائیں اور کبھی بربیزر رہی اس کی یہ آواز ہوتی **مرزا صاحب سچے مرزا صاحب سچے** اور اسی عالم بیہوشی مین اس نے بہت سے اسرار دیکھے اور اپنے بھائی سے کہا کہ اُن کو حضرت تک پہونچا دیا جاوے اس نے دیکھا کہ ایک نہایت خوبصورت ہاتھ تھا اور وہ خدا تعالےٰ کا ہاتھ تھا جو کہ میری گردن مین پڑا ہوا تھا اس ہاتھ نے مجھے چار گھاٹیاں دکھلائین اور کہا کہ دیکھ یہ گھاٹیاں ہین پھر بڑے خوبصورت لڑکے دکھلائی دینے لگے ایک لڑکے کے ہاتھ مین ایک گلاب کا بڑا خوبصورت پھول پکڑا ہوا تھا جو وہ مجھے دکھلا رہا تھا پھر ہماری اس طاعون زدہ بہن نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا کہ آندھیاں بڑی سخت چلینگی اور بہت لوگ طاعون سے مرینگے اور مین تجھے لوہے کی مانند کر دونگا اور جب آندھی آوے تو تو اپنے بال بچون کو لیکر اندر بیٹھ جانا اور کوئی خطرہ دل مین مت لانا اور تو لوگون کے ساتھ کلام کرنا بند کر دے اور وہ کہتی ہے جب مین بیمار تھی تو جو حضور کا مرید خالص تھا وہ تو مجھے اچھا معلوم ہوتا تھا اور جو مرید نہ تھا اس سے بدبو آتی تھی پھر وہ کہتی ہے کہ خدا تعالےٰ نے مجھے کہا ہے کہ قادیان سے تجھے حکم آویگا اور تو اس کے مطابق کرنا۔ پھر اس نے دیکھا کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادہ (عبدالحی) اس موضع مین تشریف لائے ہین اس نے اپنے خاوند کو کہا کہ ان کو کیون تکلیف دی ان کو بڑی خاطر داری سے رخصت کر دو۔ یہ ہماری بہن طاعون سے بالکل شفایاب ہو گئی ہے اور اس کے ساتھ ہی ایک دو مستورات اور بھی مبتلا ہے طاعون تھیں ان مین سے ایک تو فوت ہو گئی اور باقی کی خبر نہیں۔

علاقہ گوجرانوالہ سے اس مضمون کے بہت سے خط آرہے ہین کہ اے خدا کے مسیح واسطہ خدا کے ہمیں طاعون سے بچا اور ہماری صحت اور زندگی کیلئے خدا سے دعا کر آج کل قادیان مین خاص التزام کے ساتھ نماز دینی طاعون سے نجات کیواسطہ دعا کیجاتی ہے اس لئے ہر ایک مقام کی جماعت کو چاہیے کہ اپنے اور اپنے دوسرے بھائیوں اور بہنوں کیواسطے بھی دعا کریں کہ خدا ہر جگہ انکو اس مرض سے محفوظ رکھے۔

اخبار عام لاہور۔ مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۰۳ء

مین ناظرین اخبار عام سے بدین وجہ کہ اُن کے دو عزیز بھائی جنپر کارخانہ کی انتظامی حالت کا مدار ہے دریز داڑکیان طاعون مین مبتلا ہین۔ ان الفاظ مین دعا کی درخواست کی گئی ہے کہ خداوند عالم کیطرف سے سخت امتحان کا موقعہ ہے اور ہم اپنے بے شمار مہربانون کی جناب مین دست بستہ عرض کرتے ہین کہ ہم گنہ گار بندون کے حق مین دعا کرین اور پھر آگے لکھا ہے کہ ہمکو پورا بھروسہ اور پختہ اعتبار اپنے پروردگار سے ہے کہ وہ دیالو پربھو ضرور اپنی رحمت اور پردہ پوشی کی تعریف کے لحاظ سے ناکہ ہماری اعمال کیوجہ سے ہمکو اس مصیبت سے نجات دیگا اور ملکی خدمت کے فرائض پر بدستور قائم رکھیگا اس لئے ہم بھی تہ دل سے ان کی عزیزون کے لئے دعا کرتے ہین اور ان سے خاص ہمدردی + بہ این وجہ رکھتے ہین کہ اخبار عام کا ہمیشہ سے یہ شیوہ رہا ہے کہ بزرگان دین کے حق میں ہمیشہ ادب کو ملحوظ رکھا جاوے۔ خدا تعالیٰ ان کے عزیزون کو اس مرض سے نجات دے اور ہم اپنے ناظرین سے بھی التماس کرتے ہین کہ وہ ان کیلئے دعا کرین۔

گورداسپور مین حکیم فضل دین صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب نے جو دعوے فوجداری . . . . مولوی کرم دین صاحب پر کئے تھے اور عدالت گورداسپور سے ان مقدمات کو جہلم مین تبدیل کرانے کی جو درخواست مولوی کرم دین صاحب نے چیف کورٹ مین دی تھی وہ نامنظور ہوئی ہے اور چیف کورٹ نے فیصلہ احمدی صاحبان کے حق مین دیا ہے . . .

اُس کی تائید مین منشی نواب خانصاحب تحصیلدار گجرات اور نیز منشی ہدایت اللہ صاحب پشاوری خط لکھتے ہین۔

کے بارے مین امرتسر - اور لاہور اور حیدرآباد دکن سے تائیدی مشورے آئے ہین اس لئے دیگر احباب سے گذارش ہے کہ وہ بھی اپنے قیمتی مشورون سے جلد اطلاع دیوین۔

برادران - آجتک مختلف نمبرون مین آپ پران مالی مشکلات کا اظہار کیا گیا ہے جو کہ البدر کی اشاعت مین حارج ہوئے ہین اور حساب کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ ابھی تک پونے چار سو روپیہ کے قریب ہمارے احباب کیطرف بقایا ہے چونکہ اخبار کے اجرا کا مدار بہت کچھ اس پر ہے کہ قیمتیں وصول ہون اس لئے ہر ایک بقایا دار بھائی کو چاہیے کہ جلدی اپنے حساب بیباق کرین اور اس بات سے کبھی بھی غافل نہ ہون کہ البدر کی مستقل اشاعت ہمنے خدا کے فضل سے توفیق پاکر ایک ہزار کرنی ہے اس وقت ۵۳۰ اشاعت ہے۔

ہمارے احباب مین سے منشی احمدین صاحب عرائض نویس درجہ اول گوجرانوالہ جنہون نے پانصد خریدار ہم پہونچانیکا ترمہ اپنے ذمہ لیا ہے۔ اور حافظ غلام رسول صاحب سوداگر وزیرآباد خصوصیت سے شکریہ کے قابل ہیں جو کہ بڑی سرگرمی سے کوئی نہ کوئی خریدار بھیجتے رہتے ہین۔

کے کچھ مختلف نمبر ہمارے پاس موجود ہین جو اصحاب اپنے فائلون کو پورا کرنا چاہیں وہ خرید سکتے ہین۔ فی نمبر قیمت ۱۰ / ہے مگر نمبر سات بالکل نہیں ہے

لارڈ کانہ - یہ امر بالکل سچ ہے کہ امسال حاجیوں کو بہت تکلیف ہوئی ہے ایک احمدی صاحب بھی ملک کشمیر سے حج کو گئے تھے وہ حج کر کے اب الیس آئے تھے تو بیان کرتے تھے کہ قریب ایک صد کے آدمیون کی جان گئی ہے اور وہان کے عمالون نے اخراجات سفر وصول کرنے مین ظالمانہ طریق رکھا جس سے حاجیون کو سخت مشکلات پیش آئے دیدہ دانستہ خطرہ مین جان کو ڈالنا اچھا نہیں ہے خدا تعالےٰ فرماتا ہے **من استطاع الیہ سبیلا** اس امن کو دیکھ لینا ضروری ہے۔

گذشتہ نمبر مین جو مضمون ڈائری اس کی اشاعت اور ترتیب پر ہمنے دیا ہے اوسے ہمنے صرف رفع مغالطہ کیواسطے لکھا تھا لیکن ہمارے محسن اور مربی حکیم نورالدین صاحب نے اس پر ۲۴ کی شام کو ایک ریمارک پاس کیا ہے جس نے ہمین بہت پشیمان کیا اور جس کے ذریعہ سے ایک حجاب ظلمت کا قلب سے اٹھتا ہوا محسوس ہوا۔ آپنے فرمایا کہ مجھے یہ مضمون پڑھ کر افسوس ہوا کہ ابھی جماعت ہی کیا ہے اور اس جماعت کے اخبار ہی کیا ہین صرف دو اخبار نکلتے ہین اور وہ بھی آپس مین نوک جھونک کرتے ہین - مین نے معذرت کی کہ میرا جواب دفاعی ہے تو فرمایا کہ اگر نہ لکھتے اور صبر سے کام لیتے تو کیا حرج تھا اور ہمنے تو صرف البدر کا ہی مضمون پڑھا ہے بہرحال اس نصیحت مین ایک نکتہ معرفت اور توکل کا سبق اور اسباب پرستی سے اجتناب کی تعلیم ہے لہذا مین آئندہ آپس مین ایسی تحریر کرنے سے توبہ کرتا ہون -

---

ازدواالمیال **شبکوری** - اگر بباعث گرمی کے ہو تو تخم خیارین - تخم خرفہ - تخم کاہو

۳ ماشہ ۳ ماشہ ۳ ماشہ

صبح شام گھوٹکر پیوین اور دیسی روشنائی سیاہ آنکھ مین لگاوین اگر سردی سے ہو تو المسار - فلفل دراز کو سرمہ سا باریک کر کے دکھاوین اور کلیجی یعنے جگر کو آگ پر رکھ کر جو اس کا پانی نچڑے اُسے آنکھ مین ڈالین۔

ازامرتسر - شکایت - دماغ بند ہے خوشبو بدبو کا احساس نہیں ہوتا - مادہ ناک کے اندر جمع ہو کر خشک ہو جاتا ہے -

اکثر دفعہ علاج سے فائدہ نہیں ہوتا اور سالہا سال گذر جاتے ہین باعث یہ ہوتا ہے کہ ناک کے اندر مسّہ وغیرہ پیدا ہو کر مادہ کو اخراج سے روکتے ہیں، اور دماغ خوشبو بدبو کا احساس نہیں کرتا اس لئے غور سے دیکھین کہ ناک مین مسّہ تو نہیں ہے اگر ہو تو کٹوا دیا جاوے اور دوبارہ حال سے اطلاع دیجاوے

ازلائلپور - کالی کھانسی - ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خانصاحب کا مجرب نسخہ اس مسئلہ واسطے یہ ہے

پوٹاسی آئوڈائڈ - پوٹاسی برومائڈ - ٹنکچر بلاڈونا

۵ گرین ۴ گرین ۵ بوند

ٹنکچر لوبیلیا - سپرٹ کلوروفارم - گلسرین

۱۰ بوند - ۱۰ بوند - ۱.۱ اونس

۳ سال کے بچہ کو ۳ گھنٹہ بعد ایک ایک ڈرام دیجاوے اگر دو تین روز مین اس سے آفاقہ نہ ہو تو لائکو ارسینی کیلس ایک انگریزی عرق ہے وہ ایک ایک بوند ایک ڈرام پانی مین ملاکر بعد غذا کے دو۔

نظم

ہمارے رب کو حاصل ہے ہر اک نقص سے رہائی
نہیں ثانی کوئی اس کا عبث ہو ہمسری ہائے

نہ باوا ہے نہ بیٹا ہے نہ اس کا کوئی ہمسر ہے
یہی تعریف سچی اسکی ہے قرآن مین آئی

مگر ہان اسکو اپنے خاص بندہ سے تعلق ہے
کہ جیسی اپنے بچہ سے محبت کرتی ہے مائی

جہان میں اب خدا نے ایک بندہ کو کیا نازل
شہادت جسکی حق مین چاند اور سورج سے ہے

مگر جو دل کے اندھے ہین نہیں پہچانتے اسکو
نہ سنتے ہین وہ بہرے گو ملائک کی صدائی

نہیں ثانی کوئی اس بندہ حق کا جہان مین اب
خدا جانے کہ کس کے منتظر ہیں تم بھائی

یہ عیسیٰ ہے یہ مہدی ہے کرو اگر زیارت
کرو تم شکر کے سجدے یہ نعمت ہمکو ہاتھ آئی

ترستے مر گئے اسکی زیارت کے لئے اکثر
خدا کا فضل ہے تمپر یہ صورت تمکو دکھلائی

بحسب وعدہ دنیا مین خدا نے اس کو بھیجا ہے
مخالف پارٹی زوروں پر ہے لیکن خطا کھائی

صدی کے سر پہ آیا ہے نشان ہمراہ لایا ہے
نہین جو مانتے اسکو وہ ملانے مین سودائی

بڑے گنتی ہین جو اسکو نہین سمجھے وہ بڑے آخر
جو دہر سو اسکو کرتے ہین ملینگی انکو رسوائی

کرو پچھلے رسولوں کے صحیفوں پر نظر یارو
کہ کیونکر رسولوں کے منکروں نے ہے سزا پائی

تبہ ہوتے چلے آئے ہمیشہ منکران حق
تبہ کاروں پہ آخر کو تباہی بے شبہ آئی

ذرا سوچو ذرا سمجھو پڑھو قرآن کو دل سے
گرو گے قعر دوزخ مین جو ہو کر تمنے کہائی

تباہ پہلے ہوئے مسیح سے یہودی سرکشی کر کے
نصاریٰ کی بھی کمبختی تمہارے مدد پر آئے

سزا کا اب تمہارا وقت آیا ہے ذرا سنبھلو
ڈرو اللہ سے طاعون اب نزدیک سے آئے

تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ وہ دن آنیوالا ہے
پھریگی نفسی نفسی کسکو کل مخلوق گھبرائی

مسلمانو کرو غیرت دیکھو حق سے شرماؤ
خودی کر کے نہ تم لوگو بنو شیطان کے بھائی

رسول حق بلاتا ہے تم آؤ اس کی جانب
وہ گواہ صدق ہے یارو غلط کہتا نہیں رائی

بنائی نوح نے کشتی تم آکر اسمین بیٹھو
امان طوفان سے پاؤ کہ جیسے ہمنے ہے پائی

تمسخر مین اگر تمنے نبی کی بات کو ٹالا
تو وہ طوفان کی ساعت ابھی آئی ابھی آئی

دلونکو صاف کر کے اپنے حق سے یہ دعا مانگو
الٰہی فضل کر دے تاکہ مشکل ہمکو پیش آئی

خدا کے روبرو تم عاجزی سے گر پڑو لوگو
کرو توبہ کھڑی ہے سر پہ آفت اور رسوائی

ہماری قوم مردہ تھی خدا نے زندگی بخشی
خدا نے ہمکو دکھلائی مسیحائی مسیحائی

جو موسیٰ کیلئے عیسیٰ وہ پھر کشمیر مین مدفون
خدا جسکو بناتے ہین یہ یارو دلمین عیسائی

تحفہ کا یہ علیہ ہے یہ ہوا ہم پر جواب نازل
خلاصی جسکی باعث ہمنے یہ دجال سے پائی

لڑ ہی جاتے کوئی اس سے بلا شک رائیگان
مقابل اس کے وہ آئے اجل جسکی آ بنے

ادھر آؤ ادھر آؤ سنو آواز مہدی کی
تغافل چھوڑ دو بھائی تغافل چھوڑ دو بھائی

کرم کرنا الٰہی امت احمد پہ تو اپنا
ہمین تو بخش بینائی ہمین تو بخش شنوائی

بنا لے ہمکو تو اپنا بنا لے ہمکو تو اپنا
بنا ہے ہمکو تو ربی بناوے ہمکو مولائی

ہمین ایمان پر قائم کر ہمین او بے نیاز ہم
ہمین عاشق بنا اپنا ہمین کر اپنا شیدائی

بچا طوفان سے ہمکو جہاں شیطان سے ہمکو
دکھا اعدا کو نیچا غش ہمکو سب پہ بالائی

خدا کے پاک نشانوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونے والوں کی فہرست

نمبر شمار	نام	مقام	نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
			۳۵	میاں محمد عمر خان صاحب بستی علی خاں		۷۱	چوہدری جیوا صاحب	مانگا	۱۰۷	میاں وانگو صاحب	
			۳۶	ریاست پٹیالہ		۷۲	میاں بڈھا صاحب ہیڈ پولیس		۱۰۸	میاں راجو صاحب	
۱	محمد نور صاحب	دیخیں	۳۷	میاں الہ دیا صیقل گر (ریاست)	پٹیالہ	۷۳	بٹالین ایربرہا		۱۰۹	میاں فضلدین صاحب	امرتسر
۲	میاں غلام رسول صاحب	//	۳۸	مولوی محمد نادر خان صاحب ہیڈ		۷۴	میاں پیر بخش صاحب جہلم	جہلم	۱۱۰	رحمت علی منیزدار (تلونڈی)	لدھیانہ
۳	میاں محمد ایوب صاحب	//	۳۹	ماسٹر مدرسہ	چندوی	۷۵	میاں میر محمد صاحب		۱۱۱	محمد حسین صاحب مدرس ریاضی	
۴	میاں داؤد صاحب	//	۴۰	مساۃ راجین زوجہ چوہڑ (قلعہ)	[illegible]	۷۶	میاں نور احمد صاحب		۱۱۲	گورنمنٹ سکول شہر انبالہ	
۵	میاں فیض اللہ صاحب	//	۴۱	میاں کرم علی صاحب //	//	۷۷	اہلیہ میاں محمد بخش صاحب		۱۱۳	محمود حسن پسر محمد حسن	
۶	میاں عبد الرحمان صاحب	//	۴۲	میاں شیخ نکھو صاحب (ہنوٹا)	پٹیالہ	۷۸	اہلیہ نوٹا صاحب		۱۱۴	احمد حسن //	
۷	میاں محمد کریم صاحب	//	۴۳	میاں عبد الوہاب صاحب //	//	۷۹	اہلیہ اسمعیل صاحب		۱۱۵	چوہدری سلطان عمر خان	ہوشیار
۸	میاں محمود صاحب	//	۴۴	میاں برکت علی صاحب (سلطانپور)	کپورتھلہ	۸۰	اہلیہ ولی محمد صاحب		۱۱۶	میاں علی بخش صاحب (کھارا)	گورداسپور
۹	میاں فیض محمد صاحب	//	۴۵	میاں محمد حسین صاحب //	//	۸۱	میاں غلام رسول صاحب		۱۱۷	میاں احمد صاحب (نواں پنڈ)	//
۱۰	مساۃ شان بی بی صاحبہ	//	۴۶	میاں عبد الرحمن (کوٹلی لوہاں)	سیالکوٹ	۸۲	عالمہ بی بی بنت میاں رحیم بخش		۱۱۸	میاں عبد اللہ صاحب	
۱۱	مساۃ آمنہ بی بی صاحبہ	//	۴۷	میاں ابراہیم صاحب کشمیری //	//	۸۳	دولت بی بی //		۱۱۹	میاں شہاب الدین صاحب	//
۱۲	میاں عبد الحی صاحب	//	۴۸	میاں انعام اللہ صاحب (قلعہ دیدار سنگھ)	گوجرانوالہ	۸۴	الہ دین طالب علم موکریاں خورد	سیالکوٹ	۱۲۰	میاں بڈا صاحب (ننگل)	//
۱۳	میاں اسحق صاحب	//	۴۹	منشی الہ دتا صاحب مدرس //	//	۸۵	مساۃ دولان اہلیہ غلام محی الدین	لاہور	۱۲۱	میاں کالو صاحب (نواں پنڈ)	//
۱۴	میاں اسمعیل صاحب	//	۵۰	میاں مرتضی صاحب //	//	۸۶	مساۃ عظمت بیوہ امیر علی (ناطہ)	منٹگمری	۱۲۲	میاں تہبا صاحب	
۱۵	میاں سلیمان صاحب	//	۵۱	اہلیہ // //	//	۸۷	مساۃ ولایت بنت امیر علی	//	۱۲۳	میاں عصمت اللہ صاحب	قادرآباد
۱۶	میاں محمد کریم صاحب	//	۵۲	میاں محمد عالم صاحب //	//	۸۸	میاں احمد علی صاحب //	//	۱۲۴	میاں روڈا صاحب	//
۱۷	میاں محمد شان صاحب	//	۵۳	میاں محمد فاضل صاحب //	//	۸۹	میاں محمد علی صاحب //	//	۱۲۵	میاں چراغ صاحب	نواں پنڈ
۱۸	میاں ہارون صاحب	//	۵۴	میاں راجہ صاحب //	//	۹۰	میاں کرم الدین صاحب	چونیاں	۱۲۶	خیر الدین صاحب	
۱۹	میاں یونس صاحب	//	۵۵	مساۃ فاطمہ صاحبہ //	//	۹۱	مساۃ نوران اہلیہ کرم الدین	//	۱۲۷	میاں فضل نادر صاحب	فیض اللہ چک
۲۰	میاں رحمت اللہ صاحب	//	۵۶	مساۃ حسین بی بی صاحبہ //	//	۹۲	مساۃ احیائی بی بی بنت کرم الدین	//	۱۲۸	فرزند علی صاحب	
۲۱	میاں آدم صاحب	//	۵۷	میاں حبیب الرحمن صاحب //	//	۹۳	مریم //	//	۱۲۹	میاں نور محمد صاحب	
۲۲	میاں اسحق صاحب	/	۵۸	قاضی عبد الخالق صاحب ڈپٹی		۹۴	نورائی //	//	۱۳۰	زوجہ نور محمد صاحب	
۲۳	میاں علم خان صاحب	//	۵۹	انسپکٹر اصل باشندہ پشاور حال		۹۵	نورائن //	//	۱۳۱	میاں حاکم علی صاحب	
۲۴	میاں سراج الدین صاحب	//	۶۰	سنجاوری (کوٹ بلوچستان)		۹۶	گل محمد //	//	۱۳۲	زوجہ حاکم علی صاحب	
۲۵	میاں عبد الغفور صاحب	//	۶۱	میاں حافظ امیر خان (بازار موہیاں)	راولپنڈی	۹۷	دل محمد //	//	۱۳۳	مساۃ فضل بی بی	
۲۶	میاں ابوبکر صدیق صاحب	//	۶۲	میاں سلطان محمد //	//	۹۸	میاں ابراہیم صاحب	//	۱۳۴	دختر حاکم علی صاحب	
۲۷	میاں الیاس صاحب	//	۶۳	مساۃ کرم النسا زوجہ نبی بخش صاحب		۹۹	مساۃ بیگم اہلیہ ابراہیم صاحب	//	۱۳۵	عصمت دختر //	
۲۸	میاں محمد ابراہیم صاحب	//	۶۴	سررشتہ دار (ضلع لاہور) چوک	(متی)	۱۰۰	میاں محمد صدیق	//	۱۳۶	میاں برکت صاحب	
۲۹	میاں صالح صاحب	//	۶۵	میاں فضلدین (ملٹری ورکس)	راولپنڈی	۱۰۱	مساۃ حسن بی بی صاحبہ	//	۱۳۷	میاں ابراہیم (کالکووال)	
۳۰	میاں زکریا صاحب	//	۶۶	میاں جان محمد (تحصیل اجنالہ)	امرتسر	۱۰۲	// فاطمہ بی بی صاحبہ	//	۱۳۸	زوجہ رقیہ صاحبہ //	
۳۱	میاں نیک محمد صاحب	//	۶۷	میاں بوٹا صاحب		۱۰۳	چوہدری بوٹا نومسلم (اچھین)	//	۱۳۹	سکینہ صاحبہ //	
۳۲	میاں صدرالدین صاحب	//	۶۸	میاں محمد بخش صاحب		۱۰۴	مساۃ جیوان زوجہ بوٹا		۱۴۰	خدیجہ //	
۳۳	میاں عبد الکریم صاحب	//	۶۹	میاں اسمعیل صاحب		۱۰۵	میاں بوڑا صاحب		۱۴۱	میاں کریم بخش صاحب	
۳۴	میاں بلنداچوکیدار	مانگا	۷۰	میاں دل محمد صاحب		۱۰۶	رمضان صاحب		۱۴۲	زوجہ کریم بخش صاحب	

انوار الاسلام پریس قادیان دارالامان باہتمام منشی محمد افضل کے چھپکر شائع ہوا

نمبر ۱۶ | قادیان دارالامان - ۸ مئی ۱۹۰۳ء مطابق ۱۰ صفر ۱۳۲۱ ہجری بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

۲۸ - اپریل ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس نے پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیں سیر آج ملتوی رہی قبل از عشا مجلس میں کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہیں ۔

مہندی اور وسمہ مہندی اور وسمہ کی نسبت ذکر ہوا حضور نے فرمایا کہ اکثر اکابر اس طرف گئے ہیں کہ وسمہ نہ لگانا چاہیئے ۔ یا مہندی لگائی جاوے یا وسمہ اور مہندی ملا کر ۔

۲۹ اپریل ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں سیر آج بھی ملتوی رہی ۔

قبل از عشا

زندگی اور دولت ایک شخص کی نئی ایجاد پر ذکر آیا کہ اس کی ایجاد بہت مقبول ہوئی ہے اور اس کے ذریعے سے وہ لاکھ ہا روپیہ اب کماوے گا فرمایا کہ دنیا چند روزہ ہے لوگ سمجھتے ہیں کہ دولت آوے گی اور ان کی نظر یہاں تک ہی محدود رہتی ہے لیکن اگر زندگی نہ ہوئی تو کیا فائدہ لوگوں کا دستور ہے کہ ہر ایک پہلو پر نظر نہیں ڈالتے ❋

ہمارے امریکن احمدی کے کچھ سوانح مسٹر اندرسن جن کا ذکر خیر اور اس جماعت میں شمولیت پر ہم البدر صفحہ ۱۱۲ میں لکھ چکے ہیں ان کا ایک خط ہمارے مکرم اور معظم دوست مفتی محمد صادق صاحب کے پاس آیا تھا وہ انہوں نے حضرت اقدس کو سنایا جس کا ترجمہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں مفتی صاحب کی خط و کتابت کے عنوان میں بسم اللہ کا ترجمہ لکھا ہوا دیکھ کر اب ہمارے امریکن دوست نے بھی بسم اللہ لکھنی شروع کر دی ۔

نیو یارک ۳۰ مارچ ۱۹۰۳ء

ڈیر سر

خدا کے نام سے شروع جو کہ بہت مہربان ہے

مجھے آپ کا ۲۸ تاریخ کا خط ملا اور میرا خیال ہے کہ اس وقت تک میرا پہلا جواب آپ تک پہنچا ہوگا جو استفسار آپ نے کئے ہیں میں حتی الوسع ان کے جوابات دیتا ہوں ❋

میں علاقہ روس کی ایک سرزمین نامی فنلنڈ میں پیدا ہوا تھا لیکن میرے آبا و اجداد روس کی جنوب مشرق کی طرف سے آئے تھے اور وہ بوبیر جماعت سے تعلق رکھتے تھے بوبیر لفظ کے وہی معنے ہیں جو کہ تاتاری زبان میں بہادر لفظ کے معنے ہیں اور ممکن ہے کہ ان کی رگوں میں تاتاری یا اسلامی خون کا کچھ حصہ بھی ہو ہمارے خاندان کا ایک حصہ جو کہ روس کے شمال اور فنلنڈ میں رہتا ہے وہ روسی گرجا اور لوتھر کے گرجا سے تعلق رکھتا ہے اور یہی مذہب کثرت سے فنلنڈ میں رائج ہیں ❋

اور میں کب سے مسلمان ہوں اس کا جواب یہ ہے کہ میرے پیارے دوست مسٹر محبوب صاحب نے تو مسلمانوں کے رجسٹر میں مقام قسطنطنیہ پر میرا نام نومبر ۱۹۰۱ء میں درج کیا تھا لیکن اس سے تین سال پیشتر ہی میرا خیال تھا کہ میں بعض اہل اسلام سے خواہ قسطنطنیہ میں خواہ کاذلق میں خواہ روس میں اپنے سچے دین اسلام کی قبولیت کے اظہار کی خط و کتابت کروں گا اور بڑی راستی سے کہہ سکتا ہوں کہ در اصل گذشتہ سات آٹھ سال یعنی ۱۸۹۶ء سے میں مسلمان ہوں میری عمر نومبر ۱۹۰۳ء میں ۳۳ سال کی ہوگی اور میرا پیشہ ایک کیمسٹ (یعنی دوائی گر) کا ہے اگرچہ میں مرکب ادویہ کو مفردات میں لانے کا کام کرتا ہوں مگر مفردات کو مرکب بنانے کی بھی مجھکو مشق ہے

زبان دانی کے لحاظ سے میں انگریزی فرانسیسی سوئڈش ۔ ڈینش ۔ جرمن ۔ روسی اور نوسوجین زبان سے بخوبی واقف ہوں اور تارنس کی زبان سے بھی کچھ واقفیت رکھتا ہوں ۔ لیکن ابھی تک میں نے عربی زبان کا مطالعہ بالکل نہیں کیا ہے ۔ ان دنوں میں میں بیمار رہا ہوں اور ڈاکٹر نے مجھے زیادہ نوشت و خواند سے منع کیا ہے لیکن جونہی کہ میری صحت ترقی پکڑتی ہے میں ضرور عربی پڑھوں گا اور پھر قرآن کی تلاوت بھی عربی ہی میں کیا کروں گا اب میرے پاس قرآن کے انگریزی تراجم ہیں جنکو میں مطالعہ کیا کرتا ہوں ۔

میری تعلیم کا یہ حال ہے کہ میں مقام سویڈن میں ۷ سال کی عمر میں مدرسہ جاتا تھا اور یہاں میرے والدین نقل مکانی کر کے آ گئے تھے اور میں نے کینیڈا کے ایک کالج میں ۱۵ سال کی عمر میں تعلیم پائی ہے اور خود نیو یارک کے

کالج میں بھی کچھ عرصہ جاتا رہا ہوں ۲۰ سال سے مجکو امریکہ میں رہنے کا اتفاق ہے اور باقی ۷ سال میرے سویڈن ڈنمارک اور فنلنڈ وغیرہ ممالک میں گذرے ہیں ٭

میرے نام کی نسبت جو آپ کی بڑی آرزو ہے کہ میں کوئی اسلامی نام اختیار کروں شاید اس سے آپ کا یہ مطلب ہے کہ میں اپنے نام کے ما قبل ایک حصہ نام کا ایزاد کروں سو واضح ہو کہ میں وہ حصہ اپنے نام کے ساتھ (احمد حسن) نام کا ایزاد کرتا ہوں لیکن تاہم اس امر کا خیال رہے کہ خط وکتابت میں نام کو بہت طول دیکر نہ لکھا جاوے کیونکہ امریکہ میں اس کو پسند نہیں کرتے اور اس لئے مناسب امر ہوگا کہ آئندہ آپ حسن ایف ایل اندرسن کے نام سے مجھے مخاطب کیا کریں۔

اب میں خط کو ختم کرتا ہوں اور بڑی آرزو ہے کہ آپکی صحت کامل اور ترقی درجات ہو اور مجھے دوسرے اور نئے دلچسپ حالات سے اطلاع دیویں ٭

۳۰۔ اپریل ۱۹۰۳ء

آج مغرب اور عشا کی نمازوں میں حضرت اقدس بوجہ علالت طبع شریک ہو سکے باقی کل نمازیں آپنے باجماعت ادا کیں ٭

سیر

الہام | فرمایا کہ مجھے الہام ہوا مگر اس کا آخری حصہ یاد ہے دوسرے الفاظ یاد نہیں رہے جو الفاظ یاد ہیں وہ یہ ہیں "فِیْهِ خَیْرٌ وَّبَرَکَةٌ" اس کا ترجمہ بھی بتلایا گیا۔ اس میں تمام دنیا کی بھلائی ہے ٭

حج پر اعتراض اور جواب | مخالفوں کے اس اعتراض پر کہ حضرت مرزا صاحب حج کیوں نہیں کرتے فرمایا کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ جو خدمت خدا نے اول رکھی ہے اس کو پس انداز کر کے دوسرا کام شروع کر دیوے یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ عام لوگوں کی خدمات کی طرح ملہمین کی عادت کام کرنے کی نہیں ہوتی وہ خدا کی ہدایت اور راہ نمائی سے ہر ایک امر کو بجا لاتے ہیں اگرچہ شرعی تمام احکام پر عمل کرتے ہیں مگر ہر ایک حکم کی تقدیم و تاخیر الہی ارادہ سے کرتے ہیں اب اگر ہم حج کو چلے جاویں تو گویا اس خدا کے حکم کی مخالفت کرنیوالے ٹھہریں گے اور مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا کے بارے میں کتاب حجج الکرامہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر نماز کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو حج ساقط ہے حالانکہ اب جو لوگ جاتے ہیں ان کی کئی نمازیں فوت ہوتی ہیں ماموریں کا اول فرض تبلیغ ہوتا ہے آنحضرۃ ۱۳ سال مکہ میں رہے آپنے کتنی دفعہ حج کئے تھے ایک دفعہ بھی نہیں کیا تھا ٭

سوال۔ کیا قرآن میں کوئی صریح آیت مسیح بے پدر | سوال۔ کیا قرآن میں کوئی صریح آیت ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح بلا باپ کے پیدا ہوئے تھے۔

جواب۔ فرمایا کہ یحییٰ اور عیسیٰ علیہ السلام کے قصہ کو ایک جا جمع کرنا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ جیسے یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش خوارق طریق سے ہے ویسے ہی مسیح کی بھی ہے پھر یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش کا حال بیان کر کے مسیح کی پیدائش کا حال بیان کیا ہے۔ یہ ترتیب قرآنی بھی بتلاتی ہے کہ ادنےٰ حالت سے اعلیٰ حالت کی طرف ترقی کی ہے یعنی جس قدر معجز نمائی کی قوت یحییٰ کی پیدائش میں ہے اس سے بڑھکر مسیح کی پیدائش میں ہے۔ اگر اس میں کوئی معجزانہ بات نہ تھی تو یحییٰ کی پیدائش کا ذکر کر کے کیوں ساتھ ہی مریم کا ذکر چھیڑ دیا اس سے کیا فائدہ تھا یہ اسی لئے کیا کہ تاویل کی گنجائش نہ رہے ان دونوں بیانوں کا ایک جا ذکر ہونا اعجازی امر کو ثابت کرتے ہیں اگر یہ نہیں ہے تو گویا قرآن تنزل پر آتا ہے جو کہ اس کی شان کے برخلاف ہے۔

پھر اس کے علاوہ یہ بھی فرمایا اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰهِ کَمَثَلِ اٰدَمَ اگر مسیح بنا باپ کے نہ تھا تو آدم سے مماثلت کیا ہوئی اور وہ کیا اعتراض مسیح پر تھا جسکا یہ جواب دیا گیا تو اریخی بات بھی یہ ہے کہ یہود آپ کی پیدائش کو اسی لئے ناجائز قرار دیتے تھے کہ آپکا باپ کوئی نہ تھا اس پر خدا نے یہود کو جواب دیا کہ آدم بھی تو بلا باپ پیدا ہوا تھا بلکہ بلا ماں بھی۔ یہ اعتبار واقعات کے جو اعتراض ہوا کرتے ہیں ان سے جواب کو دیکھنا چاہیئے اور اگر کوئی اسے خلاف قانون قدرت قرار دیتا ہے تو اول قانون قدرت کی حد بست دکھلا دے

یکم مئی ۱۹۰۳ء

فجر۔ جمعہ۔ اور عصر کی نمازوں میں حضرت اقدس شامل نہ ہو سکے۔ جمعہ کے وقت آپنے وضو بھی کیا اور طیار تھے کہ مسجد اقصیٰ میں تشریف لاویں کہ یکا یک چکر آ گیا اور آپ سے کھڑا بھی نہ ہوا گیا اس وجہ سے شامل جمعہ نہ ہو سکے مغرب اور عشا کی نماز میں آپ بفضل خدا شریک ہوئے۔

قبل از عشا

رویا | فرمایا کہ میں نے ایک منذر رویا دیکھی ہے مگر شکر ہے کہ وہ درمیان میں رہ گئی۔ دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص ہے جو میدان میں بیٹھا ہے اور کہتا ہے کہ یہاں ایک بیل ذبح کریں گے وہ بالوں ہی میں رہا اور کوئی بیل وغیرہ ذبح نہ ہوا۔ اسی حالت میں الہام ہوا جس کے الفاظ تو یاد نہیں رہے

مسیح موعود آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں ہوگا ٭ | ایک صاحب نے پنجابی نظم پڑھی اس کو سنکر فرمایا کہ آنحضرۃ نے جو یہ فرمایا ہے کہ مسیح موعود میری قبر میں ہوگا اس سے یہ سر معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے محسوس کیا ہے کہ دوئی اور دوئی کو وہ بالکل محسوس نہ کرے گا کیونکہ کسی دوسرے نبی کے آنیسے سے تو دوئی ثابت ہوگی اس لئے اس میں اشارہ ہے کہ میں خود ہی آؤں گا جیسے موت میں وہ ساتھ ہے ویسے ہی حیات میں بھی ہوگا میں نے ایک دفعہ اس کی مثال کہیں لکھی بھی ہے کہ اگر میاں بیوی ایک مقام پر ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہوں اور ایک بڑا آئینہ سامنے ہو جس میں دونوں کا عکس پڑتا ہو۔ تو کیا میاں اوس اپنے عکس کو غیر خیال کر کے اس امر پر غیرت کھائے گا کہ اس کی بیوی کسی اور کے ساتھ ہے ہرگز نہیں بلکہ وہ جانے گا کہ یہ تو میں ہی ہوں پس بروز میں اسی طرح کوئی غیرت نہیں ہوتی لیکن اگر کوئی دوسرا نبی آوے تو اس میں غیرت ہوگی اور آنحضرت کی غیرت کب تقاضا کرتی ہے کہ آپکی کرسی پر دوسرا بیٹھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تعریف کرے اور آپکا درجہ بلند کر کے آپکو ہر طرح کے سکھ اور آرام کا مالک بنا کر اور آخر میں آکر یہ دکھ دیوے کہ آپ کی کرسی پر غیر کو بٹھلا دیوے (یہ کبھی نہیں ہو سکتا) غیرۃ انسان سے کبھی جدا نہیں ہوا کرتی آنحضرت صلعم کے سامنے جب حضرت عمر رضہ نے ایک توریت کا ورق پڑھا اور کہا کہ اس میں کچھ عمدہ باتیں ہیں تو آپکا چہرہ سرخ ہو گیا اسپر حضرت ابوبکر رضہ نے کہا کہ اے عمر تیری ماں مرے کیا تو رسول اللہ صلعم کے چہرہ کو نہیں دیکھتا۔ جب توریت کے ایک ورق پڑھے جانے پر آپ کے چہرہ کا یہ حال ہوا تو جب اسرائیلی مسیح آپ کی کرسی پر آکر بیٹھ جاویں گے تو کیا حال ہوگا ٭

ہو شعنا | براہین میں یہ ایک الہام حضرت اقدس کا درج ہے یہ ایک ایرانی لفظ ہے جس کے معنے ہیں۔ "نجات دے" فرمایا کہ یَا مَسِیْحَ الْخَلْقِ عَدْوَانَا کا مضمون اس سے ملتا جلتا ہے ٭

قوم میں کونسی روح ہو تو قوم قوم بنتی ہے | فرمایا کہ ایک مامور کی اطاعت اسطرح ہونی چاہیئے کہ اگر ایک حکم کسی کو دیا جاوے تو خواہ اس کے مقابلہ پر دشمن کیسا ہی لالچ اور طمع کیوں نہ دیوے یا کیسی ہی عجز اور

انکساری اور خوش مدور آمد کیون نکرے مگر ہم تو ان باتون مین کسیکو بھی ترجیح نہ دینی چاہئے اور ایسی اس کی طرف التفات نہ کرنی چاہیئے سیرت اور خصلت اس قسم کی چاہیئے کہ جس سے دوسرے آدمی پر اثر پڑے اور وہ سمجھے کہ ان لوگون مین واقعی طور پر اطاعت کی روح ہے صحابہ کرام کی زندگی مین ایک بھی ایسا واقعہ نہ ملیگا کہ اگر کسیکو ایک دفعہ اشارہ بھی کیا گیا ہو تو پھر خواہ بادشاہ وقت نے ہی کتنا ہی زور کیون نہ لگایا مگر اس نے سوا ئے اس اشارہ کے اور کسیکی کچھہ مانی ہو۔

اطاعت پوری ہو تو ہدایت پوری ہوتی ہے

ہماری جماعت کے لوگون کو خوب سن لینا چاہیئے اور خدا سے توفیق طلب کرنی چاہیئے کہ ہم سے کوئی ایسی حرکت نہ

---

۲ - مئی ۱۹۰۳ء

آجکی پانچون نمازین حضرت اقدس نے با جماعت ادا کین

سیر

مہر — مہر کے متعلق ایک نے پوچھا کہ اس کی تعداد کس قدر ہونی چاہیئے۔

فرمایا کہ تراضی طرفین سے جو ہو اس پر کوئی حرف نہیں آتا - اور شرعی مہر سے یہ مراد نہیں کہ نصوص یا احادیث مین کوئی اس کی حد مقرر کی گئی ہے بلکہ اس سے مراد اس وقت کے لوگون کے مروجہ مہر سے ہوا کرتی ہے ہمارے ملک مین یہ خرابی ہے کہ نیت اور ہوتی ہے اور محض نمود کے لئے لاکھہ لاکھہ روپے کا مہر ہوتا ہے صرف ڈراوے کے لئے یہ لکھا جایا کرتا ہے کہ مرد قابو مین رہے اور اس سے پھر دوسرے نتائج خراب نکل سکتے ہین نہ عورت والون کی نیت لینے کی ہوتی ہو اور نہ خاوند کے دینے کی۔

میرا مذہب یہ ہے کہ جب ایسی صورت مین تنازعہ آپڑے تو جب تک اسکی نیت یہ ثابت نہ ہو کہ ہان رضا اور رغبت سے وہ اسیقدر مہر پر آمادہ تھا جسقدر کہ مقرر شدہ ہے تب تک مقررشدہ نہ دلایا جاوے اور اس کی حیثیت اور رواج وغیرہ کو مدنظر رکھکر پھر فیصلہ کیا جاوے کیونکہ بدنیتی کی اتباع نہ شریعت کرتی ہے اور نہ قانون

عبرت — مولوی محمد حسین بٹالوی کے ریویو پر جو کہ براہین پر لکھا ہے ذکر چلا اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہمین اس کی حالت پر تعجب ہے کہ جس وقت ایک درخت کا ابھی تخم ہی زمین مین ڈالا گیا ہے اور کسی طرح کا نشو و نما اس نے نہین پایا نہ پتا نکلا ہے نہ پھل لگا ہے نہ کوئی پھول اس نے دیا ہے تو اس معدومی کی حالت مین تو اس کی یہ تعریف کی جاتی ہے کہ اس کی نظیر تیرہ سو سال مین کہین نہین ملتی اور اب جب وہ درخت پھیلا اور پھولا اور نشو و نما پایا تو اس کے وجود سے انکار کیا جاتا ہے ؛

ابتدا مین ہمارے دعوے کی مثال رات کی تھی اس وقت تو مشیر کی طرح اُسے قبول اور پسند نہ کیا اور اب جب دن چڑھا اور سورج کی طرح وہ چمکا تو آنکھ بند کرلی +

جن ایام مین شناخت کے آثار نہ تھے تو ذاتی نقصان اپنا یہ کیا کہ نور کو کھو بیٹھے اور جس وقت یہ امر مخفی اور مستور تھا تو بدلو لکھے اور رائے ظاہر کی - اب یہ وقت آیا تھا کہ وہ اپنے ریویو پر فخر کرتا کہ دیکھو جو باتین مین نے اول کہی تہین وہ آج پوری ہو رہی ہین اور میری اس فراست کے شواہد پیدا ہوگئے ہین مگر افسوس کہ اب وہ اپنی فراست کے خود ہی دشمن ہو گئے ہم نہ کوئی بات نئی کی ہے جس حکم کے وہ لوگ منتظر ہین پہلا ہم پوچھتے ہین کیا اس نے اگر ہر ایک رطب و یابس کو قبول کرلینا ہے اور وہ وحی کی پیروی کریگا یا کہ ان مختلف مولویون کی اگر اس نے اگر انہی کی ساری باتین قبول کرلینی ہین تو پھر اس کا وجود بے ہودہ ہے۔

قبل از عشا

رؤیا و الہام — فرمایا کہ کچھہ دن ہوئے کہ مین بیمار دن کے لئے دعا کرتا تھا ایک شخص کے لئے خاص طور سے دعا کی دیکھا کہ وہ اٹھکر کھڑا ہو گیا اور پھر الہام ہوا کہ آثار صحت مگر تصریح بالکل نہین کہ یہ الہام کس کی نسبت ہے۔

ہدایت کون پاتا ہے — فرمایا کہ جو شخص محض صدق سے طلب حق چاہتا ہے تو خدا اُسے راہ حق دکھاتا ہے اور جس مین نفسانی اغراض اور نفس کی ہی طلب ہوتی ہے تو اسے راہ نہین ملا کرتی خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا - غریب سے غریب بنکر خدا سے ہدایت طلب کرنی چاہیئے اغراض نفسانی شرک ہوتی ہین وہ قلب پر حجاب لاتے ہین اگر انسان نے بیعت بھی کی ہوئی ہو تو پھر بھی اسکے لئے یہ ٹھوکر کا باعث ہوتے ہین ہمارا سلسلہ تو یہ ہے کہ انسان نفسانیت کو ترک کرکے توحید خالص پہ قدم مارے سچی طلب حق کی ہو ورنہ جب وہ اصل مطلوب مین فرق آتا دیکھیگا تو اسی وقت تنگ ہو جاویگا - کیا صحابہ کرام نے آنحضرت صلعم کو اسی واسطے قبول کیا تھا کہ مال و دولت مین ترقی ہو ہماری بیعت تو صرف توبہ کی ہے اور ان کی بیعت سر کٹانے کی بیعت ہوتی تھی جب وہ اپنی جان دینے کو بیعت کرتے تھے تو خود ہی دیکھہ لو کہ پھر ان کو دنیا وغیرہ کی کس قدر امید ہوگی جس نے مرنے کا ارادہ کرلیا باقی اس نے کیا رکھا ہان یہ خدا کا فضل ہے کہ جس نے خدا کے واسطے سب کچھہ چھوڑ کر کمبل اوڑھا پھر اس کو سب سے اول وعلے الجدید یا ابوبکر رضہ کا اس مین کوئی منشا نہ تھا کہ ضرور یہ سب کچھہ ملے مگر خدا کا خود منشا تھا کہ خود سب کچھہ ان کو دیا جاتا اور ابوبکر رضہ نے دیا ہی کیا تھا زیادہ سے زیادہ سو روپیہ یا کچھہ زیادہ ہوگا مگر ہان جسقدر تھا سب کا سب دیدیا تھا خدا کی ذات رحیم کریم ہے وہ کسیکا قرضہ اپنے ذمہ نہین رکھتا ان لوگون کے بھی کیا اخلاص تھے جن کی بیعت سے یہ غرض مطلق نہ تھی کہ دنیا بھی ملے اور ایک طرف حواریون کی حالت کو دیکھو انجیل کیا گواہی دے رہی ہے۔

ہمارا تجربہ ہے کہ انسان یون ہی اپنے نقصان کرتا ہے اور مایوسیون اور حسرتون مین رہتا ہے ورنہ اگر وہ اپنے مخفی اغراض سے الگ ہو جاوے تو خدا اسے ضعیف اور محتاج ملکر سب کچھہ دیدیتا ہے جس کی اُسے احتیاج ہوتی ہے دنیا کا خط فانی ہے مگر جو لوگ اُسے خدا کے واسطے چھوڑ دیتے ہین تو پھر دنیا کا سچا عروج اور ترقی ان کو ملتی ہے حدیث شریف مین ہے کہ زمین مین اُسے قبولیت دیجاتی ہے قبولیت سے مراد دولت دنیا ہی کی ہے - زمینی گورنمنٹون کے لئے جو ذرا سا گلہ کٹواتا ہے ان کو اجر ملتا ہے تو جو خدا کے لئے گوائے کیا اُسے اجر نہ ملیگا جو کچھہ اس کی خاطر گنوایا جاتا ہے وہ انسان کے مرنے سے پیشتر سب کچھہ اُسے دیدیتا ہے لیکن ذمہ نہین رکھتا مگر ان باتون پر ایمان لانے والے تھوڑے ہین - لوگ اسباب پر گرتے ہین ایمان نہین ہے تو اسی لئے دکھہ اٹھاتے ہین ٹھوکرین کھاتے ہین انبیاء اور اولیاء جس قدر گذرے ہین اگر ان کی نظر اسباب پر ہوتی اور دنیا کے کامون مین پڑتے تو ذلیل ہوتے مگر خدا کے ساتھ صدق اختیار کیا تو ان کی عزت اس قدر ہوئی دنیا مین جو اغراض اور مقاصد انسان چاہتا ہے وہ سب کچھہ اس کو دین ہی سے ملسکتے ہین دیکھو جو نکمین جو جون بنی ہین ان کی نسبت بیل اپنی غذا مین زیادہ لذت محسوس کرتا ہے پھر بیل کی نسبت انسان جو کچھہ غذا کھاتا ہے اس مین زیادہ لذت پاتا ہے کیونکہ اس مین قوت لذات کے احساس کرنے کی زیادہ ہے پس جو انسان خواص انسان ہین وہ اسیطرح ان لذات مین زیادہ لذت پاتے ہین اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دنیوی تمام لذات مین خواص کا ہی حصہ زیادہ ہے پنجابی شعر اسپر کیا عمدہ صادق آتا ہے۔ جے تو میرا ہو رہین سب جگ تیرا ہو

آریہ سماج چھینا کے سالانہ جلسہ مین ایک احمدی ممبر کے سوال و جواب

۵ مئی مباحثہ
گذشتہ اشاعت سے آگے

اور اپنے مین سے ایک سکھ صاحب کو اپنا بادشاہ بنا لیا اب پرجہ نے اتفاق کر کے ان کی ہاتھی بھی چھوڑ دی ہے سرکار انگریزی کو اپنا بادشاہ قائم کر لیا ہے اگر ایسا ہی عام ارواح جمع ہو جاوین اور اتفاق کر لیوین تو خدا کی خدائی کو جواب دے سکتے ہین اپنے مین سے ایک اور خدا بنا لیوین تو ممکن ہے۔ یہ جو کہا گیا ہے کہ جیسا کہ خدا مین شرارت اور ہلاکت کی قوۃ نہین ویسا ہی پیدا کرنے کی طاقت نہین پنڈت صاحب کو اس مین دہوکا لگا ہے یا دیدہ دانستہ پبلک کو دہوکا دیتے ہین شرارت اور ہلاکت کوئی طاقت و شگفتیان نہین بلکہ بے اوصاف ہین۔ خدا ان سے پاک اور منزہ ہے کیا پیدا کرنا بھی کوئی وصف ہے یہ ایک خوبی اور شگفتگی کا کام ہے

پنڈت بخشی رام صاحب

مولوی صاحب فرماتے ہین کہ آریون نے جیو و پرمانوؤن کو قدیم داناوی سمجہا ہے اس خیال سے جیو و پرمانو تو یعنی روح اور مادہ خدا کے شریک ہو گئے ہین ہمارا ایسا خیال ہرگز نہین خدا کے ساتھ ہم کسی کو شریک نہین مانتے ہان یہ ٹھیک ہے کہ روح لوذرات جسم ازلی و ابدی ہین اور خدا کی ذات ایک جوہر لطیف ہے جو نظر نہین آتا ویسا ہی روح بھی جوہر لطیف ہے اگر ایسا مانا جائے کہ ہر دو کی موجودگی مین شرک لازم آجاتا ہے تو اس وقت دیکھو ہماری ہستی بھی موجود ہے اور خدا بھی موجود ہے تو پھر اس حالت مین بھی شرک لازم آگیا ہے اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے اپنی طاقت و شگفتگی سے روح پرمانو کو اپنا مقبوضہ پاکر اس سرشٹی کو رچ دیا ہے اگر اس طرح نہ مانا جائے یعنی ایک وقت تہا اور جیو پرمانو نہ تہے تو کس طرح خالق ہو سکتا ہے اور کس طرح رازق و رحمان و رحیم ہو سکتا ہے جب تک جیو پرمانو کو ازلی و ابدی نہ سمجہا جائے تو یہ سلسلہ نہین چل سکتا اور نہ خدا کو رازق و مالک مانا جاتا ہے کیونکہ جب مرزوق نہین تو رازق کس طرح اور مملوک نہین تو مالک کس طرح اور یہ جو کہا گیا ہے کہ شرارت ایک بد وصف ہے خدا تعالےٰ مین نہین ہے قرآن مین تو صاف لکہا ہے کہ خدا مکر کرتا ہے جیسے یہ آیت ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین اور واسرع المکر بھی لکہا ہے یعنی مکر کیا لوگون نے اور اللہ نے بھی مکر کیا اور خدا بہتر مکر کرنیوالا اور جلدی مکر کرنیوالا ہے اسی سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خدا مکر کرتا ہے اور دہوکے باز ہے

میان جمال الدین صاحب

پنڈت صاحب فرماتے ہین کہ خدا کی ذات بھی جوہر لطیف ہے اور روح بھی ایک جوہر لطیف ہے پس یہ ایک اور وجہ پنڈت صاحب نے بتلائی ہے کہ جیو اپنی لطافت کے لحاظ سے بھی خدا کے شریک ہین عرف مین جو دو شخص اپنی ذات وصفات مین ایک ہو وین ان کو ہی باہم شریک کہا جاتا ہے پنڈت جی فرماتے ہین کہ اس وقت ہماری ہستی موجود اور خدا بھی موجود تو اس صورت مین ہم شریک ہو سکتے ہین پنڈت صاحب کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ خدا ہمارا خالق اور ہم اس کے مخلوق یعنے وہ ہمارا بنانیوالا اور ہم اس کے بنے ہوئے ہین صریح فرق ہے کیا خالق اور مخلوق کی بھی شراکت ہو سکتی ہے۔ پنڈت صاحب فرماتے ہین کہ اگر مان لیا جاوے کہ روح و پرملو نہ تہے تو خدا کس طرح رازق مالک رحمان وغیرہ تہا اس مین گذارش ہے کہ پنڈت صاحب کا یہ خیال ہے کہ خدا سوائے مخلوق انسان کے اور کچہ مخلوق نہین بنا سکتا کیا خدا کی اتنی خدائی ہے جو پنڈت صاحب کے عقل مین آجائے بلکہ خدا ہمیشہ سے خالق و مالک و رحمان رحیم وغیرہ چلا آتا ہے یہ ضرور نہین ہے کہ اس کی ماہیت اور کیفیت انسان کے علم اور عقل مین آجائے پنڈت صاحب فرماتے ہین کہ جیو و پرمانو کو قبضہ مین لاکر خلقت کو بنا دیا پس ہم بھی تو پوچھتے ہین کہ خدا کے کون سے حقوق تہے جس سے جیو پرمانو کو اپنے قبضے مین لایا اور عبادت کرواتا ہے اور نہ ان کو پیدا کر سکا اور نہ ان کو توے دیسکا اور کس حقوق سے جیو و پرمانون کو اپنے قبضے مین لایا اور عبادت کرواتا ہے . . . .

. . . . بلکہ قبضہ جابرانہ معلوم ہوتا ہے اور یہ جو آیت قرآن شریف کی پیش کی ہے اس کے معنے مکر کئے ہین یہ غلط ہے مکر ایک عربی لفظ ہے اور پنجابی مین اس کو مکر ہی استعمال کیا ہے اس کے معنے تدبیر کے ہین پنڈت صاحب نے سابق ازین لفظ مکر پر اعتراض کیا تہا اس کا مفصل جواب معہ حوالہ کتاب کہ مکر کے معنے تدبیر ہے لکہا تہا اس کا جواب آج تک نہین دیا۔

پنڈت بخشی رام صاحب

مولوی صاحب پوچھتے ہین کہ وہ کون حقوق ہین جن سے جیو پرمانو کو خدا اپنے قبضے مین لایا اور معبود بنا بجز اس کے اور ہم کیا بتلا سکتے ہین کہ وہ ہمارا مالک اور ہم اس کے مملوک ہین دوم یہ کہ ہم کو انند پہنچتا ہے جسکو یہ بہشت کہتے ہین اسی کو ہم انند کہتے ہین یہ تہوڑا ہے اور یہ جو فرماتے ہین کہ مکر کے معنے تدبیر ہین ہم نے مفصل لکہا اس کا جواب نہین دیا ہان مجھے یاد آگیا ہے بیشک انہون نے ایک خط بڑا طومار لکہا تہا اور اس مین بہت باتین خلاف تہذیب تہین اس لئے مین نے اس کا جواب نہ لکہا بلکہ اس خط کو چاک کر دیا اب مین مکر کے معنے قرآن شریف سے بتلاتا ہون یہ دیکھو قرآن شریف مسلمانون کے مطبع مین چھپا ہوا ہے اور مسلمان مولویون کا ترجمہ کیا ہوا ہے نہ کسی عیسائی وغیرہ کا ہے دیکھو یہ ترجمہ مین پڑہکر سناتا ہون اور مولوی صاحب خود پڑہ لین اور دیکھ لین وہ یہ ہے کہ ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین (ترجمہ) فریب کیا ان لوگون نے فریب کیا اللہ نے اللہ بہتر ہے فریب کرنیوالا دیکھئے مین نے یہ لفظی ترجمہ جو نیچے لکہا ہوا ہے وہ پڑہا ہے مین نے اس مین کوئی بناوٹ نہین کی جسکا جی چاہے دیکھ لے یہ قرآن شریف ہمارے بنائے ہوئے نہین ہے مکر کے معنے کسی تدبیر کے ہو سکتے ہین جبکہ ترجمے مین صریح لفظ فریب لکہا ہے +

(باقی آئندہ)

ایک مامور من اللہ پر ایمان لانے کا کیا اثر انسان کے ایمان اور روح پر پڑتا ہے

ساحران فرعون احمق نہ تہے اکثر چالاک اور ہوشیار ہی تہے تو سحر کرتے تہے ان کو موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ پر بلایا گیا تہا اس وقت بھی ان کا ایک ایمان تہا اور وہ اپنے افعال اور جان کی قدر شناخت کرتے تہے۔ تب ہی تو فرعون سے سوال کیا کہ ان لنا لاجراً ان کنا نحن الغالبین کہ اگر ہم غالب ہو جاوینگے تو ہم کو اجر ملیگا ان کو علم تہا کہ بادشاہ نے بلایا ہے اور وہ مقابلہ کروانا چاہتا ہے اور بادشاہون کا دستور ہوتا ہے کہ جب ان کے حکم کی اطاعت کی جاوے تو ضرور انعام و اکرام دیا کرتے ہین اور پھر یہ تو مذہبی مقابلہ تہا مگر باوجود اس علم اور ایمان کے جوان کو بادشاہ کے بارے مین تہا پھر بھی کس قدر کم حوصلگی ہے کہ وہ مزدوری کا سوال کرتے ہین ان کنا نحن الغالبین بھی ایک شکی فقرہ ہے جو کہ ان کے منہ سے نکلا اس کا جواب فرعون نے دیا کہ تم میرے مقربون سے ہو جاؤگے یہ بھی ایک وقت ساحران پر تہا جسکا ذکر ہوا اب دیکھو ایک دوسرا وقت بھی اونہی پر آتا ہے اور وہ کہہ اٹھتے ہین امنا برب العالمین رب موسیٰ و ھرون۔ ایک مامور من اللہ یعنی موسیٰ ؑ کے رب پر جب وہ ایمان لائے تو ان کو دہمکی دیجاتی ہے اور جان کا خوف دلایا جاتا ہے کہ لاقطعن ایدیکم وارجلکم من خلاف و لاصلبنکم اجمعین کہ تمہارے ہاتہہ اور پاؤن اس خلاف ورزی کے باعث کٹوا کر تم سب کو سولی دی جاوے گی اب دیکھو

البدر

رجسٹر بیعت کی تائید میں بہت سے مشورے آئے ہیں مولوی محمد یمین صاحب داتہ سے بجویز تحریر فرماتے ہیں کہ ہر ایک خریدار البدر کم از کم دو دو خریدار ماہ جون کے آخر تک بہم پہنچا دے جو پیشگی قیمت ادا کریں اس کے بعد البدر کی قیمت ۲ کی بجائے ۲۸ ہو اور رجسٹر بیعت الگ بطور ضمیمہ مفت خریداروں کو دیا جاوے اس کی تائید میں وہ ایک خریدار نیا البدر کو پیشگی قیمت والا دیتے ہیں

مین نے حساب کیا تو معلوم ہوا کہ محصولڈاک الگ کر کے اگر فی صفحہ قیمت البدر دیکھی جاوے تو ۳ پائی پڑتی ہے اس لئے اگر رجسٹر بیعت البدر کے دو صفحہ یا کتابی ۴ صفحہ پر شائع ہو تو اس کی قیمت ۶ سال ہونی چاہئے لہذا مجوزہ صورت میں البدر کو سراسر نقصان ہے میری رائے میں چونکہ رجسٹر کی طیاری ایک خاص انتظام اور ایک پختہ منشی کی مصروفیت چاہتی ہے اس لئے اس کے اخراجات اہر صورت زائد ہونے چاہئے لیکن چونکہ عنقریب ایک ماہوار رسالہ کا اشتہار دفتر البدر سے شائع ہونیوالا ہے جس کے مضامین کی ترتیب دیکھکر انشاء اللہ ہماری احباب کی ایک بڑی آرزو پوری ہوگی اور جو آئندہ دین پر ایک مرزا احسان احمدی قوم کا ہوگا اسلئے میری تجویز ہے کہ رجسٹر بیعت کو اس کا جزو قرار دیا جاوے اور خریداران البدر پر کسی قسم کی زیادتی قیمت کا بوجھ ہرگز نہ ڈالا جاوے بلکہ کوشش کی جاوے کہ اس کی مستقل اشاعت ایک ہزار سے زیادہ کر کے تا قیمت میں تخفیف کی جاوے

استہارات — تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ بعض نمبر البدر کے جب کہیں سے واپس شدہ آتے ہیں تو ان کا ٹائیٹل پیج بہت میلا ہوا ہوتا ہے اور شکن کے مقام پر اکثر پھٹا ہوا اس لئے میری رائے یہ ہے کہ اگر ہماری جماعت کے وہ تاجر اصحاب جو کہ اشتہاری تجارت بھی کرتے ہیں اپنے اپنے اشتہار کی البدر کیساتھ مستقل اشاعت رکھیں تو اس صورت میں ایک خوشنما رنگدار پتلی کاغذ کے چار صفحہ البدر کے ساتھ ایزاد کر دیے جاوین اس ایزادی اخراجات کو اشتہاروں سے وضع کیا جاوے اس صورت میں اشتہاروں کی اجرت بہت تھوڑی ہوگی مگر تین صفحہ کامل کے اشتہار جمع ہونے چاہئے

خریدار ۱۶۰ — داتہ — حقیقۃ نزول مسیح پنجابی ابھی زیر طبع ہے اور محصولڈاک ہر حال میں خریدار کو ہی دینا پڑیگا کتابوں کو مفت حاصل کرنیکی درخواست دفتر اخبار البدر میں نہ آنی چاہئے۔ بلکہ مفصل جوابات مفت طلبی کے مولوی عبد الکریم صاحب کو لکھنے چاہئیں

قادیان کے لنگرخانہ کا لانگری اور کل سٹاف بفضل خدا صحیح وسالم تندرست ہے اور قادیان میں ابھی تک بفضل خدا طاعون سے ہر طرح کا امن ہے ہاں اسکے اردگرد گاؤں میں اکثر وارداتیں ہوتی رہتی ہیں اور وہ دیہات قریب قریب تباہ ہو گئے ہیں +

خریدار نمبر ۱۶۱ — بیرا نلہ (۱) آنحضرت صلعم کی ذات پاک واقعی میں دافع الوبا والبلا ہے درود شریف ایک دعا ہے جسطرح چاہو اُسے پڑھو ہاں منشر کانہ الفاظ اسمین کوئی نہ ملاؤ (۲) بی بی اور خاوند ملکر باجماعت نماز پڑھ سکتے ہیں اور دوسری محرم عورتیں بھی شامل ہو سکتی ہیں (۳) ماہ رمضان میں بی بی خاوند دن کو ایک بستر پر لیٹ سکتے ہیں مگر ہمبستری منع ہے بلکہ ماہ رمضان میں بی بی کا بوسہ لینا بھی ثابت ہے (۴) عشورہ کی دسویں تاریخ کو خیرات کی تعیین کرنی یہ بدعت ہے۔ صدقہ خیرات ہر ایک وقت ہو سکتا ہے (۵) برگ باتھو سے مراد باتھو یا بتھوی کے ساگ کے پتے ہیں +

خریدار ۶۲ — کھوکھیاٹ — منارۃ المسیح کی بنیاد کی گہرائی ۱۹ فیٹ اور طول وعرض ۲۶ فیٹ مربع ہے ۵ فیٹ تک کنکریٹ کٹ چکی ہے اور اب بنیادی عمارت شروع ہے۔ جو کہ قریب اختتام ہے

جو صاحب احمدی احباب دفتر البدر میں نظم ارسال کرتے ہیں ان کی خدمت میں التماس ہے کہ نظم کے طیار کرنے میں ہمیشہ اس بات کا خیال رکھیں کہ نظم یا تو ۱۸ یا ۳۶ اشعار کی ہو تا کہ ایک کالم اخبار میں پوری سما جاوے اور کوئی حصہ اوس کا ایسا باقی نہ رہ جاوے کہ باقی معدودے چند اشعاروں کی وجہ سے دوبارہ نہ چھپ سکے اور آئندہ ہمیشہ حضرت اقدس کی تعلیم اور تصنیف کردہ دلائل وفات مسیح یا دعاوی وغیرہ کو منظوم کیا جاوے +

پیاس کا علاج

(۱) پیپل کی چھال کی راکھ بنا کر اُسے پانی میں رکھو اور کچھ عرصہ تہ نشین ہونے دو پھر اوپر سے پانی نتھار کر پیو

(۲) کوری ہانڈی کی ٹھیکریاں بنا کر پانی میں بھگو دو اور وہ پانی پیو +

(۳) بہت تھوڑی ملٹھی (اصل السوس) بہت سے پانی میں ڈال رکھو اور وہ پانی پیتے رہو +

مراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مفصلہ ذیل مضمون کو اپنے اخبار گوہر بار میں جگہ دیکر ممنون فرماویں +

ایک عبرت انگیز اور خوفناک واقعہ

ناظرین کو واضح ہو کہ طاعون نے ۱۸۹۶ء کو ہندوستان میں اپنا خوفناک چہرہ دکھایا نہیں معلوم کہ یہ دورہ کب تک طول پکڑیگا جس قدر جان ومال کا نقصان ہوا اس کا احاطہ کرنا ہماری طاقت سے باہر ہے لیکن ۲۹ اپریل کے سول ملٹری گزٹ کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جتنی وارداتِ طاعون رجسٹرات میں درج ہو چکی ہیں ان کی تعداد ۱۸۹۷ء سے آخر مارچ ۱۹۰۳ء تک بہ تفصیل ذیل ہے +

سنہ	تعداد
۱۸۹۷	۵۶۰۰۰
۱۸۹۸	۱۱۸۰۰۰
۱۸۹۹	۱۳۵۰۰۰
۱۹۰۰	۱۹۳۰۰۰
۱۹۰۱	۲۷۴۰۰۰
۱۹۰۲	۵۷۷۰۰۰
۱۹۰۳	۳۳۱۰۰۰ صرف آخر مارچ تک
کل	۱۶۸۴۰۰۰

گویا سولہ لاکھ ہلاک ہو گئے۔ اکثر فوتیاں لکھنے میں نہیں آئیں لوگ اخفاء سے کام لیتے رہے ہیں بہر حال یہ نہایت خوفناک نظارہ ہے اور آنحضرت صلعم کی وہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے جو آپ نے مشکوۃ شریف کے باب الدجال صفحہ ۴۶۸ میں کی تھی اور وہ یہ تھی۔ فیدعو عیسیٰ نبی اللہ واصحابہ ..... فیرسل اللہ علیہم النغف (طاعون) یعنی جب مخالفین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہت دکھ اور تکلیف دینگے تو حضرت عیسیٰ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے اصحاب مخالفین کے لئے بد دعا کرینگے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ سخت پر طاعون پڑے گی پس آپکی پیشگوئی نہایت صفائی سے پوری ہو رہی ہے کاش ہمارے مخالف اس پیشگوئی سے جو صدہا سال سے کتابوں میں چھپی رہی ہے۔ فائدہ اٹھاتے اور لاکھوں انسان طاعون سے ہلاک نہ ہوتے اب بھی وقت ہے کہ کم از کم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہی اس حدیث سے فائدہ اٹھا دیں اہل ہنود اور دیگر فریق مخالف کو تو خدا کا زبردست ہاتھ خواب خرگوش سے جگا دیگا مگر مسلمانوں پر نہایت افسوس اور رنج آتا ہے کہ وہ آنحضرت صلعم کے فرمودہ سے کیوں پہلو تہی کر کے اپنی جانوں اور بیگناہ بیوی بچوں کا ستیاناس کر رہے ہیں اور ان معصوموں پر رحم نہیں کھاتے

پس ہر ایک مومن کو چاہیے کہ اس وقت جبکہ غضب الٰہی کی

ان کو اس مرض سے محفوظ رکھے +

کسر صلیب کا دروازہ کھل گیا ہے

امریکہ اور یورپ سے آئے ہوئے اخباروں اور رسالوں سے پتہ لگتا ہے کہ آج سے بیس سال پیشتر ایک راستباز کے منہ سے نکلی ہوئی ندا جو اس عالم میں گونج رہی تھی اب مجسم ہوکر اپنا جلوہ دکھا رہی ہے وہ ندا کیا تھی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں صلیبی فتنہ اس قدر بڑھ گیا ہے کہ اس کی نظیر کسی سابقہ زمانہ میں نہیں پائی جاتی خدا نے مجھے مامور کیا ہے کہ میں اس کو پاش پاش کروں اور آنحضرت صلعم اور آپکی پاک تعلیم کی جو ہتک کی گئی ہے اس کی عظمت دوبارہ پھر دنیا میں قائم ہو میں اکیلا نہیں آیا میرے ساتھ ایک ملائکہ کا لشکر بھی ہے اور اس نے چار دانگ عالم میں ہے کر مستعد دلوں پر اپنے نفوس طیبہ کا اثر ڈالتا ہے اور دلوں میں اور دماغوں میں ایک انقلاب عظیم پیدا ہوگا حقیقی نجات کے پیاسوں کی پیاس سرچ الصدق کے آب حیات سے بجھائی جاوے گی ۔

کتابوں رسالوں اشتہاروں کے ذریعہ سے اس کی منادی دنیا کے ہر گوشہ اور پہلو میں کی گئی یہ دعوی فضول اور بے سروپا ہوتا اگر اس کا مدعی کسی قسم کی کامیابی دیکھے بغیر اس جہان سے گذر جاتا یا اگر اس کی بات پوری نہوتی تو یہ خود ہی اس کی ذلت اور رسوائی کا کچھ کم موجب ہوتا مگر آج ہم دیکھتے ہیں کہ اس کا قائل بفضل خدا راستبازی اور صداقت اور کامیابی اور فلاح کا تاج پہنے ہوئے زندہ موجود ہے اور یورپ اور امریکہ کے دلوں اور دماغوں نے اس کے کلام کے صدق پر عملی طور سے مہر لگا دی ہے ہندوستان کے نادان اور ضرورت زمانہ سے ناواقف مولوی اور کم ہمت طبع کے برائے نام مسلمان اپنی کورئ فطرۃ سے اس چمک اور دمک کو نہ دیکھ سکیں تو اور بات ہے ان کے نزدیک تو آج تک حضرت مرزا صاحب نے کچھ ترقی ہی نہیں کی مگر جن کو خدا نے تھوڑا سا بھی نور فراست دیا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ آج کس نے ایک دنیا کو اپنی طرف متوجہ کر رکھا ہے آج کس کا ہر جگہ اور ہر مقام پر چرچا ہے آج اسلام کی طرف سے کون ہے کہ غیر اہل اسلام کا نشانہ بنا ہوا ہے آج یورپ اور امریکہ کی آنکھ کس پر لگی ہوئی ہے آج کس نے ہر ایک جھگڑے اور فتنہ کو مٹا کر صراط مستقیم پیش کرنیکا بیڑا اٹھایا ہے آج کس نے ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ انسانوں میں راستبازی کی روح پھونک دی ہے اور قرآن کا جوا انکی گردنوں پر رکھوا لیا ہے آج کس نے دلوں میں لکھا دیا ہے کہ تم ہر ایک امر حتی کہ اپنے من تن دھن اولاد پر خدا تعالیٰ کے دین کو مقدم رکھو پس اگر یہ راستبازی کا نشان نہیں تو اور کیا ہے +

امریکہ اور یورپ کے آئے ہوئے اخبارات اور خطوط سے

ترجمے جو اس سلسلہ کے اخبار میں چھپتے ہیں ناظرین کو چاہیئے کہ انکو غور سے پڑھیں کیونکہ یہ سب اس الہی کلام کی تصدیق کرتے ہیں اور اس کے شاہد ہیں جو آج سے سالہا سال پیشتر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان سے نکلی تھی آج کل یورپ سے جو خطوط اور رسائل آتے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک تغیر عظیم اس وقت دنیا میں ہے وہ انسان اور عاجز انسان جسے خدا بنا کر آسمان پر بٹھایا تھا جس کی حد سے زیادہ عظمت دلوں میں تھی آج اسکی توہین ہو رہی ہے اور اس کی تعلیم پر تمسخر کر رہی ہے صلیبی مذہب کی عظمت دلوں سے گر گئی ہے جس طرح قبل ازیں مسیح ناصری کی مدح کی جاتی تھی ویسی ہی آجکل ذم ہو رہی ہے حال میں جرمن کے بادشاہ نے علانیہ طور پر ظاہر کر دیا ہے کہ اس کے اپنے خیالات عیسویت سے کس قدر دور جا پڑے ہیں یہ کیا ایک عظیم انقلاب نہیں اور آج قرآن کریم کی یہ پیشگوئی پوری نہیں ہو رہی کہ یوم تبدل الارض غیر الارض والسموت وبرزوا لله الواحد القهار ... کچھ عرصہ ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک ۸ صفحہ کا اشتہار دسمبر کے قریب چھپوا کر امریکہ یورپ آسٹریلیا افریقہ وغیرہ ہر ایک مقام پر .... شائع کیا تھا۔ اس اشتہار کا یہ اثر ہے کہ اب بلجیم وغیرہ اور دیگر بلاد یورپ امریکہ سے حضرت اقدس امام الزمان کی تعلیم آپکے مزید حالات اور مسیح علیہ السلام کی قبر کے بارہ میں دیگر تاریخی ثبوت طلب کئے جا رہے ہیں ان واقعات کے پڑھنے سے پتہ لگتا ہے کہ اب کسر صلیب کا دروازہ کھل گیا ہے اور یورپ اور امریکہ کے دماغ اس صداقت کے قبول کرنے کے واسطے آمادہ ہو رہے ہیں جو حقیقی نجات کیواسطے آسمان سے نازل ہوئی ہے۔ ذیل میں ہم الہ آباد کے مشہور و معروف اخبار پائنیر مورخہ ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء میں ایک آرٹیکل کا ترجمہ دیتے ہیں جس میں قیصر جرمن کے مذہب پر رائے زنی کرتا ہوا اخبار کا ایڈیٹر حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق ایک عجیب ریمارک اپنی طرف سے کرتا ہے اور وہ یہ ہے۔

قیصر جرمن کا مذہب اور پائنیر اخبار کا ریمارک

حال میں شہنشاہ ولیم قیصر جرمن نے اپنے عقائد مذہبی کے بارہ میں ایک عجیب اشتہار دیا ہے جس میں اس نے اظہار کیا ہے کہ الہام کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو معمولی دنیا داروں کو ہوتے ہیں جیسے موسٰی (بادشاہ یہود) شارلیمین کنٹ اور میرے دادا ولیم اعظم کو ہوتے رہے یہ ادنی درجہ کو الہام ہوتے ہیں اور دوسرے وہ اعلی درجہ کے الہام ہوتے ہیں جو بالکل مذہبی امور کیساتھ خصوصیت رکھتے ہیں۔ اب اس پر اخبار کا ایڈیٹر اپنی رائے دیتا ہے کہ جہاں تک ہم سمجھ سکتے ہیں قیصر جرمن قسم اول کے الہامات سے بڑھکر کسی بات کا مدعی نہیں ہے لیکن قیصر کی نسبت بہرحال ہم ہندوستان میں اچھے رہے کیونکہ ہمارے ہاں رئیس قادیان ہیں جنہوں نے ڈاکٹر ڈوئی اور

لشپ ولیڈن دونوں کو مقابلے پر بلایا ہے اور کہا ہے کہ اگر کسیکو طاقت ہے تو میرے مسیح موعود ہونیکو غلط ثابت کرکے دکھلاوے۔ ہاں (قیصر جرمن اور رئیس قادیان) کی اس بات میں مماثلت ضرور ہے کہ دونوں طرف لفظ الہام کا پایا جاتا ہے ورنہ اگر غور سے دیکھا جاوے تو ہر دو میں ایک بڑا بھاری فرق ہے کیونکہ رئیس قادیان آج تک پوشیدہ نہیں رہے انہوں نے اپنا **فوٹو** بھی ہمیں دیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ تصویر اس **موعود** کی مبارک شکل دکھلاتی ہے جس کے انتظار میں کروڑہا انسان گذر گئے ظاہر ہے کہ رئیس قادیان اس خواہش میں ہے کہ عیسائی اپنا مذہب چھوڑ کر ان کے مریدوں میں داخل ہو جاویں کیونکہ انہوں نے اس امر کے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ عیسوی دین کے بانی کی وفات اس طرح سے واقع نہیں ہوئی جیسے کہ بیان کی جاتی ہے بلکہ وہ کشمیر کی طرف سفر کرکے آیا اور سری نگر میں سکونت اختیار کی جہاں کہ وہ عیسی صاحب کے نام سے مشہور رہا اس امر کے ثبوت میں اس کی قبر کی تصویر دی ہے جو سری نگر کے محلہ خان یار میں واقع ہے اور کسی قدر سرسری طور پر قدیم کتب کا حوالہ بھی دیا ہے اگر ہم ایک لمحے کے لئے اپنے مذہب سے کفر اختیار کر لیویں تو ہم خوشی سے اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ جرمن میں جو کچھ کہا گیا ہے اس کی نسبت رئیس قادیان کا دعوی موجودہ زمانہ کی ضرورت کے مطابق اور روحانی منہاج نبوت پر واقع ہے اور فوٹو گرافی کا ادن کا استعمال کرنا بھی یہ ثابت کرتا ہے کہ انگریزی سائنس دانوں کی طرح وہ زمانہ کی روح و روان سے بخوبی واقف ہیں +

اسم اعظم

موضع بہاگی ننگل متصل گورداسپور میں ایک لڑکا طاعون میں مبتلا تھا کہ ایک احمدی ممبر آ اسے جا کر کہا کہ

رب کل شیئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی پڑھ چنانچہ وہ لڑکا بھی پڑھنے لگا اور اس کے گھر والے بھی پڑھ پڑھ کر اس پر پھونکتے ... اور نا تغیر پیرنے لگے خدا کی شان ایک گھنٹہ کے اندر اندر اس کی گلٹی بیٹھ گئی اور وہ طاعون سے بالکل تندرست ہو گیا مگر اس کے صحت نیت اور اخلاص شرط ہے الاعمال بالنیات

(خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جس سے چاہے کوئی کام لے لے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کیا یہ کوئی چھوٹی سی بات ہے یا کوئی معمولی اشتہار ہے

کہ اس کی طرف توجہ نہ کی جائے

قرآن شریف صرف چھ ماہ میں پڑھایا جاتا ہے

ہم بذریعہ اشتہار قرآن شریف کے عاشقوں اور اپنی اولاد کے سچے خیر خواہوں کو جو اپنی اولاد کے اوقات عزیز کی قدر کرتے ہیں یہ خوشخبری دیتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل اور کرم سے ہمیں یہ نعمت عظمیٰ عطا فرمائی ہے کہ ہم انشاء اللہ تعالےٰ ایک متوسط ذہن کے لڑکے کو جس کی عمر ۵ سال سے کم نہ ہو چھ ماہ میں اس خوبی سے قرآن شریف پڑھا سکتے ہیں کہ عرصہ موعود کے انجام پر اگر امتحاناً بچے سے قرآن شریف سنا جاوے تو وہ صحت اور عمدگی سے سنا دیگا اور یہ امر قرآن شریف ہی تک محدود نہیں بلکہ ہر ایک اعراب دار عربی کتاب کو بآسانی پڑھ سکیگا۔ پس جو لوگ اپنی اولاد کو قرآن جیسی رحمت نور۔ ہدایت اور شفا سے بہرہ ور کرنا چاہتے ہیں وہ اپنی اولاد ہمارے پاس قادیان میں بھیجدیں یہ بھی ذکر کر دینا ضروری ہے کہ بچوں کو جناب حضرۃ حکیم الامت مولانا مولوی **نورالدین صاحب** کے قابل قدر مشوروں کے مطابق تربیت دی جاوے گی اور ان کی خوراک، رہائش وغیرہ میں صاحب موصوف کے مشورے مقدم ہوں گے اور بچوں کو نہایت نرمی محبت اور پیار سے ان کی عمر کے تقاضے کے مطابق نہایت عمدگی سے رکھا جاوے گا اور ان کی تعلیم و تربیت نہایت معقول طرز سے کیجاوے گی انشاء اللہ تعالیٰ وما توفیقنا الا باللہ

شرائط ذیل کی رعایت ہر صاحب کو لازمی ہوگی

(۱) داخلہ ایک روپیہ اور فیس ماہوار مبلغ عہ روپے ہوگی جو کل رقم ۶ ماہ کی پہلے سے حضرت حکیم الامت کے پاس یا جس صاحب کو وہ معتبر جانیں بطور امانت جمع کرا دینی چاہئے اگر اخلیام قرآن پر قدردان اس سے زیادہ قدردانی کریں گے تو بسر و چشم قبول کی جاوے گی۔

(۲) ہر ایک طالب علم کو چھ ماہ کی حاضری ضروری ہوگی ایام رخصت یا بیماری اس میں شامل نہ ہوں گے۔

(۳) انتظام سکونت اور خوراک وغیرہ مشتہرون کے ذمہ ہوگا مگر اس کے اخراجات پیشگی مبلغ للعہ ماہوار بطور امانت جمع کرانے ہوں گے جو فیس مقررہ سے علاوہ ہوں گے اور ان کا حساب ہر ماہ کے آخیر پر کر دیا جاویگا اس میں معمولی خوراک ملیگی خاص انتظام والوں سے زیادہ رقم وضع ہوگی۔

(۴) ہر ماہ کے اختتام پر لڑکوں کی ترقی کی رپورٹ مصدقہ جناب حکیم الامت طالبعلموں کے سرپرستوں کو بھیجی جایا کریگی۔

(۵) لوکل طالبعلموں کو اجازت ہوگی کہ وہ تعلیم کے علاوہ اوقات کو اپنے سرپرستوں کے منشاء کے مطابق صرف کریں

(۶) جو صاحب اپنے بچوں کو بھیجنا چاہیں وہ پہلے بچے کا نام وغیرہ اور داخلہ کا روپیہ بھیجدیں پھر جب درخواستوں کی کافی تعداد ہو جاویگی تو ان کو اطلاع دیجاوے گی کہ فلاں تاریخ تک بچوں کو قادیان میں پہنچا دیں

والسلام

تصدیق حکیم نورالدین صاحب ۔ جہاں تک میرا اپنا تجربہ اور علم ہے مجھے یقین ہے کہ دونوں صاحب بہت نیک ہیں انشاء اللہ بچوں کے لئے ان کے ساعی مشکور ہوں گے

المشتہران محمد اسمعیل و ماسٹر عبدالرحمن قادیانی

خواب کی تعبیر کا طریق

تعبیر کا بہتر طریق خیالات کا معلوم کرنا ہے کہ کس چیز میں کس شے کا گمان ہو سکتا ہے اور اس سے کیا مقصود ہوا کرتا ہے۔

(۱) کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ مسمیٰ سے اسم کی طرف ذہن منتقل ہوتا ہے جیسا ایک مرتبہ آنحضرت صلعم نے خواب میں اپنے آپ کو عقبہ بن رافع کے گھر میں دیکھا اور اسی خواب میں کوئی شخص آپ کے پاس ابن طاب (ایک خاص قسم کے چھوہارے) تازہ بتازہ لایا آنحضرت نے اس کی یہ تعبیر فرمائی کہ ہم دنیا میں رفعت یعنی سرفرازی اور آخرۃ میں عاقبت کیساتھ رہیں گے اور ہمارا دین طیب یعنی پاکیزہ ہوگا۔

(۲) کبھی دو چیزوں میں التزام ہوتا ہے اور ملزوم سے لازم کی طرف ذہن منتقل ہو جاتا ہے جیسے کوئی شخص خواب میں اگر تلوار دیکھے تو اس کی تعبیر قتال ہوگی۔

(۳) کبھی ایک وصف سے ایک ذات کیطرف جو اس وصف کے مناسب حال ہوتی ہے منتقل ہوتی ہے جیسے آنحضرت صلعم نے دو شخصوں کو جنہیں مال کی محبت غالب تھی خواب میں

نظم

نتیجہ طبع ہمیں مولوی نور رضا صاحب احمدی

الا بابن علی الا اولیٰ الاالبصر

طبعزاد مولانا مولوی نوردین صاحب احمدی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول کنجاہ ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بحمد خالق ارض و سما و لیل و نہار — بحمد خالق کون و مکان شہر و دیار
بحمد خالق ذرات و عالم ارواح — بحمد خالق وقت خزان و فصل بہار
بحمد او کہ فرستاد از پئے اصلاح — جناب فخر رسل برگزیدۂ ابرار
کہ در ازل پئے تسلیم و نصرتش کردند — ہمہ گروہ رسل پیش حق ز دل اقرار
خلاف وعدہ نکردند شان نصرتش — بعہد خویش نمودند برائے مہم اظہار
ستودہ کہ بتوصیفا و خدا فرمود — لوائے محمد و محمود و احمد مختار
یگانہ کہ قضا گفت شان او کہ تولی — باذن ایزد سبحان شفیع روز شمار
رساند فردۂ رحمت باہل صدق و یقین — نشاند ضرب تبرا سر اولی الانکار
چو دین حق ز وجودش گرفت اوج کمال — گذاشت خدمت دین برائمۂ اطہار
ولے بحکم منقدر بس زمر و ورزمان — ز کم توجہی اہل دین صغار و کبار
محل طعن شد اندر قیاس بیگانہ — محل مضحکہ شد بالمقابل اغیار
ضرورت است کہ آید نہ بہر کسر صلیب — کہ بر صفات مسیح است و محرم اسرار
قلم بدست بگیرد بجائے تیغ و سناں — بہ ترک حرب بتیغ قلم کند پیکار
رسید وقت ظہور امام حقانی — بر آسمان و زمین ست جملگی آثار
اگر نشان ز تفجیر بحر مے جوئی — چرا نظر نکنی سوئے کثرت انہار
شنیدہ کہ ہمیں سال در زمین حجاز — ز ریع راہ و سفر خود معطل است عشار
اگر یقین نداری تو بر نشان زمین — بہ بین کسوف و خسوف ستارۂ و مدار
بہ بین امام زمان راکہ در حفاظت دین — گذشتہ است ز حفظ خود و سر و دستار
قلم گرفت و قلم رد کر راست میگویم — مبارک اند کسانیکہ کردہ اند اقرار
فدا نمود ہمہ مال و جان لحب نبی — متاع عرض مصون را بدین کند ایثار
مخالف اند کہ دشنام و طعن میگویند — نظر کنند بسوئش بدیدۂ انکار
بعضو یا کہ خوش کردہ اند صد تکفیر — بخواستند کہ وے را کشند بر سر دار
ولے بحفظ خدا ہست این امام زمان — بعز عشق ایادی ز شان بیاد کار
غرض ازین ہمہ اتمام حجت است کنون — کہ بر مسیح عذر نیا بد نشان بروز شمار
چہ نیست طالب دنیا دو لے عوض خواہد — نہ اخفیا نمودہ معیشۃ این کار
خلاف شان کہ فروشند دین بہ ثمن قلیل — بہ گرد کردن غلات و درہم و دینار
کہ زہد و شان ہمہ مکر و ریب است — نوائے شان بہ اغانی بشکل مستغفار
نماز نیست کسے را کہ شغل نوا لیک — بحالتے سر سجادہ مے زند منقار
بے نماز چو خواہی بقادیان بردی — کہ ہست مورد ربہا و مظہر انوار
محل حل نکات کلام یزدانی — ملاذ مرجع مردم مہاجر و انصار

ہر آنکہ رفت بدار الامان بیاری بخت
شنیدہ کلمہ توحید از دہد بیدار

ص سو نیکو دو کنگن کی صورت دیکھا علی ہذا القیاس۔

خدا کی پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت مین داخل ہونے والون کی فہرست

نمبر شمار	نام	مقام	نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام	مقام
				میان فوجدار نمبردار (کوٹلی) صاحب سیالکوٹ	۷۳	میان محمد زمان صاحب	خوشحال گڈہ
۱	میان خوشی محمد صاحب	ضلع ... کالووال	۳۷	میان محمد حسین صاحب "	۷۴	میان نیاز اللہ صاحب	
۲	میان نور محمد صاحب	"	۳۸	میان مہر دین صاحب "	۷۵	میان عابد علی صاحب	بدوملی
۳	میان فتح محمد صاحب	"	۳۹	میان فضل دین صاحب	۷۶	میان نور بخش صاحب - پٹواری	گورداسپور
۴	میان علی محمد صاحب	"	۴۰	میان جھنڈا صاحب	۷۷	میان مولا بخش صاحب "	"
۵	میان شیر محمد صاحب	"	۴۱	میان جان محمد صاحب امیر ... ہوشیارپور	۷۸	میان حکم دین صاحب "	"
۶	میان محمد احسن صاحب	"	۴۲	میان علی حیدر صاحب (ضلع ڈیرہ ...) کوٹلہ	۷۹	میان مولا بخش "	"
۷	جنت دختر صاحبہ	"	۴۳	میان احمد دین صاحب عارف (پنڈی چیری)	۸۰	میان عطا محمد (چنو) بٹالہ	گورداسپور
۸	مسماۃ فاطمہ صاحبہ	"	۴۴	میان فضل عالم صاحب گجرات	۸۱	میان محمد بخش . ننگل	"
۹	میان الہی بخش صاحب	"	۴۵	مسماۃ شہزادی بیگم اہلیہ میان فضل عالم "	۸۲	میان کرم دین صاحب "	"
۱۰	میان کاکا صاحب	قادرآباد	۴۶	دختر "	۸۳	میان جلال الدین محلہ چابک سواران	لاہور
۱۱	میان غلام صاحب	"	۴۷	سعیدہ بیگم " "	۸۴	بالو پیر بخش صاحب -	پیر بخش والا
۱۲	میان گلاب صاحب	"	۴۸	میان وزیر محمد پسر "	۸۵	میان محمد اصاحب ننگل باغبان	
۱۳	میان نور محمد صاحب	"	۴۹	اہلیہ میان وزیر محمد صاحب "	۸۶	میان عمر دین صاحب "	
۱۴	میان کریم بخش صاحب	بھینی	۵۰	دختر " "	۸۷	میان شادی صاحب "	
۱۵	میان عبد الحق صاحب	قادیان	۵۱	اکبر علی صاحب	۸۸	میان محمد حسین صاحب "	
۱۶	میان کرم الدین صاحب		۵۲	میان اکہ بخش صاحب	۸۹	میان گوہر صاحب "	
۱۷	میان حسن محمد (تلونڈی)	جہونگیان	۵۳	میان محمد عالم صاحب	۹۰	میان پیران دتا صاحب "	
۱۸	میان دلدار صاحب		۵۴	میان مستری شرف دین صاحب (دہیرہ) شاہ پور	۹۱	میان نھقو صاحب "	
۱۹	میان عبد اللہ خان صاحب		۵۵	مسماۃ عمر بی بی والدہ ہدایت اللہ جہلم	۹۲	میان محمد بخش نمبردار	
۲۰	میان امیرا صاحب	تلونڈی جھنگلان	۵۶	میان کرم دین حجام (قلعہ لوہاران) سیالکوٹ	۹۳	میان رحمت علی صاحب	
۲۱	میان محمد دین صاحب		۵۷	میان محمد اسحاق صاحب محلہ ٹبہ "	۹۴	میان رحمان صاحب	
۲۲	میان نظام الدین صاحب (رانگہ)	امرتسر	۵۸	میان جان محمد صاحب	۹۵	میان فجا صاحب	نوان پنڈ
۲۳	میان محمد علی صاحب	قادیان	۵۹	میان خان محمد نمبردار گجرات	۹۶	میان عبد الحق صاحب احمد آباد	جہلم
۲۴	میان شاہ دین صاحب		۶۰	میان فضلدین صاحب	۹۷	میان شیر محمد صاحب	
۲۵	میان نور محمد صاحب	تلونڈی	۶۱	میان رحیم صاحب	۹۸	میان مہر دین صاحب	
۲۶	میان عمر الدین صاحب		۶۲	میان عبد الغنی صاحب لاہور	۹۹	میان کریم بخش صاحب	بھینی
۲۷	میان گلاب صاحب	نوان پنڈ	۶۳	میان محمد صاحب سردار بلیدوال ضلع لودیانہ	۱۰۰	میان مولا بخش صاحب	
۲۸	میان علی بخش صاحب		۶۴	میان شیر دین صاحب	۱۰۱	میان الہ دین صاحب	نوان پنڈ
۲۹	میان مہر دین صاحب		۶۵	میان نور محمد صاحب قلات	۱۰۲	میان جان محمد صاحب	بھینی
۳۰	میان سید وزیر شاہ صاحب		۶۶	میان سلطان محمد حجام جہلم	۱۰۳	میان نبی بخش	"
۳۱	کوٹلی حسن شاہ (رعیہ)	سیالکوٹ	۶۷	میان نبی بخش صاحب بٹالہ انارکلی	۱۰۴	میان شیخ نیاز اللہ صاحب شاہ جہان پور	
۳۲	میان کتھو صاحب		۰	شن ہوس			
۳۳	میان چودہری محمد بخش صاحب ظفروال سیالکوٹ		۶۹	میان محمد حسین طالب علم قلعہ دیدار سنگھ	۱۰۶	میان تفضل حسین خواہر زادہ مولوی	
			۷۰	میان تاج الدین صاحب سیالکوٹ	۱۰۷	غلام امام صاحب ریاست منی پور	
۳۴	میان کریم بخش صاحب (بازار ...)	سیالکوٹ	۷۱	میان عمر الدین صاحب	۱۰۸	میان مولا بخش صاحب	شاہجہانپور
۳۵	میان جلال الدین صاحب "	"	۷۲	میان خیر الدین صاحب (خوشحال گڈہ)	۱۰۹	میان سید سعید الدین صاحب	

گناہ صغیرہ وکبیرہ

اس کو سمجھنے کے لئے ایک عجیب نکتہ حضرت مخدومنا حکیم نورالدین صاحب نے درس قرآن مین بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے۔

کہ ہر ایک گناہ کے دو حصہ ہوتے ہین ایک حصہ ان گناہون کا ہوتا ہے جو کسی خاص گناہ کے ارتکاب کے واسطے ابتدائی یا راستہ مین آکر واقع ہوتے ہین اور گنہ گار کو ان کا اس آخری غرض کیلئے مرتکب گناہون کو صغیرہ گناہ کہا جاتا ہے اور جب وہ ان کو کرتا ہوا اس کی آخری حد تک پہنچ جاتا ہے جو اسکا اصل مقصود ہوتا ہے تو اُسے کبیرہ کہتے ہین

مثال - جیسے انسان اول بدنظری کرتا ہے اور ایک عورت پر نظر ڈالتا ہے اب اس سے شروع ہوتا ہے تو پھر راستہ مین اسکو اور گناہ کرنے پڑتے ہین نظر کے بعد زبان کو گناہ مین آلودہ کرتا ہے اور کسی سے پوچھتا ہے کہ یہ کہان رہتی ہے اور کون ہے کیسے اسکے ساتھ ملاقات ہوسکتی ہے اور اس ذریعہ سے ایک دوسرے شخص کو بھی گناہ مین مبتلا کرتا ہے پھر دوسرا شخص پتہ دیتا ہے وہ سنتا ہے اور کانون کو گناہ مین آلودہ کرتا ہے حتی کہ پھر مال ہاتھون سے خرچ کرتا ہے اور ہاتھون کے گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اسیطرح سے آلودہ ہوتا ہوا حتی کہ آخری حد یعنی زنا کاری کا مرتکب ہوتا ہے خاص زنا کو کبیرہ گناہ کہینگے اور اس کے متعلق جس قدر اس نے گناہ پہلے کئے وہ تمام صغیرہ ہون گے یہی حال چوری اور دیگر گناہون کا ہے کہ اول اس کے صغائر کا انسان مرتکب ہوتا ہے

انوار الاسلام پریس قادیان مین بابو محمد افضل پروپرائیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

نمبر ۱۷ | قادیان دار الامان ۵ مئی سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۷ صفر سنہ ۱۳۲۱ ہجری بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

۳ مئی سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین ٭

سیر

خواب کے اقسام ایک نو وارد صاحب نے سوال کیا کہ خواب کیا شے ہے میرے خیال مین تو یہ صرف خیالات انسانی ہین حقیقت مین کچھ نہین فرمایا کہ خواب کی تین قسمین ہین۔ نفسانی۔ شیطانی۔ رحمانی۔ نفسانی جسمین انسان کے اپنے نفس کے خیالات ہی متمثل ہو کر آتے ہین۔ جیسے بلی کو چھیچھڑون کے خواب شیطانی وہ جسمین شیطانی اور شہوانی جذبات ہی نظر آوین۔ رحمانی وہ جسمین اللہ تعالےٰ کی طرف سے خبرین دیجاتی ہین اور بشارتین دیجاتی ہین ٭

سوال ۔ کیا کسی بدکار آدمی کو بھی نیک خواب آتی ہے ٭

جواب ۔ فرمایا کہ ایک بدکار آدمی کو بھی نیک خواب آجاتی ہے کیونکہ فطرتاً کوئی بد نہین ہوتا خدا تعالیٰ فرماتا ہے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون تو جب عبادت کے واسطے سب کو پیدا کیا ہے سب کی فطرت مین نیکی بھی رکھی ہے اور خواب... نبوت کا حصہ بھی ہے اگر یہ نمونہ ہر ایک کو نہ دیا جاتا تو پھر نبوت کے مفہوم کو سمجھنا تکلیف مالا یطاق ہو جاتا کسکو علم غیب بتلایا جاتا وہ ہرگز نہ سمجھ سکتا۔ بادشاہ مصر جو کہ کافر تھا اسے سچی خواب آئی مگر آج کل سچی خواب کا انکار دراصل خدا کا انکار ہے اور اصل مین خدا ہے اور ضرور ہے اسی کی طرف سے بشارتین ہوتی ہین اور نیک خوابین آتی ہین اور وہ پوری بھی ہوتی ہین جس قدر انسان صدق اور راستی مین ترقی کرتا ہے ویسے ہی نیک اور مبشر رویا بھی آتے ہین ٭

حسن عقیدت کیسے حاصل ہو

سوال ۔ مین ایک مسلمان ہون اور مسلمانون کی اولاد ہون عام طور پر دنیا کو دیکھکر حسن عقیدہ کسی پر پیدا نہین ہوتی یہان کے لوگون کا طرز زندگی دیکھکر چاہتا ہون کہ حسن عقیدت ہو مگر پھر نہین ہوتی اس کی کیا وجہ اور کیا علاج ہے۔

جواب فرمایا کہ انسان ہمیشہ تجارب سے نتیجہ نکالتا ہے اور عقل انسانی بھی بذریعہ تجارب کے ترقی کرتی رہتی ہے مثلاً انسان جانتا ہے کہ آم کے درخت کا پھل میٹھا ہوتا ہے اور بعض درخت کے پھل کڑوے ہوتے ہین تو اس تجربہ کثیر سے اسے ایک فہم حاصل ہو جاویگا کہ آم کے پھل ضرور شیرین ہوتے ہین اسیطرح چونکہ تجربہ آج کل یہی ہوتا ہے کہ دنیا مین فسق وفجور اور مکر وفریب کا سلسلہ بڑھا ہوا ہے اسی لئے اس کا خیال بندھ جاتا ہے کہ ہر ایک فریبی اور مکار ہے۔ سابقہ تجارب اسے تعلیم دیتے ہین کہ...... ایسا ہی ہونا چاہئے اسی وجہ سے حسن عقیدت کی جگہ بدعقیدگی پیدا ہوتی ہے اور اسی لئے لوگ انبیاء پر بھی سوء ظن رکھتے آئے ہین موسیٰ کی وفات کو ۲ ہزار برس گذر چکے تھے تو آنحضرت صلعم مبعوث ہوئے اور اس زمانے مین بہت سے جھوٹے معجزات دکھانے والے اور دعوے کرنے والے پیدا ہوئے تھے لوگون کو ان کا تجربہ تھا جو ان جھوٹے مدعیون کے حق مین کہتے تھے یعنی ان ھذا الا شیئاً یراد کہ یہ تو دوکانداری ہے غرضیکہ انسان تجارب کے ذریعے سے بھول رہے ہین۔ خدا کے بندون کی معرفت کا ہونا یہ خدا کا خاص فضل ہے وہی معرفت دے تو پتہ لگتا ہے۔ دعا بہت کرے دعا کے سوا چارہ نہین ہان یہ امر ضروری ہے کہ استغنا نکرے کہ نیک اور بد کو ایک جیسا جانے اور کہے کہ جیسے برے درخت ہوتے ہین۔ ویسے ہی اچھے بھی ہوتے ہین۔ یہ ایک قاعدہ اپنی طرف سے ہرگز نہ بنانا چاہئے بلکہ نفس کو یہ سمجھانا چاہئے کہ اچھے بھی ضرور ہین۔ جب شیطان کا گروہ اس قدر دنیا مین موجود ہے تو کیا وجہ ہے کہ خدا کا گروہ بالکل ہی دنیا مین موجود نہ ہو

۔۔۔ عالم تاریک ہو کہ ۔۔۔ جاتے ہیں ؎

ان کل واعظوں میں علماء کی یہی حالت ہو ؎

واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر میکنند ـ چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند

حافظ نے بھی اسی مضمون کا ایک شعر لکھا ہو

۔۔ توبہ فرمایان چرا خود توبہ کمتر میکنند

اور غور سے دیکھا جاوے تو سچے کے بغیر جھوٹ کی کچھ رونق ہی نہیں ہوتی اگر اصلی سچا سونا چاندی نہ ہو تو جھوٹے ملمع سونے چاندی سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے ـ جس قدر انبیاء ہوئے ہیں سب کراہ سے آگے ہوئے ہیں ـ گروہوں اور مجلسوں سے ان کی طبیعت متنفر ہوتی ہو دنیا میں انقطاع اور اخلاص کا مادہ بہت ہوتا ہو ان کی بڑی آرزو ہوتی ہو کہ لوگ ان کی طرف رجوع نہ کریں مگر چونکہ خدا نے فطرۃ ایسی دی ہوئی ہوتی ہے کہ وہ بڑے بڑے کام کریں اس لئے ان کی عظمت جس قدر دنیا میں پھیلتی ہو وہ مکاید سے ہرگز نہیں پھیلتی بلکہ خود خدا پھیلاتا ہے ان کے مقابل کے کل مکائد پاش پاش ہوجاتے ہیں ان کے کام اعجاز اور پیشگوئیاں بے نظیر ہوتی ہیں اگر معجزات نہ ہوں تو طبائع پر بہت مشکلات پڑتے کیسی ہی طبیعت کثیف ہو مگر ان کو دیکھکر لوگ حیرت زدہ ہوجاتے ہیں ایک مخالف کا میرے پاس خط آیا کہ میں آپکا مخالف ہوں مگر آج کل مجھے یہ حیرانی ضرور ہو کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو اس قدر کامیابی اور ترقی کیوں ہو ـ دنیا میں انسان اندھا ہے جو مختصر تجارب سے نتیجہ نکالتا ہو مگر سچا نتیجہ اس وقت نکلتا ہو جب تمام شواہد کو یکجائی نظر سے دیکھا جاوے اگر خدا کی طرف سے آنے والے ماموروں کو ایسی بات نہ ملے تو پھر ان کی سچائی کا ثبوت کیا ہے شاہی سند اس کے پاس ضرور ہونی چاہیئے ـ آفتاب نکلا ہوا ہو اور کوئی اسے رات کہے تو کب تک کہہ سکتا ہو خدا کی طرف سے جو آتا ہو ـ وہ دلائل شواہد ـ آثار ـ اخبار ـ زمینی نشان ـ آسمانی نشان ـ سجاوک تائیدات ـ قبولیت وغیرہ لیکر آتا ہے اس کی اخلاقی حالت اور تعلق خدا سب اس کی سچائی پر دلالت کرتے ہیں اور اس کے لئے ایک میدان دلائل سے بھرا ہوا ہونا چاہیے ایک نیکدل اگر یقین کے لئے کافی ثبوت چاہے تو اسے فکر کرنے سے ملجاوینگے ؎

اگر اعتراض ہو کہ کل دنیا کے لوگ کیوں نہیں ایمان لاتے تو جواب یہ ہے کہ بعض لوگوں کی فطرت میں روشنی کم اور بدظنی کا مادہ زیادہ ہوتا ہے ـ موسیٰ علیہ السلام پر اعتراض ہوا ـ نشان دیکھ دیکھکر پھر ان کو جھٹلاتے رہے آنحضرۃ کو فریبی کہا ایسے لوگوں کی فطرۃ بد ہوا کرتی ہو اسی لئے کہا ہو ؎ اے بسا ابلیس آدم روئے ہست ـ پس بہر دستے نباید داد دست

یہ بھی نہ ہو کہ سبکو فریبی جان لے نہ بدظنی کو اتنا وسیع کرے کہ راستبازوں کے فیوض سے محروم رہے نہ اس قدر حسن ظن کہ ایک مکار اور فریبی کو بھی خدا رسیدہ جان لے سچے دل سے دعا کرتا رہے انبیاء وغیرہ خدا کی چادر کے نیچے ہوتے ہیں جب تک خدا نہ دکھاوے کوئی ان کو دیکھ نہیں سکتا ـ ابوجہل مکہ میں ہی رہتا تھا آنحضرۃ کا نشوونما دیکھتا رہا آپکی ساری زندگی دیکھی مگر پھر بھی ایمان نہ لایا ؎

کہتے ہیں کہ سلطان محمود ایک راجہ کو گرفتار کرکے اپنے ساتھ لے گیا وہ راجا کچھ عرصہ اس کے ساتھ رہ کر آخرکار اپنے مذہب اور اسلام کا مقابلہ کرکے مسلمان ہو گیا الگ خیمہ میں وہ رہا کرتا تھا ایک دن وہ بیٹھا ہوا رو رہا تھا کہ خیمہ کے پاس سے محمود گذرا اس نے رونے کی آواز سنی اندر آیا پوچھا اگر وطن یاد آیا ہو تو وہیں کا راجہ بنا کر بھیج دیتا ہوں اس نے کہا اب مجھے دنیا کی ہوس کوئی نہیں اس وقت مجھے یہ خیال آیا ہو کہ قیامت کے دن اگر یہ سوال ہوا کہ تو کیا مسلمان ہو کہ جب تک محمود نے چڑھائی نہ کی اور وہ گرفتار کرکے تجھکو نہ لایا جب تک تو مسلمان نہ ہوا کیا اچھا ہوتا کہ مجھے اس وقت ابتدا میں سمجھ آجاتا کہ اسلام سچا مذہب ہے ؎

نماز جنازہ

ایک صاحب نے پوچھا کہ ہمارے گاؤں میں طاعون ہے اور اکثر مخالف مکذب مرتے ہیں ان کا جنازہ پڑھا جاوے کہ نہ ـ فرمایا کہ یہ فرض کفایہ ہو اگر کنبہ میں سے ایک آدمی بھی چلا جاوے تو ہوجاتا ہے مگر اب یہاں ایک تو طاعون زدہ ہے کہ جس کے پاس جانے سے خدا روکتا ہے دوسرے وہ مخالف ہے خواہ مخواہ مداخلت جائز نہیں ہے خدا فرماتا ہو کہ تم ایسے لوگوں کو بالکل چھوڑ دو اگر وہ چاہیگا تو ان کو خود دوست بنا دیگا یعنی مسلمان ہوجاوینگے خدا نے منہاج نبوت پر اس سلسلہ کو چلایا ہے **مداہنہ** سے ہرگز فائدہ نہ ہوگا بلکہ اپنا حصہ ایمان کا بھی گنواؤگے

قبل از عشا

توبہ کا دروازہ بند ہونا

طاعون پر ذکر ہوا کہ بعض مقامات بالکل تباہ ہوگئے ہیں مگر پھر بھی وہاں کے لوگوں کی فسق و فجور کی وہی حالت ہے کوئی تبدیلی پاک نظر نہیں آتی فرمایا کہ سمجھ الٹی ہے توبہ کے دروازہ بند ہونے کے ایک یہ معنے بھی ہیں

کلام افضلہ

یہ ایک حضرۃ اقدس کا پرانا الہام ہے جو مسجد کے اوپر کے حصے میں لکھا ہوا تھا اور عمارتوں کے تغیر و تبدل کے وقت وہ نوشتہ قائم نہ رہ سکا فرمایا کہ اسے پھر لکھوایا جاوے اور نہیں معلوم کہ اس کے معنے کس قدر وسیع ہیں حضرۃ اقدس نے خواب میں دیکھا تھا کہ فرشتے اسے سبز روشنائی سے لکھ رہے ہیں ؎

۴ مئی ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے با جماعت ادا کیں

سیر

مہمانوں کے انتظام مہمان نوازی کی نسبت ذکر ہوا فرمایا میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہانتک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے اس سے پیشتر میں نے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتا تھا مگر جب سے بیماری نے ترقی کی اور پرہیزی کھانا کھانا پڑا تو پھر وہ التزام نہ رہا ساتھ ہی مہمانوں کی کثرت اس قدر ہو گئی کہ جگہ کافی نہ ہوتی تھی اس لئے بمجبوری علیحدگی ہوئی ہماری طرف سے ہر ایک کو اجازت ہے کہ اپنی تکلیف کو پیش کر دیا کرے بعض لوگ بیمار ہوتے ہیں ان کے واسطے الگ کھانے کا انتظام ہو سکتا ہو

قبل از عشا

ایک نوجوان مولوی صاحب کانپور سے تعلیم پاکر اپنے وطن ڈیرہ غازیخان کی طرف جارہے تھے کہ بعض تحریکات سے ان کو یہ خیال ہوا کہ تحقیق کے لئے قادیان بھی آ دیں چنانچہ وہ تشریف لائے اور ان کی ملاقات حکیم نورالدین صاحب سے ہوئی ـ حکیم صاحب نے ان کو کہا کہ آپ بہت استغفار کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ امر حق ظاہر کر دیوے بعد از نماز مغرب حکیم صاحب نے ان کی ملاقات حضرت اقدس سے کرائی اور عرض کی کہ یہ بعض امور کے جواب طلب کرنا چاہتے ہیں ـ اس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ انسان نے بعض باتیں بطور رسم وعادت کے اختیار کی ہوئی ہوتی ہیں ان کا چھوڑنا مشکل ہوتا ہے ـ رسمی خیالات کا وہ پابند ہوتا ہے جب تک انکا قلع قمع نہ کیا جاوے تو حقیقت سمجھ میں نہیں آتی یہی سر تھا کہ باوجود اس کے کہ ہمارے نبی صلعم کے اعلیٰ اصفیٰ طور پر روشن دلائل تھے مگر پھر بھی اس زمانہ کے کم بخت مولوی محروم ہی رہے ورنہ اور کیا باعث ہو سکتا ہے کہ ایک نبی کامل اور لاثانی آوے اور پھر نہ مانا جاوے وجہ یہی ہے جو ایک عادۃ نسل کی چلی آتی ہو وہ امر حق کو سمجھنے نہیں دیا کرتی اب اس وقت بھی طریق تبلیغ اختیار کرنیمین یہی مشکلات

پڑتے ہیں ؛

ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ ثبوت تین قسم سے باہر نہیں ہوتے اول نقلی طور پر جیسے جسکو خدا پر یقین ہے اور وہ قرآن کو خدا کا کلام جانتا ہے وہ ایک آیت سنکر کیا دلیری کریگا کہ اسکی تکذیب کرے صریح نص سے انکار مشکل ہے دوسرے ثبوت کا حصہ احادیث کا ہے وہ اس سے دوسرے نمبر پر ہے۔ تبھی است قائل ہے کہ قرآن شریف سے کسی طرح سے معارض نہ ہو کیونکہ حدیث کو تو نہ آنحضرت صلعم نے جمع کیا اور نہ اس مجموعہ کا نام رکھا احادیث کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ آج اہل اسلام کے ۷۳ فرقے ہیں جب سے لوگوں نے قرآن شریف کی طرف توجہ کم کر دی ہے جب سے یہ فرقے ہوئے ہیں قرآن جو ایک مبارک کتاب تھی اور جو ایک مجسم یقین تھا اس سے روگردانی کی تو یہ حال ہوا جو آج اہل اسلام کا دیکھتے ہو پھر اس سے اتر کر تیسرے درجہ پر خدا نے عقل دی ہے کہ اس سے شناخت کرے جیسے کہ دوزخی قیامت کے دن کہیں گے لو کنا نسمع او نعقل ماکنا فی اصحاب السعیر تو انسان کو چاہیئے کہ عقل سے غور سے کام لے اگر سوال ہو کہ مسیح علیہ السلام آسمان سے اتریں گے تو ہم کو اللہ تعالیٰ کی عادت میں یہ بات دکھلا دو کہ دو چار انسان اس جسم عنصری کے ساتھ آسمان سے آئے ہوں یہی خیال تو شرک کی جڑ ہے کہ مسیح علیہ السلام کے بارے میں ایک ایسی خصوصیت تجویز کی جاتی ہے جس کی نظیر کسی دوسرے نبیوں میں نہیں ہے پھر آخری حکم بھی اس کو مانا جاتا ہے گویا ام الشرک بات کو یہ لوگ مانتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ ہر ایک بات میں نظیر کا ہونا ضروری ہے اس سے پیشتر بھی یہ واقعہ پیش ہو چکا ہے کہ الیاس آسمان سے آوے گا اور پھر خود عیسیٰ علیہ السلام کے سامنے پیش ہوا اور ان کو وہی مشکل پیش آئی جو اس وقت آرہی ہے یہودیوں نے اس بات پر زور دیا کہ تجھ سے پیشتر الیاس کا بجسدہ آسمان سے آنا ضروری ہے آخر کار مسیح علیہ السلام کو بھی تاویل سے کام لینا پڑا اور اگر مسیح ؑ کا واقعی طور پر دنیا میں دوبارہ آنا ضروری ہے تو ان کا نبی ہونا بھی ثابت نہ ہوگا کیونکہ ان کی نبوۃ کا مدار تو الیاس کے آسمان پر سے آنے پر ہے اور وہ جب آئے تو مسیح بھی نبی نہ ہوئے۔

غرضیکہ جس امر کی نظیر نہ اول موجود ہو نہ آخر ہو تو وہ ایسی منفرد جزی ہوگی جو کسی طرح سے قابل تسلیم نہیں ہے اور بالکل بے دلیل ہے تیسرے ثبوت نشانات ہوتے ہیں وہ بھی ہر قسم کے یہاں موجود ہیں کیا بلحاظ مکان اور کیا بلحاظ زمان کے پھر آنحضرت صلعم کے جسقدر نشان اس زمانے کے لئے تھے وہ بھی سب پورے ہو چکے اب سوائے اوہام اور وساوس کے ان لوگوں کے پاس باقی کیا ہے ؛

اہل اسلام کا ۷۳ فرقے ہو جانا خود طبعًا اس امر کو چاہتا ہے کہ ایک حکم ہو ابھی وہ زمانہ بہت نہیں گذرا کہ وہابیوں نے مقلدوں کی تکفیر کی اور شیعوں نے سنیوں کی اور پھر خوارج نے ہر دو کی غرضیکہ اس تکفیر کا نتیجہ یہ ہے کہ کوئی مسلمان دنیا میں نہیں اور ان سب باتوں کی نسبت پیشگوئیاں اول سے موجود ہیں یہ بھی لکھا تھا کہ حکم آنے والا ہے بھلا اب بتلاؤ کہ جب ہر ایک نے ضد کر کے اپنی منوانی ہے تو پھر وہ حکم کس بات کا ہوگا اور جس کے یہ لوگ منتظر ہیں کہ وہ آسمان سے آوے گا تو قبول کریں گے تو وہ بھی اگر وہی کچھ سنیگا جو ہم سن رہے ہیں کیونکہ ہر ایک یہی کہیگا کہ میری مان لو گویا اس طرح سے اس کا وجود عدم وجود برابر ہے حکم کے معنے فیصلہ کرنے والا اس پر کسی قسم کا جبر نہیں ہو سکتا پرانی مدت مدید سے جو بات ذہن میں سمائی ہوئی ہے وہ ایک عادت ثانی کی صورت میں ہوتی ہے اس کا چھوٹنا مشکل ہوتا ہے خدا سے خوف ہو تو شاید سمجھ میں آوے فلما توفیتنی میں وہی توفی موجود ہے۔ آنحضرت صلعم کے حق میں تو اس کے معنے وفات کے لئے اور جہاں مسیح کا ذکر ہو تو وہاں آسمان پر اٹھائے جانے کے۔ غرض قرآن کو بوٹی بوٹی کرنا چاہتے ہیں ؛

سخت حیرت کا مقام ہے کہ ہمارے ہاتھ میں خدا کا کلام ہے ہم اس پر کسی شے کو فوقیت نہیں دیتے قرآن کے مخالف کوئی حدیث ہو تو اسے پلید اور خبیث اور گندی سے گندی خیال کریں گے مثلاً اگر کسی حدیث میں لکھا ہو کہ موسیٰ ابراہیم ؑ سے پیشتر ہوئے ہیں اور قرآن میں لکھا ہے کہ موسیٰ ؑ ابراہیم ؑ کے بعد ہوئے تو کیا ہم حدیث کو مان لیوین گے قرآن کو چھوڑنا دراصل ایمان کو چھوڑنا ہے ؛

سورہ فاتحہ میں بار بار غور کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ مفسرین کا بھی اس پر اتفاق ہے کہ مغضوب علیہم سے مراد یہودی مولوی اور ضالین سے مراد نصاریٰ مولوی ہیں ان دونوں کا اٹھانا کر دینے سے صریح اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ کوئی نہ کوئی شخص بروزی رنگ میں آنیوالا ہے غیر المغضوب وہ لوگ تھے جو مسیح ؑ سے سرکش ہوئے اور ضالین وہ جو محمد ؐ صلعم سے سرکش ہوئے پس اس لئے اس آنے والے میں دونوں رنگ ہوئے امت محمدیہ کو جو یہ دعا تعلیم کی تو معلوم ہوا کہ ان کے لئے یہ واقعہ پیش آنے والا ہے اور اس لئے یہ مقام جمع کر دیا گیا وہ دونوں رنگ اپنے اندر رکھیگا ؛

حکم کے ساتھ کسی کی پیش نہیں جاتی آنحضرت صلعم کے وقت یہودیوں کے اقوال اور ان کے احادیث تالمود وغیرہ کوئی شے نہیں تھی پھر جسکو خدا براہ راست اطلاع دیتا ہے وہ کیا کرے۔ ان لوگوں کی مانے یا خدا کی محدث خود کہتے ہیں کہ کسی حدیث کو صحیح یا موضوع کہنا ایک ظنی امر ہے

اس حالت میں ہماری ان لوگوں کے ساتھ کیونکر گفتگو ہو سکتی ہے یہ کہیں گے فلاں حدیث ہے فلاں روایت ہے اور ہمیں خود خدا بتلاتا ہے کہ یہ امر اس طرح ہے پس ہماری ان کی بحث ہی کیا ہے ہم ان کا رطب یابس لیکر کیا کریں خدا تو ہم سے ۳۰ سال سے کلام کرتا ہے ؛

۵ مئی سنہ ۱۹۰۳ء

آج پانچوں نمازیں حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کیں

سیر

نواب صاحب نے بیان کیا کہ رات کو میں نے خواب دیکھا کہ میں آپ سے سوال کر رہا ہوں کہ اگر آپکو عیسیٰ علیہ السلام تسلیم کیا جاوے اور ہم اس امر میں غلطی میں ہوں تو پھر آپ ذمہ وار ہیں۔

فرمایا کہ اگر ہم نے یہ بار اپنے ذمہ نہ لیا ہوتا تو کئی لاکھ انسانوں کی دعوۃ کیسے کرتے بلکہ خود خدا نے یہ ذمہ داری لی ہے۔ جو ہم سے انکار کرتا ہے تو پھر اسے تمام سلسلہ نبوۃ سے انکار کرنا پڑے گا مسیح علیہ السلام آئے تو اس کو نہ مانا اور یہ حجت پیش کی کہ اس سے پیشتر الیاس نے آنا ہے حضرۃ مسیح ؑ نے یہی جواب دیا کہ الیاس کی طبیعت اور خو پر یحیٰی آگیا ہے اور یہی الیاس کا آنا ہے غرض کہ اگر میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں تو پھر وہ نشان کیسے ظاہر ہوتے ہیں جو کہ مسیح کے لئے مقرر تھے آنحضرت صلعم جب تشریف لائے تو یہود کا یہی اعتراض تھا کہ وہ بنی اسرائیل میں ہوگا خدا اس کا جواب دیتا ہے کہ یہ اس کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے ہر ایک وقت پر عقلمند تو مانتے رہے اور بیوقوف ہمیشہ ضد کرتے رہے کہ سب باتیں پوری ہو لیں تو مانیں گے ؛

غیر المغضوب علیہم سے مراد مولوی ہیں کیونکہ ایسی باتوں میں اول نشانہ مولوی ہی ہوا کرتے ہیں دنیاداروں کو تو دین سے تعلق ہی کم ہوتا ہے جب سے یہ سلسلہ نبوۃ کا جاری ہے یہ اتفاق کبھی نہیں ہوا کہ مولویوں کے پاس جس قدر ذخیرہ رطب و یابس کا ہو وہ حرف بحرف پورا ہوا ہو دیکھ لو ان ہی باتوں سے اب تک یہودیوں نے نہ مسیح کو مانا نہ آنحضرت صلعم کو حق کو قبول کرنا ایک نعمت الٰہی ہے یہ ہر ایک کو نہیں ملا کرتی اس لئے ہمیشہ دعا کرنی چاہیئے کہ خدا اسے قبول کرنے کی توفیق عطا کرے۔

قبل از عشا

حضرت حکیم نور الدین صاحب نے عرض کی کہ ایک دہریہ صاحب میں

کہ رفع اور توفی کے اوپر کچھ اپنی مزید تسلی چاہتے ہیں اس پر حضرت اقدس نے ایک جامع تقریر کی جو تمام دلائل مندرجہ کتب حضرت اقدس دربارہ رفع و توفی کا خلاصہ تھا اور چونکہ یہ وہ مضمون ہے جو کہ ہر ایک تصنیف میں موجود ہے اس لئے ہم اس کا اعادہ نہیں کرتے ۔

۶۔ اپریل ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں

سیر

نواب صاحب نے دریافت کیا کہ گھنگر والے بالوں سے کیا مراد ہے۔ فرمایا کہ احادیث ایک ظنی شے ہے یہ ہرگز ثابت نہیں ہے کہ جو آنحضرت صلعم کے منہ سے نکلا ہو وہی ضبط ہوا ہو معلوم نہیں کہ اصل لفظ کیا تھا؟ پیشگوئیوں میں ہمیشہ استعارات ہوتے ہیں اور پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جب خبروں میں کوئی ایسی خبر موجود ہو جو ثابت شدہ واقعہ کے برخلاف ہو تو اسے بہرحال رد کرنا پڑیگا اس وقت جو فتنہ موجود ہے تم اس کی نظیر کسی زمانہ سابقہ میں دکھاؤ کہ کبھی ہوا ہے پھر سب سے بڑا فتنہ تو یہ ہے اور اسی کا دجال کا فتنہ بڑا رکھا گیا ہے اور دجال کے معنے بھی لغت سے معلوم ہوگئے تو اب شک کی کونسی جگہ باقی رہ گئی ہے۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ اگر استعارات صرف دجال کے معاملہ میں ہوتے اور کسی جگہ نہ ہوتے تو بھی کسی کو کلام ہوتا کہ تم کیوں تاویل کرتے ہو مگر دیکھنے سے پتہ لگتا ہے کہ خود قرآن شریف اور نیز احادیث بھی استعارات سے بھرے پڑے ہیں اور اس امر کی ضرورت ہے کہ ہر ایک استعارہ کی حقیقت کھولی جاوے کیا آج تک دنیا کو سب امور کسی نے جان لئے ہیں جو اس امر پر زور دیا جاتا ہے کہ ایک ایک لفظ کی حقیقت تبلاؤ دستور ہے کہ موٹے موٹے امور کو انسان سمجھ کر باقی کو اسی پر قیاس کر لیتا ہے ۔

توفی

توفی کا لفظ صرف انسانوں پر ہی آیا ہے دیگر حیوانات پر استعمال نہیں ہوا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت دہریہ طبع لوگ بھی تھے جو کہ حشر و نشر کے قائل نہ تھے ان کا اعتقاد تھا کہ کوئی شئے انسان کی باقی نہیں رہتی اس لفظ کو استعمال کر کے اللہ تعالیٰ نے بتلا دیا کہ روح کو ہم اپنی طرف قبض کر لیتے ہیں وہ باقی رہتی ہے قرآن اور حدیث میں جہاں کہیں یہ لفظ آیا ہے وہاں معنے قبض روح کے ہیں اس کے سوا اور کوئی معنے نہیں ہوتے

مراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب السلام و علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہٗ مفصلہ ذیل مضمون کو اپنے اخبار گوہر بار میں جگہ دیکر ممنون فرماویں ۔

مالیر کوٹلہ میں ایک احمدی خاتون کی تبلیغ

کوئی بیس روز سے یہاں ہمارے مکرم بھائی خواجہ کمال الدین صاحب احمدی وظیفہ خوار ریاست جموں و کشمیر تشریف لائے ہوئے ہیں ان کے ہمراہ ان کی بیوی ساتھ ہیں ہمیں پہلے تو خواجہ صاحب سے نیاز حاصل نہ تھا صرف روشناسی تھی اب یہاں ملنے اور بیٹھنے سے دل کھول کر باتیں ہوئیں اور حد درجہ کا اختلاط اور محبت جیسی دینی بھائیوں میں ہونی چاہئے بڑھ گئی اور سوچتے سوچتے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت کی تبلیغ کا سلسلہ چھڑ گیا کہ کن کن وسائل سے یہ اہم کام بسہولت انجام پذیر ہو سکتا ہے اتنائے تقریر میں معلوم ہوا کہ خواجہ صاحب کی بیوی صاحبہ سلسلہ کے مقاصد بتانے اور قرآن کریم کی حقائق و معارف کے بیان کرنے میں پوری بصیرت رکھتی ہیں ان کو خدا نے ایسا ملکہ دیا ہے کہ وہ ہر پہلو سے مستورات میں اپنا اثر علم و عمل دونوں سے ڈال سکتی ہیں اور اپنی خداداد طاقت اور لیاقت سے مخالفوں کا دم بند کر سکتی ہیں وہ حضرۃ حکیم الامتہ کی شاگرد خاص ہیں مدتوں تک ان کے آستانہ پر گری رہیں اور قرآن سیکھتی رہیں یہ معلوم کر کے مجھے از حد مسرت ہوئی ہمت بڑھ گئی ۔ دل میں تحریک پیدا ہو گئی اور خیال آیا کہ کوٹلہ کی پردہ نشین شریف عورتوں کو بوجوہ چند قرآن کریم کے معارف و حقائق کے سننے کا موقع بہت ہی کم ملا ہے اور ملتا ہے اگر ہماری قوم کی معزز اور مقتدر مستورات اس ہماری لائق بہن کی وعظ پر اثر تقریر ۔ دلگداز بیان اور دلکش طرز ادا کو سننا پسند کریں تو نہایت ہی مبارک ہو ۔ یہ بات دل میں ٹھان لی اور رب کے خدا کا نام تحریک شروع کی بس پھر کیا تھا مدتوں کے بھوکوں کو گویا آسمان سے مائدہ نازل ہوا ۔ چاروں طرف سے الجوع العطش کی آواز گونجنے لگی ۔

ہم کن الفاظ میں خداتعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ کس خوبصورتی اور خوش اسلوبی سے خواتین کوٹلہ نے قرآن کریم کے حقائق و معارف کا خیر مقدم کیا کسی نے سر پر رکھا اور کسی نے آنکھوں سے لگایا اور آخر سب نے سویدائے قلب میں جگہ دی ۔ مخالف اندھوں نے اس نور کو بجھانے میں کوشش اور اپنی شپرہ چشمی سے آنکھیں بند کیں اور دوسروں کو جو اس نور تبلیغ سے دلکو روشن کرنا چاہتے تھے اپنی طرح اندھا کرنا چاہا ۔ مگر وہ قادر اور مقتدر خدا جو اپنے بندوں کی نصرت کرتا اور ظلمات سے نور کی طرف رہنمائی فرماتا اور ان کے دشمنوں کو پامال کرتا ہے وہ ہمارے ساتھ تھا اور اس کی تائید کی مشعل ہر تیرہ و تاریک کوچہ میں ہمارے ساتھ تھی آخر روز روشن کی طرح یہ بات جگمگا اٹھی کہ قرآن ہی نور ہے شفا ہے جس لوگوں نے نے دیکھنا چھوڑ دیا تھا خواجہ صاحب کی بیوی نے جو

ہر دلعزیزی کوٹلہ کی مستورات میں صرف قرآن کریم کی پاک آیتیں پڑھکر اور

حضرت اقدس علیہ السلام کے دعوے کی تبلیغ کر کے حاصل کی ہے یہ حقیقت میں حضرت اقدس علیہ السلام کا معجزہ اور حضرت حکیم الامتہ مولانا مولوی نور الدین صاحب کی کرامت ہے

احمدی سلسلہ میں ایسی قرآن دان ۔ اور قرآن فہم للقرآن اور سنے القرآن خاتون ہم نے ابھی تک نہ دیکھی نہ سنی ۔

اے خدا تعالیٰ کے سچے مسیح تیری دعا ہائے نیم شبی و سحری سے خدا تعالیٰ ہماری عورتوں میں وہ نفخ روح کرے کہ ہر ایک مریم بنے اور پھر ان کی اولاد ..... پارسائی اور نیکی اور پاکدامنی میں ابن مریم ہو ..... ۔

اے مسیحا! یہ تیرے ہی انفاس طیبہ کا اثر ہے کہ کوٹلہ کی مستورات میں خواجہ کی بیوی امرہم کی قرآن خوانی سے تازہ روح آگئی اور ہم امید کرتے ہیں کہ اور بہت سی مردہ روحیں حیات جاوید پائیں گی ۔

ہم آخر میں احمدیہ سلسلہ کے اصحاب کی خدمتوں میں تحریک پیش کرتے ہیں کہ جب تک خدا کی فضل و کرم سے ہماری مستورات میں بہت سی ایسی خواتین پیدا ہوں جو اپنی دینی بہنوں کو اپنے اچھے نمونوں اخلاق و آداب محمدیہ و خصائل و اطوار احمدیہ کے ذریعے سے خواب غفلت سے بیدار کر سکیں اور قرآن کے ترجمہ اور تفسیر سے فائدہ پہونچا سکیں اور خدا تعالیٰ کے سچے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور ہدایت پر عملدرآمد کرنے کی تلقین اور تحریص دلائیں ہر ایک شہر کی احمدیہ جماعۃ کے سرگرم احباب ..... خواجہ صاحب کی فاضل بیوی کو ضرور موقعہ دیں کہ ان کی بیویاں اور بہو بیٹیاں ان کی وعظ نصیحت سے فائدہ اٹھاویں اور اس عمدہ اور مبارک نمونہ پر چلیں اور اپنے مردوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقاصد میں کامیاب ہونے میں ذریعہ بنیں ۔

ظاہری خود آرائی ۔ خود ستائی ۔ خودنمائی کے زیور کو اتار کر پھینکدیں اور تقویٰ طہارت اور عفت کے چمکدار اور بیش بہا زیور سے اپنی روحانی حسن و جمال کو مالا مال کریں ہم امید کرتے ہیں کہ **قوم احمدی** اس تحریک کی دل سے تائید کریگی اور اس کام کو عملی طور سے شروع کرنے کے لئے خواجہ صاحب سے بمقام جموں خط و کتابت کرے گی کیونکہ وہ ہر مقام میں تبلیغ کرنے کے لئے مستعد اور طیار ہیں

نواب محمد خان ثاقب از مالیر کوٹلہ

منارۃ المسیح اور اس کی مخالفت

ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کے توجہ طلب اور غور کے لائق

۲۸ مئی سنہ ۱۹۰۰ء کو حضرۃ حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ایک اشتہار منارۃ المسیح کی تعمیر کے متعلق اپنی جماعت کی اطلاع کی خاطر شائع ہوا تھا اور قریباً تین سال بعد **مسجد اقصیٰ** جو قادیان کے بازار میں واقع ہے اور جسکو حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے والد بزرگوار جناب میرزا غلام مرتضیٰ خان صاحب مرحوم رئیس قادیان نے تعمیر کرایا تھا کے مشرقی گوشہ پر اس مینار کا بنوایا جانا تجویز ہوا اور کام شروع ہو گیا لیکن اب ہم کو معلوم ہوا ہے کہ سنت اللہ کے موافق اس مینار کی تعمیر کی مخالفت کی جا رہی ہے اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور یا اور ذمہ وار حکام کو اس مینار کی تعمیر کی خیالی مضرتوں سے بدظن کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس لئے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اپنے فرض منصبی کے لحاظ سے جناب میجر ڈاکس صاحب کو اس مغالطہ سے بچانے کی کوشش کریں جو ان کو دیا جاتا ہے اور ہم صاحب موصوف کی بیدار مغزی اور معاملہ فہمی سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس معاملہ پر سرسری نظر نہ کرینگے بلکہ بغور اسکو دیکھینگے اور اصل معاملہ کی تہ تک پہونچکر مناسب نوٹس لینگے

ہم خیال کرتے ہیں کہ صاحب موصوف کو اس امر کی بخوبی اطلاع ہوگی کہ قادیان میں بعض لوگ اس قسم کے موجود ہیں جو مرزا صاحب کی مخالفت کرنا ضروری سمجھتے ہیں اور ہر معمولی اور ادنیٰ معاملہ کو ہندو مسلمانوں کا سوال بنا دینا ان کی اغراض میں داخل ہے چونکہ ہمیں یقین ہے کہ صاحب موصوف کے پاس اس قسم کے لوگوں کی ایک فہرست ہوگی اس لئے ہم ضروری نہیں سمجھتے کہ اس پر زیادہ بحث کریں اور تفصیل دیں لیکن ہاں اگر وہ پوچھنی چاہیں تو ہم ان کو اس قسم کے لوگوں کا تفصیل کے ساتھ علم دے سکتے ہیں۔

بہرحال منارۃ المسیح کی مخالفت کا شور جو بلند کیا جاتا ہے اس کی غرض بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ جناب میرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان اور آپ کی جماعت کو دکھ دیا جاوے صاحب موصوف اگر خود قادیان میں آئیں اور .... چند روز قیام کریں تو انہیں مفصل حالات یہاں کے معلوم ہو سکتے ہیں اور بحیثیت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ انہیں معلوم ہونے چاہئیں اب تک جو کچھ آپ کو معلوم ہوگا وہ محض خارجی اور درمیانی اطلاعوں کی بنا پر ہوگا۔

غور طلب امر منارۃ المسیح کی تعمیر کے متعلق یہ ہے کہ کیا یہ **منارۃ المسیح** کی تعمیر کسی مذہبی امر پر مبنی ہے یا نہیں؟ کیونکہ اگر منارۃ المسیح کی تعمیر **مذہبی** اصل پر مبنی ہے تو غالباً صاحب موصوف ... اس نکتہ پر پہونچ جاوینگے کہ مخالفت کرنیوالے محض گورنمنٹ کو بدنام کرنا چاہتے ہیں اور یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ وہ مذہبی امور میں باوجودیکہ مذہبی آزادی دی گئی ہے۔ دست اندازی کرتے ہیں جو بالکل غلط ہے۔ یہ منارہ ایک مذہبی اصل جو عظیم الشان پیشگوئی کے رنگ میں ہے تعمیر کیا جاتا ہے اور اس کے روکنے کی کوشش کرنا ایک کثیر التعداد جماعت کے مذہبی فیلنگس کو صدمہ پہونچانے کی کوشش کرنا ہے اور ہماری عبادات میں سدراہ ہونا ہے۔

یہ سوال کہ منارۃ المسیح کی تعمیر سے بے پردگی ہوگی یہ خود صاحب ڈپٹی کمشنر قانونی طور پر حل کر سکتے ہیں کیا اپنے مکان کے اندر تعمیرات محض اس بنا پر روکی جا سکتی ہیں کہ وہ کسی دوسرے کے مکان سے اونچی ہیں اگر یہ کوئی قانونی نکتہ ہے تو پھر لاہور امرتسر کی وہ تمام عظیم الشان بلند عمارتیں گورنمنٹ کو گرا دینی چاہئیں جن پر چڑھکر دوسروں کے گھروں میں نظر پڑ سکتی ہے ہم تفصیل کے ساتھ ان معاملات پر کسی دوسرے وقت

سردست ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ منارۃ المسیح مذہبی اصل کی بنا پر بنایا جاتا ہے دوسرے اس منارہ کی تعمیر سے **رفاہ عام** مقصود اور مد نظر ہے چنانچہ منارۃ المسیح کا جو اشتہار شائع کیا گیا ہے اس کے اغراض میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس منارہ کی دیوار کے کسی بہت اونچے حصے پر ایک بڑا لالٹین نصب کر دیا جاوے گا یہ روشنی علاوہ مسجد کے روشن کرنے کے انسانوں کی آنکھوں کو روشن کرنے کے لئے دور دور جاوے گی۔

اور ایک مطلب اسی منارہ سے یہ بھی ہوگا کہ اس منارہ کی دیوار کے کسی اونچے حصہ پر ایک بہت بڑا گھنٹہ جو چار سو یا پانسو روپے کی قیمت کا ہوگا نصب کر دیا جاوے گا تا نمازی لوگ اپنے وقت کو پہچان لیں اور نیز دوسرے انسانوں کو بھی اپنے وقت شناسی کی طرف توجہ ہو۔

یہ اغراض اس منارہ کی تعمیر کے متعلق ہیں غور کرنا چاہیئے کہ کیا یہ عام فائدے کے لئے ہیں یا نقصان کے لئے خاص کر یہ منارہ اسلام کے مذہبی رسوم میں سے ہے اور مسجد کے عام اغراض کی تکمیل اس کا مقصود ہے ہر ایک جگہ ہندوؤں نے اپنے مذہبی معبد بہت اونچے بنا رکھے ہیں اور مسلمانوں نے بھی اور گورنمنٹ عالیہ کے فیاضانہ آزادی نے ایسی عمارتوں کی نسبت ... خواہ وہ ہندوؤں کی طرف سے ہوں یا مسلمانوں کی طرف سے یا عیسائیوں کی طرف سے کوئی روک نہیں رکھی۔

اس مخالفت سے بجز اس کے اور کچھ غرض نہیں کہ سرکار کا وقت مفت ضائع کرایا جاوے اور ہماری جماعت کے مذہبی معتقدات کو صدمہ اور مالی نقصان پہونچایا جاوے اس لئے ہم صاحب ڈپٹی کمشنر سے امید کرتے ہیں کہ وہ کل امور پر کافی غور کر لیں گے۔ اور چونکہ عام طور پر ہر ایک قابض کسی زمین کا اسپر کوئی عمارت بنا سکتا ہے پھر وہ عمارتیں جو مذہبی رسوم کے واسطے کل برٹش انڈیا میں موجود ہیں ان پر اعتراض کرنے والے درحقیقت ایک مفسدہ کی بنیاد ڈالتے ہیں اور گورنمنٹ عالیہ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں جو غیر ممکن ہے اس لئے ہم صاحب موصوف کی خدمت میں مکرر عرض کرتے ہیں کہ وہ اس سوال پر جیسا کہ ان کی ذات سے امید کرتے ہیں نہایت دور اندیشی اور انصاف پسندی سے نگاہ کریں گے اور واقعات کی اصلیت معلوم کرنے کی کوشش کریں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فیس معاف

چونکہ نتیجہ امتحان انٹرنس نکل چکا ہے جسمین مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلباء رسالت میں سے چار پاس ہوئے ہیں اور ان چار میں سے ایک طالب علم ایسا بھی تھا جس نے گذشتہ سال امتحان مڈل پاس کیا تھا اور صرف ایک سال کی محنت سے اس نے انٹرنس پاس کر لیا ہے اسواسطے جیسا کہ پہلے سے اعلان کیا جا چکا ہے ۱۵ مئی کو انشاء اللہ کالج کی پہلی جماعت کھولی جائے گی لیکن فی الحال دو سال تک مدرسہ کے صیغہ کالج میں کوئی فیس نہیں لی جائے گی اور تعلیم دینیات۔ انگریزی فارسی فلاسفی ہسٹری۔ ریاضی کی ہوگی۔

المشتہر۔ محمد صادق عفی عنہ۔ سپرنٹنڈنٹ کالج تعلیم الاسلام قادیان ۱ مئی سنہ ۱۹۰۳ء

طاعون کے کارنامے ایک مراسلہ کے ذریعے سے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مین خط آپ کی خدمت مین ارسال کرتا ہون اور اضطراب مین جس کو مین بیان نہین کرسکتا آپ خود ہی اندازہ کرلین کہ ایسی حالتون مین انسان کے دل کی کیا کیفیت ہوتی ہے یہان طاعون ہے اور اپنا کام نہایت زور سے کر رہی ہے گویا کہ طاعون کا لفظ خود ایسا خطرناک ہے کہ آج کل تو اس کی تشریح کرنی فضول ہے مگر خانقاہ ڈوگران اور خانقاہ کے علاقہ کی طاعون اس قسم کی ہے کہ اس طاعون کے واسطے کوئی اور زیادہ خطرناک لفظ ہونا چاہیئے گو سیالکوٹ مین بھی طاعون ہی ہے ؀

اور ظفروال وغیرہ مین بھی بہت سخت طاعون رہی ہے مگر یہان کا حال تو یہ ہے کہ کوئی اور مقام اس نظیر کے واسطے پیش نہین کیا جا سکتا - جیسے کہ گرمیون مین جب لڑکے کثرت سے کنکوے اڑاتے ہین تو چارون طرف سے وہ کاٹا اور وہ کاٹا کی آوازین آتی ہین یہی حال یہان ہے یہان دنون کا حساب نہین بلکہ راتدن مین کوئی گھنٹہ خالی نہین جاتا جس مین کوئی نئی موت کا شور نہین اٹھتا - مرنے پہ لوگ روتے اور اقربا بین کرتے ہین مگر یہان کے مرنے والے کے واسطے کوئی رونے والا نہین جوان بیٹا مرتا ہے مگر باپ کو نہ تو رونا آتا ہے اور نہ ماں کو بین یاد آتے ہین وہ مردہ کو وہین پڑا چھوڑ کر خود کسی اور درخت کے نیچے جا بیٹھتے ہین اور اس جوان مرنے والے کے ساتھ ان کی صرف یہ ہمدردی ہے کہ وہ تلاش کرتے ہین کہ کوئی آدمی ملے تو اس کو صرف یہ پیغام دے دیوین کہ فلان جگہ ایک لاش پڑی ہے اس کو جلا دو یا دبا دو - دودھ پیتے بچون کو طاعون ہو جاتی ہے لیکن وہ ماں جو ذرا سی تکلیف میں بچے کو چوم کر چھاتی سے لگا لیتی تھی وہی اس کو گود سے نکال کر سڑک پر یا اگر بہت رحم اور درد ہوا تو کسی درخت کے نیچے اسکو تڑپنے کے واسطے رکھکر خود بھاگ گئی ہے اور یہ اتفاقی واقعات نہین بلکہ ہر روز یہی حالت ہے جو مین اپنی آنکھون سے دیکھتا ہون اور کانپ اٹھتا ہون کہ خدا جانے یہ کیا ہو رہا ہے اور خدا کیا کرنا چاہتا ہے اور اس مین شبہ نہین کہ اگر یہی حال رہا تو تو چند روز تک کوئی انسان کا بچہ یہان جیتا نظر نہ آوے گا انسان تو کیا مین چونکہ باہر جنگل مین کام کرتا ہون ہر صبح کئی سانپ دیکھتا ہون جو اپنی بلون سے نکل نکل کر باہر مرے پڑے ہین اور بعض مر رہے ہین اور اس مین شک نہین کہ وہ طاعون سے مرتے ہین ورنہ اس طرح سانپون کا خود بخود مرنا چہ معنے دارد - ایک ایک قدم پر مین حضرت اقدس کے الفاظ پوری ہوتے دیکھتا ہون اور خدا گواہ ہے کہ دنیا مجکو تاریک نظر آتی ہے اس وقت جب کہ مین دیکھتا ہون کہ باوجود یہ حال ہونے کے کسی بشر کو یہ خیال نہین آتا کہ یہ سب کچھ خدا کی طرف سے ہے ہان حیلہ سے تو سب کہتے ہین کہ جو خدا کی مرضی - مگر یہ الفاظ بھی اسطرح سے ادا نہین کرتے کہ واقعی ان کو یقین ہو کہ یہ خدا کی طرف سے ہے اور یہ خدا کر رہا ہے بلکہ ایک ٹھٹھے کے طور پر اور بعض وقت ساتھ گندی گالیان بھی نکالتے ہین اور خانقاہ مین جا جا کر اسطرح گڑگڑا کر اور سجدہ مین گر گر کر دعائین مانگتے ہین کہ میرا دل محسوس کرتا ہے کہ اس کثیر تعداد مین سے جو اس طرح خانقاہ مین گریہ زاری کرتے ہین اگر ایک بھی ایسے ہی سچے دل سے جیسے وہ خانقاہ مین جاتے ہین خدا کے سامنے رو دین تو خدا ضرور ضرور ان سے یہ آفت دور کر دیوے خانقاہ کے بڑے بڑے گنبد دیکھکر اور قبرون پر سبز سرخ کپڑے دیکھکر ان لوگونکو ایک منٹ کے واسطے یہ یقین نہین آتا کہ ان چیزون کے سامنے خدا کی بھی کوئی ہستی ہے یا نہین - بس دیکھتے ہی سجدے مین گرتے اور **یا حاجی دیوان یا حاجی دیوان کے نعرے مارتے اور روتے اور خاک مین لیٹتے** ہین بلکہ ساتھ چھوٹے معصوم بچے ہوتے ہین ان کو پکڑ پکڑ کر زبردستی ان کا ماتھا قبرون کے ساتھ رگڑتے ہین اور پھر وہ بچے جون جون زیادہ روتے اور چلاتے ہین تون تون ان بچارون کو زیادہ رگڑتے ہین اور ان سے ان کا مدعا یہ ہے کہ جب بچون کو تکلیف دیجاوے گی تو خانقاہ والے حاجی دیوان صاحب ضرور رحم کرین گے غرض کہ میری تو یہ حالت ہے کہ جب کثرت سے موتین چارون طرف دیکھتا ہون تو خواہ نخواہ کانپ جاتا ہون اور استغفار اور دعا کرتا ہون کہ یا اللہ اس آفت کو دور کر - مگر جب خانقاہ پر نظر پڑتی ہے اور خانقاہ کا نظارہ دیکھتا ہون جو کہ ہر وقت پیش نظر رہتا ہے تو پھر خواہ نخواہ میرے منہہ سے یہ الفاظ نکلتے ہین کہ یا اللہ واقعی یہ لوگ اسی قابل ہین - جب تک یہ عمارت تباہ نہ ہو یا یہ لوگ تیری طرف نہ مڑین چارون طرف آگ ہی آگ نظر آتی ہے اور چونکہ ہر وقت آنکھون کے سامنے یہی حالت رہتی ہے کہ دو ادھر مرے تو جھٹ دو اُسطرف مرے اُدھر سے ہٹے تو چار دائین طرف سے جا رہے ہین اور وہان سے آگے بڑھے تو چار دوسری طرف چلے جا رہے ہین یعنی کہ قیامت کا نمونہ نظر آ رہا ہے لوگ کہتے ہین کہ قیامت مین جیسا سورج سوا نیزہ پر آجاوے گا تو گرمی اور جلن سے بیتاب ہو کر سب بھاگین گے مگر جو مسجد[*] مین چلا جاوے گا وہ بچے گا لیکن یہان ان لوگون کے واسطے کوئی ٹھکانا نہین جس طرف بھاگتے ہین یا جس درخت کے نیچے جا بیٹھتے ہین کیونکہ درخت ہی ان کے گھر ہین وہان ہی موت منتظر بیٹھی ہوئی ہوتی ہے فصل پختہ ہو چکی ہے اور بالکل کٹنے کے قابل ہے بلکہ بعض کھیت تو خود بخود ٹوٹ ٹوٹ کر نیچے گر رہے ہین مگر کوئی ان کی خبر لینے والا نہین وہ کھیت جو زمینداروں نے بڑی محنت سے لگائے تھے اب جبکہ کاٹنے کا وقت ہے تو کسی انسان کے ہاتھ مین طاقت نہین رہی کہ ان کو کاٹے ہان چڑیان خدا نے اس کثرت سے بھیجدی ہین کہ چند دنون مین سوائے خالی پودون اور خوشون کے جس مین دانہ بالکل نہ ہون اور کچھ نظر نہین آوے گا دانے چڑیان کھا رہی ہین اور انسانون کو طاعون کھا رہی ہے نہ کوئی انسانون کو سنبھالنے والا اور نہ فصلون کو اور پھر غضب یہ کہ دن بدن کچھ زیادتی ہی ہے کمی نہین کوئی رات خالی نہین جاتی کہ ایک دو چھینٹے مینہ کے نہ پڑین اور بادل تو ہر وقت رہتے ہین - ہوا رائنن ہے سورج نظر ہی نہین پڑتا اور چارون طرف موت اور مردے ہی نظر آتے ہین - غرض کہ مین نے یہ سب کچھ اسواسطے لکھا ہے کہ تا آپ اس جگہ کی حالت کا اندازہ کرسکین - اور ان کے لئے درد بھرے دل سے دعا کرین اور مسجد مین بھی دعا کرا دین ؀

یہان اب ماتحتون سے لے کر افسرون تک سب بھاگ گئے ہین صرف مین ہی رہ گیا ہون ورنہ جہان جہان کسی کے سینگ سمائے ہین چلے گئے ہین اور جو چلے نہین گئے اور یہان موجود ہین وہ بھی باہر دور جنگلون مین اور باغون مین جا رہے ہین صرف شہر کا نظارہ دیکھنے کے واسطے شہر مین مین ہی باقی ہون جو ہر وقت دیکھ دیکھکر اور سہم سہم کر استغفار استغفار کرتا رہتا ہون

آج چونکہ طاعون نے ایک خاص حملہ کیا ہے اس واسطے بے چینی کی حالت مین لکھ رہا ہون خاص خانقاہ کے احاطے مین اور اُس احاطے کے متعلق جو بستی ہے جس مین قریبًا سو ڈیڑھ سو گھر کی آبادی ہے وہان طاعون نہین تھی

[*] اس مسجد سے مراد حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مسجد ہے ؀

جو سچے دل سے تلاش کرتے ہین وہ پاتے ہین

عبدالرحمن ولد غلام نبی صاحب رنگریز سکنہ ملتان کا عجیب خواب

جولائی سنہ ۱۹۰۱ مین جبکہ ڈیرہ غازیخان مین حضرۃ اقدس میرزا صاحب کی سخت مخالفت ہوتی تھی تو مین نے بعد پڑھنے کتاب ایام الصلح مصنفہ حضرۃ صاحب بارگاہ الٰہی مین دعا کی کہ اے اللہ اگر یہ شخص سچا ہے تو مجھے اس کے ساتھ کردے اگر جھوٹا ہے تو مجھے اس کے پھندے مین نہ پہنسائیو تب اس رات مجکو ایک رویا دکھلائی گئی جو کہ ذیل مین درج ہے۔

ایک چھوٹی سی مسجد ہے مین اس مین داخل ہوا ہون وقت عصر کا ہے لوگ باجماعت نماز پڑھ رہے تھے مین نے وضو کیا اور ان کی طرف چلا اور دیکھتا رہا اور کچھ دیر کے بعد کہا کہ ان لوگون کی عجب نماز ہے جس مین نہ رکوع ہے نہ سجود۔ تو ایک آواز آئی کہ نماز کا پڑہانے والا مرزا غلام احمد ہے اور اس کے پیچھے پڑہنے والے کل انبیاء مع خاتم النبین کے ہین میرے دل مین غیرت آئی کہ یہ امتی ہو کر نبیون کو نماز پڑہاتا ہے تو پھر آواز آئی کہ تجھے اس بات کی سمجھ نہین آتی یہ شخص دنیا مین کھڑا ہوا ہے اور تمام نبیون کی طرف سے ہے یا تمام نبیون کا ظل ہے۔ یہ شخص کہتا ہے کہ اے رب العزت اسلام کو بالا کر اور پیچھے تمام کھڑے ہوئے آمین کہتے ہین وہ اسمان سے سدہار چکے ہوئے ہین۔ اس اثنا مین مین نے دیکھا کہ حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ پر ایک شخص کھڑا ہوا ہے جسکے سر پر نہ صافہ ہے نہ گلے مین کرتہ۔ مین نے کہا کہ یہ عجیب بات ہے کہ اور سب نبی کپڑے پہنے ہوئے تھے مگر یہ شخص کون ہے نہ صافہ ہے نہ کرتا آواز آئی کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام ہین۔ صافہ تو عیسائی چھین کر لے گئے اور کرتہ مسلمانون نے اُتار لیا ہے یہ شخص (مرزا غلام احمد) اسے کپڑے پہنانے کو آیا ہے۔

عبدالرحمن ولد غلام نبی
رنگریز ملتانی

آریہ سماج چھینا کے سالانہ جلسہ مین ایک احمدی ممبر کے سوال جواب

یعنی مباحثہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

میان جمال الدین صاحب

پنڈت صاحب نے پرمانون کو قبضہ مین لانا کہا اور ان سے عبادت کروانے کا کوئی تسلی بخش جواب نہین دیا بجز اس کے کہ وہ مالک رازق ہے میرے خیال مین آریہ صاحبان کے ایسے اعتقاد سے خدا تعالےٰ نہ تو حقیقی رازق اور نہ حقیقی مالک ہو سکتا ہے رازق تو اس لئے نہین کہ جب وہ اپنے مرزوق کو پیدا نہین کر سکتا ویسا ہی ان کا رزق بھی پیدا نہین کر سکتا پہر کسطرح حقیقی رازق ہو۔ اور مالک اس لئے نہین کہ ہمارے ملک کے عرف مین مملوک دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو جدی ملکیت اور دوسری اپنی طاقت سے پیدا کی جا سکتی ہے سو خدا تعالےٰ کی یہ مملوک دونون قسمون سے باہر ہے جدی تو اس لئے نہین خدا کو جد سے ورثہ نہین ملا بلکہ وہ خود اپنی ذات مین خدا کے شریک ہین اور تو پیدا کرنے کی اس مین طاقت ہی نہین پھر کس طرح حقیقی مالک و رازق ہوا اور نہ وہ معبود بن سکتا ہے کیونکہ پنڈت صاحب فرماتے ہین کہ خدا سے آنند پہونچتا ہے کیا جس سے آنند پہونچتا ہے وہ خدا اور معبود بن سکتا ہے ہم دیکھتے ہین کہ زمیندارون کے مقدمات مین یا اور کسی مصائب شدیدہ کے وقت مین ایک دوسرے سے مدد پہونچتی ہے تو وہ اس کے شکریہ مین کہتے ہین کہ مجکو فلان شخص سے بڑا آنند پہونچا ہے کیا وہ بھی خدا ہو سکتا ہے۔ پنڈت جی نے خدا کی شناخت کی خوب راہ نکالی ہے۔ اور اسلام کے قرآن نے اس کا تسلی بخش جواب دیا ہے

یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون الذی جعل لکم الارض فراشا والسماء بناء وانزل من السماء ماء فاخرج بہ من الثمرات رزقا لکم تا آخر۔ اے لوگو تم خدا کی پوجا کرو کیونکہ اُس نے تم کو .... پیدا کیا بلکہ تم سے پہلے بھی پیدا کرتا رہا کہ تم خدا کی پوجا کر کے متقی ہو جاؤ۔ اس لئے میرا معبود بننا تم پر ثابت ہے کہ جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور آسمان کو چھت بنایا اور پھر بارش کی اور پھر اس سے تمہارے لئے رزق پیدا کیا یہ خدا تعالےٰ کے حقوق و احسان ہین جن سے انسان کو خدا کی پوجا کرنی پڑتی ہے۔ دوم جو قرآن شریف کا ترجمہ پیش کیا گیا یہ ہمارے لئے حجت نہین کیونکہ مین مرزا صاحب مسیح موعود کا پیرو ہون میرے لئے ان کا ترجمہ اور تفسیر حجت ہو سکتے ہین۔ نہ عام علماء کا۔ مکر کے معنے تدبیر دیکھو لغت تاج العروس جلد ۳ صفحہ ۵۴۰ المکر التدبیر۔ اس آیت شریف کے یہ معنے ہوئے کہ کفار نے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دکھ اور ایذا پہنچانے کے لئے پوشیدہ تدبیرین کین۔ خدا نے ایسی تدبیر کی کہ ان کو ایذا رسانی سے بچا لیا اور کامیاب کیا ان کو ناکام رکھا نیز سیاق سباق دیکھنے سے بھی ایسا ہی پتہ لگتا ہے نہ کوئی فریب ہے نہ دہوکہ ہے۔

پنڈت بخشی رام صاحب نے چند باتین معمولی کین

اسپر لالہ مرلیدھر صاحب نے فرمایا کہ ہم نے یہ قاعدہ باندہا تہا کہ تیس منٹ تک ایک سوال پر جواب الجواب خرچ ہووین اب ۴۰ منٹ گذر گئے ہین اب کوئی دوسرا سوال کرنا چاہئے اس پر خاکسار نے کہا کہ بہت بہتر مین دوسرا سوال نیوگ پر کرون گا۔

میان جمال الدین صاحب۔

دوسرا سوال نیوگ پر ہے اور وہ یہ ہے کہ جس عورت کا خاوند زندہ ہو اور وہ نیوگ یعنی جماع بھی کر سکتا ہو لیکن اس کی منی وغیرہ مین کیڑے نہ ہونے کے باعث اولاد نہ ہو سکے تو وید کے رو سے وہ اپنی بیوی کو اجازت خود دیوے کہ دوسرے غیر مرد کے پاس جا کر اولاد حاصل کر کے اس مرد کے لئے لاوے اور دس بچے تک ایسا کرے یعنی بیس پچیس برس تک غیر مردون سے ہمبستر ہوتی رہے شرط یہ ہے کہ اصلی خاوند کی خدمت مین کمربستہ رہے اعتراض یہ ہے کہ کیا کسی مرد کی فطرت اجازت دیتی ہے کہ اپنی نیک استری کو خود کہے کہ تو غیر مرد کے پاس ہمبستر ہونے کے لئے جا۔ اگر آریہ صاحبان کے نزدیک یہ وید مقدس کا حکم ہے تو آج تک کس کس نے اس حکم کی پیروی کی ہے ہمین اس مجمع مین اس کی فہرست دیوین۔

پنڈت بخشی رام صاحب

بیشک نیوگ ہمارے مین ہے لیکن جو عورت بدہوا ہو جاوے یعنی رانڈ ہو جاوے اور اس کو اولاد کا شوق یعنی خواہش ہو تو وہ بیشک شریف خاندان کا آدمی تلاش کر کے اولاد حاصل کرے اس کو کوئی دوش نہین بلکہ اس کے خاوند کا خاندان

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونے والوں کی فہرست

نمبر شمار	نام	مقام
۱	میاں علی محمد صاحب ولد صاحب دین صاحب	لوہڑہ
	صاحب دین صاحب	//
۲	میاں محمد صاحب ولد صاحب دین صاحب	//
	صاحب دین صاحب	//
۳	صاحب بی بی صاحبہ زوجہ صاحب دین صاحب	
۴	عالم خاتون دختر عالم صاحب	//
۵	بختاور زوجہ مراد صاحب	//
۶	میاں مراد صاحب ولد اسماعیل صاحب	//
۷	میاں ولی محمد ولد مراد صاحب	//
۸	میاں متلی صاحب ولد مراد صاحب	//
۹	میاں ولی داد ولد امیر دین صاحب	//
۱۰	میاں احمد ولد امیر الدین صاحب	//
۱۱	میاں بخش صاحب	//
۱۲	بھاگ بی بی صاحبہ زوجہ امیر دین صاحب	
۱۳	فاطمہ صاحبہ دختر امیر الدین	//
	زوجہ محمد ولد احمد صاحب	//
۱۴	فتح بی بی صاحبہ زوجہ ولی داد	//
۱۵	برخوردا ولد احمد ترکھان صاحب	
۱۶	میاں محمد صاحب ولد برخوردار صاحب	
۱۷	میاں الہ یار ولد برخوردار صاحب	//
۱۸	بخت بی بی زوجہ برخوردار صاحب	//
۱۹	علی محمد ولد جوایا صاحب ترکھان	//
۲۰	متلی ولد جوایا صاحب	//
۲۱	میاں مراد صاحب ولد جوایا صاحب	//
۲۲	میاں ... ولد فتو صاحب ترکھان	//
۲۳	میاں ولی داد ولد مراد صاحب	//
۲۴	محمد ترکھان صاحب ولد عالم صاحب	//
۲۵	میاں احمد ولد عالم ترکھان صاحب	//
۲۶	میاں ولی داد ولد عالم صاحب	//
۲۷	میاں جوایا ولد غلام صاحب	
۲۸	میاں محمد یار ولد جوایا صاحب	//
۲۹	میاں احمد یار ولد جوایا صاحب	//
۳۰	میاں مراد ولد غلام صاحب	//
۳۱	بھاگ بھری صاحبہ زوجہ مراد	//
۳۲	محمد کمرل صاحب ولد بہلول صاحب	//
۳۳	میاں احمد ولد زیادہ قوم بھنڈر	//
۳۴	مولوی مولا بخش صاحب ولد محمد دین صاحب	

نمبر شمار	نام	مقام
۳۵	میاں محمد دین ولد پیر محمد	لوہڑہ
۳۶	میاں اسمٰعیل صاحب ولد مولا بخش صاحب	
۳۷	میاں ابراہیم ولد //	//
۳۸	ست بھرائی والدہ امیر دین صاحب	
۳۹	میاں نور محمد صاحب	//
۴۰	میاں عبد المجید ولد نہنا صاحب — ضلع جالندھر تحصیل سلطان پور	بگھوڑائین
۴۲	میاں عبد القادر صاحب	//
۴۳	میاں عبد الرحمٰن صاحب	//
۴۴	زوجہ صاحبہ عبد المجید صاحب	//
۴۵	زوجہ صاحبہ میاں عبد القادر صاحب	//
۴۶	زوجہ میاں عبد الرحمٰن صاحب	//
۴۷	میاں جاہان صاحب ولد شرف صاحب	//
۴۸	زوجہ جاہان صاحب	//
۴۹	میاں نقو ولد رکھو صاحب	//
۵۰	زوجہ نقو صاحب	
۵۱	دختر میاں صاحب	
۵۲	میاں روڈا ولد محمد حسین صاحب	//
۵۳	میاں عبد الرحمٰن صاحب داماد مولوی محمد حسین صاحب	
۵۴	والدہ صاحبہ مولوی محمد حسین صاحب	
۵۵	میاں عبد الخالق صاحب	
۵۶	میاں عبد الحق صاحب	
۵۷	زوجہ مولوی محمد حسین صاحب	
۵۸	زوجہ میاں عبد الرحمٰن صاحب	
۵۹	زوجہ میاں عبد الخالق صاحب	
۶۰	دختر مولوی محمد حسین صاحب	
۶۱	میاں عبد الوہاب صاحب ولد علی محمد صاحب	
۶۲	میاں نہنا صاحب ولد روڈا صاحب	
۶۳	میاں شمس الدین صاحب	
۶۴	میاں مہتاب صاحب	
۶۵	میاں عبد الرحمٰن صاحب	
۶۶	میاں الہ دتا صاحب	
۶۷	میاں عبد اللطیف صاحب	
۶۸	میاں رحمت اللہ صاحب	
۶۹	میاں ہاشم خان صاحب	
۷۰	میاں نظام الدین صاحب	
۷۱	میاں الہ بخش صاحب	
۷۲	میاں قطب الدین صاحب	کپورتھلہ

نمبر شمار	نام	مقام
۷۳	میاں دہان (کپورتھلہ والی)	ریاست کپورتھلہ
۷۴	میاں محمد حسین صاحب	//
۷۵	میاں سوہندا صاحب (سانا)	ریاست پٹیالہ
۷۶	میاں پیر بخش صاحب	پٹیالہ
۷۷	میاں رحیم بخش صاحب	گجرات
۷۸	میاں محمد یار	ملتان
۷۹	بابو عبد الرحمٰن صاحب	شہر انبالہ
۸۰	میاں عبد الرحیم صاحب	//
۸۱	میاں عبد الحکیم صاحب	//
۸۲	میاں عبد المجید صاحب	//
۸۳	میاں عبد الحمید صاحب	//
۸۴	میاں الہ بندہ صاحب	//
۸۵	میاں جان محمد صاحب	//
۸۶	میاں غلام نبی صاحب	//
۸۷	میاں الہ بندہ ولد شادی	//
۸۸	میاں عبد الکریم صاحب	//
۸۹	میاں عبد الحق صاحب	//
۹۰	میاں شادی صاحب ولد بخو	//
۹۱	میاں احمد دین ولد عبد الرزاق صاحب	//
۹۲	میاں رحیم بخش صاحب	//
۹۳	میاں محمد رمضان صاحب	//
۹۴	میاں عبد الرحیم صاحب	//
۹۵	میاں رحمت اللہ صاحب	//
۹۶	میاں عبد اللہ صاحب	//
۹۷	میاں عبد العزیز صاحب	//
۹۸	میاں محمد رمضان صاحب	//
۹۹	میاں الہ بخش صاحب	//
۱۰۰	میاں عبد الحکیم صاحب	//
۱۰۱	میاں عبد الکریم صاحب	//
۱۰۲	زوجہ جمال الدین صاحب	سعد اللہ پور
۱۰۳	میاں کرم الدین صاحب	//
۱۰۴	میاں امام الدین صاحب	//
۱۰۵	میاں غلام محمد صاحب	//
۱۰۶	میاں محمد عالم صاحب	//
۱۰۷	میاں فضل احمد صاحب	//
۱۰۸	زوجہ میاں نظام الدین صاحب	//
۱۰۹	میاں امام الدین صاحب	بھیں
۱۱۰	فضل بی بی زوجہ امام الدین صاحب	//

نمبر شمار	نام	مقام
۱۱۱	حسن بی بی بنت امام الدین صاحب	بھیں
۱۱۲	میاں حسن دین صاحب	
۱۱۳	میاں مہر دین صاحب	
۱۱۴	مہر بی بی بنت الہ بخش صاحب	
۱۱۵	میاں محمد حسین ولد علی محمد	سعد اللہ پور
۱۱۶	میاں علی محمد صاحب ولد کرم الدین صاحب	
۱۱۷	کرم الدین صاحب	

المرقوم اسلام پریس قادیان میں منشی محمد افضل صاحب پروپرائٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

قیمت سالانہ پیشگی

(۱) ہندوستان مین ؏

(۲) ہندوستان سے باہر سے ؏

(۳) لوکل خریداروں سے ؏

(۴) اگر ایک ہفتہ پر تین پرچہ منگوائے جاوین تو فی خریدار ؏

(۵) خط وکتابت مین اپنے نمبر کا حوالہ ضرور دینا چاہئے

ضوابط

(۱) ہر جمعہ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے۔

(۲) تمام درخواستین بنام محمد افضل پروپرائیٹر آنی چاہئیں۔

(۳) اشتہارات کی اجرت کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے

(۴) ہر دریافت طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

نمبر ۱۸ | قادیان دارالامان ۲۲ مئی ۱۹۰۳ء مطابق ۲۴ صفر ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان علیہ السلام الرحمان

بقیہ ۶ مئی ۱۹۰۳ء

سوال۔ جب ایک شخص نے ایک بات تحصیل کی ہے تو دوبارہ اسی کے تحصیل کرنے سے کیا حاصل ہے؟

جواب۔ ہم اس اصول کو لا نسلم کہتے ہیں۔ یہ ٹھیک نہیں ہے قرآن مین لکھا ہے "قال الست بربکم قالوا بلیٰ" ...... یعنے جب ارواح سے خدا نے سوال کیا کہ مین تمہارا رب نہین ہون؟ تو وہ بولین کہ ہان! تو اب سوال ہو سکتا ہے کہ روحوں کو علم تو تھا پھر انبیاء کو خدا نے کیون بھیجا گویا تحصیل حاصل کرائی۔ یہ اصل مین غلطی ہے ایک تحصیل پھیکی ہوتی ہے ایک گاڑھی ہوتی ہے دونون مین فرق ہوتا ہے۔ وہ علم جو کہ نبیون سے ملتا ہے اس کی تین اقسام ہین۔ علم الیقین عین الیقین۔ حق الیقین۔ اس کی مثال یہ ہے جیسے ایک شخص دور سے دھوان دیکھے تو اُسے علم ہوگا کہ وہان آگ ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جہان آگ ہوتی ہے وہان دھوان بھی ہوتا ہے اور ہر ایک دوسرے کے لئے لازم ملزوم ہین۔ یہ بھی ایک قسم کا علم ہے جسکا نام علم الیقین ہے۔ مگر اور نزدیک جا کر وہ اس آگ کو آنکھون سے دیکھ لیتا ہے تو اسے عین الیقین کہتے ہین۔ پھر اگر اپنا ہاتھ اس آگ پر رکھ کر اس کی حرارت وغیرہ کو بھی دیکھ لیوے تو اسے کوئی شبہ اسکے بارے مین نہ رہیگا اور اس طرح سے جو علم اسے حاصل ہوگا اس کا نام حق الیقین ہوگا اب کیا ہم اسے تحصیل حاصل کہہ سکتے ہین؟ ہرگز نہین!

دراصل سائل کا مطلب یہ تھا کہ جس حالت مین ہمارے پاس قرآن موجود ہے تو اب ہمین بیعت کی کیا ضرورت ہے وہی نماز روزہ وہان ادا کرنا ہے وہی بلا بیعت ادا کرنا ہے گویا تحصیل حاصل ہے مگر حضرت اقدس نے کھول کر بتلا دیا کہ تحصیل کے مدارج ہین چنانچہ ...... اس فلسفہ کو سمجھ کر آخر سائل نے حضرت اقدس کی بیعت کر لی۔ (ایڈیٹر)

قبل از عشاء

وحی | وحی کا قاعدہ ہے کہ اگر اجمال ہو تو ساتھ ہی اس کی تفصیل بھی ہوتی ہے۔ مثلاً اگر نماز بتلائی گئی تو کشف مین اس کی صورت بھی بتلا دی۔ جب سے دنیا شروع ہے وحی سوائے کشفی حالت کے ہوتی ہی نہین ہے ورنہ پھر یہ اعتراض ہوگا کہ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خائن تھے یا اپنی طرف سے بنا کر بتلا دیا کرتے تھے بلکہ جس طرح خدا تعالےٰ ان کے دل مین ڈالتا تھا وہ دوسرے کے دل مین ڈال دیتے۔

۷ مئی ۱۹۰۳ء

آج حضرت اقدس باہر تشریف نہین لے گئے۔ پانچون نمازین آپ نے باجماعت ادا کین۔

قبل از عشاء

عورتون کے حقوق | فرمایا کہ عورتون کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہین کی مختصر الفاظ مین بیان فرما دیا ہے **ولہن مثل الذی علیہن** کہ جیسے مردون پر عورتون کے حقوق ہین ویسے ہی عورتون کے مردون پر ہین۔ بعض لوگون کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریون کو پاؤن کی جوتی کی طرح جانتے ہین اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہین۔ گالیان دیتے ہین۔ حقارت کی نظر سے دیکھتے ہین۔ اور پردہ کے حکم ایسے ناجائز طریق سے برتتے ہین کہ ان کو زندہ درگور کر دیتے ہین چاہیئے کہ بیویون سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستون کا ہوتا ہے انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتین ہوتی ہین اگر انہی سے اس کے تعلقات اچھے نہین ہین تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا سے صلح ہو۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ **خیرکم خیرکم لاہلہ** تم مین سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے۔

۸ مئی ۱۹۰۳ء بروز جمعہ

آج کی چارون نمازین اور جمعہ حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیا۔ سیر بباعث جمعہ ملتوی رہی۔

قبل از عشاء

"وہ یہ ظاہری تاک ہندی تھا تو اسلئے بھی کر لی تھی یا امیز قرآن شریف کی خصوصیت کیا ہے۔"

یہ ایک کلمہ ہے جو کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اول المکفرین کی قلم سے قرآن کریم کے شان مین لکھا ہے۔ اس پر حضرت اقدس

نے فرمایا کہ اس سے بڑھ کر کیا بے ادبی ہوگی کہ قرآن شریف کی آیات کو جو کہ ہر ایک پہلو اور ہر ایک رنگ کیا بلحاظ ظاہر اور کیا بلحاظ باطن کے معجزہ ہے تک بندی کہا جاتا ہے۔ جیسے قرآن شریف کا باطن معجزہ ہے ویسے اس کے ظاہر الفاظ اور ترتیب بھی معجزانہ ہے۔ اگر ہم اس کے ظاہر کو معجزہ نہ مانیں تو پھر باطن کے معجزہ ہونے کی دلیل کیا ہوگی ایک انسان کا اگر ظاہر ہی گندہ ناپاک اور خبیث ہوگا تو اس کی روحانی حالت کیسے اچھی ہوسکتی ہے۔ عوام الناس اور موٹی نظر والوں کے واسطے تو ظاہری خوبی ہی معجزہ ہوسکتی ہے اور چونکہ قرآن ہر ایک قسم کے طبقہ کے لوگوں کے واسطے ہے اس لئے ہر ایک رنگ میں یہ معجزہ ہے مامور من اللہ کی عداوت کا نتیجہ کفر تک پہونچا دیتا ہے +

۹ - مئی ۱۹۰۳ء

فجر کی نماز میں حضرت اقدسؑ تشریف نہیں لائے باقی نمازیں باجماعت ادا کیں۔ قبل از عشاء کوئی ذکر قابل نوٹ نہیں ہوا +

سیر

طاعون سے حفاظت | عام لوگوں کا خیال ہے کہ وبا سے بھاگنا نہ چاہئے یہ لوگ غلطی کرتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اگر وبا کا ابتدا ہو تو بھاگ جانا چاہیئے اور اگر کثرت سے ہو تو پھر نہیں بھاگنا چاہئے۔ جس جگہ وبا ابھی شروع نہیں ہوئی تب تلک اس حصہ والے اس کے اثر سے محفوظ ہوتے ہیں اور ان کا اختیار ہوتا ہے کہ اس سے الگ ہو جاویں۔ اور توبہ اور استغفار سے کام لیویں +

احمدی جماعت اور طاعون | یہ اللہ تعالےٰ کی سنت ہے۔ کہ نشان بھی ہوتے ہیں اور ان میں التباس بھی ہوتا ہے آنحضرت صلعم سے معجزہ مانگا گیا تو کہا کہ خدا قادر ہے۔ خواہ آسمان سے نشان دکھلاوے یا بعض کو بعض سے جنگ کرا کر نشان دکھاوے۔ چنانچہ جنگوں میں صحابہ بھی قتل ہوئے بعض کمزور ایمان والوں نے اعتراض کیا کہ اگر یہ عذاب ہے تو ہم میں سے لوگ کیوں مرتے ہیں اس پر خدا نے فرمایا۔ ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ وتلک الایام نداولہا بین الناس الخ

پس اگر ہماری جماعت میں سے کوئی بھی نہ مرے اور کل قومیں مرتی رہیں تو کل دنیا ایک ہی دفعہ راہ راست پر آجاوے اور بجز اسلام کے اور کوئی مذہب دنیا پر نہ رہے حتٰے کہ گورنمنٹوں کو بھی مسلمان ہونا پڑے۔ اور یہی سرّ تھا کہ آنحضرت صلعم کے صحابہ بھی فوت ہوئے تھے یہاں سلامتی کا حصہ نسبتاً ہماری طرف زیادہ رہے گا۔ براہین احمدیہ میں بھی لکھا ہے الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم۔ اب خدا جانے کہ کون ظلم سے خالی ہے۔ کسل اور غفلت بھی ظلم ہے۔ مگر تاہم دعا کرنا ضروری ہے۔ اس جماعت کا قطعاً محفوظ رہنا یہ الفاظ کہیں ہم نے نہیں لکھے اور نہ یہ سنت اللہ ہے اگر ایسا ہو تو پھر تو اکراہ فی الدین ہو جاتا ہے جب سے انبیاء پیدا ہوئے ہیں ایسا کبھی نہیں ہوا۔ احمقوں کو ان بھیدوں کی خبر نہیں۔ خدا کا وعدہ نسبتاً حفاظت کا ہے نہ کہ کلیتہً پھر یہ بھی دیکھ لینا چاہئے کہ اگر ہماری جماعت کا ایک مرتا ہے تو اس کے بدلے تین سو آجاتے ہیں۔ انجام ہمیشہ متقیوں کے واسطے ہی ہوتا ہے اگر خدا تعالےٰ ایسا کھلا کھلا فرق کر دیوے تو میں نہیں جانتا کہ مذہبی اختلاف ایک ذرہ بھر بھی رہ جاوے حالانکہ اس اختلاف کا قیامت تک ہونا ضروری ہے +

بعض لوگ ہماری جماعت میں سے بھی غلطی سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی نہ مریگا یہ انکو مغالطہ لگا ہے ایسا ہرگز ہو نہیں سکتا اگرچہ ایک حد تک خدا نے وعدے کئے ہوئے ہیں مگر ان کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ جماعت سے مطلقاً کوئی بھی نشانہ طاعون نہ ہو۔ یہ بات ہماری جماعت کو خوب یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ ہرگز نہیں ہے کہ تم میں سے کوئی بھی نہ مریگا + ہاں خدا تعالےٰ فرماتا ہے واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض پس جو شخص اپنے وجود کو نافع الناس بنا دینگے ان کی عمریں خدا زیادہ کریگا۔ خدا تعالےٰ کی مخلوق پر شفقت بہت کرو۔ اور حقوق العباد کی بجا آوری پورے طور پر بجا لانی چاہیئے +

اعتراض ہوا کہ نوح کی کشتی میں چڑھنے والے سب کے سب طاعون سے محفوظ رہے تھے تو کیا وجہ ہے جو لوگ یہاں بیعت میں ہیں وہ محفوظ نہ رہیں +

جواب۔ فرمایا کہ ہمارا سلسلہ آنحضرت صلعم کے سلسلہ کے قدم بر قدم ہے۔ نوح کے وقت ایمان کا دروازہ بند ہو چکا تھا اور اس وقت کوئی النباس ایمان کا نہ تھا۔ مگر اب ہے۔ نوح کے وقت یہ فیصلہ ہو چکا تھا کہ اب قوم تو ضرور ہلاک ہونے والی ہے خواہ ایمان لاوے خواہ نہ لاوے مگر آنحضرت کے وقت مہلت دی گئی کہ جو توبہ کرے گا۔ وہ بچ جاویگا۔ چنانچہ آنحضرت صلعم نے عین قتل کے وقت فرمایا کہ اگر کوئی ایمان لاوے تو تلوار روک لیجاوے۔ مگر نوح کی قوم کے واسطے تھا کہ صرف کشتی والے بچائے جاوینگے باقی سب تباہ اور ہلاک ہونگے وہ صورت خاص اور الگ تھی اور اعتراض تو خود نوح پر بھی تھا کہ اس نے کہا تھا کہ میرے اہل بچے رہیں گے مگر پھر بھی مخالفوں کو یہ کہنے کی گنجایش رہی کہ نوح اپنے بیٹے کو نہ بچا سکا۔ معلوم ہوتا ہے کہ نوح کو بھی شبہ پیدا ہوا تھا تب ہی تو ان کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے زجر ہوا۔ پھر دیکھو باوجود نبی ہونے کے ان کو دھوکا لگا اور یہ معاملہ اس طرح سے ہوا کہ مخالف تو درکنار خود نوحؑ کو ہی شکوک پیدا ہو گئے۔ خدا تعالےٰ اپنے رعب اور خوف کو دور نہیں کرنا چاہتا۔ اگر آج وہ کھلا وعدہ دیدے کہ جماعت میں سے کوئی نہ مریگا تو پھر اس کا خوف دلوں میں نہ رہے جہاں خاص گھر کا اس نے وعدہ کیا ہے کہ انی احافظ کل من فی الدار وہاں بھی ایک فقرہ ساتھ رکھ دیا ہے کہ الا الذین علوا باستکبار۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا رجوع کب ہوگا | فرمایا کہ دیکھو بچہ جب پیٹ میں ہوتا ہے تو اگرچہ زندہ ہوتا ہے مگر تاہم خوشی پر ہنس نہیں سکتا اور تکلیف پر رو نہیں سکتا۔ بلاؤ تو بولتا نہیں ہے مگر جب باہر آتا ہے تو اس کو حواس مل جاتے ہیں۔ ہنستا بھی ہے روتا بھی ہے۔ بلانے سے بولتا بھی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ زندگی جو کہ پیٹ میں تھی وہ اصلی اور حقیقی زندگی نہ تھی حواس اس میں نہ تھے۔ جب خدا ایک بات ڈالتا ہے۔ تو حواس آجاتے ہیں۔ یہی حال مولوی محمد حسین صاحب کا ہے جب خدا کیطرف سے کوئی بات دل میں ڈالی جاوے گی تو اسی وقت تبدیلی ہو جاوے گی +

جو بلائے جاتے ہیں وہ آتے ہیں اور جو بلائے نہیں جاتے وہ کفر میں ترقی کرتے ہیں اگر قرآن شریف نہ آتا تو ابوجہل اعلےٰ درجہ کے لوگوں میں شمار ہوتا۔ اسی طرح صدہا آدمیوں کو ہم صلحا سمجھتے ہیں مگر جب ان کے سامنے حق پیش کیا گیا اور انہوں نے انکار کیا تو معلوم ہوا کہ خدا کے نزدیک ان میں صلاحیت نہ تھی کسی کے باطن کا کسی کو کیا علم ہے مگر حق پیش کرنے پر حقیقت کھل جاتی ہے۔ کہ خدا کی آواز سننے والے کون ہیں اور اس سے انکار کرنے والے کون

غیر معمولی مجلس

[کل سے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر صاحب گورداسپور سے دورہ پر اور تحصیلدار صاحب بٹالہ سے مینار کی تعمیر کے ملاحظہ کے واسطے تشریف لائے ہوئے تھے حضرت اقدسؑ جب سیر سے واپس تشریف لائے تو کوئی آدھ گھنٹے کے بعد ہر دو عہدہ دار صاحبان نے حضرت اقدس سے ملاقات کی طاعون پر ذکر اذکار ہوتے رہے اور مینار کے متعلق بھی تحصیلدار صاحب نے چند امور استفسار کئے موقعہ پر جو کچھ حضرت اقدسؑ نے ارشاد فرمایا اسے ہم یکجائی طور پر درج کر دیتے ہیں + (ایڈیٹر)]

طاعون کے تجربہ کے سوال پر فرمایا کہ اس کے تجربہ کا موقعہ ابھی بہت ہے۔ حکمانے لکھا ہے کہ اس کا دورہ ستر ستر برس تک ہوا کرتا ہے بڑے بڑے حکماء نے پچاس ساٹھ برس تک اس کے دورہ کا مشاہدہ لکھا ہے لیکن خدا جانے کہ بعد میں اس کے کیا تجارب ہوں۔ یہ کہنا کہ تجربہ ہوا ہے کہ کھلی ہوا میں اس کے کیڑے زیادہ ہوتے ہیں ٹھیک نظر نہیں آتا۔ کیونکہ علاقہ بمبئی میں اس نے سب سے پہلے زیادہ حصہ شہر بمبئی کا ہی پسند کیا تھا شائد یہ بات بعد میں بدل گئے۔ ہم اس رائے کو اسوقت قبول کرتے ہیں جب طاعون کی رفتار بھی اسے قبول کرے جیسے حکام کے دورہ ہوتے ہیں اسی طرح اسکے بھی دورہ ہوتے ہیں۔ کسی جگہ پر عود کرتی ہے اور کسی جگہ نہیں۔ لیکن اس پر بھی زور نہیں دیا جا سکتا۔ شاید ایک ہی جگہ بار بار آ جاوے۔ پہلا تجربہ یہ ہے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ یہ اپنی عمر پوری کرکے خود بخود ہی چھوڑ جاتی ہے +

سوال ہوا کہ طاعون کا اصل باعث کیا ہے۔ فرمایا کہ میں اس مجلس میں اس کا ذکر اس لئے پسند نہیں کرتا کہ مذہبی رنگ کے مسائل کو لوگ کم سمجھتے ہیں حقیقت میں جو لوگ خدا پر ایمان لائے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ اس کی نافرمانی کا نتیجہ ہے۔ قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان اپنی عقل پر بہت بھروسہ کرتا ہے تو ہر شے کا انکار کر دیتا ہے حتے کہ خدا سے بھی منکر ہو جاتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ آج کل کے جنٹلمین دینی بات کرنے والے کو بیوقوف کہدیتے ہیں لیکن یقین ہے کہ اب زمانہ خود بخود مودب ہو جاویگا نرے ارضی اسباب ہی اس طاعون کے موجد نہیں ہیں آخر اس کے کیڑے کسی پیدا کرنے والے کی وجہ سے ہی پیدا ہوئے ہیں اور وہ زمانہ قریب ہے کہ لوگوں کو اسکی ہستی کا پتہ لگ جاوے گا۔ ابھی تک لوگوں کو عبرت کامل نہیں ہوئی ہے۔ طاعون کی گذشتہ چال سے پتہ لگتا ہے کہ اول عوام پر پھر خواص پر پھر ملوک پر حملہ کرتی ہے۔ اور اس کے اصل اسباب کا معما تو خدا خود ہی کھولیگا میں نے اس کی خبر آج سے ۲۲ سال پیشتر دی ہے۔ پھر سات سال کے بعد دی پھر اسوقت دی جبکہ ایک دو ضلعوں میں یہ تھی۔ قرآن میں انجیل میں دانیال نبی کی کتاب میں اس کا ذکر ہے غرضیکہ قبل از وقت ہم اسکی نسبت کھلکر بات نہیں کرتے کیونکہ اسپر ہنسی کی جاویگی جب خدا تعالے اسکا پورا دورہ خود ختم کریگا تو اسوقت آپ ہی لوگوں کو پتہ لگ جائے گا +

اطبا نے لکھا ہے کہ جب موسم جاڑے یا گرمی کی طرف حرکت کرتا ہے تو اسوقت یہ زیادہ ہوتی ہے مگر ابھی تو موسم اتنی شدت گرمی کا نہیں ہے لیکن اگر مئی کے گذرنے پر یہی حال رہا تو شائد یہ قاعدہ بھی ٹوٹ جاوے مگر اصل بات کا علم تو خدا تعالے ہی کو ہے +

اکثر جگہ چوہے کثرت سے مرتے ہیں تو وہاں طاعون کا اندیشہ ہوتا ہے مگر خدا کے فضل سے ہمارے گھر میں دو بلیاں ہیں اور وہ کوئی چوہا نہیں چھوڑتیں شائد یہ بھی خدا کی طرف سے ایک علاج ہو۔

سوال ہوا کہ پھر اس کا علاج کیا ہے۔

فرمایا۔ ہمارا تو یہ مذہب ہے کہ بجز تقوے طہارت اور رجوع الی اللہ کے اور کوئی چارہ نہیں گو لوگ اسے دیوانہ پن سمجھتے ہیں مگر بات یہ ہے کہ یہ دنیا خود بخود نہیں ہے ایک خالق اور مدبر کے ماتحت یہ چل رہی ہے جب وہ دیکھتا ہے کہ زمین پر پاپ اور گناہ بہت ہو گیا ہے تو وہ تنبیہ نازل کرتا ہے اور جب رجوع الی اللہ ہو تو پھر اُسے اٹھا لیتا ہے۔ لیکن دیکھا جاتا ہے کہ لوگ بہت بیباک ہیں اور ان کو ابھی تک کچھ پروا نہیں ہے +

سوال ہوا کہ مینار کیوں بنوایا جاتا ہے +

فرمایا کہ اس مینار کی تعمیر میں ایک یہ بھی برکت ہے کہ اسپر چڑھکر خدا کا نام لیا جاویگا اور جہاں خدا کا نام لیا جاتا ہے وہاں برکت ہوتی ہے۔ چنانچہ آج کل اسی لئے سکھوں نے بھی اذانیں دلوائی ہیں اور مسلمانوں کو اپنے گھروں میں بلاکر قرآن پڑھوایا ہے۔ پھر اسکے اوپر ایک لالٹین بھی نصب کی جاوے گی جس کی روشنی دور دور تک نظر آوے گی۔ سنا گیا ہے کہ روشنی سے بھی طاعونی مواد کا دفعیہ ہوتا ہے۔ اور ایک گھنٹہ بھی اسپر لگایا جاوے گا۔ اس کی بلندی کی نسبت ہم کہہ نہیں سکتے ابھی سرمایہ نہیں ہے۔ سرمایہ پر دیکھا جاوے گا کہ کسقدر بلند ہوگا یہ خیال بالکل غلط ہے کہ لوگ اُسپر چڑھکر چارپائیاں بچھاوینگے۔ کیونکہ ایک تو وہ مخروطی شکل کا ہوگا اور گھنٹہ کیوجہ سے اسے بند رکھا جاویگا کہ لوگ چڑھکر اسے خراب نہ کر دیویں +

مجھے حیرت ہے کہ یہاں کے ہندوؤں کیساتھ ہم نے آج تک برادرانہ برتاؤ رکھا ہے اور یہ لوگ ہمارے مینار کی تعمیر پر اس قدر جوش وخروش ظاہر کر رہے ہیں۔ اس مسجد کو ہمارے مرزا صاحب (والد صاحب) نے سات سو روپیہ کو خریدا تھا اور اس مینار کی تعمیر میں صرف مسجد ہی کے لئے مفید بات نہیں ہے بلکہ عوام کو بھی فائدہ ہے۔ یہ خیال کہ اس سے بے پردگی ہوگی یہ بھی غلط ہے۔ اب ہمارے سامنے ڈپٹی شنکرداس صاحب کا گھر ہے اور اس قدر اونچا ہے کہ آدمی اوپر چڑھے تو ہمارے گھر میں اس کی نظر برابر پڑتی ہے۔ تو کیا اب ہم کہیں کہ اسے گرا دیا جاوے بلکہ ہم چاہئے کہ اپنا پردہ خود کر لیویں ان لوگوں کو چاہئے تھا کہ مذہبی امور میں ہم سے دلبستگی ظاہر کرتے اور اس امر میں ہماری امداد کرتے اگر یہ لوگ اپنا معبد بلند کرنا چاہیں تو کیا ہم اسے روک سکتے ہیں +

یہ خیال کہ مسجد یہاں ہو اور مینار کہیں باہر ہو۔ ایک قسم کی ہنسی ہے اور اُس وقت قبولیت کے قابل ہے کہ اول مسجد باہر نکالدیجاوے پھر مینار بھی باہر ہو جاویگا اور یہ قبر ہمارے مرزا صاحب کی ہے انہوں نے نزول سے زمین خریدکر اس مسجد کو تعمیر کرایا تھا اور اپنی موت سے ۲۲ دن پہلے اپنی اس قبر کا نشان تبلایا کہ اس جگہ ہو +

مجھے ان لوگوں پر بار بار افسوس آتا ہے کہ ہمارے دل میں تو ان کی ہمدردی ہے۔ بیماریوں میں ہم ان کا علاج کرتے ہیں۔ ہر ایک ان کی مصیبت میں شریک ہوتے ہیں۔ انہی سے پوچھا جاوے کہ کبھی ان کے مذہبی معاملات میں ہمنے ان سے نقیض کی ہے۔ دنیاوی معاملات تو الگ ہوتے ہیں لیکن مذہبی معاملات میں شرافت کا برتاؤ ہوا کرتا ہے ان کو لازم تھا کہ ایسی باتیں نہ کرتے۔ جو آپس کی شکر رنجی کا موجب ہوتیں۔ اس مینار کی بنیاد پر گیارہ سو روپیہ خرچ آیا ہے اور تین برس سے اسکا ابتدائی کام شروع ہے چنانچہ الحکم میں اسکا اعلان موجود ہے اگر ہمارا چار ہزار روپیہ کا نقصان ہوا اور پھر ان کو یہ روپیہ ملجاوے تو بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ خیر ہمسائیوں کو فایدہ پہونچا۔ لیکن ابھی تو مینار خیالی پلاؤ ہے جوں جوں روپیہ آوے گا بنتا رہے گا۔ جب وہ مکمل ہو جاوے۔ اور پھر کوئی اعتراض کی بات ہو تو اعتراض ہو سکتا ہے + میں ایسا فعل کیوں کرنے لگا جس سے اوروں کو بھی نقصان ہو اور مجھے بھی۔ ہماری پردہ داری سب سے اعلے ہے۔ اگر کوئی مینار پر چڑھے گا تو جیسے اوروں کے گھر میں نظر پڑ سکتی ہے ویسی ہی ہمارے گھر میں بھی پڑ سکتی ہے تو کیا ہم گوارا کرینگے کہ یہ بات ہو۔ بہرحال جب یہ بن جاوے گا تو لوگ سمجھ لیوینگے کہ ان کو اس سے کسقدر فائدہ ہے +

۱۰ مئی ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں +

سیر

خدا کی قدرت ہے کہ ایکطرف بعض حسد والے پرلے درجے کے ہیں اور ایک طرف وہ ہیں کہ جو تھوڑی سی تحریک پر راہ راست پر آ جاتے ہیں +

ایک مامور کا زمانہ بھی ایک قسم کا حشر ہوتا ہے کیونکہ جیسے قیامت کے دن دوزخی اور بہشتی دو فریق ہو جاتے ہین ویسے ہی ایک مامور کے زمانہ مین بھی ہو جاتے ہین +

ایک پیشگوئی کا پورا ہونا اللہ تعالےٰ نے براہین مین جو پیشگوئی کی ہے وہ بڑی پیشگوئی ہے - فرمایا وجاعل الذین اتبعوا فوق الذین کفروا الی یوم القیامہ - اس مضمون کی آیت یا تو آنحضرت صلعم سے سات سو برس پیشتر نازل ہوئی یا آپ کے تیرہ سو برس بعد مجھ پر نازل ہوئی اور کیسی پوری ہو رہی ہے +

ابلیس اور شیطان کا وجود سوال ہوا کہ ابلیس ملائکہ سے تھا یا کون - فرمایا کہ عرب مین اس قسم کے استثنا ہوا کرتے ہین + صرف و نحو مین غور کرو تو اس قسم کی بہت سی نظیرین ملینگی - جیسے کہا کرتے ہین کہ میرے پاس ساری قوم آئی مگر گدھا نہ آیا تو اس سے یہ مراد نہین ہوتی کہ ساری قوم گدھا تھی اور کان من الجن کے یہ معنے ہین کہ ابلیس جنون سے تھا ملائکہ سے نہ تھا - ابلیس کا راز ایسا ہے کہ بجز آمنا و صدقنا کے انسان کو اور کچھ کہنا نہین پڑتا اللہ تعالےٰ نے اُس کو اقتدار تو نہین دیا مگر وہ وسوسہ اندازی بھی یہ بڑا راز ہے - جس طرح خدا کے ملائک انسان کو پاک مقدس اور مطہر بنا دیتے ہین اسی طرح یہ کوشش کرتا رہتا ہے کہ انسان ناپاک ہو جاوے - بعض جگہ یہ اپنی کوششون مین کامیاب بھی ہو جاتا ہے .... اللہ تعالےٰ کا منشا ہے کہ انسان کے اخلاق پاکیزہ ہون - تزکیہ نفس ہو - ابلیس کا مقابلہ یہ ہوتا ہے کہ وہ گندے ہو جاوین اور کوئی اخلاقی حالت انسان کی اچھی نہ ہو اور سراپا پلید ہو جاوے +

اس راز (ابلیس) کو انسان حاصل نہین کر سکتا کارخانہ قدرت کے یہ دوش بدوش چل رہا ہے لیکن آخرکار خدا کا منشا ہی غالب آتا ہے - ابلیس کیا شے ہے یہ ایک راز ہے اور اُن چار چیزون مین سے ہے جن کی کنہ اور کیفیت سے انسان عاجز ہے وہ یہ ہین - خدا - روح - ملائکہ - ابلیس - جو شخص روح یا خدا کو کچھ مانتا ہے تو اسکو دوسری چیزین بھی ماننی پڑتی ہین اور بجز جیسے کے اور کوئی معترض ہو نہین سکتا - روح جیسے آتی معلوم نہین ہوتی - ویسی ہی جاتی معلوم نہین ہوتی - جیسے انڈے کے بیچ مین روح آتی ہے اور بعض وقت بچہ بیچ مین ہی مر کر رہ جاتا ہے اور روح نکل جاتی ہے لیکن معلوم کسی کو نہین ہوتی پس یہ راز ہوتے ہین - انسان کو ان باتون کی کنہ دریافت کرنے مین نہ پڑنا چاہیئے - تقوےٰ اور اطاعت مین ترقی کرنی چاہیئے تو اس طرح خدا خود اس کی تسلی کر دیگا - مثلاً ہلیلہ قبض کو دور کرتا ہے - سم الفار ہلاک کرتا ہے - اب ہمین کیا ضرورت پڑی ہے کہ دریافت کرتے پھرین کہ ان مین کونسی شے ہے جو یہ اثر کرتی ہے - طبیب کا یہ کام ہے کہ ان کے خواص کو دریافت کرے اور یہ سوال کہ یہ خواص اس مین کیون مین اس کو حوالہ بخدا کرے یہ اس کی طاقت سے باہر ہے - جو شخص ہر ایک شے کی کنہ دریافت کرنا چاہتا ہے وہ احمق ہے - کسی چیز کے خواص کا معلوم کر لینا یہی اس کی اصلیت ہے +

اگر کوئی سوال کرے کہ شیطان دکھلاؤ تو کہدو کہ تمہارے اندر ہی اس کے خواص موجود ہین جیسے اکثر دیکھا جاتا ہے کہ انسان بیٹھے بٹھائے یک دفعہ ہی بدی مین ترقی کرنے لگجاتا ہے یہان تک کہ خدا سے منکر ہو جاتا ہے - اور کبھی نیکی مین ترقی کرنے لگتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے اندر دو کششین موجود ہین پس ان کا کوئی نہ کوئی محرک ضرور ہے باقی اشیاء کو بھی انسان نے اتنا ہی سمجھا ہے - سعادت کی یہ علامت ہے کہ خدا کی ہستی سے سیراب ہو کر اسکے موجود اور حاضر ناضر ہونے پر ایمان لاوے اور بڑی بات یہ ہے - کہ گناہ سے پرہیز کرے یہ بڑی آگ ہے اس سے بچنے کا کوئی چارہ بجز معرفت الٰہی کے اور کوئی نہین ہے +

بندہ چونکہ خدا کی معرفت کا محتاج ہے اس لئے خدا نے یہ دروازہ پورے طور پر کھولا ہوا ہے - جون جون اس راہ مین کوشش کریگا تون تون در رحمت اس پر کھلتا جاویگا دنیا مین ہزارون چیزین ایسی ہین کہ جن کی ہستی کی بھی ہمین خبر نہین ہے - پھر ایسی چیزون کے لیئے سرگردان ہونے سے کیا فائدہ - اور کونسی شے ہے کہ جس کی تحقیقات انسان نے پورے طور پر کرلی ہو جو شے خدا نے اسکے واسطے چندان مفید نہ سمجھی وہ پورے طور پر اسپر نہین کھولی - پس یہ جو ہر ایک شے کی حقیقت دریافت کرنا چاہتا ہے تو کیا خدا بننا چاہتا ہے - جس راہ پر انسان پہونچ نہین سکتا چاہیئے کہ اسے چھوڑ دیوے - انسان کو جو کچھ دیا گیا ہے اس پر قانع رہنا چاہیئے - اگر یہ توقع رکھے کہ آسمان کے درخت کا پھل آوے گا تو مین کھاؤن گا - اگرچہ اسکا ہاتھ بھی وہان نہین پہونچتا تو پھر وہ مجنون ہے - ہان جب خدا اس کی فطرت کو ایسا بنا دیگا کہ آسمان تک پہنچ سکے تو پھر آسمان کے درخت کے پھل بھی کھا سکیگا +

گناہ کیسے دور ہون گناہ سے انسان کس طرح بچ سکتا ہے اس کا یہ علاج تو بالکل نہین ہے جیسے عیسائیون نے مانا ہے کہ ایک کے سر مین درد ہو تو دوسرا اپنے سر مین پتھر مارے اور پہلے کا درد سر جاتا رہے دراصل بات یہ ہے کہ انسان کی ہر ایک فطرت جو کہ حد اعتدال سے بڑھ جاتی ہے وہی گناہ کا موجب ہوتی ہے اور رفتہ رفتہ پھر وہ عادت مین داخل ہو جاتی ہے اس پر سوال ہوتا ہے کہ یہ عادت دور ہو سکتی ہے کہ نہین - اکثر لوگون کا یہ اعتقاد ہے کہ یہ دور نہین ہو سکتی عیسائیون کا عقیدہ بھی ایسا ہی ہے کہ ہم نے جو کفارہ مانا ہے اُس سے انسان کے گناہ دور نہین ہوتے (یعنے انسان کی فطرت ایسی نہین بدلجاتی کہ آیندہ اس سے گناہ سرزد ہی نہ ہون) بلکہ اس سے یہ مراد ہے کہ مسیح کی شفاعت کے باعث گناہ انسان سے دور ہو جاوینگے - (یعنے گناہ کا نتیجہ جو آخرت مین عذاب ہے وہ نہ ہوگا -) چنانچہ اسلئے ان کو گناہون کے ارتکاب مین ترقی کا بہت موقعہ ملا ہے -

ہماری جماعت کو اسپر توجہ کرنی چاہیئے کہ ذرہ سا گناہ بھی بُرا ہے جو گردن پر سوار ہو جاوے وہ انسان کو دیوانہ بنا دیتا ہے اور رفتہ رفتہ انسان ادنےٰ سے اعلےٰ (یعنے صغیرہ سے کبیرہ) کیطرف چلا جاتا ہے - رعونت اور کبر بہت مخفی رنگ مین انسان کے اندر ہوتے ہین اور جب تک وہ اپنے آپ کو عاجز اور چھوٹا نہ سمجھے تب تک کب نجات پا سکتا ہے - کبیر نے کیا سچ کہا ہے ؎

بھلا ہوا ہم نیچ بھئے ہر کا کیا سلام
جے ہوتے گھر اوچ کے ملتا کہان بھگوان

یعنے شکر ہے کہ خدا نے ہمین چھوٹون مین بنایا ورنہ بڑے آدمیون کے گندے افعال میرے اندر ہوتے اور خدا نہ ملتا - جب لوگ اپنی اپنی ذات پر فخر کرتے تو کبیر اپنی قوم چمار پر نظر کر کے شکر کرتا - ایک نہایت کمزور بڑھیا کے ساتھ جب تک وہ اخلاق نہ برتے جو اعلےٰ درجہ کے آدمی کے ساتھ برتے جاتے ہین تب تک یہ خدا کی بادشاہت مین داخل نہین ہو سکتا اور قوتین تو انسان کی کبھی کبھی غلبہ کرتی ہین مگر رعونت اور نخوت ہر وقت اسپر سوار رہے +

جس قدر نیک اخلاق ہین تھوڑی سی کمی بیشی سے وہ بد اخلاقی مین داخل ہو جاتے ہین - خدا نے جو دروازہ کھولا ہے وہ ایک ہی ہے کہ دعا تذلل - گریہ زاری کرے اسی سے اس کا دامن پاک ہو سکتا ہے اور یہی علاج ہے کہ عظمت الٰہی کا اس پر اس قدر غلبہ ہو کہ اس کی بیجا حرکتون اور کامون اور قوتون کو جلا دیوے جس حالت مین کہ انسان دنیاوی مہلک چیزون سے ڈرتا ہے تو گناہ سے کیون نہین ڈرتا - شاید اسکا یہ خیال ہے کہ اگر گناہ کرلون تو کوئی حساب و کتاب لینے والا نہین - کیا اس کو یہ خبر نہین کہ خدا ہے جو اسے تباہ کر سکتا ہے - ایک رگ دہریت کی لوگونکے اندر ہے جبھی وہ گناہ کرتے ہین - کسی بدی کا موقعہ ملجاوے تو اسے سیر ہو کر پورا کرتے ہین اسی لئے حدیث مین آیا ہے کہ کوئی چور چوری نہین کرتا درحالیکہ وہ مومن ہو اور کوئی زانی زنا نہین کرتا درحالیکہ وہ مومن ہو - ان باتون سے نجات اسی وقت حاصل ہوتی ہے جب یہ معرفت پیدا ہو کہ خدا کا عذاب ایک چمکتی بجلی کی طرح گرتا ہے - اور اس کے سوا اور کوئی طریق نہین ہے کہ عظمت الٰہی دل پر اسقدر غالب آجاوے کہ وہ سب افعال بد اس کے اندر ہی اندر گداز ہو جاوین +

(باقی آیندہ)

درس قرآن شریف

جزو ۵ رکوع ۸

الم تر الی الذین قیل لہم کفوا ایدیکم واقیموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ - فلما کتب علیہم القتال اذا فریق منہم یخشون الناس کخشیۃ اللہ او اشد خشیۃ - وقالوا ربنا لم کتبت علینا القتال لولا اخرتنا الی اجل قریب قل متاع الدنیا قلیل والآخرۃ خیر لمن اتقے ولا تظلمون فتیلا -

کیا نہین دیکھا تو نے ان لوگون کو جنکو کہا گیا اپنے ہاتھ روک رکھو - نماز کو پڑھتے اور زکوٰۃ کو دیتے رہو پس جب ان کو لڑنے کا حکم دیا گیا اسوقت ایک فریق ان مین سے اللہ کے ڈر کی طرح لوگون سے ڈرتا ہے یا اس سے بھی زیادہ ڈرتا ہے اور وہ بول اٹہے کہا رب تو نے کیون لڑائی ہمارے ذمہ لگا دی - تھوڑی مدت تک ہمین کیون اور ڈھیل نہ دی - تو ان کو کہدے کہ دنیا کا فایدہ تو تھوڑا ہے اور جو تقوے کرتا ہے انجام اس کے لئے بہتر ہے اور کوئی ایک فتیلہ کے برابر بھی بے انصافی نہین کیا جاویگا +

بعض لوگ بڑے بڑے دعوے کیا کرتے ہین کہ ہم یون کرینگے وون کرینگے - اور اپنی جوانمردی اور بہادری کی ڈینگ مارا کرتے ہین لیکن یاد رکھو کہ ایسے متکبر کبھی اپنے دعوون کو پورا اور ثابت کرکے نہین دکھلایا کرتے - اور نہ دکھلا سکتے ہین - بدی کو چھوڑنا اور نیکی کو کرنا یہ صرف انسان کے اپنے اختیار مین نہین ہوا کرتا - بغیر اللہ تعالے کی مدد کے نہ انسان برائیون اور فضولیون کو چھوڑ سکتا ہے اور نہ کوئی بہادری کا کام کر سکتا ہے بدون حکم الٰہی - دعوے کرنے والے اکثر ناکام رہتے ہین - مین نے ایک جنگی افسر سے پوچھا کہ آپ کے لشکر مین بہادر اور بزدل کی کیا نشانی ہوا کرتی ہے اس نے کہا کہ میرا تجربہ ہے کہ جو سپاہی اکثر موچھون پر تاؤ دیتے رہتے ہین وہ عموماً میدان جنگ مین بزدلی ظاہر کرتے ہین اور جو سیدھے سادے ہین وہ لڑائی کے وقت شیر کی طرح حملہ کرتے ہین - غرض خوب سمجھ رکھو کہ جو لوگ بلاوجہ تکبر کرتے ہین اللہ تعالے ان کو عمل کی توفیق نہین دیا کرتا - یہان بھی اللہ تعالے نے اسی بات کا بیان کیا ہے کہ بعض لوگ اس قدر جلد باز تھے کہ ان کو کفوا ایدیکم کہنا پڑا - لیکن جب ان لڑنے کا حکم دیا گیا تو کہنے لگے لولا اخرتنا الی اجل قریب -

اس قسم کی لاف زنی وغیرہ کی غلطیان انسان مین جو ہوتی ہین ان کا علاج اور نیز ہر ایک مرض کا علاج کثرت سے استغفار اور لاحول پڑھنا ہے - خدا تعالے سے دعا مانگنی چاہیئے کہ وہ سابقہ گناہون کے بد نتائج سے محفوظ رکھے اور آیندہ بدی کے ارتکاب سے حفاظت بخشے -

استغفار اور لاحول کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ تیری قوۃ کے بغیر مین کوئی بدی نہین چھوڑ سکتا اور نہ تیری قوت کے بغیر کوئی نیکی کا کام کر سکتا ہون تب خدا نیکی کرنے کی توفیق بخشے گا - انسان پر مشکلات آتے ہین لیکن اللہ کے سوا کوئی مددگار نہین ہے -

مین خود بھی قرآن پڑھتا ہون اور تمکو بھی سناتا ہون - تم جانتے ہو کہ قرآن مین دو طرح کی راہین بیان کی ہین - ایک طرف انبیا اور متقین کا ذکر ہے اور ایک طرف فاسقون اور فاجرون کا بیان ہے - کہین گندے آدمیون کے برے انجام تبلائے ہین کہین بھلون کے نیک انجام دکھلائے ہین - پس مومن کا کام ہے کہ ان تمام راہون سے واقفیت حاصل کرے - کسی کو یہ خیال نہ گذرے کہ بعض وقت درس مین ایسی باتین بیان ہوتی ہین جن کی لڑکون کو خبر بھی نہین ہوتی اور جب بیان ہوتی ہین تو وہ ان سے آگاہ ہو جاتے ہین تو اس بدی کا ارتکاب کرتے ہین - ایسا خیال کرنا بے وقوفی ہے - میرے پاس ہزارون خط اس مضمون کے بھرے ہوئے آتے ہین - کہ ناواقفی کیوجہ سے ہم ہلاک ہو گئے - ناواقفی بہت بری بلا ہے - جو لڑکا ہم سے سُنے کہ زنا بھی کچھ شے ہے اور پھر اس سننے پر زناکاری شروع کردے اسکو تو پھر خدا اور رسول کی کلام سے بھی فائدہ نہین ہو سکتا صرف یہ کہتے رہنا کہ نیکی کرو نیکی کرو اور بدی کو چھوڑ دو یہ کوئی وعظ نہین ہے اور نہ اس سے سننے والیکو فائدہ ہوتا ہی فایدہ تو جب ہی ہوگا جب نیکی اور بدی کا علم ہوگا اور کسی بدی کے ارتکاب سے وہ اسوقت بچ سکیگا جب وہ جانتا ہوگا - کہ یہ بدی ہے - پھر اس قسم کے وعظ تو آدمی گرجون اور ٹھاکر دوارون مین بھی بیٹھکر کر سکتا ہے - جس سے بھلے اور برے دونون قسم کے آدمی خوش ہو جایا کرتے ہین اور کوئی مخالفت نہین ہوتی مخالفت اسی وقت شروع ہوتی ہے - جب کھول کھولکر بیان کیا جاوے اگر انبیا علیہم السلام ان باتونکو مفصل کھولکر بیان نہ کرتے تو کوئی انکا مخالف بھی نہ ہوتا - آنحضرت صلعم کی مخالفت اسی واسطے ہوئی کہ انہون نے مکہ والونکے عیوب کھول کر انپر ظاہر کردئے اگر عیوب بیان نکرین تو پھر اور کیا بیان کر سکتے ہین قوم لوط کی بداخلاقی اور ان کی تباہی کی نسبت اگر کچھ بیان کرنا ہو تو کیا اصل واقعہ کو چھوڑکر ہم کہدیا کرین کہ انہون نے کوئی بدی کی تھی اور ہلاک ہو گئے -

انجام ہمیشہ متقی کا ہی اچھا ہوا کرتا ہے - اور ہر ایک خیر کا وارث بھی متقی ہی ہوا کرتا ہے اور خدا تعالےٰ کسی کی حق تلفی نہین کیا کرتا (باقی آیندہ)

مراسلات

جناب اڈیٹر صاحب السلام علیکم - آپکے پچھلے ہفتہ کا اخبار میری نظر سے گذرا اس مین صفحہ ۱۱ پر ایک طاعون زدہ کی نجات کی سرخی کے نیچے جو مضمون چھپا ہوا تہا - وہ میرے ہی خط کا مضمون تہا جو مین نے آدوراں سے لکھا تہا - آپنے اس مضمون کے اخیر مین جو عبارت لکھی ہے کہ اس کے ساتھ دو مستورات اور بھی طاعون سے مبتلا تھین اور ان مین سے ایک فوت ہو گئی ہے اور دوسری کی خبر نہین - مین آپ کو اطلاع دیتا ہون کہ وہ ہیضہ سے مرگئی ہے اس کو طاعون نہ تھی - اور دوسری کو طاعون تھی وہ انیس ۱۹ دن بے ہوش پڑی رہی - آخر اس کو ایک رات خواب آئی - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی چارپائی پر آکر بیٹھے ہین اور آپ کے سر کے بال دھوئے ہوئے ہین اسی روز وہ اٹھکر بیٹھ گئی اور دن بدن آرام ہونے لگا - کسی کو امید نہ تھی کہ وہ بچ رہیگی حضرت جی نے خواب مین معجزانہ طور سے گویا مردہ کو زندہ کردیا جس روز حضرت جی خواب مین ملے اسی روز اس کو ہوش آگئی + مہربانی کرکے آپ اس کو اخبار مین درج کرین -

محمد حسین احمدی از لاہور
۹ - مئی سنہ ۱۹۰۳ء

کثرت ازدواج

خدا کے فضل سے اب وہ زمانہ بہت قریب ہے کہ اسلامی معاشرت کے اصول امریکہ اور یورپ مین رواج پاوین اور جسقدر اعتراض تکبر اور عناد سے اسلام پر کئے جاتے تھے اب وہ معترض خود انہی کا نشانہ ہین - یہ اسلام کی ایک بڑی فتح ہے - اور اس کے سچا اور منجانب اللہ مذہب ہونے کی ایک بیّن دلیل ہے - حال ہی مین پتہ لگا ہے کہ امریکہ اضلاع متحدہ مین یارمن عیسائیونکا ایک فرقہ ہے جو ایک سے زیادہ عورتون کے ساتھ نکاح کرنا جایز بتاتا ہے - اس فرقہ کی تعداد اس قدر بڑھ رہی ہے کہ ممالک متحدہ امریکہ کے بڑے بڑے ممبران خایف ہو رہے ہین +

اسی طرح عیسائیون کا ایک مذہبی فرقہ ملک کنیڈا مین پیدا ہوا ہے انکا خیال ہے کہ کوئی شخص ایماندار نہین رہ سکتا اگر وہ خدا کی اطاعت کے ساتھ ساتھ انسانی گورنمنٹ کی فرمانبرداری بھی اپنا فرض سمجھے وہ اسکے لئے بائیبل کا حوالہ دیتے ہین جہان لکھا ہے کہ ایک انسان دو مالکون کی تابعداری نہین کر سکتا - ان کا خیال ہے کہ انسانونکو پوری آزادی ملنی چاہیئے -

اس سوال پر کہ کیا وہ مسیح کو خدا کا بیٹا مانتے ہین یا نہین جواب ملتا ہے کہ ساری دنیا کے انسان خدا کی اولاد ہین

اس قریۃ کا نام ڈھوکو پور ہے۔

استفساروں کے جواب

خریدار ۳۵۱ - از سیالکوٹ۔

انہ لعلم للساعۃ اس کے متعلق جواب البدر مین شایع ہو چکا ہے اور وہ جواب ہے جو کہ اکثر معترضین کو حکیم صاحب نے دیکر ساکت کر دیا ہے۔ چنانچہ وہ البدر جلد ۲ نمبر ۴ صفحہ ۳۰ پر درج ہے۔ اگر آپ کے پاس البدر کا یہ نمبر موجود نہ ہو تو کسی دوسرے خریدار البدر سے سیالکوٹ مین لیکر مطالعہ فرمالیوین۔ نیز اس جلد کے صفحہ ۲۰۱ اور حضرت اقدس کی کتاب اعجاز احمدی کے صفحہ ۲۰ پر بھی اس کا ذکر ہے مطالعہ فرمالیوین +

خریدار ۲۷۹ - از لنگسگور۔

ماہواری رسالہ کی تجویز نے رجسٹر بیعت کو البدر سے بالکل علیحدہ کر دیا ہے اس لئے اب کسی دیگر انتظام ۔۔۔۔ کی ضرورت نہین رہی آپ کوشش فرما دین کہ ماہواری رسالہ کے خریدار پیدا ہون۔

البدر کے اجرا سے اصل غرض یہ ہے کہ جو ہمارے بھائی یہ استطاعت نہین رکھتے تھے کہ زیادہ قیمت پر کوئی اخبار خرید سکین اور اس طرح سے وہ اُن تمام استفادون کو محروم رہتے تھے جو کہ اپنے مرشد کے کلمات طیبات کے سننے سے یا پڑھنے سے ایک مخلص مرید کو حاصل ہوتے ہین۔ اور آیندہ کی ذریت کے لئے ایک عجیب ہدایت نامہ کا حکم رکھتے ہین وہ اس کم قیمت اخبار کو خرید کر اس بیش بہا نعمت سے فایدہ اٹھاوین اور البدر کم قیمت پرچہ ہونے کیوجہ سے کثرت سے اشاعت پاکر احمدی جماعت کی خدمت کر سکے۔ اور اس کم قیمت پرچہ کو خرید کر احمدی مشن کی دیگر دینی ضروریات مین مالی امداد کا زیادہ حصہ ایسے اصحاب حاصل کر سکین اور اسی لئے حضرت اقدس کے ملفوظات کا زیادہ حصہ حتی الوسع البدر مین دیا جاتا ہے +

موضع مُدہ کی نسبت حضرت مسیح موعودؑ کی ایک پیش گوئی کا پورا ہونا

۱۵ - نومبر سنہ ۱۹۰۲ء کو کتاب اعجاز احمدی مین حضرت اقدس نے موضع مدہ کے متعلق اپنے عربی قصیدہ مین ایک پیشگوئی کی تھی۔ جس مین صراحتًہ بتلایا گیا تھا کہ عنقریب مدہ کی زمین تباہ ہوگی۔ چنانچہ اس کتاب کے صفحہ ۵۰ پر اول شعر یہی ہے + ؎

ارى ارض مُدّ قد ارید تبارها

مین مد کی زمین کو دیکھتا ہون کہ اس کی تباہی نزدیک گئی

وغادرهم ربی کغصن تجذّر

اور میرے رب نے ان کو کٹی اونٹنی کیطرح کر دیا

سو الحمد للہ کہ وہ بات پوری ہو کر رہی۔ مدہ ایک ایسا مقام ہے کہ جس کی آبادی دو ڈھائی سو آدمی سے زیادہ نہین ہے۔ اور اب ان مین سے ۱۰۸ طاعون۔۔۔ سے ہلاک ہو چکے ہین اور ابھی طاعون نے اپنا خیمہ وہان سے اٹھایا نہین ہے۔ یہہ ہلاکت وہان نہ آتی اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس بتلائے ہوئے علاج پر عمل درآمد کیا جاتا اور اپنی شرارتون سے توبہ کی جاتی جو کہ آپنے اُسی قصیدہ کے صفحہ ۶۳ پر لکھا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ ؎

ولیس علاج الوقت الا اطاعتی

علاج وقت میری اطاعت ہے

اطیعون فالطاعون یُفنی ویُدحرُ

پس وہ یہی طاعون ہے کہ انکے ملک مین پہنچگئی ہے تا انکی آنکھین کھلین اور اسی قصیدہ مین صفحہ ۵۶ پر مُدہ کی نسبت دعا کے رنگ مین ایک اور پیشگوئی ہے۔ ؎

لقومٍ ہذی لا بارک اللہ مُدّہم

اس شخص نے ایک قوم کیخاطر کیلئے بکواس کی خدا انکے مُدّ کو برکت نہ دے

جہولٌ فادّی حق کذبٍ فابشروا

یہ شخص جاہل ہے اس نے دروغگوئی کا حق ادا کر دیا اسلئے وہ لوگ خوش ہو گئے

کاش کہ سوچنے والے سوچین اور دیکھنے والے دیکھین کہ کیا یہ ایک نشان صداقت کا نہین ہے۔ ابھی چند ماہ ہوئے کہ ہم نے اخبارون مین پڑھا تھا کہ ایک شخص نے بنگال مین دربار دہلی وغیرہ کی تقریب پر چند ایک پیشگوئیان کی تھین مگر ایک بھی پوری نہ ہوئی اور ادھر یہ پیشگوئی ہے کہ جس کا قائل اسے اپنی صداقت کا معیار ٹھہراتا ہے اور اپنی زندگی مین اپنے کلام کے پورے ہونے کا ثبوت دیتا ہے +

آریہ سماج لاہور پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عظیم الشان فتح

کبھی نصرت نہین ملتی درمولے سے گندونکو
کبھی ضائع نہین کرتا وہ اپنے پاک بندونکو

کچھ عرصہ سے لاہور کی آریہ سماج مین مسئلہ نیوگ اور طلاق پر بحث چل رہی تھی اور آخر کار ان کا مقابلہ احمدی جماعت لاہور سے ٹھن گیا تھا۔ چنانچہ ۳۰ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء کو جو مباحثہ اس برگزیدہ جماعت اور لاہور کی آریہ سماج کے مابین ہوا ہے اس مین خدا تعالے کے فضل و کرم سے احمدی جماعت کو بڑی بھاری کامیابی اور نصرت حاصل ہوئی ہے۔ اسلام کی طرف سے احمدی جماعت کے پرجوش مخلص نوجوان ہمارے بھائی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور تھے۔ آریہ سماج کو کامل یقین تھا کہ جیسے وہ ہمیشہ اصل بحث کو چھوڑ کر سفلہ نکتہ چینیون پر آجاتے ہین اور اس طرح سے خلاف واقعہ امور بیان کر کے عوام الناس کو دھوکا دے لیا کرتے ہین اب بھی وہ اس طرح کامیابی حاصل کر لینگے۔ مگر خالق کی نصرت جہان ہو وہان مخلوق کی کیا پیش چل سکتی ہے۔ ہمارے احمدی ہیرو ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے جو فیکٹس بیان کئے اُن کا کوئی جواب آریہ سماج سے بن نہ آیا اور اس نصرت کی چمک اسقدر تھی کہ آخر کار فریق مخالف نے اس امر کا اعتراف کیا کہ ان کی کلام محض ربانی تائید سے تھی +

ڈاکٹر صاحب نے کلام سے پیشتر جو بات بطور اصول مناظرہ کے پیش کی وہ بہت ہی قابل نوٹ ہے۔ اور جب کبھی کسی کو بحث کا موقعہ پیش آوے تو ضرور اسے پیش نظر رکھا جاوے اور مناظرہ کی یہ ایک عجیب کلید ہے جسے ہمارے امام علیہ الصلوۃ والسلام نے اس زمانہ مین پیش کیا ہے وہ بات یہ ہے کہ ہر ایک اہل مذہب جو اعتراض دوسرے کے مذہب پر کرے اس کی بنا اسکے اپنے مذہب کی مسلمہ الہامی کتب اور نیز ان کتب پر ہونی چاہیئے جن کو وہ فریق اپنے لئے پیش کرتا ہے۔ چنانچہ انہون نے بتلا دیا کہ ہم قرآن مجید کو مانتے ہین اور پھر صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو اس شرط پر کہ وہ قرآن مجید کے مخالف کوئی بات پیش نہ کرین اور آریون کی طرف سے ہم وید مانین گے اور ان کا وہ ترجمہ جو پنڈت دیانند صاحب نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش یا بھومکا مین کیا ہے اس شرط کو فریق مخالف نے بڑی خوشی سے قبول کیا اور اس کے بعد مسئلہ نیوگ کے بد نتائج اور بے غیرتی سے بھرے ہوئے مقاصد ستیارتھ پرکاش کے حوالہ سے پڑھکر سنائے گئے اور طلاق کی فلاسفی بیان کی گئی تو آریہ سماج والے دریائے ندامت مین غرق ہو گئے۔ آخر انکو اعتراف کرنا پڑا۔ کہ اب آیندہ ہم اہل اسلام سے مسئلہ طلاق و نیوگ مین گفتگو نہ کرینگے +

اس جلسہ سے پیشتر بذریعہ ایک مبشر رویا کے اللہ تعالے نے ڈاکٹر صاحب کو کامیابی کی خبر دیدی تھی جو انہون نے قبل از وقت احباب کو سنا دی تھی +

یہ جلسہ جس مین ایک فریق احمدی جماعت تھی بڑے حسن انتظام سے ہوا۔ اور آخر جلسہ مین سپرنٹنڈنٹ صاحب نے اعتراف کیا کہ یہ جلسہ بڑے امن وامان اور بلا کسی قسم کے شور وشر کے سرانجام ہوا ہے +

اس جلسہ کے مفصل حالات ہم انشاء اللہ اپنے رسالہ ماہوار مین دینگے۔ کیونکہ یہ ایک ایسا رسالہ ہوگا جس مین احمدی جماعت کی ہر ایک مقام کی کارروائی نئی اور پورانی درج ہوا کرے گی۔ اور آیندہ نسلون کیواسطے محفوظ رہے گی +

البدر

ماہواری رسالہ:۔ جس کا اشتہار ہم نے البدر کے گذشتہ نمبر کے ساتھ شایع کیا ہے اس کی نسبت تجویز ہوئی ہے کہ ایک صد درخواست کے آجانے پر اُسے جاری کردیا جائے گا۔ اور سب سے اول نمبر مین تبرکاً حضرت اقدس کے وہ تمام الہامات ایک رسالہ کی صورت مین یکجائی طور پر معہ ترجمہ کے درج ہونگے جو کہ آپ کی سب سے پہلی تصنیف کتاب براہین احمدیہ مین درج ہین۔ ہر الہام کے ساتھ اصل کتاب براہین کا صفحہ اور سطر کا حوالہ ہوگا تاکہ سند کامل ہو۔

ان مبارک الہامون مین وہ تمام خبرین جو آج پوری ہورہی ہین۔ آج سے ۲۲ سال پیشتر کی درج ہین اور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور منجانب اللہ ہونے پر ایک قوی دلیل ہے۔ اس لئے ان کا یکجائی طور پر ایک الگ کتاب کی صورت مین جمع کردینا خالی از منفعت نہ ہوگا۔ عربی عبارت پر اعراب بھی دئے جاوینگے تاکہ پڑھنے مین سہولت ہو۔ انگریزی الہامات کی عبارت انگریزی خط مین بھی لکھی جاوے گی۔ درخواست خریداری بہت جلد آنی چاہئین +

بقایاداران البدر:۔ مین نے کسی گذشتہ نمبر مین اپنے احباب کو بتلایا تھا کہ کس قدر روپیہ خریداران کے ذمہ بقایا ہے اور یہ بھی دکھلایا تھا کہ اس روپیہ کی وصولی پر آیندہ سال بھر اخبار کے چلنے کا مدار ہے۔ مین اپنے مہربان دوست سید مدثر شاہ صاحب اپیل نویس پشاور کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون کہ انہون نے البدر کی ضروریات کو واقعی طور پر محسوس کیا اور جسقدر خریدار انہون نے البدر کو اپنی سعی سے بہم پہونچائے تھے قریباً ان مین سے سب کا روپیہ وصول کرکے بذریعہ منی آرڈر روانہ کردیا ہے مین امید کرتا ہون کہ دیگر برادران احمدی بھی سید صاحب کی طرح کو عقد ہمت باندھکر اپنے ذمہ کی رقمون کو جلد تر ادا کردینگے مجھے اپنے احباب پر یہ بدظنی تو ہرگز نہین ہے کہ وہ ادا نہ کرینگے۔ صرف یہ خیال ہے کہ اگر اب اس سخت ضرورت کے وقت روپیہ وصول ہوجاوے تو بہت وقت پر کام آسکتا ہے

وقت پر قطرہ بہت ہے ابر خوش ہنگام کا
جل گیا جب کھیت مینہ برسا تو پھر کس کام کا

اسلئے بقایاداران ضرور اس امر کی فکر کرین کہ جلد تر اپنے ذمہ کی رقم ارسال کردیوین +

طبی نوٹ

(۱) آنکھ کے چھپرونکے نیچے اگر سفیدی زیادہ ہو تو قلت دم یعنی کمی خون جسم مین ہوگی + (۲) زبان اگر میلی زردی مائل ہو تو جگر کی بیماری اگر سفید ہو تو معدہ کی بیماری ہوگی۔ زبان کا جلدی اور خوب سخت نکلنا یا سست اور ٹھہر کر نکلنا قوت رجولیت کا پتہ دیتا ہے۔ (۳) لب کے تغیرات معقعد کے حالات سے خبر دیتے۔ مرجھائے ہوئے اور پپیڑے والے لب بواسیر والے کے ہوتے ہین۔ مریض اگر لب پر زبان پھیرے تو سمجھو کہ کیڑون کی بیماری ہے۔ (۴) بدہضمی اور سر درد والے کے دانتون کو دیکھنا چاہئے دانتون اور مسوڑھون کی خرابی سے اکثر سر درد ہوا کرتا ہے + (۵) جو مرگیان اور جنون سر کی بناوٹ سے تعلق رکھتے ہین وہ عموماً لاعلاج ہوتے ہین +

(۶) سینہ کی ساخت ایسی ہونی چاہئیے کہ پسلیاں اوپر کی جانب کھچی ہوئی ہون اور ان مین اور پستان مین فاصلہ ۳ یا ۴ انگل کا ہو اگر اسکے برخلاف ہو تو سمجھو کہ ضعف قلب ہے +

سینہ مین (آلہ) کی مشق اول تندرستو نپر کرنی پھر بیمارون پر خود ہی فرق معلوم ہوجاتا ہے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی

نظم

(از منشی گلاب الدین مدرس رہتاس)

چڑھا قادیان مین ہدایت کا سورج / ولایت کا سورج نبوت کا سورج

گئی رات کالی ہوئی صبح صادق / ہوا نفس و اخیار کے سب مطابق

ہوا پیدا کیا میرزا قادیان مین / چمک اوٹھا نور خدا قادیان مین

وہ احمد وہ عیسے ہے روحانیت مین / مکمل کمالات انسانیت مین

پیام الٰہی سنایا ہے سب کو / طرف مائدہ کے بلایا ہے سب کو

خنازیر مارے صلیبون کو توڑا / دکھائی وہ جرأت کہ منہ سب کا موڑا

فنا فی النبی ہوکے یہ نور پایا / اسے سمجھو اصلی نبوت کا سایا

طفیل محمد ملی ہے یہ نعمت / غلامی احمد کی ہے ساری برکت

نبی سے ملی ہے یہ رشد و ہدایت / اسی گھر کی ہے یہ فصاحت بلاغت

جسے دیکھ حیران ہے ساری دنیا / تحیر مین ڈوبے زمانہ کے فصحا

ہوا دین اسلام کا بول بالا / ہوا پست جس نے ذرا سر نکالا

نہ ایسا کوئی پادری ہو نہ پنڈت / کہ ہوکر مقابل اٹھائے نہ خفت

زمانہ کے شاہون کو بھی کیا ہے دعوت / سوا مسیح کے ہوسکتی ہے ایسی جرأت

ہے ایمان کا حامی مجدد ہے دین کا / بہت ذکر کرتا ہے حق الیقین کا

ہے کام اسکا صبح ومسا دین کی خدمت / کراتی ہے سب کچھ خدا کی محبت

وہ گھبرانے والا نہین مشکلون سے / ترش کچھ بھی ہوتا نہین تلخیون سے

غم دین کا کھانا ہے خوراک اسکی / اسی غم سے ہے زرد پوشاک اسکی

ہے اسلامی جوہر دکھانیکو آیا / نصاریٰ کا فتنہ مٹانے کو آیا

اسی واسطے نام ہے ابن مریم / کمالات روحی مین ان سے نہین کم

تم اسلام سے کیا عداوت ہو کرتے / کہ خاصان حق سے شرارت ہو کرتے

مگر ابتدا سے یہ ہے رسم جاری / رہی اہل حق سے عداوت تمہاری

کسی اہل باطن کو چھوڑا تو کہدو / کسی سے بھی گر منہ نہ موڑا تو کہدو

اگر ہاتھ نہ پہونچا اسے مار ڈالا / وگرنہ پکڑ کر وطن سے نکالا

نہ اس مین بھی حاصل ہوئی کامیابی / معاً فتوے کفر لکھا شتابی

ہوا اختلاف مسائل تو فتوے / اگر پوچھو کچھ دین کے مسائل تو فتوے

یہ فتوے بھی کافر بنانیکی کل ہے / طلسمات ہے یہ کوئی یا عمل ہے

اگر فتوے والونکے قابو مین ہوتا / مسلمان زمانہ مین کوئی نہ رہتا

نہ تھی پہلے لوگون مین یہ جلدبازی / طبیعت تھی تکفیر سے ان کی ڈرتی

اسی دھن مین رہتے تھے وہ جو کہ تھے + کہ اسلام سارے زمانہ مین پھیلے

کسی کو جو تھوڑا بھی گرویدہ پایا / تو اس سے محبت کا رشتہ بڑھایا

محبت سے الفت سے رغبت دلاکر / بڑھاتے تھے دین غیر ملکون مین جاکر

اخوت کو سمجھے تھے وہ شرط ایمان / وظیفہ تھا ان کا سدا عدل و احسان

سمجھتے تھے اور ونکو اپنے سے بہتر / نہین بدگمان ہوتے تھے وہ کسی پر

نمونہ تھے خلق محمد کا گویا / محبت سے اپنی طرف سبکو کھینچا

ترقی اسلام مد نظر تھی / نہ ہوتی تھی آپس مین بے اتفاقی

نہ وہ اختلاف مسائل سے لڑتے / نہ عیب اس طرح دوسرونکے پکڑتے

مشقت سے جو کچھ بنایا سلف نے / بگاڑا اسے حال کے ناخلف نے

اشتہارات

احمدی تاجرون کو خصوصیت سے اس طرف توجہ کرنی چاہئیے کہ ان کے اشتہارات البدر مین درج ہون۔ اور اس طرح سے چار صفحہ رنگدار کاغذ کے ٹائٹل پیج کے طور پر ازیاد ہو کر البدر کے اصل مضامین کی حفاظت کا مزید باعث ہون +

خدا کے آپ ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نمبر	نام	مقام	ضلع
۱۱۱	مولوی رحمت اللہ صاحب ولد [illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۱۲	محمد صادق صاحب ولد امیر الدین	گجرات	گجرات
۱۱۳	عبداللہ صاحب ولد امیر الدین	〃	〃
۱۱۴	مولوی حیات محمد صاحب	میانہ گوندل	شاہپور
۱۱۵	چوہدری اللہ دوہایا صاحب	سلار	گوجرانوالہ
۱۱۶	دائم الدین	〃	〃
۱۱۷	چہاور	〃	〃
۱۱۸	سیاده	〃	〃
۱۱۹	کوڑا ولد مالوت	برچا چک بر بچہ	جھنگ
۱۲۰	میران بخش ولد کرم بخش	〃	〃
۱۲۱	محمد حنیف صاحب	چک بازید	گورداسپور
۱۲۲	غلام محمد صاحب	سیالکوٹ	سیالکوٹ
۱۲۳	اہلیہ غلام محمد صاحب	〃	〃
۱۲۴	شاہ الدین صاحب	مائل پور	ہوشیارپور
۱۲۵	خداداد خان صاحب ولد دائم خان	اٹاوہ	اٹاوہ
۱۲۶	ابراہیم صاحب ولد کرم بخش صاحب	لکووال	انبالہ
۱۲۷	فتح شاہ صاحب ولد نتھو شاہ صاحب	〃	〃
۱۲۸	خدا بخش ولد حافظ فتح محمد صاحب	کوٹ مومن	شاہ پور
۱۲۹	علی بخش صاحب ولد محمد بخش صاحب	ماہل پور	ہوشیارپور
۱۳۰	نبی بخش صاحب ولد 〃	〃	〃
۱۳۱	اکبر علی صاحب ولد نبی بخش صاحب	〃	〃
۱۳۲	مستری حسن محمد صاحب ولد غلام علی	سیالکوٹ	سیالکوٹ
۱۳۳	اسد اللہ خان صاحب ولد نواب خان	کریام	جالندھر
۱۳۴	شیخ منور علی صاحب ولد شیخ نور محمد صاحب	رجوپور	مراد آباد
۱۳۵	محمد شہاب الدین صاحب ولد غلام محی الدین	میرٹھ	میرٹھ
۱۳۶	اسمٰعیل معمار نواب صاحب ولد سوداگر	مالیرکوٹلہ	مالیرکوٹلہ
۱۳۷	حافظ اللہ دتا صاحب ولد یعقوب علی	〃	〃
۱۳۸	جان محمد صاحب ولد گلاب	پدہاری	امرتسر
۱۳۹	اسمٰعیل صاحب ولد رحیم بخش	〃	〃
۱۴۰	عائشہ بنت کمال	بھاگو آرائیں	جالندھر
۱۴۱	اہلیہ حاکم	〃	〃
۱۴۲	ساریان ولد حاکم	〃	〃
۱۴۳	احمد الدین ولد گل احمد	تلونڈی رائے	گوجرانوالہ
۱۴۴	مسماۃ عائشہ بنت کالو	نوان پنڈ	گورداسپور
۱۴۵	مسماۃ سلطان بی بی بنت کمان	〃	〃
۱۴۶	مسماۃ مہتاب بی بی بنت رمضان	〃	〃

نمبر	نام	مقام	ضلع
۱۴۷	صاحب دیتہ	جھنگ	جھنگ
۱۴۸	عبداللہ ولد محمد اسمٰعیل	مالیرکوٹلہ	مالیرکوٹلہ
۱۴۹	آمہ ولد شرق	بھاگو آرائیں	جالندھر
۱۵۰	کالو ولد جیان	〃	〃
۱۵۱	موسے ولد موڑا	〃	〃
۱۵۲	آمہ ولد تاجر	〃	〃
۱۵۳	اسمٰعیل ولد محمدی	〃	〃
۱۵۴	گامو ولد پیر	〃	〃
۱۵۵	والدہ موسے	〃	〃
۱۵۶	احمد ولد موڑا	〃	〃
۱۵۷	برکت اللہ ولد ابراہیم	〃	〃
۱۵۸	ابراہیم ولد کالو	〃	〃
۱۵۹	عنایت اللہ ولد ابراہیم	〃	〃
۱۶۰	مسماۃ فاطمہ بنت کالو	〃	〃
۱۶۱	عبداللہ ولد محمدی	〃	〃
۱۶۲	رحمت اللہ ولد 〃	〃	〃
۱۶۳	محمدی ولد آمہ	〃	〃
۱۶۴	خیرا 〃	〃	〃
۱۶۵	عمر الدین 〃	〃	〃
۱۶۶	عبداللہ 〃	〃	〃
۱۶۷	اہلیہ آمہ	〃	〃
۱۶۸	مسماۃ عمری بنت آمہ	〃	〃
۱۶۹	مسماۃ داتی بنت آمہ	〃	〃
۱۷۰	فقیریا ولد جان	〃	〃
۱۷۱	حاکم ولد جیان	〃	〃
۱۷۲	دُلا ولد شرقو	〃	〃
۱۷۳	اہلیہ کالو	〃	〃
۱۷۴	فقیریا ولد عمرا	〃	〃
۱۷۵	مولا بخش ولد کریم بخش	بہیٹی	گورداسپور
۱۷۶	وریام ولد علی گوہر	〃	〃
۱۷۷	اللہ دین ولد کریم	〃	〃
۱۷۸	غلام ولد گوہر	〃	〃
۱۷۹	نور الٰہی ولد حکم دین	〃	〃
۱۸۰	امیر بخش ولد دولو	〃	〃
۱۸۱	جھنڈا ولد لیکھڑ	〃	〃
۱۸۲	علی احمد ولد وزیر	〃	〃
۱۸۳	پیراندتا ولد فتح دین	〃	〃
۱۸۴	فتح الدین ولد اللہ دتا	قادیان	گورداسپور

نمبر	نام	مقام	ضلع
۱۸۵	مہر الدین	ننگل باغباں	گورداسپور
۱۸۶	اسمٰعیل ولد حاکو	〃	〃
۱۸۷	نواب ولد خیر الدین	تلونڈی	〃
۱۸۸	گلاب 〃	〃	〃
۱۸۹	غلام محمد ولد فضل الدین	〃	〃
۱۹۰	نور احمد ولد محمد علی	رجوعہ	گجرات
۱۹۱	سلطان احمد 〃	〃	〃
۱۹۲	غلام محمد ولد خنجر	〃	〃
۱۹۳	امام الدین ولد محمد	〃	〃
۱۹۴	پیر محمد ولد نورا	بہبنی	گورداسپور
۱۹۵	قاسم علی صاحب ولد اسمٰعیل	عثمان پور	سنگرور
۱۹۶	کریم بخش ولد منگتا	ننگل	گورداسپور
۱۹۷	محمد بخش ولد تابا	کہمن	〃
۱۹۸	شہاب الدین ولد نظام الدین	ننگل باغباناں	〃
۱۹۹	جیون ولد محمدی	〃	〃
۲۰۰	بشیر محمد ولد فتح	تلونڈی	〃
۲۰۱	ابراہیم ولد گنی	〃	〃
۲۰۲	گھیٹرا ولد سلطانہ	〃	〃
۲۰۳	پہینا ولد دینا	ہرسیاں	〃
۲۰۴	صدیق محمد ولد علی محمد	رام بن	کشتواڑ
۲۰۵	عبداللہ ولد جان	ولور	〃
۲۰۶	عبداللہ ولد سلطان احمد	شیر علیوال	راولپنڈی
۲۰۷	نظام الدین ولد دتا	ناگ	امرتسر
۲۰۸	کہتو ولد سلطان بخش چک نمبر ۱۴	چوہڑ ہٹی	لائل پور
۲۰۹	شاہ الدین ولد امی	تلونڈی	گورداسپور
۲۱۰	مرزا محمد علی بیگ صاحب ولد مرزا قادر بیگ	قادیان	〃
۲۱۱	نور محمد ولد ابراہیم	تلونڈی	〃
۲۱۲	عمر الدین ولد بھاگو	نوان پنڈ	〃
۲۱۳	گلاب ولد دینا	〃	〃
۲۱۴	علی بخش ولد بھاگو	〃	〃
۲۱۵	مہر الدین ولد گوہر	〃	〃
۲۱۶	عبد الحق صاحب ولد فتح	قادیان	〃
۲۱۷	کرم الدین ولد کریم	بہبٹریں	〃
۲۱۸	دلدار ولد فتح دین	〃	〃
۲۱۹	حسن محمد ولد الٰہی بخش	تلونڈی	〃
۲۲۰	امیرا	〃	〃
۲۲۱	دیوان احمد	〃	〃
۲۲۲	محمد سردار ولد مولوی محمد علی صاحب	سیالکوٹ	سیالکوٹ

انوار الاسلام پریس قادیان میں بابو محمد افضل پروپرائیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا

رجسٹرڈ ایل .... نمبر ۲۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع ۔ وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

اے جہان منتظر خوش باش کامد ولستان
آن مسیح دور آخر مہدیٔ آخرزمان

البدر

نمبر ۱۹ | قادیان دارالامان ۲۹ ـ مئی سنہ ۱۹۰۳ء مطابق یکم ربیع الاول سنہ ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

گذشتہ اشاعت سے آگے

۱۰ ـ مئی سنہ ۱۹۰۳ء

نجات معرفت مین ہی ہے اور کوئی طریق نہین معرفت ہی سے نجات ملتی ہے اور معرفت ہی سے محبت بڑھتی ہے ـ غرضیکہ سب سے اول معرفت کا ہونا ضروری ہے ـ محبت کو بڑھانے والی دو چیزین **حسن اور احسان** ہین جس کو خدا کا حسن اور احسان معلوم نہین وہ کیا محبت کرے گا اسی لئے فرمایا ہے **ولا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط** پ ۱۲ کہ جنت مین داخل نہ ہونگے ـ جب تک کہ اونٹ ..... سوئی کے ناکہ مین سے گذرے اس کا مطلب مفسرین نے ظاہری طور پر لیا ہے ـ مگر مین کہتا ہون کہ نجات چاہنے والے کو خدا کی راہ مین نفس کے شتر بے مہار کو ایسا دبلا کرنا چاہیئے کہ وہ سوئی کے ناکہ مین سے گذر جاوے ـ بات یہ ہے کہ جب تک جسم موٹا ہے تب تک دروازہ سے گذر نہ سکیگا ـ اور بہشت مین بھی اسی لئے داخل ہونا محال ہے دنیاوی لذات پر موت وارد کرو ـ اور دبلے ہو جاؤ ـ تب گذر سکوگے +

قبل از عشاء

پابندی رسوم کا اثر ایمان پر | فرمایا قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ ـ اللہ تعالےٰ کے خوش کرنیکا ایک یہی طریق ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی فرمانبرداری کیجاوے ـ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ طرح طرح کی رسومات مین گرفتار ہین ـ کوئی مرجاتا ہے تو قسم قسم کی بدعات اور رسومات کیجاتی ہین حالانکہ چاہیئے کہ مردہ کے حق مین دعا کرین ـ رسومات کی بجاآوری مین آنحضرت صلعم کی صرف مخالفت ہی نہین ہے بلکہ ان کی ہتک بھی کیجاتی ہے ـ اور وہ اس طرح کہ گویا آنحضرت صلعم کے کلام کو کافی نہین سمجھا جاتا اگر کافی خیال کرتے تو اپنی طرف سے رسومات کے گھڑنے کی کیون ضرورت پڑتی +

> افسوس ان لوگون پر جو کہ حضرت اقدس کے دعوٰی نبوت پر تو ایسی بے جا طراریان دکھاتے ہین کہ گویا اپنے آپ کو آنحضرت صلعم کا بڑا عاشق اور جان نثار ثابت کردیوین حالانکہ خود اپنی طرف سے بدعات گھڑ گھڑ کر نبوت کے دعوے کر رہے ہین اور اپنے افعال اور کردار سے آنحضرت صلعم کو کامل نبی تسلیم نہین کرتے

فرمایا کہ انسان کی وہ غلطی تو معاف ہو سکتی ہے جو کہ یہ نادانی سے کرتا ہے ـ مثلاً آنحضرت کے زمانہ کے بعد فیج اعوج کے زمانہ مین طرح طرح کی غلطیان پھیل گیئن ان مین سے ایک یہ بھی تھی کہ مسیح ؑ فوت نہین ہوئے اور اسی جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر موجود ہین (اس مقام پر حضرت اقدس نے مسیح کی وفات کے دلائل مختصراً جامع طور پر بیان فرمائے) اور پھر ان کے بعد ایک تقریر اس مضمون پر فرمائی کہ ہماری جماعت سے کیون بعض لوگ طاعون سے مرجاتے ہین یہ اس تقریر کا اعادہ تھا جو کہ گذشتہ نمبر البدر مین [illegible] ہو چکی ہے +

اور فرمایا کہ [illegible] مقام پر نظر [illegible] آخر کار مومن ہی کامیاب ہوتا ہے اور پھر ایک التباس بھی ہوتا ہے کہ جسپر ہر ایک کو ایمان لانا چاہیئے ـ اگر التباس نہ ہو تو ایمان ایمان نہین ہو سکتا ـ بعض کام تو اس لئے کئے جاتے ہین کہ اللہ تعالےٰ کیطرف سے حجت پوری ہو جاوے اور بعض اس لئے ظہور مین آتے ہین کہ انسان تدبر کرین ـ اگر التباس نہ ہوتا تو تدبر کرنے والون کو ثواب کیسے حاصل ہوتا اور ایمان کے کیا معنے ہوتے ـ اگر موت صرف ہمارے دشمنون کے واسطے ہی ہو تو پھر کون بیوقوف ہے جو کہ ظاہری موت کو دیکھ کر مسلمان نہ ہوویگا یون تو لوگ بے شک خدا کے سوا اورون کی عبادت کرتے ہین ـ مثلاً بعض ہندو قبرون کی بھی پوجا کرتے ہین تو جب ایسے لوگ دیکھ لیوین کہ عافیت تو صرف خدا کے ایک ماننے والونکے پاس ہے تو ان کو ایمان سے کون سی شے روک سکتی ہے +

۱۱ ـ مئی سنہ ۱۹۰۳ء

آج حضرت اقدس کی طبیعت بہت ناساز تھی چنانچہ آپ صرف نماز ظہر مین شامل جماعت ہو سکے اور اسی وجہ سے کوئی اور ذکر قابل نوٹ اس تاریخ مین نہین ہے +

۱۲-مئی ۱۹۰۳ء

آج آپ کا خادم محمد افضل بعیر حاضر تھا اس لئے کچھ حالات پیش نہیں ہوئے +

۱۳-مئی ۱۹۰۳ء

آج کی سیر ملتوی رہی - مغرب اور عشاء کی نمازین بوجہ علالت طبع جمع کر کے ادا کی گئین - باقی نمازین حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین +

۱۴-مئی ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین - سیر ملتوی رہی +

ظہر

ایک ذکر پر فرمایا کہ صدق اور عاجزی کام آتی ہے مگر یہ کسی کا اختیار نہین ہے کہ کسی کو ہاتھ ڈالکر [illegible] کر دیوے - ہر ایک انسان کی نجات کے واسطے اس کے اپنے اعمال کا ہونا ضروری ہے - بوستان مین ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک بادشاہ نے ایک اہل اللہ کو کہا کہ میرے لئے دعا کرو کہ مین اچھا ہو جاؤن اس نے جواب دیا کہ میرے ایک کی دعا کیا کام کرے گی جب کہ ہزارون بے گناہ قیدی تیرے لئے بد دعا کرتے ہین - اس نے یہ سن کر تمام قیدیون کو آزاد کر دیا +

قبل از عشاء

فرمایا کہ اس وقت صدہا فرقہ ہین اگر ایک الہی فرقہ بھی ہو گیا تو کیا حرج ہے خدا معلوم کیون ان لوگون نے شور مچا رکھا ہے .... ہمارا خدا بائیس برس سے زیادہ سے ہماری امداد کر رہا ہے اور ان لوگون کی کچھ پیش نہ گئی - بد دعا کرتے کرتے ان کے ناک بھی گھس گئے - اور ہمین تجربہ ہے کہ ہمارا وہی خدا ہے جس کی کلام ہم پر نازل ہوتی ہے اب اس کے مقابل پر ان کے ظنیات کس کام کے ہین جس حکم کے وہ منتظر ہین آخر اس نے بھی آ کر ایک ہی فرقہ بنانا ہے ان کی باتون کا اکثر حصہ آ کر وہ رد ہی کرے گا تو ہی ایک فرقہ بنا سکیگا پھر کیون تقویٰ اجازت نہین دیتا کہ ان کی باتین رد کیجاوین کتاب اللہ ہمارے ساتھ ہے - حدیث بھی پکی سے پکی ہمارے ساتھ ہے کہ آنحضرت صلعم حضرت مسیح کو مردون مین معراج کی رات مین دیکھ کر آئے - اُدھر خدا کی قولی شہادت اِدھر آنحضرت کی عملی شہادت کہ مسیح عم فوت ہو گئے +

...... قاعدہ کی بات ہے کہ محبت اور ایمان کے لئے اسباب ہوتے ہین مسیح عم کی زندگی پر نظر کرو تو معلوم ہوگا کہ ساری عمر دھکے کھاتے رہے - صلیب پر چڑھنا بھی مشتبہ رہا - اُدھر ایک لمبا سلسلہ عمر اور سوانح کا آنحضرت صلعم کا دیکھو کہ کیسے نصرت الہی شامل رہی ہر ایک میدان مین آپ کو فتح ہوئی - کوئی گھڑی یاس کی آپ پر گذری ہی نہین یہان تک کہ اذا جاء نصر اللہ والفتح کا وقت آ گیا ان تمام نصرتون مین کوئی حصہ بھی حضرت مسیح کا نظر نہین آتا اس سے صاف ثابت ہے کہ محبت آنحضرت کی خدا سے زیادہ ہو نہ کہ مسیح کی کیونکہ آنحضرت پر اللہ تعالے کے انعامات بکثرت ہین اور اس لئے صرف آنحضرت کی یہ شان ہو سکتی ہے کہ وہ آسمان پر زندہ ہون جو شخص نظارہ قدرت زیادہ دیکھتا ہے وہی زیادہ فریفتہ ہوا کرتا ہے +

اور اب اگر مسیح عم آ دین بھی تو اس مین اسلام کی اور خود مسیح کی بے عزتی ہے - اسلام کی بے عزتی اس طرح کہ کہنا پڑے گا کہ خاتم النبیین کے بعد ایک اور پیغمبر اسرائیلی آیا - اور مسیح کی بے عزتی اس طرح کہ ان کو آ کر انجیل چھوڑنی پڑیگی

۱۵-مئی ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس کی طبیعت آج ناساز رہی چنانچہ آپنے جمعہ بھی مسجد خورد مین ادا کیا اور مغرب اور عشاء کی نمازون مین بھی آپ شامل نہ ہو سکے +

۱۶-مئی ۱۹۰۳ء

آج بھی حضرت اقدس کی طبیعت ناساز رہی فجر - مغرب اور عشاء کی جماعت مین آپ شامل نہ ہو سکے باقی نمازین ظہر و عصر باجماعت ادا کین +

۱۷-مئی ۱۹۰۳ء

مغرب اور عشاء کی نمازین بوجہ علالت و یوم المطر جمع کر کے ادا ہوئین - باقی نمازون مین حضرت اقدس شامل ہوئے سیر ملتوی رہی +

۱۸-مئی ۱۹۰۳ء

فجر کی نماز مین حضرت اقدس شامل جماعت نہ ہو سکے باقی نمازین اپنے احباب کے ساتھ ادا کین بوجہ ناسازی طبیعت سیر ملتوی رہی +

قبل از عشاء

...... قرآن کی ایک پیشگوئی کا پورا ہونا

ان من قریۃ الا نحن مہلکوہا قبل یوم القیامۃ او معذبوہا عذاباً شدیدا ۱۵ +

کوئی ایسا گاؤن نہین مگر روز قیامت سے پہلے پہلے ہم اُسکو ہلاک کر کے رہین گے یا اسکو سخت عذاب دیوینگے - قرآن مین یہ ایک پیشگوئی ہے - فرمایا کہ یہ اب پنجاب پر بالکل صادق آ رہی ہے بعض گاؤن تو اس سے بالکل تباہ ہو گئے ہین اور بعض جگہ بطور عذاب کے طاعون جا کر پھر ان کو چھوڑ دیتی ہے +

امریکا اور یورپ کے بلاد مین حضرت مسیح کی نسبت جو ایک انقلاب عظیم خیالات مین ہو رہا ہے اور جسکا ذکر ہم البدر کے ایک آرٹیکل بعنوان "کسر صلیب کا دروازہ کھل گیا ہے" کر چکے ہین اس پر ذکر ہوتے ہوتے فرمایا کہ لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحب السعیر سے معلوم ہوتا ہے کہ سماع اور عقل انسان کو ایمان کیواسطے جلد تیار کر دیتی ہے - ہماری قوم مین نہ سماع ہے نہ عقل ہے - دل مین یہی ٹھانی ہوئی ہے کہ تردید کرین - پیشگوئیون کو جھوٹا ثابت کرین - نص اور اخبار کی تکذیب کرین - کشوف وغیرہ جو اولیائے کرام کے ہماری تائید مین ہین ان سب کو جھوٹا کہدین - غرضیکہ یہ سماع کا حال ہے - اب عقل کا سن لو کہ نظائر پیش نہین کر سکتے کہ کوئی اس امر کا ثبوت دین کہ سوائے مسیح کے اور بھی کچھ آدمی زندہ آسمان پر گئے - ایک بات کو دیکھکر دوسری کو پیدا کرنا اس کا نام عقل ہے سو اسکو انہون نے ہاتھ سے دیدیا ہے دونون طریق (سماع اور عقل) قبول حق کے تھے - سو وہ دونون کھو بیٹھے - مگر یہ لوگ (اہل امریکہ و یورپ) غور کرتے ہین اگرچہ سب نہین کرتے مگر ایسے پائے تو جاتے ہین جو کرتے ہین - جس حال مین کہ وہ مانتے ہین کہ مسیح کے دوبارہ آنے کا زمانہ یہی ہے اور اس کی موت کے بھی قائل ہین تو دیکھ لو کہ وہ لوگ کسقدر قریب ہین +

اس قوم کا اقبال اب بڑھ رہا ہے اور مسلمانون کو ہم دیکھتے ہین کہ وہ دن بدن گرتے جاتے ہین اور وہ منتظر ہین کہ مسیح اور مہدی آتے ہی تلوار اٹھا لیوے گا اور خون کی ندیان بہا دیگا - کمبخت دیکھتے نہین کہ مسلمانون کے پاس نہ تو فنون حرب ہین نہ ان کے پاس ایجاد کی طاقت ہے نہ استعمال کی استعداد ہے - جنگی طاقت نہ بحری ہے نہ بری تو یہ زمانہ ان کے منشاء کے موافق کیسے ہو سکتا ہے اور نہ خدا کا یہ ارادہ ہے کہ جنگ ہو کیا تعجب ہو کہ خدا تعالے انہی کو یہ سمجھ دیدیوے کیونکہ فہم - دماغ اور اقبال کے ایام انہی کے اچھے ہین اصل علم وہی ہے جو خدا کے پاس ہے زمانہ وہی ہے جسکا وعدہ تھا - مسلمانون کو دیکھتے ہین کہ کیسے فاسق - فاجر - اور کاہل بھی ہین تو پھر بجز اس کے اور کیا کہہ سکتے ہین کہ خدا اسی گروہ مین سے ایسے پیدا کر دے کہ وہ خود ہی سمجھ جاوین - خدا تعالے کو توپ اور بندوق کی

کیا حاجت ہے اس نے بندون مین ہدایت پھیلانی ہے یا ان کو قتل کرنا ہے زمانہ کی موجودہ حالت خود دلالت کرتی ہے کہ یہ زمانہ علمی رنگ کا ہے اگر کسی کو مار مار کر سمجھاؤ بھی تو وہ بات دل مین نہین بیٹھتی لیکن اگر دلائل سے سمجھایا جاوے تو وہ دلپر تصرف کرکے اس مین دھس جاتی ہے اور انسان کو سمجھ آجاتی ہے۔ آنحضرت کے زمانہ کی حالت اور تھی اس وقت لوہے سے اور طرح کام لیا گیا تھا اب ہم بھی لوہے سے ہی کام لے رہے ہین مگر اور طرح سے۔ کہ لوہے کے قلمون سے رات دن لکھ رہے ہین میری رائے یہی ہے کہ تلوار کی اب کوئی ضرورت نہین۔ عیسائی بھی جہالت مین ڈوبے ہین اور مسلمان بھی حکمت الہی چاہتی ہے کہ رفق اور محبت سے سمجھایا جاوے مثلاً ایک ہندو ہی اگر دس بیس مسلمان ڈنڈے لیکر اس کے پیچھے پڑ جاوین تو وہ ڈر کے مارے لا الہ الا اللہ تو کہدیگا لیکن اس کا کہنا ایسا بودا ہوگا کہ بالکل مفید نہین ہو سکتا اور رفق اور محبت سے سمجھایا جاوے تو وہ دل مین جم جاویگا حتے کہ اگر اس کو زندہ آگ مین بھی پھونک دو تو بھی وہ اس کے کہنے سے باز نہ آوے گا **اسلمنا** ہمیشہ لاٹھی سے ہوتا ہے اور آمنا اس وقت ہوتا ہے جب خدا دل مین ڈالے ایمان کے لوازم اور ہوتے ہین اور اسلام کے اور۔ اسی لئے خدا نے اس وقت ایسے لوازم پیدا کئے کہ جن سے ایمان حاصل ہو۔ مسلمان تو اپنی موجودہ حالت کے لحاظ سے خود اس قابل ہین کہ انہی سے جہاد کیا جاوے۔ اب تو وہ زمانہ ہے کہ بچون کی طرح دین کی باتین لوگون کو سمجھائی جاوین +

۱۹ مئی ۱۹۰۳ء

آج بھی حضرت اقدس ع کی طبیعت ناساز رہی صرف فجر۔ مغرب اور عشاء کی نمازین باجماعت آپ نے ادا کین +

فجر

بعد نماز حضرت اقدس نے فرمایا کہ ۱۲ بجے کے قریب مین نے ایک رویا مین دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ یہ فتح ہو گئی بار بار اسے تکرار کرتا ہے گویا کہ بہت سی فتوحات کیطرف اشارہ ہے اس کے بعد طبیعت وحی کیطرف منتقل ہوئی اور الہام ہوا + **مجموعہ فتوحات**

قبل از عشاء

اپنی صداقت پر گفتگو فرماتے رہے اور اس امر پر ذکر فرمایا کہ خدا جھوٹے سے اتنا عرصہ دراز یارانہ نہین لگایا کرتا اگر ہم مفتری ہوتے تو آج تک تباہ اور ہلاک ہو جاتے +

پیشگوئیون کے ہمیشہ دو حصہ ہوا کرتے ہین اور آدم سے اس وقت تک یہی تقسیم چلی آرہی ہے کہ ایک حصہ متشابہات کا ہوا کرتا ہے اور ایک حصہ بینات کا اب حدیبیہ کے واقعات کو دیکھا جاوے۔ آنحضرت صلعم کی شان تو سب سے بڑھکر ہے مگر علم کے لحاظ سے مین کہتا ہون کہ آپکا سفر کرنا دلالت کرتا تھا کہ آپ کی رائے اسی طرف تھی کہ فتح ہوگی۔ نبی کی اجتہادی غلطی جائے عار نہین ہوا کرتی اصل صورت جو معاملہ کی ہوتی ہے وہ پوری ہو کر رہتی ہے انسان اور خدا مین یہی تو فرق ہے +

۲۰ مئی ۱۹۰۳ء

آج بھی حضرت کی طبیعت ناساز رہی صرف ظہر کی نماز کے وقت حضرت اقدس تشریف لائے اور ظہر اور عصر کی نمازین بوجہ علالت طبع اور سخت ضعف کے جمع کر کے ادا کی گئین +

۲۱ مئی ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس کی طبیعت آج بھی علیل تھی چنانچہ فجر اور ظہر کے وقت آپ تشریف نہ لاسکے باقی نمازون مین شریک ہوئے اور کوئی ذکر قابل نوٹ نہین ہوا +

مسئلہ طلاق اور نیوگ پر آخری فیصلہ کن امر

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے معاملہ دل کا
ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا

گذشتہ کسی نمبر البدر مین ہم اس نمایان فتح کا ذکر کر چکے ہین جو کہ طلاق اور نیوگ کے مسئلہ کے بارے مین آریہ سماج پر احمدی جماعت لاہور کو حاصل ہو چکی ہے۔ چنانچہ آریہ سماج کے پریذیڈنٹ مسٹر روشن لعل صاحب بیرسٹر ایٹ لا نے ۳۰ اپریل کے جلسہ مین اعلان کر دیا کہ آیندہ نیوگ کے متعلق بحث سناتن دھرم والون سے ہوگی انشاء اللہ تعالےٰ کسی دوسرے نمبر مین ہم اس بحث کا خلاصہ درج کرینگے جسکو خود لاہور کی احمدی جماعت نے ایک لمبے چوڑے اشتہار مین شایع کیا ہے سر دست ہم یہ دکھلانا چاہتے ہین کہ جیسے ایک شکست خوردہ آدمی داغ ندامت کو اپنے چہرہ سے دور کرنے کے واسطے ہاتھ پاؤن مارتا ہے اور جھوٹے عذر بنا بنا کر سرخروئی حاصل کرنا چاہتا ہے اسی طرح کی کوشش پھر ایک دفعہ اور آریہ سماج نے کی ہے اور ایک لمبا چوڑا اشتہار دیا ہے جو ان غلط بیانیون اور خلاف واقعہ امور سے بھرا ہوا ہے جن کو کوئی فریق اہل اسلام کا قبول ہی نہین کرتا اور پھر روئے سخن کو حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف پھیر لیا ہے جسکا ذکر لاہور کی احمدی جماعت کے جائنٹ سکرٹری میان معراج الدین عمر صاحب رئیس لاہور نے اس ہفتہ قادیان مین کر کے وہ اشتہار بھی پیش کیا۔ اس پر حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک آخری فیصلہ کن معیار تجویز کیا ہے جس سے بڑھکر آیندہ طلاق اور نیوگ کے مسئلہ پر روشنی پڑ ہی نہین سکتی۔

ہمین آریہ سماج پر کمال افسوس ہے کہ جس حالت مین لیکھرام کی موت نے قطعی اور اصولی طور پر مذہب اسلام اور آریہ مین ایک فیصلہ کر دیا ہوا ہے تو اب وہ کس منہ سے پھر سامنے آتے ہین اور فروعات پر بحث کرتے ہین لیکھرام کی موت نے اسلام کی صداقت پر مہر لگا دی ہے اسلام کے خدا کو ایک سچا زندہ۔ مقتدر۔ متصرف اور دعاؤن کو قبول کرنے والی اور اپنے بندون کی تائید اور نصرت کرنے والی ہستی ثابت کر دیا ہے۔ تو اب اس کے بعد مسئلہ طلاق اور نیوگ پر بحث شناختہ چہ معنے دارد۔ ہماری سمجھ مین ہی نہین آتا کہ آریہ سماج کیطرف سے جو ایک کامل مختارنامہ لیکھرام کو دیکر اس کی عزت افزائی کی گئی تھی اور بحیثیت ایک وکیل آریہ سماج کے حضرت امام الزمان علیہ السلام کے ساتھ مقابلہ کیا تھا۔ ایک طرف لیکھرام نے حضرت مرزا صاحب کی نسبت پیشگوئی کی تھی اور ایک طرف حضرت مرزا صاحب نے لیکھرام کی نسبت پیشگوئی کی تھی اور دونو فریقین نے ایک دوسرے کی موت کو اپنے اپنے مذہب کے سچے اور جھوٹے ہونے کا معیار قرار دیا تھا۔ مرزا صاحب بفضلہ تعالےٰ ابتک زندہ [illegible] ہین اور دن دونے رات چوگنے ترقی فرما رہے ہین۔ مگر ناکام لیکھرام مر کر خدا کے غضب کی آگ کا لقمہ بن چکا ہے اور اس طریق سے ایک ایسی نمایان فتح آریہ سماج پر مذہب اسلام کو حاصل ہو چکی ہے کہ اب اس کے بعد کسی اور مقابلہ کی ضرورت نہین۔ لیکھرام نے مر کر آریہ سماج کے پرمیشر اور اس کی قدرت وغیرہ کی حقیقت کھول دی۔ آریہ سماج کو لازم تھا کہ اب اس کے بعد حضرت مرزا صاحب [illegible] روئے سخن نہ کرتے مگر مصداق اس مثل کہ گو [illegible] تمام جل گئی پر بل نہین جلا۔ آریہ سماج چاہتی ہے کہ ان کی دیانندی تعلیم کی اور حقیقت کھلے۔ سچ ہے ؂

گرد کے پروانہ را چون موت آید فراز
[illegible] شمع سوزان از رہ شوخی دراز

وہ بہت ہی آسان فیصلہ کی راہ جس سے نیوگ اور طلاق کا فرق معلوم ہو سکتا ہے یہ راہ ہے کہ ہمارا اب تک یہ خیال ہے کہ جیسے ہر ایک فرد بشر مین مادہ حیا اور غیرت کا فطرتی طور پر موجود ہوتا ہے اور جس کی نظیر ہمین فاسق سے فاسق قوم کنجرون مین بھی اس طرح سے ملتی ہے کہ وہ اپنی بیویون کی نسبت جنکو وہ بہو کہتے ہین ہرگز روا نہین رکھتے کہ کسی غیر سے بر بنائے حصول زر یا اولاد ہم بستر کرادین اسی طرح سے یہ مادہ حیا اور غیرت کا آریہ سماج کے ممبرون مین موجود ہے اور اس خداداد نعمت کو ان کی پبلک نے عموماً اور ان کے شرفا نے خصوصاً ہاتھ سے نہین دیا ہے اور نیوگ کے مسئلہ پر (جسکے معنے یہ ہین کہ ایک زندہ خاوند والی عورت باوجود موجودگی اپنے خاوند اور اس کے شہواتی قوے کے حصول اولاد کے واسطے دوسرے غیر مرد کے پاس ہم بستر کرانے کے واسطے بھیجی جاوے اور وہ خاوند اس غیر مرد کے واسطے اپنے ہاتھ سے چارپائی اور بستر وغیرہ تیار کرے بلکہ دودھ اور جلیبی وغیرہ اشیاء مقویات بھی سرہانے رکھدے کہ اپنی طاقت کو تازہ کرنے کے واسطے وہ ان کو کھاتا رہے اور جب تک دس بچے نہ ہولین وہ برابر غیر مرد یا مردون سے ہم بستر ہوتی رہے) جسقدر زور یہ لوگ دے رہے ہین اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ جیسے بت پرست ہندوؤن مین ہمیشہ یہ عادت چلی آتی ہے کہ وہ اپنے رشیون اور مہاتماؤن کی پرستش کرتے رہے ہین انہی کے قدم بقدم چل کر یہ لوگ پنڈت دیانند کی کورانہ تقلید کرتے ہین اور قطع نظر اسکے کہ وہ اس بات کو پرکھین کہ اس کی تعلیم فطرتی اور طبعی تقاضون کے موافق ہے انہین محض قومیت کی غرض ہے اس کی ہر ایک ناپسندیدہ بات پر بھی آمنا وصدقنا کہدیتے ہین ورنہ یہ بات بالکل قرین قیاس نہین ہے کہ اس بیہودہ اور بے غیرتی کے اصول پر کوئی قوم بھی کاربند ہو سکے اور آج اگر آریہ قوم کے شرفاء اپنے دماغون سے اس خیال کو کہ یہ پنڈت دیانند کا فرمودہ اور اقتباس ہے ذرا دور کرکے پھر سوچین کہ اگر یہی مسئلہ کوئی اور مذہب انکے سامنے قبولیت کے واسطے پیش کرتا تو کیا وہ قبول کرتے اور اس تعلیم پر اعتراض نہ کرتے تو ان پر نیوگ کی لفظی تائید کی حقیقت کھل جاتی +

پنڈت دیانند نے اس مسئلہ کو کیون لکھا اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ پنڈت دیانند تمام عمر مجرد رہا۔ اور اسے بیوی نصیب نہین ہوئی۔ اسلئے اسکو اس غیرت کی خبر نہین تھی جو ایک شریف اور غیور انسان کو اپنی بیوی کی نسبت ہوا کرتی ہے۔ اسی وجہ سے اس کی ناتجربہ کار فطرت نے محسوس نہ کیا کہ مین کیا کہہ رہا ہون +

ایک انسان جو کہ مجردانہ زندگی بسر کرتا ہے اس سے ایسی غلطی کا امکان ہے مگر آریہ قوم تو ایک متاہل قوم ہے وہ اس غیرت اور حیا کو سمجھ سکتی ہے جو کہ ایک بیاہتا بیوی کے بارے مین ایک شریف مرد کو ہوا کرتی ہے اور ہمارا یہ بھی خیال ہے کہ آریہ سماج کل ممبر اس نیوگ کے مسئلہ سے ہرگز متفق نہین ہین ان مین سے صرف چند ایک خواہش پرست لوگ اسکی تائید مین ہونگے جو کہ دوسرون کی بہو بیٹیون کی چادر عصمت کو پھاڑنے اور اپنے نفسانی جوشون کو پورا کرنے کے لئے اس کے موید ہون +

اور نیوگ کے مقابلہ پر طلاق کو پیش کرنا ایک سخت احمقانہ کارروائی ہے جسکا جواب مختلف کتابون رسالون اور اخبارون کے ذریعہ سے دیا جا چکا ہے کہ طلاق کو کوئی نسبت نیوگ سے نہین ہے۔ طلاق مین عورت کا کوئی تعلق اس مرد سے نہین رہتا جس کی وہ بیوی تھی۔ اور طلاق کی بنیاد حکیمانہ غیرتمندانہ اصول پر ہے کہ جب عورت مین اخلاقی یا عملی طور پر ایسی بات پیدا ہو جاوے کہ اس کا تعلق اس کے مرد کے واسطے باعث خطر یا ضرر ہو تو جس طرح کہ دکھ دینے والے یا سڑے گلے عضو کو کاٹ کر جسم سے الگ کر دیا جاتا ہے اور وہ جسم کا عضو نہین رہتا اسی طرح مطلقہ مرد اور عورت ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہین اور جیسے مرد کو اختیار ہے کہ قطع تعلق کرے ویسے ہی عورت کو اختیار ہے کہ وہ بھی قطع تعلق کرے فرق صرف اتنا ہے کہ عورت اگر قطع تعلق چاہے تو وہ قاضی یا حاکم وقت کی معرفت کر سکتی ہے اور مرد کو کسی واسطہ کی ضرورت نہین ہے جیسے کہ آیت ولھن مثل الذی علیھن سے ثابت ہے۔ مثل کا لفظ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ عین نہ ہو کچھ فرق ہو وہ فرق بھی ہے کہ مرد بلا واسطہ اور عورت بالواسطہ قطع تعلق کر سکتے ہین اور طلاق ایک ایسا فعل ہے کہ جسکے بجالانے مین نفس پر حرج نہین ہے اور عقل اور کانشنس اور فطرت اور ہر ایک قوم اور مذہب نے اس کی ضرورت کو تسلیم کرکے اسپر عملدرآمد کیا ہے اور کرتے ہین لیکن اس کے مقابلہ مین نیوگ پر عملدرآمد مین نفس پر حرج ہے اور اگر آریہ سماج ہمارے اس خیال سے متفق نہین ہے کہ نیوگ اُن کی کانشنس۔ فطرت۔ عقل۔ حیا۔ غیرت کے مخالف پڑا ہوا ہے اور وہ صرف دیانند کی پرستش کے خیال سے اس کی تائید مین کلام کرتے ہین۔ جس غیرت اور حیا کے ہم دعویدار ہین کہ ان مین ضرور موجود ہے اور وہ اندرونی طور پر نیوگ سے متنفر ہین۔ آریہ مین وہ ہرگز موجود نہین اور ہمارا خیال غلط ہے اور طلاق مین نفس پر حرج نہین ہوتا۔ اور نیوگ مین ہوتا ہے اور یہ کہ آریہ سماج کے شریف ممبر ہرگز اس کی تائید مین نہین ہین تو اس بات کے فیصلہ کرنیکے واسطے ہم یہ معیار پیش کرتے ہین کہ اگر واقعی طور پر یہ ایک قابل عمل مسئلہ ان کے درمیان ہے تو وہ اس پر عمل کرکے دکھلاوین اور اس عملی ثبوت کے نشانات جو ہم ذیل مین درج کرتے ہین جب پورے ہو جاوینگے تو اس کے بعد ہمارا کوئی اعتراض نیوگ پر نہ ہوگا اور ہم سمجھ لیوینگے کہ آریہ سماج واقعی طور پر نیوگ کو مانتی ہے۔

(۱) کہ آریہ سماج اپنے موجودہ سربرآوردہ ممبرون مین سے ان ممبرون کی فہرست پیش کرے جن کی ولادت بذریعہ نیوگ کے ہوئی ہے۔

(۲) اپنے ان سربرآوردہ ممبرون مثلاً وکلاء بیرسٹر۔ ساہوکار۔ عہدہ داران گورنمنٹ و آریہ سماج وغیرہ کی فہرست شائع کرے جن کی شادیان بیاہ وغیرہ ایک عرصہ سے ہوئے ہین اور ان کے اولاد نہین ہوئی یا صرف لڑکیان ہوئی ہین اور لڑکے نہین ہوئے۔ اور ان تمام نے (الف) اپنی بیاہتا بیویون سے نیوگ کروا کر اولاد حاصل کی ہو۔
(ب) یا اب نیوگ کروا رہے ہین کہ اولاد حاصل ہو۔
(ج) یا ان کی عورتین کس عرصہ مین کس قدر غیر مردون سے نیوگ کروا کر کس قدر بچہ حاصل کر چکی ہین اور اگر نہین کروایا تو کیون نہین۔

(۳) نیوگی اولاد اور دوسری حقیقی اولاد مین کیا مابہ الامتیاز آریہ سماج نے قائم کیا ہے +

(۴) پنڈت لیکھرام صاحب جو کہ لاولد مرے ہین انہون نے اپنی بیوی کو نیوگ کے واسطے کسی غیر کے حوالہ کیا تھا کہ نہین مگر ایک بیرج داتہ سے اولاد نہین ہوئی تھی تو دوسرے بیرج داتہ کی تلاش کی گئی تھی کہ نہین اگر نہین کیا تو کیون نہین +

(۵) اب پنڈت لیکھرام کی وفات کے بعد اس کی بیوہ نے آج تک نیوگ کیا کہ نہین کہ اس مقتول کی نسل قائم رہتی۔ نہین کیا تو کیون نہین +

غرضیکہ یہ ثبوت ہین کہ جن کے ذریعہ سے اس کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ اور اگر نمبر ۲ کی فہرست آریہ سماج نہ شائع کر سکے تو ہمین اجازت دیجاوے تو کہ ہم ایک ایسی فہرست شائع کر دین جس مین درج ہو کہ فلان فلان معزز آریہ کے گھر اتنے عرصہ سے اولاد نہین ہے۔ اور انہون نے نیوگ نہین کروایا +

اور اس ثبوت مین ایک امداد آریہ سماج کی ہم اپنے ذمہ لیتے ہین کہ اگر آریہ سماج نیوگ پر عملدرآمد کرے اور جس دن کسی معزز آریہ کی بیوی نے کسی سے نیوگ کروایا ہو تو اس نیوگ کے اعلان کے اخراجات کے ہم کفیل ہوتے ہین۔ دف۔ باجہ۔ وغیرہ ہم سب اپنی طرف سے مہیا کرینگے بلکہ ایک جماعت معزز اہل اسلام کی ان کے گھر جاکر اس بیرج داتا اور اس عورت کے حقیقی خاوند دونون کو مبارکباد دیا کرینگے اور اسکے بالمقابل اگر آریہ

درس قرآن شریف

جزو ۵ رکوع ۸

گذشتہ اشاعت سے آگے

این ما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدہ وان تصبہم حسنۃ یقولوا ہذہ من عند اللہ وان تصبہم سیئۃ یقولوا ہذہ من عندک قل کل من عند اللہ فمال ہؤلاء القوم لا یکادون یفقہون حدیثا ما اصابک من سیئۃ فمن نفسک وارسلنک للناس رسولا وکفے باللہ شہیدا +

جہان تم ہو تم کو موت پالے گی خواہ تم مضبوط قلعون مین ہی کیون نہ ہو - اگر ان کو کچھ سکھ اور نیکی پہونچتی ہے - تو کہتے ہین کہ یہ اللہ تعالے کیطرف سے ہے اور اگر دکھ پہونچتا ہے تو کہتے ہین کہ یہ تیری طرف سے ہے - تو کہدے کہ سکھ اور دکھ سب ہی اللہ تعالے کیطرف سے ہے کہ وہ ہی بھیجتا ہے ان لوگون کو کیا ہو گیا ہے کہ بات کو نہین سمجھتے - بات یہ ہے کہ جو سکھ اور نیکی پہونچتی ہے اس کا سرچشمہ تو اللہ تعالے کی پاک ذات ہے اور جو دکھ پہونچتا ہے اوسکا سرچشمہ تیرا اپنا ہی نفس ہے اور ہم نے تو تم کو لوگون کی طرف پیغام پہونچانے والا بنا کر بھیجا ہے - اور اس بات پر خدا کی گواہی کافی ہے +

جنگون کی فلاسفی سے تم آگاہ ہو - کہ دین - آبرو جان اور مال کی حفاظت کے واسطے اس قسم کی ضرورت آ پڑتی ہے کہ جنگ کیجاوے اور بہت سی بیش قیمت جانون کو بچانے کے واسطے کچھ جانین قربان کردیجاتی ہین - موت سے انسان بچ سکتا تو ہے نہین پھر ذلت کی موت کیون اختیار کیجاوے +

ہر ایک قسم کا سکھ اور نیکی اللہ تعالے ہی کی طرف سے آتی ہے اوس کے سوا کسی دوسرے مین یہ طاقت نہین ہے کہ سکھ دیسکے خدا تعالے رحمٰن ہے اُس نے سکھ کے سامان ہاتھ پاؤن آنکھ کان ناک وغیرہ سب اعضاء اور آرام دہ اشیاء اپنے فضل سے عطا کئے ہین - قسم قسم کے لباس پھل پھول عقل اور قوت ادراکی وغیرہ یہ سب سکھ کی چیزین اللہ تعالے کے فضل ہی سے حاصل ہوتی ہین لیکن دکھ انسان کے اپنے ہاتھون کی کمائی ہوتی ہے جب وہ خدا تعالے کے عطا کردہ نعمتون کی قدر نہین کرتا اور ان کو بے محل استعمال کرتا ہے تو دکھ پاتا ہے خدا تعالے کی ذات ہرگز ہرگز ظالم نہین ہے - قل کل من عند اللہ کے یہ معنے ہین کہ گناہون کی سزا اور نیکیون کا ثواب اللہ تعالے ہی دیتا ہے - اگر یہ اعتراض ہو کہ دکھ کا سرچشمہ کیون اللہ تعالے کو کہا گیا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ انسان کی بدکاری کیوجہ سے اس دکھ کا دینے والا اللہ تعالے ہی ہے اس لئے دکھ کو بھی اس کی طرف منسوب کیا گیا - مثلاً ایک قیدی جو جیلخانہ مین جاتا ہے تو گورنمنٹ کے ہی حکم سے جاتا ہے اور گورنمنٹ اسے اُس کے بداعمال کی پاداش مین جیل خانہ بھیجتی ہے - اسی طرح بڑے بڑے منصب جو لوگون کو ملتے ہین وہ بھی گورنمنٹ سے ہی ملتے ہین - غرضیکہ گورنمنٹ ہی کی عنایات سے ایک شخص مورد انعام ہوتا ہے اور گورنمنٹ کے ہی خلاف ورزی سے مورد عذاب ہوتا ہے - لیکن مورد عذاب ہونے کی ایک وجہ ہوتی ہے جو کہ نافرمانی ہے اور مورد انعام ہونے کی بہت راہین ہین کبھی انسان اپنی لیاقت سے کبھی ذاتی اور خاندانی وجاہت سے کبھی حسن خدمات سے اور کبھی کسی مقرب کی سفارش سے مورد انعام ہو جاتا ہے مثلاً اگر مین چورون یا ڈاکوؤن کے گھر پیدا ہوتا تو باوجود اس کوشش اور محنت کے جو مین نے آج تک کی ہے اس موجودہ ترقی پر نہ پہونچ سکتا - تم معلوم کر سکتے ہو کہ کسقدر رکاوٹین درمیان مین تھین یہ سب اللہ تعالے کا خاص فضل ہی تھا کہ اس نے اس مقام تک پہونچایا ہوا ہے - وکفے باللہ شہیدا - اللہ تعالے کی گواہی دو طرح سے ہوتی ہے - ایک تو اس طرح کہ وقت پر ان تمام پیشگوئیون کو پورا کر دیا جو کہ آنحضرت صلعم کے دعاوی اور زمانہ کے متعلق تھین - دوسرے اس طرح سے کہ اللہ تعالے نے آنحضرت صلعم کی نصرت کر کے اور آپکے دشمنون کو ہلاک کر کے اور آپ کی کامیابی مین ہر ایک روک کو دور کر کے گواہی دیدی کہ یہ ہمارا بھیجا ہوا ہے - دونون فریق اللہ تعالے ہی کی مخلوق تھے اور دونون کے اعمال سے وہ خوب واقف تھا جو سچا تھا آخرکار اللہ تعالے نے اسے فتح دیدی - اور نیز اچھے لوگون کو اپنے مکالمات سے بھی آگاہ کیا کہ یہ رسول اللہ اور راستباز ہے - جیسے فرمایا اذ اوحیت الے الحواریین ان امنوا بی وبرسولی +

احمدیہ روشنائی - مرزا عبد الکریم صاحب تاجر البیر کوٹلوی کی بنائی سقالمتہ دو سیری روشنائیون سے عمدہ دفتر البدر سے ملسکتی فی بوتل یہ اعلے قسم اور ادنے قسم تاجرون کو خاص رعایت +

مراسلات

برادرم سلمہ - السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ +

آپ کا اشتہار مورخہ ۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۳ء بطور ضمیمہ البدر بابت ایک ماہوار رسالہ کے پہونچا - اس کو پڑھ کر جس قدر خوشی جماعت احمدی انبالہ کو ہوئی وہ تحریر سے باہر ہے خدا کا شکر ہے کہ آپنے اس اہم ضرورت کو محسوس کر کے اس کی انجام دہی کا بیڑا اٹھایا ہے - خدا عز وجل اس مین آپ کا حامی ہو اور بہت جلد یہ رسالہ جاری ہو کر آنکھون کو نور عطا فرماوے انشاء اللہ العزیز یہ رسالہ نہایت مقبول ہوگا اور آپ کو اسکی مساعی جمیلہ جزاء نیک عطاء فرماویگا +

مندرجہ ذیل احباب کے نام آپ رسالہ جاری فرماوین قیمت فوراً ارسال خدمت ہوگی اور یہ نام درج رجسٹر خریداران فرما دین +

بابو عبد الرحمان صاحب ہیڈ کلرک خزانہ شہر انبالہ محلہ پختہ باغ
چوہدری رستم علی خانصاحب کورٹ انسپکٹر پولیس انبالہ
حاجی محمد رمضان صاحب خیاط عرف محمد متصل مسجد کلان - محلہ پختہ باغ انبالہ شہر -
قاسم علی سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ انجمن موید الاسلام دہلی کوچہ بلاقی بیگم -

مرسلہ نیازمند قاسم علی سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ دہلی حال وارد شہر انبالہ -

مقدمہ

گورداسپور کی عدالت مین جو مقدمات حکیم فضل الدین صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب کیطرف سے کرم الدین وغیرہ پر دائر ہے تھے اور جن کے انتقال کی درخواست کرم الدین کی طرف سے چیف کورٹ مین نامنظور ہوئی تھی مورخہ ۲۳ - مئی ان کی پیشی تھی مگر اس دن کوئی کارروائی نہین اور اب پھر ۲۲ - جون مقرر ہوئی ہے - جہلم کے مقدمہ کی تاریخ پیشی ۱۵ مئی تھی اس دن فریقین حاضر ہوئے مگر عدالت نے کوئی فیصلہ نہین سنایا اور کہا کہ آخر مئی تک کسی تاریخ مین فیصلہ دیا جاویگا +

فوٹو

حضرت اقدس امام الزمان کے کھڑے قد کی عکسی تصویر جسمین فوٹوگرافر نے اپنے فن کو عمدگی سے نبھاکر ہر ایک خط وخال کا پورا نقشہ لائیٹ اور شید کو مدنظر رکھکر دیا ہے جسکے عکس مین آپکا نام بھی جلی اور خوشنما خط سے لکھا ہوا ہے + فل سائز پر دفتر البدر مین عمدہ کارڈ

اصلاح مستورات

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ جن دینی امور کی اصلاح کی طرف ہے ان میں ایک جزو مستورات کی اصلاح کی بھی ہے۔ چنانچہ وقتاً فوقتاً اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تقریرین بھی فرماتے ہین اور خود آپ کا عملی نمونہ بھی ایسا ہے کہ جسے سن سن کر قلب خود بخود فتوے دیتا ہے کہ اس میدان مین ہم تو ابھی طفل مکتب ہین اور جہان ہمارا یہ فرض ہے کہ اپنے نفس کی اصلاح کرین وہان یہ بھی ہے کہ اپنے اس ساتھی کو جو کہ تقوےٰ کی راہون پر عملدرآمد کرنے مین ہمارا بڑا معاون و مددگار ہے۔ ان اخلاقی فضائل سے محروم نہ رہنے دیوین جو کہ انسانیت کا لازمہ اور جزو اعظم ہین اس خیال نے مجھے تحریک دی ہے کہ البدر کے کالمون کے مضامین مین سے ایک حصہ احمدی خاتونوں کے .... لئے رکھا جاوے جس مین اسلام کی تاریخی مستورات کے حالات ان کے زہد و تقوےٰ۔ جرأت بہادری۔ نیک دلی۔ عفت۔ صدق و وفا۔ کا بیان ہو اور جن کے حالات کو پڑھکر ہمارے احمدی بھائیون مین تحریک ہو کہ کاش ہماری عورتین بھی ایسی ہون اور احمدی بہنون کو یہ امنگ پیدا ہو کہ ہم بھی اپنی سلف بہنون کے ہمرنگ اخلاق فاضلہ مین ہون۔ جو احباب ان مضامین مین میرا ہاتھ بٹاوینگے ان کے مضامین بعد پسندیدگی شکریہ کے ساتھہ درج اخبار ہوا کرینگے اور وقتاً فوقتاً بذریعہ البدر اطلاع دیجایا کرے گی کہ عورتون کے متعلق کس امر پر مضامین کی ضرورت ہے +

سردست افتتاحی طور پر ہم ایک صحابیہ خاتون کا حال درج کرتے ہین جس سے ہماری دینی بہنون کو معلوم ہوگا کہ اسلام کے ابتدائی زمانہ مین عورتون کو نیک اعمال کی کثرت کی کسقدر تڑپ تھی اور نیکیون مین سبقت کا خیال کس جرات سے ان کو آنحضرت صلعم کے دربار مین لاتا ہے اور ان کے حقوق کا مطالبہ کرتا ہے اور آج کل کی مستورات نے دنیوی آرایش کو کس قدر مرغوب کیا ہوا ہے اور وہ مذہبی زیور زینت سے کسقدر عاری ہین +

اسماء

حضرت یزید بن السکن اشہلی صحابی انصاری کی دختر کا نام ہے۔ یہ صحابیہ فصاحت بیان اور طلاقت لسان مین شہرۂ آفاق تھین ایک دفعہ تمام صحابیہ عورتون نے کمیٹی کرکے اور اسماء کو اپنا قائم مقام بناکر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین روانہ کیا جب آپ بارگاہ رسالت مین آئین تو آپ سے مودب ہو کر یہ عرض کی۔

"اے پیغمبر خدا میرے والدین آپ پر فدا ہون چونکہ آپ مردون اور عورتون دونون کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے ہین اس لئے عورتون کیطرف سے مین ایک بات عرض کرنے آئی ہون اور وہ یہ ہے کہ ہم عورتین اپنے شوہرون کے گھرون مین رہتی ہین پردہ مین رہنا ہمارا کام ہے۔ مردون کی خانگی اور ذاتی ضرورتون کو ہم ادا کرتی ہین اور ہم دیکھتی ہین کہ مرد جمعہ اور جنازہ کی نمازین پڑھتے ہین۔ بیمارون کی عیادت اور جنازہ کی متابعت کرتے ہین۔ حج کو جاتے ہین جہاد ان کے لئے مخصوص ہے اور جبکہ مرد ان فرائض کو ادا کرنے کے لئے گھرون سے روانہ ہوتے ہین ہم ان کے عیال کی نگران رہتی ہین ان کے مال کی حفاظت کرتی ہین۔ کیا ہم کبھی مردون کے ان نیک اعمال مین سے کچھہ حصہ ملنے کی امید ہو سکتی ہے"۔ آنحضرت صلعم یہ فصیح اور عاقلانہ تقریر سنکر اصحاب کیطرف مخاطب ہوئے اور پوچھا کہ کیا کبھی تم نے ایسی فصیح و بلیغ تقریر سنی ہے سب نے باالاتفاق کہا ہرگز نہین سنی اس کے بعد آپ نے اسماء سے فرمایا اے عربیہ جا اور سب عورتون سے کہدے کہ اگر وہ اپنے شوہرون کو خوش رکھینگی تو ان کا یہ ایک عمل ان کے سب نیک اعمال کے برابر ثواب کا مستحق ہوگا +

نوٹ - جیسے عورت کو حکم ہے کہ مرد کو خوش رکھے ایسے ہی مرد کو حکم ہے کہ عورت کو خوش رکھے قرآن شریف مین ہے عاشروھن بالمعروف اور ولھن مثل الذی علیھن اور حدیث شریف مین ہے۔ خیرکم خیرکم لاھلہ +

طبی نوٹ

پیٹ کو لٹا کر دیکھو اول پیٹ کی شکل پسلی کے مابین گولائی پر ہونی چاہیے اور چمڑا موٹا۔ اگر فرق ہو تو معدہ درست نہین۔ دوم اس کے ٹٹولنے سے جگر۔ طحال اور رسولی کا پتہ لگے گا۔ سوم ٹھوکو تاکہ نفخ اور پانی کا حال معلوم ہو۔ چہارم الٹے ہاتھہ سے دیکھو کہ حرارت کا اندازہ ہو۔

قارورہ یرقان او طحال مین سیاہ اور زرد رنگ کا اور قوام گاڑھا۔ گردہ کی ریت ہو تو گوشت کے دھوون کی طرح۔ ذیابیطس ہو تو مقدار مین زیادہ اور سوزاک ہو تو مقدار مین بہت کم ہوگا۔

خصیہ اگر چھوٹے ہون تو اولاد کمزور۔ بدشکل کم۔ یا صرف لڑکیان ہونگی +

مریض کے اٹھنے بیٹھنے سے مفاصل کا پتہ لگتا ہے۔ پاخانہ رسے کی طرح ایک دم آنا چاہیے یہ صحت کی علامت ہے باقی کل اقسام ناقص ہین تھوڑا تھوڑا آوے تو امعا کا حبس ہے بہت پتلا ہو تو امعا کی رطوبت سے۔ آواز کے ساتھہ آوے۔ تو ریاح ہے۔ زیادہ عفونت والا ہو تو حرارت ہے سفیدی مائل یرقان کے باعث۔ سبز جیسے ...... ساگ یا گندک کی طرح ہو گو اختلاف ہے کہ گرمی یا سردی سے مگر زہریلے مادے سے ضرور ہوتا ہے +

استفسار

خریدار ۲۲۱-ازمورو۔

جس قسم کا نسخہ آپ نے بذریعہ البدر کے چاہا ہے اس قسم کے نسخہ جات خلاف تہذیب سمجھکر البدر مین درج نہین ہوتے +

مختلف خبرین اور حالات

تخرج الصدور الے القبور اس الہام کے تحت مین ایک اور صاحب بھی چل بسے وہ سید محمود صاحب ہین جنہون نے غالباً ۸۔ مئی کو بروز جمعہ انتقال کیا ہے۔ یہ سر سید احمد خان صاحب۔ کے سی ایس آئی کے صاحبزادہ تھے +

ریاست کپورتھلہ مین بھی طاعون زورون پر ہے +

شہر لاہور اور اسکے گرد نواح مین طاعون سے ۴۷ وارداتین ۸-۹-۱۰ مئی کو ہوئین۔

پنجاب مین ہفتہ مختتمہ ۲۔ مئی تک طاعونی وارداتون کی تعداد ۸۴۴۰۲ اور اموات ۱۶۹۸۴ تھی +

البدر

عربی نظم - حضرت اقدس کی عربی کتب مین جس قدر عربی اشعار اور قصاید ہین ان تمام کا ترجمہ معہ عربی ابیات کے جنہیں پڑھنے مین آسانی کی خاطر اعراب بھی دئے ہونگے اور انشاء اللہ ایسے خوشخط لکھے ہونگے کہ ایک بچہ بھی پڑھ لیوے بذریعہ ہمارے ماہوار رسالہ کے احمدی احباب تک پہونچایا جاسکے گا ... صرف ایک صد درخواست پوری ہونے کی انتظار ہے +

ضروری التماس - احمدی احباب سے میری یہ ہے کہ جس جس صاحب کے پاس حضرت کے مکتوبات یا حضرت حکیم الامت اور دیگر جلیل القدر اصحاب کے ایسے خطوط اور مراسلات ہون جن کی اشاعت سے آیندہ نسلین کچھ سبق حاصل کرسکتی ہین وہ ماہوار رسالہ مین اندراج کے واسطے ضرور ارسال فرماوین اور دور و نزدیک اپنے احباب تک اس خبر کو پہونچادوین کہ یہ تمام متبرک مضامین اب ایک مجموعی ہیئت مین بہ شکل کتاب آنے والے ہین - جو اشتہارات یا خطوط وغیرہ احمدی احباب برائے اندراج رسالہ ارسال فرماوینگے وہ بعد اندراج بجنسہ واپس کردئے جاوین گے انشاء اللہ تعالے +

تواریخ کا جو حصہ ماہوار رسالہ مین رکھا ہے اسکی تکمیل کے واسطے یہ ضروری امر ہے کہ ہر ایک بیعت کنندہ اپنی بیعت کے اسباب اور تحریکات اور بعد بیعت کے جو نشانات اس نے اپنے نفس یا خویش و اقارب مین دیکھے ہین یا استجابت دعا جو اس کی ترقی ایمان کا موجب ہوئی ہو ان تمام باتون کو معہ قید تاریخ و سنہ کے مفصل لکھکر دفتر البدر مین روانہ کرے اور تمام حالات ایسے ہون جن کی صحت پر ان کو کامل وثوق ہو +

بقایا داران البدر کو بار بار یاد دلائے بغیر ہم رہ نہین سکتے کیونکہ ضرورتین مجبور کرتی ہین امید ہے کہ میرے دینی بھائی اپنی ذاتی ضرورتون کی طرح البدر کی مالی ضرورتون کو محسوس کرکے بہت جلد اپنے حساب بے باق کردیوین گے +

اردو و فارسی نظم - البدر کے گذشتہ نمبرون مین ہماری لاعلمی سے اکثر ایسی نظمین درج ہوچکی ہین جو کہ علم عروض کے قواعد کے رو سے بالکل غلط تھین جس کی نسبت ہمارے معزز احباب نے شکایت کی ہے اسلئے آیندہ صرف وہی نظم درج اخبار ہوا کرے گی جو کہ فن شاعری کے رو سے قابل اعتراض نہ ہو +

اشاعت - اخبار مین ناظرین ہمیشہ ساعی رہین ابھی تک اس کی اشاعت ۰۰ ہ تک نہین پہونچی +

ماہوار رسالہ کی نسبت چودھری رستم علی صاحب احمدی انبالہ سے تحریر فرماتے ہین کہ مین حتی الوسع اس مین آپ کو امداد دون گا - نیز البدر سے خصوصیت سے ہمدردی رکھنے والے ہمارے دوست سید مدثر شاہ صاحب نے کچھ مضامین حضرت اقدس اور نیز مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے ارسال فرمائے ہین دیگر احباب سے بھی التماس ہے کہ وہ ایسے مضامین کا ذخیرہ ضرور دفتر البدر مین ارسال فرماوین +

نوٹ - جن احباب کو اصل مضامین کی ضرورت ہوگی وہ ان کو بعد نقل واپس دئے جاوینگے +

صیانۃ الناس + اندنون مین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک خط بنام مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی روانہ کیا تھا اسکا جواب مولوی صاحب نے ایک رسالہ کی شکل مین دیا ہے اور الگ طبع کرایا ہے جو کہ دفتر البدر کی احمدیہ بکڈپو سے بہ قیمت ایک آنہ ۱ پائی ملسکتا ہے + ہر ایک مقام کی احمدی جماعت کو چاہیئے کہ اس کی متعدد کاپیان خرید لیوین +

خطاب بہ آریہ قوم

یہ نظم حضرت اقدس کے مخلص خادم جناب منشی نبی بخش صاحب کلرک ریلوے دفتر لاہور کی طبعزاد ہے جو انہون نے ایکدفعہ لاہور کے ڈیبیٹنگ کلب مین سکھرام کے مقابلہ مین پڑہی تھی

نظم

آج ہم اس بزم مین کچھ ماجرا کہنے کو ہین
یعنی توصیف خدائے کبریا کہنے کو ہین

ذرہ از لطف و فیض مصطفے کہنے کو ہین
صدق دل سے صاحبو یہ مدعا کہنے کو ہین

جز محمد مصطفے ہرگز خدا ملتا نہین
اس صبا بن غنچہ دل مطلقاً کھلتا نہین

ہے خدا بے مثل و واحد جامع وصف کمال
اور محمد ہے نبی با عزت و قدر و جلال

ملتی ہے اس کی اطاعت سے حیات لازوال
اور محبت اس کی بن سکتی فقط ہم خیال دل

اے عزیز و یہ سخن ہم برملا کہنے کو ہین
قدسیان عرش اعظم مرحبا کہنے کو ہین

ہین زمین و آسمان شاہد بیک قول و زبان
کر رہی نغمہ سرائی قدسیان کروبیان

خالق و قیوم عالم ہے خداوند لگان
اور محمد کی ثنا ہر ایک کے ورد زبان

شاہد اس کلمہ پہ ہم قول خدا لاشک ہین
اور گواہ اس پر فرار دن اولیا لائق ہین

غرق ظلمت ہو رہے تھے جبکہ جملہ بحر و بر
اور شجر توحید کا مرجھا چلا تھا سر بسر

ناخدائی کس نے کی تھی جا منن وقت خطر
باغ وحدت کو بھی سینچا کسنے خرخواہ البشر

اک جہان شاہد ہے اس پر کچھ نہان یہ بھی نہین
دیکھ لو تاریخ عالم کیا عیان تم پہ نہین

کیا عرب کے حال سے واقف نہین ہو تم کہ کون
زہرہ دختر مار ڈالتے تھے کہ تکو زمین مین دفن

پیر تھے یا طفل تھے یا تھے جوان پیلتن
مبتلائے کفر تھے بس جہل تھے ..... مرد و زن

پیر اطاعت سے نبی کی خیر امت ہوگئے
اک نظر سے ماحی بدعات و ظلمت ہوگئے

اک عرب پر ہی نہین احسان مخبر سلام
شرق و غرب اتر دکن تک سب مین ہوا

بالیقین ہین منت ہین سبھی حور و غلمان
ہوگئے اکسیر اکیدم خاک سودہ بیگمان

مردہ صد سالہ تھے اک آن مین زندہ ہوئے
چھوڑکر غیرون کو وہ اللہ کے بندے ہوئے

کم نہ تھی حالت تمہارے بتکدہ کی

مندرون مین بت پڑے تھے سیکڑون کیا صد ہزار

آب و آتش کی پجاری لاتعداد و بیشمار
وحدت باری کا اسمین کچھ نہ تھا ظاہر گذار

یہ اثر تھا بید کا جس پر ہے تکو فخر و ناز
چھوڑ دو اس بے ثمر کو دوستو اور آؤ باز

ہے کمال اسلام ہی کا تم پہ احسان بڑا
باب وحدت کھولکر تکو سنایا بارہا

بدلہ نیکی کے بدی تم سے ملی ہمکو جزا
وہ اثر قران کا ہے اور یہ نتیجہ بید کا

غور سے خود سوچ لو رکھتے ہو گر عقل سلیم
ہو تمہارا ہادی و ناصر خدا وند کریم

تم بہت مغرور ہو اپنی وجاہت پر جناب
مال و دولت کی فقط ہے چند روزہ آب و تاب

عیش باطل ہے تمہاری سعی کا لب لباب
رنگ لائیگی تمہاری وقت مردن یہ شراب

کیون بھلایا دل سے خوف خالق ارض و سما
دیدہ و دانستہ کیون کرتے ہو تم ترک حیا

صد ہزاران تم سے پہلے صاحب سیف و قلم
تھے فریدون مرتبت جمشید فر دارا حشم

تھے مزین جن کے سر پر چتر شاہی و علم
چل بسے سب چھوڑکر با حسرت و رنج و الم

ہے عجب یہ کارخانہ بے ثبات و بے قیام
ذات باری کے سوا ہے دوستو کس کو دوام

تیغ بران محمد سے نہین کیا تم کو غم
بوجہل آیا مقابل سر ہوا اسکا قلم

کسری و قیصر کی شوکت نے لیا راہ عدم
دشمنان دین حق کا خاتمہ رنج و الم

اس نظیر رفتگان سے کچھ تو عبرت سیکھ لو
کچھ حیا سے کام لو اور کچھ تو غیرت سیکھ لو

زندگی اپنی کا یار و جب نہین کچھ اعتبار
کر رہے ہو کیون عزیزو کبر و نخوت اختیار

منقطع ہوں موت سے آخر تمہارے کاروبار
جب حقیقت یہ ہوئی پھر کسلئے یہ گیر و دار

کیون وصال یار کا تم کو نہین کچھ فکر و غم
کیون نہین رہتی تمہاری اس طرف چشم کرم

گرد باد بادہ دان کی ہے تمہین یار و تلاش
بت تعصب کا کرو تم ٹکڑے ٹکڑے پاش پاش

کفر اور باطل کو چھوڑو اور کرو نخوت کا ناش
ہے نصیحت یہ مری کہتا ہون تمکو فاش فاش

راحت ہر دو جہان و شافع روز یقین
ہے محمد مصطفے ہادی و رحمۃ للعالمین

ہے دعائے عاجزانہ پر مرا ختم کلام
اے خدائے بندگان اے مالک دار السلام

کر عطا حب جناب حضرت خیر الانام
اور عمل تیرے کلام پاک پر ہو صبح و شام

خاتمہ تیری رضا پر ہو خداوند کریم
ہو دعا مقبول میری یا سمیع یا علیم

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نمبر	نام	مقام	ضلع
۲۲۳	عبداللہ خان	پشاور	گورداسپور
۲۲۴	محمد دین ولد نظام الدین	پسرور	سیالکوٹ
۲۲۵	سید وزیر شاہ صاحب ولد سید فرزند علی شاہ	کوٹلی حسن شاہ	〃
۲۲۶	مہرالدین ولد الٰہی بخش	مراد پور	〃
۲۲۷	برکت علی صاحب ولد باجو خان	کھاریاں	گجرات
۲۲۸	چوہدری خان محمد صاحب ولد تھرایا	لویریوالہ	گوجرانوالہ
۲۲۹	چوہدری کرم داد صاحب ولد احمد یار	〃	〃
۲۳۰	حسین ولد خداداد	〃	〃
۲۳۱	نظام الدین ولد جان محمد	〃	〃
۲۳۲	اللہ دتا ولد جھنڈا	〃	〃
۲۳۳	جھنڈا ولد جان محمد	〃	〃
۲۳۴	جمال الدین ولد کرم الدین	〃	〃
۲۳۵	احمد ولد محمد بخش	〃	〃
۲۳۶	رحیم بخش ولد عبدالستار	〃	〃
۲۳۷	کریم بخش ولد 〃	〃	〃
۲۳۸	امام الدین ولد پیر بخش	〃	〃
۲۳۹	فضل الٰہی ولد عمر بخش	〃	〃
۲۴۰	بھولا ولد کرم داد	〃	〃
۲۴۱	فضل ولد جھنڈا	〃	〃
۲۴۲	غلام رسول ولد جھنڈا	〃	〃
۲۴۳	امیر بخش ولد جان محمد	〃	〃
۲۴۴	نبی بخش ولد عبدالستار	〃	〃
۲۴۵	رمضان ولد پیر بخش	〃	〃
۲۴۶	مولوی احمد یار صاحب ولد حافظ الٰہی بخش	فیروز والہ	گوجرانوالہ
۲۴۷	حافظ احمد دین صاحب نقشہ نویس	سیالکوٹ	سیالکوٹ
۲۴۸	مستری نظام الدین صاحب	〃	〃
۲۴۹	زوجہ مولا بخش بوٹ فروش	〃	〃
۲۵۰	مسماۃ سہاگن زوجہ نور محمد	〃	〃
۲۵۱	مستری مہرالدین ولد پیر بخش	〃	〃
۲۵۲	مسماۃ نور بھری والدہ مہر دین	〃	〃
۲۵۳	علی محمد ولد حسن محمد	〃	〃
۲۵۴	عبدالغنی صاحب محرر رجسٹری حال	نارووال ظفروال	سیالکوٹ
۲۵۵	مولا بخش	اٹاوہ	اٹاوہ
۲۵۶	کلو	〃	〃
۲۵۷	شتاب خان معمار ولد گھاسی خان	〃	〃
۲۵۸	مسماۃ رکھی بنت بہار	احمد آباد	گورداسپور

نمبر	نام	مقام	ضلع
۲۵۹	فضل بی بی دختر کرم بخش	احمد آباد	گورداسپور
۲۶۰	مسماۃ بھولی 〃 جواہر	〃	〃
۲۶۱	〃 برکت بی بی 〃 دیندار	〃	〃
۲۶۲	چوہدری دولا صاحب	بیداپور	لاہور
۲۶۳	غلام محمد ولد چوہدری دولا	〃	〃
۲۶۴	علی محمد 〃 〃	〃	〃
۲۶۵	حیات محمد 〃	〃	〃
۲۶۶	طالعمند 〃	〃	〃
۲۶۷	سراج الدین 〃	〃	〃
۲۶۸	محمد خان 〃	〃	〃
۲۶۹	الیاس 〃	〃	〃
۲۷۰	خاتم علی ولد غلام محمد	〃	〃
۲۷۱	سندر ولد ورک	〃	〃
۲۷۲	اللہ رکھا ولد سندر	〃	〃
۲۷۳	حسین شاہ ولد مہر شاہ	〃	〃
۲۷۴	زوجہ حسین شاہ	〃	〃
۲۷۵	فتح بی بی زوجہ چوہدری دولا	〃	〃
۲۷۶	امیر بی بی زوجہ 〃	〃	〃
۲۷۷	اللہ دتا ولد حسا	تولیکی	گوجرانوالہ
۲۷۸	مسماۃ بیگم زوجہ اللہ دتا	〃	〃
۲۷۹	احمد دین ولد اللہ دتا	〃	〃
۲۸۰	احمد بی بی	〃	〃
۲۸۱	صدرالدین	بیداپور	لاہور
۲۸۲	حسن دین	〃	〃
۲۸۳	شہاب الدین ولد جھنڈا	〃	〃
۲۸۴	حیات بی بی زوجہ احمد دین	〃	〃
۲۸۵	مولاداد ولد احمد دین	〃	〃
۲۸۶	اللہ دتا ولد 〃	〃	〃
۲۸۷	کرم داد 〃 〃	〃	〃
۲۸۸	مسماۃ رحمت بی بی دختر احمد دین	〃	〃
۲۸۹	سردار ولد سوہنا	〃	〃
۲۹۰	صوبا 〃	〃	〃
۲۹۱	سہاگن زوجہ سوہنا	〃	〃
۲۹۲	حاکم بی بی دختر 〃	〃	〃
۲۹۳	حسین بی بی 〃 〃	〃	〃
۲۹۴	کرم الدین ولد عظیم	〃	〃
۲۹۵	مولاداد ولد بھولا	〃	〃
۲۹۶	ریشم بی بی دختر مولاداد	〃	〃

نمبر	نام	مقام	ضلع
۲۹۷	بیگم بی بی دختر مبارک	بیداپور	لاہور
۲۹۸	عالم بی بی دختر مولاداد	〃	〃
۲۹۹	بیگم بی بی 〃 〃	〃	〃
۳۰۰	رانی زوجہ بھولا	〃	〃
۳۰۱	اللہ دتا ولد قاسم	〃	〃
۳۰۲	قاسم ولد بلندا	〃	〃
۳۰۳	بیگم بی بی زوجہ قاسم	〃	〃
۳۰۴	رسول بی بی دختر قاسم	〃	〃
۳۰۵	امام الدین ولد ستار	〃	〃
۳۰۶	بیگم بی بی زوجہ امام الدین	〃	〃
۳۰۷	مولاداد ولد بڈھا	〃	〃
۳۰۸	محمد بی بی زوجہ مولاداد	〃	〃
۳۰۹	حسین بی بی دختر 〃	〃	〃
۳۱۰	غلام قادر ولد شیر محمد	〃	〃
۳۱۱	محمد علی ولد اللہ داد	〃	〃
۳۱۲	اکبر علی ولد 〃	〃	〃
۳۱۳	نادر علی 〃 〃	〃	〃
۳۱۴	ایمن بی بی دختر 〃	〃	〃
۳۱۵	بیگم بی بی زوجہ اللہ داد	〃	〃
۳۱۶	کرم داد ولد نواب	〃	〃
۳۱۷	اللہ دتا ولد سوداگر	〃	〃
۳۱۸	رسول بی بی زوجہ نواب خان	〃	〃
۳۱۹	غلام حیدر ولد بڈھر خان	〃	〃
۳۲۰	جہان خان ولد علی گوہر	〃	〃
۳۲۱	محمد عثمان ولد محمد خان	〃	〃
۳۲۲	غلام احمد ولد فتح محمد	〃	〃
۳۲۳	زینب دختر 〃	〃	〃
۳۲۴	سکینہ بی بی دختر محمد خان	〃	〃
۳۲۵	فیض بخش ولد شیر محمد	〃	〃
۳۲۶	سردار بی بی بنت شیر محمد	〃	〃
۳۲۷	ایمن بی بی 〃	〃	〃
۳۲۸	محمد خان ولد شیر محمد	〃	〃
۳۲۹	رابع بی بی بنت شیر محمد	〃	〃
۳۳۰	فضل دین	〃	〃
۳۳۱	اللہ دتا ولد کرم الٰہی	〃	〃
۳۳۲	صدرالدین ولد 〃	〃	〃
۳۳۳	فضل بی بی زوجہ ودھایا	〃	〃
۳۳۴	حسن بی بی زوجہ فضل	〃	〃

انوار الاسلام پریس قادیان میں بابو محمد افضل پروپرائٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

۲۲ و ۲۳-مئی ۱۹۰۳ء

فجر کی باجماعت نماز ... مین حضرت اقدس بوجہ علالت طبع شریک نہ ہو سکے جمعہ اور باقی کل نمازین آپنے باجماعت ادا کین اور کوئی ذکر کسی مجلس مین قابل نوٹ نہوا-

۲۴-مئی ۱۹۰۳ء

آج حضرت اقدس کی طبیعت نسبتًا روبصحت تھی چنانچہ آپنے کل نمازین باجماعت ادا کین بعد مغرب آریون کے اعتراض طلاق وغیرہ پر گفتگو ہوئی جس کا اکثر حصہ گذشتہ نمبر مین درج ہو چکا ہے +

۲۵-مئی ۱۹۰۳ء

پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

سوال ہوا کہ اکثر پیر اور گدی نشین لوگ مختلف وظایف بتلایا کرتے ہین ہم کیا کرین- اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:- **من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ**- اس کے یہ معنے ہین کہ مومن جو بات یقین سے کہے وہ پوری ہو جاتی ہے لفظون کی پابندی اس مین ضروری نہین ہے- ہان انسان کو یہ آیت **قد افلح من زکّٰھا** ضرور یاد رکھنی چاہئیے کہ گناہ سے بچا رہے- جب انسان گناہ کر لیتا ہے اور وہ اس کی کوئی پروا نہین کرتا تو دل سخت ہو جاتا ہے- اور جب دل سخت ہو جاوے تو پاک نہین ہوا کرتا جبتک کہ پھر نرم نہ ہوا ور نرم نہین ہوتا جبتک کہ نمازون مین عاجزی نہ کرے- انسان توبہ پر توبہ کر کے توڑ دیتا ہے اور اسپر کار بند نہین ہو سکتا جبتک خدا تعالےٰ ساتھ نہ ہو- اسپر قدرتی طور پر یہ سوال ہوتا ہے کہ پھر گناہ کا علاج کیا ہے- جواب یہ ہے کہ سچی خشوع اور خضوع پیدا کرو اور اپنی دعاؤن کو انتہا تک پہونچاؤ- انبیاء علیہم السلام بھی دعا ہی کیا کرتے تھے +

دو لشکر ہین کہ جن کے بیچون بیچ انسان چلتا ہے ایک لشکر خدا تعالےٰ کا ہے اور دوسرا شیطان کا- اگر یہ خدا تعالےٰ کے لشکر کیطرف جھک جاوے اور اس سے مدد طلب کرے تو اس گناہ سے بچایا جاتا ہے جو کہ شیطان کے لشکر کی وجہ سے اس سے سرزد ہونا ہوتا ہے اور اگر خدا کے لشکر کی مدد حاصل نہین کرتا تو شیطان کے لشکر مین پھنس جاتا ہے- انسان کو چاہیئے کہ اس مرض سے بچنے کے واسطے یہانتک کوشش کرے کہ اللہ تعالےٰ کی حفاظت مین آجاوے- خدا تعالےٰ سے دوری کا باعث گناہ کا مرض ہی ہے- جس نے اس سے بچنے کی کوشش کی وہ خدا سے ملا- اور جس نے نہ کی وہ دور رہا- گناہ سے بچنے کے دو ہی طریقہ ہین **اول** یہ کہ انسان خود کوشش کرے لیکن یہ کوشش ناکافی ہوا کرتی ہے +

دوم یہ کہ خدا تعالےٰ سے استغاثہ کرے یعنے استغفار (جس کے معنے ہین حفاظت) طلب کرے نماز مین رکوع مین سجود مین اور ہر وقت دعا کرے- یہانتک کہ ایک پاک زندگی عطا ہو اسی کا نام **تزکیہ نفس** ہے جب یہ ہو جاتا ہے تو انسان فلاح پاتا ہے اور اپنے سلوک کا انتہا کر دیتا ہے اس کے علاوہ اور جو انعامات اور اکرامات اللہ تعالےٰ کیطرف سے آدمی کو ملتے ہین وہ سب اس کے فضل سے مل سکتے ہین +

جیسے بنیا ہر روز اپنی کتاب پر حساب لکھتا ہے اور اسے کبھی نہین بھولتا اسی طرح مومن کو چاہیئے کہ ہر وقت اپنا حساب یاد رکھے اور جب گناہ سرزد ہو تو اس سے کشتی کرے اور ہر وقت اس فکر مین رہے کہ گناہ سے بچایا جاوے اس طریق سے انسان گناہ سے بچ سکتا ہے +

باقی جو فقیرون کے خود تراشیدہ طریقہ ہین جن کو دوسرے الفاظ مین بدعات کہہ سکتے ہین کہ جو چاہا کر لیا- ہرگز

ماننے کے قابل نہین ہین کیونکہ اگر یہ وظیفون سے سب کچھ کر سکتے
ہین تو پھر ذرہ ذرہ دنیوی معاملات مین کیون جھگڑتے ہین اور
ایسی ایسی بکواس کرتے ہین کہ آدمی بیان بھی نہین کر سکتا ایک
شخص کا ذکر ہے وہ کہتا تھا کہ میرے پاس ایک ایسا علم تھا
کہ جو چاہتا کر لیتا مگر پھر ایسے وجوہات پیدا ہو گئے کہ غم پر غم پہنچا
اور اب غمون مین کچھ بھی نہین ہو سکتا۔ غرضیکہ یہ سب باتین ہی
باتین ہین کہ جن سے وقت ضایع ہوتا ہے چونکہ یہ سب شغل
خلاف سنت نکلے ہین اس واسطے سب غضب کی مد مین ہین
ان کی مثال ایک پھوڑے کی سی ہے جسکے اندر پیپ بھری
ہوتی ہے اور اوپر سے چمکا کرتا ہے ایسے ہی یہ اشتغال ہین۔
کہ اوپر سے تو خوش نظر آتے ہین مگر اندر کچھ نہین۔ غرضیکہ انسان
کو سب کچھ خدا تعالےٰ ہی سے طلب کرنا چاہیئے۔ جب وہ
کسی کو کچھ دیتا ہے تو پھر واپس نہین لیا کرتا۔ یہ لوگ اس تزکیہ
سے بہت دور بھاگ جاتے ہین جو کہ انبیا کے ذریعہ حاصل
ہوتا ہے۔ بعض کہتے ہین کہ تین دن مین صرف چار دفعہ دم
لیتا ہون اور میرا بھائی صرف دو دفعہ۔ عام لوگ ایسا کرنے
والے کو آج کل ولی کہتے ہین۔ اور اس طرح کی دم کشی وغیرہ
واہیات باتون کو جائے فخر سمجھا جاتا ہے دران حالیکہ فخر یہ
ہے کہ خدا تعالےٰ سے موافقت کرے اور ابدال مین داخل ہو
کیونکہ اس سے انسان اور نیکیون کا وارث ہوتا ہے +

انسان کو چاہیئے کہ توحید مین کوشش کرے کیونکہ
جب یہ پورے طور سے موحد بن جاوے گا تو خدا کا ڈر اس کے
دل مین بیٹھ جاوے گا اور وظیفون کے ہم قائل نہین ہین۔
ہان دعا کرنی چاہیئے خواہ اپنی زبان مین ہو۔ چاہیئے کہ دل مین
اللہ تعالےٰ کی ایسی عظمت بیٹھ جاوے کہ گویا ہر وقت اسکو دیکھ
رہا ہے کیونکہ جب اس کی یہ حالت ہو گی تو وہ ہرگز گناہ نہ کریگا
جس طرح ظاہر آگ سے خوف آتا ہے اسی طرح خدا تعالےٰ کے
غضب سے ڈرنا چاہیئے وہ بھی ایک قسم کی آگ ہے۔ بس یہی مقصود
بالذات ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے کہ نماز پڑھو اور دعا کرو +

دیکھو شیعہ لوگ استغفار وغیرہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر
حسین حسین کرتے ہین حالانکہ حسین کو بھی بلکہ تمام رسولون کو
بھی استغفار کی ویسی ہی ضرورت ہے جیسی ہمین ہے۔ اور
رسول کریم صلعم کا فعل اس کا شاہد ہے +

---

۲۶ - مئی ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت
ادا کین۔ اور کوئی ذکر قابل نوٹ نہ ہوا +

---

۲۷ - مئی ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس نے پانچون نمازین باجماعت ادا کین +

ظہر

ایک صاحب نے عرض کی کہ رسول اللہ صلعم کیوقت
تو خدائے واحد پر لوگون کا ایمان نہ تھا اس لئے بیعت
کی ضرورت تھی مگر اب تو سب خدا کو مانتے ہین پھر بیعت
کی کیا ضرورت ہے +

فرمایا کہ اب بھی توحید کہان ہے اس کا نام و
نشان نہین ہے جس طرح منافق صرف زبان سے کہہ چھوڑتے تھے
کہ ہم ایمان لائے ایسے ہی اب برائے نام خدا کا لفظ تو
زبان پر آجاتا ہے جسکے اندر کوئی حقیقت نہین ہوتی کفر
اور فسق کی زندگی بسر کر رہے ہین۔ نجاست سے بھرا ہوا
دل لوگون کا ہے خود اگر اپنے دل ہی سے شہادت لو۔ تو
معلوم ہو گا کہ خدا سے کہان تک تعلق ہے اور یہی توحید کہان ہے

نزول اور بعثت کا فرق | **جب** زمانہ کی پلیدی حد درجہ تک پہنچتی
ہے تو آسمان سے جو تائید یا فتح آتا ہے....
اس پر نزول کا لفظ بولا جاتا ہے اور جب زمانہ
کچھ سُدھرا ہوا ہو تو بعثت کا لفظ اس کے موزون
ہوتا ہے +

قبل از عشاء

الہام | **فرمایا** کہ یہ الفاظ الہام...... ہوئے ہین۔ مگر
معلوم نہین کہ کس کی طرف اشارہ ہے۔

"بلا نازل یا حادث یا۔"

یاد نہین رہا کہ یا کے آگے کیا تھا۔ رؤیا کا معاملہ
بھی عجیب ہے پیچ در پیچ بات ہوتی ہے اور الگ الگ
رنگ ہوتا ہے۔ صحابہ کرام کی شہادت کو آنحضرت نے
گایون کے ذبح ہونے کے رنگ مین دیکھا۔ حالانکہ خدا
اس بات پر بھی قادر تھا کہ خواب مین خاص صحابہ ہی کو
دکھلا دیتا +

شیطان سے مراد | **فرمایا** شیطان سے مراد مجسم شے
ہی نہین ہوتی جیسے آج کل کے لوگ شیطان کے لفظ
سے خیال کرتے ہین کہ وہ کوئی لباس بھی پہنتا ہو گا بلکہ
اس سے مراد شیطانی وساوس ہوتے ہین یا کوئی شریر النفس
آدمی +

---

۲۸ - مئی ۱۹۰۳ء

پانچون نمازین حضرت اقدس نے بخیر و عافیت باجماعت
ادا کین سوائے شام کے اور کوئی مجلس نہین ہوئی۔

تعلیم الاسلام کالج قادیان کا افتتاحی جلسہ

---

۱۵ - مئی ۱۹۰۳ء کو کالج تعلیم الاسلام کا افتتاحی
جلسہ ہونا تھا مگر چونکہ حضرت اقدس ع م کی طبیعت ناساز تھی اور
آپ شریک جلسہ نہ ہو سکتے تھے اس لئے وہ تاریخ ملتوی کر دی گئی
لیکن گذشتہ ایام سے آپ کی طبیعت رو بصحت تھی اس لئے
آج کی تاریخ اس جلسہ کے لئے مقرر کی گئی ساڑھے چھ بجے کے
بعد احاطہ سکول مین جلسہ کا انتظام ہوا اور ہر ایک پروفیسر
اور مدرس اور لڑکے کی آنکھ خدا کے محبوب اور برگزیدہ حضرت
مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد آمد پر لگی ہوئی تھی۔ کہ
اس اثناء مین مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے آکر اطلاع دی
کہ حضرت اقدس نے مجھے ایک پیغام دیکر روانہ کیا ہے اور وہ
اس طرح سے ہے کہ مین نے حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کی
خدمت مین تشریف آوری کے واسطے عرض کی تھی آپ نے
فرمایا کہ "مین اس وقت بیمار ہون حتے کہ چلنے سے بھی معذور ہون
لیکن وہان حاضر ہونے سے بہت بہتر کام یہان کر سکتا ہون
کہ اُدھر جس وقت افتتاح کا جلسہ شروع ہو گا مین بیت الدعا
مین جا کر دعا کرون گا" یہہ کلمہ اور وعدہ حضرت خلیفۃ اللہ
علیہ السلام کا بہت خوش کن اور امید دلانے والا ہے اگر
آپ خود تشریف لاتے تو بھی باعث برکت تھا اور اگر اب
نہین لائے تو دعا فرما دینگے اور یہہ بھی خیر و برکت کا موجب
ہو گی۔ اس قدر تقریر فرما کر مولانا مولوی عبد الکریم صاحب
کرسی پر بیٹھ گئے اور اس کے بعد تعلیم الاسلام کالج کے ڈائرکٹر

عالیجناب نواب محمد علیخان صاحب رئیس
مالیر کوٹلہ نے اٹھکر ذیل کی تقریر فرمائی +

جناب میر مجلس و حضار جلسہ۔ مین اسوقت
کالج کے افتتاح کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہون مگر بوجہ
علالت طبع کے زیادہ دیر نہ بول سکون گا۔ سب سے اول
خدا کا احسان ہم پر ہے کہ جسکے فضل سے سب کام چل رہے
ہین یہ اسی کا فضل ہے کہ ہمین اس سلسلہ مین داخل ہونے
کی ہدایت ہوئی اور آخری زمانہ کے آخری امام یعنے مسیح موعود
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سایۂ عاطفت مین ہمین جگہ ملی خدا
کرے کہ ہم کامل طور پر آخرین منہم مین سے ہو جاوین اس
کالج کی غرض کوئی عام طور پر یہ نہین ہے کہ معمولی طور پر
دنیاوی تعلیم ہو اور صرف معاش کا ذریعہ اسے سمجھا جاوے
بلکہ اصل غرض یہ ہے کہ ایک عالم اُس پاک سلسلہ کی تعلیم
سے مستفید ہو جو کہ خدا نے قائم کیا ہے دنیوی تعلیم کا اگر
کچھ حصہ اس مین ہے تو اس لیئے کہ مروجہ علوم سے بھی
واقفیت ہو۔ جس سے خدا تعالےٰ کی معرفت مین مدد ملے
ورنہ اصل غرض دین اور دین کی تعلیم ہی ہے اور ایک
بڑی غرض یہ بھی ہے کہ اپنی احمدی جماعت کے کم سن
بچے ابتدا سے دینی علوم سے واقف ہون اور حضور
مسیح موعود ع کے فیضان صحبت سے فائدہ اٹھا وین +
اور بڑے ہو کر اس پاک چشمہ سے ایک عالم کو سیراب کرین

جس سے وہ خود سیراب ہو چکے ہین +

یہ بھی عرض کرتا ہون کہ کالج کی موجودہ حالت سب احباب پر ظاہر ہے اس کے کارکنون نے جو کچھ آج تک کیا ہے وہ کسی انسانی طاقت کا نتیجہ نہین ہے بلکہ سب کچھ محض خدا کے فضل سے ہی ہوا ہے مدرسہ کو کھلے ہوئے پانچ سال ہو گئے یکم جنوری سنہ ۱۸۹۸ء مین پرائمری سکول کھلا تھا اس کے چار ماہ بعد ہی یعنے ۵ مئی سنہ ۱۸۹۸ء سے مدرسہ کو مڈل تک ترقی دی گئی پھر فروری سنہ ۱۹۰۰ء مین ہائی سکول ہوا اب اس امر کے اظہار کی خوشی ہے کہ آج وہ دن ہے کہ ہم اسے کالج بنا رہے ہین یہ ایک فوق العادت ترقی ہے اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤن کا نتیجہ ہے۔ علی گڈھ کالج ہندوستان مین ایک بڑا کالج ہے مگر اس نے بھی اس طرح ترقی نہین کی اور امید ہے جیسے کہ مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے فرمایا ہے کہ حضرت اقدس نے دعاؤن کا وعدہ کیا ہے یہ کالج بہت جلد ایک یونیورسٹی ہوگا اور اس احمدی جماعت کے لئے ایک بڑا مفید دارالعلوم ثابت ہوگا +

اگرچہ یہ سب کام خدا کے ہاتھ مین ہین اور وہی ان کو چلا رہا ہے مگر تاہم ظاہری اسباب کے لحاظ سے طلباء اور ان کے والدین کو اس طرف بہت متوجہ ہونا چاہیئے اور اس ثواب کے موقعہ کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے گو کہ یہ کالج چلیگا اور دعاؤن کے ذریعے سے اس کا نشوونما ہوگا مگر تاہم بدین خیال کہ ہر ایک اس کار خیر کے ثواب مین سے حصہ لیوے کہا جاتا ہے کہ وہ مالی طور سے امداد دیوین + یہہ تقریر فرما کر ڈائرکٹر صاحب کرسی پر تشریف فرما ہوئے اور ان کے بعد احمدی جماعت کے

فخر حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب نے

تقریر فرمائی جسے ہم انشاء اللہ آیندہ نمبر مین ہدیہ ناظرین کرینگے + (باقی دارد)

مغرب اور قبل از عشاء

بعد ادائے نماز مغرب حضرت اقدس نے ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۱ ہجری بالمقدس کا ماہ مبارک دیکھا اور پھر اسپر فرمایا کہ ہر مہینہ اپنے اندر خیر اور شر کے لوازم رکھتا ہے اس لئے دعا کرنی چاہیئے +

مولوی محمد علی صاحب نے بیان کیا کہ عیسائیون کی طرف سے ایک انگریزی میگزین سہ ماہی رسالہ شایع ہونا شروع ہوا ہے اس مین ایک پادری نے لکھا ہے کہ اہل اسلام عیسویت مین اس لئے داخل نہین ہوتے کہ کثرت سے گناہون مین مبتلا ہین اور ان کے دل سخت ہو گئے ہین ہدایت کو قبول نہین کر سکتے +

اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ جبتک انسان ایک فاسقانہ زندگی بسر کرتا ہے اس وقت تک اسے اس بات کی سمجھ نہین ہوتی کہ مین ایک مرنے والا جانور ہون جب بیماری یا موت آتی ہے تو اسکو سمجھ آتی ہے۔ اہل اسلام مین یہ خاصہ ہے کہ اگر ان کو دکھ ہو تو جلدی رجوع کرتا ہے ایسی چیز کوئی نہین لگی کہ اسے ہلاک کر دیوے۔ بدی کے ترک اور نیکی کے قبول کی طاقت اگر نہ ہو تو عیسائیون مین نہین ہو سکتی ہے دیکھا جاتا ہے کہ شراب جو ام الخبائث ہے اسے حلال سمجھا گیا ہے اس سے انسان خشوع خضوع سے جو کہ اصل جزو اسلام ہے بالکل بے خبر ہو جاتا ہے۔ ایک شخص جو کہ رات دن نشہ مین رہتا ہے ہوش اس کے بجا ہی نہین ہوتے تو اسے دوسری بدیون کے ارتکاب مین کیا رکاوٹ ہو سکتی ہے موقعہ موقعہ پر ہر ایک بات مثل زنا۔ چوری۔ قماربازی وغیرہ کر سکتا ہے۔ ہماری شریعت نے قطعاً اسکو بند کر دیا ہے اور یہانتک لکھدیا ہے کہ یہہ شیطان کے عمل سے ہے تاکہ خدا کا تعلق ٹوٹ جاوے۔

کیا عیسائی اس قابل ہین کہ دکھا دین کہ انجیل مین بھی کہین یہ لکھا ہے۔ جب مسیح کے معجزہ سے شراب بنی تو پھر اس کے استعمال مین دلیری خود ہی ہوگی۔ جو بڑا پرہیزگار ان مین ہوتا ہے وہ بھی کم از کم ایک بوتل پی لیتا ہے ان کے اس قول پر تعجب آتا ہے کہ اسلام ایسی قوم ہے کہ عیسائیون کیطرف اس لئے نہین آتی کہ گناہ مین مبتلا ہے۔ حالانکہ جن امور کو وہ پیش کرتے ہین وہ خود گناہ کے اعلے درجہ کے محرک ہین جبکہ زنا۔ شراب۔ حرامخوری وغیرہ سب حلال ہوئے تو اب ان کی اصطلاح کے لحاظ سے کونسی شے باقی ہے جسے گناہ کہا جاوے پس وہ بھی گناہ سے ایسے ہی پاک ہونگے جیسے کہ شاکت مت والے پاک ہوا کرتے ہین +

(شاکت مت ایک ہندوؤن کا فرقہ ہے کہ جب وہ ایک خاص منتر پڑھتے ہین تو اسوقت ماں اور بہن بیٹی وغیرہ سے مجامعت انکے ہان جائز ہو جاتی ہے اور اسپر بڑا ثواب مترتب ہوتا ہے)

حکیم نورالدین صاحب نے اسوقت ایک قصہ سنایا کہ جب مین نے ایک شاکت مت والے پر ایک دفعہ اعتراض کیا تو اس نے جواب دیا کہ جب تمہارے قرآن کے منتر مین یہ طاقت ہے کہ اس کے پڑھنے سے تمہارے بھائی کی لڑکی تمہارے لڑکے کے لئے جائز ہو جاتی ہے تو ہمارے منتر مین یہ طاقت ہے کہ وہ ماں کو بھی جائز کر دیتا ہے حکیم صاحب نے فرمایا کہ مجھے اس کی اس جہالت کو سنکر مجھے کمال تعجب ہوا۔ پھر حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس پادری کا یہ مضمون اس لئے صدمہ دینے والا ہے کہ یہ لازمی امر ہے کہ جب ایک امر خلاف واقعہ بیان کیا جاوے تو طبعی طور پر انسان رنجیدہ ہو۔

ہمارا سوال یہ ہے کہ وہ اس امر کا جواب دیوین کہ گناہ سے کیا مراد ہے۔ شراب۔ زنا۔ قماربازی گناہ ہے کہ نہین اگر گناہ ہے تو کیا اہل یورپ کی موجودہ حالت سے اہل اسلام کی حالت بہت اچھی ہے یا اسکے مساوی ہے یا اس سے کم ہے۔ اور جواب ایسے الفاظ مین دیوین کہ جسے پبلک خوب سمجھ لیوے اور ہمین دوبارہ استفسار کی ضرورت نہ پڑے۔ صغائر کا علم اللہ تعالے کو ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص بدنظری مین مبتلا ہے ممکن ہے کہ اس عورت کو بھی خبر نہو جسپر بدنظری کرتا ہے اور نہ کسی دوسرے کو۔ اور ایک شخص جو کہ شراب پیتا ہے یا زنا کرتا ہے تو اس کی خبر ایک دنیا کو ہوگی ان جرائم کا اسقدر بڑا جسم ہے کہ چھپ سکتا ہی نہین ہے شراب ایسی برائی ہے کہ بعض جرائم کو لازم پڑی ہوئی ہے۔ قماربازی مین اتلاف حقوق ہوتا ہے جہانتک ہم دیکھتے ہین اور خود مجرمین کی شہادت ملتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ شراب مین ترقی کا اول درجہ زنا ہے۔ آج کل کے تجارب سے ان باتون کی ترقی اور کثرت عیسائی ممالک مین ہے یا کہ اہل اسلام مین۔

اسی طرح پردہ کے اعتراض پر فرمایا کہ بے شک اہل اسلام نے طریق پردہ اختیار کیا ہے کتاب اللہ نے اسکو سمجھایا ہے تجارب نے اس کی تصدیق کی کہ وہ سچا تزکیہ نفس جو کہ بہت سے مجاہدات کے بعد پیدا ہوتا ہے وہ پردہ سے حاصل ہوتا ہے + مومنون کے تین قسم کے طبقات ہوتے ہین +

ایک وہ جو کہ ٹھوکر کھانے کے لائق ہوتے ہین دوسرے وہ جو کہ درمیان کے درجہ پر ہوتے ہین کہ ٹھوکر لگی اگر تو لگی اگر نہ لگے تو نہ ہی لگے تیسرے سابقین۔ جن فطرتون نے کہ ترقی نہین کی وہ تو ٹھوکر کے قابل ہین۔ ان سے عورتونکو پردہ چاہیئے مثل مشہور ہے ؎ خربتہ بہ گرچہ دزد آشنا است + ان کو ظالم بھی کہتے ہین جنپر کہ نفس امارہ غالب ہوتا ہے دوسرے درجہ والیکو مقتصد اور تیسرے والے کو سابق بالخیرات کہتے ہین اس حفظ مراتب کو مدنظر رکھکر دیکھو کہ کیا تینون قسمون سے ایک قسم کا معاملہ ہو سکتا ہے کیا عیسائی اس بات کو بتلا سکتے ہین کہ ان مین سب پاک باز ہین شرابی نہین ہین زانی نہین ہین اگر پردہ ہوتا تو ان جرائم کی نوبت کیون آتی اور یہ ہزارہا ولد الحرام کیون ہوتے۔ تجربہ بتلا رہا ہے کہ عام زندگی والے یعنے ٹھوکر کھانے والے بہت ہین اور تیسرے درجہ والے دوج کے ستارون کی طرح ہین اس لئے بلحاظ کثرت کے خدا کے قانون نے چاہا کہ پردہ کی رسم عام ہو۔ تجارب اور نظائر بھی بتلا رہے ہین۔ یورپ اور امریکہ اور فرانس کی سیر کرو تو پتہ لگے گا۔ شرابی کو نہ طعن وتشنیع کا ڈر اور نہ ڈنڈے کا خوف ہوتا ہے (اس سے صاف ثابت ہے کہ اگر روبہ اصلاح ہونا محال ہے تو عیسائیونکا ہے)

۲۹ مئی ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس نے جمعہ اور باقی کی سب نمازین باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

بہت سے نئے احباب نے حضرت اقدس سے بیعت کی جسپر آپ نے ان کو بذریعہ ایک تقریر کے ارشاد فرمایا۔ (اس تقریر کا اول حصہ ضبط نہ ہو سکا دنیا پرستی کا ذکر تھا اور اسوقت جو علما کی حالت تھی وہ بتلائی جا رہی تھی)

پاک باطن اور پاک روح والے جو لوگ ہوتے ہین وہ ان باتون سے ہزارون کوس دور ہوتے ہین۔ ملا لوگ دین کے تھم ہوتے ہین جب وہی ایسے ہوئے۔ تو دنیا کا کیا حال۔ ایک زہرناک کیڑا انکے دلون کو کھا گیا ہو ہر ایک شخص کو دیکھ لو کہ بہت سا حصہ دنیا کا اس کے اندر بھرا ہے ضرورت پر مقدمون مین جھوٹے گواہ بناتے ہین خود جھوٹ بولتے ہین کہ کسی نہ کسی طرح ہم کامیاب ہو جاوین ہر پہلو مین دیکھ لو دنیا پرستی نے ہلاک کر دیا ہے +

عیسائیون کی لگاتار یہ کوشش ہو کہ کسی طرح اسلام کا نام زمین سے مٹ جاوے اور اب خدا چاہتا ہے کہ از سر نو اسلام کو زندہ کرے۔ سابقہ کتب مین ان باتونکا ذکر تھا +

کہ مسلمانون کو ایک زحمت اندرونی ہوگی ایمان اٹھ جاویگا دنیا کے کیڑے ہو جاوینگے جو محبت خدا سے چاہئیے وہ دنیا سے کرینگے۔ دوستی محبت میل ملاپ سب دنیا کے واسطے ہوگا۔ دوسری بلا اور آفت یہ ہوگی کہ ایک انسان کی پرستار عیسائی قوم ان کو گمراہ کرنے پر آمادہ ہوگی سو تم دیکھتے ہو کہ انہون نے مکر کا جال کیسا پھیلایا ہو۔ شہر بشہر ان کے پادری موجود ہین۔ عورتین ہر جگہ پھرتی ہین۔ گاؤن مین چھاونیان ڈالی ہوئی ہین ان کا ارادہ ہو کہ ایک مسلمان بھی دنیا مین نہ رہے۔ من گھڑت باتین بنا کر آنحضرتؐ کی بے ادبیان کرتے ہین اور راتدن اس کوشش مین ہین کہ آنحضرت صلعم سے مسلمانون کے دل بیزار ہون۔ حال کے مسلمان جن کی مت ماری گئی ہے بدقسمتی سے اندھے ہوگئے ہین۔ وہی بات کرتے ہین کہ اسلام کو فایدہ نہ پہونچے اور عیسائیون کو پہونچے۔ آنحضرت صلعم کی عمر ۶۳ برس کہتے ہین۔ اور مسیح کو قیامت تک زندہ مانتے ہین پھر یہ کہ آخری زمانہ میز وہی آوے گا۔ حکم اور قاضی بھی وہی ہوگا۔ دوسری بات یہ مانتے ہین کہ وہ خالق بھی ہے۔ جانور اس نے بنائے مردہ اس سے زندہ ہوگئے۔ غرضکہ اس قسم کی باتون سے عیسائیون کی اسقدر تائید کرتے ہین کہ ان مین اور عیسائیون مین صرف انیس اور بیس کا فرق رہ جاتا ہے جسقدر باتین یہ مسیح کی نسبت کرتے ہین ویسی ایک بھی آنحضرت کی نسبت نہین کرتے۔ آج تک ۲۹ لاکھ مسلمان مرتد ہو چکے ہین حالانکہ اسلام وہ مذہب ہے کہ اگر ایک اس مین مرتد ہوتا تو قیامت برپا ہو جاتی ایسی باتین کہ جن سے خدا ناراض ہو کر کرکے عیسائیون کی امداد کرتے ہین ایک طرف نہ ان مین تقوے الٰہی نہ طہارت ایکطرف عیسائی غالب آگئے کئی لاکھ رسالہ ہر ماہ عیسائیون کیطرف سے نکلتے ہین جن مین افترا عیب شماری۔ اور ہتک اسلام کے مضامین ہوتے ہین جس حالت مین خدا نے اسلام کی نسبت کہا کہ وہ قیامت تک زندہ مذہب ہوگا وہ اسلام کی اس حالت کو کیسے دیکھے اگر اب بھی وہ مجدد نہ بھیجے حالانکہ سو سال صدی کے گذر گئے ۲۰ سال اور بھی اوپر ہوئے تو اب اندازہ کر لو کہ اور ایک صد سال تک اسلام کا کیا حال ہوگا ۱۰۰ برس بعد مجدد آنے مین یہ حکمت ہے کہ ایک سو سال کے گذرنے تک پہلے علم والے گذر جاتے ہین اور اپنی باتین اپنے ساتھ قبر مین لے جاتے ہین۔ اگر نئے علوم پھر خدا نہ بتلا دے تو حق کیسے قایم رہے چونکہ علم مین فرق آجاتا ہے اسلئے آسمان پر ایک نئی بنیاد ڈالی جاتی ہے۔ تم دیکھتے ہو کہ صدی گذر گئی اور اس پر ۲۰ برس اور بھی گذر گئے اب خدا نے ایک سلسلہ قائم کیا اور مجھے مسیح موعود بنایا۔ یہ بات بناوٹی نہین ہے اسکے واسطے نشانات ہین۔ لکھا ہوا تھا کہ چاند اور سورج کا گرہن ماہ رمضان مین ہوگا ویسے ہی ہوا پھر طاعون لکھی تھی کتابون سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی عمر ستر ستر بلکہ بھتر برس کی ہوتی ہے۔ ابھی تو کے آمدی اور کے پیر شدی کا معاملہ ہے یہ خدا کی آفت ہے فیصلہ کرکے چھوڑے گی سب انبیاء نے اس کی خبر دی ہے۔ قرآن شریف مین اسکا ذکر ہے جیسے کہ لکھا ہے **ان من قریۃ نحن مھلکوھا او معذبوھا قبل یوم القیامۃ**۔ کوئی بستی اور گاؤن ایسا نہ ہوگا کہ جسے ہم قیامت سے پیشتر یا تو بالکل ہلاک اور تباہ کر دیوینگے یا خطرناک عذاب مین مبتلا کر دیوینگے اس سے مراد یہی طاعون ہے اور اسی آخری زمانہ کی نسبت یہ پیشگوئی تھی غرضکہ یہ ایک خطرناک نشان ہے۔ گرہن والا نشان تو لوگون نے ہنسی خوشی سے دیکھ لیا۔ مگر یہ اس طرح نہ ہوگا۔ دیکھا جاتا ہے کہ ابھی تک طاعون کا اثر دلون پر کچھ نہین ہے۔ اعتراض کرتے ہین کہ ہمارے آدمی کیون مرتے ہین یہ لوگ سمجھتے نہین ہین کہ آنحضرت سے بھی جب یہ لوگ عذاب کا معجزہ طلب کرتے تھے تو یہ معجزہ ملا تلوار سے ہلاک ہو گئے۔ یہ بھی ایک قسم کا عذاب تھا تو اگرچہ مقابلہ کیوقت صحابہ بھی شہید ہوتے تھے **مگر اسلام تو ان کے ساتھ شہید نہ ہو جاتا تھا**۔ ہر روز ترقی اسلام کی ہوتی کفار آخر کار گھٹتے گھٹتے ایسے معدوم ہوگئے کہ ان کا نام و نشان نہ رہا۔ اگر ایک کا ایک پیسہ چوری جاوے اور ایک کا سب کچھ گھربار تک چلا جاوے تو کیا موخر الذکر پہلے کو کہہ سکتا ہے کہ چونکہ تیرا بھی ایک پیسہ چوری ہوا ہے تو مین اور تو برابر ہین۔ بھلا سوچو تو سہی اگر ستر برس تک ہمارا ایک آدمی بھی نہ مرے تو دنیا مین کوئی ایسا رہیگا جو مسلمان نہ ہو۔ خدا کو یہ امر منظور نہین ہے اور نہ ایسا کبھی ہوا۔ ایمان کی حالت مین التباس کا ہونا ضروری ہے جبتک ایک شخص ہماری جماعت مین داخل ہو کر وہ تقوے اختیار نہ کرے جسے خدا چاہتا ہے۔ تب تک وہ خدا کی حفاظت مین پورے طور پر کیسے آسکتا ہے۔ صحابہ کرام رضؓ مین بھی ہم یہ بات دیکھتے ہین کہ جنسے خدا نے بڑے بڑے کام لیئے تھے وہ تو ہلاک نہ ہوئے جیسے ابوبکر رضؓ عمر رضؓ اور دیگر اصحاب مگر دوسرون کو خدا نے جلدی دنیا سے رخصت کرکے کہا کہ تم لوگ بہشتون مین داخل ہو جاؤ۔ ایک جاہل کو حقیقت کی خبر نہین ہوتی منہ مین جو بات آئی کہدی۔ ہر نبی کے ساتھ ایسا ہوا کہ مقابلہ کیوقت جہان کفار مرتے رہے اس کی جمعیت مین سے بھی کچھ مرتے رہے۔ حضرت موسےٰ کی جنگ مین اگر ایکطرف کنعانی مرتے تو ایکطرف اسرائیلی بھی مرتے۔ اگر خدا ایسی کھلی کھلی بات کر دے کہ اندھے بھی فرق کرین تو پھر ایک بھی کافر نہ رہے سونے کا سانپ اگر بنا دیا تو اس سے لوگونکو کیا۔ مگر جان کے بچنے کا علاج اگر انکو ملتا ہو تو ایمان لانیسے کون باہر رہتا ہے تمام یورپ اور امریکہ بھی جلدی ہی داخل اسلام ہو جاوین مگر خدا تعالےٰ ہمیشہ امتیاز چاہتا ہے یہ ایک وقت ہے کہ جیسے صحابہ کرام کو خدا نے دین کی اشاعت کیواسطے پیدا کیا اور انہون نے توحید پھیلائی اب بھی خدا کا ارادہ ہے کہ وہی توحید پھیلے + **جو آویگا وہ خدا کی رحمت سے بے نصیب تو نہ رہیگا مگر اپنے وجود کو جسقدر کارآمد بناویگا اسیقدر اسکی حفاظت ہوگی** + باقی ہیں

مُقدّمہ کی فتح

اور احمدی جماعت کو مبارک

جہلم کے جس مقدمہ پر حضرت اقدس تشریف لیگئے تھے اور جو خدا کے فضل سے اول پیشی پر ہی خارج ہوگیا تھا ناظرین کو یاد

درس قرآن شریف

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ومن تولی فما ارسلنک علیھم حفیظا ۞

جس نے رسول کا کہا مانا اس نے بیشک اللہ تعالے کا ہی کہا مانا اور جس نے اطاعت سے منہ پھیرا تو ہم نے تجھ کو ان پر پاسبان بنا کر نہین بھیجا ۞

یہ آج کل ایک مسئلہ ہے جو کہ لوگون کی جہالت اور شوخی سے پیدا ہو گیا ہے کچھ لوگ کہتے ہین کہ حدیثون کے ماننے اور ان پر عملدرآمد کی ضرورت نہین ہے اللہ تعالے نے اس کا جواب اس آیت مین دیا ہے کہ رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے - دیکھو یہ نہین کہا کہ من یطع اللہ فقد اطاع الرسول بلکہ کہا ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ - اس کا باعث یہ ہے کہ اللہ تعالے کا حکم تو ماننا ہی تھا اگر انکار ہوتا تو رسول کے حکم کا ہونا تھا اور ممکن تھا کہ اگر من یطع اللہ فقد اطاع الرسول لکھا ہوتا تو لوگ رسول اور اس کے احکام کی مطلق پرواہ ہی نہ کرتے - جیسے کہ اب اس وقت بعض لوگون کا خیال ہو گیا ہے اسی واسطے اللہ تعالے حکیم علیم و خبیر نے رسول کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا ہے ۞

جو لوگ احادیث کے منکر ہین انکو چاہئے کہ اس آیت شریف کے بالمقابل ایک اس مضمون کی آیت قرآن شریف مین سے پیش کرین جس مین اللہ تعالے نے رسول کی اتباع سے بالکل منع کیا ہو - اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ جو اللہ تعالے کے احکام مین وہ تو اللہ تعالے کے ہین ہی لیکن جو احکام رسول کے ہین وہ بھی اللہ تعالے کے ہی ہین - خدا تعالے نے جس طرح قرآن شریف کی حفاظت کی ہے اسی طرح تعامل اور حدیث کی بھی کی ہے انشاء اللہ اس مسئلہ پر ہم مفصل مضمون کسی اور وقت سنا دین گے ۞

ویقولون طاعة فاذا برزوا من عندک بیت طائفة منھم غیر الذی تقول واللہ یکتب ما یبیتون فاعرض عنھم وتوکل علی اللہ وکفی باللہ وکیلا - پ ۵ ۸ -

وہ کہتے ہین کہ ہم تو فرمانبردار ہین - پس جب باہر چلے جاتے ہین تیرے پاس سے تو جو کچھ تو کہتا ہے - اس کے خلاف رات کو چھپ چھپ کر ایک گروہ کانا پھوسی کرتا ہے اور اللہ تعالے جو کچھ وہ کرتے ہین اسے محفوظ کر رکھتا ہے تو ان سے اعراض کرے اور اللہ پر توکل کر اور اللہ ہی کافی کارساز ہے ۞

افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا

کیا یہ لوگ قرآن مین غور نہین کرتے اگر یہ قرآن خدا کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو ضرور اس مین بہت بڑا اختلاف ہوتا ۞

قرآن کے منجانب اللہ ہونے کے جو دلائل ہین ان مین سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر یہ غیر اللہ کیطرف سے ہوتا تو اس مین بڑا اختلاف پاتے - ہم نے اس امر پر غور کیا ہے کہ کیا کیا اختلاف ہو سکتے تھے تو ان مین سے مجھے چند ایک بڑے بڑے اختلاف یہ معلوم ہوئے ہین -

اول انسان جب بات کرنے لگتا ہے تو اس کے مخاطب مختلف قسم کے لوگ ہوا کرتے ہین - کبھی جاہل - کبھی عالم - کبھی نادان کبھی کم سمجھ - کبھی ذکی الطبع تو ایسے موقعہ پر ایک سپیکر یا خطیب کو ناظرین کی طرز اور لیاقت کا خیال کر کے ان کے فہم اور عقل کے مطابق بات کرنی پڑتی ہے اور مختلف موقعون پر اسے مختلف کلام کرنے کا اتفاق پڑتا ہے تو اکثر اوقات دو مختلف موقعون اور مجلسون کی باتون مین جو وہ کرتا ہے بڑا بڑا اختلاف ہو جایا کرتا ہے لیکن باوجود اس کے کہ قرآن کو ہر ایک قسم کے مذاق کے لوگون سے واسطہ پڑتا ہے مگر اس مین یہ اختلاف بالکل ممکن ہی نہین ہے - قرآن جیسے مکہ معظمہ کے جاہلون کے لئے ہے ویسے ہی مدینہ طیبہ کے بڑے بڑے عالم اور فقیہ یہودیون کے لئے بھی ہے ۞

دوم زمانہ کی تعداد سے بھی آدمی کے بیان پر اثر ہوتا ہے - مثلاً اگر ایک لکچرار متواتر ۲۳ برس تک لکچر دیتا رہے تو اسکے پہلے اور پچھلے لکچرون مین ضرور اختلاف ہوگا لیکن قرآن اس قسم کے اختلاف سے بھی بری ہے اس کا طرز بیان شروع سے لے کر آخر تک ایک ہی ہے ۞

سوم ایک وقت مین جب انسان لکھتا ہے یا کچھ تقریر کرتا ہے تو جس قدر قدرت کے ارد گرد کے نظارون کا اسے محدود علم ہوتا ہے انہی کے مطابق وہ بیان کرتا ہے - اور اپنے استدلال مین انہی کے نظائر لاتا ہے لیکن چند دنون کے بعد قدرت کے نظارے جب اور رنگ دکھاتے ہین اور سابقہ تجارب جھوٹے اور کمزور ثابت ہوتے ہین تو اسے اپنے خیالات کی تبدیلی کرنی پڑتی ہے مثلاً اس سے پیشتر سب یہ مانتے تھے کہ ہوا اپنا بوجھ اشیاء پر ڈالتی ہے اور اب ایک کتاب لکھی گئی ہے کہ ہوا اپنا کوئی بوجھ نہین ڈالتی اور یہ مسئلہ سابقہ علم طبیعات کی تحقیقات کے بالکل برخلاف ہے ۞ (باقی آئندہ)

اصلاح مستورات

اسماء

اسماء - حضرت ابوبکر رض کی بیٹی اور حضرت عایشہ صدیقہ رض کی بڑی بہن کا نام ہے - جلیل القدر صحابیہ تھین سترہ اشخاص کے بعد مشرف باسلام ہوئین - حضرت عایشہ صدیقہ سے دس برس بڑی تھین - ان کے خاوند حضرت زبیر رض عشرہ مبشرہ سے تھے - اسماء ذات النطاقین کے لقب سے زیادہ مشہور تھین کیونکہ جس رات نبی آخر الزمان صلعم نے مکہ معظمہ سے ہجرت کی تو انہون نے اپنے نطاق (زیر جامہ) کے دو حصے کئے تھے - ایک حصے کو آپ کا دسترخوان اور دوسرے کو پید مشک بنایا تھا - آنحضرت صلعم نے ان کی اس خدمت سے خوش ہو کر دعا دی تھی کہ اے اسماء خدا تعالے تجھکو ایک نطاق کے بدلے دو نطاق عنایت کریگا ۞

لکھا ہے کہ یہود نے مشہور کیا تھا کہ ہم نے ایسا جادو کر دیا ہے کہ اب مسلمانون کی اولاد ہی نہ ہوگی - یہ تو نہین معلوم کہ اس افواہ کا اثر مسلمان پبلک پر کس قدر ہوا لیکن اتنا ضرور معلوم ہے کہ اس پیشگوئی کے بعد پہلا لڑکا "عبد اللہ ابن زبیر" سلہ مین حضرت اسماء رض ہی کے بطن سے پیدا ہوا اور سب مسلمانون نے کفار کی تکذیب سے خوش ہو کر نعرہائے تکبیر بلند کئے ۞

حضرت اسماء رض بڑی دلیر اور جنگجو تھین - خاصکر جنگ یرموک مین تو ان کا یہ حال تھا کہ اپنے شوہر حضرت زبیر رض کی باگ سے باگ ملا دی تھی اور جب ان کے شوہر اپنی تلوار سے وار کرتے تھے تو اسماء رض بھی اس کے جواب مین ایک وار کرتی تھین - ان کی جرأت اور دلاوری کو دیکھ کر مردون کو رشک پیدا ہو گیا تھا ۞

سلہ مین جبکہ حضرت زبیر رض وقعۃ الجمل سے واپس آ رہے تھے تو ایک شخص عمرو بن جرموز المجاشعی نے وادی السباع مین آپ کو شہید کیا حضرت اسماء رض کو جب یہ واقعہ سنایا گیا تو آپ کو بہت ملال ہوا - اور اسی غم مین یہ مرثیہ زبان پر لائین جس کا ترجمہ یہ ہے - ؏

ابن جرموز نے مصیبت مین لڑنے والے سوار کیساتھ
پریشانی کے دن دغا بازی کی ۞ اے عمر
اگر تو اسے تنبہ کر دیتا تو اسے ہرگز ہرگز بزدل اور
بودا نہ پاتا ۞ خدا تجھ سے سمجھے تو نے کس کو قتل کیا
۞ تجھ پر عذاب الٰہی نازل ہو ۞

(باقی آئندہ)

مراسلات

بخدمت معزز ناظرین

آپ البدر کے سچے معاون اور خیر خواہ منشی احمد دین صاحب کے نام نامی سے بخوبی واقف ہونگے جو ہمدردی ان کو البدر سے ہے اس کا اور نیز احمدی جماعت کیواسطے البدر جیسے اخبار کی واقعی ضرورت کو محسوس کر کے انہوں نے ایک ضروری عرضداشت احمدی جماعت کیخدمت مین اسلئے روانہ کی ہے کہ اسے درج اخبار کیا جاوے اس لئے امید ہے کہ آپ اسے مطالعہ فرما کر عملی طور پر اس نصرت سے حصہ لینگے جس مین منشی صاحب نے آپ کے ساتھ ملکر ہاتھ بٹانا چاہا ہے +

خاکسار محمد افضل

فرقہ احمدیہ کیخدمت مین نہایت ادب اور محبت سے ایک ضروری عرضداشت

معزز برادران ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

یہہ پہلا موقعہ ہے کہ مین اپنا مافی الضمیر اپنے معزز و مکرم بھائیون کیخدمت مین بذریعہ اخبار ظاہر کرنے کی جرأت کرتا ہون + اس مین شک نہین کہ میری تحریر مین بلحاظ مضمون نگاری کے اعزاز سے مشرف ہونے کی قابلیت نہین ہے لیکن اس مین بھی شک نہین ہو کہ اگر اس تحریر سے میرا اصل منشاء ناظرین کے ذہن نشین ہوگیا (شاید کہ ہمین بیضہ بار دو پر و بال)۔ تو مذکورہ بالا ناقابلیت کی حسرت نہین رہیگی۔ وعلیہ التکلان +

برادرانم ! یہہ درست ہو کہ اس وقت ہر ملک ہر قوم اور ہر ملت کا مذاق بگڑا ہوا ہے اور یہی وجہ ہے کہ حضرت اقدس امام ہمام مسیح موعود مہدی مسعود نے نزول اجلال فرمایا +

میرا روئے سخن ان اشخاص کیطرف نہین ہے۔ جو ابھی تک امام ہمام علیہ البرکات والسلام کے منکر ہین یا انکی نسبت مذبذب ہین بلکہ مین ان مکرم و مبارک احباب کیخدمت مین عرض کر رہا ہون جو امام وقت کی شناخت کے شرف سے مشرف ہو چکے ہین اور جن کی تعداد دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے اور جنکا اندازہ اسوقت ڈیڑھ لاکھ سے کچھ اوپر ہی اوپر لگایا جاتا ہے اور جنکے ہر ایک فرد نے امام وقت کے ہاتھ پر اس امر کا اقرار صحیح کر لیا ہوا ہے کہ وہ ہر حال مین دین کو دنیا پر مقدم رکھینگے۔ مین اسی جماعت کو بلحاظ اس کہ ان سب کا مذاق واحد اور بلا اختلاف ہی بمنزلہ فرد واحد کے تصور کر کے اپنا مخاطب بناتا ہون۔

اس جماعت کو جو کہ ایک معزز رسول اور معزز امام نے تیار کی ہو اور جس کی عمارت کی بنیاد خالص اسلام کے عقاید صحیحہ اور معتقدات حقہ کی بنا پر رکھی گئی ہے اور علاوہ ازین وہ برگزیدہ اور بزرگ امام اسی جماعت مین موجود ہو لازم اور ضروری ہے کہ (اول) امام ہمام کے احکام سننے یا خبر رہین (دوم) احکام امام پر کاربند اور عامل ہونے کی سعی ہون۔ یہ صحیح ہے کہ کوئی بھی جماعت بحیثیت البدر مین اور آنا فانا کامل و مکمل نہین ہو جایا کرتی لیکن پھر بھی نہایت افسوس کا مقام ہے کہ

امام ہمام کے منشاء و احکام سے باخبر رکھنے اور خصوصاً آنکے صبح و شام کے کلام سے مطلع کرنے کے لئے ہماری جماعت کے ایک نہایت قانع دوست منشی محمد افضل صاحب کے اہتمام سے البدر اخبار نکلتا ہے جو ہفتہ بہفتہ حضرت اقدس ع کی صبح و شام کی گفتگو اپنے ناظرین کو سناتا رہتا ہے

اس کا ایک ایک فقرہ جو خدا کے برگزیدہ اور راستباز امام کے منہ سے نکلا ہوا ہوتا ہے راستی طلب احباب کے لئے مفرح یاقوتی سے کم نہین +

اس کی درازی عمر کے لئے دعا کرنا فی المعنی حضرت اقدس ع امام ہمام کی درازی عمر کی دعا کرنا ہے جن کے کلام مبارک پر اس کی زندگی موقوف ہے +

اس کی بہتری اور ترقی اشاعت مین کوشش کرنا درحقیقت امام ہمام کے مشن کی اشاعت کرنا ہے +

اس کی زیادہ جلدون کے جمع ہونے کی خواہش اور آرزو کرنا موجودہ کتب خانون اور لائبریریون کی زینت بڑھانا ہے +

اس کے مضامین عالیہ و علوم حقہ کا ذخیرہ موجودہ نسلون کیطرف سے آیندہ نسلون کے لئے بہترین خزانہ چھوڑ جانا ہے +

اس کا کلام کلام الملوک ملوک الکلام کا حکم رکھتا ہے +

اس کا پڑھنا دارالامان مین رہنے اور حضرت اقدس امام ہمام کی زیارت کا قائمقام ہے +

اس کے لکھنے اور نکالنے والے نے اسکے لکھنے مین لاریب دینی خدمت کو دنیوی تمتع پر مقدم رکھا ہے۔

وہ قرآنی معارف اور علوم الٰہیہ کے نکات سے لبریز اور لبالب ہے +

وہ اور صرف وہی ایک ایسا اخبار ہو جو نجات کے کفیل اور ضمین ہونیکا مستحق و سزاوار ہے +

پس ایسا پرچہ جو مندرجہ بالا اور دیگر ہیچو قسم صدہا برکات و نعماء پر مشتمل دینی ہو اور جسکی قیمت اسقدر قلیل و اقل ہو کہ کثیر الاشاعت ہونیکے بدون اسکا قیام بھی ناممکن ہو یعنے معہ محصول ڈاک صرف ؏ ہو + اس کی اشاعت ڈیڑھ لاکھ اشخاص کی جماعت مین ابھی پانسو تک بھی نہین پہونچی +

مین پھر اپنے احمدی بھائیون کی توجہ البدر کے قیام کیطرف منعطف کرنے کیلئے سمع خراش ہوتا ہون کہ وہ اس ناچیز تحریر کو پڑھ کر اس اپنے ضروری پرچے کے قیام و استحکام پر غور فرما دین اور کم از کم اسکو ایسا کر دین کہ وہ آپ اپنے پاؤن پر کھڑا ہونے کے قابل ہو جاوے +

دنیا کے ضروری غیر ضروری مشاغل ہر ایک دوست کو کرنے ہی پڑتے ہین یہہ ایک دینی خدمت ہو اور پھر ایسی خدمت کہ شاق نہین بالایطاق نہین +

ہمارا کونسا دوست ایسا ہے کہ جو دس دس پانچ پانچ خریدار بہم نہین پہونچا سکتا۔ بالفرض اگر معدودے چند ایسے اصحاب بھی ہین تو وہ ایک ایک دو دو خریدار ہی دیدین۔ غرضکہ ہر ایک دوست کم از کم ایک ایک خریدار بہم پہونچانا اپنا فرض سمجھے تو پھر بھی اس کو کچھ سہارا ہو جاتا ہے +

ایک اور بات بھی عرض کرنے کے قابل ہو کہ گو ہمارے مکرم دوست محمد افضل نے بوجہ اسکے کہ وہ درحقیقت اخبار نویسی کی مشکلات سے پورے واقف نتھے عام قیمت معہ محصول ؏ سالانہ رکھدی ہے لیکن ذی مقدرت احباب کے لئے اگر وہ اپنی عالی ہمتی اور علو حوصلگی سے امداداً کچھ زیادہ قیمت دیدین تو مضایقہ کیا بلکہ عین مناسب و شایان ہے۔ جیسا کہ میرے ایک عزیز مخلص منشی محمد الدین صاحب گرداور نے دو روپیہ چہار آنہ پر پرچہ اپنے نام جاری کرایا۔ بعد مین ان کے صاحبزادہ برخوردار محمد ظہیر الدین نے وہی پرچہ اپنے نام منگوانا شروع کر لیا میں نے منشی محمد الدین صاحب کو اور پرچہ خریدنے اور زیادہ قیمت دینے کے لئے کہا تو انہون نے للہ روپیہ پر پرچہ اپنے نام جاری کرانا منظور کر لیا۔

بالآخر مین صدق دل سے کہتا ہون کہ جو کچھ مین نے لکھا ہے دلی اخلاص سے لکھا ہے۔ اور بمصداق ؎

آمادہ صد سرود در دم + ناکردہ تمام یک نوا را

بہت تھوڑا لکھا ہے۔ مین دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اور حضرت اقدس امام ہمام کے میامن و برکات سے اس پرچے کے قیام و استحکام کیطرف ہماری جماعت کو توجہ دلائے اور اس پرچہ کے مضامین عالیہ پر کاربند ہونے کی توفیق ہم سب کو نصیب کرے۔ آمین ثم آمین +

(خریداران البدر سے التماس ہے کہ اپنے ایک احمدی بھائی کی اس درخواست کو وہ دوسرے احمدی احباب کے کانون تک ضرور پہونچا دیوین ۔ (محمد افضل)

ہیچمیرز احمد الدین عفی عنہ۔

اپیل نویس از گوجرانوالہ

البدر

اس ہفتہ ہم نے ایک مراسلہ منشی احمد دین صاحب گوجرانوالہ کا اخبار مین دیا ہے امید ہے کہ ناظرین البدر اسپر کامل توجہ فرماوینگے اور جن احباب نے آجتک کوئی کوشش پیشگی قیمت ادا کرنیوالی خریدارونکے ہم پہونچانے مین نہین کی وہ اب ضرور کرینگے۔ اسقدر ارزان پرچہ کی اشاعت کو ایکہزار تک جلد پہونچا دینا ہمارے باہمت احباب کیلئے کچھ مشکل امر نہین ہے

رسالہ ماہوار

کے خریدارون کی درخواستین آرہی ہین اور بعض احباب نے تو یہ لکھا ہے کہ اگر کوئی نمبر اسکا نکلا ہے تو جلد روانہ کرو۔ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ جو لوگ اب نئے جماعت مین داخل ہوئے ہین انکو اس رسالہ کی بہت ضرورت ہے چنانچہ آج تک جسقدر درخواستین آئی ہین ان مین سے اکثر نو بیعت کنندگان کی ہین لیکن جبتک ایک صد درخواست پوری نہ ہولیگی رسالہ ہرگز شایع نہ ہوگا +

البدر جلد اول ۱۹۰۲ء

کے جسقدر خریدار ہین ان مین سے اکثر کیطرف ۱۹۰۲ء کے متعدد چند نمبرون کی قیمت ابھی تک بقایا چلی آتی ہے جو نہ رہے ایسے احباب کو چاہیئے کہ اسے جلد ادا کرکے حساب بیباق کردین +

امریکہ مین احمدی سلسلہ کی تخمریزی کا اثر اور اشاعت تصویر کے نتایج

احمدی جماعت کے لئے یہ بھاری خوشی کا مقام ہے کہ اب انکے ہادی کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤن نے اہل امریکہ کے دلون پر اثراندازی شروع کردی ہے البدر کے گذشتہ نمبرون سے ایک احمدی امریکن کا پتہ آپکو ملا ہوگا کہ جس نے بصدق دل حضرت اقدس کے مشن کو قبول کیا ہے اور اب امریکہ کے ایک اور علاقہ سٹیبار و کیلیفورنیا سے ۱۲ اپریل کی لکھی ہوئی چٹھی ایک امریکن عورت کیطرف سے آئی ہے جو کہ مسٹر ڈوئی کے پیرؤون مین سے ہے۔ اسنے اس امر کی تفصیل تو نہین دی کہ اس نے کیون ڈوئی کو قبول کیا۔ وہ یہہ بیان کرتی ہے کہ جس نام کیساتھ محمد کا لفظ ہوتا مین اسکو بت پرست ہی خیال کرتی رہی۔ وہ اپنے خط مین انگریزی رسالہ ریویو آف ریلیجنز کو طلب کرتی ہے اور اظہار کرتی ہے کہ وہ بائیبل کی تعلیم کا مقابلہ بڑی کوشش سے کررہی ہے خط کے اخیر مین اسکا یہ فقرہ ہے۔ ”کہ میرا دل چاہتا ہے کہ مین مرزا غلام احمد کی تصویر کو دیکھتی رہون وہ تو بالکل مسیح کی طرح معلوم ہوتا ہے“

اسکا انگریزی فقرہ جو اسنے لکھا ہے یہ ہے +

I love to look at the photo of Mirza Ghulam Ahmad he looks so like Jesus.

اخبار البدر کے پیشگی قیمت ادا کرنے والے خریدارونکو ہمارے کارخانہ کی مشتہرہ ادویہ سے ۵ روپیہ فیصدی رعایت سے ملا کرین گی + (ریپروپرائیٹر)

طبی نوٹ

روس کے ایک مشہور ڈاکٹر نے دریافت اور تجربہ کیا ہے کہ جو درد عمل جراحی سے پیدا ہوتا ہے اسکے رفع کرنے کا علاج صرف نیلگون روشنی ہے۔

خارش ہر ایک قسم کی اکثر صفائی کے نہ رکھنے اور میلے پانی کے غسل سے ہوتی ہے۔

پسینہ آیا ہوا اور انسان نہالیوے تو جریان اسہال زکام اکثر ہو جاتا ہے اسکا علاج یہ ہے کہ پھر طبیعت کو پسینہ کیطرف رغبت دلائی جاوے +

زکام مین رائی کا پاشویہ بہت مفید ہے اور شربت بنفشہ خالص۔ عرق بادیان ۔ تولہ پوست اسبغول مجرب علاج ہے۔ ۳ تولہ

نبض ہر ایک شہر کے عام تندرستون بیشہ والون اور ہر ایک عمر کی نبض کو معیار بنالینا چاہیئے اسکے بعد چار انگلیان ایک جیسے دباؤ پر نبض پر رکھے۔ اگر دونون ہاتھون مین پہلی انگلی پر نبض کی ضرب زور سے لگے اور جلدی جلدی چلے تو سر کے اگلے حصہ مین ضرور درد ہوگا اگر دھیمی ہو تو پچھلے حصہ مین اگر ایک طرف زور دے تو سر کا ضعف ہوگا۔ اگر دوسری انگلی پر ضرب زور سے لگے تو داہنے ہاتھ سے جگر بائین سے طحال اور دونون سے معدے کی بیماری کا پتہ ملیگا۔ اگر وہاں طرف خالی ہو تو کلی منی یا چربیان ہوگا اور چوتھی انگلی پر نبض کی زد کو تعلق رحم مثانہ خصیہ اور گردہ سے ہے +

عورتون کی ہر ایک بیماری مین حیض کے حالات اور ورم رحم کو ضرور مدنظر رکھنا چاہیئے +

جو مرد اور عورت قلت دم مین مبتلا ہون ان کی اولاد اکثر محفوظ نہین رہ سکتی۔ ایسے لوگون کو نباتی مقویات مثل گلو چرائتہ۔ کولمبا۔ کوآشیا۔ جنٹیانہ۔ ایک مدت دراز تک کھلانا چاہیئے۔ اور جماع سے پرہیز کرنا چاہیئے ہواخوری اور محنت کی عادت کرین اور نباتی مقویات کے بعد آہنی (لوہے) کے مقویات کو استعمال کرین +

بچے کو جب معدہ کی بیماری ہو تو معدہ حرکت نہ کریگا سینہ حرکت کریگا اور اگر سینہ کی بیماری ہو تو سینہ کی بجائے معدہ حرکت کریگا امعا کی بیماری۔ یا سوء ہضم ہو تو نیند مین دانت کھلے رہتے ہین اگر آنکھ زیادہ بند کرے تو دانت کی بیماری منہ مین ہاتھ ڈالے تو حنجرہ کی بیماری تالو نیچا ہو تو دماغ کی بیماری ہوگی +

نظم

میرے عزیز وہ ہے اک گذارش سنو تم ازراہ مہربانی
خدا تمہین بخشے اپنی رحمت سے پاک قرآن کی راز دانی
خدا کا وعدہ ہے درج قرآن کہ میرا لشکر رہیگا غالب
یہہ وعدہ حق ہے۔ یہہ قول فیصل ہے۔ اور ہے حکم آسمانی
لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ قوی بشارت ہے کبریائی
ہے ظاہر اس سے کہ مرسلون کو خدا سے ملتی ہے کامرانی
خدا کے گلشن کے پاک پودے ہین اس کے مامور اور مرسل
وہ اپنے پودون کی آپ کرتا رہا ہے ہر وقت باغبانی
مخالفت کی اندھیریون سے بجھے نہ ہرگز چراغ صادق
خدا کے پرزور ہاتھ کرتے ہین اس کی ہر دم نگاہبانی
خدا نے اپنے حبیب سے یہہ کہا کہ اللہ یعصمک
عیان ہے اس سے کہ خود خدا صادقون کی کرتا ہے پاسبانی
اسی طرح ..... یعنے جس طرح سے بچایا حق نے رسول اپنا
بچایا مولے نے اس مسیحا کو بھی کئی جا بہ مہربانی
بہت لگائے زور منکرون کا بسازش قتل مہدی دین
گئین وہ سب سازشین اکارت الٹ گئی انکی کاردانی
یہی تو صادق کی ہے علامت کہ باوجود اپنی بیکسی کے
ہزارون ..... اعدا مین گھر کے پھر بھی نکلتے ہین بچکے ناگہانی
ہے منکرون کا یہ زعم باطل کہ مفتری ہین امام برحق
عداوت مہدی مین ان کی بڑی ہوئی ہے گہرفشانی
مسیح موعود کے مخالف ہین فہم قرآن سے بے تعلق
اسی سبب سے انہون نے اس نور حق کی کچھ بھی نہ قدر جانی
ولو تقول سے برملا ہے خدا کی غیرت کا یہ تقاضا
کہ **مفتری** کا وہ بن کے دشمن مٹائیگا اسکی زندگانی
نظیر کوئی بتاوے ہمکو کہ تھا فلان مفتری بھی ایسا
کہ جس کو دیدی خدا نے مہلت رہا وہ زندہ بکامرانی
نہین ملے گی نظیر کوئی تمام عالم مین ہرگز ایسی
یونہی بکتے ہین سب مخالف غلط ہے سب انکی ابجاآتی
جناب مہدی کئی رسالون مین لکھ چکے ہین یہ پیشگوئی
کہ ان کو اسی برس کے لگ بھگ خدا نے بخشی ہے زندگانی
اگر وہ سچ مچ ہی مفتری ہین تو پھر وہ کیون موت سے بچے ہین
ہر کس ..... سال تک ہی مسیح نے اپنی عمر پائی کو
قندوری و پنڈت و پنڈوری علی گڈھی لکھو کے کا ملہم
مسیح کی موت سب نے مانگی ہوئے وہ خود ہی تمام فانی
ہر ایک مذہب کے پہلوانون نے کی جو مہدی سے شور کشتی
خدا نے انکو زمین پہ پٹخا گئی اکارت وہ چھیڑ خانی

(باقی آیندہ)

خدا کے پاک ہاتھون کی بنائی ہوئی احمدی جماعت مین داخل ہونے والون کی فہرست

ان بیعت کنندگان کے نام ہین - جو م

۱۵ اپریل سے ۲۱ اپریل تک داخل ہوئے

نمبر	نام	سکونت	ضلع
۳۳۵	چراغ بی بی زوجہ اللہ دتا صاحب	بیداپور	لاہور
۳۳۶	مہتاب بی بی زوجہ کرم الہی صاحب	″	″
۳۳۷	بی بی تابان زوجہ اللہ دین	″	″
۳۳۸	جمان ولد فضل الدین	″	″
۳۳۹	حیات محمد ولد جمان	″	″
۳۴۰	طالع مند صاحب	″	″
۳۴۱	حسین بی بی زوجہ جمان	″	″
۳۴۲	عالم بی بی دختر جمان	″	″
۳۴۳	رسول بی بی ″ ″	″	″
۳۴۴	نشر الدین صاحب	″	″
۳۴۵	احمد الدین صاحب	″	″
۳۴۶	ابراہیم صاحب	″	″
۳۴۷	مسماۃ ہری زوجہ جیونا	″	″
۳۴۸	رسول بی بی زوجہ اسمٰعیل	″	″
۳۴۹	محمد حیات ولد اسماعیل	″	″
۳۵۰	بی بی نور بیگم دختر ″	″	″
۳۵۱	نور محمد صاحب ″	″	″
۳۵۲	سردار بی بی دختر ″	″	″
۳۵۳	صوبا ولد الہی بخش	″	″
۳۵۴	ولیداد ولد ملا	″	″
۳۵۵	علی محمد ولد ولیداد صاحب	″	″
۳۵۶	نور محمد ولد ″	″	″
۳۵۷	حسین بی بی زوجہ ولیداد	″	″
۳۵۸	بیگم بی بی دختر ولیداد	″	″
۳۵۹	شیر محمد ولد مبارک	″	″
۳۶۰	نور بی بی زوجہ مہر الدین	″	″
۳۶۱	راج بی بی والدہ مہر الدین	″	″
۳۶۲	امام بی بی دختر مہر الدین	″	″
۳۶۳	بی بی عایشہ ″	″	″
۳۶۴	ابراہیم ولد ″	″	″
۳۶۵	مولوی حسن محمد صاحب	″	″
۳۶۶	محمد دین ولد امیر	″	″
۳۶۷	جان بی بی زوجہ امیر	″	″
۳۶۸	زینب بی بی زوجہ محمد دین	″	″
۳۶۹	ہرا ولد رحیا	″	″

نمبر	نام	سکونت	ضلع
۳۷۰	حیات ولد ودھایا	بیداپور	لاہور
۳۷۱	اللہ بخش صاحب ولد ودھایا	″	″
۳۷۲	میان علی بخش صاحب ملازم سید ناصر شاہ	کوٹلی	جموں
۳۷۳	احمد علی صاحب کی بیوی	بازید چک	گورداسپور
۳۷۴	غلام قادر ولد شیر خانصاحب	سٹروعہ	ہوشیارپور
۳۷۵	برکت علی ولد محمد بخش صاحب	″	″
۳۷۶	سید رحمت علیشاہ صاحب	″	″
۳۷۷	محمد علی ولد غلام قادر	″	″
۳۷۸	طفیل محمد ولد دارے خان	″	″
۳۷۹	داریخان ولد شیر جنگ خان	″	″
۳۸۰	بہنو خانصاحب	″	″
۳۸۱	عمر الدین ولد موجا	بہاگورائیں	جالندہر
۳۸۲	کالو ولد گامو	″	″
۳۸۳	رحمت اللہ لاہوریہ	بنگہ	″
۳۸۴	حاجی محمد ملازم بارک ماسٹری	جہلم	جہلم
۳۸۵	امام علیخان دفعدار رسالہ نمبر ا	چھاؤنی لکھنؤ	لکھنؤ
۳۸۶	غلام محی الدین متصل مسجد فرخ شاہ	لاہور	لاہور
۳۸۷	عبد السبحان ولد رحمٰن	″	″
۳۸۸	نور محمد ولد اللہ ودھایا	سالار	گوجرانوالہ
۳۸۹	غلام صاحب ″	″	″
۳۹۰	غلام ولد سارنگ	″	″
۳۹۱	مراد ولد دولا	″	″
۳۹۲	امام الدین ولد نور محمد	″	″
۳۹۳	سجادہ ولد شہابل	″	″
۳۹۴	قمر الدین ولد خادم الدین	″	″
۳۹۵	ملا ولد جلال الدین	″	″
۳۹۶	جیادہ ولد قمر الدین	″	″
۳۹۷	ملائم الدین ولد حسن محمد	″	″
۳۹۸	قائم الدین ″ ″	″	″
۳۹۹	نواب الدین ولد الہی بخش	″	″
۴۰۰	عمر الدین ولد نہال الدین	″	″
۴۰۱	رہانا ولد ستار	″	″
۴۰۲	محمد الدین ولد رہانا	″	″
۴۰۳	امیر الدین ولد شمس الدین	″	″
۴۰۴	خدا بخش ولد نور محمد	″	″
۴۰۵	احمد دین ولد بالک دین	″	″
۴۰۶	رکن الدین ولد مبارک الدین	″	″
۴۰۷	قمیر الدین ولد مراد	″	″

نمبر	نام	سکونت	ضلع
۴۰۸	محمد دین ولد سکندر	سالار	گوجرانوالہ
۴۰۹	حیات محمد ولد تاج محمد	″	″
۴۱۰	سید نور شاہ ولد ملنگ شاہ	″	″
۴۱۱	سجاول ولد امیر بخش	″	″
۴۱۲	محمد بیگ ولد عادل	″	″
۴۱۳	داد ولد رکن الدین	″	″
۴۱۴	اللہ بخش ولد عمر بخش	″	″
۴۱۵	نظام الدین ولد لبندا	″	″
۴۱۶	تاج الدین ولد شہابل	″	″
۴۱۷	سکندر دین ولد اللہ دتا	″	″
۴۱۸	متلا ولد جلال الدین	″	″
۴۱۹	عالم ولد سجاول	″	″
۴۲۰	اللہ دتا ولد غلام محمد	″	″
۴۲۱	علی محمد ولد جلال الدین	″	″
۴۲۲	محمد دین ولد چغتا	″	″
۴۲۳	مرداد ولد دولا	″	″
۴۲۴	اہلیہ عبد العزیز جان	ننگاہی	″
۴۲۵	محمد بخش ولد بوٹا	مدھ	امرتسر
۴۲۶	رحیم بخش ولد پیرو		″
۴۲۷	فیروز خانصاحب ہیڈ کلرک دفتر پولیس	شاہ پور	شاہپور
۴۲۸	مولا بخش صاحب نمبردار	خانپور	پٹیالہ
۴۲۹	نظام الدین صاحب	″	″
۴۳۰	اہلیہ نظام الدین	″	″
۴۳۱	سراج الدین ولد نظام الدین	″	″
۴۳۲	زین العابدین صاحب	″	″
۴۳۳	اہلیہ زین العابدین	″	″
۴۳۴	منظور احمد ولد زین العابدین	″	″
۴۳۵	امام	″	″
۴۳۶	رانجھا	″	″
۴۳۷	جمیل	″	″
۴۳۸	اللہ بخش صاحب	″	″
۴۳۹	قادر بخش صاحب	″	″
۴۴۰	ابراہیم وبہولا	بھکلوں	جالندہر
۴۴۱	بی بی عمری زوجہ ابراہیم	″	″
۴۴۲	رحمت اللہ ولد ″	″	″
۴۴۳	اسمٰعیل ولد ″	″	″
۴۴۴	فتحدین ولد بہولا	″	″
۴۴۵	بی بی کریمان زوجہ فتحدین	″	″

انوار الاسلام پریس قادیان مین منشی محمد افضل پروپرائیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان مسیح الرحمان

گذشتہ اشاعت سے آگے

بقیہ ۲۹ مئی سنہ ۱۹۰۳ء

زبان سے اقرار اور زبانی باتین کام نہ آوین گی جب انسان ایک بدی کرتا ہے اور جانتا ہے کہ خدا نے اس سے منع کیا ہے تو وہ دہریہ ہوتا ہے۔ خدا کی عظمت اور جلال اس کے دل مین نہین ہوتا۔ ایسا شخص خدا کی حفاظت مین نہین ہے وہ جب چاہے اسے مار دے یا ایسی بلا مین اسے ڈالدے کہ نہ زندون مین ہو اور نہ مردون مین لیکن جو شخص خدا کی عظمت دل مین رکھتا ہے اور اس کی نافرمانی سے ڈرتا ہے تو قبل اس کے کہ وہ کسی مصیبت مین پڑے خدا کی نظر مین ہوتا ہے۔ اور وہ اسے محفوظ رکھتا ہے۔ گھرون کو خدا کے ذکر سے معمور کرو۔ صدقہ۔ خیرات۔ ذکر خدا بہت کرو۔ گناہون سے بچو کہ خدا رحم کرے۔ خدا کی عادت ہے کہ ایسے گھر کو تباہ نہین کیا کرتا۔ لیکن جس کا کوئی کونہ خام ہو وہ گرتا ہے جو لوگ بیعت کر کے چلے جاتے ہین اور پھر نہین آتے ان کی شکل بھی ہم کو یاد نہین رہتی تو ان کے لیئے دعا کیا ہو۔ بار بار ملکر تعلق محبت بڑھاؤ جو تعلق بڑھاتا ہے اور بار بار آتا ہے تو ذرا سی اُس کو مصیبت ہو تو اس کے لئے دعا کا خیال آتا ہے۔ مگر جو دنیا مین اس قدر غرق ہے کہ گویا اس نے بیعت ہی نہین کی اور اسے ملنے کی فرصت ہی نہین کیا وہ ان لوگون کے برابر ہو سکتا ہے جو بار بار آکر ملتے رہتے ہین؟

بعض لوگ ایسے ہوتے ہین کہ مسلمان ہو کر پادریون سے تعلق رکھتے ہین بعض ہندوؤن سے رکھتے ہین۔ خدا فرماتا ہے کہ پھر وہ انہی مین سے ہین +

یہ باتین ہین ان کو یاد رکھو اور خدا سے عمل کی توفیق طلب کرو +

۳۰ مئی سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

ایک صاحب کے مقدمہ کی تاریخ عنقریب تھی۔ وہ دعا کروانے کے واسطے آئے تو حضرت اقدس نے فرمایا کہ چار پانچ دن یہان رہو اور ہر روز ملاقات کرو کہ دعا کی تحریک ہو۔ یہ نہ خیال کرو کہ پیچھے نقصان ہوگا۔ سب کچھ خدا کرتا ہے اسباب پر نظر نہ رکھو ہم یہ نہین کہتے کہ رعایت اسباب ہی چھوڑ دو بلکہ یہ کہ یہ نہ خیال کرو کہ فلان بات ہو تو ہی یہ ہوگا جیسے کہ روٹی کھانی پانی پینا منع نہین ہے مگر اسپر یہ بھروسہ کرنا کہ اس سے زندگی ہے یہ منع ہے۔ کئی آدمی روٹی کھاتے ہین۔ اُدھر سول (درد) ہوا اور جان گئی۔ پانی پیا اور ہیضہ سے مرگئے۔ ان پر بھروسہ کرنا یہ شرک ہے۔ اسباب وہی بہم پہونچاتا ہے +

ریاست کپورتھلہ سے خبر آئی کہ بعض لوگون نے ایک مشورہ کر کے اس امر کا منصوبہ بنانا چاہا ہے کہ وہان کی احمدی جماعت کے بعض ممبرون کو ایذا دیوین اسپر فرمایا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ یہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ فتنہ فساد ہو۔ دعا کیجاوے گی +

ایک شخص نے عرض کی کہ سارے گاؤن مین مین ایک اکیلا آپکا مرید ہون فرمایا خدا پر بھروسہ کرو خدا پر بھروسہ کرنے والا اکیلا نہین ہوتا +

۳۱ - مئی ۱۹۰۳ء

کوئی ذکر قابل نوٹ نہیں ہے حضرت اقدس نے تمام نمازیں باجماعت ادا کیں +

۱ و ۲ و ۳ جون ۱۹۰۳ء

ان تاریخوں میں کوئی بات قابل نوٹ نہیں ہے +

یکم جون ۱۹۰۳ء کی مغرب اور عشا کی نمازوں میں حضرت اقدس بوجہ علالت طبع شریک نہ ہوسکے ایک بار مقدمات کے ذکر پر فرمایا کہ مقدمہ ہمیشہ سید ھا کرنا چاہیئے جب معلوم ہو کہ از روئے قانون بھی صاف طور پر ہمارا حق ثابت ہے اور از روئے شریعت بھی تو ابتدا کرنی چاہیئے ورنہ پیچ در پیچ بات ہو تو کبھی مقدمہ کیطرف نہ جانا چاہیئے +

۴ - جون ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں اور کوئی ذکر سوا جلسہ قبل از عشاء کے قابل نوٹ نہیں ہوا

قبل از عشاء

خواب | فرمایا ۲ یا ۳ بجے رات کو مین نے ایک خواب دیکھا کہ ایک جگہ پر معہ چند ایک دوستوں کے گیا ہوں وہ دوست وہی ہیں جو رات دن پاس رہتے ہیں ایک ان مین مخالف بھی معلوم ہوتا ہے اس کا سیاہ رنگ - لمبا قد - اور کپڑے چرکین ہیں - آگے جاتے ہوئے تین قبریں نظر آئی ہیں - ایک قبر کو دیکھ کر مین نے خیال کیا کہ والد صاحب کی قبر ہے اور دوسری قبریں سامنے نظر آئیں مین ان کی طرف چلا اس قبر سے کچھ فاصلہ پر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ صاحب قبر (جسے مین نے والد کی قبر سمجھا تھا) زندہ ہو کر قبر پر بیٹھا ہوا ہے - غور سے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ وہ شکل ہے والد صاحب کے شکل نہیں مگر خوب گورا رنگ پتلا بدن فربہ چہرہ ہے مین نے سمجھا کہ اس قبر مین یہی تھا - اتنے مین اس نے آگے ہاتھ بڑھایا کہ مصافحہ کرے مین نے مصافحہ کیا اور نام پوچھا تو اس نے کہا نظام الدین پھر ہم وہاں سے چلے آئے آتے ہوئے مین نے اسے پیغام دیا کہ پیغمبر خدا صلعم اور والد صاحب کو السلام علیکم کہہ چھوڑنا - راستہ مین میں نے اس مخالف سے پوچھا کہ آج جو ہم نے یہ عظیم الشان معجزہ دیکھا کیا اب بھی نہ مانو گے تو اس نے جواب دیا کہ اب تو صد ہو گئی اب بھی نہ مانوں تو کب مانوں .... مردہ زندہ ہو گیا ہے اس کے بعد الہام ہوا - سلیم حامد مستبشرا کچھ حصہ الہام کا یاد نہیں رہا +

والد کا زندہ ہونا یا کسی اور مردہ کا زندہ ہونا کسی مردہ امر کا زندہ ہونا ہے - مین نے اس سے یہ بھی سمجھا کہ ہمارا کام والدین کے رفع درجات کا بھی موجب ہے +

شرطی طلاق | اسپر فرمایا کہ اگر شرط ہو کہ فلاں بات ہو تو طلاق ہے اور وہ بات ہو جائے تو پھر واقعی طلاق ہو جاتی ہے جیسے کوئی شخص کہے کہ اگر فلاں پھل کھاؤں تو طلاق ہے اور پھر وہ پھل کھالے تو طلاق ہو جاتی ہے +

حضرت حجۃ اللہ امام الملۃ کے مکتوبات

حضرت حکیم الامت کے نام

یہ کرامت نامہ حضرت حکیم الامت کے نام آپ کی دوسری شادی کے بعد لکھا گیا تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلّی

مخدومی اخویم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچکر بہت خوشی ہوئی خدا تعالے آپ مین اور آپ کی نئی بیوی مین اتحاد اور محبت زیادہ سے زیادہ کرے اور اولاد صالح بخشے آمین ثم آمین + اگر پرانے گھر والوں نے کچھ نامناسب الفاظ منہ سے نکالے ہیں .... تو آپ صبر کریں - پہلی بیویاں ایسے معاملات مین باعث ضعف فطرت بدظنی کو انتہا تک پہنچا کر اپنی زندگی اور راحت کا خاتمہ کر لیتی ہیں +

وحدہ لاشریک ہونا خدا کی تعریف ہے - مگر عورتیں بھی شریک ہرگز پسند نہیں کرتی ہیں - ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میرے ہمسایہ مین ایک شخص اپنی بیوی سے بہت کچھ سختی کیا کرتا تھا - اور ایک مرتبہ اس نے دوسری بیوی کرنے کا ارادہ کیا - تب اس بیوی کو نہایت رنج پہنچا اور اس نے اپنے شوہر کو کہا کہ مین نے تیرے سارے دکھ سہے مگر یہ دکھ مجھ سے نہیں دیکھا جاتا کہ تو میرا خاوند ہو کر اب دوسری کو میرے ساتھ شریک کرے - وہ فرماتے ہیں کہ ان کے اس کلمہ نے میرے دل پر نہایت دردناک اثر پہنچایا - مین نے چاہا کہ اس کلمہ کے مشابہ قرآن شریف مین پاؤں سو یہ آیت مجھے ملی +

ویغفر مادون ذالک الایۃ

یہ مسئلہ بظاہر بڑا نازک ہے - دیکھا جاتا ہے کہ جسطرح مرد کی غیرت نہیں چاہتی کہ اس کی عورت اس مین اور اس کے غیر مین شریک ہو اسی طرح عورت کی غیرت بھی نہیں چاہتی کہ اس کا مرد اس مین اور اس کے غیر مین بٹ جاوے + مگر مین خوب جانتا ہوں کہ خدا تعالے کی تعلیم مین نقص نہیں ہے - اور نہ وہ خواص فطرت کے برخلاف ہے - اس مین پوری تحقیق یہی ہے کہ مرد کی غیرت ایک حقیقی و کامل غیرت ہے جس کا انفکاک واقعی لاعلاج ہے - مگر عورت کی غیرت کامل نہیں بالکل مشتبہ اور زوال پذیر ہے اس مین وہ نکتہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ رض کو فرمایا تھا نہایت معرفت بخش نکتہ ہے کیونکہ جب حضرۃ ام سلمہ رض نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی درخواست نکاح پر عذر کیا کہ آپ کے بہت بیویاں ہیں اور آیندہ بھی خیال ہے اور مین ایک غیرتمند عورت ہوں جو دوسری بیوی دیکھ نہیں سکتی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تیرے لیے دعا کروں گا کہ تا خدا تعالے یہ غیرت تیری دور کرے اور صبر بخشے - سو آپ بھی دعا مین مشغول رہیں +

نئی بیوی کی دلجوئی نہایت ضروری ہے کہ وہ مہمان کی طرح ہے - مناسب ہے کہ آپ کے اخلاق اس سے اول درجہ کے ہوں اور ان سے بے تکلف مخالطت اور محبت کریں اور اللہ جلشانہ سے چاہیں کہ اپنے فضل و کرم سے ان سے آپ کی صافی محبت و تعشق پیدا کر دیوے کہ یہ سب امور اللہ جلشانہ کے اختیار مین ہیں - اب اس نکاح سے گویا آپ کی ایک نئی زندگی شروع ہوئی ہے اور چونکہ انسان ہمیشہ کے لئے دنیا مین نہیں آیا اس لئے نسلی برکتوں کے ظہور کے لئے اب اسی پیوند پر امیدیں ہیں خدا تعالے آپ کے لئے یہ بہت مبارک کرے مین نے اس محلہ مین خاص صاحب اسرار و واقف لوگوں سے اس لڑکی کی بہت تعریف سنی ہے کہ بالطبع صالح عفیفہ و جامع فضائل محمودہ ہے - اس کی تربیت تعلیم کے لئے بھی توجہ رکھیں اور آپ پڑھایا کریں کہ اس کی استعدادیں نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہیں - اور اللہ جلشانہ کا نہایت فضل اور احسان ہے کہ یہ جوڑ بہم پہونچایا ورنہ اس قحط الرجال مین ایسا اتفاق محالات کی طرح ہے خط سے کچھ معلوم نہیں ہوا کہ ۲۰ مارچ ۱۸۸۹ء تک رخصت ملے گی یا نہیں - اگر بجائے بیس کے بائیس مارچ کو آپ تشریف لاویں - یعنے یوم یکشنبہ مین اس جگہ ٹھیریں تو بابو محمد صاحب

بھی آپ سے ملاقات کرینگے ۔ یہہ عاجز ارادہ رکھتا ہے کہ ۱۵ - مارچ ۱۸۹۹ء کو دو تین روز کے لیے ہوشیار پور جاؤں اور ۱۹ - مارچ ۱۸۹۹ء کو بہر حال انشاء اللہ واپس آجاؤنگا + والسلام

صاحبزادہ افتخار احمد اور ان کے سب متعلقین بخیر وعافیت ہین کل سات روپیہ اور کچھہ پارچہ میرے لئے لائے تھے جو ان کے اصرار سے لئے گئے۔

خاکسار غلام احمد

اس خط پر تاریخ کوئی نہین معلوم ہوتا ہے کہ مارچ ۱۸۹۹ء کے پہلے ہفتہ کا ہے +

(از الحکم)

منارۃ المسیح کی مخالفت اور اس کا فیصلہ

کبھی ہرگز نہین رکتے خدا کے کام بندون سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھہ پیش جاتی ہے

ہم نہایت مسرت اور خوشی کے ساتھہ خدا تعالے کا شکر کرتے ہوئے اس خبر کا اظہار کرتے ہین کہ ہمین معلوم ہوا ہے کہ منارۃ المسیح کی جس قدر مخالفت کی گئی تھی وہ ضلع گورداسپور کے بیدار مغز اور دقیقہ رس جناب میجر ڈالس صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر کی عدالت سے آخر بے سود ثابت ہوئی + اور آپ نے اس معاملہ مین کسی قسم کی دست اندازی کو بالکل غیر ضروری سمجھا جیسا ہم نے اپنے اخبار مین صاحب موصوف کی بیدار مغزی اور معدلت گستری سے امید کی تھی - وہ امید پوری ہوئی اور ہماری تحریرین اس معاملہ مین نتیجہ خیز ۔ ہم اس مسل کی نقل کے حاصل کرنے کی سعی کر رہے ہین باضابطہ مصدقہ نقل مل جانے پر ہم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کا اصل حکم شایع کرنے کے قابل ہونگے +

بہر حال ہم سلسلہ عالیہ احمدیہ کیطرف سے اپنے مخدوم مجسٹریٹ ضلع کے شکرگذار ہین کہ انہون نے ہمارے معروضات پر جیساکہ آپ کی تشریف آوری پر ہم نے توقع کی تھی پوری توجہ فرمائی اور ہماری مذہبی آزادی اور مذہبی عبادت گاہ کے جائز حقوق کی حفاظت فرما کر اپنی انصاف پسندی اور بے رو رعایت پالیسی کا ثبوت دیا ہے ۔ ضلع گورداسپور کی رعایا کو ایسے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پر جسقدر ناز ہو وہ کم ہے +

منارۃ المسیح کے روکنے مین ہمارے مخالفون نے پوری کوشش کی مگر خدا تعالے نے ان کو اپنے ان ارادون مین پورا ناکام اور نامراد رکھا - والحمد للہ علے ذالک -

ہم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی ذات سے توقع کرتے ہین کہ وہ آیندہ کے لئے ایسی سازشین کرنے والون کا پورا لحاظ رکھین گے پبلک کے امن مین خلل اندازی کرنے کا انہین موقع نہ دیا جاویگا - ہم یہ امر آپ کی توجہ کے لئے پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہین کہ بعض آدمی اس قماش کے یہان موجود ہین جو ہمیشہ ایسے ہی جوڑ توڑ مین لگے رہتے ہین -

بہر حال ہماری قوم کے لئے یہ بہت بڑی شکرگذاری اور خوشی کا موقع ہے جو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور کی بیدار مغزی سے ان کو ملا ہے + اور سب سے زیادہ ہمارے لئے کہ ہماری تحریرین مؤثر ثابت ہوئین + (از الحکم)

استفسار اور ان کے جواب

خریدار نمبر ۲۹۳

اعتراض - ایک مراسلہ کے ذریعہ سے ہمارے پاس یہ اعتراض پہنچا ہے کہ حسب تحریر البدر نمبر ۱۸ صفحہ ۱۳۷ زیر عنوان "عورتونکے حقوق" - جس حال مین از روئے آیت ولہن مثل الذی علیہن عورتون کے حقوق مردون سے مساوی ہین تو کیا وجہ ہے کہ مرد تو چار عورتون تک نکاح کر سکے مگر اسکے برعکس عورت ایک بھی دوسرا شوہر نہ کر سکے اور مردون کو جنت مین علاوہ منکوحہ عورتون کے حورین بھی عطا ہونگی مگر پارسا عورتونکو علاوہ اپنے خاوندونکے حورون کا بدل کیا ملے گا......

جواب - البدر کی عبارت مین مساوی کا لفظ تو ہے نہین اور اس عبارت کا یہ مطلب ہی کہ عورتون سے جن حقوق کا تقاضا ایک مرد کی فطرت کرتی ہے وہ خدا تعالے نے مردون کے عورتون پر رکھے ہین اور مردون سے جن حقوق کا تقاضا ایک عورت کی فطرت کرتی ہے وہ خدا تعالے نے عورتون کے مردون پر رکھے ہین - اور جانبین کی حق شناسی مین اعتدال کے طریق کو مدنظر رکھا گیا ہے مگر دوسرے مذاہب نے حقوق شناسی کا یہ طریق مرعی نہین رکھا - کسی پہلو مین افراط اور کسی مین تفریط کر دی ہے -

مثل کے کیا معنے ہین اسے ہم نے کھولکر البدر جلد ۲ صفحہ ۱۴۰ کالم ۲ سطر ۲۳ مین لکھدیا ہے کہ مثل کے معنے یہ نہین ہوا کرتے کہ بعینہ وہی ہو جس سے مثال دیگئی ہے ورنہ وہ تو پھر عین ہوگا نہ کہ مثل اس لئے مثل مین فرق ہونا ضروری ہے - اسی لئے عورتون اور مردون مین طبعی طور پر جیسے ہر ایک پہلو اور رنگ مین فرق ہے ویسے ترتیب حقوق مین بھی ہے اور اگرچہ اسیقدر بیان سے اعتراض کا جواب پورا ہو جاتا ہے - مگر تشفی خاطر کے لئے ہم اور زیادہ لکھدیتے ہین +

جس مقام پر یہ آیت ولہن مثل الذی علیہن لکھا ہے اسکے ساتھہ ہی یہ آیت ہے وللرجال علیہن درجہ کہ مردون کو عورتون پر فوقیت ہے اور یہ واقعی امر ہے - جیسے قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے - محنت اور جفاکشی اور جان جوکھون کے جو کام مردون سے ہوتے ہین وہ عورتون سے علے العموم ہو ہی نہین سکتے اور اسی لئے حقوق مین تفاوت کا ہونا لازمی اور ضروری امر اور انصاف پر مبنی ہے +

اگر مساوات کے وہ معنے ہین جو کہ معترض بیان کرتا ہے تو وہی دکھاوے کہ جس قسم کا قد - جسم قوے وغیرہ قدرت نے مرد کو عطا کئے ہین کیا وہ عورتون کے بھی ہین - حال ہی مین تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ عورت کی نسبت ایک مرد کے دماغ مین ۳ یا ۴ اجزاء زیادہ پائے گئے ہین - اور حمل جننے - بچہ پالنے اور حیض اور نفاس کی جو تکلیفات عورتون کو ہین کیا مرد ان مین شریک ہے - پھر دیکھو کہ اولاد سے فایدہ تو مرد اٹھاتا ہے - نسل اس کی نام اس کا اس سے برقرار رہتا ہے مگر اولاد کی تکالیف عورت برداشت کرتی ہے +

پس جبکہ مساوات بناوٹ اور طبعی زندگی مین نہین ہے تو حقوق مین کیسے ہو + انسان پر جسقدر حکومت کم ہو اتنا اسے آرام زیادہ ہوتا ہے - مثلاً اگر ایک شخص کے تین چار حاکم ہون تو وہ سکھ کی زندگی بسر کریگا یا وہ جسکا ایک حاکم ہو - پھر اگر ایک حاکم کی زیادہ رعایا ہو تو رعایا کو اس سے آرام پہونچے گا کہ حاکم کے احکام زیادہ آدمیون مین تقسیم ہو کر ہر ایک کے آرام کا موجب ہونگے پس اب سوچو کہ اگر ایک عورت کے دو چار خاوند ہون تو وہ کس طرح سکھہ کی زندگی بسر کرے گی - اور ہر ایک کے تقاضا کو ایک وقت مین کیسے بہم پہونچا دے گی - کسی نفس پرست ناعاقبت اندیش کا شاید یہ خیال ہو کہ عورت اور مرد کے تعلقات صرف شہوت رانی کے لئے ہی ہوتے ہین اور سوائے جماع کے اور کوئی خوشی اور لذت اور راحت دنیا مین نہین ہے مگر یہ بالکل غلط ہے اور الٰہی مصالحہ کے برخلاف ہے - جنہون نے شہوت رانی کو اپنا مقصود بنایا ہے انکے انجام یہ ہوتے ہین ایک عورت کے زیادہ خاوند

ہونے کی صورت مین نسل اور قوم کی حفاظت کیسے ہوگی اور تقسیم وراثت مین کس قدر مشکلات پیش آوینگی ممکن ہے کہ جب عورت زیادہ خاوند کرنے کی مجاز ہو۔ تو دو مختلف قوم اور مذہب کے خاوند انتخاب کرے اور پھر رقابت کا نتیجہ یہ ہو کہ مذہبی اور قومی جنگ شروع ہو جاوے۔ کنجرون کی ایک قوم ہے کہ ایک ایک عورت کے کئی کئی مرد ہوتے ہین اب دیکھ لیا جاوے کہ اس سے ان کی صحت اور نسل پر کیا اثر پڑا ہے۔ عورت کا ایک خاوند ہونے مین عورت کو آرام ہے اور زیادہ خاوند ہونے مین دکھون کا سامنا ہے۔ اور جیسے ایک حاکم کی زیادہ رعایا ہو تو اس کے فخر اور عظمت اور شان کا موجب ہوتی ہے اسی طرح عورتون کا زیادہ ہونا ایک تو مرد کی عظمت وغیرہ پر دال ہے اور خود عورتون کے لئے آرام کا باعث ہے۔ باقی رہی انعام کی بات کہ جب نیک مردون کو عورتین انعام ملین تو نیک عورتون کو ان کا بدل کیا ہوگا۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالے نے مختلف طبائع پیدا کی ہین اور ہر ایک کی خوشی کا معیار الگ الگ ہوتا ہے اسی لئے انعامات بھی مختلف ہوتے ہین۔ طبعی طور پر دیکھ لو کہ زیب و زینت عمدہ .... لباس اور ہر وقت کے بناؤ سنگار کو عورتین اپنی عزت اور شان خیال کرتی ہین۔ چند ایک خادمائین جس کے آگے ہون وہ تو رانی شمار ہوتی ہے حالانکہ ان انعامات مین مرد مطلق حصہ دار نہین پس جو ان کی فطرت کے مناسب انعام ہوگا وہ ان کو ملیگا اور اپنی طرف سے یہ تراش خراش کہ عورت کے لئے یہی انعام ہو سکتا ہے کہ اسکے مرد زیادہ ہون ناقابل تسلیم ہے۔ دنیا کا آج تک کا تجربہ اور مشاہدہ اسکے برخلاف ہے اور نہ آج تک کسی نے اپنی بہو بیٹی یا بہن پر ایسا انعام کیا ہے۔ ہان اب ایک آریہ قوم اٹھی ہے اس نے نیوگ کے روسے عورتون پر ایسے انعام اور شفقت جائز رکھی ہین مگر صرف زبانی دعوے ہے جب عملی طور پر وہ کر کے دکھا دینگے۔ تو نتیجہ خود دیکھ لینا +

ایک دلچسپ مکالمہ

حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت مین مولویون کی حالت کہانتک پہونچی ہے اس کا نقشہ ذیل کے سوال و جواب کے رنگ مین اشاعۃ مین ایک اشتہار کے ذریعہ کسی احمدی ممبر نے دکھایا ہے جسے ہم ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج اخبار کرتے ہین +

سائل - حضرت مولوی صاحب! مین ابھی تک میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا مرید یا معتقد نہین ہون مگر مجھے اس عقیدہ مین کہ حضرت مسیح ع خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر زندہ اٹھا لئے گئے ہین اور کئی صدیون سے اب تک آسمان پر زندہ موجود ہین اور پھر کسی زمانہ مین اسی جسم خاکی کے ساتھ زمین پر اتر ینگے شک واقع ہو گیا ہے اس لئے آپ براہ مہربانی کسی آیت قطعیۃ الدلالت یا حدیث صحیح مرفوع متصل سے یہ عقیدہ ثابت کر دیجئے تاکہ میرا ایمان سلامت رہے اور آپ کو ثواب عظیم حاصل ہو +

مجیب - کافر، دجال، مرتد، ناری، جہنمی، ملحد، زندیق، خارج اجماع، بدعتی، واجب القتل، ضال مضل - یہ مارا، وہ پچھاڑا - دیکھیو! لیجیو!! جانے نپائے!!!

سائل - اجی حضرت! یہ دجالی وظیفہ تو آپ پڑھ چکے - اب میری گذارش کے مطابق آیت یا حدیث بھی پیش کیجئے -

مجیب - کافر، دجال، مرتد، ناری، جہنمی، ملحد، زندیق، خارج اجماع، بدعتی، واجب القتل، ضال مضل، یہ مارا، وہ پچھاڑا، دیکھیو! لیجیو!! جانے نپائے!!! ملاحظہ ہون ضمیمجات شحنہ ہند و زٹلیات ملا جعفر +

سائل - جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو - اجی مولوی صاحب خیر ہے مین تو آپ سے حدیث مانگتا ہون آپ یہ اول فول کیا بک رہے ہین کیا آپ کا قرآن و حدیث یہی ہے ؟

مجیب - کافر، دجال، مرتد، ناری، جہنمی، ملحد، زندیق، خارج اجماع، بدعتی، واجب القتل، ضال مضل، یہ مارا، وہ پچھاڑا، دیکھیو! لیجیو!! جانے نپائے!!! (دیکھو فتاوائے تکفیر)

سائل - یا اللہ یہ معاملہ کیا ہے - کل تک تو یہی مولوی صاحب تقلید شخصی آمین بالخفا وغیرہ مسائل مین حنفیون سے بار بار قرآن و حدیث کا مطالبہ کرتے تھے - آج جو مین ان سے حیات و نزول جسمانی حضرت مسیح کے عقیدہ مین قرآن و حدیث سے سند چاہتا ہون تو عجیب بے تکی ہانک لگا رہے ہین

مجیب - کافر، دجال، مرتد، ناری، جہنمی، ملحد، زندیق، خارج اجماع، بدعتی، واجب القتل، ضال، مضل، یہ مارا، وہ پچھاڑا، دیکھیو! لیجیو!! جانے نپائے!!!

سائل - اچھا صاحب آپ کے نزدیک یہی آیت و حدیث سہی - مگر پھر اس سے بھی تو حضرت مسیح علیہ السلام کا آسمان پر خاکی جسم کے ساتھ زندہ موجود ہونا اور آسمان سے اترنا ثابت نہین ہوتا +

مجیب - کافر، دجال، مرتد، ناری، جہنمی، زندیق، خارج اجماع، بدعتی، واجب القتل، ضال مضل یہ مارا، وہ پچھاڑا، دیکھیو! لیجیو!! جانے نپائے!!! ہت تیری دم مین نمدا - کیسا مارا!!! -

سائل - واہ! واہ!! واہ!!! واہ! واہ!! واہ!!! سبحان اللہ! سبحان اللہ!! سبحان اللہ!!! آپنے یہ عقیدہ قرآن و حدیث سے خوب ثابت کیا - جزاک اللہ! جزاک اللہ!! جزاک اللہ!!!

مجیب - کافر، دجال، مرتد، ناری، جہنمی، ملحد، زندیق، خارج اجماع، بدعتی، واجب القتل، ضال مضل - یہ مارا وہ پچھاڑا - دیکھیو! - لیجیو!! جانے نہ پائے - کیسا ہرایا!! خوب بھگایا!!!

سائل - بس بس - حقیقت جناب معلوم شد

ع از کوزہ ہمان برون تراود کہ در دست -

لیجئے مین تو آپکے عقیدہ سے ہمیشہ کے لئے تائب ہون اور اگر یہ خطا ہے تو اسکا بار آپ کی گردن پر - چلئے لو رخصت!!

راقم ایک حق پسند

طبی نوٹ

بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق

ہمارے دوست علم توجہ کے نام سے واقف ہونگے اسی کو دوسرے الفاظ مین مسمریزم کہتے ہین اور یہی وہ کمال تھا جو کہ مقتضائے وقت کے لحاظ سے مسیح کمال درجہ پر حاصل تھا ہمارا ارادہ ہے کہ ہم کچھ اسکے حالات اور اصلیت لکھکر خریداران البدر کو اس کی کیفیت اور ماہیت سے آگاہ کر دیوین اس لئے اب کچھ عرصہ کے لئے طبی نوٹ کے عنوان کے نیچے ہم اس علم کا ذکر کیا کرینگے +

واضح ہو کہ متقدمین بزرگون کی کتابون مین جو باب تصوف مین عام مشہور ہین اکثر سلب امراض کا ذکر آیا کرتا ہے اور اکثر اوقات بعض بزرگونکو بعض بیمارون پر تمتے دم کرتے بھی دیکھا ہوگا اسی کو سلب مرض اور علم توجہ بھی کہتے ہین :-

(باقی آئندہ)

درس قرآن شریف

گذشتہ اشاعت سے آگے

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۰ صفحہ ۱۵۵

[illegible] پہلے زمانہ میں آگ کو ایک عنصر کہتے تھے اور اب کہا جاتا ہے کہ یہ آگ صرف رگڑ کا نتیجہ ہے اس سے یہ بھی ایک نتیجہ نکلتا ہے کہ انسان کی تحقیقات محدود ہے اور جسقدر ایجادات یا معلومات آجتک ہوئی ہیں یا آیندہ ہوں وہ ہمیشہ اتفاقی ہوا کرتی ہیں اور جب ایک بات ہو جاتی ہے تو پیچھے سے انسان اسکے لئے وجوہات گھڑ لیتا ہے جن [illegible] علم سائنس اور طبعیات وغیرہ کے [illegible] مسائل حل کئے ہیں وہ خود اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ یہ سب مسائل اتفاقی طور پر ہی حل ہو گئے ہیں [illegible] تعالیٰ کا فرمانا بالکل صحیح ہے [illegible] الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم جب اللہ [illegible] تو کوئی بات یا مسئلہ کسی کو معلوم ہوتا ہے [illegible] قرآن نے ایسا اسلوب بیان کا اختیار کیا ہے کہ ان نظاروں میں بھی اسکا اختلاف کہیں نہیں ہوتا۔ کوئی تحقیقات کسی قسم کی کیوں نہ ہو آج تک قرآن کے خلاف ثابت نہیں ہوئے +

جس قدر نئی تحقیقات والے ہیں وہ تمام اسلام کے دشمن ہیں ہر ایک اپنے رنگ میں قرآن پر حملہ کرنا چاہتا ہے یورپ کے [illegible] نجومی اسٹرالوجر سائنٹسٹ ڈاکٹر وغیرہ ہر عالم اپنے علم کے رو سے قرآن کی مخالفت پر آمادہ ہے لیکن ان میں سے کامیابی کسی کو نہیں ہوتی اور قرآن کسی سچی بات سے بھی کہیں مخالفت نہیں کرتا اسی لئے میں ہمیشہ نئی تحقیقات کا متلاشی رہتا ہوں ہر ایک نئی ایجاد اور کتاب کو دیکھتا ہوں لیکن آج تک مجھے ثابت نہیں ہوا کہ قرآن کی تکذیب کسی طریق سے بھی ہوئی ہو پھر میرے جیسے آدمی کو تو بہت سے مشکلات کا سامنا ہے کیونکہ میں قرآن میں ناسخ منسوخ کا قائل نہیں ہوں۔ لغت عرب سے باہر نہیں جاتا۔ حدیثوں کو مانتا ہوں باوجود اسکے میں نے کسی سچی بات کو قرآن سے باہر نہیں دیکھا چہارم۔ وجہ اختلاف کی یہ ہوا کرتی ہے کہ جب مذہب پر کچھ زمانہ گذر جاتا ہے تو مذہب والے اپنے اصلی مذہب سے دور جا پڑتے ہیں اور اصل مذہب کا پتہ ملنا مشکل ہو جاتا ہے جیسے اسوقت عیسائی مذہب کے بڑے بڑے عالم حیران ہیں کہ مسیح کی اصل کلام کدھر گئی اور اس کا کچھ پتہ نہیں ملتا پہلے بعض لوگوں نے [illegible] کیا انہا الثنی [illegible] بائبل انجیل ہے لیکن اب اس کی مخالفت ہوئی [illegible] آیا اور [illegible] انجیل [illegible] اسلام میں [illegible] قرآن سنایا جاتا ہے اور [illegible] آیا ہے وہ قرآن ہی کو پیش کرتا ہے اور [illegible] اسقدر زمانہ گذر نے کے قرآنی ترتیب میں کوئی اختلاف نہیں [illegible] کا یہ خیال ہے کہ ۵۰ پچاس برس کے بعد [illegible] آتا ہے [illegible] یہ [illegible] ہر وقت ایک [illegible] قرآن خادم حق اور [illegible] +

[illegible] کا قول ہے کہ قرآن کا ابتدا اور انتہا [illegible] طرح [illegible] عالموں [illegible] کی آواز سے [illegible] بڑے بڑے محقق [illegible] کوشش کی کہ قرآن کے برخلاف کوئی بات ثابت نہیں کر سکے اور یہ کہ قرآن محفوظ ہے [illegible] اس کا [illegible] محفوظ ہے [illegible] اسکی اصل میں کوئی اختلاف نہیں [illegible]

پنجم ایک اور [illegible] اختلاف [illegible] نہیں آسکتی۔ قرآن نے جو پیشگوئیاں کی تھیں کہ محمد صلعم کے دشمن ہلاک ہونگے اور مومن فتحیاب ہونگے اس میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہوا جیسی پیشگوئیاں کی گئی تھیں ویسی پوری ہوئیں۔ رسول اللہ صلعم لڑائی کے وقت اپنی بیویوں اور لڑکیوں کو بھی ساتھ لے جاتے تھے لیکن کوئی بھی کسی وقت انکو پکڑ نہ سکا اور رسول اللہ صلعم نے اپنے دشمنوں کو غلام بنایا پھر آزاد بھی کیا +

بعض لوگ آنحضرت صلعم کے تلوار پکڑنے پر اعتراض کرتے ہیں یہ ان کی بیوقوفی ہے [illegible] پوچھتے ہیں کہ کیا آنحضرت صلعم کے بالمقابل عرب کے پاس تلوار نہ تھی۔ اعتراض تو تب ہوتا کہ انکے پاس تلوار نہ ہوتی اور اہل اسلام پھر ان پر تلوار چلاتے جب مقابلہ پر بھی تلوار ہے تو پھر اعتراض کس بات کا۔ علاوہ ازیں مسلمان تو قانون کے پابند تھے ان کو حکم تھا کہ عورتیں اور بچے اور بوڑھے قتل نہ کئے جائیں پھلدار درخت نہ جلائے جاویں لیکن مخالف تو کسی ایسے قانون کے پابند نہ تھے۔ (باقی آیندہ)

اصلاح مستورات

بقیہ ـــــ اسماء

سلسلہ کے لیے دیکھو البدر نمبر ۲۰ صفحہ ۱۵۶

لکھا ہے کہ جب حجاج نے ۷ ماہ تک عبد اللہ ابن زبیر کو مکہ معظمہ میں محصور رکھا تو کھانے پینے کی تکالیف سے تنگ آکر بجز چند جان نثاروں کے سب ہمراہی باہر چلے گئے حتےٰ کہ ان کے دو فرزند حبیب اور حمزہ بھی انہیں چھوڑ گئے سوائے ان کے لڑکے زبیر اور ان کی والدہ اسماء کے اور کوئی باقی نہ رہا۔ آپ حضرت اسماء کے پاس آئے اور وفاداروں کی بیوفائی اور باقیماندگان کی بے صبری بیان کی اور کہا کہ اگر آپ کی رائے ہو تو میں اطاعت قبول کرلوں کیونکہ اس صورت میں ممکن ہے کہ حجاج اور ان کے ہمراہی جو میں چاہونگا وہی کرینگے آپ نے فرمایا اے فرزند اپنی مصلحت تم خوب جانتے ہو اگر تمہیں اپنے حق پر ہونے کا یقین ہے تو تم کو ثابت قدم رہنا چاہئے تاکہ شہادت پاؤ۔ اور اگر دنیا کا قصد رکھتے ہو تو تجھ سے بد کون ہوگا کہ خود بھی ہلاک ہوا اور خلق خدا کو بھی ہلاکت میں ڈالتے ہو۔ اگر تم یہ کہتے ہو کہ میں تنہا ہوں اور بجز اطاعت کوئی چارہ نہیں تو یہ روش تو شریفوں کی نہیں تم کب تک زندہ رہوگے۔ جب ایک دن مرنا ہی ہے تو یہی بہتر ہے کہ نیک نام مرو۔ حضرت عبد اللہ نے کہا کہ "مجھکو یہ ڈر ہے کہ اہل شام مجھکو طرح طرح کے عذاب دینگے" اسماء نے فرمایا اے فرزند جب بکری کو ذبح کر لیتے ہیں تو خواہ اسکا پوست اتاریں خواہ اس کا [illegible] کریں پھر اسے کوئی اذیت نہیں پہنچتی اسی قسم کی کچھ اور گفتگو کے بعد حضرت زبیر نے اپنی ماں مہربان کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور فرمایا درحقیقت میرے بھی یہی خیال ہیں میں حق کے آگے دنیا کو ہیچ سمجھتا ہوں اور یہ کام میں نے محض دین کے استحکام کے لئے کیا ہے آج ضرور شہید ہونگا مبادا کہ آپکو افسوس ہو آپ کے بیٹے نے آج تک کوئی فسق و فجور نہیں کیا اور احکام عدالت کے اجرا میں کوئی عمداً غلطی نہیں کی اور نہ عمال کے ظلم و ستم سے کبھی خوش ہوا۔ پھر آپ نے آسمان کی طرف منہ کرکے فرمایا۔ بار الٰہا تو جانتا ہے کہ جو کچھ میں نے اپنی والدہ سے کہا ہے وہ اپنے نفس کو پاکیزہ کرنے کے لئے نہیں بلکہ محض ان کی تسلی کے لئے کہا ہے کہ وہ اس حال کو دیکھکر متاسف نہ ہوں"

(باقی آیندہ)

مراسلات

مخدوم و مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ

جب کمترین نے حضرت حکیم الامت کے ایما سے حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور شیعہ پنے سے تائب ہو کر احمدی جماعت مین شامل ہونیکے وجوہات بیان کئے تو حاضرین دربار نہایت ہی محظوظ ہوئے چنانچہ شاید اسی وجہ سے کمترین کے نام اپنا قیمتی اخبار جاری فرمایا ہے۔ کہ مین اپنے حالات اور خیالات کو کہ جس طرح سے مین نے بیس پچیس برس تک مذہب شیعہ مین رہ کر مرثیہ خوانی و تعزیہ داری مین اول درجہ کی شہرت تک پہونچا۔ جن وجوہات سے کنارہ کشی اور علیحدگی اختیار کرکے حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور بیعت توبہ حاصل کی ہے۔ وقتاً فوقتاً بذریعہ اخبار ناظرین کی خدمت مین پیش کرتا ہون کمترین تو ایسا موقع خدا سے چاہتا تھا جزاکم اللہ خیر الجزا سر دست ایک نظم ارسال ہے اسکے شایع ہونے کے بعد انشاء اللہ مضامین یکے بعد دیگرے بشرطیکہ ساتھ ساتھ ہی شایع ہوتے گئے ارسال خدمت کرتا رہونگا قرآن مجید کو اچھی طرح پڑھ لینے کے بعد کوئی شخص شیعہ نہین رہ سکتا بشرطیکہ وہ نرا ضدی ہی نہ ہو۔ اللہ تعالے نے صلوٰۃ و رحمۃ تو صابرین کے ساتھ وابستہ کرکے لازم ملزوم اور مشروط بشرائط کر دیا ہے یا تو جزع فزع یا بالفاظ دیگر مرثیہ خوانی و تعزیہ داری کا غل غپاڑہ چھوڑنا پڑے گا۔ یا حضرات ائمہ اہلبیت پاک کو صلوٰۃ و رحمت سے محروم اور بے نصیب ماننا ہوگا۔

خاکسار گلاب الدین احمدی مدرس مدرسہ زنانہ رہتاس

مختلف خبرین اور حالات

پرائیویٹ پوسٹ کارڈ اور ڈاکخانہ کا اعلان ڈاکخانہ کے محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ اکیلے اور جوابی کارڈ جو کہ پرائیویٹ ساخت کے ہونگے۔ ڈاکخانہ انکو پوسٹ کارڈ تصور کریگا بشرطیکہ ان کی تقطیع ۵½ × ۳½ سے زیادہ اور ۴¼ × ۲¾ سے کم نہ ہو اور ان کا کاغذ اس پوسٹ کارڈ کے مطابق ہو جو محکمہ ڈاک خانہ نے اندرون ملک مین جاری کر رکھا ہے + (پ-ا)

اہل ہند کی کچھ عزت رہگئی اسٹریلیا اور جنوبی افریقہ کی یہ خبرین سننے مین آئی تھین کہ وہ لوگ ہندوستانی باشندون کی آبادی اپنے ممالک مین پسند نہین کرتے اور اسی وجہ سے اکثر اہل ہند کو نوٹس دئے جا رہے تھے مگر اب یہ سنکر خوشی ہوئی ہے کہ گذشتہ ایام مین مسٹر چیمبرلین سکرٹری آف سٹیٹ نے خود غرض ہو آسٹریلین گورنمنٹ کے جواب مین فرمایا کہ ہندوستان کے ملاح اپنی کالی رنگت کے قصور مین آسٹریلین جہازون سے موقوف نہین کئے جا سکتے۔ اور اب لارڈ ملز گورنر جنوبی افریقہ نے بھی ایک تقریر مین حاضرین کو نصیحت کی کہ تعصب اچھی صفت نہین ہے اور مین اس تعصب و حسد دشمنی کو جو تم ایشیائی تاجرون سے کرتے ہو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہون۔ ایشیا کے تعلیم یافتہ باشندے جو یہان رہتے ہین تمہارا سلوک قابل تحسین نہین ہے میری رائے مین اس اعلے جماعت کو نہ صرف پولیٹکل حقوق ہی ملنے چاہئین بلکہ گورے آدمیون کی طرح اور بھی خاص حقوق عطا ہونے چاہئین +

زمانہ رو بہ اصلاح ہے دو تین ہفتہ گذرے ہین کہ لاہور مین ایک نہایت عمدہ شادی کی رسم ادا کی گئی ہے۔ تحصیلدار صاحب لاہور نے دو بچون کی شادیان کی ہین جن مین باوجود ان کے بعض دوستون کے تقاضا کے رنڈیون کا ناچ نہین کرایا گیا اور نہ انہون نے تنبول لیا ہے +

کیون نہ ہو مسیح موعود کا زمانہ ہے ہر ایک سعید فطرت پر ملائکہ حسب استعداد اثر اندازی کر رہے ہین +

ہندوستانیون کیلئے ریفرشمنٹ روم بیرونجات کے احمدی احباب کو اس خبر کے سننے سے خوشی ہوگی کہ لاہور ریلوے سٹیشن پر مسلمان اور ہندو مسافرون کے لئے الگ تفریحی کمرے کھولے گئے ہین اور ہر ایک شے کے نرخ بھی گران نہین + دو چار آنے مین عمدہ کھانا مل سکے گا +

کیا عمدہ ہو تا کہ امرتسر مین بھی اسی طرح کے ریفرشمنٹ روم کھلجاتے +

پیدائش و اموات صوبہ پنجاب کے ۲۴ میونسپل قصبات مین ہفتہ مختتمہ ۲۵-اپریل کو ۸۳۵ پیدائشیں (۴۳۲ لڑکے ۴۱۲ لڑکیان) درج رجسٹر ہوئین + اور اسکے مقابلہ مین ۱۷۲۹-اموات (۹۰۰ مرد اور ۸۲۹ عورتین) –

حجاز ریلوے پر ٹرین کی رفتار ۲۰ میل فی گھنٹہ ہے لیکن لائین کے پورے بن جانے پر ۲۵ گھنٹہ مین مسافر دمشق سے مدینہ پہونچ جایا کرینگے اسوقت ۴۰ میل فی گھنٹہ رفتار ہوگی +

پہلا کلاک گھڑی کے موجد بھی اہل عرب ہی ہین چنانچہ پہلا کلاک جو عرب سے یورپ مین آیا تھا خلیفہ ہارون الرشید نے شارلمین شاہ فرانس کو بطور ہدیہ شاہانہ بھیجا تھا اس مین یہ صفت تھی کہ ہر گھنٹہ کے بجنے مین جب پانچ منٹ رہ جاتے ایک سوار گھوڑے پر چڑھا ہوا پرزون کے اندر سے نکلکر ٹھہرا رہتا جب گھنٹہ پورا

فیضان احمدی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ –

میرا کچھ عجیب سا حال ہے اور عجیب ہی کہانی ہے مین نے بوجہ علم نہ ہونیکے حضرت کی نبوت کیلئے ایک عرصہ سخت مضطرب ہو کر دعا مانگی جسکے بعد ایمان لانے سے چند عرصہ پیچھے کچھ باتین خوارق عادت طور پر سمجھائی گئین جنمین سے ایک یہ ہے کہ ایکدن مین حضرت خواجہ علی صاحب کا حال پڑھ رہا تھا جس مین آپنے علم مردم شناسی کا لکھا تھا اسوقت اللہ تعالے نے ظاہر فرمایا کہ ان کو یوم الحشر کے دن ان لوگون کے مقابلہ پیش کیا جاویگا جو کہین گے کہ ہم نے یہ دھوکہ کھایا کہ غلام احمد علیہ السلام کا باطن پاک نہین دوم یہ ظاہر فرمایا کہ سورج اور چاند بھی گواہی کے واسطے حاضر کئے جاوینگے اور رمضان مین کسوف و خسوف گویا ایک رحمت سے تھا۔ ایکدن مین نے ایک حدیث مین دیکھا کہ رسول اللہ صلعم کے وقت مین جو شخص حمداً کثیراً طیباً مبارکاً پڑھا کرتے تھے انکا ثواب ۳۰ فرشتے لکھا کرتے تھے مین نے یہی دعا مانگنی شروع کی ایک دن مجھپر ظاہر فرمایا اب وہی زمانہ ہے + راقم عبد اللہ از کھتولی ریاست کوٹہ راجپوتانہ ۳۰ مئی سنہ ۱۹۰۳ء

احیاء موتے ماہ جون کے شروع مین حضرت اقدس عم کے مخلص جناب ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب مقام گڑھ شنکر بیرز مرض سرخ باد مین مبتلا ہوئے اور مرض نے اسقدر ترقی کی کہ وہ خود اور ان کے آفیسر اسسٹنٹ سرجن صاحب انکی زندگی سے مایوس ہو گئے آخر اس مایوسی کے تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر صاحب موصوف کشفی رنگ مین کیا دیکھتے ہین کہ چھت مین ایک دروازہ بن گیا ہے اور اس مین سے حضرت مسیح موعود عم نے جھانکا ہے اس کشف کے ایک گھنٹہ کے بعد ڈاکٹر صاحب کا بخار ٹوٹ گیا۔ اور صحت ترقی کرنے لگی۔ حتے کہ اب بفضل خدا ڈاکٹر صاحب دو ماہ کی رخصت پر قادیان مین رونق افروز ہین۔ الحمد للہ علے ذالک –

+

م مسلسل اشاعت کا ہونا محال ہے حتی الوسع کوشش ہوگی کہ آپکے مضامین بعد اتفاق رائے جلد شایع ہو جایا کرین – (ایڈیٹر)

البدر

نقل خط

۲۰ مئی سنہ ۱۹۰۳ء از ضلع لڑکانہ ملک سندھ

جنابمن دام اقبالہ

آج اتفاق سے آپکا اخبار محررہ ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۰۳ ہماری نظر سے گذرا۔ جناب مہدی الزمان حضرت مرزا صاحب کی نسبت پیسہ وغیرہ اخبارون مین بہت شکایت آمیز مضمون ہماری نظر سے گذرے مگر البدر کے دیکھنے سے برعکس نہند نام زنگی کافور والا معاملہ جانتا ہون ازراہ کرم مرزا صاحب کے تاریخی حالات سے مشرح اور مفصل اطلاع بندہ کو دین۔ اگر فوٹو موجود ہو تو اس کے بھیجنے مین دریغ نہ فرمادین شاید کہ از مطالعہ اوصاف حمیدہ جناب ممدوح شوق ہدایت اس گنہ گار کو قادیان تک لے آوے اور مریدون اور خدمتگذارون مین داخل فرماوے دو تین پرچہ اخبار البدر بھی ارسال فرمائین شاید کہ طلب کیا جاوے۔ امید کرتا ہون کہ ملک سندھ مین خصوصاً اپنے دوستون مین حضرت کا حال مشتہر کرونگا۔

قاضی ۔ م ۔ ع

(عبارت چونکہ سندھی لہجہ کی تھی اسلئے اس کی کچھ اصلاح کی گئی ہے۔ ایڈیٹر)

فوٹو

حضرت اقدس امام الزمان عم کے کھڑے قد کی عکسی تصویر جس مین فوٹو گرافر نے اپنے فن کو عمدگی سے نبھاکر ہر ایک خط و خال کا پورا نقشہ لائیٹ اور شید کو مدنظر رکھکر دیا ہے جسکے عکس مین آپکا نام بھی جلی اور خوش نما خط سے لکھا ہوا ہے۔ فل سائز پر دفتر البدر مین عمدہ کارڈ پر موجود ہے۔ قیمت عہ +

ہمارے مکرم بھائی توجہ فرمادین

یتیم دعوت

حضرت خلیفۃ اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کی

مبارک پر اثر کتاب آریہ دھرم کے رد مین پچھلے دنون انگریزی مین ترجمہ ہو کر میگزین کے ذریعہ شایع ہوئی مزید اشاعت کی غرض سے مین نے اور بعض اور دوستون نے پسند کیا کہ میگزین کے علاوہ کچھ زاید نسخے چھپوائے جائین۔ اس پر ۲۰۰۰ کاپیان زائد چھپوائی گئین + فی کاپی ۳ قیمت ہے۔ اب ضرورت محسوس ہوئی ہے کہ حقانیت ممالک مین یہ رسالہ مفت ارسال کیا جاوے + لیکن اس کی لاگت کے وصول کا یہ طریق ہے کہ سرگرم اہل دل احباب سے کچھ برگزیدے حسب استطاعت کاپیان خرین اور روپیہ نقد مولوی محمد علی صاحب کے نام ارسال فرمادین۔ اور کوپن مین صاف تحریر کرین کہ کسقدر کاپیان ان کے نام سے تقسیم کیجائین۔ اس فعل جمیل سے کتابون کا روپیہ بھی وصول ہو جائیگا جو در حقیقت ناگہان میگزین فنڈ پر بار ہوا اور ہمارے مکرم احباب کو اشاعت حق کے ثواب کا عمدہ موقعہ بھی ملجائے گا۔ ہر شخص آٹھ آٹھ کاپیان خریدنے اور اسکے نام سے ارسال کرنے کی اجازت بخشے۔ والسلام

خاکسار عبد الکریم

کسی خوش نصیب کے لئے

دار الامان مین ایک احمدی اتالیق کی ضرورت

میرے بچے کے لیے جو فسٹ مڈل مین تعلیم پاتا ہے۔ ایک ایسے انٹرنس پاس کی ضرورت ہے جو بچون کی تعلیم و تربیت کیلئے خاص مذاق رکھتا ہو۔ اسکے سپرد ایک لڑکی کا قرآن شریف پڑھانا بھی ہوگا + بالفعل دو تین ماہ تک دار الامان مین رہنا ہوگا۔ بعد مین اگر وہ چاہینگے میرے ساتھ لاہور بھی جا سکتے ہین۔ تنخواہ دس روز کے ٹرائل پر ۱۲ سے ۱۵ روپیہ تک دیجائیگی درخواستین جلد سے جلد اور فوراً آنی چاہئین + المشتہر حکیم محمد حسین قریشی احمدی قادیان ضلع گورداسپور +

نظم

از منشی گلاب الدین رہتاسی

الحمد اللہ صدی چودھوین کا جاہ و جلال
رحمت حق سے ملا ہے اسے کیا فضل و کمال

جس مین مامور من اللہ ہوا اک بندۂ حق
تاکہ اسلام کی رونق کو کرے پھر وہ بحال

جس کے آنے کی خبر مخبر صادق نے تھی دی
آسمان پر سے اتر آیا وہ صاحب اقبال

قادیان جائے قیام اس کا غلام احمد نام
جھنڈے اسلام نے پھر جس کے سبب پر و بال

دین کی تجدید لگی ہونے بصد شوکت و شان
دیکھو جس شخص کو کرتا ہے یہی قیل و قال

بھوکے نورانی غذاؤن سے لگے ہونے سیر
پیاسے برکات کی بارش سے ہوئے مالا مال

شرک و بدعت کی سیاہی تو لگی ہونے دور
نظر آنے لگا توحید کا اب حسن و جمال

راز سربستہ بہت علم لدنی کے کھلے
دیکھ لی کشف و کرامات کی اک زندہ مثال

وحی و الہام کی ماہیتین روشن ہوئین آج
شب معراج کا عقدہ کھلا اور طور کا حال

کھلگیا آج کہ ہے معجزہ زندہ قرآن
سب جہان مان گیا سامنا اسکا ہے محال

ہر مخالف کا کٹا تیغ براہین سے سر
ہو گئے غیر مذاہب بھی بحجت پامال

پیشگوئیون کے کھلے بھید ولایت کے بھی راز
کھل گیا عیسئے مریم کا نزول اجلال

معنے اعجاز نبوت کے فرشتون کا نزول
قلب مومن پہ جو ہوتے ہین الٰہی افضال

حل ہوئے نکتے تصوف کے ولایت کے بھی بھید
مانا سبنے کہ نہین خارق عادت بھی محال

الغرض ہوگئے حل سینکڑون عقدے لاحل
دس جواب اس کو ملے جس نے کیا ایک سوال

منصفو غور کرو کیا ہے زمانہ الٹا
مہدی ہادی کو کہتے ہین کہ آیا دجال

مثل شیشے کے نبی اور ولی ہوتے ہین
نظر آتا ہے سدا شیشہ مین اپنا خط و خال

خود تو شپر کی طرح آنکھون سے معذور ہین اور
عیب سورج کو لگاتے ہین باین حسن و جمال

علم ظاہر تو ہے العلم حجاب الاکبر
علم باطن سے سدا پاتا ہے انسان کمال

موسے و خضر کے قصے کو کیا بھول گئے
کر دیا موسے کو حیران چلا خضر وہ چال

خضر کا پیچھا کئے جاؤ عقیدت سے گلاب
خیر و خوبی سے اگر چاہتے ہو حال و مآل

۱۶ لغایتہ ۲۷ اپریل ۱۹۰۳ء

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

جو طاعون کے ایام میں داخل بیعت ہوئے

نمبر	نام	گاؤں	ضلع	نمبر	نام	گاؤں	ضلع	نمبر	نام	گاؤں	ضلع
۴۴۶	شتاب ولد فتح الدین	خانپور	پٹیالہ	۴۸۱	بھاگ بی بی زوجہ امیر الدین	کوٹڑہ	جھنگ	۵۱۸	محمد عالم ولد نظام الدین	سعد اللہ پور	گجرات
۴۴۷	امام الدین ”	”	”	۴۸۲	فاطمہ زوجہ محمد ولد احمد	”	”	۵۱۹	فضل احمد ولد ”	”	”
۴۴۸	یوسف ولد بھولا	”	”	۴۸۳	فتح بی بی زوجہ ولیداد	”	”	۵۲۰	اہلیہ نظام الدین	”	”
۴۴۹	بی بی حلیمان زوجہ یوسف	”	”	۴۸۴	برخوردار ولد احمد	”	”	۵۲۱	فضل بی بی زوجہ امام الدین	”	”
۴۵۰	ابن یوسف	”	”	۴۸۵	محمد ولد برخوردار	”	”	۵۲۲	امام الدین ولد چراغ دین	بھینی	لاہور
۴۵۱	” ”	”	”	۴۸۶	اللہ دیا ولد برخوردار	”	”	۵۲۳	حسن بی بی ولد امام الدین	”	”
۴۵۲	” ”	”	”	۴۸۷	بخت بی بی زوجہ برخوردار	”	”	۵۲۴	حسن دین ولد ”	”	”
۴۵۳	اعظم ولد بھولا	”	”	۴۸۸	علی محمد ولد جوایا	”	”	۵۲۵	مہر الدین ولد اللہ بخش	”	”
۴۵۴	بوڑا	”	”	۴۸۹	ستلی ولد ”	”	”	۵۲۶	مہر بی بی ولد اللہ بخش	”	”
۴۵۵	بی بی بنون والدہ بوڑا	”	”	۴۹۰	مراد ولد ”	”	”	۵۲۷	نبی بخش ولد محمد بخش	چک کلاں	”
۴۵۶	زوجہ بوڑا	”	”	۴۹۱	مراد ولد فتو	”	”	۵۲۸	محمد بخش ولد کرم الدین	”	”
۴۵۷	مولا بخش ولد شادی	”	”	۴۹۲	ولیداد ولد مراد	”	”	۵۲۹	احمد دین ولد محمد بخش	”	”
۴۵۸	زوجہ شادی	”	”	۴۹۳	محمد ولد عالم	”	”	۵۳۰	سلطان احمد صاحب	محلہ ستہاں	لاہور
۴۵۹	زوجہ مولا بخش	”	”	۴۹۴	احمد ولد ”	”	”	۵۳۱	محمد دین صاحب قریشی	”	”
۴۶۰	ابن مولا بخش	”	”	۴۹۵	ولیداد ”	”	”	۵۳۲	سید بیگم	”	”
۴۶۱	” ”	”	”	۴۹۶	محمد یار ولد جوایا	”	”	۵۳۳	محمد اشرف	”	”
۴۶۲	دختر ”	”	”	۴۹۷	احمد یار ”	”	”	۵۳۴	امینہ بی بی	”	”
۴۶۳	عبدالرحمن ولد مولا بخش	ٹاٹون	برتہما	۴۹۸	مراد ولد غلام	”	”	۵۳۵	فضل النسا اہلیہ مرزا فتح بیگ صاحب	پٹی	”
۴۶۴	کاکا نمبردار	کاکووال	لودہانہ	۴۹۹	بی بی بھاگ بھری زوجہ مراد	”	”	۵۳۶	حافظ محمد یسین صاحب ولد چراغ دین	بھیرہ	شاہپور
۴۶۵	امام الدین صاحب	باغبانپورہ	لاہور	۵۰۰	محمد کھرل ولد بہلول	”	”	۵۳۷	مولوی سید محمد محبوب صاحب	جھنگ	جھنگ
۴۶۶	غلام محی الدین مارکر	فتووال	گورداسپور	۵۰۱	احمد ولد زیادہ	”	”	۵۳۸	صوبا صاحب	موریدروال	لاہور
۴۶۷	منشی الہ دین صاحب	رندہیر	گجرات	۵۰۲	مولوی مولا بخش صاحب	”	”	۵۳۹	اہلیہ صوبا صاحب	”	”
۴۶۸	شریف اللہ خانصاحب	پشاور	پشاور	۵۰۳	محمد الدین ولد پیر محمد	”	”	۵۴۰	اطفال صوبا ”	”	”
۴۶۹	رحمت اللہ خانصاحب	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۵۰۴	اسماعیل ولد مولا بخش	”	”	۵۴۱	محمد الدین صاحب	شاہدرہ	لاہور
۴۷۰	غلام محمد ولد صاحب دین	کوٹڑہ	جھنگ	۵۰۵	ابراہیم ولد ”	”	”	۵۴۲	جیون ولد شمس الدین صاحب	سیالکوٹ	سیالکوٹ
۴۷۱	محمد ولد ”	”	”	۵۰۶	مساۃ ست بھرائی والدہ امیر دین	”	”	۵۴۳	چوہدری غلام حیدر خان ولد حسن بخش	بدوملی	”
۴۷۲	صاحب بی بی زوجہ صاحب دین	”	”	۵۰۷	نور محمد صاحب	”	”	۵۴۴	محمد علی صاحب	انبالہ	انبالہ
۴۷۳	عالم خاتون ولد عالم	”	”	۵۰۸	میاں محمد حسین ولد علی محمد	سعد اللہ پور	گجرات	۵۴۵	مساۃ بخت بھری-	بستی	جھنگ
۴۷۴	بختاور زوجہ مراد	”	”	۵۰۹	میاں علی محمد ولد کرم الٰہی	”	”	۵۴۶	وزیر محمد گلگو	گنج	لاہور
۴۷۵	مراد ولد سمائل	”	”	۵۱۰	اللہ جوایا ولد فتح دین	”	”	۵۴۷	محمد حیات صاحب- بہٹری	شاہ رحمن	گوجرانوالہ
۴۷۶	ولی ولد مراد	”	”	۵۱۱	گل محمد ولد اللہ جوایا	”	”	۵۴۸	اللہ دیا ولد وزیر	کلیر	انبالہ
۴۷۷	ولیداد ولد امیر دین	”	”	۵۱۲	امام الدین نواسہ اللہ جوایا	”	”	۵۴۹	قطب الدین ولد حاکو	رام گڑھ	جالندھر
۴۷۸	ستلی ولد مراد	”	”	۵۱۳	جوائی زوجہ اللہ جوایا	”	”	۵۵۰	سید احمد ولد عبداللہ	فیروزوال	گوجرانوالہ
۴۷۹	احمد ولد مراد	”	”	۵۱۴	امام بی بی زوجہ جمال دین	”	”	۵۵۱	مولاداد صاحب	”	”
۴۸۰	بخشی ولد ”	”	”	۵۱۵	کرم دین ولد علم دین	”	”	۵۵۲	احمد خانصاحب	”	”
				۵۱۶	امام الدین ولد فضل الدین	”	”	۵۵۳	علی محمد صاحب	”	”
				۵۱۷	غلام محمد ولد نظام الدین	”	”	۵۵۴	فتح محمد صاحب	”	”

مطبع انوار الاسلام میں باہتمام منشی محمد افضل پروپرائیٹر چھپکر شایع ہوا

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

۵-جون ۱۹۰۳ء

الحمدللہ کہ حضرت اقدس کی طبیعت تندرست رہی اور آپ نے کل نمازین باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

مومن آخرت کو لازم رکھتا ہے

ایک رکعت مین قرآن ختم کرنا ذکر ہوا کہ ایک رکعت مین بعض لوگ قرآن کو ختم کرنا کمالات مین تصور کرتے ہین۔ اور ایسے حافظون اور قاریون کو اس امر کا بڑا فخر ہوتا ہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ گناہ ہے اور ان لوگون کی لاف زنی ہے جیسے دنیا کے پیشہ والے اپنے پیشہ پر فخر کرتے ہین ویسے ہی یہ بھی کرتے ہین۔ آنحضرت نے اس طریق کو اختیار نہ کیا حالانکہ اگر آپ چاہتے تو کر سکتے تھے مگر آپ نے چھوٹی چھوٹی سورتون پر اکتفا کی +

انعامات کی ام پھر فرمایا کہ ہر ایک شے کی ایک ام ہوتی ہے مین نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ کے جو انعامات ہین ان کی ام کیا ہے خدا تعالیٰ نے میرے دل مین ڈالا کہ ان کی ام ادعونی استجب لکم ہے کوئی انسان بدی سے بچ نہین سکتا جب تک خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو پس ادعونی استجب لکم فرما کر یہ جتلا دیا کہ عاصم وہی ہے اسی کی طرف تم کو رجوع کرو +

استغفار گناہ جو انسان سے صادر ہوتا ہے اگر انسان یقین سے توبہ کرے تو خدا بخشدیتا ہے۔ پیغمبر خدا جو ستر بار استغفار کرتے تھے حالانکہ ایک دفعہ کے استغفار سے گذشتہ گناہ معاف ہو سکتے تھے پس اس سے ثابت ہے کہ استغفار کے یہ معنے ہین کہ خدا آیندہ ہر ایک غفلت اور گناہ کو دبائے رکھے اس کا صدور بالکل نہ ہو۔ فلا تزکوا انفسکم سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ معصوم اور محفوظ ہونا تمہارا کام نہین ہے خدا کا ہے ہر ایک نور اور طاقت آسمان سے ہی آتی ہے +

۶-جون ۱۹۰۳ء

آج کی تاریخ مین سوائے ایک دو کلمات کے اور کوئی ذکر قابل نوٹ نہین ہے اور حضرت اقدس کی طبیعت بخیر و عافیت رہی +

پاس اور فیل ڈاکٹری کے امتحان کا ذکر تھا اس پر فرمایا کہ پاس کے خیال مین مستغرق ہو کر اپنی صحت کو خراب کر لینا ایک مکروہ خیال ہے اول زمانہ کے لوگ علم اسلئے حاصل کرتے تھے کہ توکل اور رضاء الہی حاصل ہو۔ اور طبابت تو ایسا فن ہے کہ اس مین پاس کی ضرورت ہی کیا ہے جب ایک طبیب شہرت پا جاتا ہے تو خواہ فیل ہو مگر لوگ اس کی طرف رجوع کرتے ہین تحصیل دین کے بعد طبابت کا پیشہ بہت عمدہ ہے +

۷-جون ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

ایک شخص نے حضرت اقدس کی بیعت کی نسبت کچھ بشارات خدا تعالیٰ سے پائی تھین وہ حضرت اقدس کی خدمت مین تحریر کر کے روانہ کی تھین۔ حضرت اقدس نے ان کو سن کر فرمایا کہ جو لوگ فطری امور کی استعداد نہین رکھتے اللہ تعالیٰ ان کو بذریعہ رویا کے سمجھا دیتا ہے + آنحضرت کے معجزات مین سے بھی یہ بات تھی کہ لوگ رویا دیکھتے اور بعض وہ تھے جو کہ آپ کے جود و سخا کو دیکھکر ایمان لائے۔ اور پھر آپنے سب کو ایک ہی راہ سے گذرانا یہ ایک مشکل کام ہے کہ ہر ایک کی رعایت بھی مدنظر رہے اور پھر ایک ہی راہ سے سب کو گذارا جاوے۔ آپ پر ایمان لانیکے مختلف طریق تھے بعض اخلاق دیکھ کر ایمان لائے تھے

غرضیکہ آدم سے لیکر آنحضرت تک جس قدر طریق جمع ہو سکتے تھے وہ سب آپ مین جمع تھے یہ بھی ایک مجموعہ جمع کرنے کے قابل ہے کہ اسلام مین داخل ہونیکے طریق کیا کیا تھے +

آنحضرت کے آثار مین سے ایک توجہ کا بھی حصہ ہے کہ جو لوگ قسی القلب تھے وہ بھی کھیچے چلے آتے تھے- ایک دفعہ ایک بادشاہ ثمامہ کو باندھا گیا- آپ اس کے حالات ہر روز دریافت کرتے چنانچہ چند روز کے بعد حکم دیا کہ اُسے چھوڑ دیا جاوے پھر اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلے کہ پہلے دنیا کے تمام نامون سے تیرا نام مجھے بہت برا معلوم ہوتا تھا اور آج وہی نام سب سے پیارا ہے اور اس شہر سے مجھے بہت نفرت ہوتی تھی لیکن اب اس شہر کو محبت اور پیار کی جگہ دیکھتا ہون تو یہ آنحضرت صلعم کی توجہ ہی تھی جس سے باطنی چرک و میل دور ہوتی تھی- اس کو بہ نظر استخفاف نہ دیکھنا چاہیئے- توجہ مین بھی ایک قوت قدسیہ اور تاثیر ہوتی ہے- صحابہ کرام کے حالات کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ انہون نے نہ گرمی دیکھی نہ سردی اپنی زندگی کو تباہ کر دیا نہ عزت کی پرواکی نہ جان کی بکری کی طرح ذبح ہوتے رہے + اس طرح کی نظیر پیش کرنی آسان نہین ہے- اس جماعت کے اخلاص کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہے کہ جان دیکر اخلاص ثابت کیا- ان کے نفس بالکل دنیا سے خالی ہو گئے تھے جیسے کوئی ٹوپی پہن کر اسفر کیلئے تیار ہوتا ہے ویسے ہی وہ لوگ دنیا کو چھوڑ کر آخرت کے واسطے تیار رہتے +

لوگون کے کامون مین بہت حصہ دنیا کا ہوتا ہے اور اس فکر مین ہوتے ہین کہ یہ کر دو وہ کر دو اور وقت موعود آپہونچتا ہے- خدا ایسا نہین کہ کسی کو ضایع کرے- یہ اعتراض کہ ہمارے املاک تباہ ہو جاوینگے غلط ہے- آنحضرت کے زمانہ مین ابوبکر وغیرہ کے املاک ہی کیا تھے ایک ایک دو دو سو یا کچھ زیادہ روپیہ کسی کے پاس ہوگا- مگر اس کا اجر ان کو یہ ملا کہ خدا نے بادشاہ کر دیا اور قیصر و کسریٰ کے وارث ہو گئے- مگر خدا کی غیرت یہ نہین چاہتی کہ کچھ حصہ خدا کا ہو اور کچھ شیطان کا اور توحید کی حقیقت بھی یہی ہے کہ غیر از خدا کا کچھ بھی حصہ نہ ہو- توحید کا اختیار کرنا تو ایک مرنا ہے- لیکن اصل مین یہ مرنا ہی زندہ ہونا ہے مومن جب توبہ کرتا ہے اور نفس کو پاک صاف کرتا ہے تو خوف ہوتا ہے کہ مین تو جہنم مین جا رہا ہون کیونکہ تکالیف کا سامنا ہوتا ہے مگر خدا تعالے اسے ہر طرح سے محفوظ رکھتا ہے- یہ موت مختلف طریق سے مومنون پر وارد ہوتی ہے- کسی کو لڑائی سے کسی کو کسی طرح سے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے جنگ نہ کی تو آپ کو لڑکے کی قربانی کرنی پڑی- یہ بات قابل افسوس ہے کہ خدا پر امید رکھے- اور ایک اور بھی حصہ دار ہو قرآنمین بھی لکھا ہے کہ حصے سے خدا راضی نہین ہوتا بلکہ فرماتا ہے کہ حصہ داری سے جو حصہ انہون نے خدا کا کیا ہوتا ہے وہ بھی خدا اُنہی کا کر دیتا ہے- کیونکہ غیرت احدیت حصہ داری کو پسند نہین کرتی یہی وجہ ہے کہ انبیاء باوجود غریب یتیم اور بیکس اور بلا اسباب ہونے کے اور پھر بموجب قانون دنیا کے بے ہنر ہونیکے آگے سے آگے قدم بڑھاتے ہین اور یہ سب سے پہلا ثبوت خدا کی خدائی کا ہے اسی لئے اُنکے مخالف حیران ہو جاتے ہین کبھی کچھ کہتے ہین کبھی کچھ جو شخص بڑا جاہل اور ان کے تقدس سے بے خبر ہوتا ہے وہ بھی کم از کم ان کی دانائی کا قائل ہوتا ہے- جیسے عیسائی لوگ آنحضرت کی پیشگوئیان پوری ہوئی دیکھکر کہتے ہین کہ وہ بہت دانا آدمی تھا +

طاعون | طاعون کے علاج کی نسبت

فرمایا کہ بجز اس کے کہ توبہ ہو اور سب تجاویز جو اس کے علاج کے لئے سوچی جاوین خدا کے ساتھ مقابلہ ہے- کوئی تجویز ہونا کافی ہے جبتک خدا سے صلح نہ ہو +

۸- جون ۱۹۰۳ء تا ۱۰ جون تک

کوئی ذکر قابل اطلاع ناظرین نہین ہے- حضرت اقدس ع بفضل خدا ہر ایک نماز مین شامل ہوتے رہے +

---

۱۱ و ۱۲ جون ۱۹۰۳ء

ان تاریخون مین حضرت اقدس ع کی طبیعت بفضل خدا تندرست رہی اور آپ برابر نماز پنجگانہ کو باجماعت مین شامل ہوتے رہے- جمعہ آپ نے مسجد خورد مین ادا کیا +

۱۱- قبل از عشاء

فرمایا کہ درحقیقت خدا تعالے نے تنگی کسی بات مین نہین رکھی جو بندہ پابندہ ہوتا ہے +

فرمایا کہ دو شخص برابر نہین ہو سکتے- ایک وہ جو حقیقت پر پہونچتا ہے اور ایک وہ جو معرفت تک- جیسے رویت اور سماع برابر نہین ہو سکتے ویسے ہی یہ بھی برابر نہین ہے- جو عارف ہے اور نمونہ قدرت دیکھ چکا ہے اور ایک دوسرا جس کے پاس کوئی نظیر نہین کہ جسے پیش کر سکے صرف ظنی امور پاس ہین وہ کیسے برابر ہون +

ایک ہندو کا ذکر ہوا کہ وہ کہتا ہے کہ سب مذہب نجات یافتہ ہین اور آپ مسیح بھی سچے ہین وہ اپنے خیال کی تائید مین یہ شعر پیش کرتا ہے- ؎

ذات پات نہ پوچھے کو
جو ہر کو بھجے سو ہر کا ہو

فرمایا یہ بات تو ٹھیک ہے کہ جو خدا کی عبادت اور اطاعت کرے وہی اسکا ہو سکتا ہے مگر اس بات کا تو پتہ ہونا چاہیئے کہ آیا خدا کو پوج رہا ہے یا شیطان کو کیا وہ کسی اور کا پجاری ہو کر خدا کا ہو سکتا ہے + اس لئے اول خدا کی صفات کا علم ہونا ضروری ہے +

۱۲- قبل از عشاء

سوال- ایک صاحب نے سوال کیا کہ توریت مین حکم تھا کہ کوئی نفس بلا کسی نفس کے بدلہ قتل نہ کیا جاوے تو پھر خضر ع نے کیون اس جان کو قتل کیا اور موسے ع نے جو اُس پر سوال کیا تو اسے کیون خلاف ادب جانا گیا موسے ع نے توریت کے رو سے سوال کیا تھا +

جواب- فرمایا **من قتل نفس بغیر نفس** کے ساتھ آگے **او فساد فی الارض** بھی لکھا ہے فساد کا لفظ وسیع ہے جو شے کسی زمانہ مین فساد کا موجب ہو سکتی ہے وہ آیندہ زمانہ مین قتل نفس کا..... موجب بھی ہو سکتی ہے- حشرات الارض کو ہم دیکھتے ہین کہ سیکڑون ہزارون روز مارے جاتے ہین اس لئے کہ وہ کسی کی ایذا کا موجب نہ ہون- چنانچہ لکھا ہے کہ قتل الموذی قبل الایذا تو ہر ایک موذی شئے کا قتل اُسکے ایذا کے دینے سے قبل جائز ہوتا ہے حالانکہ اس موذی نے ابھی کوئی قتل وغیرہ کیا نہین ہوتا- شریعت اور الہامی اور کشفی امور الگ الگ ہین اس لئے ان کو شریعت کے ظاہری الفاظ کے تابع نہ کرنا چاہیئے- وحی الٰہی کا معاملہ ہی اور ہوتا ہے- اس کی ایک دو نظیر ہی نہین بلکہ ہزارہا نظائر ہین بعض وقت ایک ملہم کو الہام کے رو سے ایسے احکام بتلائے جاتے ہین کہ شریعت کے رو سے ان کی بجا آوری درست نہین ہوتی مگر جسے بتلائے جاتے ہین اسے ان کا بجا لانا فرض ہوتا ہے اور عدم بجا آوری مین اسے موت نظر آتی ہے اور سخت گناہ ہوتا ہے حالانکہ شریعت اسے گناہ قرار ہی نہین دیتی- یہ تمام باتین من لدنا علما

کے تحت مین ہوتی ہین - ایک جاہل تو ان کو شریعت کے مخالف قرار دے گا اور اعتراض کرے گا مگر وہ اس کی بیوقوفی ہو گی وہ بھی اصل مین ایک شریعت ہی ہے جب سے دنیا چلی آئی ہے یہ دونون باتین ساتھ ساتھ چلی آتی ہین یعنے ایک تو ظاہر شریعت جو کہ دنیا کے امور کے واسطے ہوتی ہے اور ایک وہ امور جو کہ از روئے کشف و الہام کے ایک مامور پر نازل ہوتے ہین اور اسے حکم ہوتا ہے کہ یہ کرو - بظاہر گو وہ شریعت کے مخالف ہو مگر اصل مین بالکل مخالف نہین ہوتا - مثلاً دیکھو کہ از روئے شریعت کے تو دیدہ دانستہ اپنی جان کو ہلاکت مین ڈالنا منع ہے ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ - مگر ایک شخص کو حکم ہوتا ہے کہ تو دریا مین جا اور چیر کر نکل جا تو کیا وہ اس کی نافرمانی کریگا بھلا بتلاؤ تو سہی کہ حضرت ابراہیم ع کا عمل کہ بیٹے کو ذبح کرنے لگ گئے ع ص م مگر وہ ایسا عمل تھا کہ ان کے قلب نے اسے قبول کر کے تعمیل کی پھر دیکھو موسے ع کی مان تو نبی بھی نہ تھی مگر اس نے خواب کے روسے موسے ع کو دریا مین ڈالدیا شریعت کب اجازت دیتی ہے کہ اس طرح ایک بچہ کو پانی مین پھینکدیا جاوے - بعض امور نبوت ... ہوتے ہین اور وہ اہل حق سمجھتے ہین جو کہ خاص نسبت خدا تعالےٰ سے رکھتے ہین اور وہی ان کو بجالاتے ہین ورنہ اس طرح تو خدا پر اعتراض ہوتا ہے کہ وہ لغو امور کا حکم کرتا ہے حالانکہ خدا کی ذات اس سے پاک ہے اسکا ستر وہی جانتے ہین جو خدا سے خاص تعلق رکھتے ہین ایسے امور مین جلد بازی سے کام نہ لینا چاہیئے - خدا تعالےٰ نے یہ قصے اس لئے درج کئے ہین کہ انسان ادب سیکھے ایک مرید کا ادب اپنے مرشد کے ساتھ یہ بھی ہے کہ اس پر اعتراض نہ کیا جاوے اور اسکے افعال و اعمال پر اعتراض کرنے مین مستعجل نہ ہو جو علم خدا نے اسے (مرشد کو) دیا ہوتا ہے اسکے دوسرے خبر ہی نہین ہوتی ورنہ اس طرح کی مخالفت کرنے سے کہین سلب ایمان کی نوبت نہ آجاوے شریعت کا ایک رنگ ظاہر پرست اور ایک محبت الٰہیہ پر ہے کہ جنسے خدا کے خاص تعلق ہوتے ہین ان پر کشف ہوتے ہین ایسے امور ان سے صادر ہوتے ہین کہ لوگونکو اعتراض کا موقعہ ملتا ہے موسے ع پر اعتراض کیا کہ جبشن کیون کی آخر اس حرکت سے خدا کا غضب ان پر شروع ہوا اور جذام کے آثار نمودار ہوئے دوسرے گناہون مین تو عذاب دیر سے آتا ہے مگر ان مین فوراً شروع ہو جاتا ہے -

سائل نے عرض کی کہ موسے ع نے پھر کیون جرأت کی حالانکہ وہ نبی تھے +

فرمایا کہ اسی لئے تو یہ قصہ لکھا ہے کہ وہ نبی تھا اور

ع کونسا شریعت کے مطابق تھا کیا یہ کہین شریعت مین لکھا ہے کہ خواب آوے تو سچ مچ بیٹے کو اٹھکر ذبح کرنے لگ جاوے ص م

تم تو امتی ہو تم کو تو اور بھی ڈر کر قدم رکھنا چاہیئے - یہ اس طرح کے امور ہوتے ہین کہ ظاہری شریعت کو منسوخ کر دیتے ہین - مولانا روم نے ایسی ہی ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک طبیب نے ایک کنیز کو ایسے طریق سے ہلاک کر دیا کہ پتہ نہ لگا .... مسہل وغیرہ ایسی ادویہ دیتا رہا کہ وہ کمزور ہو ہو کر مر گئی تو پھر اس پر لکھا ہے کہ اسپر قتل کا جرم نہ ہو گا کیونکہ وہ تو مامور تھا - اس نے اپنے نفس سے اسے قتل نہین کیا بلکہ امر سے کیا اسی طرح ملک الموت جو خدا جانے کسقدر جانین روز ہلاک کرتا ہے کیا اسپر مقدمہ ہو سکتا ہے وہ تو مامور ہے اسی طرح ابدال بھی ملائکہ کے رنگ مین ہوتے ہین خدا ان سے کئی خدمات لیتا ہے - پیمانہ شریعت سے ہر ایک امر کو ناپنا غلطی ہوتی ہے +

بقیہ کارروائی افتتاحی جلسہ

تعلیم الاسلام کالج قادیان متعلقہ

مورخہ ۲۸ - مئی سنہ ۱۹۰۳ء

تقریر دلپذیر حضرت حکیم نور الدین صاحب سلمہ الرحمٰن

پیشتر اس کے کہ ہم یہ تقریر درج کرین اول یہ بیان کر دینا ضروری ہے کہ تعلیم الاسلام کالج اور بورڈنگ کے درمیان جو میدان ہے اس مین اس جلسہ کا انتظام ہوا تھا شمالی جانب ایک چبوترہ بنا کر اسپر اراکین مدرسہ و دیگر معزز احباب کیخاطر کرسیان رکھی گئی تھین جنوبی جانب اس چبوترہ کے ایک بڑی میز تھی جس پر دہنی طرف قرآن کریم اور بائین طرف کرۂ ارض رکھا ہوا تھا - میدان کی دھوپ سے حفاظت کے واسطے ایک سائبان لگایا گیا تھا - اور میز کے بالمقابل ایک لمبا ستون تھا + اس نظارہ کو ذہن مین جما کر آپ اس ذیل کی تقریر کو مطالعہ فرماوین +

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ +

امابعد ہم تو ہر روز تم کو وعظ سناتے ہین اور سارا دن اسی مین صرف ہو جاتا ہے - قرآن شریف کا وعظ بھی خدا کے فضل سے مستقل طور پر جاری ہے - مگر اسوقت خصوصیت سے مجھے ارشاد ملا ہے کہ کچھ سناؤن تمہید کی ضرورت نہین ہے اسوقت یہ نظارہ سامنے موجود ہے - ایک طرف قرآن شریف اور دوسری طرف کرۂ ارض پڑا ہوا ہے پھر اوپر سائبان ہے - اور ایک طرف وہ لمبی لکڑی ہے - یہی مضمون کافی ہے - انسان کو خدا نے بنایا ہے اور اسکے اندر اس قسم کی اشیاء رکھی ہین کہ اگر ان سب کا نشوونما نہ ہو تو پھر وہ انسان انسان نہین رہتا ایک ذلیل مخلوق ہو جاتا ہے - لیکن اگر ان خدا کی عطا کردہ قوتون کا عمدہ نشوونما ہو تو وہی انسان خدا کا مقرب بن سکتا ہے اور اسکے یہی ذرائع ہین جو تمہارے سامنے ہین (قرآن کیطرف اشارہ کر کے) یہ پاک کتاب جب نازل ہوئی اسوقت ساری دنیا مین اندھیر تھا - عرب خصوصیت سے ایسی حالت مین تھا کہ کل دنیا کا رو براست ہو جانا آسان مگر اس کا سدھرنا مشکل سمجھا جاتا تھا - یرمیا نبی کے نوحہ مین یہ ایک فقرہ موجود ہے جس مین وہ اپنی قوم کو نصیحت کرتا ہے کہ تم نے سچے خدا کو چھوڑ دیا - دیکھو تمہارے پاس عرب موجود ہین وہ جھوٹے خداؤن کو نہین چھوڑ سکتے لیکن یہ ایک کتاب ہے جس نے ان عربون کو ایسا بنایا اور وہ عزت دی کہ وہ دنیا کے ہادی مصلح - نور - اور ہدایت بن گئے اسکا ذریعہ صرف قرآن کریم ہی تھا جو ان کے واسطے شفا - نور - اور رحمت ہوا +

قرآن کریم کا دائین جانب ہونا تمہارے لیے خوش قسمتی کی فال ہے اور یہ وہی کتاب ہے جو کہ دائین جانب ہونی چاہیئے اس سے یہ تفاؤل ہے کہ تمہارے دائین ہاتھ مین ہو (کرۂ ارض کیطرف اشارہ کر کے) دوسری طرف یہ ہے جسپر زندگی چل رہی ہے - کتاب اللہ مین بھی اس کی ترتیب اسی طرح ہے کہ اول آسمان کا ذکر ہے تو پھر زمین کا موجودہ ضرورت کے لحاظ سے تمکو اس قرب الٰہی کے حاصل کرنے کی ضرورت ہے - جس سے عرب کی نابود ہستی بود ہو کر نظر آئی وہ ذریعہ قرآن کریم ہے کہ جس سے اس کرہ پر ان کو حکمرانی حاصل ہوئی تھی - اسوقت اسکے بڑے حصہ ایشیا اور افریقہ اور یورپ ہی تھے جنکو مخلوق جانتی تھی اور اس قرآن کی بدولت ان معلوم حصص پر ان کی حکمرانی ہوئی مگر اس کے

ساتھ ہی اصلی جڑ فضل الہی کا سائبان بھی ان پر تھا - ورنہ قرآن تو وہی موجود ہے اور اسوقت اہل اسلام کی تعداد بھی اُس وقت سے اضعاف مضاعفہ ہے - آنحضرت صلعم کے زمانہ میں پڑھے لکھون کی تعداد ۱۳۵ سے زیادہ ہرگز نہ تھی - خطرناک قوم کے مقابلہ پر سخت جنگ کیحالت مین ۳۱۳ سے زیادہ سپاہی نہ تھے - غزوہ خندق مین ۶۰۰ تھے اب باوجود اس کے کہ اسوقت سے بہت بہت زیادہ تعداد موجود ہے مگر وہ بات نہین ہے نہ وہ عزت نہ آبرو نہ اندرونی خوشی نہ بیرونی تو اس بات کی جڑ یہ ہر کہ اس زمانہ مین جسوقت فرمان نازل ہوا اس کی قدر کی گئی اسکو دستور العمل بنایا گیا - نتیجہ یہ ہوا کہ اہل عرب جو اول کچھہ نہ تھے پھر سب کچھ بن گئے - قرآن شریف کے ابتدائی الفاظ مین لکھا ہے - ذالک الکتاب لاریب فیہ نبی کریم صلعم نے اس کتاب کا ادب اس طرح سے کیا کہ آپ کے زمانہ مین سوائے قرآن کے اور کوئی کتاب نہ لکھی گئی اسوقت بھی خوش قسمتی سے وہی کتاب موجود ہے اگر کوئی اور بھی اسوقت کی لکھی ہوئی ہوتی تو پھر یہ جوش نہ ہوتا یا خدا اور کوئی راہ کھولدیتا - غرضیکہ اس کتاب کی عزت سے فضل الہی کا وہ سایہ قایم ہوا - جیسے اسوقت تم لوگ آسائش سے بیٹھے ہو سائبان تمپر ہر - دھوپ کی تپش سے محفوظ ہو - اس طرح وہ لوگ جو کہ جنگلون مین اور دور دراز بلاد مین رہتے تھے وہ اسکے ذریعہ سے امن کی زندگی بسر کرنے لگے +

تمام ترقیون - عزت - اور حقیقی خوشی کی جڑ یہ کتاب ہے اور اسی کے ذریعہ سے ہم اس (کرۂ ارض) پر حکمرانی کرتے ہین اور اسی کے ذریعہ سے فضل الہی کا سایہ ہمپر پڑ سکتا ہے یہ نہ خیال کرو کہ ایرانی سلطنت ایسی راحت مین ہے ہرگز نہین - جس قدر وہ اس کتاب سے دور ہے اسی قدر اس مین گند ہر - مگر تم کو ان باتون کا علم نہین ہے - بڑے بڑے لایق - چالاک اور پھرتی سے بات کرنیوالون کے ساتھہ ناچیز کیحالت مین میرا مقابلہ ہوا ہے مگر اس قرآن کے ہتیار سے جب مین نے انسے بات کی ہے تو ان کے چہرون پر ہوائیان اڑنے لگ گئین ایک انسان جو کہ بیماریون مین مبتلا ہو بظاہر تم اسے خندہ اور خوش دیکھہ سکتے ہو مگر اندر سے دکھہ اسے ملامت کا نشانہ بنا رہے ہین یاد رکھو خوشی کا چشمہ قلب پھر عقل پھر حواس ہین اس کے بعد جسم مین خوشی ہوتی ہر مگر جو لوگ غمون مین مبتلا ہون ان کو حقیقی خوشی نہیں ہوا کرتی +

مین تم لوایک بچہ کا قصہ سناتا ہون کیونکہ تم بھی بچے ہو مگر وہ عمر مین تم سب سے چھوٹا تھا اسکا نام یوسف ع ہے جبکہ بھائیون نے اسے باپ سے مانگا اور چاہا کہ اسے باپ سے الگ کر دین اور جنگل مین جا کر ایک کنوئین مین اتار دیا اب تم سمجھ سکتے ہو کہ اس کی کیا عمر تھی اگرچہ وہ چھوٹا تھا اور ناواقف تھا مگر پھر بھی بچون کی طرح باپ سے الگ ہونے اور نکالے جانے کا اسے علم تھا اور یہ جانتا تھا کہ اس سے دکھہ ملتا ہر ذرا سوچو تو جب ایک بچہ کو اس کی مان سے الگ کیا جاتا ہے تو بچہ کا کیا حال ہوتا ہے پھر بچہ ہوے کے نام سے دب جاتے ہین سہم جاتے ہین اور اسکو وہ تاریک کنوان دکھایا گیا جس مین اسے اتارا گیا نہ اسوقت کوئی یار اور نہ آشنا نہ مان اور نہ باپ اگر ہوتے بھی تو اسے وہ بات نہ تبلا سکتے جو خدا نے بتائی اور ان کو کیا علم تھا کہ اسکا انجام کیا ہوگا - مگر خدا کا سایہ اسپر تھا اور خدا نے اسے تبلایا - لتنبئنھم بامرھم ھذا وھم لایشعرون - کہ اے یوسف ع دیکھ تجھے باپ سے الگ کیا تیری زمین سے تجھے الگ کیا اور اندھیرے کنوئین مین ڈالا مگر مین تیرے ساتھہ ہونگا اور اس علیحدگی کی تعبیر کو تو بھائیون کے سامنے بیان کریگا اور ان کو اس بات کا شعور نہین ہے - دیکھلو یہ باتین باپ نہین کر سکتا نہ وعدہ دیسکتا ہے کہ یون ہوگا - یا جاہ و جلال کیوقت تک یہ تندرستی بھی ہوگی - ایک باپ بچے سے پیار تو کر سکتا ہے مگر وہ اسکے آیندہ کیحالت کا کیا اندازہ لگا سکتا ہے ان باتون کو جمع کر کے دیکھو - اگر کوئی انسان تسلی دیتا تو بچہ کو پیار کرتا گلے مین ہاتھہ ڈالتا اور اسے کہتا کہ ہم جیجی دلونگی مگر خدا کی ذات کیا رحیم ہر وہ فرماتا ہر لتنبئنھم بامرھم ھذا ہم وہ عروج دینگے کہ تو ان احمقونکو اطلاع دیگا یہ حقیقت ہے اس سایہ کی جسے مین چاہتا ہون تمپر ہو - **علوم کی تحصیل آسان ہے مگر خدا کے فضل کے نیچے اسے تحصیل کرنا بہ مشکل ہے** - کالج کی اصل غرض یہی ہے کہ دینی اور دنیوی تربیت ہو مگر اول فضل کا سایہ ہو - پھر کتاب پھر دستور العمل ہو اسکے بعد دیکھو کہ کیا کامیابی ہوتی ہے - فضل الہی کے لئے پہلی بشارت پیارے عبد الکریم نے دی ہے وہ کیا ہے حضرت صاحب کی دعائین ہین مین ان دعاؤنکو کیا سمجھتا ہون یہ بہت بڑی بات ہے اور یقیناً تمہارے ادراک سے بالاتر ہوگی مگر مین کچھ تبلاتا ہون +

مخالفتو نسے انسان ناکامیاب ہوتا ہے - گھبراتا ہے - ایک لڑکا ماسٹر کی مخالفت کرے تو اسے مدرسہ چھوڑنا پڑتا ہے - جسقدر مہتمم مدرسہ کے ہین اگر وہ سب مخالفت مین آوین تو زندگی بسر کرنی مشکل ہو اگرچہ افسر بھی لڑکونکے محتاج ہین مگر ایک ذرا سے نکتہ سے اسے بورڈنگ مین رہنا مشکل ہو جاتا ہے - اب اسپر اندازہ کرو کہ ایک کی مخالفت انسان کو کیسے مشکلات مین ڈالتی ہے لیکن ہمارے امام کی ساری برادری مخالف ہے راتدن یہی تاک ہے کہ اسے دکھ پہونچے پھر گاؤن والے مخالف حالانکہ ان کو نفع پہونچتا ہے - مین نے ایک شریر سے پوچھا کہ اب مرزا صاحب کی طفیل تمہاری کتنی آمدنی ہو گئی ہے تو کہا کہ بتیس روپیہ ماہوار زیادہ ملتے ہین - علے ہذا القیاس ان گدھے والون اور مزدورون سب سے دریافت کرو تو یقین ہوگا کہ انکے واسطے ہمارا یہان رہنا کیسا بابرکت ہے مگر ان سب کے دلون مین ایک آگ بھی ہماری طرف سے ہے باوجود ہم سے متمتع ہونے کے پھر بھی ان کے اندر ایک کپکپی ہر کہ یہ یہان کیون آگئے - ابھی ایک مینار بن رہا ہے اگر کوئی میرے جیسا خلیق ہوتا تو راستہ کو توڑ کر مینار ایک کونے مین بناتا مگر اس مجسم رحم انسان (مرزا غلام احمد) نے اسے مسجد کے اندر بنایا کہ لوگونکو تکلیف نہ ہو ان لوگونکو غیرت نہین آتی کہ کیا ان دور دراز سے آنے والون کی عقل ماری گئی ہے کہ دوڑے چلے آرہے ہین یہ کہان کے فلاسفر ہوئے جو ایسی بات کرتے ہین کیا ان کے تجارب ہم سے زیادہ ہین یا معلومات مین ہم سے بڑھکر ہین شرم کے مارے کچھ جواب تو نہین دے سکتے یہ کہتے ہین کہ ان لوگون کی مت ماری گئی ہے کہ روپیہ اپنا کھاتے ہین اور یہان رہتے ہین یہ حال تو گاؤن کی مخالفت کا ہے - پھر سب مولوی مخالف گدی نشین مخالف - شیعہ مخالف - سنی مخالف - آریہ مخالف - مشنری مخالف - دہریون کا کوئی مذہب نہین ہوتا مگر وہ بھی مخالف اور نہایت خطرناک دشمن اس سلسلہ کے ہین ان تمام مشکلات کے مقابلہ مین دیکھو وہ (حضرت مرزا صاحب) کیسے کامیاب ہے کیا تمہارا دل نہین چاہتا کہ اسطرح کامیاب ہو یہان ہمارا رہنا تمہارا رہنا سب اسی کے نظارہ ہین کہ باوجود اسقدر مخالفت کے پھر پروانہ وار اسپر گرتے ہین - اس کا باعث یہی ہے کہ وہ کتاب اللہ کا سچا حامی ہے اور راتدن دعامین لگا ہوا ہے - اُس لڑکے سے بڑھکر کوئی خوش قسمت نہین ہر جسکے لئے یہ دعائین ہون - مگر ان باتونکو وہی سمجھتا ہے جس کی آنکھ بینا اور کان شنوا ہو +

(باقی وارد)

درس قرآن شریف

جزو ۵ - رکوع ۸

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۱ صفحہ ۱۶۵

آنحضرت صلعم کا لشکر محدود تھا اور عرب بے شمار مقابلہ پر تھے - اب بھی اس کی نظیر موجود ہے کہ حضرت مرزا صاحب اکیلے اور انکے مقابلہ پر بڑے بڑے ادیب شاعر اور عالم موجود ہین اور کوئی مقابلہ پر عربی کی کتاب نہین لکھ سکتا - پھر ایک بات یہ بھی بڑے مزے کی تھی کہ جب کوئی دشمن مقابلہ کے لئے جاتا اس کے بعد ہی جلد اسلام قبول کر لیتا اور وہ فوراً فوج کا سپہ سالار بنا دیا جاتا غرضیکہ نصرت اور تائید کے جو وعدے اللہ تعالےٰ کے آنحضرت اور مومنون کے ساتھ تھے ان مین بھی کوئی تخلف نہین ہوا اور یہ سب باتین قرآن کے منجانب اللہ ہونے پر دلالت کرتی ہین +

ردشیعہ | اس آیت سے بھی شیعونکے خیالات کی تردید ہوتی ہے - قرآن شریف تو فرماتا ہے کہ ہم نے سب مومنون کو بھائی بھائی بنا دیا - اور ان کے دلون مین کوئی کینہ اور حسد وغیرہ نہین ہے - پس اگر حضرت عمر رضہ اور علی رضہ مین اخلاص اتفاق اور باہمی محبت نہ تھی تو پھر تو قرآن کے خلاف ہوا مگر ان کا یہ خیال غلط ہے دیکھو حضرت عمر رضہ جب شام کو تشریف لیگئے تو حضرت علی رضہ کو اپنا خلیفہ کر گئے بقول شیعہ اگر علی رضہ حضرت عمر رضہ کو حق بجانب نہ جانتے تھے تو اب تو عنان حکومت ان کے ہاتھ مین تھی اپنا پورا تصرف کر لیتے لیکن ہم یہ تو نہین کہتے کہ وہ اتنی جرات کہان سے لاتے چونکہ وہ سب آپس مین بھائی بنا دئے گئے تھے اسلئے کوئی فساد کی بات نہ ہوئی اور نہ ان مین سے کسی کے دل مین دغا تھی غرضیکہ قرآن پر عمل درآمد کرنے والون مین بھی اختلاف نہین ہوا کرتا +

واذا جاءہم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منہم لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ لاتبعتم الشیطن الا قلیلا -

اور جب آتی ہے ان کے پاس کوئی بات امن کی یا خوف کی اس کو پھیلا دیتے ہین اور اچھا ہوتا اگر لے جاتے اس کو رسول کے پاس یا اپنے مین سے ان لوگونکے پاس جو بات سے بات نکالتے ہین اور اگر اللہ کا فضل تم پر نہ ہوتا تو تم سب شیطان کے مطیع ہو جاتے -

الا قلیلا - یہ محاورہ عرب ہے اس کے معنے ہوا کرتے ہین سب کے سب یعنے جسقدر ہون +

فقاتل فی سبیل اللہ لا تکلف الا نفسک وحرض المومنین عسے اللہ ان یکف باس الذین کفروا واللہ اشد باسا واشد تنکیلا +

من یشفع شفاعۃ حسنۃ یکن لہ نصیب منہا - ومن یشفع شفاعۃ سیئۃ یکن لہ کفل منہا وکان اللہ علےٰ کل شیئ مقیتا +

واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا او ردوہا ان اللہ کان علےٰ کل شیئ حسیبا +

پس مقابلہ کرو اللہ کی راہ مین - نہین تکلیف دیجاتی مگر تیری جان کو اور مومنون کو ترغیب دے - قریب ہے اللہ کہ روک دے کافرون کی جنگ - اللہ جنگ کرنے مین بہت سخت ہے اور وہ نکیل ڈالکر سیدھا کر دیتا ہے -

جو نیک بات کی سفارش کرے اسکے اجر مین اس کو بھی حصہ ملیگا اور جو بری بات کی سفارش کرے اسکے وبال مین وہ بھی شریک ہوگا اور اللہ ہر شے پر ضابط ہے -

جب تم کو کوئی دعا دے تو تم اسکے جواب مین اس سے بہتر دعا دو یا کم از کم اتنی ہی دو - اللہ تعالےٰ ہر ایک چیز کا حساب لینے والا ہے +

اللہ لا الہ الا ہو لیجمعنکم الےٰ یوم القیامۃ لا ریب فیہا ومن اصدق من اللہ حدیثا

اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہین ضرور ضرور وہ تم سب کو قیامت کے دن مین جمع کریگا اور اللہ سے بڑھکر کس کی بات سچی ہو سکتی ہے +

یہ بات انسان کی فطرت مین ہے کہ دوسرونکے سامنے ذلیل ہونا پسند نہین کرتا - چاہتا ہے کہ گھر مین شہر مین - ملک مین جہان ہو ہر جگہ اس کی عزت ہو اور کسی قسم کی ذلت اسے نہ پہونچے اس کے اس ص

ص فطری تقاضا کو پیش کر کے خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ قیامت کے دن تم سب کو ہم جمع کرینگے - جہان آدم سے لیکر قیامت تک کی ساری کی ساری مخلوق موجود

اصلاح مستورات

اسماء

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۱ صفحہ ۱۶۵

اسماء نے فرمایا اے بیٹا مجھے امید ہے کہ میرا صبر تیرے حق مین صبر جمیل ہوگا اگر تو میرے سامنے ہلاک ہوا تو میرے اجر کا باعث ہوگا اور اگر غالب ہوا تو مجھے مسرت ہوگی - اب بسم اللہ آگے بڑھو اور مآل کار دیکھو" اس کے بعد ابن زبیر نے ان سے دعائے خیر کی التجا کی اور پھر زرہ پہن کے رخصت ہونے آئے (آپ اسوقت نابینا تھین - جب رخصت کرنے کے لئے آپ نے عبد اللہ کو گلے ملایا تو ہاتھ نے زرہ کو محسوس کیا آپ نے فرمایا اے عبد اللہ جو لوگ شہادت کے مشتاق ہوتے ہین وہ زرہ جوشن کو بالائے طاق رکھدیتے ہین حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ مین نے محض آپ کے اطمینان کے لئے پہنی ہے - آپ نے فرمایا زرہ سے مجھے اطمینان نہ ہوگا - دامن کمر سے باندھو اور حملہ کرو آپ نے ایسا ہی کیا اور رجز پڑھتے ہوئے ایسے لڑے ایسے لڑے کہ شہید ہو گئے - حضرت عبد اللہ کی شہادت کے بعد حجاج نے کئی مرتبہ آپ کو بلایا لیکن آپ تشریف نہ لیگئین تیسری دفعہ جب آپ سے حجاج کی ملاقات ہوئی تو اس نے پوچھا کہ عبد اللہ پر جو مین نے یہ مصیبت ڈالی اس مین آپ نے مجھے کیسا پایا - آپ نے فرمایا کہ اے حجاج تو نے میرے بیٹے کی دنیا خراب کی اور اپنی آخرت خراب کی - مین نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے کہ ثقیفہ (حجاج کے قبیلہ کا نام ہے) ایک دروغگو اور غارتگر پیدا ہوگا +

حضرت اسماء اس واقعہ جانکاہ کے بعد بہت دن زندہ نہ رہین انہون نے ۷۳ھ مین ۱۰۰ برس کی عمر مین انتقال فرمایا +

اسلام مین عورتونکی حالت | ایک جرمن پروفیسر نے ان یورپین مصنفونکو تاریخی شہادتونکی بنا پر معقول جواب دیا ہے جو اسلام پر عورتونکو سخت حقیر سمجھنے کے متعلق الزام لگاتے ہین اس نے کئی عالم و فاضل اور عابد و زاہد اور شجاع اور دلیر مسلمان عورتون کا ذکر کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ جو منزلت اسلام نے عورتونکو ہر لحاظ سے دی ہے وہ بلا شبہ قابل رشک ہے - انشاء اللہ وہ مضمون عنقریب البدر کے کالمون مین درج کیا جاوے گا +

البدر

ڈاکٹر حکیم نور محمد صاحب - مالک کارخانہ ہمدم صحت لاہور منشی احمد الدین صاحب اپیل نویس گوجرانوالہ کی ضروری عرضداشت دربارہ توسیع اشاعت البدر مندرجہ صفحہ ۱۵۵ پڑھکر اس کے شکریہ مین ایک خریدار البدر کو اور ایک الحکم کو دیتے ہین یہ خریدار تو البدر کو اس مضمون کے شکریہ مین دیا گیا ہے مگر امید ہے کہ منشی صاحب کی درخواست کے مطابق ڈاکٹر صاحب اور دیگر احباب اول تو دس دس پانچ پانچ نہین تو دو دو اور کم از کم ایک ایک خریدار ضرور البدر کو پیشگی قیمت ادا کرنے والے دیوین گے +

منشی احمد دین صاحب کی یہ عرضداشت اپنے اندر ایک سر بھی رکھتی ہے اور وہ یہ ہے - کہ منشی صاحب اپنی وسیع حوصلگی سے وعدہ فرما چکے ہین کہ کم از کم پانصد خریدار البدر کو دین یہ وعدہ ابتدائے دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء مین ہوا اور الحمد للہ کہ منشی صاحب بذات خود بھی اسے عملی طور پر بناتے مین ساعی رہے ہین اور اب اسی کے ایفا کرنے مین زیادہ سہولت اور دیگر احمدی احباب کو مستحق ثواب کرنے کی غرض سے یہ عرضداشت لکھدی ہے تاکہ وہ موعود نمبر پورا کر دیا جاوے امید ہو کہ ہمارے بھائی منشی صاحب کی اعانت فرمانے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرینگے اور ان کو اس امر کا پاس ہوگا کہ ہمارے بھائی احمد دین کی قلم سے جو اقرار نکل چکا ہے وہ ضرور ایفا ہو جاوے اور اسی طرح کی پاسداری قومی - یکدلی - ہمدردی اور اخوت پر ایک بین ثبوت ہے - ساتھ ہی اپنے احباب کی توجہ مین اسطرف بھی دلانا چاہتا ہون کہ جیسے وہ البدر کی اشاعت مین ساعی ہون ویسے اس سلسلہ کی دیگر اخبارات اور رسائل وغیرہ کی اشاعت کو بھی ملحوظ رکھین مثلاً رسالہ ریویو آف ریلیجنز کہ جو امریکہ یورپ افریقہ وغیرہ تمام دنیا مین ایک صف شکن آلہ اپنی کارگذاری سے ثابت ہو رہا ہے اور عیسویت کے بت کو پاش پاش کر رہا ہے اس کی اشاعت مین کوشش کرنا بھی ایک بڑا فرض منصبی احمدی جماعت کا ہے +

ہر ایک احمدی ممبر کا فرض ہے کہ اپنی ذاتی ضروریات اور دیگر خویش واقارب کے حقوق کی ادائیگی پھر لنگرخانہ - مدرسہ - یتیم خانہ وغیرہ کے ضروریات کو مدنظر رکھتا ہوا ان اخبارون کو رسالون کی اشاعت اور خریداری مین ضرور حصہ لیوے کیونکہ یہ بھی ایک پہلو سے احمدی مشن تبلیغی حصہ کی خدمت کو پورا کر رہے ہین اور ہر ایک شخص اپنے حسب حال خواہ سارے اخبار اور رسائل خواہ رسالہ خواہ اخبار ضرور خریدے +

خریدارون کو ضروری اطلاع

اکثر خط اس مضمون کے آتے ہین کہ اگر کوئی نیا اشتہار وغیرہ ہو تو اسے اخبار کے ساتھ روانہ کر دو - ایسے اصحاب کو واضح ہو کہ جب تک کسی اشتہار پر ضمیمہ البدر نہ چھپا ہوا ہو تب تک اخبار کے ہمراہ روانہ کرنا ڈاک خانہ کے قانون کے خلاف ورزی ہے - اسی طرح کسی کتاب یا دیگر پیکٹ مین خط ڈالکر روانہ کرنا بھی خلاف قانون ہے اس سے احتراز چاہیئے +

طبی نوٹ

ہیضہ

آج کل اکثر جگہ ہیضہ کی شکایت سنی جاتی ہے اس لئے ہم حضرت حکیم الامت حکیم نورالدین صاحب کے مجربات جو اس مرض کی نسبت ہین درج اخبار کرتے ہین -

(۱) سلفورک ایسڈ ڈائلیوٹ کو کمزور کر کے متواتر ۱۰ سے ۳۰ بوند پلانا +

(۲) تخم پر مسٹرڈ (رائی) پلاسٹر اتنی دیر رکھنا کہ تخم سرخ ہو جاوے -

(۳) اگر پیشاب بند ہو تو گرم پلٹس کی ٹکور گردہ پر کرو اور رائی کا بلسٹر رکھو +

(۴) برف بہت کھلاؤ جسقدر مریض کھا سکے ایک دفعہ خود حکیم صاحب اس مرض مین مبتلا ہوئے تو یہی علاج کیا -

(۵) ایک شخص کو جنگل مین ہیضہ ہوا تو انہے یہ نسخہ دیا جس سے وہ شفایاب ہوا +
تخم مرچ سرخ - ہینگ - افیون - کافور

(۶) ایک گاؤن مین ہیضہ تھا - تو ذیل کے علاج سے ہزارون کی جان بچی -
گل آک (مدار) ناشگفتہ - سہاگہ کھیل شدہ - نمک سیاہ
.... ۱۲ ماشہ - ۵ ماشہ ۵ ماشہ
لونگ ۵ ماشہ مرچ سیاہ - ۵ ماشہ - گولی بقدر دو نخود نیم کی چھال کے جوشاندہ کے ساتھ گھنٹہ گھنٹہ بعد دی گئی -

(۷) لہسن کوٹ کر ہاتھ پاؤن کے ناخن پر لیپ کرنا -

(۸) مکی کے تکلے کے اندر کی سفیدی لیکر مرچ سیاہ دوگنا ملا کر حب بقدر دو سرخ بنا کر کھلانا -

(۹) [illegible] +

ہیضہ سے حفاظت

(۱) ان ایام مین پیٹ بھر کر کھانا نہ کھانا چاہئے -

(۲) خالی پیٹ دھوپ مین پھرنے سے بچنا چاہیئے -

(۳) کپڑے صاف اور غسل وغیرہ کرنا چاہیئے

(۴) اجوائن - کالی مرچ - صبح اور دوپہر کو گھوٹ کر ذرا سا پانی ملا کر پینا چاہیئے +

(۵) پیاز اور مشک کو سونگھتے رہنا چاہیئے +

(۶) حتی الوسع پینے کا پانی سخت گرم اور پھر ٹھنڈا کر کے تھوڑا تھوڑا پینا چاہیئے +

(۷) سبز پودینہ کی چٹنی اور ترشی کا گاہے گاہے استعمال -

(۸) گھرون کو صاف رکھنا گندھک و گوگل کی دھونی دینا بھی مفید ہے + (نیر آصفی)

ضیافتہ الناس + ان دنون مین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک خط بنام مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی روانہ کیا تھا اسکا جواب مولوی صاحب نے ایک رسالہ کی شکل مین دیا ہے اور الگ طبع کرایا ہے جو کہ دفتر البدر کی احمدیہ بک ایجنسی سے بقیمت ایک آنہ ملسکتا ہے ہر ایک مقام کی احمدی جماعت کو چاہیئے کہ اسکی متعدد کاپیان خرید لیوین +

نظم

میرزا ناصر نواب صاحب دہلوی ثم القادیانی

ضمیمہ دعوت الحق

آج اک نظم میرے ہاتھ آئی
جس کا ناظم ہے اک میرا بھائی

ہے رسول خدا کا وہ شیدا
درد ہے اس کی نظم سے پیدا

آنسو آتے ہین اس کو سن کے نکل
لوٹ جاتا ہے بس دلِ بیکل

صدق سے اپنا حال لکھا ہے
دل کا رنج و ملال لکھا ہے

عاجزی بےکسی کا ہے اظہار
ہے رسولِ خدا سے ہانک پکار

پچھلی کرتوت پر ندامت ہے
اک عجیب نقشۂ مصیبت ہے

درد انگیز التجائین ہین ٭
حق کے محبوب سے دعائین ہین

عجز ہے سوز و بیقراری ہے
آہ و زاری ہے شرمساری ہے

خوف کی اور رجا کی ہے تصویر
جس سے ہوتی ہے دل مین اک تاثیر

تیر و نشتر سے کم نہین ہے بیان
کھول کر دل کیا ہے آہ و فغان

حق سے ہوتین یہ سب دعائین اگر
میرے نزدیک تھا بہت بہتر

کہ علیم و خبیر ہے وہ ذات ٭
بیکسون کی نصیر ہے وہ ذات

رگِ جان سے قریب تر ہے وہ
اپنے بندون سے باخبر ہے وہ

ہر گھڑی وہ دعائین سنتا ہے
عاجزون کی بکائین سنتا ہے

اور وہ قادر ہے بخش دینے پر
حکم ہے اس کا سب سے بالاتر

ہے جواد و کریم وہ مولا ٭
ہے غفور الرحیم وہ یکتا ٭

ہے وہ رحمٰن بیعوض دیتا
کون ہے اس سے جو نہین لیتا

کارخانہ ہے اس کا بے پایان
عقل انسان جس مین ہے حیران

اس سے مانگو کہ کل مرادین پاؤ
روبرو اس کے ہاتھ تم پھیلاؤ

درد اور سوز سے سوال کرو
اُس سے رو رو کے عرضِ حال کرو

اس کے در پر لگائے جو دھونی
مرتشی ہو وہ یا کہ ہو خونی ٭

خواہ زانی ہو یا شرابی ہو
بدعتی ہو وہ یا وہابی ہو ٭

سود خوار ہو جس مین ہو گذاری عمر
گو منافق رہا ہو ساری عمر

واعظِ بےعمل رہا ہو گو ٭
بدزبان ہو وہ یا کہ ہو بدخو

کرے توبہ کہ ہے خدا تواب
اُس سے مانگے کہ ہے بڑا وہاب

اس سے مانگو مراد پاؤ گے
ہاتھ خالی نہ واپس آؤ گے

ہان طریقِ دعا کرو حاصل
کہ پذیرائی کے وہ ہو قابل

حق نے بھیجا ہے ہم مین اک نذیر
اُس سے تم مل کے پوچھ لو تدبیر

چاہتے ہو اگر خدا کی رضا
ہے محبت کا اس کے گر دعوا

اس کے محبوب سے ملو آکر
جان پر اپنی رحم فرما کر

سیدھے پنجاب کو چلے آؤ
نہ کسی اور سمت تم جاؤ

قادیان اس کے مقام کا ہے نام
تم بھی آکر کرو کچھ اس مین قیام

اس کی خدمت مین چند روز رہو
پھر سے یان بصدق و سوز رہو

ہے رسول خدا کا یہ نائب
ہاتھ پر اس کے آکے ہو تائب

کل حجابون کو تم اٹھا کر آؤ ٭
اپنی شیخی کو تم مٹا کر آؤ ٭

آؤ لیکن ادب سے آؤ تم
تاکہ یہان آکے فیض پاؤ تم

شک اگر ہو تو تم کرو تحقیق
بعد تحقیق کے کرو تصدیق

یونہی تقلید سے نہ مانو تم
بات میری ہنسی نہ جانو تم

یان تسلی تمہاری ہوگی ضرور
ہے اندھیرا وہان یہان ہے نور

نور حاصل کرو یہان آکر
کچھ نہ پاؤ گے تم کہین جاکر

فضلِ حق آج قادیان پر ہے
اور فضیلت اسے جہان پر ہے

یان سراجِ منیر روشن ہے
جس سے ہوتا ضمیر روشن ہے

ہم مین نازل ہوا مسیحِ زمان
ہم مین اترا ہے مہدیٔ دوران

یہی عیسےٰ ہے اور یہی مہدی
جو حقیقت ہے ہم نے وہ کہدی

جس کو باور نہ ہووے آ دیکھے
جھوٹ سچ کو وہ آزما دیکھے

بھولے بھٹکون کا ہے یہی رہبر
بازو ٹوٹون کا ہے یہی شہپر

بگڑے بگڑون کو یہ بناتا ہے
طالب حق کو حق دکھاتا ہے

دین کے آئینہ کی جلا ہے یہ
حق کی جانب سے حق نما ہے یہ

دین مین اس نے جان ڈالی ہے
کفر کی اس نے جان نکالی ہے

دشمن دین اس سے ہین نالان
اس کے حملون سے کفر ہے گریان

اس نے شیطان کو کیا ناکام
اس کے دم سے ہے شوکت اسلام

ہے رسول خدا کا یہ حامی
ان کے عشاق مین ہے یہ نامی

اس کو نصرت خدا سے آتی ہے
اس کے اعدا کو وہ مٹاتی ہے

ہین ملائک معین کار اس کے
وہی کرتے ہین کار و بار اس کے

وہی اعدا کو اس کے مارتے ہین
کام اس کے وہی سنوارتے ہین

یہی حاکم ہے دین احمد کا
یہی نائب ہے اب محمد کا

اس سے کھلتے ہین عقدۂ قرآن
یہ دکھاتا ہے اب خدا کے نشان

ہے یہی آج واقفِ اسرار
ہے یہی آج دین کا سردار

دین کا حکمران یہی ہے اب
صف شکن پہلوان یہی ہے اب

اس نے دجال کو تمام کیا
دین و دنیا مین اس نے نام کیا

سرنگون کر دیا صلیب کو بس
ہین پرستار اس کے سب بےبس

روبرو اس کے منہ نہین کرتے
سانس سے بھی وہ اس کے ہین ڈرتے

کھلبلی اس نے ڈالی تا لندن
ایسی توپین چلائی ہین دن دن

اس کی تحریر ہے گویا شمشیر
یا کہ ہے زہر کا بجھا اک تیر

کہ عدو اس کو پڑھ کے کہتے ہین
سامنے سے گریز کرتے ہین

نہین اس سے مقابلہ آسان
دشمن دین اس سے ہین ترسان

اس سے ترسان بہت ہی ترسان ہین
بید کی طرح اس سے لرزان ہین

آریہ اس سے خوف کرتے ہین
پادری اس سے دل مین ڈرتے ہین

اس سے لڑتے ہین مولوی بے سود
ان مین ہے طمع و ریا و نمود

سامنے اس کے جو کہ آتا ہے
آتے ہی وہ تو مر ہی جاتا ہے

جس کو شک ہو وہ آزما لیوے
اپنے سر پر وہ یہ بلا لیوے

سیکڑون اس سے ہم نے دیکھے نشان
اس نے کھوئے ہین درد بیدرمان

ہے دعاؤن مین اس کی بس تاثیر
نظر فیض اس کی ہے اکسیر

عمر کو کر چکے ہو تم برباد
مدتون رہ چکے ہو تم آزاد

اب بنو اس کے آکے حلقہ بگوش
تاکہ وا ہون تمہارے گوش ہوش

بیٹھے دلی مین تم نہ باتین بناؤ
بنکے طالب خدا کے یان تک آؤ

دیکھ لو صورت غلام احمد
اس سے بہتر نہ تھے امام احمد

بال سیدھے ہین گندمی رنگت
ہے پرستی خدا کی بس رغبت

اونچی پیشانی ہے وہ نورانی
شکل و صورت مین یوسف ثانی

وقت پر آگیا امام ہمام لو
جس پہ بھیجا تھا مصطفٰے نے سلام

اس سے آکر ملو کلام کرو لو
گفتگو خوب کرو صبح و شام لو

دین کی اس سے تم کرو تحقیق
تم بناؤ اسے رفیق طریق لو

تمکنت چھوڑ دو چلے آؤ لو
اب خدا کے لئے نہ شرماؤ

عزت ظاہری کو چھوڑ دو تم
نفس سرکش کے سر کو توڑ دو تم

ادھر آؤ کہ باغ جنت ہے
یان پرستی خدا کی رحمت ہے

نور دین کی طرح بنو طالب
نفس و شیطان پہ تاکہ ہو غالب

بدگمانی کو چھوڑ دو صاحب
وقت فضل و کرم ہے لو صاحب

چونکہ تم کو لگے ہین سو آزار
اور آتے نظر ہین بد آثار لو

ہے یہان قادیان مین ایک طبیب
جس کے نسخے ہین بس عجیب و غریب

جان پر اپنی رحم فرما کر
نبض اس کو دکھاؤ یان آکر

اس کو آتی ہے بس دوا و دعا
ہاتھ مین اس کے ہے عجیب شفا

ہے یہ صادق طبیب روحانی
یان نہین ہے طریق شیطانی

چند روز اس کا تم علاج کرو
خیر خواہون سے اپنے تم نہ ڈرو

یان سکینت اگر نہ ہاتھ آئی
نہ شفا تم نے یان اگر پائی لو

جو ہمین چاہنا وہ فرمانا
کوستے ہم کو گھر چلے جانا

اس کے آکر مرید بن جاؤ
علم ناقص پہ تم نہ اتراؤ

یہ رہی ہے یہ علم کی گنگا
آؤ تم بھی لگاؤ اک غوطا

پاپ جھڑ جائین گے تمہارے کل
جتنے دھبے ہین جائینگے سب دھل

آب تو یہ تمہین پلائین گے
یہ مسیحا تمہین جلائین گے

دل سے مٹ جائیگی ہر اک خواہش
کوئی باقی نہ ہوگی پھر کاہش

بیقراری ہر ایک جائے گی
دل مین تسکین ایک آئیگی

دیکھنا کیا مزا ملے گا تمہین
جس کا آتا نہین بیان ہمین

یان تو جاری ہے نہر آب حیات
گرد جس کے ذرا نہین ظلمات

خضر ہم کو پلا رہا ہے آب
اور دل کو جلا رہا ہے آپ

دور آخر ہے تم بھی لے لو جام
پاک و طیب ہے یہ نہین ہے حرام

کس کو ملتی ہے یہ شراب طہور
جس سے ہوتا ہے عشق دنیا دور

بے نصیب اس کو جانتے ہین خراب
اور سمجھتے ہین اس کو مثل شراب

دور رہتے ہین اس سے وہ مغرور
صدق اور راستی سے جو ہین دور

نور جن کا خدا نے چھین لیا
جن کو حق نے بنا دیا اندھا

جن کو ہے شوق پیشوائی کا
جن کو چسکا لگا گدائی کا لو

جن کو دی ہے خدا نے خرمشال
وہی کرتے ہین قوم کو پامال

مولوی اس کے ہین حریف بنے
جو کمینے تھے وہ شریف بنے

یہ یہودی منش خلاف امام
دیکھ لینا کہ ہونگے سب ناکام

روبرو اس کے یا فنا ہون گے
یا بلاؤن مین مبتلا ہونگے

اس کی بڑھتی ہی جائیگی عزت
دم بدم ان پہ آئیگی ذلت

اس کی کیسا طرح سے آئی ہے طاعون
کر گئی اس کے دشمنون کا خون

رفتہ رفتہ تمام ہونگے عدو
پاک آخر غلام ہونگے عدو

دوستون کے لئے ہے نرشادی + دشمنون کے لئے ہے بربادی + دوربین ہو تو سوچ لو انجام + لو نہ ہرگز مخالفت کا نام + ہو موافق کہ فیض پاؤ تم + دل نہ افسوس مین جلاؤ تم + یان خدا کا ہمین ملا ہے پتا + ...

۲۷-اپریل لغایت ۱۸ مئی سنہ ۱۹۰۳ء

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

جو ایام طاعون میں داخل بیعت ہوئے

نمبر	نام	مقام	ضلع
۵۵۵	سردار خان صاحب	فیروزوالہ	گوجرانوالہ
۵۵۶	غلام قادر صاحب	"	"
۵۵۷	داد علی صاحب	"	"
۵۵۸	اللہ یار صاحب	گوزبردار	سیالکوٹ
۵۵۹	غلام قادر صاحب	"	"
۵۶۰	شیر احمد خان صاحب	مالیرکوٹلہ	.
۵۶۱	محمد علی خان صاحب	سگیوالہ	سیالکوٹ
۵۶۲	غلام احمد صاحب	چک نمبر ۱۲۷	
۵۶۳	عطا محمد صاحب	بہونگہ	کپورتھلہ
۵۶۴	شہاب الدین صاحب	بنڈوری	ہوشیارپور
۵۶۵	اہلیہ شہاب الدین	"	"
۵۶۶	مساۃ رانی بنت شہاب الدین	"	"
۵۶۷	امین الدین صاحب	"	"
۵۶۸	امیرالدین صاحب	"	"
۵۶۹	نور محمد صاحب	"	"
۵۷۰	بی بی زینب	"	"
۵۷۱	بڈہی زوجہ امین الدین	پیلواڑہ	سیالکوٹ
۵۷۲	چراغ الدین صاحب	.	.
۵۷۳	میان عمر بخش صاحب	سیالکوٹ	سیالکوٹ
۵۷۴	عبداللہ صاحب	شاہدرہ	لاہور
۵۷۵	غلام علی نمبردار	چک ۳۴۵	جھنگ
۵۷۶	لبھو	اکھوال	گورداسپور
۵۷۷	اللہ بخش صاحب	"	"
۵۷۸	اہلیہ عبدالمجید	جہلم	جہلم
۵۷۹	والدہ عبدالمجید	"	"
۵۸۰	حیات	چوہان	گجرات
۵۸۱	حافظ غلام محمد صاحب	"	"
۵۸۲	ہاشم علی صاحب چک نمبر ۱۶۲	جنڈانوالہ	جھنگ
۵۸۳	عطا الٰہی صاحب "	"	"
۵۸۴	امداد الٰہی صاحب "	"	"
۵۸۵	عطا محمد صاحب "	"	"
۵۸۶	عطا محی الدین صاحب	"	"
۵۸۷	غلام محی الدین صاحب	"	"
۵۸۸	علی محمد صاحب	"	"
۵۸۹	طفیل محمد صاحب	"	"

نمبر	نام	مقام	ضلع
۵۹۰	شیر محمد صاحب	لنگانوالے	گجرات
۵۹۱	بہاگن زوجہ شیر محمد	"	"
۵۹۲	احمد بخش	"	"
۵۹۳	امیر بی بی ہمشیرہ عطا الٰہی	چک نمبر ۱۶۲	جھنگ
۵۹۴	اروڑا	جلال آباد	ملتان
۵۹۵	قاضی شیخ احمد صاحب	میری	گوجرانوالہ
۵۹۶	اہلیہ "	"	"
۵۹۷	اہلیہ فضل دین صاحب	جینس درگان	گوجرانوالہ
۵۹۸	حسن محمد صاحب	"	"
۵۹۹	محسن صاحب	"	"
۶۰۰	سوہنان	"	"
۶۰۱	صالح محمد صاحب	"	"
۶۰۲	بخشا	"	"
۶۰۳	ہستا	"	"
۶۰۴	سجادہ	"	"
۶۰۵	اللہ دین صاحب	"	"
۶۰۶	نظام الدین صاحب	"	"
۶۰۷	نواب	"	"
۶۰۸	مراد	"	"
۶۰۹	حافظ محمد صاحب	کوٹ ہرا	گوجرانوالہ
۶۱۰	اہلیہ "	"	"
۶۱۱	الٰہی بخش صاحب	"	"
۶۱۲	محمد علی صاحب	"	"
۶۱۳	غلام محمد صاحب	جالندہر	جالندہر
۶۱۴	اہلیہ "	"	"
۶۱۵	عبدالکریم صاحب	جہلم	جہلم
۶۱۶	حکیم ابو عبدالغنی صاحب	ڈلی وال	گوجرانوالہ
۶۱۷	رحمن	بہادروالی	"
۶۱۸	قاضی فخرالدین پٹواری	.	سیالکوٹ
۶۱۹	محمد اکبر ملازم پولیس	گلگٹ	کشمیر
۶۲۰	مولوی محمد ابراہیم صاحب	ابدال	گجرات
۶۲۱	عیال مولوی محمد ابراہیم	"	"
۶۲۲	مولوی احمد دین صاحب	[illegible] وال	"
۶۲۳	مولوی نور عالم صاحب واعظ	.	"
۶۲۴	میان چراغ دین وغلام محمد	.	.
۶۲۵	علی محمد صاحب	چک نمبر ۳۵	جھنگ
۶۲۶	عبدالرحمن صاحب	"	"

نمبر	نام	مقام	ضلع
۶۲۷	عبداللہ صاحب	چک نمبر ۳۵	جھنگ
۶۲۸	غلام فاطمہ	"	"
۶۲۹	عبدالواحد صاحب	پسرور	سیالکوٹ
۶۳۰	قمردین صاحب	"	"
۶۳۱	علی محمد صاحب	"	"
۶۳۲	خدا بخش صاحب	امرتسر	امرتسر
۶۳۳	حافظ احمد دین صاحب	چک سکندر	گجرات
۶۳۴	محمد اسماعیل صاحب	نور والہ	لدہانہ
۶۳۵	نبی بخش صاحب	لدہیانہ	"
۶۳۶	محمد حیات ملازم نہر	شاہپور	شاہ پور
۶۳۷	حاکم بی بی	"	"
۶۳۸	میان بہاگ	امرتسر	امرتسر
۶۳۹	میان اللہ دیا صاحب	بنوڑ	پٹیالہ
۶۴۰	قادر بخش صاحب	"	"
۶۴۱	خدا بخش صاحب	"	"
۶۴۲	یوسف	"	"
۶۴۳	حافظ مولا بخش صاحب	"	"
۶۴۴	اہلیہ میان محمد امین صاحب اپیل نویس	سیالکوٹ	سیالکوٹ
۶۴۵	عمرالدین معہ عیال	مرار	کپورتہلہ
۶۴۶	فقیر محمد صاحب	سمبوی	ڈیرہ اسمٰعیل
۶۴۷	محمد اکبر صاحب	"	"
۶۴۸	محمد اکرم صاحب	"	"
۶۴۹	محمد افضل صاحب	"	"
۶۵۰	محمد قاسم صاحب	"	"
۶۵۱	غلام جنت	"	"
۶۵۲	مساۃ بخت بہری	"	
۶۵۳	والدہ فقیر محمد	"	
۶۵۴	اہلیہ فقیر محمد	"	
۶۵۵	مساۃ بخت بہری	"	
۶۵۶	میان عمر صاحب	"	

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیطرف سے اشتہار ہے کہ ہر ایک بیعت کنندہ حسب توفیق ماہواری یا سہ ماہی چندہ لنگر خانے کا روانہ کرتا ہے ورنہ ہر تین ماہ کے انتظار بعد اس کا نام بیعت کنندوں سے خارج ہو جاوے گا+

انوارالاسلام پریس قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل پروپرائیٹر چھپکر شائع ہوا+

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — ضمیمہ البدر — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کارخانہ الصدیق قادیان کی ادویہ اور طریق علاج

ہر ایک دوا خدا تعالیٰ کے ارادہ سے فایدہ کرتی ہے اور مریض کے قوےٰ بھی اسکی ارادہ سے دوا کے اثر کو قبول کرتے ہین اگر ایسا نہ ہوتا تو موت کا دروازہ کبھی کا بند ہو گیا ہوتا پس جب انسان کے عجز کی یہ حالت ہے تو پھر کسی قسم کی شرط بدنی اور یہ دعوےٰ کرنا کہ ہماری ادویہ ضرور ضرور فلان مرض کا قلع قمع کر دین گی بالکل فضول ہے۔ شفا۔ صحت۔ تندرستی خدا تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوتے ہین سیکڑون ایسے مقام ہین کہ وہان طبیب نہین مگر تاہم مریض صحت یاب ہوتے ہین اور جہان جہان طبیب اور پھر حاذق طبیب موجود ہین وہان بھی لوگ مرتے ہی رہتے ہین نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اصل علاج خدا تعالیٰ کا فضل ہے جو کہین تو بالواسطہ اور کہین بلاواسطہ اپنا کام کر رہا ہے ہمکے اس فضل کی تلاش کی جو راہین ہین منجملہ انکے ادویہ کا استعمال بھی ہے انسانی طاقت صرف یہانتک ہی ہے کہ علاج کے لئے کوئی صادق۔ راستباز۔ اور بنی نوع انسان کا سچا ہمدرد طبیب تلاش کرین اگر وہ نہ ملے تو خیر اسکے مجربات ہی مل جاوین۔ سو الحمد للہ کہ جس مقام پر اسوقت خدا نے ہمین جگہ دی ہوئی ہے وہ شفائے روحانی اور جسمانی مین اپنی نظیر صفحہ ہستی پر نہین رکھتا اور علاج کے لحاظ سے یہان دونون ذرائع ہمارے پاس موجود ہین

اگر باقاعدہ علاج چاہتے ہو

تو ہمارے کارخانہ کے ذریعہ سے اس طرح ہو سکتا ہے کہ اپنے مرض کی کیفیت اور عمر اور دیگر مفصل حالات اور سابقہ علاج وغیرہ لکھکر روانہ کرو اور جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھی ضرور روانہ کرو۔ ہم اُسے حتی الوسع دیانت اور امانت اور رازداری کے پہلو ؤنکو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت حکیم نورالدین صاحب بھیروی ثم القادیانی سابق طبیب شاہی (جو کہ اپنے صدق و صفا اور راستی کیلئے شہرۂ آفاق ہین اور اپنے فن طبابت اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے لحاظ سے اپنی نظیر نہین رکھتے) سے بیان کرکے علاج دریافت کرینگے اور دوا تیار کرکے ارسال کرتے رہین گے اور کسی قسم کے غیر معمول اخراجات کا زیر بار مریض کو نہ کیا جاویگا صرف حق الخدمت اور دوا کی قیمت لیجاوے گی۔ صدہا لوگ ہین جو بذریعہ خطوط کے حکیم صاحب موصوف سے علاج کرواتے ہین اور دوا تیار طلب کرتے ہین چونکہ حکیم صاحب موصوف کا کوئی تجارتی کارخانہ نہین ہے اور آپکے مطب مین سے ہر ایک ایسے مریض کو جو خود حاضر ہو کر علاج کراوے دوا مفت ملتی ہے اس لئے اپنے کارخانہ کی ترقی اور نیز بنی نوع انسان کی ہمدردی کو مدنظر رکھکر ہم نے یہ اشتہار دیا ہے کہ جس سے ہر ایک مریض مستفید ہو سکتا ہے +

اگر مشہور عام امراض کی ادویہ مطلوب ہون

تو ہم نے اس صاحب جود و سخا حضرت حکیم نورالدین صاحب سے انکے سالہا سال کے تجربہ شدہ نسخے دریافت کرلئے ہین اور حتی الوسع بڑی دیانت سے انکو تیار کیا جاتا ہے اور دوا کے اصل اجزا مہیا کئے جاتے ہین کسی دوائی کی مبالغہ آمیز تعریف اور توصیف کو چھوڑ کر ذیل مین چند ادویہ کی فہرست مع فوائد ادویہ ہدیۂ ناظرین ہے جسے ضرورت ہو منگوالے اور ہمارے اس اشتہار کو عام اشتہار نہ خیال کرے +

حب دافع قبض دائمی
قیمت عہ

قبض ہر ایک بیماری کی جڑ ہے اور ہر مرض مین طبیب اسے ضرور پوچھا کرتا ہے کوئی مرض نہین جسکے علاج کا جزو اعظم رفع قبض نہ ہو۔ ان گولیون کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی ہی نہین ہوتی بلکہ اندرونی قوےٰ مین جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اس کو دور کرکے فضلہ کو خارج کرنے کی تازہ قوت قوےٰ کو حاصل ہوتی ہے اور پھر آئندہ یہ شکایت نہین رہتی +

اکسیر شکم
خوش ذائقہ دوا۔ درد۔ باؤگولہ۔ درد شکم معدہ یعنی متلی۔ درد سر جو ہاضمہ کی خرابی سے ہو۔ بدہضمی کھٹے ڈکار ریح کا بار بار خارج ہونا جس سے ہر گھڑی طہارت کی ضرورت ہو اور دیگر امراض شکم کو مفید ہے + قیمت عہ

دوائی ہیضہ
قیمت عہ

کسی کی قسمت کا پتہ نہین اور موت بھی انسان کو آلگی ہے مگر ان گولیونسے ہزارون کی جانین بچی ہین +

تریاق الصبیان
میٹھی دوا بچے خوشی سے مانگ مانگ کر کھاتے ہین اور خدا کے فضل سے ہر ایک پیٹ کی آفت مثل درد سوء ہضم دست بجائے پیچش وغیرہ سے محفوظ رہتے ہین ایک دفعہ کی خریدی ہوئی مہینون کیلئے کافی ہوگی + قیمت ۱۲ ار

علاج نکسیر
جن کے ناک سے خون جاتا ہو بشرطیکہ ناک کے اندر کوئی زخم وغیرہ نہ ہو اس علاج سے آرام ہوتا ہے کھانے اور ناک مین ٹپکانے کی دوا ہے + قیمت عا ر

ایجاد المسیح
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مجوزہ نسخہ جو کہ پرانے بخارون۔ تپ دق۔ سل اور کھانسی وغیرہ کیلئے اکسیر ثابت ہوا ہے اس سے کئی مریض شفایاب ہو چکے ہین۔ دق اور سل اگر انتہائی درجہ پر نہون تو شاید ہی کوئی مریض ہو گا جو ان سے بفضل خدا شفایاب نہ ہو + علاوہ ان امراض کے ہر قسم کے درد۔ گٹھیا۔ اسہال۔ پیچش۔ اور بواسیر وغیرہ کے لئے بھی مفید ہے + قیمت عا ر

روغن برہنہ

ایسے اکسیر گردہ۔ بارہا مجرب ہے ریگ گردہ اور کنکرون کو بڑی آسانی سے خارج کرتا ہے اور ریت کی آیندہ پیدایش اور درد گردہ کی نوبت کو روکتا ہے۔ قیمت ۳ ؎

سفوف مقوی دماغ

آنکھون مین درد۔ سر مین درد ہو۔ پڑھنے لکھنے سے پانی بہنے لگتا ہو۔ ذراسی تحریک سے چھینک آجاتی ہو۔ زکام ہوجاتا ہو۔ آنکھین بہتی ہون تو سمجھو دماغ کمزور ہے۔ اور اس معجون کو منگا کر کھاؤ جسے خود مشتہر بھی استعمال کرچکا ہے۔ قیمت عہ

دردِ شقیقہ

حالت... دورہ مین اسے استعمال کرکے تجربہ کیا ہے کہ اسی وقت آرام ہوجاتا ہے اور ساتھ بتلائی ہوئی ہدایت پر عمل کرنے سے آیندہ دورہ بھی انشاء اللہ رک جاوے گا ✣ قیمت ۸ ؎

درد کان کو آرام دینے والا روغن

قیمت ۱۲ ؎

سرمہ زنگاری

اعلے درجہ کا مقوی بصر۔ دھند۔ غبار۔ آشوب چشم۔ پانی بہنا وغیرہ۔ دیگر امراض چشم کا نادر علاج اعلے درجہ کے اطبا کا مجرب خاندانی نسخہ ✣ فی تولہ ۱۲ ؎

درد سر کی گولی

کسی قسم کا درد سر کیون نہ ہو اسکے کھانے سے تھوڑی دیر کے بعد فوراً تخفیف ہوجاتی ہے۔ ہولکے لگ جانے وغیرہ سے جو درد اعصاب مین ہوتا ہے وہ بھی اس سے جاتا رہتا ہے ✣ قیمت ۱۰ گولی عہ

اگر بہرہ ہو

اور کان سے اونچا سنائی دیتا ہو تو ہمارا روغن منگواؤ جس سے سیکڑون مریض شنوا ہوگئے ہین۔

سلائی ککرہ

جسے ہندوستانی زبان مین رُہے کہتے ہین اکثرون کو یہ پرانی بیماری ہوتی ہے اور انکی موجودگی سے آنکھ کو ہمیشہ تکلیف رہتی ہے اس سلائی کے پھیرتے رہنے سے دور ہوجاتے ہین۔ قیمت فی سلائی ۴ ؎

مانع سقوط حمل

حملون کے ساقط ہونے سے جو صدمہ رنج و غم اور جسمانی تکالیف کا والدین پر ہوتا ہے وہ ظاہر ہے مگر ایام حمل مین اگر یہ گولیان استعمال ہون اور دیگر تدابیر پر عمل ہو تو بفضل خدا بچہ صحیح و سالم پیدا ہوگا ✣ قیمت عہ

علاج ام الصبیان

جسے پنجابی مین اٹھرا کہتے ہین بچہ اس سے زندہ نہین رہتے سیلے پیلے یا اور رنگ کے ہوکر اور تشنج مین مبتلا ہوکر مرجاتے ہین خود مشتہر کے گھر کا مجرب علاج جو کہ حکیم صاحب موصوف کے مشورہ سے کیا گیا تھا ایام حمل اور اسکے بعد کے زمانہ کی بھی دوا تیار کرکے روانہ کی جاتی ہے۔ قیمت معہ

اخبار البدر یا ماہوار رسالہ کے پیشگی قیمت ادا کرنے والے خریدارون کو مذکورہ ادویہ عنہ روپیہ فیصدی رعایتی قیمت پر روانہ کیجاتی ہین بشرطیکہ سلسلہ ادویہ کی قیمت کسی صورت مین عا سے کم نہ ہو ✣

✣ مصفی خون گولیان

خالص عشبہ کے جوہر اور چوب چینی ہی بنی ہوئین جنکے استعمال سے پرانی آتشک ہر ایک قسم کے پھوڑے۔ پھنسی۔ خارش۔ اور خون کا ہر ایک فساد دور ہوتا ہے۔ رنگت صاف نکلتی ہے اور از سر نو ایک تازہ صحت حاصل ہوتی ہے۔ ۷۰ گولی عہ

مردون اور عورتون کے مخصوصہ امراض کی اور مقوی ادویہ کی فہرست پیش کرنی ہمارے نزدیک خلاف تہذیب ہے۔ ایسے مریض اور وہ نوجوان جو غلط کاریون سے توبہ کرکے پھر مومنانہ زندگی اور جوانی کا عالم حاصل کرنا چاہتے ہین۔ بذریعہ خط و کتابت ادویات طلب کرسکتے ہین ان تمام کے عمدہ اور مجرب نسخہ جات کارخانہ مین تیار ہوتے ہین ✣

اسم اعظم - متواتر خطوط سے پتہ لگا ہے کہ دعا رب کل شیئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی کا پڑھنا اکثر طاعون زدون کو آرام ہوا ہے اور دیگر حاجات بر آری کیلئے بھی اکسیر ہے اس دعا کا مفہوم سمجھکر اسی پر ... عجیب النتائج ہے یہ حضرت مسیح موعود کا الہام ہے اور خدا تعالیٰ نے آپکو اسکا نام اسم اعظم بتلایا ہے ... شکل مین عمدہ خوشخط ... اور دیگر حضرت کے دوسرے الہامات بھی حاشیہ مین لکھے ہین دوبارہ چھپکر تیار ہے قیمت فی نسخہ ...

درخواستین بنام محمد افضل پروپرائیٹر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور پنجاب آنی چاہئین ✣

جلاب - ایک رتی گلقند یا حلوے مین ملاکر کھالینے سے دست آجاتے ہین - قیمت ۵۰ خوراک عہ

مطبع انوار الاسلام قادیان دارالامان مین طبع ہوا

بال اڑانا بیکا پوڈر ... بال دور کرتا ہے
قیمت فی تولہ عہ

نمبر ۲۳ | قادیان دارالامان ۲۶ جون سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۲۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۱ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

۱۳ و ۱۴ - جون سنہ ۱۹۰۳ء

مورخہ ۱۳ کو کوئی ذکر قابل ناظرین نہین ہے دونون تاریخون مین حضرت اقدس بلاناغہ شامل نماز باجماعت ہوتے رہے +

۱۴ - قبل از عشاء

جماعت احمدی کی بڑی بھاری آزمایش کا وقت

فرمایا کہ آنحضرت اور صحابہ کرام رض کے زمانہ کو دیکھا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ بڑے سیدھے سادے ہوتے تھے۔ جب ایک برتن کو مانج کر صاف کر دیا جاتا ہے پھر اسپر قلعی ہوتی ہے اور پھر نفیس اور مصفا کھانا اس مین ڈالا جاتا ہے یہی حالت ان کی تھی۔ اگر انسان اسی طرح صاف ہو اور اپنے آپ کو قلعی دار برتن کی طرح منور کرے تو خدا تعالے کے انعامات کا کھانا اُسمین ڈالدیا جاوے۔ لیکن اب کس قدر انسان ہین جو ایسے ہین اور آیت قد افلح من زکٰھا کے مصداق ہین مین جانتا ہون کہ جماعت مین بہت لوگ ہین کہ مخفی طور پر ان کو یہ ابتلا درپیش ہے کہ اگر ہماری دنیا کو جنبش آئی تو ہم کہان جاوینگے۔ ایک طرف تو دنیا کو طلاق دیتے ہین (کہ یہ اقرار کرتے ہین کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھون گا) اور ایک طرف دنیا کیطرف اسقدر میلان ہے کہ اسکا ذرا سا نقصان گوارا کرتے گھبراتے ہین۔ اگر کوئی طاعون سے مرجاتا ہے تو کہتے ہین کہ وہ تو مرید تھا وہ کیون مرا۔ اب دیکھ لو کہ اس زمانہ مین اور اُس زمانہ مین کس قدر فرق ہے۔ برکات الٰہی انسان پر اُس وقت نازل ہوتے ہین کہ جب خدا سے رشتہ باندھا جاوے تو جیسے ایک رشتہ دار کو دوسرے رشتہ دار کیخاطر منظور ہوتی ہے اسی طرح پھر خدا کو اُس رشتہ کا پاس ہوتا ہے جو اس سے باندھا جاتا ہے اس مین شک نہین کہ دنیا ایسا ہی مقام ہے کہ انسان کو اس مین دکھ اور مصیبت پیش آتی ہے مگر ان کا تعلق خدا سے ایسا ہوتا ہے کہ اس دکھ اور مصیبت مین ایک راحت نظر آتی ہے۔ اگر ہماری جماعت مین چالیس آدمی بھی ایسے ہون تو ہم جانین کہ ہم نے جو کچھ کرنا تھا سو کر لیا۔ صحابہ کرام کے تعلقات بھی تو آخر دنیا سے تھے۔ باندادین تھین مال وزر تھا مگر ان کی زندگی پر کسقدر انقلاب آیا کہ سب کے سب ایک ہی دفعہ دست بردار ہو گئے اور فیصلہ کر لیا کہ دین ہی دین ہو۔ اگر اس قسم کے لوگ ہون تو آسمان سے برکات ہوتی ہین +

بیعت کرنا صرف زبانی اقرار ہی نہین ہے بلکہ یہ تو بالکل اپنے آپ کو فروخت کر دینا ہے خواہ ذلت ہو۔ خواہ نقصان ہو خواہ کچھ ہو کسی کی پروا نہ کیجاوے مگر اب کسقدر ہین جو کہ اس طرح اقرار کو پورا کرتے ہین بلکہ بیعت مین داخل ہو کر خدا کو آزمانا چاہتے ہین اور یہ سمجھ رکھا ہے کہ اب ہمین مطلق کسی قسم کی تکلیف نہ ہونی چاہیئے اور ایک امن کی زندگی بسر ہو کسی کا بیل مرجاتا ہے تو وہ شکایت کرتا ہے کہ ہم تو مرید تھے ہمارا بیل کیون مرا۔ حالانکہ انبیاء اور قطبون پر مصائب آئے مگر یہ ہر ایک قسم کی مصیبت سے محفوظ رہنا چاہتے ہین۔ بیعت کیا ہوئی گویا خدا کو رشوت ہوئی حالانکہ خدا فرماتا ہے احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وہم لا یفتنون۔ پھر یہ لوگ بلاؤن سے کیسے نجات پا سکتے ہین۔ ہر ایک بیعت کرنیوالے کو چاہیئے کہ سرمایۂ آخرت حاصل کرے اور یہ ٹھیکہ نہ کرے کہ ملک الموت کا فرشتہ بھی اس کے پاس نہ آویگا اور کسی قسم کا شر اسے مس نہ کریگا اور نہ اس کی کھیتی وغیرہ کا کوئی نقصان ہوگا۔ ہان یہ بات سچ ہے کہ جو لوگ بیعت کر کے سچے اور باوفا ہوتے ہین تو مخفی راہون سے خدا ان کی مدد ضرور کرتا ہے۔ اور صرف فرائض بجالا کر انسان کو سیر نہ ہونا چاہیئے کہ جو کچھ مینے کرنا تھا کر لیا جیسے زکوۃ دینی تھی دیدی۔ نماز پڑھنی تھی پڑھ لی نوافل ہمیشہ فرائض کے متمم اور مکمل ہوتے ہین اور یہی ترقیات کا موجب ہوا کرتے ہین مومن کی تعریف یہ ہے کہ خیرات اور صدقہ وغیرہ جو کہ خدا نے اس پر فرض تو نہین کئے مگر وہ اپنی ذاتی محبت سے ان کو بجا لاتا ہے اسوقت اُسکا ایک خاص تعلق خدا سے ہوتا ہے اور خدا فرماتا ہے کہ اُسوقت مین اس کے ہاتھ ہو جاتا ہون جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اور آنکھ ہو جاتا ہون جس سے دیکھتا ہے اور کان ہو جاتا ہون جس سے سنتا ہے۔ پھر آگے ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے +

غرضیکہ کیسے کیسے فوائد اور قرب ہین اور ایسے ہی

شخص کے حق مین خدا کہتا ہے کہ مین کسی بات مین تردد نہین کرتا جسقدر کہ اس کی موت مین کرتا ہون قرآن شریف مین بھی لکھا ہے کہ مومن اور غیر مومن مین ہمیشہ فرقان ہوتا ہے۔ مگر ایک کمبخت جلد باز خدا کے فرقان کو پسند نہین کرتا بلکہ نفس کے فرقان کو پسند کرتا ہے۔ غلام کا کام ہے کہ وہ ہر وقت عبودیت کے لئے تیار رہے اور کسی مصیبت کی پروا نہ کرے مگر ایک باغی سرکش عبودیت سے تو انکار کرتا ہے اور خدا کو اپنا محکوم بنانا چاہتا ہے +

خدا تعالے کے تعلقات ہمیشہ مصفا بندون سے ہوتے ہین چنانچہ فرماتا ہے ابراہیم الذی وفی۔ لوگون پر جو احسان کرے وہ نہ جتلاوے جو شخص ابراہیمی صفات حاصل کرے وہ ابراہیم ہو سکتا ہے۔ ہر ایک گناہ بخشنے کے قابل ہے مگر دنیا پرستی کا گناہ بخشش کے قابل نہین **لایغفران یشرک بہ**۔ یہان شرک سے یہی مراد نہین ہے کہ پتھرون اور بتون کی پرستش ہو بلکہ **اسباب پر نظر** اور **محبوبات دنیا** پر زور دینا اسکا نام شرک ہے اور معاصی کی مثال تو حقہ کی ہے کہ جس کے چھوڑ دینے مین کوئی چندان مشکلات پیش نہین آتین مگر اس شرک کی مثال افیم کی ہے کہ اس کی عادت کا چھوڑنا محال ہوا کرتا ہے۔ بہت کا یہ بھی خیال ہوگا کہ کیا ہم انقطاع الی اللہ کر کے اپنے آپ کو تباہ کر لیوین مگر یہ ان کو دھوکا ہے کوئی تباہ نہین ہوتا۔ حضرت ابوبکر رض کو دیکھ لو اس نے سب کچھ چھوڑا پھر وہی سب سے اول تخت پر بیٹھا +

۱۵-جون سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

قبل از عشا

عورتون کو طلاق دینے مین عجلت نہ کرنی چاہیئے

بارہا دیکھا گیا اور تجربہ کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص خفیف عذرات پر عورت سے قطع تعلق کرنا چاہتا ہے تو یہ امر حضرت مسیح موعود ع کے ملال کا موجب ہوتا ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص سفر مین تھا اور اس نے اپنی بیوی کو لکھا کہ اگر وہ بدیدن خط جلدی اس کی طرف روانہ نہ ہوگی تو اسے طلاق دیدیجاوے گی۔ سنا گیا ہے کہ اسپر حضرت اقدس ع نے فرمایا تھا کہ جو شخص اسقدر جلدی قطع تعلق کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے تو ہم کیسے امید کر سکتے ہین کہ ہمارے ساتھ اسکا پکا تعلق ہے۔ ایسا ہی ایک واقع اب چند دنون سے پیش تھا کہ ایک صاحب نے اول بڑے چاہ سے ایک شریف لڑکی کے ساتھ نکاح ثانی کیا مگر بعد ازان بہت سے خفیف عذر پر دس ماہ کے اندر ہی انہون نے چاہا کہ اس سے قطع تعلق کر لیا جاوے اسپر حضرت اقدس ع کو بہت سخت ملال ہوا اور فرمایا کہ مجھے اسقدر غصہ ہے کہ مین اسے برداشت نہین کر سکتا اور ہماری جماعت مین ہو کر پھر یہ ظالمانہ طریق اختیار کرنا سخت عیب کی بات ہے چنانچہ دوسرے دن پھر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ وہ صاحب اپنی اس نئی یعنی دوسری بیوی کو علیحدہ مکان مین رکھین۔ جو کچھ زوجہ اول کو دیوین وہی اسے دیوین ایک شب اُدھر رہین تو ایک شب ادھر رہین اور دوسری عورت کوئی لونڈی غلام نہین ہے بلکہ بیوی ہے اسے زوجہ اول کا دست نگر کر کے نہ رکھا جاوے۔ ایسا ہی ایک واقعہ اس سے پیشتر کئی سال ہوئے گذر چکا ہے کہ ایک صاحب نے حصول اولاد کی نیت سے نکاح ثانی کیا اور بعد نکاح رقابت کے خیال سے زوجہ اول کو جو صدمہ ہوا اور نیز خانگی تنازعات نے ترقی پکڑی تو انہون نے گھبرا کر زوجہ ثانی کو طلاق دیدی اسپر حضرت اقدس نے ناراضگی ظاہر فرمائی چنانچہ اور خاوند نے پھر اس زوجہ کیطرف میلان کر کے اسے اپنے نکاح مین لیا اور وہ بیچاری بفضل خدا اس دن سے ابتک اپنے گھر مین آباد ہے +

گرمی کا موسم اور اشتیاق زیارت اور کلام کے سننے مین احباب مل مل کر بیٹھنے پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ خدا تعالے مکان کو وسیع کر دیوے تو یہ شکایت رفع ہو۔ ہر ایک شخص تقاضائے محبت سے آگے آتا ہے اور جگہ ہوتی نہین

عبودیت اور استغفار

چند ایک احباب نے بیعت کی اسپر حضرت اقدس نے انکو نصیحت فرمائی کہ خدا کا منشا ہے کہ انسان توبہ نصوح کرے اور دعا کرے کہ اس سے گناہ سرزد نہ ہو نہ آخرت مین رسوا ہو نہ دنیا مین جبتک انسان سمجھ کر بات نہ کرے اور تذلل اس مین نہ ہو تو خدا تک وہ بات نہین پہنچتی صوفیون نے لکھا ہے کہ اگر چالیس دن گذر جاوین اور خدا کی راہ مین رونا نہ آوے تو دل سخت ہو جاتا ہے تو سختی قلب کا کفارہ یہی ہے کہ انسان روے اسکے لئے محرکات ہوتے ہین انسان نظر ڈالکر دیکھے کہ اس نے کیا بنایا ہے اور اسکی عمر کا کیا حال ہے دیگر گذشتگان پر نظر ڈالے پھر انسان کا دل لرزان و ترسان ہوتا ہے۔ جو شخص دعوے سے کہتا ہے کہ مین گناہ سے بچتا ہون وہ جھوٹا ہے جہان شیرینی ہوتی ہے وہان چیونٹیان ضرور آتی ہین اسی طرح نفس کے تقاضے تو ساتھ لگے ہی ہین ان سے نجات کیا ہو سکتی ہے خدا کے فضل اور رحمت کا ہاتھ نہ ہو تو انسان گناہ سے نہین بچ سکتا نہ کوئی نبی نہ ولی اور نہ ان کے لئے یہ فخر کا مقام ہے کہ ہم سے گناہ صادر نہین ہوتا بلکہ وہ ہمیشہ خدا کا فضل مانگتے تھے اور نبیون کی استغفار کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ خدا کے فضل کا ہاتھ ان پر رہے ورنہ اگر انسان اپنے نفس پر چھوڑا جاوے تو وہ ہرگز معصوم اور محفوظ نہین ہو سکتا **اللھم باعد بینی و بین خطایای**۔ اور دوسری دعائین بھی استغفار کے اس مطلب کو بتلاتی ہین عبودیت کا سِر یہی ہے کہ انسان خدا کی پناہ کے نیچے اپنے آپ کو لے آوے جو خدا کی پناہ نہین چاہتا ہے وہ مغرور اور متکبر ہے +

۱۶ الغایت ۱۷ جون سنہ ۱۹۰۳ء

کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہین ہے حضرت اقدس بفضل خدا تمام جماعتون مین شامل ہوتے رہے مورخہ ۱۷ جون کو مغرب کے وقت چونکہ سخت آندھی چل رہی تھی اور ایک انسان کا سیدھا قبلہ رخ کھڑا ہونا بھی محال ہو رہا تھا اس لئے حضرت اقدس شامل جماعت نہ ہو سکے +

۱۸-جون سنہ ۱۹۰۳ء

پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور سوائے ظہر کی مجلس کے دوسری مجلسون مین کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہین ہوا +

ظہر

ہمارے مخدوم مولانا عبد الکریم صاحب جو کہ عرصہ قریب پانچ سال سے حضرت اقدس کے مبارک قدمون مین جاگزین ہین ان کو ایک شادی کی تقریب پر شمولیت کے واسطے ایک دو احباب سیالکوٹ سے تشریف لائے تھے مگر خدا تعالے نے جو عشق اور محبت مولوی صاحب کو حضرت اقدس ع کے ساتھ عطا کیا ہے وہ ایک پل کے واسطے بھی ان مبارک قدمون سے جدائی کی اجازت نہین دیتا بلکہ اسکا اثر یہ ہے کہ جب کوئی احمدی بھائی قادیان آکر پھر رخصت طلب کرتے ہین تو مولوی صاحب کی ان کو یہی نصیحت ہوتی ہے کہ اس مقام کو اتنی جلدی نہ چھوڑو دیکھو تمہارے اوقات دنیاوی کاروبار مین کسقدر گذرتے ہین اگر اسکا ایک عشر عشیر بھی تم دین کے واسطے یہان گذارو تو تم کو پتہ لگے۔ اور آنکھ کھلے کہ یہان کیا ہے جو ہمین ایک پل کے واسطے علیحدہ نہین ہونے دیتا۔ غرضیکہ مولوی صاحب موصوف نے سیالکوٹ جانیسے انکار کیا اور وہی بات اسوقت حضرت اقدس کے سامنے پیش ہوئی۔ حضرت اقدس نے فرمایا

کہ اس مقام کو خدا تعالے نے امن والا بنایا ہے اور

متواتر کشوف والہامات سے ظاہر ہوا ہے کہ جو اسکے اندر داخل ہوتا ہے وہ امن مین ہوتا ہے تو اب ان ایام مین جبکہ ہر طرف ہلاکت کی ہوا چل رہی ہے اور گو کہ طاعون کا زور اب کم ہے مگر سیالکوٹ ابھی تک مطلق اس سے خالی نہین ہے اس لئے اس جگہ کو چھوڑ کر وہان جانا خلاف مصلحت ہے +

آخر کار تجویز یہ قرار پائی کہ جن صاحب کی شادی ہے وہ اور لڑکی کیطرف سے اسکا ولی ایک شخص وکیل ہو کر یہان قادیان مین آجاوین اور یہان نکاح ہو۔ حضرت صاحب کی دعا بھی ہوگی اور خود مولوی عبدالکریم صاحب کیا بلکہ حضرت اقدس ع بھی اس تقریب سے نکاح مین شامل ہوجاوینگے +

کیا اچھا ہو کہ کل احمدی احباب اس تجویز پر عملدرآمد کرین اور جب کبھی کسی کا نکاح ہونا ہو اور خداتعالے نے انکو استطاعت دی ہو کہ سفر خرچ برداشت کرکے یہان پہونچ سکین تو وہ نکاح یہان قادیان ہی مین ہوا کرے۔

جس لڑکے کے رشتہ کی یہ تقریب تھی اسکا رشتہ اول ایک ایسی جگہ ہوا ہوا تھا جو کہ حضرت کی بیعت مین نہین تھے اور جب یہ رشتہ قائم ہوا تھا تو اسوقت لڑکا بھی شامل بیعت نہ تھا۔ جب لڑکے نے بیعت کی تو لڑکی والون نے اس لئے لڑکی دینے سے انکار کر دیا کہ لڑکا میرزائی ہے۔

اس ذکر پر حضرت اقدس نے فرمایا

کہ اول اول یہ لوگ ایکدوسرے کو کافر کہتے تھے۔ سنی وہابیون کی اور وہابی سنی کی تکفیر کرتا تھا مگر اب اسوقت سب نے موافقت کرلی ہے اور سارا کفر اکٹھا کرکے گویا ہم پر ڈالدیا ہے +

بقیہ کارروائی افتتاحی جلسہ تعلیم الاسلام کالج قادیان

تقریر دلپذیر حضرت حکیم نورالدین صاحب سلمہ الرحمن

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۲ صفحہ ۱۷۱

لتنبئنہم بامرہم ہذا کی صدا یوسف کے کان مین پڑی۔ اسی سے سوچو کہ جب خدا کا فضل ساتھ ہوتا ہے تو کوئی دشمن ایذا نہین پہونچا سکتا۔ کس طرح کا جاہ وجلال اور بحالی یوسف کو ملی۔ اور سب سے عجیب بات یہ کہ ان بھائیون کو آخر کہنا پڑا ان کنا لخاطئین اسکا جواب یوسف ع نے دیا لاتثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم یہ اللہ پر یقین کا نتیجہ تھا۔ تم بھی اللہ پر کامل یقین کرو اور ان دعاؤن کے ذریعہ جو کہ دنیا کی مخالفت مین سپر ہین۔ فضل چاہو۔ کتاب اللہ کو دستورالعمل بناؤ تاکہ تمکو عزت حاصل ہو۔ باتون سے نہین بلکہ کامون سے اس کتاب کے تابع اپنے آپ کو ثابت کرو۔ ہنسی۔ تمسخر ٹھٹھا ایذا۔ گالی یہ سب اس کتاب کی تعلیم کے برخلاف ہے جھوٹ سے لعنت ہے۔ تکلیف اور ایذا دینے سے ممانعت اور لغو سے بچنا اس کتاب کا ارشاد ہے صوم اور صلوۃ اور ذکر وشغل الہی کی پابندی اسکا اصول ہے +

تمہاری تربیت کی ابتدائی حالت ہے۔ اور اگرچہ تربیت کرنے والے اس قابل نہین ہین کہ تمکو اعلے منازل تک پہونچاوین۔ مگر کوئی کمزوری اور نقص اگر انتظام مین ہے تو اس کی اصلاح تمہارے ہی ہاتھ مین ہے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے وکذالک نولی بعض الظالمین بعضہم بما کانوا یکسبون۔ یعنے اسی طرح ہم ظالمون پر ظالمون کو ولی کرتے ہین تاکہ اپنے اعمال کا نتیجہ بھگتین پھر فرماتا ہے۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتے یغیروا ما بانفسہم۔ پس اپنی اصلاح مین لگو کہ مصلح تمہارا متولی اللہ تعالے تم کو توفیق دیوے کہ فضل خدا کا سایہ نصیب ہو۔ اس کی کتاب تمہارا دستورالعمل ہو کر زمین پر عزت سے زندگی بسر کرو۔ دنیا کے لئے کمال نور اور ہدایت ہوجاؤ۔ اپنی کمزوریون کے لئے دعا کرو ...... اور کوشش کرو کہ یوسف ع کی طرح بن جاؤ +

یہ تقریر فرماکر حضرت مولانا حکیم صاحب کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔ اور مدرسہ تعلیم الاسلام کے مدرس جناب مولوی مبارک علی صاحب اور مولوی عبداللہ صاحب کشمیری نے باری باری ذیل کی نظمین پڑھین +

بعد اختتام نظم جناب ڈائرکٹر صاحب نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ خدا کے فضل و احسان سے افتتاح کالج کی رسم ادا ہوچکی ہے اور اس خوشی مین آج مدرسہ کو رخصت دیجاتی ہے۔ اس کے بعد دعا کی گئی اور جلسہ برخاست ہوا +

نظم

(از مولوی مبارک علی صاحب)

مرا سزد کہ بنازم بہ بخت بیدارم
کہ آفرید مسلمان مرا خدائے جہان
درین زمانہ بہ بخشید خلعت ہستی
کہ دارد آن شرف بعثت مسیح زمان
فزون تر از ہمہ جود وعطا ہمین کرمے
کہ پیش روے جبیبم شگفتہ دل خندان
نہ از لیاقتم این است ونے زخوبی من
کہ دست رحمت ایزد کشیدم از احسان
بپائے بوسی آن دلستان مرا آورد
بعز معرفت حق نواختم شادان
بر آستانۂ دولت سراسر افگندم
چو دیدم از سر طارم خورشید درخشان
عطا نمود مرا منصبے بمدرسہ اش
نشاند بر سر کرسی بجملہ استادان
مبارک است پئے افتتاح این کالج
کہ برکشاد خدایش میان دارامان
سزد کہ گویمش اکنون کمال گاہ علوم
بجا است گر شمرم جنتش پے صبیان
ہزار رفعت و برکت نصیب او بادا
کہ ہست بانی وحامیش مرسل یزدان
خجستہ منزل وفرخ نژاد وخوش محضر
جناب خان معظم امیر والا شان
باہتمام ونظامش بعزم دل پرداخت
فزود رونق ورنگ بہار این بستان
چو فکر از پئے سال کشادنش کردم
بگفت ہاتف غیبم بگوش دل غفران

۱۳۲۱

دیگر

(از مولوی عبداللہ صاحب)

بحر رجز۔ مستفعلن مفاعلن مستفعلن مفا۔ دوبار عربی مین یہ مسدس استعمال ہوا ہے فارسی مین اس طرح حضرت مسیح ع نے استعمال فرمایا ہے

وقت بہار و موسم شادی فرا رسید
از روے پاک میرزا صبح صفا دمید

روئے جہان تیرہ منور شدہ ازو
در باغ ما زکوئے او باد صبا وزید
از قسمت فرخندہ وز سعادت ازل
صد شکر حق کہ اینچنین نوبت بمارسید
اے دل بگو کہ اینچنین ایام و این امام
بر روئے این جہان عیان جزما گو کہ دید
چون این منہ صداقت اسلام شد عیان
پس جان ما ز پنجۂ ابلیس ہم رہید
از چشمہائے خویش نور حق بدیدہ ایم
این گوشہائے ما ندائے ایزدی شنید
پس صد سلام بر تو بادا اے امام ما
آنکس چہ دید در جہان کہ روئے تو ندید
صد آفرین جماعت دار العلوم را
کو پردۂ جہالت عالم عیان درید
این کالج وجماعت مہدی چو گلشنے
بر سطح این زمین عیان باغ ارم دمید
کسر صلیب و کشتن دجال کینہ ور
زیر سپہر نیلگون آمد از و پدید
یارب چنان بکن کہ این دار العلوم ما
باشد نشان حق تعالے زبہر دید
این فوج نو بتاج سرخ و باکمال دین
باشد بزیر آسمان جماعتِ سعید۔

خط وکتابت

ذیل کی خط وکتابت مین دو عظیم الشان مسائل
حضرت اقدس مسیح دوران سے پوچھے گئے ہین
اور حضرت اقدس نے انکا جواب بھی بذریعہ
تحریر کے دیا ہے جس کی نقل درج اخبار کیجاتی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت بحضور فیضگنجور جناب مسیح موعود ومہدی مسعود امام آخر الزمان حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب سلمہ الرحمٰن ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ خاکسار حضور علیہ السلام کو پورے یقین سے مسیح موعود ومہدی مسعود مانتا ہے۔ آج کل کے زمانہ مین میری ناقص رائے مین کبھی یہہ بات نہین آسکتی کہ حضور کا ہم پایہ کوئی انسان ہو سکے + میرا دل پوری پوری تسکین پکڑ گیا ہے کہ حضور اپنے دعوے مین بالکل سچے ہین حضور کے چہرہ مبارک سے ظاہر ہو رہا ہے کہ آنجناب سچے مسیح موعود ہین مگر صرف دو ابتلا درپیش ہین انکو جناب رفع کر دیوین تو حضور علیہ السلام کی نہایت ہی مہربانی ہوگی ۔ مین اس لائق نہین کہ جناب پر کوئی سوال کرون مگر یہ جو میرے دل مین آیا ہے شاید کوئی شیطانی خیال ہی ہو ۔ حضور کی پردرشر سے دفع ہو جاوے ۔ شیطان مردود سے یہ عاجز ہر وقت پناہ مانگتا ہے مگر پھر بھی انسان ہے اور یہ دشمن ہے ظاہر ۔ جناب من جو ابتلا مین نے لکھے ہین وہ یہ ہین

(۱) جو لوگ حضور علیہ السلام کو مسیح موعود نہین مانتے اور کم وبیش بھی نہین کہتے اور جو نبی علیہ السلام کو برحق رسول (نعوذ باللہ) نہ مانتے تھے وہ تو دوزخ مین رہین گے کسی کو اس سے تو انکار نہین ۔ اب جو لوگ آنجناب کو مسیح موعود نہین جانتے کیا وہ بھی ابدالآباد دوزخ مین رہین گے +

(۲) دوسرا یہ ہے ۔ آنجناب کا ایک الہام براہین احمدیہ مین درج ہے وہ اچھی طرح تو مجھے یاد نہین رہا مگر اتنا یاد ہے کہ ربنا عاج ۔ عاج کے معنے عاجی کئے ہین اور لکھا ہے اسکے معنے مجھے اللہ تعالے نے ابھی تک نہین سمجھائے ۔ اب اس مین عرض یہ ہے کہ کوئی ایسا ثبوت ہو ۔ نبی علیہ السلام پر کوئی آیت نازل ہوئی ہو اور پیغمبر علیہ السلام نے یہ فرمایا ہو کہ اسکے معنے ابھی تک مجھے نہین سمجھائے گئے + والسلام

خاکسار م ۔ ب مورخہ ۵/۴ ۱۹۰۳ء

جواب حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

(۱) امر اول کا یہ جواب ہے کہ نصوص حدیثیہ اور قرآنیہ سے ثابت ہے کہ جو شخص خدا اور رسول کے وصایا اور احکام کی سرکشی کریگا وہ قیامت کو قابل مواخذہ ہوگا ۔ اور مجرمون مین شمار کیا جائیگا ۔ قال اللہ تعالے + اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم اور دوسری جگہ فرماتا ہے ۔ فانذرتکم نارًا تلظّٰی + لا یصلٰھا الّا الاشقی الذی کذّب وتولّٰی اور فرمایا ومن اظلم ممن افترٰی علی اللّٰہ کذبًا او کذّب باٰیتہٖ + اور پھر فرمایا ۔ تلفح وجوھھم النّار وھم فیھا کالحون + الم تکن اٰیتی تتلٰی علیکم فکنتم بھا تکذبون + پس مسیح موعود کا آنا خدا اور رسول کیطرف سے ایک خبر دی گئی تھی اور اطاعت کیلئے وصیت تھی اس سے انکار کوئی موجب مواخذہ نہ ہو ۔ ایسا ہی حدیثون مین ہے کہ مسیح اور مہدی جب ظاہر ہوگا تو ہر ایک کو چاہیئے کہ اس کی طرف دوڑے اگرچہ گھٹنون کے بل جانا پڑے اور آیا ہے کہ جو شخص اسکو تسلیم اور قبول نہین کریگا تو خدا اس سے مواخذہ کریگا اور آپ کا یہ استفسار کہ خدا تعالے جو کچھہ کسی نبی یا رسول پر الہام کرتا ہے اسکے معنے کھولدیتا ہے ۔ ایسا دعوے تو قرآن کے برخلاف ہے ۔ اللہ تعالے قرآن مین صاف فرماتا ہے کہ بعض آیات بینات ہین جن مین تصریح کی گئی ہے اور بعض متشابہات ہین جن کی حقیقت کسی پر کھولی نہین گئی ۔ ایسا ہی مقطعات قرآنی ہین ۔ اور احادیث سے ثابت ہے کہ بعض آیات کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فلان وقت فلان آیت کے معنے مجھ پر کھلے پہلے معلوم نہ تھے اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف مین بے شمار عجائبات ہین جو وقتًا فوقتًا ظاہر ہونگے ۔ ان تمام آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی بھی بموجب آیت لاعلم لنا الا ما علمتنا ۔ ایک حد تک کتاب اللہ کا علم رکھتے تھے نہ کہ خدا کی برابر ۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۔

جواب المجوب

(از م ۔ ب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت بحضور فیض گنجور جناب مسیح موعود ومہدی مسعود امام آخر الزمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ الرحمٰن ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ (۱) جناب من یہ جو حضور نے تحریر فرمایا ہے کہ جو شخص خدا ورسول کی تابعداری نہین کریگا اسکو اللہ تعالے قیامت کے دن مواخذہ کرے گا کیونکہ وہ قابل مواخذہ ہے یہ تو میرے سوال کا جواب نہین ہے کیونکہ مثلًا ایک شخص اللہ تعالے کو واحدہٗ لاشریک جانتا ہے اور محمد علیہ السلام کو برحق رسول مانتا ہے ۔ قرآن پڑھتا ہے صوم وصلوٰۃ ادا کرتا ہے یعنے اکثر حکم اللہ اور رسول کے مانتا ہے ۔ اور ان پر عمل کرتا ہے مگر وہ کم بخت زانی ہے یہ اس مین بڑا بھاری قصور ہے کیا آپ اس شخص کے حق مین یہ فرما سکتے ہین کہ یہ شخص ہمیشہ ابدالآباد دوزخ مین رہے گا کیا اس گناہ کے بدلہ کافرون کی طرح ہمیشہ دوزخ مین رہے گا ۔ اگر اس شخص کو خدا ابدالآباد دوزخ مین رکھیگا تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بندہ اللہ کا بچیگا

اور تو سب دوزخ مین جائینگے- میرا تو سوال یہ تھا کہ وہ کافر ہے یا مسلم +

(۲) یہ جو حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ تمہارا دعوےٰ قرآن شریف کے برخلاف ہے اور حضور علیہ السلام فرماتے ہین کہ بعض آیات بینات ہین جن مین تصریح کیگئی ہے اور بعض متشابہات ہین جس کی حقیقت کسی پر کھولی نہین گئی خدا تعالےٰ فرماتا ہے مایعلم تاویلہ الا اللہ + والراسخون فی العلم- اللہ تعالےٰ تو اس طرح فرماتا ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہین کہ متشابہات کی حقیقت کسی پر کھولی نہین گئی- اس بات کو مین نہین سمجھ سکتا ذرا کھولکر فرما دین- نیز ایسا ہی مقطعات قرآنی ہین- مگر مین عرض کرتا ہون کہ جسوقت جبریل علیہ السلام مقطعات لایا مثلاً کہا کہ الف -ل- م- تو پیغمبر صاحب نے فرمایا فہمتُ یا اخی جبرئیل- آگے آپ نے لکھا ہے- کہ بعض آیات ایسی ہین کہ ان کے بارہ مین پیغمبر صاحب نے خود فرمایا ہے کہ اسکے معنے مجھ پر کھولے نہین گئے- حضور نے اس کی کوئی دلیل تحریر نہین فرمائی سوائے اس بات کے اور یہ فرمایا ہے کہ پیغمبر صاحب (بموجب آیت لاعلم لنا الّا ما علمتنا) ایک حد تک کتاب اللہ کا علم رکھتے تھے- اس بات کی دلیل جو آپ نے لکھی ہے کہ پیغمبر صاحب کو کتاب اللہ کا علم کلی نہین تھا- یہ وہ آیت ہے جو فرشتون نے آدم کے حق مین بولی تھی- والسلام- (م- ب- تریل قادیان)

حضرت اقدس کا مفصل جواب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ- پہلے سوال کی نسبت میرا صرف یہ مطلب تھا کہ جو شخص قال اللہ قال الرسول سے سرکشی کریگا وہ ضرور قابل مواخذہ ہوگا- پس جبکہ خدا تعالےٰ اور اسکے رسول نے صریح اور صاف لفظون مین خبر دی ہے کہ اسی امت سے مسیح موعود ہوگا اور وعید کے طور پر فرمایا ہے کہ جو شخص اسکو اپنا حکم نہین ٹھہرائیگا وہ عذاب اور مواخذہ الٰہی کا مستحق ہوگا- تو پھر کون دانا اس سے انکار کر سکتا ہے کہ مسیح موعود کو نہ ماننا موجب سخط اور غضب الٰہی اور خدا اور رسول کی نافرمانی ہے- رہی یہ بات کہ ایسا شخص جو نماز پڑھتا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہے وہ مسیح موعود کے نہ ماننے سے ایماندار ہے یا کافر- اسکا جواب یہی ہے کہ خدا کے احکام مین سے کسی حکم کو بھی نہ ماننا موجب کفر ہے جو شخص مثلاً نماز پڑھتا ہے مگر کہتا ہے کہ چوری کرنا اور زنا کرنا اور شراب پینا اور جھوٹ بولنا اور سُور کھانا اور خون کرنا کچھ گناہ نہین ہے وہ کافر ہے کیونکہ اس نے خدا تعالےٰ کے احکام کی تکذیب کی اور ان سے انکار کیا- زنا کرنا اور شراب پینا وغیرہ معاصی موجب کفر نہین ہین وہ سب گناہ ہین- مگر ان بدکاریونکو حلال ٹھہرانا موجب کفر ہے پس اسی طرح مسیح موعود سے انکار کرنا اسوجہ سے کفر ہے کہ اس مین خدا اور رسول کے وعدہ اور متواتر پیشگوئی سے انکار ہے یہ ایسا مسئلہ ہے کہ ہر ایک مسلمان جو ادنے علم بھی رکھتا ہو اس سے واقف ہے- خدا کے حدود کو توڑنا کافر نہین کرتا بلکہ فاسق کرتا ہے مگر خدا کے قول کے برخلاف بولنا کافر کرتا ہے اس سے کسی کو بھی انکار نہین اور امر دوم بھی صاف ہے- اسلام مین کوئی ایسا فرقہ نہین جسکا یہ عقیدہ ہو کہ نبی کا علم خدا کے علم کے موافق ہوتا ہے یا خدا پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے کلام کے تمام حقایق دقایق نبی کو سمجھا دے تا اُن جسقدر حصہ کلام الٰہی کا تبلیغ کیلئے ضروری ہے وہ تو نبی کو سمجھایا جاتا ہے اور جو ضروری نہین اسکا سمجھانا ضروری نہین یعقوب ؑ کو چالیس برس تک باوجود متواتر دعاؤن کے خبر بھی نہ ہوئی کہ یوسف کہان ہے اور پہلی کتابون مین لکھا تھا کہ جب تک الیاس نبی نہین آئیگا عیسے ابن مریم نہین آئیگا اور کسی نبی کو خبر نہ ہوئی کہ الیاس سے مراد اسکا مثیل ہے جب حضرت عیسے علیہ السلام آئے اور ان پر اعتراض کیا گیا کہ الیاس نبی تو اب تک آسمان سے نہین آیا تم کس طرح آگئے تب خدا سے اطلاع پاکر انہون نے جواب دیا کہ الیاس سے مراد یحیٰؑ نبی ہے- اسی کو الیاس سمجھ لو- اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو حدیبیہ کے سفر مین خبر نہ ہوئی کہ ہم اس سفر مین ناکام رہینگے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وحی ہوئی کہ پتھریلی اور کھجورون والی زمین ان کی ہجرت گاہ ہوگی- پس آپ نے سمجھنے مین غلطی کھائی اور خیال کیا کہ وہ یمامہ ہے حالانکہ وہ مدینہ تھا- ایسا ہی لکھا ہے اور غالباً تفسیر معالم مین بھی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی :- وان یروا آیۃً یعرضوا ویقولوا سحرٌ مستمر + تو آپ نے فرمایا کہ اسکے معنے مجھے معلوم نہین اور مقطعات کے معنون مین آپ کی طرف سے کوئی قطعی اور یقینی دلیل مروی نہین اگر آپ کو انکا علم دیا جاتا تو ضرور آپ فرما دیتے ماسوا اس کے مین خدا تعالےٰ کیطرف سے علم پاتا ہون مجھے خدا تعالےٰ کیطرف سے بھی معلوم ہے کہ خدا پر حق واجب نہین کہ ہر ایک بات نبی کو سمجھا دے اس کا اختیار ہے کہ بعض امور کو کسی وقت تک مخفی رکھے دیکھو اُحد اور حُنین کی لڑائی مین کیسے کیسے ابتلا پیش آئے اگر اللہ تعالےٰ پہلے سے اپنے نبی کو سمجھا دیتا تو کیون وہ ابتلا پیش آتے جو شخص نبی کا علم خدا تعالےٰ کے علم کیطرح غیر محدود سمجھتا ہے یا خدا تعالیٰ پر واجب سمجھتا ہے کہ ہر ایک امر اور ہر ایک مخفی حقیقت نبی کو بتلا دے وہ گمراہ ہے اور قریب ہے کہ اس گمراہی پر اصرار کرکے کافر ہو جاوے ہان جسقدر عقائد اور اعمال اور حدود کی تعلیم کے متعلق امور ہین جو انسانون کے لئے مدار نجات ہین وہ نبی کو بتلائے جاتے ہین تا امت اور خود نفس اسکا ان احکام سے محروم نہ رہے ایسے جاہلانہ خیالات سے توبہ کرو کہ ایمان ایک نازک چیز ہے- خبیث فرقہ نصارے کا اسی سے گمراہ ہوگیا کہ انہون نے حضرت عیسے کے بارہ مین اطراء کیا اور صفات مین خدا تعالےٰ کے برابر ٹھہرا دیا انبیاءؑ خدا تعالےٰ کے عاجز بندے ہین- اسی قدر علم رکھتے ہین جو خدا تعالےٰ سے پاتے ہین ایسا انسان سخت جاہل بلکہ خبیث اور ناپاک طبع ہے جو خیال رکھتا ہے کہ ہر ایک ضروری غیر ضروری امر کا علم انبیاء کو دیا جاتا ہے نہین بلکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وان من شیءٍ الّا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الّا بقدرٍ معلوم ٭ یعنے ہمارے پاس ہر ایک چیز کے خزانے ہین مگر ہم بقدر معلوم زمین پر اتارا کرتے ہین- والسلام + اب مین نے صاف صاف لکھدیا ہے مجھ کو فرصت نہین ہے کہ اس تفصیل کے بعد وقت ضائع کرون اگر مادہ فہم کا ہے تو خود سمجھ لو ورنہ خیر + (غلام احمد)

عالم خواب

آج کل اکثر لوگ اس امر کے قایل نہین ہین کہ خواب بھی کوئی شے ہے کہ جس سے ہستی باری تعالےٰ پر کوئی دلیل پیدا ہو سکتی ہے بلکہ ان کا یہ خیال ہے کہ انسان کے اپنے ہی خیالات اسے متمثل ہوکر نظر آجاتے ہین اور دلیل اسپر یہ لاتے ہین کہ اکثر خوابات کے نظارے انہی اشیاء یا آدمیون سے تعلق رکھتے ہین جن کی شناسائی یا جن کا علم خواب بین انسان کو ہے مگر ہم ذیل مین ایک مراسلت مفتی محمد صادق صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کی اور دوسری مراسلت میان محمد نظام الدین ساکن حیدرآباد دکن کی درج کرتے ہین اور جو لوگ خواب کی فلاسفی کے قائل نہین ہین ان سے سوال کرتے ہین کہ وہ بتلا دین کہ اگر خواب کے نظارے ہمیشہ خواب بین کے علم اور مشاہدہ شدہ امور کی نسبت ہی ہوا کرتے ہین تو یہ دونون اصحاب جو کہ ایک دوسرے کے نام اور جائے مقام سے بالکل ناواقف ہین ایک ہی شب ایک ہی وقت مین کس طرح ایک تو خواب مین حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا ثبوت دیکھتا ہے دوسرے کو

اس شخص کا نام اور پتہ بتلایا جاتا ہے حالانکہ دونوں کا کسی قسم کا تعارف آپس میں نہیں ہے - وہ خط یہ ہیں +

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - ۴ - مئی سنہ ۱۹۰۳ء کی رات کو سوتے ہوئے یہ الفاظ میری زبان پر آئے جیسا کہ کسی کا پتہ بتایا جاتا ہے -

آصف آباد
مسجد سلطان روم
نظام الدین محمد زیرک خان

آخری نام کی نسبت اب ایسا ہی یاد پڑتا ہے کہ اسکی جزو پہلے نظام الدین ہی تھی پھر چند سکینڈ کا وقفہ ہوا اور پھر دوسرا نام زبان پر آیا اسواسطے مجھ کو نام میں کچھہ شبہ رہا مگر اغلب ایسا ہی تھا جیسا کہ لکھا گیا ہے - صبح کو میں نے یہ خواب کئی دوستوں کے سامنے ذکر کیا پھر حضرت مسیح ۲ کی مجلس میں بھی عرض کیا - آپ نے فرمایا کہ اس شخص کا کچھہ تعلق ہوگا (ٹھیک الفاظ تو یاد نہیں رہے مگر ایسا ہی مطلب تھا -) اب میں حیران تھا کہ الٰہی یہ کیا ماجرا ہے - اخبار البدر اور اخبار الحکم مورخہ ۱۵ مئی سنہ ۱۹۰۳ء اور مورخہ ۷ مئی سنہ ۱۹۰۳ء میں بطور استفسار کے یہ خواب شایع کیا گیا - بعض دوستوں کی رائے سے یہ قرار پایا کہ ایک کارڈ اس پتہ پر بھیجدیں شاید کسی کو ملے اور کچھہ راز معلوم ہو - جغرافیوں اور ڈاکخانہ کی کتابوں میں کہیں آصف آباد کا پتہ نہ ملا مگر توکلاً علی اللہ اسی دن ایک جوابی کارڈ لکھکر اس پتہ پر روانہ کیا گیا - کارڈ کا مضمون صرف اتنا تھا کہ اگر آپ کو یہ کارڈ ملے تو جواب سے جلد سرفراز فرماویں اس میں کچھہ راز ہے مفصل حالات سے پھر اطلاع ہوگی دوسرے دن یعنے ۵ - مئی سنہ ۱۹۰۳ء کو ایک اور کارڈ جو جوابی نہ تھا اسی پتہ پر ڈاک میں ڈالا گیا مگر اس کارڈ میں میں نے اپنا خواب بھی لکھدیا تاکہ مکتوب الیہ نا معلوم کو اس ناگہانی خط و کتابت کا سبب بھی معلوم ہو - ایک ماہ تک ان دونوں کا پتہ کچھہ نہ آیا اور نہ اخبار کا کچھہ جواب ملا میں اور بعض دوست اسی خیال میں تھے کہ اس نام کا شہر ایران یا روم میں ہوگا چنانچہ ایران میں ایک دوست عبد اللہ عرب کے نام بھی خط لکھا گیا ۸ - جون کو دوسرا کارڈ جس میں خواب درج تھا بہت سے مختلف مقامات سے ہوکر میرے پاس واپس آیا کہ مکتوب الیہ کا پتہ نہیں ملتا اس کارڈ پر ڈاکخانہ کی اٹھارہ مہریں لگی ہوئی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل ڈاکخانہ نے مکتوب الیہ اور اسکے شہر کی تلاش میں بہت کوشش کی ہو گر پتہ نہیں ملا - تب یہ خیال پختہ ہوگیا کہ یہ شہر آصف آباد ہندوستان میں نہیں ہے کہیں اور تلاش کرنا چاہیے مگر ۱۰ جون سنہ ۱۹۰۳ء کو پہلا کارڈ جس میں خواب درج نہ تھا اس کا جواب حیدرآباد سے ایک صاحب محمد نظام الدین ساکن آصف نگر نے دیا کہ آپ کا کارڈ ملا ہے بہ سبب علالت طبع جواب نہیں دیسکا اوسکے بعد تیسرے دن یعنے ۱۲ - جون انہیں صاحب کیطرف سے ایک ملفوف خط ملا جس سے معلوم ہوا کہ یہ آصف نگر کے رہنے والے اور حال میں سیف آباد میں مقیم ہیں غالباً انکے اصلی وطن اور موجودہ قیام ہر دو کا پتہ آصف آباد کے لفظ میں مجھے بتلایا گیا اور وہ اس شب مسجد قطب شاہی میں شب باش تھے - جس شب میں نے خواب دیکھا اور یہ مسجد مجھے مسجد سلطان روم کے نام سے بتلائی گئی انکا اصلی نام نظام الدین ہی ہے اور محمد زیرک خان غالباً اللہ تعالیٰ کیطرف سے ان کی بعض خوبیوں کا اظہار ہے - ان کا خط بعینہ نیچے درج کرتا ہوں کیونکہ مجھے جو القا ہوا اور ان کا خواب ہر دو ایک ہی وقت یعنے ۴ - مئی سنہ ۱۹۰۳ء کے تھے - اور میں انسے اور وہ مجھ سے محض نا واقف تھے - یہ سارا معاملہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوۃ والسلام کی مسیحیت و ہدایت و خلافت کے واسطے ایک عجیب دلیل اور نشان ہے - اور خواب کی حقیقت کے منکرین کے واسطے سوچنے اور غور کرنیکا مقام ہے + فقط -

مکرم و مخدوم جناب مفتی محمد صادق صاحب سلمہ الرحمن

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - میں اپنے پروردگار اور اس کے برگزیدہ نبی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و سلم کی قسم کھا کر آپ کی گرامی خدمت میں یہ رویائے صادقہ تحریر کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ آپ مراسلہ کو اخبار میں درج فرمادینگے فقط - راقم محمد نظام الدین ساکن کوچہ ہنومونٹ روڈ مدراس حال مقیم حیدرآباد دکن سیف آباد بتاریخ ۴ - مئی سنہ ۱۹۰۳ء رات کے دو بجے بعد تہجد ادا کرنے کے مسجد قطب شاہی واقع سیف آباد میں میں سو رہا تھا اور یہ رویائے صادقہ مجھ پر ظاہر ہوا - مسجد کے ممبر پر حضرت رسول خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و سلم تشریف فرما ہیں اور بہت سے پیغمبرین اور اولیاء عظام دست بستہ استادہ ہیں - رسول خدا کی زبان مبارک سے کچھ آیات عربی سنائی گئیں - اور تمامی سامعین نے مرحبا یا رسول اللہ کہنا شروع کیا - پس حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ و سلم نے ممبر سے نیچے تشریف فرما ہو کر ایک شخص کا ہاتھ پکڑکر ارشاد فرمایا - اے ناظرین تم اس شخص کو جانتے ہو - تمامی پیغمبران اور اولیاء کرام نے دست بستہ عرض کی - یا رسول اللہ یہ خدا کا فرستادہ ہے اور مسیح موعود کے نام سے منجانب اللہ مقرر ہوا ہے ہم لوگ اسکے تمامی احکام کے مقتدی ہیں اتنے میں حضرت رسول خدا نے بآواز بلند یوں ارشاد فرمایا - میرا باطنی وجود مرزا غلام احمد مسیح موعود کے رنگ میں ظاہر ہوا ہے - میں جو آگے دنیا میں ظاہر ہوا تھا پوشیدہ طور سے ہوا تھا - اب جو ظاہر ہوا ہوں یہی میرا اصلی وجود ہے - رسالت کے ختم ہونے کی کنجی مرزا غلام احمد مسیح موعود کے ہاتھ میں دیدی ہے - اور خدائے تعالےٰ ..... ایک آسمانی نشان اسپر ظاہر کرنے والا ہے - جسکے سبب سے تمامی مشرکین و منافقین اسکے نابود ہو جائینگے - جو شخص اسپر ایمان لایا گویا وہ گذشتہ محمد پر ایمان لایا - جو شخص اسپر ایمان نہیں لایا - قیامت میں میں اسکا شافع نہیں ہونگا - میرزا غلام احمد مسیح موعود نے دست بستہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ و سلم سے یوں عرض کرنا شروع کیا - یا نبی اللہ میں نے آپ کی پیشین گوئیوں کو پورا کیا اور خدائے تعالےٰ کا کلام سنایا + لیکن مشرکین نے کچھہ فائدہ نہ اٹھایا - بلکہ ایذا رسانی کے درپے ہوئے رسول مقبول صلے اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا کیا تم نہیں جانتے جو ہم نے دنیا میں ان مشرکین و منافقین سے کسقدر صدمے سہے - اتنے میں تمامی لوگ گریہ و زاری کرنے لگے اور مرزا صاحب نے دست مبارک رسول مقبول صلے اللہ علیہ و سلم کے اپنے سر پر رکھ کر یہ اشعار باواز بلند پڑھنا شروع کئے اشعار یہ ہیں +

جانم فدا شود برہ دین مصطفےٰ
این است کام دل اگر آید میسرم

ہر تار و پود من بسر آید بعشق او
از خود تہی و از غم آن دلستان پرم

فقط

البدر

مراسلہ

ذیل کا مراسلہ منشی محمد اسمعیل صاحب نے لاڑکانہ ملک سندھ سے اس عرضداشت کی تائید مین ارسال فرمایا ہے جو کہ منشی احمد دین صاحب اپیل نویس کیطرف سے البدر نمبر ۲۰ مین شائع ہوچکا ہے۔ امید ہے کہ احمدی احباب اسپر عملدر آمد مین کوئی پہلو سعی کا فرو گذاشت نکرینگے +

برادرم مکرم جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ
بیشک جب البدر کو نظر انصاف سے دیکھا جاوے تو وہ ہماری جماعت کی موجودہ حالت کے نہایت ہی موزون ہے۔ جب ہم قیمت کیطرف خیال کرتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ فاضل ایڈیٹر نے اپنا منافع اپنے واسطے کچھ بھی نہین رکھا اور مضامین اور قیمت کیطرف خیال کر کے ہم رائے لگا سکتے ہین کہ وہ وقت عنقریب آجاویگا یہ مبارک پرچہ ہماری جماعت کے غریب سے غریب آدمی کے ہاتھ مین ہوگا۔ مجھے یاد ہے کہ جب پہلا پرچہ القادیان کے نام سے شائع ہوا تھا اور مجھے ایک مسافر کے ہاتھ سے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہم لوگون نے اسیوقت رائے لگادی تھی کہ یہ پرچہ تمام ضرورتون کو پورا کریگا۔ میرے خیال مین اس کی مشہوری پورے طور سے جماعت مین نہین ہوئی ہے۔ اگر احباب اس کی مشہوری کرین۔ تو اس کے خریدار پیدا ہوسکتے ہین چونکہ مین یہان سندھ مین پڑا ہون اور بوجہ غیر زبان یعنے اردو مین ہونے کے سندھی لوگ پڑھ نہین سکتے لیکن تاہم جو لوگ اردو جانتے ہین ان کو پرچہ دکھلاتا رہتا ہون اور ترغیب دیتا رہتا ہون خدا صاحب فضل کرے +
وہ نیا رسالہ بیشک عمدہ ہے مجھے بھی اس کے خریدارون مین شامل کرین اور رسالہ وی پی روانہ فرماکر قیمت وصول فرماوین۔ خدا صاحب آپکا مددگار ہو۔ آمین +
محمد اسماعیل احمدی۔

قادیانی مسافرون

کی سہولت کو مدنظر رکھ کر ایک دفعہ میرے دوست سید لعل شاہ صاحب برق احمدی پشاوری نے یہ تحریک کی تھی کہ البدر مین وقتاً فوقتاً ریل کا وقت درج کردیا جایا کرے تاکہ مسافرون کو آرام ہو۔ اس بات کو مفید عام جانکر خاکسار نے اب یہ انتظام کرلیا ہے کہ جب کبھی ریلوے اوقات مین تغیر ہوا کریگا تو انشاء اللہ اسکی اطلاع بذریعہ اخبار کے احمدی احباب تک پہنچا دیجایا کریگی +
مروجہ وقت جو ریلوے کا ہے وہ اب درج کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ چند دیگر مفید ہدایات سفر بھی لکھ دیجاتی ہین +
(۱) جو مسافر قادیان آنا چاہین ان کو چاہیئے کہ پٹھانکوٹ لائن پر جو سٹیشن بٹالہ ہے اسکا ٹکٹ خرید کرین +
(۲) لاہور سے شام کیوقت بٹالہ کو اور بٹالہ سے شام کے وقت لاہور کو جو ٹرین جاتی وہ براہ راست جاتی ہے۔ امرتسر مین گاڑی بدلنے کی ضرورت نہین ہے اور جو ٹرین صبح کو چلتی ہے اسکے مسافرونکو امرتسر کے سٹیشن پر تبدیل گاڑی کرنی پڑتی ہے +
(۳) جو مسافر رات کو بٹالہ پہونچین تو سٹیشن کے بالکل ساتھ ہی دو سرائے ہین وہان قیام کرین +
(۴) بٹالہ سے قادیان تک یکہ آتا ہے پورے یکہ کا کرایہ جس مین تین سواری ہون اکثر ایک روپیہ ہوتا ہے اور بعض وقت اس سے کم وبیش بھی۔ ایک سواری کا ۴ سے لیکر ۶ تک کرایہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی صاحب جو قادیان آنا چاہین کسی اور سٹیشن سے بٹالہ تک کا کرایہ یا اس اسٹیشن سے روانگی کا انسب وقت وغیرہ دریافت کرنا چاہین تو جوابی ٹکٹ ارسال کرنے پر ان کو حتے الوسع صحیح اطلاع دیدیجاوے گی۔ ذیل مین ضروری اسٹیشنون کے اوقات درج کئے جاتے ہین۔ اس نقشہ مین جو وقت لکھا گیا ہے اسکے سمجھنے کیلئے یہ جاننا ضروری ہے کہ ریلوے اوقات مین دن رات کے ۱۲-۱۲ گھنٹے شمار نہین ہوا کرتے بلکہ رات کے ایک بجے سے لیکر دوسری رات کے ۱۲ بجے تک ۲۴ تک شمار ہوتا ہے اسلئے ذیل کے اوقات مین جہان ۱۳ یا ۱۵ - ۲۲ گھنٹہ - علےٰ ہذا القیاس لکھی ہون تو اس سے ۱ یا ۳ یا ۱۰ بجے شام کی مراد ہوگی +

نقشہ اوقات

لاہور - امرتسر - بٹالہ

نام سٹیشن		ٹرین اول گھنٹہ منٹ	ٹرین دوم گھنٹہ منٹ	
لاہور	روانگی	۸ - ۱۰	۱۷ - ۴۵	۰
امرتسر	آمد از لاہور	۹ - ۵۷	۱۹ - ۱۵	۰
	آمد از دہلی	۱۰ - ۲۰	۱۸ - ۳	۳۳
	روانگی بٹالہ	۱۰ - ۳۵	۲۰ - ۱۰	۰
بٹالہ	آمد	۱۲ - ۱۰	۲۱ - ۴۸	۵۷

(۱) نوٹ۔ دوسری ٹرین جو کہ لاہور سے بٹالہ اور بٹالہ سے لاہور کیطرف شام کیوقت چلتی ہے اسکے مسافرونکو امرتسر مین گاڑی بدلنے کی ضرورت نہین ہے وہ براہ راست آتی ہین اور صبح کی ٹرینون مین مسافرونکو امرتسر مین گاڑی بدلنی پڑتی ہے +

بٹالہ - امرتسر - لاہور

نام سٹیشن		ٹرین اول	ٹرین دوم	
بٹالہ	روانگی	۸ - ۳۲	۲۰ - ۱۹	
امرتسر	آمد	۱۰ - ۸	۲۱ - ۲۵	
	روانگی لاہور کو	۱۰ - ۴۵	۲۱ - ۳۵	
	" دہلی کو	۱۱ - ۳۵	۲۲ - ۳۳	۲۴
لاہور	آمد	۱۱ - ۵۰	۲۳ - ۰	

(۲) نوٹ۔ لاہور سے بٹالہ تک کرایہ ریلوے درجہ اول ہے درجہ دوم عہ درجہ انٹرمیڈیٹ ۱۲؍۱ درجہ سوم ۱؍۰ امرتسر سے بٹالہ تک = درجہ اول عہ درجہ دوم ۱۲؍ درجہ انٹرمیڈیٹ ۶؍ درجہ سوم ۴؍ +

طبی نوٹ

بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق

سلسلہ کیلئے دیکھو البدر مطبوعہ ۱۲ جون نمبر ۲۱ صفحہ ۱۶۴ - کالم نمبر ۳

یہ اسطرح سے ہوتا ہے کہ کوئی بزرگ جو اس علم کا ماہر ہو وہ مریض کو حالت تنہائی مین بغیر دینے دوادارو کے اپنے سامنے بٹھلا کر خیالی قوت کے زور اور پختہ ارادہ سے متوجہ ہوکر مریض کے مرض کو دور کردیوے اور تا وقتیکہ صحت نہ ہو دو چار دس بیس دن گھنٹہ آدھ گھنٹہ یا دو گھنٹہ توجہ کرتا رہے اس توجہ کی برکت سے مریض جلد شفا پاتا ہے اور روز بروز صحت کیصورت نظر آتی ہے اور بخوبی اچھا ہوجاتا ہے اگر توجہ کرنیوالا ضبط خیال پر قادر اور اپنے کام مین مکمل ہو تو یہ علاج عجب فوائد اور کرامات ظاہر کرتا ہے اور سوائے شفا کے اور عجیب عجیب خوبیان دکھلاتا ہے مریض کے اخلاق مین تہذیب پیدا کرتا ہے۔ یاد الہی کا شوق بڑھتا ہے برائیون اور بد خلاقیون سے بیزاری دلاتا ہے +
(باقی آیندہ)

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
	باغو	بہالگو وال چک ۲۱	جھنگ
	اروڑا	״	״
	صدر دین	״	״
	الہی بخش	״	״
	کرم دین	״	״
	ہریا	״	״
	جیون	״	״
	پیراندتا	״	״
	خواجہ میران بخش	״	״
	خواجہ سکندر	״	״
	ڈاکٹر الہی بخش صاحب	راولپنڈی	راولپنڈی
	عبد العزیز صاحب	״	״
	محمد شیر احمد	״	״
	فتح محمد	ملتان	ملتان
	عبد الحکیم ولد شرف الدین	وزیرآباد	گوجرانوالہ
	سیف الرحمن ولد بوٹا	لودہانہ	لودہانہ
	شاہو ولد شونگی	اٹھوال	گورداسپور
	لبھو	״	״
	برکت علی ولد لبھو	״	״
	مسماۃ بڈہی	״	״
	برکت بی بی دختر لبھو	״	״
	فضلدین ولد ناہر	״	״
	علی بخش	״	״
	اللہ داد	״	״
	علی بخش ولد کرم الہی	״	״
	کرامت اللہ ولد الہی بخش	بٹالہ	گورداسپور
	میران بخش ولد بڈھا	״	״
	محمد شفیع	دہلی	دہلی
	بدہاوا ولد فقیر	شکرگڈھ	گورداسپور
	چوہدری شہاب الدین نمبردار	بالوکی بھگت	سیالکوٹ
	الہی بخش ولد ڈیڈو	״	״
	فیض عالم خان ولد شہابدین	״	״
	ابراہیم ولد حسن محمد	״	״
	علی محمد ״	״	״
	غلام محمد ״	״	״

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
	رکن الدین ولد نظام الدین	بالوکی بھگت	سیالکوٹ
	قاضی عبد الکریم صاحب	قلعہ صوبا سنگھ	״
	اللہ بخش ولد فتح محمد	״	״
	سزاوار خان	״	״
	پیر محمد ولد نعمت	״	״
	عبد اللہ خان طالبعلم	״	״
	باباحاکم دین	״	״
	کرم الہی	״	״
	عمر دین	״	״
	اللہ دتا ولد عمر دین	״	״
	محمد دین	״	״
	عبد الرحمن	״	״
	بوٹن	״	״
	عمر الدین ولد قادر بخش	״	״
	ابراہیم ولد محکم دین	״	״
	کریم بخش ولد بلندا	״	״
	عمر الدین ولد کریم بخش	״	״
	عظیم اللہ ولد بلندا	״	״
	حاکم خان ولد غلام محمد	״	״
	محمد خان ״	״	״
	کالے خان ولد علی محمد	״	״
	نواب خان ولد ہاشم خان	״	״
	حاکم دین ولد محکم دین	״	״
	کرم داد ولد محمد بخش	״	״
	عبد اللہ ولد نانک	״	״
	جان محمد ولد الہی بخش	״	״
	سردار خان ولد غلام محمد	״	״
	اہلیہ قاضی عبد الکریم صاحب	״	״
	ابراہیم ولد نواب خان	״	״
	پیر محمد ولد دولو	״	״
	علی گوہر ״	״	״
	پناہ بی بی زوجہ دولو	״	״
	عبد اللہ ولد الہ دین	״	״
	محمد عبد اللہ خان	داتا زیدکا	سیالکوٹ
	محمد خان ولد علی گوہر	״	״
	فتح محمد ״	״	״
	قادر بخش نمبردار	״	״

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
	جلال الدین	داتا زیدکا	گورداسپور
	قاضی محمد علی صاحب	״	״
	سردار	״	״
	غلام قادر ولد ابراہیم	״	״
	سردار خان ״	״	״
	خدا بخش	دولووالی	سیالکوٹ
	سید فتح علیشاہ صاحب	مہدی پور	״
	فتح محمد نمبردار	گھنوکی	״
	زینت علی	״	״
	عبد الرحمن	״	برہما
	عبد الرحمن	״	״
	عبد المجید	״	״
	رجب علی	״	״
	محمد نواب صاحب سکول ماسٹر	قصبہ باٹلہ	
	محمد حیات امیدوار پٹواری	بیدارپور	لاہور
	منشی چراغدین	لاہور	״
	عبد الحق ملازم رڈل ایڈوکیٹ	״	״
	خان محمد ولد فضل داد	دہیر کی	گجرات
	خوشی محمد ولد پیر بخش	״	״
	علی محمد ״	״	״
	غلام محمد ولد کریم بخش	״	״
	محمد یار ولد عبد اللہ	״	״
	وزیر محمد ولد فوجا	تہاڑہ	لدیانہ
	عبد العزیز ولد حکیم چراغدین	جوڑا	گجرات
	نصیر الدین ولد ہیرا		جالندھر
	جناب سید محمد اختر صاحب	حیدرآباد	حیدرآباد
	فضل الہی ولد نبی بخش	اٹھوال	گورداسپور
	کریم بخش ولد لکھیرا		
	تاج الدین ولد کریم بخش	״ پسرور	سیالکوٹ
	نواب ولد خیرو خان	سیری	جالندھر
	جلال دین ولد بہاگ	بٹالہ	گورداسپور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے اشتہار ہے کہ ہر ایک بیعت کنندہ حسب توفیق ماہواری یا سہ ماہی چندہ لنگر خانے کا روانہ کرتا رہے ورنہ ہر تین ماہ کے بعد اسکا نام بیعت کنندوں سے خارج ہوجاوے گا۔

انوارالاسلام پریس قادیان میں منشی محمد افضل پروپرائیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ
طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

نمبر ۲۴ | قادیان دار الامان ۳ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۱ء بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

۱۹ جون سنہ ۱۹۰۳ء

جمعہ حضرت اقدس نے مسجد مبارک (مسجد خورد) مین ادا کیا شام کے وقت چونکہ بارش کے آثار تھے اسلئے بعد مغرب چند ایک احباب کی بیعت لیکر ساتھ ہی عشا کی نماز ادا کی گئی تاکہ بارش وغیرہ کے ہونیسے مہمانون کو تکلیف نہ ہو +

جمعہ کی نماز سے پیشتر تھوڑی دیر حضرت اقدس نے مجلس کی۔ ریل وغیرہ کی ایجاد سے جو فوائد بنی نوع انسان کو پہونچے ہین ان کا ذکر ہوتا رہا اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ انسانی صنعتون کا انحصار خدا تعالے کے فضل پر ہے ریل کے واسطے قرآن شریف مین دو اشارے ہین۔ اول اذا النفوس زوجت دوم اذا العشار عطلت۔ عشار حمل دار اونٹنی کو کہتے ہین۔ حمل کا ذکر اس لئے کیا تاکہ معلوم ہو جاوے کہ یہ قیامت کا ذکر نہین ہے صرف قرینہ کے واسطے یہ لفظ لکھا ہے ورنہ ضرورت نہ تھی اگر پیشگوئیون کا صدق اس دنیا مین نہ کھلے تو پھر ان کا فائدہ کیا ہو سکتا ہے اور ایمان کو کیا ترقی ہو۔ بیوقوف لوگ ہر ایک پیشگوئی کو صرف قیامت پر لگاتے ہین اور جب پوچھو تو کہتے ہین کہ اس دنیا کی نسبت کوئی پیشگوئی قرآن شریف مین نہین ہے +

۲۰ لغایت ۲۴ جون سنہ ۱۹۰۳ء

ان تاریخون مین سے ۲۰ کی شام سے لیکر ۲۴ جون تک آپ کا خادم ایڈیٹر گورداسپور مین تقریب شہادت مقدمہ گیا ہوا تھا جس مقدمہ کے دلچسپ حالات آیندہ کسی نمبر مین درج ہونگے +

۲۵ جون سنہ ۱۹۰۳ء

رات کو بعد از نماز عشاء چند مستورات نے بیعت کی حضرت اقدس نے انکو ایک جامع وعظ فرمایا۔ جسقدر حصہ اسکا قلمبند ہوا وہ ہدیہ ناظرین ہے

بعد از نماز عشاء (عورتون کیلئے وعظ)

اس سے مطلب یہ ہے کہ قدم قدم پر خدا تعالے کی پرورش ضرور ہوتی ہے۔ دیکھو بچہ جب پیدا ہوتا ہے توکس طرح خدا تعالے اسکے ناک۔ کان وغیرہ غرض اسکے سب اعضاء بناتا ہے اور اسکے دو ملازم مقرر کرتا ہے کہ وہ اس کی خدمت کرین۔

والدین بھی جو مہربانی کرتے ہین۔ اور پرورش کرتے ہین وہ سب پرورشین بھی خدا تعالے کی پرورشین ہوتی ہین +

بعض لوگ اس قسم کے ہوتے ہین کہ وہ خدا تعالے کے سوا اور دنیر بھروسہ کرتے ہین اور کہتے ہین۔ اگر فلان نہ ہوتا تو مین ہلاک ہو جاتا۔ میرے ساتھ فلان نے احسان کیا وہ نہین جانتا کہ یہ سب کچھ خدا تعالے کیطرف سے ہے +

اللہ تعالے فرماتا ہے قل اعوذ برب الفلق یعنی مین اس خدا تعالے کی پناہ مانگتا ہون جس کی تمام پرورشین ہین۔ رب یعنے پرورش کنندہ وہی ہے اسکے سوا کسی کا رحم اور کسی کی پرورش نہین ہوتی +

حتی کہ جو مان باپ بچے پر رحمت کرتے ہین دراصل وہ بھی اسی خدا کی پرورشین ہین اور بادشاہ جو رعایا پر انصاف کرتا ہے اور اس کی پرورش کرتا ہے وہ سب بھی اصل مین خدا تعالے کی مہربانی ہے۔

ان تمام باتون سے اللہ تعالے یہ سکھلاتا ہے کہ اللہ تعالے کے برابر کوئی نہین۔ سب کی پرورشین اسی کی ہی پرورشین ہوتی ہین۔ بعض لوگ بادشاہون پر

بھروسا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ فلان نہ ہوتا تو مین تباہ ہو جاتا اور میرا فلان کام فلان بادشاہ نے کردیا وغیرہ وغیرہ یاد رکھو ایسا کہنے والے کافر ہوتے ہین۔

انسان کو چاہیئے کہ کافر نہ بنے مومن بنے۔ اور مومن نہین ہوتا جبتک کہ دل سے ایمان نہ رکھے کہ سب پرورشین اور رحمتین اللہ تعالےٰ کیطرف سے ہین۔ انسان کو اسکا دوست ذرہ بھی فائدہ نہین دے سکتا جبتک کہ خدا تعالےٰ کا رحم نہو اسی طرح بچے اور تمام رشتہ دارون کا حال ہے۔ اللہ تعالےٰ کا رحم ہونا ضروری ہے۔

خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ دراصل مین ہی تمہاری پرورش کرتا ہون جب خدا تعالےٰ کی پرورش نہو تو کوئی پرورش نہین کر سکتا۔ دیکھو جب خدا تعالےٰ کسی کو بیمار... ڈالدیتا ہے تو بعض دفعہ طبیب کتنا ہی زور لگاتے ہین مگر وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ طاعون کے مرض کیطرف غور کرو سب ڈاکٹر زور لگا چکے مگر یہ مرض دفع نہ ہوا۔

اصل یہ ہے کہ سب بھلائیان اسی کیطرف سے ہین اور وہی ہے کہ جو تمام بدیونکو دور کرتا ہے پھر فرماتا ہے **الحمد للہ رب العالمین** سب تعریفین اللہ تعالےٰ کے لئے ہین اور تمام پرورشین تمام جہان پر اسی کی ہین +

الرحمن۔ وہی ہے جس کی رحمتین بے بدلہ ہین مثلاً انسان کا کیا عذر تھا اگر اللہ تعالےٰ اسے کُتا بنا دیتا تو کیا یہ کہہ سکتا تھا کہ اے اللہ تعالےٰ میرا فلان عمل نیک تھا اسکا بدلہ تونے نہین دیا +

الرحیم۔ اسکے یہ معنے ہین کہ اللہ تعالےٰ نیک عمل کے بدلہ نیک نتیجہ دیتا ہے جیساکہ نماز پڑھنے والا روزہ رکھنے والا صدقہ دینے والا دنیا مین بھی رحم پاویگا اور آخرت مین بھی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان اللہ لایضیع اجر المحسنین اور دوسری جگہ فرماتا ہے من یعمل مثقال ذرۃٍ خیرًا یرہ ۝ ومن یعمل مثقال ذرۃٍ شرًّا یرہ ۔ یعنے اللہ تعالےٰ کسی کے اجر کو ضائع نہین کرتا جو کوئی ذرہ سی بھی بھلائی کرتا ہے وہ اسکا بدلہ پالیتا ہے + ایک یہودی نے کسی شخص کو کہا کہ مین تجھے جادو سکھلا دونگا۔ شرط یہ ہے کہ تو کوئی بھلائی نہ کرے جب دنون کی تعداد پوری ہوگئی اور جادو نہ سیکھ سکا تو یہودی نے کہا کہ تونے ان دنون مین ضرور کوئی بھلائی کی ہے جس کی وجہ سے تونے جادو نہین سیکھا۔ اس نے کہا کہ مین نے کوئی اچھا کام نہین کیا سوائے اس کے کہ راستہ مین سے کانٹا اٹھایا اس نے کہا بس یہی تو ہے جس کی وجہ سے تو جادو نہ سیکھ سکا تب وہ بولا پھر تو خدا تعالےٰ کی بڑی مہربانیان ہین کہ اس نے ذرہ سی نیکی کے بدلہ بڑے بھاری گناہ سے بچالیا +

اور ہمین اس خدا تعالےٰ کی ہی پرستش کرنی چاہیئے جو کہ ذرہ سے کام کا بھی اجر دیتا ہے خدا وہ ہے کہ انسان اگر کسی کو پانی کا گھونٹ بھی دیتا ہے تو وہ اسکا بدلہ دیتا ہے دیکھو ایک عورت جنگل مین جارہی تھی رستہ مین اس نے ایک پیاسے کتے کو دیکھا اس اپنے بالون سے رسّہ بناکر کھوہ (کنوئین) سے پانی کھینچکر اس کتے کو پلایا۔ جسپر رسول کریم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے اسکے عمل کو قبول کرلیا ہے وہ اسکے تمام گناہ بخشدیگا اگرچہ وہ تمام عمر فاسقہ رہی ہے۔

ایک اور قصہ بیان کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ تین آدمی پہاڑ پر پھنس گئے تھے وہ اس طرح کہ انہون نے پہاڑ کی غار مین ٹھکانہ لیا تھا۔ جبکہ ایک پتھر سامنے سے آگرا اور رستہ بند کرلیا تب ان تینون نے کہا کہ اب تو نیک کام ہی بچائینگے۔ چنانچہ ایک نے کہا کہ ایکدفعہ مین نے مزدور لگائے تھے مزدوری کے وقت ان مین سے ایک مزدور کہین چلا گیا مین نے بہت ڈھونڈا آخر نہ ملا۔ پھر مین نے اس کی مزدوری سے کوئی بکری خریدی اور اس طرح چند سال تک ایک بڑا گلہ ہوگیا پھر وہ آیا اس نے کہا کہ مین نے ایک دفعہ آپ کی مزدوری کی تھی اگر آپ دین تو عین مہربانی ہوگی مین نے اسکا تمام مال اسکے سپرد کردیا اے اللہ اگر تجھے میرا یہ نیک عمل پسند ہے تو میری مشکل آسان کر اتنے مین تھوڑا پتھر اونچا ہوگیا پھر دوسرے نے اپنا قصہ بیان کیا۔ (مین اسے نوٹ نہ کر سکا اور نہ یاد رکھ سکا) ریپورٹر۔ اور پھر بولا کہ اے اللہ اگر میری یہ نیکی تجھے پسند ہے تو میری مشکل آسان کر پھر پتھر ذرا اور اونچا ہوگیا۔ پھر تیسرے نے کہا کہ میری مان بوڑھی تھی ایک رات کو اس نے پانی طلب کیا مین جب پانی لایا تو وہ سوچکی تھی مین نے اسکو نہ اٹھایا کہ کہین اسکو تکلیف نہو اور وہ پانی لئے تمام رات کھڑا رہا۔ صبح اٹھی تو اسے دیدیا اے اللہ اگر تجھے میری یہ نیکی پسند ہے تو مشکل کو دور کر پھر اسقدر پتھر اونچا ہوگیا کہ وہ سب نکل گئے۔ اس طرح پر اللہ تعالےٰ نے ہر ایک کو نیکی کا بدلہ دیا +

۲۶-جون سنہ ۱۹۰۳ء

کل نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور سوائے ایک دقعت کے اور کوئی تقریر قابل ابلاغ ناظرین نہین ہوئی +

قبل از عشاء

چند ایک احباب نے بیعت کی۔ اسپر حضرت اقدس نے ذیل کی مختصر تقریر فرمائی۔

اسلام کا دعوےٰ کرنا اور میرے ہاتھ پر بیعت کرنا کوئی سہل کام نہین۔ منہ سے کہدینا اور عمل سے ظاہر نہ کرنا خدا تعالےٰ کے بڑے غضب کو حاصل کرنا ہے اور اس آیت کا مصداق ہو جاتا ہے: —

یا ایہا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون ۝ کبر مقتًا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون ۝

پس اگر انسان جس کو اسلام کا دعوےٰ ہے یا میرے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے اور اسکے دل مین کھوٹ ہوتی ہے تو وہ اللہ تعالےٰ کے بڑے غضب کے نیچے آجاتا ہے۔ مومنون کو اس سے بہت بچنا چاہیئے۔

ایک سوال پر فرمایا۔ خدا تعالےٰ کے احکام دو قسم کے ہوتے ہین اول شرعی جسکے برخلاف انسان کر سکتا ہے دوم۔ کونی جسکے برخلاف ہرگز نہین ہو سکتا جیساکہ فرمایا **قلنا یا نار کونی بردًا و سلامًا علی ابراہیم** چنانچہ اس حکم کے برخلاف آگ ہرگز نہ کرسکتی تھی اس مین اللہ تعالےٰ .... انسان کو عبرت دیتا ہے کہ دیکھو جب آگ تک اس کی فرمانبردار ہے تو انسان کو اسی طرح فرمایا **اقیموا الصلوۃ** نماز کو قایم رکھو۔ اور فرمایا **واستعینوا بالصبر والصلوۃ**۔ جب انسان دیر تک ان حکمون پر کاربند رہتا ہے تو اسپر بھی وہ زمانہ آجاتا ہے کہ کہا جاتا ہے **قلنا یا نار کونی بردًا** یعنے تو جو مصیبتون مین جل رہا تھا تو اب ٹھنڈا ہو جا اور اس آگ کی طرح فرمانبردار ہو جا +

۲۸-جون سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

ایک صاحب نے سوال کیا کہ آدم علیہ السلام جو خلیفہ بنکر آئے تو اسوقت کونسی قوم موجود تھی جسکے وہ خلیفہ تھے اور اگر کوئی قوم موجود تھی تو پھر حوا انکی

زوجہ کی نئی پیدائش کی ضرورت نہ تھی اُسی موجودہ قوم میں سے وہ نکاح کر سکتے تھے۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ

حدیث شریف میں ہے۔

کہ بہت سے ہیچ در ہیچ جوامور غیر مفید ہوں ان کو انسان ترک کر دے انی جاعل فی الارض خلیفہ سے استنباط ایسا ہو سکتا ہے کہ پہلے سے اسوقت کوئی قوم موجود ہو اور دوسری جگہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے والجان خلقنہ من قبل من نار السموم ایک قوم جان بھی آدم سے پہلے موجود تھی بخاری کی ایک حدیث میں ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ سے خالق ہے۔ اور یہی حق ہے کیونکہ اگر خدا کو ہمیشہ سے خالق نہ مانیں تو اُس کی ذات پر (نعوذ باللہ) حرف آتا ہے اور ماننا پڑیگا کہ آدم سے پیشتر خدا تعالیٰ معطل تھا لیکن چونکہ قرآن شریف خدا تعالیٰ کے صفات کو قدیمی بیان کرتا ہے اسی لئے اس حدیث کا مضمون راست ہے قرآن میں جو کوئی ترکیب ہے وہ ان صفات کے استمرار پر دلالت کرتی ہیں لیکن اگر آدم سے ابتدائے مخلوق ہوتی اور اس سے پیشتر نہ ہوتی تو پھر یہ نحوی ترکیب قرآن میں نہ ہوتی۔

باقی رہی لڑکیوں کی بات کہ ان کے موجود ہوتے حوا کی پیدائش کی کیا ضرورت ہے تو اس طرح سمجھنا چاہیئے کہ ممکن ہے کہ جس مقام پر آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی ہو وہاں کے لوگ کسی عذاب الہیٰ سے ایسے تباہ ہو گئے ہوں کہ آدمی نہ بچا ہو دنیا میں یہ سلسلہ جاری ہے کہ کوئی مقام بالکل تباہ ہو جاتا ہے کوئی غیر آباد آباد ہو جاتا ہے۔ کوئی برباد شدہ پھر از سر نو آباد ہوتا ہے۔ چنانچہ دیکھو کہ ابھی تک یورپ والے ٹکریں مار رہے ہیں کہ شاید قطب شمالی میں کوئی آبادی ہو اور تلاش کر کر کے معلوم کر رہے ہیں کہ کون سے قطعات زمین اول آباد تھے اور پھر تباہ ہو گئے پس ایسی صورت میں ان مشکلات میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ ایمان لانا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ رب ۔ رحمان ۔ رحیم ۔ مالک یوم الدین ہے اور ہمیشہ سے ہی ہے جاندار ایک تو تکون سے پیدا ہوتے ہیں اور ایک تکوین سے ممکن ہے کہ آدم کی پیدائش کے وقت اور مخلوقات ہو اور اس کی جنس سے نہ ہو یا اگر ہو بھی تو اس میں کیا ہرج ہے کہ قدرت نمائی کے لئے خدا تعالیٰ نے حوا کو بھی انکی پسلی سے پیدا کر دیا +

جب انسان بیعت کرتا ہے تو سب امر و نہی اسے ماننے چاہیئیں اور خدا تعالیٰ کی قدر تو نیز ایمان چاہیئے خدا تعالیٰ ہر طرح پر قادر ہے۔ ممکن ہے کہ ایک قوم موجود ہو اور اسکے ہوتے وہ اور قوم پیدا کر دیوے یا ایک قوم کو ہلاک کر کے اور پیدا کر دے موسےٰ کے قصہ میں بھی ایک جگہ ایسا واقعہ بیان ہوا ہے آدم کے وقت بھی خدا سابقہ قوموں کو ہلاک کر چکا تھا۔ پھر جب آدم کو پیدا کیا تو اور قوم بھی پیدا کر دی +

خلیفہ کے لئے ضروری نہیں ہے کہ ایک قوم ضرور پہلے سے موجود ہو ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک اور قوم کو پیدا کر کے پہلی قوم کا خلیفہ اسے قرار دیا جاوے اور آدم اسکے مورث اعلیٰ ہوں کیونکہ خدا کی ذات ازلی ابدی ہے اس پر تغیر نہیں آتا مگر انسان ازلی ابدی نہیں ہے اسپر تغیر آتا ہے میرے الہام میں بھی مجھے آدم کہا گیا ہے +

جب روحانیت پر موت آجاتی ہے یعنے اصل انسانیت فوت ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ بطور آدم کے ایک اور کو پیدا کرتا ہے اور اس طرح سے ہمیشہ سے آدم پیدا ہوتے رہتے ہیں اگر قدیم سے یہ سلسلہ ایسا نہ ہو تو پھر ماننا پڑیگا کہ ۵ یا ۶ ہزار برس سے خدا ہے قدیم سے نہیں ہے یا یہ کہ اول وہ معطل تھا یہ خدا کی عادت ہے کہ بعض قرون کو ہلاک کرتا ہے دیکھو نوح کے وقت ایک زمانہ کو ہلاک کر دیا اسلئے ممکن ہے۔ ممکن کیا بلکہ یقین ہے کہ نوح کی طرح اسوقت سابقہ قوموں کو ہلاک کر دیا اور پھر ایک نئی پیدائش کی اگر یہ ہلاکت کا سلسلہ نہ ہو تو پھر زمین پر اسقدر آبادی ہو کہ رہنا محال ہو جاوے یہ قبریں نہ ہی ہیں جنھوں نے یہ پردہ پوشی کی ہے +

۲۹ و ۳۰ جون سنہ ۱۹۰۳ء

۲۹ - کو بعد از دوپہر حضرت اقدس کی طبیعت ناساز رہی اور عصر اور مغرب اور عشا کی نماز و نمازوں میں آپ شریک نہ ہو سکے +

۳۰ - قبل از عشاء

چند ایک نو وارد احباب نے بیعت کی انمیں سے چند ایک نے عرض کی کہ حضرت جی ہم قرآن پڑھے ہوئے نہیں ہیں۔ فرمایا کہ موٹے موٹے گناہوں کو تو جانتے ہو ان سے بچو۔ چوری نہ کرو۔ زنا نہ کرو۔ ظلم نہ کرو۔ کسی کا مال یا زمین نہ دباؤ۔ جھوٹ مت بولو شرک مت کرو۔ حدیث شریف سے ثابت ہے۔ کہ اہل الجنۃ بلہ - کہ جنت میں جانے والے سادے ہوتے ہیں جو بہت پڑھے ہوئے ہیں اور عمل نہیں کرتے۔ ان کی سخت مذمت کی گئی ہے اور ان پر خدا نے لعنت بھی کی تھی۔ غریب لوگ پانصد برس پیشتر بہشت میں داخل ہونگے۔ غریبی خوش قسمتی ہے خدا کو پہچانو کہ جس کیطرف تم نے جانا ہے اور شرک سے پرہیز کرو اسباب پر بھروسہ کرنے سے بچو کہ یہ بھی ایک شرک ہے جو آدمی چالاکی سے گناہ کرتا ہے اور باز نہیں آتا تو آخر خدا کا قہر ایک دن اسے ہلاک کرتا ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے معنے یہی ہیں کہ خدا کے سوا اور کسی کی پوجا نہیں ہے۔ اور محمد صلعم اللہ کے رسول ہیں اپنی عورتوں کو نصیحتیں کرو رشوتیں نہ لو نہ دو۔ تکبر۔ گھمنڈ۔ غرور ان سب باتوں سے بچو خدا کے غریب اور عاجز بندے بن جاؤ

ایک نے سوال کیا کہ اگر کوئی دشمن نقصان دیوے تو پھر بدلہ لیویں کہ نہ۔

صبر اور انتقام

فرمایا کہ صبر کرو کہ یہ وقت صبر کا ہے جو صبر کرتا ہے خدا اسے بڑھاتا ہے انتقام کی مثال شراب کی طرح ہے کہ جب تھوڑی پینے لگتا ہے تو بڑھتی جاتی ہے حتیٰ کہ پھر وہ اسے چھوڑ نہیں سکتا اور حد سے بڑھتا ہے اسی طرح انتقام لیتے لیتے انسان ظلم کی حد تک پہونچ جاتا ہے +

سوال ہوا کہ اگر آپ کو کوئی برا کہے تو ہم کیسے صبر کر سکتے ہیں۔

فرمایا کہ جوش کے وقت اپنے آپ کو سنبھالنا چاہیئے دکھ تو ہوتا ہے مگر انسان ثواب پاتا ہے اگر کوئی ہمیں برا کہتا ہو تو وہاں سے اٹھ گئے یا الگ ہو گئے نہ سنا کہ جس سے جوش آوے اور فساد ہووے +

سوال ہوا کہ مسجد میں نماز نہیں پڑھنے دیتے اور اس مسجد میں ہمارا حصہ ہے۔

فرمایا کہ سفید زمین پر ایک حد کر لی وہی مسجد ہو جاتی ہے مگر فساد اچھا نہیں اگر تم دشمن سے بدلہ نہ لو اور اسے خدا کے حوالہ کر دو تو وہ خبیث ہوگا۔ دیکھو ایک بچے کے دشمن کا مقابلہ ماں باپ کیا کرتے ہیں اسی طرح جو خدا کے دروازہ پر گرتا ہے تو خدا خود اس کی رعایت کرتا ہے اور اُس ضرر دینے والے کو تباہ کر دیتا ہے +

(باقی آئندہ)

حضرت حجت اللہ امام الملت کے مکتوبات

حضرت حکیم الامت کے نام کو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم حضرت مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالے و نظر الیہ بنظر الرحمۃ والرضوان۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ عنایت نامہ مشتمل بر تلطفات محبت نامہ پہونچکر باعث انشراح و سرور و ممنونی ہوا۔ آپ کی ملاقات کو دل بہت چاہتا ہے خدا تعالے آپ کو خیر و خوشی کے ساتھ جلد ملاوے۔ تعلقات دنیا مین حاسدون کا ہونا ایک طبعی امر ہے۔ ولکل منقبل حاسد حفاظت و حمایت الہی آپ کے لازم حال رہے بیشک ایسے تعلقات بہت خطرناک ہین اور ان مین بجز خاص رحمت الہی کے انجام خیر کے ساتھ عہدہ برا ہونا بہت مشکل ہے۔ ہمیشہ تضرع اور استغفار رب کریم کی جناب مین لازم حال ہی رکھین اور رفق اور نرمی اور اخلاق مین تو پہلے ہی سے آنمکرم سبقت لیگئے ہین لیکن امید رکھتا ہون کہ حاسدون اور دشمنون سے بھی یہی طریق جاری رہے اور حتی الوسع ریاست کے کامون مین بہت دخل دینے سے پرہیز رہے کہ سلامت برکنار است کا مقولہ قابل توجہ ہے ازالہ اوہام اب تک چھپ کر نہین آیا۔ شائد دس پندرہ روز تک آجاویگا اسکے نکلنے کے بعد آن مکلف کو تکلیف دونگا کہ اسکا لب لباب نکالکر تشریحات و ایزادات مناسبہ کے ساتھ آنمکرم کیطرف سے بھی کوئی رسالہ شائع ہو جاوے۔ مولوی محمد حسین صاحب سے جسقدر بحث ہوئی اس عاجز کی دانست مین وہ مصلحت سے خالی نہین تھی اور امید رکھتا ہون کہ فریقین کے بیانات کے شایع ہونے کے بعد انشاء اللہ اسکا بہت نیک اثر لوگون پر پڑے گا + یہ بھی دریافت کرنا چاہتا ہون کہ سید محمد عسکری خانصاحب کی نسبت ابھی کچھہ تذکرہ ہوا یا نہین اور سب خیریت ہے + خاکسار غلام احمد از لودہانہ محلہ اقبال گنج ۲ اگست ۱۸۹۱ء

البدر

تصحیح - البدر جلد ۲ صفحہ ۱۷۸ کالم ۲ - سطر ۱۶ مین بجائے عبارت "اور خاوند نے پھر اس زوجہ کی طرف میلان کر کے اسے اپنے نکاح مین لیا" کے "اس خاوند نے پھر اس زوجہ کیطرف رجوع کیا" صحیح خیال کیا جاوے +

اسی صفحہ کے کالم ۳ زیر عنوان "ظہر" سطر ۲ مین پانچ سال کی بجائے چودہ پندرہ سال پڑھا جاوے +

نامہ نگارون کو ضروری اطلاع: - جو صاحب نظم اور مراسلات دفتر البدر مین روانہ فرماتے ہین ان سے درخواست کیجاتی ہے کہ وہ اپنے مضامین مین بین السطور اور حاشیہ کافی چھوڑا کرین تاکہ اگر اصلاح کی ضرورت ہو تو اسکے لئے جگہ کافی مل سکے اور حتے الوسع خوشخط لکھا ہوا ہو

سوالون کے جواب: - اکثر خطوط دفتر مین اسطرح کے آتے ہین کہ ان کے ساتھ جوابی کارڈ اور ٹکٹ مطلقاً نہین ہوتا اس لئے اکثر ان کے جواب نہین دیئے جاتے اور سائل بار بار شکایات کرتے ہین بجائے اسکے کہ وہ عدم جواب کی شکایت کرین کیا اچھا ہو کہ اول ہی جوابی کارڈ یا ٹکٹ کو ارسال کر دیا کرین +

مقدمات

مقدمہ گورداسپور کی خلاصہ کارروائی مین ہم نے پیر مہر علی شاہ گولڑی کی شہادت کی نسبت لکھا تھا کہ ۲۹ تاریخ کو فیصلہ ہوگا اس تاریخ کو پیر صاحب کیطرف سے ایک بیرسٹر صاحب نے عذر بیماری پیش کیا تھا اسپر عدالت نے ایک ہفتہ کی مہلت دی ہے کہ اس اثنا مین وہ کسی مستند ڈاکٹر کا سرٹیفکیٹ پیش کرین جو کہ عدالت مین قابل سماعت ہو +

جہلم مین کرم الدین نے جو ایک دوسرا مقدمہ حضرۃ اقدس پر دائر کیا تھا جس کی گورداسپور مین انتقال کی نسبت چیف کورٹ مین درخواست دی گئی تھی الحمد للہ کہ ۲۹ جون کو عدالت چیفکورٹ نے فیصلہ دیا ہے کہ مقدمہ جہلم سے منتقل ہو کر گورداسپور جاوے یہ تمام امورات الٰہی تائیدات کا بین ثبوت ہین جو کہ حضرت حجت اللہ علے الارض کے شامل حال ہین + کیون نہ ہو -

خدا کے پاک لوگون کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو اک عالم کو اک عالم دکھاتی ہے -

طبی نوٹ

بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق

سلسلہ کیلئے دیکھو البدر مطبوعہ ۲۶ جون نمبر ۲۳ صفحہ ۱۸۳

اکثر بزرگان قدیم جو جنگل اور پہاڑون مین خوفناک جگہ اور ویرانون مین یاد الٰہی کے واسطے رہا کرتے تھے الٰہی توجہ اور خیالی قوت سے بھوک پیاس - بیماری سردی اور گرمی اور جمع تکالیف سے بچے رہا کرتے تھے اور موذی جانورون کو اپنا غلام بنا لیتے تھے اور اس علم کو ایک اسرار باطنی سمجھکر نااہلون کے بتلانیسے کنارہ کرتے تھے اور جو اپنے خاص خاص خادم صالح اور خدا پرست ہوا کرتے تھے انکو بتلایا کرتے تھے اسکی حقیقت خواہ تو کاملون کے سینے مین مخفی ہے خواہ قبرمین چلی گئی اور یہ تبرک علم دنیا مین کمیاب ہو گیا - پھر اسکی اصلی ہیئت کو بگاڑ کر نااہلون نے گنڈہ - تعویذ اور جھاڑ پھونک کا وتیرہ اختیار کیا + (باقی آیندہ)

نسیم دعوت اور سناتن دھرم انگریزی:-

کی ۲۰۰ زائد کاپیان مفت تقسیم کرنے کے لئے طبع کرائی گئی تھین یہ این لحاظ کہ اسکا بوجھ انجمن اشاعۃ اسلام پر نہ پڑے - مولوی عبدالکریم صاحب کی تحریک سے مینجنگ کمیٹی نے یہ تجویز کی کہ ہمارے دوست ۴ ر فی کاپی کے حساب سے خرید کر مینیجر کو اطلاع دین کہ وہ انکو مفت تقسیم کر دے - ۲۵ روپیہ مذکورہ بالا کاپیون کی طبع کرائی پر خرچ ہوئے تھے جن مین سے فقط ۱۰ روپیہ ابتک وصول ہو چکے ہین اسلئے باقی احباب کیخدمت مین درخواست ہے کہ اس ضروری امر کیطرف توجہ فرما کر باقی رقم کو پورا کر دین +

محمد علی مینیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان

انجام مقدمات کی نسبت پیشگوئی

(از حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

رات کیوقت جو ۲۸ جون سنہ ۱۹۰۳ئ کے دن کے بعد رات تھی یعنی وہ رات جس کے بعد پیر کا دن تھا اور ۲۹ جون سنہ ۱۹۰۳ء میرے خیال پر یہ کشش غالب ہوئی کہ یہ مقدمات جو کرم الدین کی طرفسے میرے پر ہین یا بعض میری جماعت کے لوگون کی طرفسے کرم الدین پر ہین ان کا انجام کیا ہوگا سو اس غلبہ کشش کیوقت میری حالت وحی الہی کی طرف منتقل کی گئی اور خدا کا یہ کلام میرے پر نازل ہوا۔

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون فیہ آیات للسائلین

اس کے معنے یہ مجھے سمجھائے گئے کہ ان دونون فریقون مین سے خدا اس کے ساتھ ہوگا اور اسکو فتح اور نصرت نصیب کریگا کہ جو پرہیزگار ہین یعنی جھوٹ نہین بولتے ظلم نہین کرتے تہمت نہین لگاتے اور دغا اور فریب اور خیانت سے ناحق خدا کے بندونکو نہین ستاتے اور ہر ایک بدی سے بچتے اور راستبازی اور انصاف کو اختیار کرتے ہین اور خدا سے ڈرکر اسکے بندونکے ساتھ ہمدردی اور خیرخواہی اور نیکی کیساتھ پیش آتے ہین اور بنی نوع کے وہ سچے خیرخواہ ہین انمین درندگی اور ظلم اور بدی کا جوش نہین بلکہ عام طور پر ہر ایک کے ساتھ وہ نیکی کرنیکیلئے تیار ہین سو انجام یہ ہے کہ انکے حق مین فیصلہ ہوگا تب وہ لوگ جو پوچھا کرتے ہین جو ان دونون گروہون مین سے حق پر کون ہی انکے لئے نہ ایک نشان بلکہ کئی نشان ظاہر ہونگے۔ والسلام علی من اتبع الہدے۔ ۲۹ جون سنہ ۱۹۰۳ء

درس قرآن شریف

فما لکم فی المنفقین فئتین واللہ ارکسہم بما کسبوا۔ اتریدون ان تہدوا من اضل اللہ ومن یضلل اللہ فلن تجد لہ سبیلا +

کیا ہوگیا تم کو کہ منافقون کے بارہ مین دو گروہ ہو رہے ہو یاد رکھو اللہ تعالے نے انکو گندہ اور خراب بنا رکھاہے بسبب ان کرتوتونکے جو انہون نے کین۔ کیا تم چاہتے ہو کہ تم راہ نمائی کرو جسکو اللہ نے گمراہ کیا اور جس کو اللہ گمراہ کرتاہے تو اسکے واسطے کوئی راہ نہین پاسکتا۔

جب کوئی مذہب یا سلطنت قائم ہوتی ہی یا کوئی نبی یا مصلح قوم آتاہے تو اسوقت موٹے موٹے تین گروہ ہوجاتے ہین۔ اول جن کے فہم سلیم اور فطرتین عمدہ ہوتی ہین۔ عاقبت اندیش ہوتے ہین۔ اللہ کی رضا کو مقدم رکھتے ہین اس کی نیازمندیاں چاہتے ہین ایسے لوگ ایمان لے آتے ہین دوم جو بدبخت ہوتے ہین وہ اللہ سے سیدھی راہ کی ہدایت کے واسطے دعا نہین مانگتے تکبر کرتے ہین۔ مقابلہ کرتے ہین ایسی حالتون مین جیسے ایک عظیم الشان بادشاہ کے مخالف ہلاک کئے جاتے ہین اسی طرح اس نبی اور مصلح من اللہ کے دشمن بھی ہلاک ہوتے اور تباہ ہوجاتے ہین سوم یہ گروہ منافقونکا ہوتاہے ان مین نہ قوت فیصلہ ہوتی ہے نہ تاب مقابلہ اور اپنے آپ کو چالاک سمجھتے ہین جب کوئی مسئلہ پیش ہوتاہے تو چہرے زرد ہوجاتے ہین پوچھتے بھی نہین اور بات کرتے ہین تو کھلکر نہین کرتے۔ ان تینون گروہون کے عجیب عجیب حالات ہوتے ہین سب پر مشکلات اور مصائب آتے ہین۔ لیکن انجام کار سچے مومن کامیاب ہوتے ہین۔ رسول اللہ صلعم کے زمانہ مین بھی یہی تین قومین ہوگئی تھین۔ چنانچہ قرآن بھی ابتدا مین تین قومونکا ہی ذکر کرتاہے پہلے انعمت علیہم یعنے مومنون کا بیان ہے۔ پھر مغضوب علیہم یعنے کفار کا اور پھر الضالین یعنے منافقون کا۔ مغضوب علیہ یعنے کافر ڈرانے اور نہ ڈرانے کو برابر سمجھتے ہین اس واسطے کافر ہوتے ہین۔

(باقی آیندہ)

کسر صلیب

مسئلہ کثرت ازدواج کی رو سے

عیسائی دنیا کے لئے یہ کچھ کم دریائے ندامت مین ڈوب مرنے کی جگہ نہین ہے کہ قرآن شریف کے جن پاکیزہ اور مدار زندگی احکام پر وہ اعتراض کرتے ہین آخر نیچرلی طور پر خود ان کو وہی احکام ماننے پڑتے ہین اور خود انہی معترضین کی قوم مین ایسے لوگ موجود ہوتے ہین۔ جنہون نے ان پاکیزہ احکام پر عملدرآمد کو مدار زندگی قرار دیا ہو کثرت ازدواجی پر قوم نصاریٰ کے جسقدر اعتراض ہین وہ تو ہر ایک کو معلوم ہین مگر اب یہ بات سنکر تعجب ہوگا کہ خود عیسائیون مین ایک ایسا فرقہ موجود ہے جو کہ بڑے زور سے کثرت ازدواج کا موید ہے اور عملی طور پر اسکی تائید کر رہا ہے اس فرقہ کا نام مارمن مشن ہے کہ جن سے ہمارے دوست اور مہربان مفتی محمد صادق صاحب نے حال ہی مین خط وکتابت کرکے ان کے حالات دریافت کئے ہین +

صلیب پرستی کو جہان اور ذرائع سے آج کل زوال پہونچ رہا ہے منجملہ انکے اب یہ بھی ایک ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ ان مین ایسے لوگ بھی ہین جن کی ایک خاص مشن اسی لئے ہے کہ کثرت ازدواج کو عیسائی دنیا مین رواج دیوین +

اس سے پیشتر مسئلہ طلاق کی ضرورت کو محسوس کرکے یورپ نے اسے رواج دیدیا ہے اور اب تعدد ازدواج رواج پا رہا ہے اس مارمن مشن کیطرف سے چند کتب اور ایک قلمی چیٹھی کی نقل جو کہ ان کے ایک ممبر نے ایک معترض کو لکھی تھی۔ اور ایک خط آیا ہے جس مین سے ہم صرف خط کا ترجمہ سردست شائع کرتے ہین اور باقی تراجم بھی انشاء اللہ اسکے بعد اپنے اپنے وقت پر شائع ہونگے + اس چیٹھی کا فرستندہ یہ بھی لکھتا ہے کہ وہ سنہ ۱۸۵۳ء سے سنہ ۱۸۵۶ء تک کلکتہ۔ بمبئی۔ کراچی مین اسی مشن کی خدمات پر مامور رہا ہے + اور وہ خط یہ ہے +

مائی ڈیئر سر

آپنے ۱۲۔ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء کو جو ایک چیٹھی تعدد ازدواج پر مجھے لکھی تھی اسکے جواب مین مین نے آپکے نام کچھ مطبوعہ کاغذات اور ایک دستی لکھا ہوا کاغذ روانہ کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپکے سوالات کا حل انہی سے ہو جاوے گا۔ آپ معلوم کر لینگے کہ ہمارے نزدیک تعدد ازدواج ایک بہت مقدس اور ایسا اصول ہے جسپر زندگی کا مدار ہے اور اگر خدا کے ارادہ کے موافق اسپر پاکیزگی سے عمل کیا جاوے اور جیسے کہ ہم نے بھی مشاہدہ کرنے کی کوشش کی ہے تو یہ نوع انسان کو ترقی کے اعلےٰ مدارج پر پہونچاتا ہے اور کچھ عرصہ مین انسانیت کا سب سے اعلےٰ نمونہ پیش کرتا ہے بلکہ ایک کامل انسان بنا دیتا ہے اور اگر جسمانی اور عقلی۔ اور اخلاقی اور روحانی طور پر غور کیجاوے تو یہ اصول انسان کو اس کے خالق کے سامنے کھڑا ہونیکے قابل بنا دیتا ہے

یہ کسی صورت مین عیاشی کی بنا پر نہین ہے بلکہ اس کی بنیاد کثرت اولاد کے خیال پر ہے نہ کہ حیوانی خواہش جماع وغیرہ کے لئے جیسے کہ ہم پر الزام لگایا جاتا ہے جو کتابین اور تحریر ہم ارسال کرتے ہین آپ کا اختیار ہے کہ اسے شائع کر دین +

ہمارے مشن کی ایک ایجنسی اور ہیڈ کوارٹرز اسلنگٹن مقام لورپول ملک انگلینڈ مین بھی ہین۔ جہان پر فرانسس ایم لیمن پریسیڈنٹ ہے جس سے آپ چاہین خط وکتابت کر سکتے ہین۔ میرا خط پڑھکر جو آپ کے خیالات ہون اگر ان سے اطلاع بخشی جاوے تو عین خوشی کا باعث ہے اور اگر مین آپ کی کسی اور آرزو کو بھی پورا کر سکتا ہون تو مجھے بتلا وین مین خوشی سے اسے پورا کر دونگا۔

فقط راقم اے۔ ملٹن مسٹر سالٹ لیک سٹی اُوٹا +

احمدی جماعت کی توجہ کے قابل

ماہ جون سنہ ۱۹۰۳ء سے مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان مین ایک اور سیر صاحب محض اس غرض کے لئے متعین کئے گئے ہین کہ وہ طالب علمون کو فن نقشہ کشی سکھلاوین چنانچہ اب انٹرنس اور مڈل جماعت کے طلبا نے اس فن کو تحصیل کرنا شروع کر دیا ہے اور یہ انتظام بھی ہو رہا ہے کہ انجنیرنگ کا سامان منگوا کر پیمایش وغیرہ بھی سکھلائی جاوے۔ تاکہ اورسیری وغیرہ امتحان کے واسطے طلبا تیار ہو سکین۔ ڈائرکٹر صاحب کی محنت اور توجہ مدرسہ کے متعلق بے شک قابل قدر ہے اور ہم امید کرتے ہین کہ احمدی جماعت اس کوشش کی قدر دانی کی نظر سے دیکھے گی اور بڑی فراخ حوصلگی سے مدرسہ کے چندون مین بڑھکر حصہ لیوے گی کیونکہ جیسے جیسے مدرسہ کی تعلیم کا سلسلہ بڑھتا جاتا ہے ویسے ویسے اخراجات بھی بڑھتے جاتے ہین اور ہمین اس بات کا بھی علم ہوا ہے کہ مدرسہ کے چندون کیطرف اکثر احباب کی توجہ بہت کم ہے نہین معلوم کہ اسکی کیا وجوہات ہین اور جس حالت مین اس کفر وشرک کے زمانہ مین ہر چہار سو ہر ایک قوم کے الگ الگ مدرسہ اور کالج کھل رہے ہین تو کیا وجہ کہ ہماری قوم اس ضرورت کو محسوس نہ کرے کیا اسے اس بات کا علم نہین ہے کہ اس جہالت کے طوفان کے وقت اگر نجات کا مقام ہے تو وہ صرف قادیان ہی ہے۔ اور ایک مخلص انسان جس طرح یہان آکر ہر ایک قسم کی ہلاکت کی راہون سے بچ سکتا ہے اور خدا کے حصن حصین مین امن وامان کی زندگی بسر کرتا ہے۔ ویسے ہی کل مدارس کے مقابلہ مین اگر کوئی ایسا مدرسہ بھی روئے زمین پر ہے جو کہ عقائد صحیحہ کی تعلیم دیکر ابدی جہنم سے بچاتا ہے تو وہ صرف مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ہی ہے اور خدا کے فضل سے ہر ایک قسم کی ایسی آلودگی سے جو کہ اکثر مدرسون مین ہوا کرتی ہے۔ جس سے لڑکون کے اخلاق روحانی پر بڑا برا اثر پڑا کرتا ہے صرف یہی ایک مدرسہ ہے جو پاک ہے پس احمدی جماعت کے لئے یہ ایک بڑے شکر کا مقام ہے اور اسے چاہیئے کہ اسکے لئے سجدات شکر عملی طور پر بھی بجا لاوے کہ اس ظلمت کدہ زمانہ مین خدا نے ان کی ذریت کے واسطے یہ موقعہ نصیب کیا کہ اس مدرسہ مین تعلیم یافتہ ہوکر روئے زمین کے کل مدارس سے متمیز ہو۔ پس اگر احمدی قوم اس مدرسہ کی بہبودی اور ترقی کے لئے اپنی جیبون کو نہین ٹٹولے گی اور اپنے مقفل صندوقون کو اسکے واسطے نہ کھولے گی تو ایک بھاری فرض کی ادائیگی سے محروم رہے گی۔ اور قومیت کے لحاظ سے جن معاصی کی ایک قوم مرتکب ہو سکتی ہے۔ اس مین حصہ لیوگی پس اے میرے معزز ناظرین مین بڑے زور سے آپ کی توجہ کو مدرسہ اور اس کی مالی ضروریات کی طرف منعطف کرتا ہون کہ یہ وقت امداد اور نصرت کا ہے اور ابتدائی حالت ہے۔ اگر اسوقت کمزوری دکھلائی جاوے گی تو پھر اسکا داغ ندامت ماتھے سے مٹنا مشکل ہوگا۔

مراسلات

بمیرتا برہی اے حسود کین رنجیست
کہ از مشقت آن جز بمرگ نتوان رست

مکرمی ایڈیٹر صاحب - السلام علیکم + آپ میرے مضمون کے نرالے ہیڈنگ کو دیکھکر حیران تو ہونگے مگر کیا کیا جائے - مخالفین کی زیادتیان دیکھکر آخر رہا نہین جاتا +

مجھے کل اخبار صحیفہ مطبوعہ ۵ جون جو بجنور سے شائع ہوتاہے اتفاق سے مل گیا - اسکے صیغہ مراسلات مین کسی پردہ نشین کیطرف سے ایک مراسلت چھپی ہے - مراسلت کیا ہر راقم نے اپنے حسد کا بڑی مردانگی سے ثبوت دیاہے اللہ اللہ یہ لوگ راہ حق سے کسقدر دور جا پڑے ہین بعض حضرت اقدس کے انکار کیوجہ سے قرآن حمید کے معارف - احادیث کے اصلی مطالب اور اہل کشوف کے کشفون سے انکار کرنا پڑاہے گویا ان کے نزدیک خدا اب ہمیشہ کے لئے خاموش ہوگیاہے کسی سے بھی ہمکلام نہین ہوتا اگر ہوتاہی تو وہ اسکا ثبوت دین ورنہ ہم سے طلب کرین - اگر یہ لوگ طالب حق ہوتے تو کوئی مشکل نہتھی +

واللہ راقم مضمون کی لیاقت اور فہم پر بے اختیار ہنسی آتی ہے اگر خداداد لیاقت اور سمجھ سے کچھ حصہ ملا ہوتا تو ایسے بے جا اعتراض ہرگز نہ کئے جاتے مثلاً ان کا یہ اعتراض کہ "مرزا صاحب کو خدا اور خلق سے مطلق شرم نہ آئی کہ حضرت علی علیہ السلام کی نسبت تعلی کا الزام لگادیا" مین نہین جانتا راقم مضمون اس اعتراض مین کسقدر راستی پر ہے کیونکہ ہم مراتب مین جیسی اصحاب ثلاثہ کو مانتے ہین - حضرت علی رضہ کو بھی ویسے ہی مانتے ہین اور یہی ہمین ہدایت ہے ہان الزامی جواب ایک حدتک جائز ہے جس سے آپ کو بھی انکار نہ ہوگا +

دوسرا اعتراض کہ "مرزا صاحب نے اندھا دھند تبر عصیت تیز کرکے اصل شجر نبوت کے قلع کرنے کے لئے بزور آزمائی شروع کردی ہے" اب اس اعتراض سے پورے طور پر ثابت ہوگیا کہ فی الحقیقت راقم مضمون کو ہی حسد نے اندھا کردیاہے اگر بہ نظر تعمق دیکھا جائے تو یہی اعتراض راقم مضمون پر بجنسہ وارد ہوتاہے کیا وہ اس کی تردید کرینگے +

مرزا صاحب نے تو اپنے آپ کو محمدی مسیح (بمقابلہ موسوی مسیح) ثابت کیاہے جسکی تشریح کے لئے اماکم منکم والی حدیث موجود اور شاہد ہے مگر زمانہ حال کے سطحی عقل کے مولوی جن مین صحیفہ کا نامہ نگار بھی شامل ہے اُسی اصلی مسیح ابن مریم کے منتظر ہین مین نہین جانتا یہ لوگ کس منہ سے کہتے ہین کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیرو ہین یہ یاد رکھین اور ضرور یاد رکھین کہ جب تک رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی تابعداری اور کامل طور پر عزت نہ کی جاوے کسی حالت مین بھی مداح اور پیرو نہین ہوسکتے - ہان زبانی جمع خرچ پڑے کرین یہ اُنکا اختیار ہے - یہ ایک عجیب بات ہے کہ حضرت مرزا صاحب جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے متبع ہین - انہین سے فیض حاصل کرکے مسیح موعود کا دعوے کرین تو ختم نبوت فوراً ٹوٹ جاتی ہے مگر ایک فوت شدہ اسرائیلی نبی کے دوبارہ آنے سے ختم نبوت مین کچھ خلل نہین آتا اب مین دیکھنا چاہتا ہون کہ راقم مضمون کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک شان اور ختم رسالت کا کہانتک پاس ہے -

ایک اور اعتراض جو عبدالرحمن باشندہ ملتان کے خواب پر کیا گیاہے اس سے بڑھکر اور کونسی سوء ادبی ہوگی ورنہ ایک مسلمان بھی ایسا نہین ہوگا - جو (کسی کے اس بیان پر کہ مین نے کل انبیاء کو جن مین خاتم النبیین بھی شامل تھے خواب مین دیکھاہے) اعتراض کرے کیونکہ یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھاہے بعینہٖ انہین کو دیکھاہے اگر صاحب مضمون مسلمانون کا سا دل گردہ رکھتے ہین تو سب سے پہلے فرصت مین وہ اپنی ناپاک تعبیر کی ضرور تردید کرین - اور جواب لکھتے وقت یہ بھی بتادین کہ شاہ نعمت اللہ ولی کا قصیدہ اگر مرزا صاحب کے متعلق نہین تو آپکے نزدیک جن کے متعلق ہو ان کے نام نامی سے مطلع کیا جاؤن -

اخیر پر مین اڈیٹر صحیفہ پر افسوس کرتا ہون کہ انہون نے اپنے پردہ نشین نامہ نگار کی مراسلت کو کیون نہ پرکھا ہان مخالفت کی وجہ سے نہ پرکھ سکے ہون تو انہین معذور سمجھنا چاہئے - زیادہ والسلام +

راقم خاکسار محمد حسین مسافر

احمدیہ روشنائی ✤ دوسری روشنائیون سے مقابلۃً عمدہ اور ارزان مرزا عبدالکریم تاجر مالیر کوٹلوی کی بنائی ہوئی فی پڑیہ یک تولہ اوسط درجہ ۰ / اعلے درجہ ۱ / دفتر البدر سے طلب کرو +

نظم

(از محمد نواب خانصاحب ثاقب مالیر کوٹلوی)

عشق مولا کے لئے یارونکو کہدین الفراق
حب مولا کے لئے پیارون سے ہو جوش وفاق
اتفاقاً گر کبھی بیٹھین کسی جلسہ مین ہم
بس یہی اک ریزولیوشن پاس ہو بالاتفاق
توڑ دین پیوند خویشاوند حق کے سامنے
اپنے مولا کے لئے فرزند بھی ہوجائے عاق
پائین قرب حق گذر کر طاق نیلوفر سے ہم
سب زمینی خواہشون کو رکھدین ہم بالائے طاق
ہم پہ ہون آسان گو مشکل سے مشکل ہون مقام
مشکلین جتنی پڑین دلبر ذرا گذرین نہ شاق
سستیون کا سرد ہو بازار اور پھیکی دکان
دین کے کامون مین ہون سرگرم خدمت چست چاق
خدمت دین کا نتیجہ کامیابی سمجھین ہم
لذت دنیا کی غایت نامرادی اور شقاق
جس جگہ ہو بول بالا دین کا بیٹھین وہان
ایسے جلسون مین نہ بیٹھین جس مین ہوئے بو نفاق
آنکھ پر پٹی نہ ہو اور اُس پہ ہو غض بصر
تنگ کبھی سمجھین سماجائے نظر مین گر بولاق -
اپنی چاندی ہے اگر ہے نقد عفت جیب مین
آنکھ اوٹھاکر بھی نہ دیکھین ہم زنان سیم ساق
لغو کے سننے مین ہم کو کچھ بھی دلچسپی نہو
دین حق کی جستجو کا دل مین ہو پیدا مذاق
جز عمل گر خلعت دیبا ہے سمجھین جُل خر
اور گدھا سمجھین کتابون سے لدا اسپ عراق
ہے وہی لقمان کرے جو علم قرآن پر عمل
ورنہ اک نادان ہے گو کیون نہو ہر فن مین طاق
جان ہو اپنی ہتھیلی پر فقط دین کے لئے
جان لڑاکر راہ حق مین جان ملے واللہ باق
زندگی کی کل چلانے کا فنر سمجھین فقط
روکھی پھیکی روٹیان یا روغنی نان رقاق
یاد حق کو ہم دوائے درد دل سمجھین مدام
ورد استغفار سے کافور ہو جائے مراق
کوئی غم ہم کو نہ کھائے ہم نہ کھائین کوئی غم
ہان غم ایمان مین ہم سوکھکر ہو جائین قاق
ذکر حق ہو اور مسیح احمدی کی پیروی
ثاقبا سب چھوڑ دو شور و شغب اور طمطراق

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۷۶۰	مولابخش ولد کریم بخش	[illegible]	گورداسپور
۷۶۱	عبدالغفار ولد رحیم بخش	پسرور	سیالکوٹ
۷۶۲	حافظ محمد اسماعیل ولد بلندا	سیدوالا	منٹگمری
۷۶۳	عبدالرحمن 〃	〃	〃
۷۶۴	روشنائی بی بی زوجہ حلیم	〃	〃
۷۶۵	عائشہ بی بی ولد حلیم	〃	〃
۷۶۶	صاحب بی بی 〃	〃	〃
۷۶۷	جنت بی بی 〃	〃	〃
۷۶۸	بوڑا	〃	〃
۷۶۹	علم دین طالب علم ولد حیات	مصطفٰے	لاہور
۷۷۰	بہادر	ملکہ حاجی	منٹگمری
۷۷۱	والدہ مولوی نورالدین	دہرمکوٹ بگہ	گورداسپور
۷۷۲	شاہو	〃	〃
۷۷۳	ننتھو	〃	〃
۷۷۴	فضل حق	〃	〃
۷۷۵	غلام محمد	〃	〃
۷۷۶	اسمٰعیل	〃	〃
۷۷۷	زینب بی بی	〃	〃
۷۷۸	مسماۃ اللہ رکھی	〃	〃
۷۷۹	جیون	راجیکی	گجرات
۷۸۰	فضلدین	〃	〃
۷۸۱	سید لعلشاہ صاحب برق	نوشہرہ	پشاور
۷۸۲	اہلیہ سید لعلشاہ صاحب	〃	〃
۷۸۳	پیر بخش	ڈیرہ غازیخان	ڈیرہ غازیخان
۷۸۴	غلام رسول ولد غلام حیدر		
۷۸۵	محمد صدیق ولد احمد جیو		
۷۸۶	حسن طالع ولد محمد صدیق		
۷۸۷	غلام فاطمہ 〃		
۷۸۸	مسماۃ خاتون زوجہ 〃		
۷۸۹	نور محمد ولد سلطان		
۷۹۰	احمد ولد نور محمد		
۷۹۱	اہلیہ نور محمد		
۷۹۲	محمد اسحاق ولد غلام حیدر		
۷۹۳	محمد رفیق ولد 〃		
۷۹۴	محمد ولد نور محمد		
۷۹۵	مسماۃ بہاگان		

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۷۹۶	چوہدری شتامان ولد ہمت	قصور	لاہور
۷۹۷	بہادر ولد شتامان	〃	〃
۷۹۸	فتح دین	〃	〃
۷۹۹	سکندر ولد بہادر	〃	〃
۸۰۰	سردار ولد کالو	〃	〃
۸۰۱	محمد ولد 〃	〃	〃
۸۰۲	بہرام ولد سردار	〃	〃
۸۰۳	چوغطہ ولد تاہنجا	〃	〃
۸۰۴	جمال دین 〃	〃	〃
۸۰۵	لکھا 〃	〃	〃
۸۰۶	ستار دین 〃	〃	〃
۸۰۷	نواب ولد عمر	〃	〃
۸۰۸	نورماہی ولد خدابخش	〃	〃
۸۰۹	دینا	〃	〃
۸۱۰	اہلیہ دینا	〃	〃
۸۱۱	نواب	〃	〃
۸۱۲	اللہ دین ولد نور احمد	〃	〃
۸۱۳	قادر بخش 〃	〃	〃
۸۱۴	حکیم حاجی رحمت اللہ صاحب	راہون	جالندھر
۸۱۵	زوجہ حاجی رحمت اللہ صاحب	〃	〃
۸۱۶	محمد ابراہیم ولد 〃	〃	〃
۸۱۷	خیر بی بی دختر 〃	〃	〃
۸۱۸	برکت بی بی 〃 〃	〃	〃
۸۱۹	فاطمہ بی بی 〃 〃	〃	〃
۸۲۰	حاکم ولد غلام محمد	خوشاب	شاہپور
۸۲۱	میاں علی محمد ولد جانمحمد	〃	〃
۸۲۲	سید پیر شاہ صاحب	دہاردوال	گجرات
۸۲۳	نور محمد صاحب واعظ	شتوجین	بریہہ ملک
۸۲۴	امام الدین ولد رستم گلگو	پیرکوٹ	گوجرانوالہ
۸۲۵	پیر محمد ولد امام الدین	〃	〃
۸۲۶	نور محمد ولد امام الدین	〃	〃
۸۲۷	محمد اسحاق ولد امام الدین	〃	〃
۸۲۸	سماعل ولد احمد یار	گکھڑی غوث	〃
۸۲۹	مراد ولد سماعل	〃	〃
۸۳۰	اللہ دین ولد قادر بخش	〃	〃
۸۳۱	سردار ولد اللہ دین	〃	〃
۸۳۲	غلام محمد ولد اللہ دین	〃	〃

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۸۳۳	مرزا ولد اللہ دین	پیرکوٹ	گوجرانوالہ
۸۳۴	کرم بی بی زوجہ اللہ دین	〃	〃
۸۳۵	سید ولد بانی	〃	〃
۸۳۶	غلام ولد امام الدین	〃	〃
۸۳۷	امام الدین ولد عظمت	〃	〃
۸۳۸	امام بی بی زوجہ امام الدین	〃	〃
۸۳۹	حیات ولد امام الدین	〃	〃
۸۴۰	مراد ولد امام الدین	〃	〃
۸۴۱	سردار ولد 〃	〃	〃
۸۴۲	بخت بہری دختر امام الدین	〃	〃
۸۴۳	غلام علی ولد فضلدین	〃	〃
۸۴۴	کرم بی بی زوجہ فضلدین	〃	〃
۸۴۵	محمد علی ولد فضل دین	〃	〃
۸۴۶	امیر بی بی دختر فضل دین	〃	〃
۸۴۷	قطب دین ولد احمد یار	〃	〃
۸۴۸	روشنائی زوجہ قطب الدین	〃	〃
۸۴۹	غوث محمد ولد 〃	〃	〃
۸۵۰	علی محمد ولد 〃	〃	〃
۸۵۱	رحمت بی بی دختر 〃	〃	〃
۸۵۲	خان بی بی زوجہ احمد یار	〃	〃
۸۵۳	لال ولد امام بخش	〃	〃
۸۵۴	روشنائی زوجہ لال	〃	〃
۸۵۵	مراد بی بی دختر لال	〃	〃
۸۵۶	فتح دین ولد امام بخش	نہابل	〃
۸۵۷	مریم بی بی زوجہ فتحدین	〃	〃
۸۵۸	زینب بی بی دختر 〃	〃	〃
۸۵۹	ملا ولد سزاوار	〃	〃
۸۶۰	سن بھرائی زوجہ ملا	〃	〃
۸۶۱	اللہ دین ولد حسن	〃	〃
۸۶۲	اللہ جوائی زوجہ اللہ دین	〃	〃
۸۶۳	مہتاب دین ولد مولوی جلال دین	پیرکوٹ	〃

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے اشتہار ہے کہ ہر ایک بیعت کنندہ حسب توفیق ماہواری یا سہ ماہی چندہ لنگرخانے کا روانہ کرتا رہے ورنہ ہر تین ماہ کے بعد اسکا نام بیعت کنندوں سے خارج ہو جاوے گا

انوار الاسلام پریس قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل پروپرائیٹر چھپکر شائع ہوا

نمبر ۲۵ | قادیان دارالامان ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۱۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن

یکم جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدسؑ نے باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

مسئلہ | ایک لڑکی کے دو بھائی تھے اور ایک والدہ۔ ایک بھائی اور والدہ ایک لڑکے کے ساتھ اس لڑکی کے نکاح کے لیے راضی تھے مگر ایک بھائی مخالف تھا وہ اور جگہ رشتہ پسند کرتا تھا اور لڑکی بھی بالغ تھی اس کی نسبت مسئلہ دریافت کیا گیا۔ کہ اس لڑکی کا نکاح کہان کیا جاوے۔ حضرت اقدس نے دریافت کیا کہ وہ لڑکی کس بھائی کی رائے سے اتفاق کرتی ہے جواب دیا گیا کہ اپنے اس بھائی کے ساتھ جسکے ساتھ والدہ بھی متفق ہے فرمایا کہ پھر وہان ہی اسکا رشتہ ہو جہان لڑکی اور اسکا بھائی دونون متفق ہین +

پھر نکاحون پر ذکر چل پڑا کہ آنحضرت صلعم نے اپنی لڑکیون کے رشتے ابولہب سے کر دیئے تھے حالانکہ وہ مشرک تھا مگر اس وقت تک نکاح کے متعلق وحی کا نزول نہ ہوا تھا چونکہ پیغمبر خدا صلعم پر توحید غالب تھی اس لیے سوخل نہ دیتے تھے اور قومیت کے لحاظ سے بعض امور کو سرانجام دیتے اس لئے ابولہب کو لڑکی دیدی تھی +

رسول عالم الغیب ہوتا ہے کہ نہین اسپر فرمایا کہ اگر آنحضرت صلعم کو علم غیب ہوتا تو آپ زینبؓ کا نکاح زید سے نہ کرتے کیونکہ بعد کو جدائی نہ ہوتی اور اسی طرح ابولہب سے بھی رشتہ نہ کرتے +

عطائے الٰہی

مین ایک مرد ہون کہ خدا میرے ساتھ گفتگو کرتا ہے اور اپنے خاص خزانہ سے مجھے تعلیم دیتا ہے اور اپنے ادب سے میری تادیب فرماتا ہے وہ اپنی مجھ پر وحی بھیجتا ہے مین اس کی وحی کی پیروی کرتا ہون ایسی صورت مین مجھے کونسی ایسی ضرورت ہے کہ مین اس کی راہ کو ترک کرکے دوسری متفرق راہین اختیار کرون جو کچھ آج تک مین نے کہا ہے اسی کے امر سے کہا ہے اپنی طرف سے کچھ بھی نہین ملایا۔ اور نہ اپنے خدا پر مین نے کوئی افترا باندھا ہے مفتری کا انجام ہلاکت ہے پس اس کاروبار پر تعجب کرنیکا کونسا مقام ہے اس قادر مطلق خدا کے کاروبار پر تعجب نہ کرو کیونکہ اس نے تو زمین و آسمان کو پیدا کیا وہ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے اور کسی کو مجال نہین کہ اس سے پوچھے کہ یہ کیا کیا میرے پاس خدا تعالےٰ کی بہت سی شہادتین ہین اس نے میرے لئے بڑے بڑے نشان دکھلائے ہین۔ اور اس کی وحی کردہ غیبی خبرون مین جو اس نے مجھے دین۔ ایسے ایسے راز ہین کہ انسان کی عقل کو ان تک رسائی نہین ہے پس اس لئے چاہیئے کہ طاعون کے بارے مین ہمارے ساتھ جھگڑا نہ کرین اور اس شخص کی طرح نہ ہووین جس کے دل کو ضد نے غافل کر دیا اور اس نے اپنے اسباب کو اپنا خدا قرار دے لیا (کیا ان کو اس بات کی خبر نہین ہے۔)

اسباب پرستی کا رد

کہ ہر ایک سبب کا انتہا آخر کار ہمارے خدا تک ہی ہے اور تھوڑی دور تک چلکر اسباب کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے اور صرف امر خالص کا مرتبہ رہ جاتا ہے کہ جسے کسی طرح ہم سبب کیطرف منسوب نہین کر سکتے اور صرف خدا تعالےٰ کی ذات ہی باقی رہ جاتی ہے اور اسباب بالکل منقطع ہو جاتا ہے۔ اسباب تو صرف چند قدمون تک ساتھ دیتا ہے اسکے بعد خدا تعالےٰ کی غیر مدرک۔ اور غیر مرئی خالص قدرت ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسا پوشیدہ خزانہ ہے کہ جس کی حد اور انتہا ہی نہین ہے اور ایسا دریا ہے کہ جس کا کوئی کنارہ نہین ہے اور ایک ایسا دشت ہے کہ جو طے ہونے مین نہین آتا یہ کہنا کہ قدرت خالص اللہ تعالےٰ کی بیکار ہو جاتی ہے۔ اور صرف اسباب رہ جاتے ہین بڑی بے انصافی ہے کیا تم کو اس بات کا علم نہین ہے کہ خدا نے آدمؑ اور عیسےٰؑ کو کیسے پیدا کیا تھا

اور موسےؑ کے لئے کس طرح دریا کو شگاف کیا کہ جس سے موسےؑ تو دریا سے سلامت گذر گئے اور فرعون غرق ہوگیا - اب تم ہی جواب دو کہ وہ کونسی کشتی تھی جسپر بیٹھکر موسےؑ دریا سے گذرے - خدا تعالے نے اس قصہ کو قرآن کریم مین بیفائدہ نہین ذکر کیا ہے بلکہ اس مین بڑے بڑے معارف اور حقایق ہین تاکہ تم کو اس بات کا علم ہو کہ اس پاکذات اللہ تعالے کی قدرت اسباب مین مقید نہین ہے اور تمہارے ایمان ترقی کرین آنکھین کھلین اور شکوک وشبہات رفع ہون اور تمکو یہ شناخت حاصل ہو کہ تمہارا خدا البیاق در خدا ہے کہ اسپر کسی قسم کا کوئی دروازہ مسدود نہین ہے اس کی قدرتون کی کوئی انتہا نہین ہے جو شخص اس کی وسعت قدرت سے منکر ہو کر اسباب کے احاطہ مین اسے مقید کرتا ہے تو سمجھو کہ صدق کے مقام سے وہ گر پڑا - پس اگر کوئی شخص حکم خداوندی سے اسباب کو ترک کرتا ہے تم اسے برا مت کہو اور خدا تعالے کے قانون کو ایک تنگ وتاریک دائرہ مین محدود مت کرو +

قرآن کے ہوتے کسی اور کتاب کی ضرورت

۲۲ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء کو ایک صاحب نے حضرت حکیم الامت حکیم نورالدین صاحب پر چند ایک سوال کئے تھے چونکہ وہ سوال اور ان کے جواب ہر ایک دیندار کے لئے .... زیادتی ایمان کا موجب ہین - اس لئے ہم ان کو درج کرتے ہین +

سوال - اگر قرآن کے سوا اور کوئی کتاب نہ مانی جاوے تو کیا قیامت لازم آتی ہے اور اصول دین کی کونسی ضرورت باقی ہے +

جواب - اگر انسان مین ضد نہ ہو اور غور وفکر کرے تو قرآن کافی کتاب ہے - قرآن نور ہے - ہدایت ہے رحمت ہے شفا ہے اور ہر ایک قسم کے اختلاف مٹانے کے واسطے آیا ہے - **اولم یکفہم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیہم ان فی ذالک لرحمة وذکرے لقوم یومنون** +

اور یہی راہ ایمان کی ہے - مگر سوال کے یہ معنے کہ اب دین کے واسطے ہمین کسی اور کتاب کی ضرورت نہین ہے یہ ایک نفس کا دھوکا ہے انسان کے منہ سے بعض وقت ایسا لفظ نکلتا ہے جو خود ہی اسکے لئے مشکلات کا موجب ہوتا ہے + قرآن کریم فرماتا ہے کہ مین عربی زبان مین ہون - تو اب عربی زبان کے سمجھنے کے واسطے دوسری کتاب کی ضرورت پڑی ورنہ کوئی بتلاوے کہ بسم اللہ - رحمن رحیم - اب ان سب کے معنے قرآن شریف مین کہان لکھے ہین آخر جواب یہ ہوگا کہ عربی سمجھنے کے واسطے اور کتاب کی ضرورت ہے تو پھر نتیجہ یہ نکلا کہ قرآن کافی نہ رہا - اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ سائل نے غور اور فکر ہرگز نہین کی اور جس دعوے کو خود ثابت نہین کر سکتا اسے دوسرے کے آگے پیش کیا جاتا ہے +

اصل بات یہ ہے کہ قرآن شریف تو اپنی ذات مین کافی ہے مگر یہ ہماری اپنی کمزوری ہے کہ سوائے عربی زباندانی کے ہم دینی ضرورت کو انجام نہین دیسکتے شاید اسپر یہ سوال ہو کہ اس جواب کا تعلق عجم سے ہے عرب لوگون کو یہ ضرورت نہین ہے تو یہ بھی غلط ہے خود مکہ اور مدینہ مین اب وہ بولی نہین ہے جو کہ قرآن شریف کی زبان ہے - انجام کار یہ بات ماننی پڑتی ہے کہ خاص قرآن کی بولی جاننے کے واسطے ایک اور کتاب کی ضرورت پڑی +

اب یہ اعتراض رہا کہ جسکو قرآن کے معانی بدون کسی کتاب کے آتے ہین اسے کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہین ہے ہم کہتے ہین کہ آنحضرت صلعم کی ذات پاک ایسی تھی کہ انکو قرآن کے فہم کے واسطے تو کسی کتاب کی ضرورت نہ تھی مگر تاہم قرآن کو کلام الٰہی اور جو کچھ قرآن کریم پیش کرتا ہے اس کی تصدیق کے واسطے پھر بھی اور کتاب کی تو ضرورت تھی اور خود قرآن بتلاتا ہے کہ اور کتاب کی ضرورت ہے **فاتوا بالتورٰیة فاتلوہا ان کنتم صٰدقین** - آنحضرت صلعم کو اپنی صداقت ثابت کرنے کے واسطے قرآن مین فرماتا ہے کہ ایک اور کتاب مین دیکھو - پھر لکھا ہے **مکتوبًا عندہم فی التورٰیة والانجیل** گویا دو کتابون کی ضرورت پڑی - اس تقریب سے یہ بات ثابت ہوئی کہ آنحضرت صلعم کو بھی پیشگوئیون وغیرہ اور اپنے دعاوی اور نیز قرآن کی تصدیق کے واسطے دوسری کتابون کی ضرورت پڑتی رہی اور ادھر ہم کو بھی پڑی کیونکہ ہماری زبان عربی نہین ہے +

اس لئے خوب یاد رکھو کہ قرآن تو اپنی ذات مین ایک کامل کتاب ہے مگر اس کے کمال کو جاننے کے لئے ہم اور کتابون کے محتاج ہین - کبھی لغت کے کبھی دوسرے علوم کی کتب کے اگر کہو کہ اصول دین کو اس سے کیا تعلق ہے - تو ہم کہتے ہین قرآن شریف کی تصدیق کرنی بھی تو اصول دین ہے - کامل ذات خود کسی کی محتاج نہین ہوا کرتی مگر دوسرے اسکو کامل جاننے کے واسطے محتاج ہوتے ہین - دیکھو خدا اپنی ذات مین کامل ہے اور اس کو دلائل کی ضرورت نہین مگر چونکہ ہم دلائل کے محتاج ہین اسلئے مصنوعات وغیرہ کے دلائل ہمکو دینے پڑے +

سوال - محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ مانکر کیا انسان مسلمان ہو سکتا ہے یا نہین +

جواب - آنحضرت صلعم کے نہ ماننے مین وہ تمام انبیاء اور امتین بھی داخل ہین جو کہ آپ کی بعثت سے پیشتر گذر چکی ہین - مثلاً آدم نے آنحضرت صلعم کو کب ویسے مانا ہے جیسے کہ ہم مان رہے ہین مگر اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ اگر آدم کو ماننے کی ضرورت پیش نہ آئی تو ہم بھی نہ مانین غلط ہے - دیکھو آدم نے تو آپ کو نہ مانا مگر وہ مسلمان تھا - اور ادھر ابوجہل نے نہ مانا تو وہ کافر ہوا - کیا اب دونکا نہ ماننا ایک جیسا ہے - اصل مین اسلام نام ہے فرمانبرداری کا کہ جب فرمان نازل ہوا سے اسی وقت مان لے سکھون کے وقت جب گورنمنٹ انگلشیہ آئی تو اسوقت یہ قوانین نہ تھے جو کہ اب ہین مگر اسوقت جس قسم کے قوانین تھے انکو اسوقت کے ماننے والے فرمانبردار کہلاتے تھے اور انکے منکر باغی - پھر اسکے بعد جب قانون کی صورت بدلی تو پھر اس تبدیل شدہ صورت کو ماننے والے فرمانبردار ہوئے اور دوسرے باغی - اسی طرح اب جو قانون ہے یہ اور ہی ہے اب اسی کو ماننے والے فرمانبردار کہلاتے ہین غرضیکہ جب فرمان کے وقت نافرمانی کیجاوے تو پھر اسلام کا مفہوم نہین رہتا قرآن بھی یہی کہتا ہے **وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحٰت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم - ومن کفر بعد ذالک فاولئک ہم الفاسقون** - یہان بھی ان خلفائے کے منکر و نیز لفظ کفر کا ہی آیا ہے کیونکہ وہ تو حکم الٰہی ہے جس رنگ مین ہو جو اس سے نافرمانی کرے گا وہ نافرمان ہوگا - مین اس چھت کے نیچے بیٹھا ہون اگر مجھکو اللہ تعالے ابھی حکم دے کہ اٹھ جاؤ اور مین نہ اٹھون تو مین نافرمان ہونگا اگر یہ چھت گرے اور مین مر جاؤن تو اس نافرمانی کی سزا ہوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو کیا مین تو کہتا ہون کہ خدا کے کسی ایک حکم اور آپکے جانشینون کی کسی ایک نافرمانی سے انسان کافر ہو جاتا ہے +

سوال - الہامات مین اختلاف ہوتا ہے کہ نہین -

جواب - الہامات مین اختلاف نہین ہوتا - ہان بعض مشکلات ہوتی ہین لوگ ان کے فہم مین غلطی کرتے ہین - قرآن مین بھی لوگون نے اختلاف مانا ہے اور سخت غلطی کھائی ہے جب ہی تو ناسخ منسوخ مان بیٹھے - اصل بات یہ ہے کہ فہم انسان مین اختلاف ہوتا ہے - نفس الہام مین اختلاف نہین ہوتا +

اوپر مین نے چھت کی مثال دی ہے کہ خدا حکم دیوے کہ اٹھ جاؤ یہ چھت گرنے والی ہے مگر میری دعا اور تضرع سے اگر خدا اسے نہ گرنے دیوے اور پھر حکم دیوے کہ اب نہ اٹھو اور نہ نکلو تو کیا اسے اختلاف فی الاحکام کہو گے ہرگز نہین - تو بات یہی ہے کہ الہامات مین اختلاف نہین ہوا کرتا +

سوال - کیا قرآن کے سوا اور کچھ نماز مین پڑھنا جائز ہے +

جواب - ہان قرآن مین کوئی ممانعت نہین کہ اور کچھ نہ پڑھا جاوے اگر کہو کہ **فاقرؤا ما تیسر من القرآن** تو اسپر عملدرآمد کون کر سکتا ہے پھر تو ایک حافظ جسقدر قرآن جانتا ہے سب پڑھے +

سوال - کیا قرآن **تبیانا لکل شیٔ** ہے کہ نہین +

جواب کل شیٔ کسے کہتے ہین - اب اس لفظ کو قرآن ہین ہی دیکھو - بلقیس کے حق مین بھی لکھا ہے **اوتیت من کل شیٔ** - اب اگر کل شیٔ اسقدر وسیع کروگے تو سوال ہوگا - کیا آج کل کے انجن - ریل - اور کتابین وغیرہ یہ کل اسکے پاس تھین اور اس طرح سے تو خود سلیمان ؑ اور اسکا لشکر بھی اسی کے تابع ہونا چاہیئے تھا کیونکہ کل شیٔ سے کوئی شے باہر جو نہ رہتی ہوگی پھر خدا تعالے فرماتا ہے کہ ہمنے ذوالقرنین کو بھی کل شئے دی **و آتیناہ من کل شیٔ سببا** - وہی اعتراض اسپر ہے اور ہم یہ بھی نہین کہتے کہ کل شیٔ سے مراد تھوڑی ہی چیز ہوتی ہے ورنہ پھر خلق کل شیٔ کہان جاوے گا - ہان نتیجہ ضرور نکلتا ہے کہ لفظ کل کا اسقدر وسیع نہین ہے جیسے کہ بیان کیا گیا ہے - حتےٰ کہ خدا کی ذات پر بھی جب یہ لفظ آیا ہے تو اسکے معنے وسیع نہین ہوتے ورنہ خلق کل شیٔ مین خود خدا بھی مخلوق مین آجاتا کیونکہ وہ بھی ایک شے ہے - غرضیکہ اگر قرآن شریف مین اس جگہ کل شیٔ کا مطلب یہ ہے کہ سب کچھ اس مین ہوتا تو چاہیئے تھا کہ انجن - ریل - جہاز - ٹیلیگراف - فونوگراف وغیرہ ہر ایک قسم کا علم مفصل اس مین ہوتا اور مغربی علوم مین سے کسی کی تحصیل کیواسطے یورپ والون کی ضرورت نہ پڑتی +

اگر کہو کہ دین کی تفصیل پوری دی تو بھی نہین - کیونکہ خلفائے راشدین تک کی فہرست قرآن مین موجود نہین ہے ورنہ یہ سب جھگڑے ہی کیون ہوتے اور مطلق فہرست کبھی کافی نہ ہوتی کیونکہ پھر تو ہر ایک شخص اپنے لڑکے کا نام ابوبکر ہی رکھ لیتا اور کہتا کہ یہی ہے جس نے خلیفہ ہونا ہے +

کسر صلیب

ذیل مین ہم مدراس کے ایک انگریزی عیسائی پرچہ بنام کرسچن پیٹریٹ مورخہ ۳۰- مئی سنہ ۱۹۰۳ء سے ایک مضمون کا ماحصل درج کرتے ہین جس سے معلوم ہوگا کہ اب عیسائی مذہب کے اعلے اراکین یعنے ان کے بڑے بڑے پادری اور بشپون وغیرہ کی رائے بائیبل کی نسبت کسقدر بدل گئی ہے اور ان لوگون کو خود شرم آتی ہے کہ وہ بائیبل کو ایک الہی کتاب اور کامل کتاب کی حیثیت سے پیش کر سکین +

یہ تمام باتین حضرت اقدس مسیح موعود کے نفوس طیبات کے اثار ہین اور جن ملائکہ کا نزول آپکے ساتھ ہوا ہے یہ ان کے کارنامے ہین کہ دلون اور دماغون کے طبقات کو پلٹ دیا ہے اور اسلامی اصول اور تعلیم کی قبولیت کے لیئے ان کے دل اور دماغ کو تیار کیا جا رہا ہے کاش کہ وہ لوگ جو یہ سوال کیا کرتے ہین کہ مرزا صاحب نے کیا کام کیا وہ اسپر نظر انصاف سے غور کرین اور بتلاوین کہ ان تمام کارروائیون اور اہل یورپ اور امریکہ کے تبدل خیالات سے فائدہ اٹھانیوالی احمدی جماعت ہے - یا ان کے مکفر اور مکذب +

اخبار مذکور لکھتا ہے کہ بمبئی کے بشپ نے مہابلیشور مین بائیبل پر بہت سے لیکچر دیئے ہین اور ان تمام لیکچرون مین بائیبل کے الہامی ہونے پر گفتگو ہوتی رہی ہے - آخری لیکچر مین بشپ صاحب نے یہ فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ اس بات پر غور کیجاوے کہ جب ہم یہ کہتے ہین کہ بائیبل الہامی ہے تو اس سے ہماری کیا مراد ہوتی ہے اور بائیبل کی غلط اور صحیح تفسیرون مین امتیاز کی جاوے +

ڈاکٹر مکار تھر نے ڈین برگن .... کی تعریف کو بائیبل کے حق مین اس طرح نقل کیا ہے کہ سوا اسکے نہین کہ بائیبل اس ہستی کی آواز ہے جو کہ تختیون پر جلوہ گر ہوتی ہے اس کی ہر ایک کتاب اور اسکا ہر ایک باب اس کی ہر ایک آیت اس کے ہر ایک حصہ لفظ اور اسکا ہر ایک حرف براہ راست اس ہستی کی کلام ہے جو کہ سب سے اعلے اور ہر ایک عیب سے مبرا ہے - مگر ایسے خیال پر بشپ صاحب نے یہ رائے ظاہر کی کہ اس قسم کی باتون نے بہت نقصان پہونچایا ہے اور الہام کے ماتحت رکھکر جن غلط خیالات کا بائیبل کی نسبت دعوے کیا گیا ہے اس سے خطرناک حملے اسپر ہوتے ہین - ان تفسیرون سے جیز کی حقیقت ظاہر نہین ہوتی اور نہ ان کو کسی اعتقاد یا اقرار یا مستند تعلیمون مین جمع کیا گیا ہے پھر عیسویت کے عالمون اور فاضلون نے اپنے خیالات انکے برخلاف ظاہر فرمائے ہین + (ناظرین سمجھ سکتے ہین کہ ڈاکٹر مکارتھر نے جو حسن عقیدت بائیبل سے ظاہر کی تھی بشپ صاحب نے اس کی سخت مخالفت کی ہے) اسکے بعد بشپ صاحب نے فرمایا کہ جب یہ حالت ہے تو دیکھنا چاہیئے کہ نوشتون پر لفظ الہام کن معنون مین اطلاق پاتا ہے +

(الف) اسکے معنے یہ نہین ہو سکتے کہ جیسے ملٹن پیریڈائز لاسٹ یا ٹنی سن بگرس ٹو گریر کا مصنف گذرا ہے ایسے ہی خدا تعالے بائیبل کا مصنف ہے - ہر ایک پر یہ امر ظاہر ہے کہ اس کی عبارت مین کوئی اتحاد نہین ہے (یعنے جابجا اختلاف ہے) اور مصنفون کے اخلاقات سے جو خصوصیت اور اختلاف عبارتون مین ہوا کرتا ہے وہ اس مین موجود ہے +

(ب) اسکے یہ معنے بھی نہین ہین کہ بائیبل کے مصنفون کو خدا نے ان غلطیون سے بچایا ہوا تھا جو کہ دنیاوی مضامین مین واقع ہوا کرتی ہین کیونکہ ہم جانتے ہین کہ **بائیبل مین غلطیان ہین** +

(ج) اس کے یہ معنے بھی نہین ہین کہ اخلاقی اور روحانی تعلیم ہمیشہ کامل ہے کیونکہ ہم جانتے ہین کہ اخلاقی حالتین آہستہ آہستہ ترقی کرتی ہین اور خود مسیح کے حواری بھی اس کی تعلیم کو اپنی زندگی مین نہ سمجھ سکے +

(د) اسکے یہ معنے بھی نہین ہین کہ بائیبل مین خود خدا نے املا کروائی تو اب الہام کے کیا معنے ہوئے ہم یقیناً کہہ سکتے ہین کہ الہام سے مراد ان خاص طاقتون کا عطا کرنا ہے یا کم از کم طبعی قوے کو ایک خاص تیزی عطا کرتی ہے تاکہ خدا کا دنیا مین شناخت کیا جانے کا منشا پورا ہو جاوے اور بائیبل کے الہامی ہونے سے دوسری مراد ہماری یہ ہوتی ہے کہ بائیبل مین کچھ ایسی چیز ضرور ہے جو کہ خصوصیت سے انسانی روح کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور ایک آخری معنی ہم یہ بھی سمجھتے ہین کہ بائیبل خدا کے وجود پر ایک صاف اور متواتر گواہی ہے - غرضیکہ یہ خیالات ہین جو کہ عیسائی مذہب کے ایک بڑے رکن یعنے بشپ صاحب نے بائیبل کے بارہ مین اظہار کئے ہین - آخری دو دلائل تو ایسے ہین کہ جنکو ہر ایک مذہب اپنے پر چسپان کر سکتا ہے اور اس مین کوئی خصوصیت بائیبل کی نہین ہے +

مراسلات

مذہب شیعہ مین نے کیون چھوڑا

یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ کمترین کی طبیعت قدیم سے سوچ بچار والی اور فوراً حق کو قبول کر لینے والی ہے - چنانچہ مذہب شیعہ کیطرف مائل نہ ہونے کی بھی یہی وجہ تھی - اچھی طرح سوچا گیا تو سمجھ مین آیا کہ بہتّر تہتّر فرقہ صرف مختلف راویون اور روایتون کے سبب سے ہو گئے ہین - اگر حدیث انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی ان تمسکتم لن تضلوا من بعدی - پر عملدرآمد کیا جاوے تو سارا اختلاف دور ہو جاوے گا - مگر مدتون رہ کر بنظر غور دیکھا تو بہت سے نقص نظر آنے پر علیحدگی اختیار کی گئی +

(۱) تقیہ اور نفاق مین باوجود بہت سی سر دردی اور دماغ سوزی کے کوئی مابہ الامتیاز نہ ملا پر نہ ملا -

(۲) متعہ اور نیوگ مین کچھ تھوڑا ہی سا فرق ہے - کیونکہ متعہ تو کسی کی منکوحہ عورت سے جائز نہین ہے اور نیوگ منکوحہ عورت سے جائز ہے +

(۳) حضرت امام حسین ع کی تعزیہ داری اور ماتم مین تو صریح شرک اور بدعت نظر آیا - سارے قرآن مین کسی شخص کی مصیبت پر پروردگار عالم رونے پیٹنے کا حکم صادر نہین فرماتے کیونکہ اس مین تکلیف مالایطاق بھی ہے - سال کے ۳۶۰ یا ۳۶۵ تو دن ہوتے ہین اور اللہ تعالےٰ کے لاکھون لاکھ پیارے نبی - صدیق - شہید - صالح - مصائب و شدائد مین گرفتار ہو چکے ہین اگر تعزیت فرض ہوتی تو دن بھر مین منٹ منٹ دو دو منٹ بھی حصے نہ آتے اور سوائے صف ماتم کے بچھانے اور اٹھانے کے کوئی عبادت مفروضہ ہرگز ہرگز نہ ہو سکتی - حالانکہ ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون - انسان بہت سی ذمہ داریون کے لئے پیدا کیا گیا ہے - بات یہ ہے کہ - قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کے برخلاف چلنے کے سبب یہ ساری باتین پیدا ہو گئی ہین - ہائے افسوس - ماکان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ ان یذکر وافیہا اسمہ وسعی فی خرابہا کو سن کر مساجد اللہ کو غیر آباد اور بے رونق کر کے امام باڑہ وغیرہ کو آراستہ پیراستہ کر کے مجالس منعقد کرنا - کتنی بڑی دلیری اور جرأت ہے پانچ وقت کی مفروضہ اور مستند اور باقاعدہ مجلس سے جو مسجد جیسی پاک اور قابل قدر اور قدیمی معزز و محترم اسلامی کمیٹی گھر مین اللہ تعالےٰ کے حکم رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل اور نمونہ کے مطابق منعقد ہو - علیحدگی اختیار کر کے کبھی نجات کی امید ہو سکتی ہے ہرگز نہین اہا شرک تو اس حالت مین ہوتا کہ جتنے گھنٹے سینہ کوبی کے ساتھ زور و شور سے ہائے حسین ہائے حسین کا ورد کیا گیا ہے اتنا ہی عرصہ اسی انداز سے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر وغیرہ وغیرہ تسبیح وتہلیل بھی کیجاتی - تکیف حبیب اللہ تعالےٰ کا تو نام ہی نہین لیا جاتا صرف ہائے حسین ہائے حسین پر اکتفا کیا جاتا ہے یہ تو شرک سے بھی کچھ بڑھکر کہنا چاہئے میری سمجھ مین تو شیعہ نے عیسائیون کی طرح حضرت امام حسین کو خداوند مسیح کی مانند کفارہ گناہان سمجھ لیا ہے - بعض لوگ ان کی رقت اور رونے کو دیکھکر دھوکے مین آ جاتے ہین ان کو خوب یاد رکھنا چاہئے کہ رقت اور رونا برمحل مقبول ہے بذاتہ رونا اور رقت کوئی شے نہین اللہ تعالےٰ نے بے صبری اور جزع فزع سے بار بار منع فرمایا ہے اپنے گناہون کو یاد کر کے اللہ تعالےٰ کے حضور پانچوقت کا مسنون طریقہ ہے اسکو چھوڑ کر موسمی اور بہاری رقت کا انتظام کرنا گویا اللہ تعالےٰ اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کو سکھلانا اور سمجھانا ہے - اگر اقتضائے بشریت سے کسی کی مصیبت کو دیکھ کر بے اختیار آنسو نکل پڑین تو بحکم لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا - شاید معافی کے ذیل مین رکھا جاوے - بھلا جب ایک مصیبت زدہ اپنے مصائب اور تکالیف سے نکلکر عند ربہم یرزقون فرحین بما اٰتٰہم اللہ بھی ہو چکا ہو اور تیرہ چودہ سو برس بھی گذر چکے ہون اب سوائے غیر اقوام کے ہنسانے اور دل لگی کا موقع دینے کے میری سمجھ مین تو واللہ باللہ کچھ آتا نہین - کہ کس طرح ثواب کا موجب ہو سکتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی اور العاقبۃ للمتقین کے بموجب تو ہمیشہ اور کلیہ قاعدہ کے طور پر قبل و قال ہونی چاہئے تاکہ اسلام کا رعب بڑھے اور راستی ظاہر ہو برخلاف اسکے شیعہ رو رو کر اور فریاد کر کے آہ و زاری سے غیر قومون کے سامنے ثابت کرتے ہین کہ مومن متقی سے کچھ بھی بن نہین آتا واہ واہ سبحان اللہ - جزاک اللہ مرحبا +

(گلاب الدین رہتاسی)

مخدوم و مکرم ایڈیٹر صاحب اخبار البدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ +

کرزن گزٹ مین دو مراسلات حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت مین شائع ہوئے تھے ان کی تردید ضروری تھی سو مین نے چند سطور جو حسب ذیل ہین لکھی ہین امید ہے کہ آپکا ہمدرد قوم جریدہ انکو بہت جلد اپنے اندر جگہ دیکر مشکور فرمائے گا +

کبھی کہتے نہین ہرگز خدا کے کام بندون سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے -

کرزن گزٹ ۸ جون سنہ ۱۹۰۳ء مین دو مراسلات اول گل حسن صاحب ساکن لالہ موسے دوم عبد المجید خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر ضلع پشاور کے نام سے شائع ہوئے ہین جن مین لایق نامہ نگاران نے نہایت ہی جوش و خروش سے مولینا مرزا حیرت صاحب ایڈیٹر اخبار مذکور کو تحریک کی ہے کہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ساتھ بحث کرے اور جس طرح پر انہون نے سرسید احمد خانصاحب مرحوم کی تردید کے لئے اپنے اخبار کا ایک صفحہ وقف کیا ہوا ہے اسی طرح پر میرزا صاحب موصوف کی تردید کے لئے ایک کالم کھولکر اپنے ہمدرد قوم جریدہ کے صفحات کو سیاہ کرے +

مین نہایت ہی درد بھرے دل سے ان نامہ نگاران کی حالت پر افسوس کرتا ہون کہ کیون وہ فاضل ایڈیٹر کو ایک مامور من اللہ کی مخالفت کے لئے تحریک کر رہے ہین - بیچارے نامہ نگارون کو معلوم نہین ہے کہ حضرت اقدس کے آغاز دعوے مسیحیت ومہدویت سے لیکر اسوقت تک جن جن لوگون نے مخالفت کی ان کے انجام کیا ہوئے ؟ اور انہون نے خدا کے اس برگزیدہ کی مخالفت اور نیست و نابود کرنے کی جو لاحاصل کوششین کین انکا پاک روحون پر کیا اثر پڑا ؟ کیا اس الہی سلسلہ کے خارق عادت ترقی مین کوئی نقص یا کمی پیدا ہوئی ؟ اور کیا باوجود مخالفین کی ہمہ تن کوششون اور حیلون کے انصاف پسند دل اور پاک روحین خدا کے اس صادق کی تصدیق سے باز رہین ؟ مذکورہ بالا واقعات حقہ کی تصدیق ہمارے مخالفین کی زبان اور قلم سے بے اختیار ہو جاتی ہے - چنانچہ اول الذکر نامہ نگار اپنے مراسلہ مین اقرار کر چکے ہین کہ میرزا صاحب کے مرید طاعون کی طرح پھیلتے جاتے ہین سو اس اقرار کی بنا پر ہم نامہ نگار صاحب سے دریافت کرتے ہین کہ جب اسقدر عرصہ مین باوجود تقریباً تمام پنجاب کے دنیادار مولویون - عیسائی مشنریون اور دیگر مذاہب کے لیڈرون کی جان توڑ کوششون کے جو اس الہی سلسلہ کی ترقی روکنے اور خدا کے مامور کو نیست و نابود کرنے کے لئے تھین - بیکار گئین - تو اب کوئی نیا مخالف اس قسم کی کوئی کارروائی کر کے کیا حاصل کرے گا - ؟ اور دنیا کو کونسا فائدہ پہونچائیگا - ؟

آگے چلکر اول الذکر نامہ نگار تحریر فرماتے ہین کہ مین نے مرزا صاحب کی کتاب براہین احمدیہ پڑھی ہے جس مین کہ نبی آخر الزمان ہونیکا دعوے حصہ الہامات مین درج ہے ہم اپنے ناواقف نامہ نگار کو مطلع کرتے ہین کہ یہ محض غلط اور افترا ہے۔ حضرت اقدس نے نہ تو براہین احمدیہ مین کوئی دعوے نبی آخر الزمان ہونیکا درج کیا ہے اور نہ بعد کی کسی تصنیف مین بلکہ وہ ایسا دعوے کرنیوالے کو بدترین خلایق مین سے سمجھتے ہین اور سید و مولے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہین۔ اپنے آرام و آسائش اپنی جان اور مال کو اس راہ مین قربان کر رہے ہین اور ہر وقت اس فکر مین ہین کہ اس سید المعصومین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت روز روشن کی طرح دنیا پر ظاہر کرین۔ اور مقدس مذہب اسلام کی روحانیت سے دین کو بہتر اور مستفیض کرین اس غرض کے لئے آپنے ابتدا ہی مین براہین احمدیہ تالیف کر کے تمام دنیا کے مذاہب کو چیلنج کیا۔ اور ساتھ ہی دس ہزار روپیہ کے انعام کا اشتہار دیکر مخالفین کو متنبہ کیا کہ جو شخص میرے ان دلائل کو جو قرآن شریف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور صداقت پر مشتمل ہین توڑ کر دکھلائیگا۔ وہ دس ہزار روپیہ کے انعام کا مستحق ہوگا بلکہ تمام دنیا نے سکوت اختیار کر کے اسلام کی صداقت پر مہر کر دی۔ براہین احمدیہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے ہمارے علما مین خاص قبولیت حاصل کی تھی۔ اور پنجاب کے ایک نامور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اسپر ریویو کیا تھا۔ اور مدت دراز تک اپنی اشاعۃ السنہ مین حضرت اقدس کو مجدد اور امام تسلیم کرتے رہے بلکہ افسوس کہ مولویصاحب موصوف کو تعصب نے نہ چھوڑا + اور اس گرداب مین ایسے پھنسے کہ مخالفت پر کمربستہ ہوگئے اور سالہا سال تک حضرت اقدس کے اقوال اور افعال کی بیجا تردید کر کے اپنی اشاعۃ السنہ کے اوراق کو سیاہ کرتے رہے کوئی حیلہ و تدبیر نہ تھی۔ جو مولویصاحب نے اٹھا نہ رکھی ہو۔ لیکن کچھ معلوم ہے کہ آخر کیا ہوا؟ اور مولوی صاحب کی حالت کہانتک پہونچی +

ان کی دیکھا دیکھی اور بہت سے مخالف پیدا ہوگئے۔ ملا محمد بخش جعفر زٹلی لاہوری اور ابو اسحاق محمد دین امرتسری نے فحش اور گندے اشتہارات شائع کرنیکا ٹھیکہ ہی لے لیا۔ جسکو کوئی شریف طبع ایک کان سننا بھی گوارا نہ کریگا + ایڈیٹر شحنہ ہند میرٹھ نے بھی حضرت اقدس کی تردید کرنے مین اپنا تمام علم اور طاقت کو خرچ کر دیا۔ علی ہذا القیاس کسی ایک مخالف نے بھی کوئی دقیقہ مخالفت کا فروگذاشت نہ کیا۔ تمام علم تمام تدبیرین اور تمام کوششیں خرچ کر دین مگر اے منصفین آپ ہی بتا دین کہ اس سب کارروائی کا کیا نتیجہ ہوا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جسقدر مخالفت ہوئی اسیقدر خدا کے پاک وعدہ کے مطابق جو اس نے آج سے ۲۲ سال پہلے اپنے ماموسے کیا تھا۔ ترقی کی۔ اور کیون نہ ہوتی! ۔ اس خدائے پاک و قدوس کے وعدون مین ہرگز تخلف نہین ہے۔ حاسد اگر کوشش کرتے کرتے مر بھی جائین تو یہ ترقی کبھی رکنے والی نہین اور پاک وعدے کبھی ٹلنے والے نہین۔ کیونکہ ؎

کبھی رکتے نہین ہرگز خدا کے کام بندو نسی
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھہ پیش جاتی ہے

پس ہم امید کرتے ہین کہ ہمارے معزز نامہ نگار از آیندہ اس قسم کی تحریکات سے باز رہین گے + اور تعصب کے گرداب سے نکلکر نیک نیتی سے چشم انصاف واکر کے حق کے متلاشی اور رجویان ہونگے + والسلام۔

آپ کا خیرخواہ خاکسار محمد شفیع منیجر ٹریڈنگ کمپنی امرتسر۔ کٹڑہ جیمل سنگھ - ۲۶ - جون ۱۹۰۳ء

حضرت امام الملت حجت اللہ کی مکتوبات حضرت حکیم الامت کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالے۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

عنایت نامہ پہنچا۔ اس عاجز نے جو آپکی طرف لکہا تہا وہ صرف دوستانہ طور پر بعض اسرار الہامیہ پر مطلع کرنے کی غرض سے لکھا گیا تہا۔ کیونکہ اس عاجز کی یہ عادت ہے کہ اپنے احباب کو ان کی قوت ایمانی بڑھانے کی غرض سے کچھہ کچھہ امور غیبیہ تبلا دیتا ہے اور اصل حال اس عاجز کا یہ ہے کہ جب سے اس تیسرے نکاح کے لئے اشارہ غیبی ہوا ہے۔ تب سے خود بطبیعت متفکر و متردد ہے اور حکم الہی سے گریز کی جگہ نہین مگر بالطبع طبیعت کارہ ہے اور ہر چند اول اول یہ چاہا کہ یہ امر غیبی موقوف رہے لیکن متواتر الہامات و کشوف اس بات پر دلالت کر رہے ہین کہ یہ تقدیر مبرم ہے۔ بہرحال عاجز نے یہ عہد کر لیا ہے کہ کیسا ہی موقعہ پیش آوے جب تک اللہ تعالے کیطرف سے صریح حکم سے اسکے لئے مجبور نہ کیا جاؤن تب تک کنارہ کش رہون کیونکہ تعدد ازدواج کے بوجہ اور مکروہات از حد زیادہ ہین اور اس مین خرابیاں بہت ہین۔ ہان وہی لوگ ان خرابیون سے بچے رہتے ہین جنکو اللہ جلشانہ اپنے ارادہ خاص سے اور اپنی کسی خاص مصلحت سے اور اپنے خاص اعلام و الہام سے اس بار گران کے اٹھانے کے لئے مامور کرتا ہے تب اس مین بجائے مکروہات کے سراسر برکات ہوتے ہین آپ کے نوکری چھوڑنے سے بظاہر دل کو رنج ہے مگر آپ نے کوئی مصلحت سوچ لی ہوگی۔ والسلام باقی خیریت ہے +

خاکسار غلام احمد عفی عنہ - ۲۰ جون ۱۸۸۶ء

توبہ نامہ

مین بذریعہ توبہ نامہ ہذا اس امر کو اخبار البدر مین شائع کرتا ہون کہ مین نے ایک سخت غلطی کی ہے اور وہ یہ ہے کہ مین نے غلطی سے مرزا امام الدین کا جو کہ ۶ - جولائی کو فوت ہوا ہے اور جس نے اپنی کتابون مین ارتداد کیا ہے جنازہ پڑھا اس لئے مین اب اپنی غلطی کا اعتراف کر کے عام طور سے اطلاع دیتا ہون کہ مجھہ سے یہ کام کفر کا ہوا ہے جو مین نے اسکا جنازہ پڑھا۔ پس مین بذریعہ اشتہار ہذا یہ توبہ نامہ شائع کرتا ہون اور ظاہر کرتا ہون کہ مین امام الدین اور نیز ان لوگون سے بیزار ہون جو اسکے جنازہ مین شامل ہوئے اور بالآخر مین دعاء جنازہ واپس لیتا ہون۔ اور خدا تعالے سے اپنے اس گناہ کی مغفرت چاہتا ہون۔ خاکسار محمد علیشاہ قادیانی ۸ جولائی ۱۹۰۴ء

قابل توجہ ناظرین الحکم

شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم مقدمہ کی پیروی کیلئے اپنے ہیڈکوارٹر قادیان سے اندنون باہر ہین اسلئے ہم امید کرتے ہین کہ ناظرین الحکم انکے اخبار کی اشاعت مین التوا اور بے ترتیبی کی وجہ سے ملول خاطر نہ ہونگے کیونکہ یہ مقدمات اب ایک قومی رنگ رکھتے ہین جنکی نسبت حضرت اقدس کو الہام بھی ہو چکا ہے اور اسی دینی اور قومی خدمت کے سرانجام دینے مین مصروف ہونے کی وجہ سے شیخصاحب معذرت کے مستحق ہین +

درس قرآن شریف

جزو ۵ - رکوع ۹

گذشتہ اشاعت سے آگے

پچھلے سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۴ صفحہ ۱۸۹

اور ان کی ایمانی طاقت بالکل مردہ ہوجاتی ہے نہ وہ کانون سے سچون کی باتین سنتے ہین نہ زبان اور لوگون کی حالت پر نظر ڈالتے ہین نہ کتاب الٰہی کا مطالعہ کرتے ہین اس واسطے سننے دیکھنے اور سوچنے وغیرہ کی تمام طاقتین چھین لی جاتی ہین اور ان پر اللہ تعالے کی مہر لگ جاتی ہے یہ بات بڑی آسانی سے سمجھ مین آجاتی ہے کہ جس عضو سے کام نہ لیا جاوے آخر کار وہ بالکل نکما ہوجاتا ہے یہی مثال ایمانی قوتون کی ہے لیکن اگر قوت کی کمزوری یا مردہ ہونے کے بعد انسان استغفار کرے اور توبہ سے کام لیوے تو اللہ تعالے اس طاقت کو پھر زندہ کردیتا ہے چونکہ کافر نہ دلائل کو سن سکتا ہے اور نہ یہ دیکھتا ہے کہ عمدہ لوگ کدھر جا رہے ہین اسواسطے اس کی آنکھون پر پردہ ڈالدیا جاتا ہے - نبی کریم ان کمزور ایمان والون کی چشم پوشی کرتے تھے اسکا بیان اس رکوع مین ہے +

بے ایمانی آدمی کے اپنے ہاتھون کی کرتوت ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے انسان بہت سی مفید باتون سے محروم ہوجاتا ہے جن باتون سے خدا ناراض ہوتا ہے انکے کرنے سے ایمان کی توفیق نہین ملا کرتی اور حق سے محروم رہ جاتا ہے - قاعدہ ہے کہ ایک گناہ دوسرے گناہ کو بلاتا ہے - بدنظری ایک چھوٹا گناہ ہے لیکن اسکا انجام زنا ہے - اب خدا تعالے آگے آیت مین نفاق وغیرہ امراض کا علاج بتلاتا ہے +

ودّوا لو تکفرون کما کفروا فتکونون سواءً فلا تتخذوا منہم اولیاء حتی یہاجروا فی سبیل اللہ فان تولوا فخذوہم واقتلوہم حیث وجدتموہم ولا تتخذوا منہم ولیاً ولا نصیرا +

وہ چاہتے ہین کہ تم بھی کافر ہوجاؤ جس طرح وہ کافر ہوگئے پس تم اور وہ برابر ہوجاؤ - پس نہ بناؤ انمین سے پیارے یہانتک کہ وہ ہجرت کرین اللہ کی راہ مین - پس اگر وہ الٹی چال اختیار کرین تو پکڑو انکو اور قتل کرو اور نہ بناؤ ان مین سے پیارے اور مددگار -

یہان اللہ تعالے نے نفاق کی دوا بتلائی یعنے جب منافق اللہ تعالے کی راہ مین ان تمام باتون کو جو اول کرتا تھا چھوڑ دے تو اسکو دوست بناؤ اب اسکا پہلا گناہ معاف ہوگیا جسطرح ہر مرض کی دوا ہوتی ہے اسی طرح گناہ کی معافی کے واسطے ہجرت - توبہ اور استغفار دوا ہے - یہان بتلایا ہے کہ نفاق آدمی کی عقل کو اولٹا کردیتا ہے پس خدا نے جو سیدھی راہ بتلائی ہے جو اس سے اولٹا چلتا ہے اوسکے واسطے تم کوئی نئی سیدھی راہ نہین بنا سکتے +

رد شیعہ اس آیت سے شیعون پر بڑی زد پڑتی ہے جس کا جواب ان سے بن نہین پڑتا کیونکہ خدا تو حکم دیتا ہے کہ منافقون کو دوست اور مددگار نہ بناؤ لیکن بقول شیعہ باوجود اسکے کہ ابوبکرؓ منافق تھے پھر آنحضرت صلعم ان سے پیار کرتے اور اپنے کامون مین مدد لیتے اور کبھی ان سے جدا نہ ہوتے تھے گویا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی عمل (بقول شیعہ) قرآن کریم پر نہ تھا +

الا الذین یصلون الی قوم بینکم وبینہم میثاق او جاءوکم حصرت صدورہم ان یقاتلوکم او یقاتلوا قومہم ولو شاء اللہ لسلطہم علیکم فلقاتلوکم فان اعتزلوکم فلم یقاتلوکم والقوا الیکم السلم فما جعل اللہ لکم علیہم سبیلا +

مگر ایسے لوگون کو تم قتل نہ کرو جو ایسی قوم کے ہین جسکے ساتھ تمہارا عہد ہے یا آتے ہین تمہارے پاس اور انکے دل اس بات سے رکتے ہین کہ تم سے لڑین یا اپنی قوم سے لڑین اور اگر اللہ چاہتا تو انکو تم پر تسلط دیتا اور وہ تم سے لڑتے - پس اگر وہ تم سے کنارہ کش رہین اور نہ لڑین اور تم سے صلح چاہین تو ایسے لوگون پر تم کو ہرگز دست درازی نہ کرنی چاہیئے +

جزو ۵ - رکوع ۵ *

الم تر الی الذین اوتوا نصیباً من الکتاب یومنون بالجبت والطاغوت ویقولون للذین کفروا ہٰولاء اہدیٰ من الذین آمنوا سبیلا +

کیا تو نے نہین دیکھا ان لوگون کو جنکو کتاب سے حصہ دیا گیا بت پرستی کرتے ہین اور ایسے لوگون کی باتون کو مانتے ہین جو اللہ کی حدبندیون سے نکل گئے اور کافرون کے حق مین کہتے ہین کہ یہ لوگ زیادہ سیدھے راستہ پر ہین مسلمانون سے

جب آدمی دوسرے کو اپنے سے علم و فضل اور وجاہت مین بڑھا ہوا دیکھتا ہے تو اس کی جبلت مین یہ بات پڑی ہوئی ہے کہ اس کی فرمانبرداری کرے - اسی طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تین معزز قومین تھین جن کی طرف اکثر لوگ رجوع کرتے تھے - ایک فارسیون کی قوم تھی وہ بڑا قومی اور نسلی جلال رکھتے تھے - ان مین بڑے بڑے بادشاہ اور بہادر آدمی گذرے تھے - مثلاً نوشیروان - رستم وغیرہ - ان ایرانیون کا ملک مین بڑا رعب وداب تھا کیونکہ ان کی سلطنت کا بڑا لمبا زمانہ تھا - دوسری قوم رومیون کی تھی - ان مین بڑے بڑے دانا اور قانون بنانے والے پیدا ہوئے جیسے افلاطون وغیرہ چنانچہ انگریز بھی ابھی تک انہی کے قانون پر چلتے ہین - تیسری بلحاظ کتب سماویہ کے یہودی لوگ تھے ان مین بہت سے پیغمبر ہوئے اور پیغمبری انہون نے اپنی وراثت مین سمجھی ہوئی تھی - ان مین بڑے بڑے عالم اور فاضل ہوتے تھے مدینہ منورہ مین ان کی یونیورسٹی تھی اسوقت عیسائیون مین بھی بڑے بڑے رہبان اور ربی ہوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ایرانیون سے پوچھتے تھے بلکہ بعض اسفندیار وغیرہ کے قصے لاکر مکے مین پڑھا کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ جیسے قرآن مین عجیب عجیب باتین ہین اسی طرح ان قصون مین بھی عجیب عجیب باتین ہین اور جو متمدن لوگ تھے وہ روما والون سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بابت سوال کرتے تھے - کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمدن مین بھی بڑی ہوشیاری ظاہر کی تھی - مدینے کے عیسائیون کا روما والون سے بڑا تعلق تھا - اور مدینہ کے عیسائیون کا لارڈ پادری اکثر ان سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بابت بد مشورے کیا کرتا تھا چنانچہ وہ ان مشورون مین ناکام ہوکر ادھر ہی مرگیا - یہودیون سے یہ لوگ پوچھا کرتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین انبیاؤن کے نشان ہین یا نہین اسی طرح شریر لوگ کافرونکے پیرو تھے اور کہتے تھے کہ مسلمانون سے تو رومی ایرانی یہودی ہی اچھے ہین + (باقی آئندہ)

* چونکہ ایڈیٹر ایک ضرورت کیلئے باہر تھا اسلئے ترتیب ملحوظ نہین رہی -

طبی نوٹ

بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۴ مطبوعہ ۳ جولائی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۸۸ کالم ۳

اصل میں کسی مریض کو صحت بخشنا دکھیا کا دکھ درد دور کرنا حاجتمند کی حاجت روائی کرنی اور بھولے ہوئے کو راستہ بتلانا اور خاص و عام خلق اللہ کو نفع پہونچانا بہت ہی بڑی دولت ہے اسی صحت نیت کو مد نظر رکھکر اکثر اکابر دین لوگوں کو یہ علم بتلاتے رہے ہیں۔ توجہ کے معنے اصل میں خیالات کو ہر طرف سے ہٹا کر ایک طرف باندھنا کہ اس ایک خیال کے ہوتے ہوئے دوسرا خیال پاس نہ پھٹکے شرعی عبادات جسقدر ہیں انکی بھی جزو اعظم یہی ہے کہ جب خدا تعالےٰ کی حضوری میں نماز ادا کرتا ہو یا دعا مانگتا ہو یا اور کوئی عمل بجالاتا ہو تو بجز رضائے خدا کے اور کوئی خیال اسکے دل اور دماغ میں نہ ہو۔ اسی بات کی تحصیل کیواسطے سلف کے لوگ بڑی بڑی ریاضتیں اور محنت شاقہ کرتے رہے اور اب یہ سب باتیں خدا تعالےٰ اپنی صفت رحمانیت سے بہ برکت حضرت امامنا المسیح موعود بلا ان ریاضتوں اور محنتوں کے صرف آپ کی اطاعت اور مجلس میں بیٹھنے سے لوگوں کو عطا کر رہا ہے +

احمدی جماعت میں اس علم توجہ کے بڑے ماہر منشی احمد جان صاحب صوفی جو کہ اصل دہلی کے رہنے والے تھے اور پھر لدھیانہ میں سکونت پذیر رہے گذرے ہیں وہ اس علم کے ذریعہ سے بیماروں کا علاج کرتے تھے۔ انشاء اللہ تعالےٰ آیندہ نمبر میں ہم انکے بعض عملیات کے نتایج کا ذکر کرینگے کہ کس طرح بے دوا و دارو بعض مریض ان سے اچھے ہوتے رہے +

(باقی آیندہ)

فوٹو

حضرت اقدس امام الزمان علیہ السلام کے کھڑے قد کی عکسی تصویر جس میں آپ کا نام بھی جلی اور خوش نما خط سے لکھا ہوا ہے دفتر البدر سے ۸ کو ملتی ہے۔

اسم اعظم ۔ حضرت اقدس علیہ السلام کی الہامی دعا۔ قیمت ۱ البدر سے طلب کرو +

قطعہ تاریخ افتتاح کالج

طبعزاد محمد نواب خان صاحب ثاقب مالیر کوٹلوی

مرا زیبد بہ تن بالم کہ این دم — دم عیسےٰ ہمے بخشد مرا جان
جناب میرزا احمد کہ آمد — مسیحائے زمان مہدی دوران
بنام ایزد مسیح زندگی بخش — کہ بخشد در دمے صد مردہ را جان
زمانہ مردہ بُد در تن او — باذن اللہ دمیدہ روح ایمان
دم او می کُشد مر کافران را — تہ تیغ دلائل می کشد شان
بحمد اللہ کزین دعا لیش — بنائے کار کالج شد بسامان
ہمی شنوی بتفصیل درس انگلش — ہمی بینی بیانے درس قرآن
سر این درس گاہ شیر علی ہست — پئے روباہ بازان شیر غرّان
محمد صادق مفتی است دیگر — کہ صدقت از جبین او نمایان
پروفیسر محمد ہم علی ہست — زایم اے افسرے بر سر فروزان
جوانے خوش روئے چون سرو آزاد — بہ تعلیمش بنازید اے جوانان
جناب مولوی عبد الکریم است — کرم فرمائے جملہ او ستادان
نگیرد حبّہ از سیم در دست — کہ دست فیض او آمد زر افشان
ز نور دین احمد طالبان را — سرِ رہ شمع حکمت نور عرفان
محمد ہم علی خان **معظم** — شدش از زر و جان و دل نگہبان
الٰہی این نگہبان را نگہدار — ز چشم زخم دور چرخ گردان
خدا این تو نہالان چمن را — بر شیرین دہا دار لطف باران
ہزاران حمد آن بیچون سرایند — بدل دارند ورد شکر یزدان
کہ ما بودیم کشت مردہ وارے — بوقت آمد ز فیضان تو باران
فرود آمد مسیحا ز آسمانہا — نوے بخشید مان از آب قرآن

بسال افتتاح کالج ماثو
ندا آمد بثاقب فیض قرآن
۱۳۲۱

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

نظم

طبعزاد میاں نبی بخش صاحب کلرک میگزین آفس

اے خدا اے خالق ارض وسما — ذرہ ذرہ بر وجودت رہنما
نو وحیدی وحدت از کثرت عیان
از ہمہ بالاتری والاتری
از مجرد عقل یا تو کے رسیم
تا نیارد لطف تو مارا کشان
تا نہ از تو مر عیان گردد ہمے
عقل ہا بے فضل تو گردد خراب
فضل تو ہر علم را سرچشمہ ئو
تو علیمی بے نہایت علم تو
جرمہا بینی و پوشی اے غفور
حسن و احسان کردہ بخود جان ما
عشق تو سرمست کردہ ہر سرے
حسن خوبان پرتوے ز حسن تو
عندلیبان نغمہ زن در گلستان
جملہ مرغان چمن در ہا ؤ ہو
پاسبان خلق بس کافی توئی
بہر ذات تست او صافِ کمال
بر دلم آمد ز عصیان صد حجاب
بر وجودم گر شود ہر مو زبان
بس نتانم شکر نعمت را بجا
مصطفےٰ را پیش تو آرم شفیع
در پناہ احمد آخر زمان ئو
بر درش استادہ ام زار و نزار
خویشتن را در رہش بفروختم
سجدہ گاہم آستانش ساختم
کن دعاہائے مرا یارب قبول
نور ایمان در دل و جانم نگن
خالصم کن از برائے دین خود تو
ہر چہ مومن را کنی یارب عطا
حسنۃً فی دین و دنیا آتنا
بخش توفیقم ز ہر کار نیک
جملہ فرزندان من اے کردگار
تا بحق این سلسلہ یابد قیام
لاتموتن والا مسلمون ئو
از تو خواہم اے خداوند کریم
از تو خواہم جنت و خلد نعیم
از تو خواہم اے خدا رزق وسیع
دور دار از خاطر من فکر دین
رب زدنی علم و ایمان و یقین
از کرم کن دستگیری اے کریم
در دم آخر ز لطفت اے خدا
اندران دم کز جہان بیرون روم
زیرکان فہمند و مرد نکتہ دان
وز خیال و عقل ما و علے تری
وز گلستان ارم برکے خوریم
کے بمنزل مے رسیم اے مہربان
کے بہ تو این قلب تیرہ راہ ہے
عقل ما با فضل تو صد فتحیاب
ہر گل گلشن ز تو شد رستۂ
تو حلیمی بے نہایت حلم تو ئو
بر گناہم بس صبوری اے صبور
جان ما قربان بر آن حاجت روا
ہر سرے افتادہ در شور و شرے
شور در ستان فگندہ چار سو
قمریان افتادہ در شور و فغان
محو گشتہ نالۂ حق سر ہو ئو
دردہا جملہ را شافی توئی ئو
واقفی از سر من وز قال و حال
دین حجب را دور مے گردان شتاب
ہر زبانم در شود تسبیح خوان
بے حساب آلائے تست اے کبریا
نفس و شیطان مرا گردان مطیع
خویش را آوردہ ام فریاد خوان
تا بیابم از حوادث ہا قرار
آتش عشقش بدل افروختم
جان و دل راہم بدستش باختم
رحمتے کن از فلک بر من نزول
پرتوے از علم حقانی بزن ئو
تا شود ایمان من از بیش بیش
آن ہمہ از لطف خود بخشی مرا
قرۃ عینا بکن از وا جنا ئو
تا بماند بعد من آثار نیک
بہر دین احمدی کن جان نثار
کارشان خدمات دین باشد مدام
کن نصیبم اے خدائے بیچگون
دولت ایمان و راہ مستقیم
می پناہم از تو از نار جحیم
کس پناہم نیست جز تو اے سمیع
ربنا اغفر لنا ولوالدین ئو
تا شوم داخل بحزب صالحین
رحم فرما اے خداوند رحیم
رحلتم فرما بہ ایمان زین سرا
مے چکان شہد تشہد بر لبم +

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۸۶۴	مراد بخش ولد مہتاب الدین	پیرکوٹ	گوجرانوالہ
۸۶۵	چوہر ولد فتح الدین	مانگٹ	〃
۸۶۶	حیات ولد چوہڑ	〃	〃
۸۶۷	حسن بی بی دختر چوہڑ	〃	〃
۸۶۸	محمد بی بی زوجہ چوہڑ	〃	〃
۸۶۹	روشن ولد عمر بخش	〃	〃
۸۷۰	محمد دین ولد سوداگر	〃	〃
۸۷۱	نظام الدین ولد حسن	〃	〃
۸۷۲	ناتھا ولد کالو	〃	〃
۸۷۳	لدہا ولد ناتھا	〃	〃
۸۷۴	رحمان ولد 〃	〃	〃
۸۷۵	احمد یار ولد 〃	〃	〃
۸۷۶	رحمت بی بی 〃	〃	〃
۸۷۷	سید بی بی زوجہ ناتھا	〃	〃
۸۷۸	بھاگن زوجہ رحمان	〃	〃
۸۷۹	لکھن ولد کالو	〃	〃
۸۸۰	احمد یار ولد جلال	〃	〃
۸۸۱	حکیم گلاب الدین	محلانوالہ	امرتسر
۸۸۲	کرم بخش ولد منڈا	جامانوالی	سیالکوٹ
۸۸۳	خدا بخش ولد محمد یار	〃	〃
۸۸۴	محمد بی بی ولد حاکم	〃	〃
۸۸۵	حسام الدین	کٹڑہ جیل سنگھ	امرتسر
۸۸۶	عصمت بی بی ہمشیرہ چوہدری سلطان محمد	پہیسہ	ہوشیارپور
۸۸۷	جمال الدین	پسرور	سیالکوٹ
۸۸۸	سلطان احمد ولد نتھے خان	گھوڑی دانا	ہوشیارپور
۸۸۹	محمدا ولد اللہ جوایا	کولوتارڑ	گوجرانوالہ
۸۹۰	امام الدین ولد حالم	〃	〃
۸۹۱	احمد دین ولد کریم بخش	〃	〃
۸۹۲	فتح دین ولد کرم الدین	ویال گڑھ	گورداسپور
۸۹۳	عبد الرحمن ولد حاکم دین	تہہ غلام نبی	〃
۸۹۴	عبد الستار ولد عبد الرسول	〃	〃
۸۹۵	جمان ولد چراغ	قلعہ لال سنگھ	
۸۹۶	دین محمد ولد ساون	〃	
۸۹۷	چراغ	دہوں	گجرات
۸۹۸	شیخ قطب الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر	پٹیالہ	پٹیالہ

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۸۹۹	شیر شاہ ولد پیر شاہ	کلر سیداں	راولپنڈی
۹۰۰	محمد دین ولد جمال الدین	قلعہ سوبھا سنگھ	
۹۰۱	رکن الدین ولد حسن الدین		
۹۰۲	فقیر محمد ولد علی بخش	پٹی	لاہور
۹۰۳	محمد بخش ولد مولوی اللہ یار		
۹۰۴	سردار ولد حسین بخش		گورداسپور
۹۰۵	مولوی فضل کریم صاحب	قلعہ سوبھا سنگھ	
۹۰۶	چوہدری عبد اللہ خان	داتہ زیدکا	
۹۰۷	چوہدری پیر محمد ونعمت	قلعہ سوبھا سنگھ	
۹۰۸	گامو ولد خدا بخش	دریا	امرتسر
۹۰۹	اللہ بخش ولد مولا بخش	لاہور	لاہور
۹۱۰	باقر یار	سہاجو ہرنکا	راولپنڈی
۹۱۱	شوق محمد ولد رائی غلام نبی	جالندھر	جالندھر
۹۱۲	مولا بخش	سنوکی	
۹۱۳	میاں محمد فضل	چنڈ تنگستان	راولپنڈی
۹۱۴	گنج بخش صاحب	کوٹ ختینال	سیالکوٹ
۹۱۵	محمد قاسم ولد کرم الدین	کوٹلی	گجرات
۹۱۶	میراں بخش زرگر	لاہور	لاہور
۹۱۷	نبی بخش	〃	〃
۹۱۸	علی بخش ولد فضل بیگ	منگا	گورداسپور
۹۱۹	دختر علی بخش	〃	〃
۹۲۰	فرزند علی بخش	〃	〃
۹۲۱	زوجہ علی بخش	〃	〃
۹۲۲	نتھو ولد لیکڑ	بھاگو رائکہ	جالندھر
۹۲۳	مولا بخش ولد نتھو	〃	〃
۹۲۴	نظام الدین 〃	〃	〃
۹۲۵	روم دین 〃	〃	〃
۹۲۶	داد	سیدوالا	منٹگمری
۹۲۷	محمد قائم ولد داد	〃	〃
۹۲۸	عبد اللہ 〃	〃	〃
۹۲۹	حسن بی بی زوجہ داد	〃	〃
۹۳۰	مریم زوجہ محمد	〃	〃
۹۳۱	یوسف ولد محمد	〃	〃
۹۳۲	عبد الرحمن ولد احمد	〃	〃
۹۳۳	بیگماں	〃	〃
۹۳۴	اسمعیل ولد عظیم	〃	〃
۹۳۵	نور بھری ولد داد	〃	〃

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۹۳۶	فتح بی بی دختر داد	سیدوالا	منٹگمری
۹۳۷	امینہ بی بی دختر 〃	〃	〃
۹۳۸	رحمن	〃	〃
۹۳۹	زوجہ رمضان	〃	〃
۹۴۰	مریم	〃	〃
۹۴۱	سائرہ	〃	〃
۹۴۲	عبد الرحمن	〃	〃
۹۴۳	حلیم	〃	〃
۹۴۴	اسحاق	〃	〃
۹۴۵	بڈہائی	〃	〃
۹۴۶	گل محمد	〃	〃
۹۴۷	عبد اللہ	〃	〃
۹۴۸	غلام احمد	〃	〃
۹۴۹	مراد بی بی	〃	〃
۹۵۰	ابراہیم ولد جیون	〃	〃
۹۵۱	حسین ولد نادر	〃	〃
۹۵۲	مولوی عبد اللہ صاحب واعظ	چک لوہٹ	لدھیانہ
۹۵۳	نواب ولد علی بخش	اٹھوال	گورداسپور
۹۵۴	نواب ولد علی گوہر	〃	〃
۹۵۵	دین	〃	〃
۹۵۶	فضل ولد ماہی	〃	〃
۹۵۷	اللہ بخش ولد تابا	〃	〃
۹۵۸	محمد علی ولد جھنڈا	بیرم پور	ہوشیارپور
۹۵۹	بوٹا ولد اللہ دتا	گھڑی گھنا	سیالکوٹ
۹۶۰	یعقوب خان	دہرمسال	
۹۶۱	فتحدین	چھوکہ خورد	گجرات
۹۶۲	شاہ محمد ولد فتحدین	〃	〃
۹۶۳	عبد الغنی 〃	〃	〃
۹۶۴	محمد بی بی	〃	〃
۹۶۵	جنت بی بی	〃	〃
۹۶۶	عبد الکریم	〃	〃

حضرت مسیح موعود کیطرف سے اشتہار

ہے کہ ہر ایک بیعت کنندہ حسب توفیق ماہواری یا ہر سہ ماہی چندہ لنگر خانے کا روانہ کرتا رہے ورنہ ہر تین ماہ کے بعد اسکا نام بیعت کنندوں سے خارج ہوجاویگا

انوار الاسلام پریس قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل پروپرائیٹر کے چھپکر شائع ہوا

نمبر ۲۶ | قادیان دارالامان ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۱ء بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

۲-۳-۴ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

ان دنون مین حضرت اقدس نے سوائے ایک دو نمازون کے باقی کل نمازین باجماعت ادا کین- ۲-۳ جولائی کے نوٹون کا کاغذ گم ہوجانے کی وجہ سے ان ایام کے اذکار درج اخبار نہ ہوسکے +

۴ جولائی قبل از عشاء

تعویذ ایک شخص نے مسئلہ استفسار کیا کہ تعویذ کا بازو وغیرہ مقامات پر باندھنا اور دم وغیرہ کرنا جائز ہے کہ نہین اسپر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جناب مولانا حکیم نورالدین صاحب کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ احادیث مین کہین اسکا ثبوت ملتا ہے کہ نہین حکیم صاحب نے عرض کی کہ لکھا ہے کہ خالد بن ولید جب کبھی جنگون مین جاتے تو آنحضرت صلعم کے موئے مبارک جو کہ آپ کی پگڑی مین بندھے ہوتے آگے کی طرف لٹکا لیتے- پھر آنحضرت صلعم نے صرف ایک دفعہ صبح کیوقت سارا سر منڈوایا تھا تو آپنے نصف سر کے بال ایک خاص شخص کو دیدئے اور نصف سر کے بال باقی اصحاب مین بانٹ دیئے- آنحضرت صلعم کے جبہ مبارک کو دھو دھو کر مریضون کو بھی پلاتے تھے- اور مریض اس سے شفایاب ہوتے تھے ایک عورت نے ایک دفعہ آپ کا پسینہ بھی جمع کیا یہ تمام اذکار سنکر حضرت اقدس نے فرمایا کہ پھر اس سے نتیجہ یہ نکلا کہ بہرحال اسمین کچھ بات ضرور ہے جو خالی از فائدہ نہین ہے اور تعویذ وغیرہ کی اصل بھی اس سے نکلتی ہے- بال لٹکائے تو کیا اور تعویذ باندھا تو کیا میرے الہام مین جو ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈھونڈینگے آخر کچھ تو ہے تب ہی وہ برکت ڈھونڈینگے مگر ان تمام باتون مین تقاضائے محبت کا بھی دخل ہے +

صادقون کے صغائر پر نظر ازدی کا نتیجہ عظیم الشان انسانون کے صغائر پر نظر کرنیکا ذکر ہوا فرمایا کہ صدق و وفا مین جو عظیم الشان انسان ہوتے ہین ان کے صغائر کا ذکر کرنیسے سلب ایمان ہوجاتا ہے خدا تو ان صغائر کو عفو کر دیتا ہے اور انکے کارنامون کی عظمت اس قدر ہوتی ہے کہ اسکے مقابلہ مین صغائر کا ذکر کرتے ہی شرم آتی ہے اسی لئے وہ رفتہ رفتہ ایسے معدوم ہوجاتے ہین کہ پھر ان کا نام و نشان ہی نہین رہتا +

۵ لغایت ۷ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

ان تاریخون مین کل نمازین بفضل خدا حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین ۷ جولائی کو کوئی ذکر قابل اطلاع ناظرین نہین +

۵ جولائی قبل از عشاء

تبلیغ اور چندے کا انتظام فرمایا کہ کتابون کو شائع کرنا چاہئے تاکہ تبلیغ ہو- دیکھا جاتا ہے کہ دہلی کے پیرے بہت کم لوگون کو ہمارے دعاوی کی خبر ہے اسکا انتظام یون ہونا چاہئے کہ ایک لمبا سفر کیا جاوے اور اس مین یہ تمام کتب جو کہ بہت سا ذخیرہ پڑا ہوا ہے تقسیم کیجاوین تاکہ تبلیغ ہو- اللہ تعالےٰ نے ہمین بہت سے سامان دئے ہین ان سے فائدہ نہ اٹھانا اللہ تعالےٰ کی نعمتون کا انکار ہوتا ہے- ہمارے لئے ریل بنائی گئی ہے جس سے مہینون کا سفر دنون مین ہوتا ہے +

اور قوم کو چاہئے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کیخدمت بجالاوے مالی طرح پر بھی خدمت کی بجاآوری مین کوتاہی نہین چاہئے- دیکھو دنیا مین کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہین چلتا- رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت موسےٰ اور حضرت عیسےٰ ع سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے

پس ہماری جماعت کے لوگونکو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے - اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر مین دیوین تو بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے ہان اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہین دیتا تو اسے جماعت مین رہنے کی کیا ضرورت ہے اسوقت اس سلسلہ کو بہت سی امداد کی ضرورت ہے انسان اگر بازار جاتا ہے تو بچے کے کھیلنے والی چیزون پر ہی کئی کئی پیسے خرچ کر دیتا ہے تو پھر یہان اگر ایک ایک پیسہ دیدیوے تو کیا حرج ہے خوراک کے لئے خرچ ہوتا ہے لباس کے لئے خرچ ہوتا ہے اور ضرورتون پر خرچ ہوتا ہے تو کیا دین کے لئے ہی مال خرچ کرنا گران گزرتا ہے - دیکھا گیا ہے کہ ان چند دنون مین صدہا آدمیون نے بیعت کی ہے مگر افسوس ہے کہ کسی نے انکو کہا بھی نہین کہ یہان چند دن کی ضرورت ہے - خدمت کرنی بہت مفید ہوتی ہے جسقدر کوئی خدمت کرتا ہے اسی قدر وہ راسخ الایمان ہو جاتا ہے اور جو کبھی خدمت نہین کرتے ہمین تو انکے ایمان کا خطرہ ہی رہتا ہے +

چاہیئے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک شخص عہد کرے کہ مین اتنا چندہ دیا کرونگا کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے عہد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے رزق مین برکت دیتا ہے اس دفعہ تبلیغ کے لئے جو بڑا بھاری سفر کیا جاوے تو اس مین ایک رجسٹر بھی ہمراہ رکھا جاوے جہان کوئی بیعت کرنا چاہے اسکا نام اور چندہ کا عہد درج رجسٹر کیا جاوے اور ہر ایک آدمی کو چاہیئے کہ وہ عہد کرے کہ مدرسہ مین اسقدر چندہ دیوے گا اور لنگر خانہ مین اسقدر -

بہت لوگ ایسے ہین کہ جن کو اس بات کا علم نہین ہے کہ چندہ بھی جمع ہوتا ہے ایسے لوگون کو سمجھانا چاہیئے کہ اگر تم سچا تعلق رکھتے ہو تو خدا تعالیٰ سے پکا عہد کر لو کہ اسقدر چندہ ضرور دیا کرونگا اور ناواقف لوگونکو یہ بھی سمجھایا جاوے کہ وہ پوری تابعداری کرین اگر وہ اتنا عہد بھی نہین کر سکتے تو پھر جماعت مین شامل ہونیکا کیا فائدہ نہایت درجہ کا بخیل اگر ایک کوڑی بھی روزانہ اپنے مال مین سے چندے کے لئے الگ کرے تو وہ بھی بہت کچھ دے سکیتا ہے - ایک ایک قطرہ سے دریا بن جاتا ہے اگر کوئی چار روٹی کھاتا ہے تو اسے چاہیئے کہ ایک روٹی کی مقدار اس مین سے اس سلسلہ کے لئے بھی الگ کر رکھے اور نفس کو عادت ڈالے کہ ایسے کامون کے لئے اسطرح سے نکالا کرے چندے کی ابتدا اس سلسلہ سے ہی نہین ہے بلکہ مالی ضرورتونکے وقت نبیونکے زمانہ مین بھی چندے جمع کئے گئے تھے ایک وہ زمانہ تھا کہ ذرا چندے کا اشارہ ہوا تو تمام گھر کا مال لا کر سامنے رکھدیا - پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسب مقدور کچھہ دینا چاہیئے اور آپ کی منشا تھی کہ دیکھا جاوے کہ کون کسقدر لاتا ہے ابو بکر رضؓ سارا مال لا کر سامنے رکھدیا اور حضرت عمر رضؓ نے نصف مال آپ نے فرمایا کہ یہی فرق تمہارے مدارج مین ہے اور ایک آج کا زمانہ ہے کہ کوئی جانتا ہی نہین کہ مدد دینی بھی ضروری ہے حالانکہ اپنی گذران عمدہ رکھتے ہین ان کے برخلاف ہندوؤن وغیرہ کو دیکھو کہ کئی کئی لاکھ چندہ جمع کر کے کارخانہ چلاتے ہین (اور بڑی بڑی مذہبی عمارات بناتے اور دیگر موقعون پر صرف کرتے ہین -) حالانکہ یہان تو بہت ہلکے چندے ہین پس اگر کوئی معاہدہ نہین کرتا تو اسے خارج کرنا چاہیئے وہ منافق ہے اور اسکا دل سیاہ ہے - ہم یہ ہرگز نہین کہتے کہ ماہواری روپے ہی ضرور دو ہم تو یہ کہتے ہین کہ معاہدہ کر کے دو جس مین کبھی فرق نہ آوے صحابہ کرام رضؓ کو پہلے یہی سکھایا گیا تھا لن تنالوا البر حتے تنفقوا مما تحبون - اس مین چندہ دینے اور مال صرف کرنے کی تاکید اور اشارہ ہے +

یہ معاہدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاہدے ہوتے ہین اسکو نباہنا چاہیئے ان کے برخلاف کرنے مین خیانت ہوا کرتی ہے - کوئی کسی ادنے درجہ کے نواب کی خیانت کر کے اسکے سامنے نہین ہو سکتا تو پھر احکم الحاکمین کی خیانت کر کے کس طرح اسے اپنا چہرہ دکھلا سکتا ہے - ایک آدمی سے کچھ نہین ہوتا - جمہوری امداد مین برکت ہوا کرتی ہے - بڑی بڑی سلطنتین بھی آخر چندون پر ہی چلتی ہین - فرق صرف یہ ہے کہ دنیاوی سلطنتین زور سے ٹکس وغیرہ لگا کر وصول کرتے ہین اور یہان ہم رضا اور ارادہ پر چھوڑتے ہین چندہ دینے سے ایمان مین ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے پس ضرور ہے کہ ہزار در ہزار آدمی جو بیعت کرتے ہین ان کو کہا جاوے کہ اپنے نفس پر کچھ مقرر کرین اور اسمین پھر غفلت نہ ہو +

۶ جولائی قبل از عشاء

عذاب کا معیار

طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ اس بات کو سوچنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ پورا ہونے والا ہے - آنحضرت صلعم کے زمانہ مین قتل کے عذاب کا وعدہ دیا گیا تھا حالانکہ صحابہ رضؓ بھی قتل ہوتے تھے لیکن وہی قتل کفار کے لئے عذاب کا حکم رکھتا تھا اور مسلمانون کے لئے شہادت کا - عذاب کا معیار یہی ہے کہ انسان دیکھے کہ کونسا فریق زیادہ تباہ ہو رہا ہے آیا موافق یا مخالف - پس جو زیادہ تباہ ہوتا ہو انکے لئے عذاب ہے اسی طریق سے آج کل مقابلہ کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے طاعون کو عذاب کے طور پر بھیجا ہے اس مین دیکھنے والی یہ بات ہے کہ آیا ہماری جماعت کے لوگ زیادہ مرتے ہین یا مخالف - پھر خود ہی معلوم ہو جاویگا کہ اس عذاب نے کن کو نیست و نابود کر دیا اگر ہماری جماعت کے بھی بعض فوت ہو جاتے ہین تو اس مین حرج نہین ہے کیونکہ صحابہ بھی جنگون مین قتل ہوتے ہی تھے - ہان البتہ ایسے آدمی جنسے شماتت اعدا ہو سکے بچائے جاوینگے جب بدر اور احد کی لڑائیان ہوتی تھین تو کوئی سمجھتا تھا کہ امر خارق کیا ہے کبھی انکو فتح ہوتی کبھی صحابہ کو تاہم بعض لوگ ایسے ہوتے ہین جن کو خدا تعالیٰ اعجازی طور پر مرنے سے بچا لیتا ہے دیکھو ابو بکر اور عمر کو لڑائیون مین بچا لیا اس کا نام اعجاز ہوتا ہے ورنہ موت تو ہر ایک کے لئے ہے +

موعود اور غیر موعود

فرمایا کہ موعود وہ ہے جسکا ذکر منکم مین ہے جیسے کہ فرماتا ہے وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصالحات الخ - ورنہ اس طرح خواہ صدہا مسیح آوین اور کسی امت کے ہون مگر وہ موعود نہ ہوینگے کیونکہ وہ منکم سے باہر ہونگے حالانکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ منکم کا ہے پھر باہر سے آنے والا کیسے موعود ہو سکتا ہے +

۸- جولائی ۱۹۰۳ء

کل نمازین حضرت اقدس نے با جماعت ادا کین +

قبل از عشاء

فرمایا کوئی کسی بات پر ناز نہ کرے - فطرت انسان سے الگ نہین ہوا کرتی جس فطرت پر انسان اول قدم مارتا ہے پھر وہ اس سے الگ نہین ہوتا یہ بڑے خوف کا مقام ہے (حسن خاتمہ کے لئے ہر ایک کو دعا کرنی چاہیئے) عمر کا اعتبار نہین ہے اسلئے ہر ایک شے پر دین کو لازم رکھو زمانہ ایسا آ گیا ہے کہ اس سے پیشتر تو خیالی طور پر عمر کا اندازہ لگایا جاتا تھا مگر اب کوئی اندازہ لگ نہین سکتا - ایک دانشمند کے لئے ضرور ہے کہ موت کا انتظام کرے خدا تو موجود ہے اسکے لئے بھی کچھ فکر چاہیئے ہم اسقدر عرصہ سے اپنی برادری سے الگ ہین ہمارا کسی کیا بگاڑ لیا ہوا ور کسی کا برادری بگاڑے گی مَن یّتوکّل علے اللہ فہو حسبہٗ خدا کے مقابلہ پر کسی کو معبود نہ بنانا چاہیئے +

ایک غیر مومن کی بیمار پرسی اور ماتم پرسی تو اخلاق سے ہے لیکن اسکے واسطے کسی شعائر اسلام کو بجا لانا گناہ ہے مومن کا حق غیر مومن کو نہ دینا چاہئیے اور نہ منافقانہ گفتگو کرنی چاہئیے +

خدا تعالے کی ذات مخفی ہے مگر اسکے انوار ایسے ظاہر ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ مخفی نہین ہے -

کامیابی اور خوشی کی موت تمام نبیون سے بڑھکر آنحضرت صلعم کی ہے - موسٰے ؑ بھی کامیاب ہوئے - مگر موت ان کو بھی سفر مین آئی - دل مین تمنا ہوگی کہ اس سرزمین مین پہونچون مگر پوری نہ ہوئی - مسیح ؑ کی موت پر خیال کیا جاوے تو اس مین غایت درجہ کی ناکامی ہے کل ۱۲ - حواری تھے کسی کو بہشت کی کنجیان ملنے کا وعدہ تھا وہ نہ ملین ایک نے ۳۰ روپیہ لیکر گرفتار کروا دیا - ایک نے استاد پر لعنت کی بفرض محال اگر مان لیا جاوے کہ آسمان پر گئے تو بھی روتے ہی گئے خوشی اور کامیابی کی موت تو نصیب نہ ہوئی لیکن آنحضرت صلعم کا دنیا مین آنا اور پھر وہان سے رخصت ہونا قطعی دلیل نبوت پر ہے - آئے آپ اسوقت جبکہ زمانہ ظہر الفساد فی البر والبحر کا مصداق تھا اور ضرورت ایک نبی کی تھی ضرورت پر آنا بھی ایک دلیل ہے اور آپ اسوقت دنیا سے رخصت ہوئے جب اذا جاء نصر اللہ - کا وقت آگیا اس مین اللہ تعالے بتلاتا ہے کہ آپ کس قسم کی عظیم الشان کامیابی سے دنیا سے رخصت ہوئے خدا تعالے فرماتا ہے کہ تو نے آنکھ سے دیکھ لیا کہ فوج در فوج لوگ داخل ہو رہے ہین فسبح بحمد ربک یعنے وہ رب جس نے اسقدر کامیابی دکھلائی ہے - اس کی تسبیح اور تحمید کر . . . . اور لوگون پر جو انعامات پوشیدہ رہتے ہین وہ آنحضرت پر سب کے سب کھل دئے - اور رحمت کے تمام امور اعلی کر دیئے + کوئی بھی مخفی نہ رکھا اسی حمد کا ثبوت اب اس آخری وقت مین آکر دیا ہے کہ ایک احمد آیا احمد کے معنے ہین حمد کرنیوالا - کوئی بھی ایسا آدمی نہین ہے جو ثابت کرے کہ اسقدر کامیابی کسی اور کو ہوئی ہو - خوشی پوری مراد مندی اور لذت کی موت اگر حاصل ہوئی ہے تو صرف آنحضرت صلعم کو ہوئی ہے اور کسی نبی کو ہرگز نہین ہوئی یہ خدا کا فضل ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ نفس ایسا پاک تھا کہ خدا کا اسقدر فضل ہوا اور آپ کی عصمت کا یہ ایک بڑا ثبوت ہے جیسے طبیب اسے کہتے ہین کہ علاج کرکے مریض کو اچھا کرکے دکھلا دیوے ویسے ہی لا الہ الا اللہ سے ہر ایک روحانی مرض کا علاج کرکے آپ نے دکھلا دیا اور اسی لئے دوسری تمام نبوتین آنحضرت کا سایہ ہی معلوم ہوتی ہین +

ایک جگہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ آج کافر نا امید ہوئے (الیوم یئس الذین کفروا) گویا آپ کو کامیابی کے اس اعلے نقطہ تک پہونچا دیا کہ کافر نامراد ہو گئے کیا انجیل مین اسکے مقابل کی ایک آیت بھی مل سکتی ہے ہرگز نہین ہے - مسیح ؑ کو صرف ایک یہودیون کی اصلاح سپرد تھی اور یہ ایک مشکل کام نہ تھا مگر قسمت کی بات ہے کہ مسیح ؑ کی کوئی بات بھی پوری نہ ہوئی - اول انکو بادشاہت کا وعدہ دیا تو پھر کہدیا کہ وہ آسمانی بادشاہت ہے - ایلیا کی بات پیش کی تو وہ ایسی کہ خود یحیٰی نے ایلیا ہونے سے انکار کر دیا +

پھر دیکھو کہ مسیح کی گرفتاری کیلئے دو آدمی آئے اور دو گھنٹہ کے اندر اندر اسے گرفتار کر لیا اور گرفتار کرنے والون کا وہ کچھ بھی بگاڑ نہ سکے اور وہی آنحضرت کی گرفتاری کے واسطے کسرٰے کے سپاہی آتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمین گرفتاری کا حکم ہے تو آنحضرت صلعم انکو سامنے اسلام پیش کرتے ہین اور پھر دوسرے دن صبح کو آپ ان کو جواب دیتے ہین کہ تمہارا خداوند آج رات کو مارا گیا اور میرے خدا نے اسی کے بیٹے شیرویہ کو اس پر مسلط کر دیا اب دونون نبیون کا مقابلہ کر لو جیسے آنحضرت صلعم کی دعا سے کسرٰے ہلاک ہو گیا اسی طرح لازم تھا کہ مسیح ؑ کی گرفتاری کے وقت کم از کم موٹے موٹے دو یا سات آدمی ملے جاتے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا سے خدا کا ارادہ تھا کہ آنحضرت صلعم کا رعب جما یا جاوے گا +

اگر ایک آدمی کے دو خدمتگار ہون کہ ایک تو رات دن خدمت کرتا ہے اور پھر تنخواہ لیتا ہے اور ساتھ ہی اسے گالی گلوچ بھی ملتے ہین اور مکروہات بھی دیکھنے پڑتے ہین اور ایک اور ہے کہ بظاہر کام تو نہین کرتا لیکن قرب اسکا بہت ہے ہر وقت آقا رحمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو اس سے اسکے اور آقا کے اندرونی تعلقات کا پتہ لگتا ہے کہ کسقدر بڑھے ہوئے ہین - یہی حال مسیح ؑ کا ہے کہ ان کی زندگی کیسی تلخی سے گذری ہے گالی وغیرہ آپ کھاتے رہے - اور آنحضرت صلعم کے شامل حال کس طرح تائیدات الٰہیہ رہین - دنیا ہو یا آخرت خدا کے فضل کا شامل حال ہونا صداقت کی بڑی دلیل ہے -

مسیح ؑ کی قوم یہود تو آپ کے بھائی ہی تھے - مسیح بھی توریت کو مانتے اور وہ بھی مانتے مگر پھر بھی ذرا سی بات پر اسقدر مخالفت ہوئی کہ انہون نے سولی پر چڑھایا ادھر آنحضرت صلعم کا جہان دشمن اور پھر کامیابی پر کامیابی حتے کہ آپ کے خلفاء کو بھی کامیابی ہوئی +

۹ - جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

کل نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور بعد نماز مغرب ذیل کے اذکار ہوئے +

قبل از عشاء

قبر مسیح مسیح ؑ کی قبر کے ذکر پر بعض عیسائی اخبارات نے لکھا تھا کہ یہ مسیح کی قبر نہین ہے ان کے کسی حواری کی ہے اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ ان لوگون نے اقرار کر لیا ہے کہ وہ مسیح کے حواریون مین سے تھا - گویا تعلق انہون نے خود مان لیا ہے - ساتھ ہی یہ بھی مانتے ہین کہ وہ شہزادہ نبی تھا اور زمانہ بھی وہی تو اب ان پر سوال ہے کہ اس امر کا ثبوت دیوین کہ وہ مسیح نہین تھا اور اس حواری کا پتہ دیوین جو اس طرف آیا اور مسیح کے کسی حواری کا نام شہزادہ نبی تھا اور اس امر کے ماننے کے سوائے کوئی چارہ نہین ہے کہ یہ قبر حضرت مسیح کی ہی ہے +

۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

آج کل نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

نشانات کی ضرورت پر فرمایا کہ اللہ تعالے کی خاص رحمت ہے ورنہ دیکھا جاتا ہے کہ اسوقت کیا ہو رہا ہے نماز روزہ وغیرہ سب لحاظداری ہے - حقیقی نیکی کو لوگ جانتے نہین کہ کیا شے ہے خدا کے خوف سے کسی شے کو ترک کرنا یا لینا بالکل جاتا رہا ہے - غرضیکہ اسوقت بڑی بحث آپڑی ہے اگر خدا تعالے مدد نہ کرے - اور نشانات نہ دکھلائے تو پھر دہریہ کو فتح حاصل ہوتی ہے اور اسوقت صرف اسکی ہستی کا ثبوت ہی کافی نہین ہے بلکہ اس کی غیرت کے ثبوت کی بھی ضرورت ہے بعض لوگ تو ٹوگا ڈ کہہ رہے ہین بعض اسکیلئے ایک بیٹا تجویز کر رہے ہین +

آنحضرت صلعم کے وقت بھی ایسی ضرورت آپڑی تھی

اس لئے آنحضرت صلعم نے جنگ کیوقت کہا کہ اگر تو اس جماعت کو ہلاک کر دیگا تو پھر تیری پرستش کرنیوالا دنیا مین کوئی نہ رہیگا - یہی حال اسوقت ہے پس اگر مہدی اور مسیح کا یہ زمانہ نہین تو اور کس وقت کا انتظار ہے آنے والے تو صدی کے سر پر آنا تھا اب ۲۰ سال سے بھی زیادہ گذر گئے زمانہ کی موجودہ حالت سے پتہ لگتا ہے کہ اب آخری فیصلہ خدا تعالے کا ہے +

شراب کی تجارت کے مضرات

انگلینڈ اور ویلز مین شراب کے استعمال سے جسقدر نقصان غلہ اور مال کو پہونچتا ہے اور نوع انسان کو کن کن جرائم اور دکھون مین اس کی طفیل مبتلا ہونا پڑتا ہے اسکا اندازہ ناروچ کی ٹمپرنس سوسائٹی نے اس طرح سے کیا ہے +

کہ اگر دو سیر کی ایک روٹی پکائی جاوے تو ایک ارب اور تیس کروڑ روٹیان سالانہ شراب کے استعمال سے ضائع ہوتی ہین یعنے اسقدر اناج شراب کے تیار کرنے مین سالانہ صرف ہوتا ہے +

دس لاکھہ چالیس ہزار ایک سو تین آدمی شراب کیوجہ سے انگلینڈ اور ویلز مین مفلس ہوئے ہین جو کہ کل آبادی کا ۱/۱۹ حصہ ہے یا یون کہو کہ مفلسی کے جو اور اسباب ہین اس مین ۹/۱۰ کا باعث شراب ہے + ۶ لاکھہ آدمی ہر سال صرف شراب کیوجہ سے قتل ہوتا ہے ۴۳ ہزار آدمی سالانہ صرف شراب نوشی کی کثرت سے دیوانہ ہوتے ہین ۲۵ ہزار مقدمات سالانہ صرف ایسے ہوتے ہین جنکا باعث کثرت استعمال شراب ہوتا ہے +

۲ لاکھہ شرابی وہان کی گلیون مین اِدھر اُدھر گرتے اور لڑکھڑاتے پھرتے ہین اور اپنی اس حرکت سے اپنے گھرانہ اور ہمسایہ کو سخت تکلیف دیتے ہین +

ایک لاکھہ چالیس ہزار مجرم صرف شرابخواری کا ثمرہ ہوتے ہین -

ایک چوکی ۲۵ ہزار پولیس والون کی صرف اس لئے درکار ہوتی ہے کہ گھرون کی اور لوگون کے جان و مال کی حفاظت کرے +

۱۱ لاکھہ ایکڑ زمین بارلے (جو) اور ۵۰ ہزار ایکڑ زمین ہاپس کے واسطے انگلینڈ مین زیر زراعت ہے کہ جن کی پیداوار سے شراب بنتی ہے +

۷ لاکھہ اسّی ہزار پونڈ یا ایک ارب ۱۷ کروڑ روپیہ سوبجات متحدہ امریکہ مین منشیات پر صرف ہوتا ہے اور اسکے مقابلہ پر ایک کروڑ ۵۰ لاکھہ بھی مشترکہ طور پر مشن کے کامون پر خرچ نہین ہوتے - نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہر ایک قسم کی نیکی کی ترقی کرنے مین شراب بڑی روک ہے اور انسان کو بڑی ضرر دینے والی یہی شے ہے +

۴ کروڑ ۴۶ لاکھہ ۵۰ ہزار من اناج ایک سال کی شراب بنانے مین ولایت مین صرف ہوتا ہے جس کی ایک ارب ۵ کروڑ دہ سو روٹیان تیار ہوتی ہین جن مین ایک روٹی کا وزن دو سیر ہو لیکن اگر ہندوستانی روٹیونکے حساب سے شمار کیا جاوے تو روٹیون کی تعداد ۲۰ کھرب (۲۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰) روٹیونکے قریب ہوتی ہے - اگر ان ولائتی روٹیونسے (جو کہ فی روٹی ۴ پونڈ وزنی ہوتی ہے) ایک فرش بنایا جاوے تو ۱۰ فیٹ چوڑی اور ۱۸۰ سو میل لمبی ایک سڑک بن جاوے گی + اور اگر ان روٹیون کو ایک چھکڑے مین لادکر لنڈن کی ایک دوکان سے دریائے ٹیمز مین ڈالا جاوے اور ہر آدھ گھنٹہ مین ایک گھوڑے والا چھکڑا ۵ سو روٹیان لے جاوے اور فی یوم دس گھنٹہ کام کرے تو اس طرح ۴۳۰ سال درکار ہونگے + یا ایک سال مین ۴۳۰ ایسی گاڑیان ان روٹیون کو ڈھودیوین گی - لیکن ہماری رائے مین اسقدر اناج کا دریا برد کر دینا بہت عمدہ بات ہے بجائے اسکے کہ اس سے شراب بنائی جاوے کیونکہ دریا مین ڈالنے سے صرف اناج ضائع ہو کر نیست و نابود ہو جاوے گا مگر جب اس سے شراب بنائی جاوے گی تو اس سے بے شمار انسانون کو ضرر پہونچیگا - اور ان کے اخلاق خراب ہون گے - اور دنیا رنج و محن سے بھر جاوے گی - تو بجائے اسکے کہ اناج اور انسان دونون کو تباہ اور ہلاک کیا جاوے یہ بہتر ہوگا کہ صرف اناج کو ہی تباہ کیا جاوے +

طبی نوٹ

بغیر دوا کے علاج کرنے کا طریق

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۵ مطبوعہ ۱۰ جون سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۹۹

ایک دفعہ منشی صاحب کا مکان بن رہا تھا اور درویش مٹی گارہ کا کام کرتے تھے اور گھڑون سے تغار مین پانی ڈالتے تھے کہ دفعتہً گھڑا ٹوٹ گیا منشی صاحب نے کہا فلان عورت سے گھڑا قیمت دیکر لے لو عورت نے کہا حضرت مین قیمت نہین لیتی دعا کرو میرا تپ جاتا رہے اسکو پانچ چھہ ماہ سے تپ آتا تھا اور وہ وقت تپ آنیکا تھا منشی صاحب نے دل ہی دل مین خیال جمایا اور وہ وقت اسکا ٹل گیا اور پھر تپ نہ آیا +

ایک دفعہ ایک خوش آواز خوش الحان مولوی صاحب سرہند مین تھے اور ان کو باری کا تپ جاڑے سے آیا کرتا تھا جمعہ کا دن اور اسی بخار کی باری کیوجہ سے انہون نے امامت سے انکار کیا نماز کے بعد منشی صاحب نے ان کو کہا کہ فلان معجزہ سنا دو وہ لحاف لئے بیٹھے تھے کہنے لگے مجھکو تپ چڑھتا ہے رہ نہین سکتا - منشی صاحب موصوف نے کہا تم معجزہ شروع کرو خدا تعالے اسکی برکت سے تپ دور کر دیگا - انہون نے معجزہ شروع کیا منشی صاحب نے خیال جمایا پانچ سات شعر پڑھے ہونگے کہ تپ کم ہونے لگا اُدھر معجزہ ختم ہوا اور ادھر انہون نے لحاف پھینکدیا کہ تپ نہین ہے +

اسی طرح ایک شخص کی آنکھین دُکھتی تھین وہ دم کرانے آیا منشی صاحب نے اپنا ایک انگوٹھا اس کی آنکھہ پر رکھا اور ایک ضروری کام تھا اسکے لئے فوراً اٹھکر چلے گئے دو گھڑی کے بعد اس کی آنکھہ راضی ہو گئی پھر دوسری آنکھہ پر دم کر نیسے چار گھڑی بعد فائدہ ہوا +

سنہ ۹۵ء مین جب کہ راقم بھی اس عمل کا تجربہ کرتا تھا تو ایک دفعہ میرے ایک دوست کے صاحبزادے کو باری کا بخار چڑھا کرتا تھا - وہ اس عمل کے قائل نہ تھے مین نے ان کو کہا کہ دیکھو آج تم کو بخار آتا ہے اور مین دم کرتا ہون مینے ان پر اس دن عمل کیا اور ان کو اس دن بخار نہ آیا لیکن بعد تجربہ کے مینے اس کی مشق اس لئے چھوڑ دی کہ ہمارے امام نے ایسے مکروہات مین رکھا ہے +

(باقی آیندہ)

درس قرآن شریف

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۵ مطبوعہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۳

اس زمانہ میں یہ بات اچھی طرح سمجھ میں آتی ہے آپ لوگ جو مرزا صاحب کے پاس آتے ہیں اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہاں قرآن مجید کے حکموں پر چلنے کی تاکید کیجاتی ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کے واسطے کس قدر کوشش کیجاتی ہے قرآن کریم کو اللہ کی زندہ کتاب - اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زندہ رسول ثابت کیاجاتا ہے اور کسقدر کوشش کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی کھوئی ہوئی عزت کو پھر اسی طرح قائم کیا جائے جس طرح صحابہ میں تھی - اس قوم کے مقابلہ پر عیسائیوں کی قوم ہے جو قرآن شریف اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نہایت بے عزتی کرتے ہیں اور ایسی گالیاں دیتے ہیں کہ ایک شریف انسان سن بھی نہیں سکتا - مثلاً ایک کتاب امہات المومنین ہے - اس میں ایسی گندی گالیاں دی ہیں کہ دہریہ اور کنجر بھی ایسا کام نہیں کرسکتا - وہ مسیح ابن مریم کو اللہ اور اللہ کا بیٹا کہتے ہیں اور یہ ایسی بری بات ہے کہ قرآن میں اسکی نسبت آیا ہے **وقالوا اتخذ الرحمن ولداً - لقد جئتم شیئاً اداً - تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ہداً** + اسپر بعض مسلمان اپنے بھائیوں رشتہ داروں - اور دوستوں کو جو مرزا صاحب سے بیعت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ اگر تم عیسائی ہو جاتے تو اچھا ہوتا اور یہی اس آیت کا مطلب ہے - اب اللہ تعالے ایسے لوگوں کے انجام کی خبر دیتا ہے +

اولئک الذین لعنہم اللہ ط ایسے لوگوں کو اللہ دربدر کر دیتا ہے - تمام یہودیوں اور عیسائیوں اور ایرانیوں کا ایسا حال ہوا کہ اب مدینے کے عیسائیوں اور یہودیوں اور ایرانیوں کا نشان بھی نہیں ملتا یہودی پہلے مدینے میں کچھ قتل کئے گئے - پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بھی نکالے گئے - اور ابھی تک مارے مارے پھرتے ہیں - مجوسیوں کا بھی حال یہود جیسا ہے ان کی سلطنت - مذہب اور آتشکدہ سب کچھ خراب ہو گیا اور اب ان کی قوم دنیا میں ایک کمزور قوم ہے اور بالکل یہودیوں کی مانند ہیں - رومی عیسائی بھی روم بیت المقدس اور پھر قسطنطنیہ سے نکالے گئے اور رومیوں کی عالمگیر سلطنت کا بھی نشان باقی نہیں رہا **من یلعن اللہ فلن تجد لہ نصیراً** + یعنے جسکو اللہ دربدر کرتا ہے اسکا کوئی حامی نہیں رہتا -

پیشگوئی اللہ نے یہ بات پیشگوئی کے طور پر فرمائی ہے کیونکہ بعض لوگ کہتے تھے کہ اگر یہودی محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے لڑینگے تو ہم ان کے ساتھ ہو کر لڑینگے اور اگر وہ مدینے سے نکال دئے جاوینگے تو ہم بھی انکے ساتھ ہی نکلیں گے اور اس بات کو اللہ تعالے نے سورہ حشر رکوع ۵ میں اس طرح بیان کیا ہے -

لئن اخرجتم لنخرجن معکم ولا نطیع فیکم احداً ابداً - وان قوتلتم لننصرنکم واللہ یشہد انہم لکذبون - اور باقی تمام قومیں بھی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ملعون ہوئیں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد یا اب ہونگی ان کی بھی کسی نے مدد نہ کی اور نہ آئندہ کوئی کریگا -

ام لہم نصیب من الملک فاذاً لا یؤتون الناس نقیراً - کیا ان کو کوئی سلطنت کا کچھ حصہ ملا ہوا ہے اگر ملا ہوا ہوتا تو مسلمانوں کو ایک نقیر بھی نہ دے سکتے +

نقیر - کھجور کی گٹھلی کی پچھلی طرف ایک باریک سا نقطہ ہوتا ہے جس سے کھجور پیدا ہوتی ہے اور اس لفظ کے بیان استعمال کرنے میں یہ نکتہ ہے - کہ وہ مسلمانوں کو کوئی ایسی چیز نہیں دے سکتے جو ان کے واسطے برومند ہو آج کل کے مسلمانوں کو بھی اللہ نے یہ توفیق نہیں دی - **ام یحسدون الناس علی ما اتہم من فضلہ فقد اتینا آل ابراہیم الکتاب والحکمۃ واتینہم ملکاً عظیماً** کیا یہ لوگ مسلمانوں پر حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے ان کو فضل دیا - پس ہم نے آل ابراہیم کو ایک کتاب دی اور حکمت دی (حکمت وہ پکی باتیں جن کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اتباع قرآن سے استنباط کرتے ہیں) اور ایک بڑی سلطنت دی اس میں ایک پیشگوئی ہے - کہ مسلمانوں کو ایک بڑی سلطنت ملے گی اور دوسرے یہودی اور اہل کتاب کو حسد کرنے سے منع کیا جاتا ہے کیونکہ مسلمان بھی ابراہیم کی اولاد سے تھے اور یہودی بھی ابراہیم کی اولاد سے تھے **فمنہم من آمن بہ ومنہم من صد عنہ - وکفی بجہنم سعیرا** + ان اہل کتاب سے کچھ لوگوں نے اس فضل کو مان لیا ہے اور بعض اس فضل سے رک گئے ہیں - جو رک گئے ہیں ان کو جہنم میں ڈالا جاویگا +

ان الذین کفروا بایتنا سوف نصلیہم ناراً - کلما نضجت جلودہم بدلنٰہم جلوداً غیرہا لیذوقوا العذاب ان اللہ کان عزیزاً حکیما + یعنے جن لوگوں نے ہمارے نشانوں کا انکار کیا عنقریب ہم ان کو آگ میں ڈالیں گے - جب ان کی جلدیں پک جاوینگی تو ان جلدوں کو اور جلدوں سے بدلدینگے - تاکہ وہ عذاب کا مزہ چکھیں - تحقیق اللہ زبردست ہے اور حکیم ہے مسیح موعود کے دشمن بھی اب طاعون کے جہنم میں جل رہے ہیں یہاں اللہ تعالے بیان کرتا ہے کہ ہم کسی کو بوجہ دوزخ میں نہیں ڈالتے جو ہمارے نشانوں کی بےقدری کرتے ہیں اور انکار کرتے ہیں انکو دوزخ میں ڈالا جاتا ہے اور دوزخ میں ڈالنا بھی حکمت سے خالی نہیں اس سے انکے گناہوں کی معافی ہوتی ہے +

ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات سندخلہم جنت تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا ابداً لہم فیہا ازواج مطہرۃ وندخلہم ظلاً ظلیلاً + ترجمہ - بیشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کئے ان کو ہم ضرور باغوں میں داخل کرینگے جنکے نیچے ندیاں بہتی ہیں وہ ان میں رہ پڑے ان کے لئے ان میں پاکیزہ ساتھی ہونگے اور عمدہ سائوں میں ہم ان کو داخل کرینگے + خدا تعالے کے وعدے سچے ہیں اور جو کچھ وہ مومنوں کو آخرت میں دینے کا وعدہ کرتا ہے اس کی ایک مثال اس دنیا میں بھی عطا کرتا ہے آنحضرت کیوقت جو صحابہ ایمان لائے انہوں نے خدا تعالے کے اس وعدہ کو اسی دنیا میں اپنی زندگی میں اس طرح پورے ہوتے دیکھا کہ شام کا ملک فتح ہوا جہاں دجلہ اور فرات کی ندیاں چلتی ہیں اور عجیب باغ ہیں اور قیصر و کسریٰ کی لڑکیاں انکے ہاتھ میں آئیں جو اپنی عظمت عفت اور خاندان کے لحاظ سے بہت پاکیزہ تھیں اور اب بھی جو لوگ ایمان لاویں اور اچھے کام کریں - ان سے خدا اپنا وعدہ اسی طرح پورا کرے گا +

(باقی آئندہ)

نیوگ اور طلاق

البدر کے کسی گذشتہ نمبر مین ہم نے ناظرین کو بتلایا تھا کہ لاہور کی آریہ سماج اور احمدی جماعت کے مابین مسئلہ طلاق اور نیوگ پر بحث ہوتی رہی ہے اور جس مین ہمارے مکرم دوست ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو تائید الہی سے ایک نمایان فتح حاصل ہوئی اب لاہور کی احمدی جماعت کے جائینٹ سکرٹری میان معراج الدین صاحب عمر نے اشاعت کی غرض سے وہ کل اشتہارات ارسال کئے ہین جو کہ آریہ سماج کے بالمقابل احمدی جماعت کیطرف سے شائع ہوئے اور جن مین سے آخری دو اشتہارات کی نسبت ابھی تک آریہ سماج لاہور کیطرف سے کوئی تسلی بخش جواب شائع نہین ہوا - اس کارروائی کی روئداد مندرجہ اشتہارات کو ہم اس غرض سے بھی اشاعت کرنا پسند کرتے ہین کہ شائد اس تحریک سے ہی آریہ سماج کو تحریک ہو اور وہ اشتہار نمبر ۳ کے مستفسرہ سوالات کا کوئی معقول جواب حسب شرائط قرار دادہ پبلک کو دیکر اس امر کو ثابت کر سکے کہ واقعی ہین نیوگ کا عمل ورآمد آریہ سماج ہندوستان مین اسی طرح رائج ہے جیسے دیگر مذہبی رسومات اور نیوگ کی خاطر اپنی بیاہتا بیویون کو دوسرے بیرج داتونکے سپرد کر دیتے ہین ان کی حیا اور غیرت کی کسی رگ کو بھی جنبش نہین ہوا کرتی اور جس طرح سے وہ زبانی نیوگ کا دعوے کرتے ہین آیا ان کی سماج کے معزز ممبر دلکا اس پر عملدرآمد بھی ہے کہ نہین

نیوگ اور طلاق پر قطعی اور فیصلہ کن بحث

ناظرین اس بات کو جانتے ہونگے کہ آریہ صاحبان کی کتب مقدس مین نیوگ کرنے کرانے کو بہت افضل اور دھرم کا کام سمجھا گیا ہے اور اسلئے کئی ہفتون سے نیوگ کی حقیقت ظاہر کرنے کے لئے آریہ صاحبان دلچسپی کے ساتھ مباحثات کے جلسے کر رہے ہین - نیوگ کا ماحصل یہ ہے کہ بیوہ عورت یا مرد جبکہ اپنی شہوات کو روک نہ سکین تو دوسرے مردون یا عورتون سے تعلق پیدا کرکے مرد اپنے لئے اور عورت اپنے لئے بچے لے سکتی ہے اور عورت اور مرد کی شادی کے تعلقات کی موجودگی مین مفصلہ ذیل حالات مین نیوگ کی ضرورت ہوتی ہے - (۱) جب خاوند کم از کم تین سال کے لئے سفر پر گیا ہو (۲) یا جب خاوند پاس موجود ہو اور اس سے حمل نہ ٹھہرے (۳) یا جب اولاد مر جایا کرے (۴) یا جب خاوند سے لڑکیان ہی ہون اور لڑکے نہ ہون (۵) یا جب مرد اور عورت دونون مین سے کوئی دائم المریض ہو (۶) جب اپنی عورت حاملہ ہو اور مرد سے رہا نہ جائے - (۷) یا جب عورت سخت کلام ہو یا مرد ستانیوالا ہو غرض ان حالتون مین عورت یا مرد کے لئے یہ دھرم ہے کہ ایک دوسرے سے شادی کے تعلقات قطع کرنیکے بغیر عورت غیر مردون سے اور مرد غیر عورتون سے نیوگ کیا کرین اور نیوگ کے لئے ایک عورت دس مختلف غیر مردون کے ساتھ اسقدر ہمبستری کر سکتی ہے کہ دس تک بچے حاصل کرے - تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ آریہ سماج لاہور کے ڈبیٹنگ کلب نے مخالفین کے اعتراضات کا جواب دینے اور نیوگ کی تائید مین تقریرین کرنیکا بیڑا اٹھایا ہے - اور ہمین بھی بغیر ہماری تحریک یا درخواست کے مباحثہ کے لئے مدعو فرمایا - ان صاحبان کی تحریرون اور تقریرون سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ ضد اور تعصب کو چھوڑ کر جو بات انہین سچی اور معقول نظر آوے گی اسکو بلا رعایت قومیت و ملت قبول کرنے مین عذر نہین کرین گے - ان اصحاب کی اس منشائے تحقیق کو دیکھکر ہمین نہایت خوشی ہوئی تھی کہ یہ تعلیم یافتہ صاحبان ست کو قبول اور اسّت کو ترک کرنے مین سچی جرأت اور آزادی سے کام لینگے اسلئے ہم نے ۲۳ اور ۳۰ اپریل ۱۹۰۳ء کے جلسون مین حاضر ہو کر مسئلہ نیوگ پر جو ایک غیر معقول و غیر معتدل و خلاف فطرت و خلاف اصول تمدن و معاشرت و اصلیت اور انسان کی روحانیت اور اخلاق پر بدترین اثر ڈالنے والا ہے - مختصر طور پر چند اعتراضات جو نہایت واضح تھے پیش کر دئے - اور اس کی حقیقت جیسا کہ ستیارتھ پرکاش یعنے وید بھاشیہ پنڈت دیانند صاحب مین درج ہے جلسہ مین کھولکر سنادی گئی - آریہ صاحبان نے مسئلہ طلاق کو نیوگ کیساتھ مقابلہ کرنا چاہا - اگرچہ دو امور کا باہمی مقابلہ کرنے کے لئے ان اشتراک اور مناسبت کا ہونا ضروری ہوتا ہے - بدون اسکے مقابلہ کی درخواست کرنا معقول نہین ہو سکتا - اور نیوگ اور طلاق مین کوئی مشارکت اور مشابہت اور مناسبت نہین - یہ دونون بالکل مختلف الکیفیات ہین کیونکہ نیوگ تو اسکا نام ہے کہ جس مین بیوہ عورت اور رنڈوا مرد نیوگ کرا لین یا کرین یا خاوند اپنی بیاہتا بیوی کو دیگر مردون سے ہمبستری کرنے کی اجازت دے اور بیرج داتا کی خوشنودی اور آسایش کے لئے آپ سامان مہیا کرے - اس مین گو عورت دس تک بھی غیر مردون سے نیوگ کرائے لیکن پھر بھی اسی خاوند کی بیوی بدستور رہتی ہے - اور تعلق شادی مین کچھ فرق نہین آتا بلکہ جو اولاد غیرون کے نطفہ سے حاصل کرتی ہے وہ اسی پتی کی اولاد کہلاتی ہے - بمقابل اسکے طلاق مین یہ کیفیت ہے کہ جہان یہ واقعہ ہو جائے وہان نہ تو وہ مرد مطلقہ عورت کا خاوند ہی رہتا ہے اور نہ عورت اس شخص کی بیوی رہتی ہے - تعلق شادی بالکل فسخ اور قطع ہو جاتا ہے اور طلاق کے بعد کی اولاد غیرون کے نطفہ سے حاصل کی ہوئی کے ساتھ اس مرد کو کوئی واسطہ ہوتا ہے جسکا نطفہ ہوتا ہے اسی کی اولاد کہلاتی اور ہوتی ہے - طلاق اسوقت واقعہ ہو سکتی ہے جب حدود اللہ قائم نہ رہین اور جس طرح کہ دکھ دینے والے سڑے گلے عضو کو ڈاکٹر کاٹ کر وجود سے علیحدہ کر دیتا ہے - تو پھر وہ کٹا ہوا عضو اس بدن کا جزو نہین رہتا اسی طرح مطلقہ مرد اور عورت ایک دوسرے سے علیحدہ کئے جاتے ہین - لیکن چونکہ آریہ صاحبان نے اپنے اشتہارون اور تقریرون مین طلاق کا مقابلہ نیوگ سے کرنے پر بہت زور دیا اس لئے ہماری طرف سے ان ہر دو مسائل پر یکجائی طور پر بیان کیا گیا +

اس بات کے ختم ہو جانے کے بعد آریہ سماج نے ہماری کسی تحریک کے بغیر ان مسائل پر ہم اہل اسلام سے سلسلہ بحث ختم کر دیا چنانچہ مسٹر روشن لعل صاحب بیرسٹرایٹ لا پریزیڈنٹ آریہ سماج نے ۳۰ - اپریل کے جلسہ مین بھی اعلان کر دیا تھا کہ آیندہ نیوگ کے متعلق بحث سناتن دھرم والون سے ہوگی اسکے بعد جلسہ برخاست کیا گیا +

تھوڑے ہی دنون بعد آریہ سماج نے پھر از سر نو اسی بحث کو چھیڑنا چاہا چنانچہ ہمارے مکرم بھائی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب احمدی کی خدمت مین ایک چھٹی سکرٹری آریہ سماج کیطرف سے موصول ہوئی جس مین انہون نے یہ درخواست کی تھی - جسکے جواب مین یہ عرض کیا گیا کہ ہم سے زبانی مباحثہ تو آپ بند فرما چکے ہین اور بقول آپ کے پریذیڈنٹ صاحب کی

زبانی بحث اسقدر ہوچکی ہے کہ لوگوں کو اپنے لئے ان ہردو مسائل پر سچی رائے قائم کرنے کے لئے کافی ہو پھر اسی بحث کو زبانی جاری کرنا ان ہی امور کا اعادہ ہوگا اور اس سے سوائے تضیع اوقات اور کوئی بین فائدہ نہ ہوگا اگر آپ واقعی طور پر ہم سے ان دونوں مسائل کے متعلق ایک روشن اور قطعی فیصلہ کرنا چاہتے ہیں تو ہم مفصلہ ذیل تجاویز پیش کرتے ہیں جن سے بہتر اور کوئی فیصلہ کی صورت تجویز نہیں ہو سکتی اور وہ تجاویز یہ ہیں کہ -

(۱) آپ کو مسئلہ طلاق پر جسقدر اعتراضات ہماری ان مسلمہ کتب دینی کی بنا پر ہیں وہ جمع کر کے ہمارے پیش کریں جن کتب کو ہم سند مانتے ہیں (اور یہ کتاب قرآن کریم ہے اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم اس حد تک کہ قرآن کے معارض نہ ہوں) اسی طرح ہم اہل اسلام مسئلہ نیوگ پر آپ کی کتب مسلمہ (وید اور ستیارتھ پرکاش) کے بنا پر اعتراضات آپ کے پیش کرینگے (۲) فریقین کے اعتراضات مشہور مذہبی اور دوسری اخبارات فریقین میں شائع کئے جائیں (۳) ان اعتراضوں کے جواب دینے کے لئے کافی مہلت فریقین کو ہونی چاہئے اور دونوں قوموں میں سے جو شخص چاہے (متانت اور معقولیت سے) جوابات لکھکر اپنی قوم کے سکرٹری کی خدمت میں بھیجدے (باقی آئندہ)

نیا اردو ریلوے ٹائم ٹیبل

یہ ٹائم ٹیبل ہمیں محمد فضل حسین صاحب بسمل کلاتھ مرچنٹ بک سیلر اینڈ پبلشر مراد آباد کیطرف سے بغرض ریویو پہونچا ہے چونکہ ریویو کا اصلی مفہوم ایک شے کے حسن و قبح پر نظر ڈالنا ہے اس لئے اس کی نسبت ہماری یہ رائے ہے کہ اہل ہند کو اس کی بڑی ضرورت تھی جسے بسمل صاحب نے پورا کیا ہے اور اس میں صرف ریلوے ٹرینوں کی آمد و رفت کے اوقات اور سٹیشنوں کے نام وغیرہ ہی درج نہیں ہیں بلکہ ایک بڑا ذخیرہ دیگر ضروری معلومات کا بھی ساتھ دیا ہے - سنہ ۱۹۰۳ء و سنہ ۱۹۰۴ء اور سنہ ۱۹۰۵ء کی جنتری - سفر ریل کے متعلق قانون اور کار آمد باتیں - غیر ممالک کے واسطے پروانہ راہداری - جنتری برآورد تنخواہ تار گھروں اور ڈاکخانوں کے قانون - سکوں کا تبادلہ - طلوع و غروب ماہتاب اور دوسری مفید جنتریاں کہ جن سے کسی مہینے کی کسی تاریخ کا پتہ مل سکے وغیرہ وغیرہ مفید مضامین کا ذخیرہ ہے مگر تاہم ایک ٹائم ٹیبل کی حیثیت سے جو احتیاط اسکے طبع کرنے میں ہونی چاہئے تھی وہ ملحوظ نہیں رکھی گئی ہم امید کرتے ہیں کہ بسمل صاحب آئندہ ہر ایک امر کو بڑی احتیاط کے ساتھ درج فرماوینگے اور حتی الوسع نوع انسان کے فوائد کو اپنے ذاتی فوائد پر ترجیح دیکر رضائے الہی کے پہلو کو مقدم رکھینگے خدا تعالے فرماتا ہے - جو شے نوع انسان کو زیادہ فاید رسان ہوتی ہے وہ بہت دیر زمین پر قائم رہتی ہے - خط - کاغذ - صحت - اور ریلوے کے متعلق ضروری اطلاعوں کو بہت تفصیل کے ساتھ درج ہونا چاہئے موجودہ تفصیلات ہماری نظر میں کافی نہیں ہیں مگر تاہم ایک بڑی ضروری خدمت کو سرانجام دینے کی غرض سے ہم مصنف کے شکر گذار رہیں خدا تعالے اون کو اس سے زیادہ قومی خدمات کی توفیق عطا کرے +

یہ ٹائم ٹیبل بانکی پور - اعظم گڑھ - لکھنؤ - بھوپال - مدراس - کراچی - مراد آباد - علیگڈھ وغیرہ ریلوے اسٹیشنوں پر ایجنٹوں اور ملازموں کے ذریعہ فروخت ہوتا ہے - قیمت اس کی صرف ۴ر ہے مگر ہم پبلک کی خیر خواہی کو مد نظر رکھکر سفارش کرتے ہیں کہ اس کی قیمت میں ضرور کمی ہونی چاہئے +

سیالکوٹ کی احمدی جماعت نے ایک بڑا سائبان مسجد اقصے قادیان کے لئے بھیجا ہے اور اس سے پیشتر بھی ایک سائبان اسی باہمت جماعت کیطرف سے آیا ہوا موجود ہے مگر چونکہ وہ صحن مسجد کے لئے کافی نہ تھا اب اس دوسرے سائبان کے آجانے سے نمازیوں کو بہت آرام حاصل ہوگا خدا تعالے سیالکوٹ کی احمدی جماعت کے مال و جان میں برکت دے اور دوسری احمدی جماعتوں کو توفیق دے کہ ایسے حسنات میں وہ سیالکوٹ والوں سے پیچھے نہ رہیں - جہانتک ہم دیکھتے ہیں - ہمارے سیالکوٹی بھائی بلحاظ تعداد جماعت و اخلاص و مقدار چندہ وغیرہ اکثر جماعتوں پر سبقت لے گئے ہوئے ہیں +

نظم

سلسلہ کیلئے دیکھو البدر نمبر ۲۰ مطبوعہ ۵ جون سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵۹

جناب مہدی کا زور بازو ہر ایک منکر کا سرشکن ہے
ہر اک جو اٹھا مقابلہ میں گرا وہ آخر بہ نیم جانی
وہ مہدی آخری زماں ہے خدا کی غیرت کا وہ نشان ہے
وہ دین احمد کا پہلوان ہے ہے ختم اُنپر یہ پہلوانی
اگر نہیں اسکے پاک چہرہ میں نور مولا کا ایک عالم
تو کیوں ہے ورد زبان یاکان جمال انور کی مدح خوانی
اگر نہیں وہ خدا کا عاشق تو اسکے باطن میں کیوں اثر ہے
ہزاروں بندوں نے اس کی صحبت میں پایا ہے فیض جاودانی
اگر نہیں وہ بفضل یکتا - اگر نہیں وہ بعلم دریا
تو کس لئے عالمان جید نے آپ کی اتنی قدر جانی
اگر نہ تھا اسکے ساتھ مولا تو کیوں ہوئی اسکی فتح ہر جا
فنا ہوئے اسکے سارے اعدا ہر ایک نے اسکی تیغ مانی
اگر نہیں اسکے سر پہ قائم خدا کے اقبال کا ستارہ
تو کسلئے جابجا ہے جاری حضور والا کی حکمرانی
سمجھنا تم نے حکمرانی سے دنیوی حکم و بادشاہت
کہ وہ تو روحانی سلطنت ہے کہ ہے ان کی سرکار آسمانی
تمام عالم اگر سراسر امنڈ آوے بجنگ مہدی
تباہ ہو جاویں سارے آخر یہ بات ہمنے ہے ٹھیک ٹھانی
وہ کون ہیں ؟ کیا ہے نام ان کا جو ہیں صدی کے امام برحق
ہے نام نامی غلام احمد مسیح موعود قادیانی
ہزاروں علما ہزاروں صلحا ہزاروں صلحا وقار جیدی
ہزاروں سنجیدہ لائق انسان ہزاروں اشخاص خاندانی
مسیح کے بن چکے ہیں خادم جہاز احمد میں چڑھ گئے ہیں
خدا کی رحمت اب ایسے طوفان میں کرتی ہے انکی بادبانی
اسیقدر پر نہیں ہوئی بس جناب مہدی کے خادم ہونگی
ابھی تو لاکھوں کروڑوں انسان کہ اک ہے نوبت نمرود آنی
خدا نے فرمایا اب ارادہ کہ ہو کے اسلام جگ میں غالب
بزور تحریر پاک مہدی بڑھیگا یہ حزب آسمانی -
مسیح موعود کی جماعت بڑھیگی پھولے پھلیگی دائم
رہینگے مغلوب تا قیامت مخالفت کے تمام بانی
حضور والا کے سر پہ سایہ خدا کے الطاف کا ہے بحد
ہر ایک چاکر ہے اس کے در کا امیر تیمور گورگانی
خدا کی رحمت کا وہ نشان ہے وہ دینی دعوتوں کا میزبان ہے
ہر اک سعید انکا میہمان ہے ہے ختم انپر یہ میزبانی
دعاؤں کا مستجاب ہونا امور غیبی کا بھید کھلنا
بشارتوں کا ظہور پانا یہ سارے انوار آسمانی
حضور مہدی میں ہیں عیاں یہ علامتیں ضیا اور روشن
ہیں چشمدید یہ ساری باتیں نہیں یہ کچھ قصے یا کہانی
غرض یہ ممکن نہیں عزیز و کہ صادقوں کے مقابلہ میں
کوئی مخالف فلاح پاوے یہ قول فیصل ہے آسمانی
یہ دوستانہ گذارش اپنی سنا دی ہم نے مخالفوں کو
اگر نہ سمجھیں تو سمجھے ان سے خدا کی غیرت بمہربانی

خدا کے پاک ہاتھون کی بنائی ہوئی احمدی جماعت مین داخل ہونیوالون کی فہرست ۷۰

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۹۶۷	عائشہ زوجہ سلطان	جوکہ خورد	گجرات
۹۶۸	فضل نمبردار	رر	رر
۹۶۹	حسن محمد ولد دولت بخش	دہاروالہ	رر
۹۷۰	غلام جیلانی طالب علم الف اے کلاس	لاہور	لاہور
۹۷۱	امام الدین ولد الٰہی بخش	پسرور	سیالکوٹ
۹۷۲	فرمان علی ملازم بارک ماسٹری	کوہاٹ	کوہاٹ
۹۷۳	شیخ عبدالعزیز صاحب رر	تابہ	تابہ
۹۷۴	ہمشیرہ مرزا عباس علی صاحب	خوشحالگڈہ	خوشحالگڈہ
۹۷۵	قاسم	سعداللہ پور	گجرات
۹۷۶	حسن بی بی	داعیوالہ	سیالکوٹ
۹۷۷	سندھی	رر	رر
۹۷۸	عائشہ بی بی	.	.
۹۷۹	نورنگ	.	.
۹۸۰	عیسے	.	.
۹۸۱	فاطمہ	اٹھوالان	گورداسپور
۹۸۲	دولت	رر	رر
۹۸۳	عائشہ	رر	رر
۹۸۴	عظیم بی بی	رر	رر
۹۸۵	ابراہیم ولد [illegible]	رر	رر
۹۸۶	فتح دین	.	.
۹۸۷	مہر دل خانصاحب اپیلنویس	مردان	پشاور
۹۸۸	بیگم بی بی ہمشیرہ عطا محمد صاحب اورسیر	سیالکوٹ	سیالکوٹ
۹۸۹	امیر حسن پٹواری	اوجہ بیلہ	ہزارہ
۹۹۰	غلام احمد ولد محمد علی	کوٹلی بکی	سیالکوٹ
۹۹۱	غلام حسن ولد اللہ جوایا	رہتاس	جہلم
۹۹۲	مسماۃ اللہ جوائی	جہلم	رر
۹۹۳	اہلیہ شیخ محمد بخش صاحب محرر محکمہ پولیس	کوئٹہ	کوئٹہ
۹۹۴	عبدالمجید ولد محمد بخش	رر	رر
۹۹۵	عبدالعزیز رر	رر	رر
۹۹۶	ہاجرہ رر	رر	رر
۹۹۷	اقبال بیگم رر	رر	رر
۹۹۸	ام ایوب اہلیہ محمد علی صاحب	کالا شاہ کاکو	لاہور
۹۹۹	شیخ اسمٰعیل ولد عبدالعزیز	سوجی لائن	شملہ

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۱۰۰۰	والدہ محمد دین	گوریکی	گجرات
۱۰۰۱	امام علی صاحب کلرک دفتر	.	.
۱۰۰۲	شاپ پیر محمد سوداگر	برسمان	برسمان
۱۰۰۳	سید عبداللہ شاہ صاحب	سری گوبندپور	گورداسپور
۱۰۰۴	رسول بی بی دختر کرم الدین	احمدآباد	جہلم
۱۰۰۵	غلام فاطمہ رر	رر	رر
۱۰۰۶	محمد بخش	رعیہ	گجرات
۱۰۰۷	سلطان احمد	رر	رر
۱۰۰۸	غلام نبی ولد فیض بخش	پریم کوٹ	گوجرانوالہ
۱۰۰۹	احمد ولد اللہ بخش	رر	رر
۱۰۱۰	شیخ احمد ولد قطب الدین	.	سیالکوٹ
۱۰۱۱	فضل دین ولد الٰہی بخش	درکی دا	رر
۱۰۱۲	سندھی ولد حاکم	سندرگڑھ	امرتسر
۱۰۱۳	نبی بخش ولد سنرادار	رر	رر
۱۰۱۴	محمد شفیع پوسٹ ماسٹر	جنڈولہ	.
۱۰۱۵	امام علی ولد پیر محمد	دہرکوٹ رندھاوہ	گورداسپور
۱۰۱۶	قطب الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر	صاحبگڑھ	پٹیالہ
۱۰۱۷	سیف اللہ ولد کریم اللہ	رر	رر
۱۰۱۸	حشمت اللہ ولد قطب دین	رر	رر
۱۰۱۹	محمد اسمٰعیل ولد چراغدین	نیاگہاروانوالی	شاہپور
۱۰۲۰	غلام قادر	صدربازار	سیالکوٹ
۱۰۲۱	جلال دین صاحب امام مسجد	تلواڑہ	رر
۱۰۲۲	سید محمد شاہ زمان صاحب	کوائی	ہزارہ
۱۰۲۳	عبدالرحمن ملازم رر	رر	رر
۱۰۲۴	کرم بی بی زوجہ الٰہی بخش	شکارپور	گورداسپور
۱۰۲۵	مہربان زوجہ سبحان	رر	رر
۱۰۲۶	تابو زوجہ گلاب	رر	رر
۱۰۲۷	جیوان زوجہ بوٹا	رر	رر
۱۰۲۸	جھنڈی زوجہ مندرا	رر	رر
۱۰۲۹	طالع بی بی زوجہ اللہ دتا	رر	رر
۱۰۳۰	عائشہ زوجہ رکھا	رر	رر
۱۰۳۱	حسینابی بی زوجہ غلام فرید	رر	رر
۱۰۳۲	راجن بی بی زوجہ کیمان	رر	رر
۱۰۳۳	برکت بی بی زوجہ احمد	رر	رر
۱۰۳۴	تنھو ولد الہیا	نوان شہر	ہوشیارپور
۱۰۳۵	اہلیہ تنھو	رر	رر

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۱۰۳۶	اللہ دتا خیاط	پنڈی بھٹیاں	
۱۰۳۷	والدہ اللہ دتا	رر	
۱۰۳۸	زوجہ اللہ دتا	رر	
۱۰۳۹	مسماۃ اللہ جوائی دختر اللہ دتا	رر	
۱۰۴۰	حیات محمد ولد رر	رر	
۱۰۴۱	کرم الٰہی	لدھا سنگھ والہ	لاہور
۱۰۴۲	حیات محمد ولد امیر بخش	رجوعہ	گجرات
۱۰۴۳	فتح بی بی زوجہ امیر بخش	رر	رر
۱۰۴۴	راجہ ولد رر	رر	رر
۱۰۴۵	شاہ محمد ولد حیات محمد	رر	رر
۱۰۴۶	علی محمد ولد رر	رر	رر
۱۰۴۷	زوجہ حیات محمد	رر	رر
۱۰۴۸	مسماۃ فضلان دختر حسن محمد	رر	رر
۱۰۴۹	علی محمد ولد قطب الدین	رر	رر
۱۰۵۰	خان محمد ولد حسن محمد	رر	رر
۱۰۵۱	احمد دین ولد فضل	رر	رر
۱۰۵۲	اللہ جوائی زوجہ عمر بخش	رر	رر
۱۰۵۳	امام بی بی دختر رر	رر	رر
۱۰۵۴	بھاگی رر رر	رر	رر
۱۰۵۵	بہشتان زوجہ سلطان	رر	رر
۱۰۵۶	سردار بی بی دختر رر	رر	رر
۱۰۵۷	فضلان بی بی زوجہ سکندر	رر	رر
۱۰۵۸	راج بی بی دختر رر	رر	رر
۱۰۵۹	طالع بی بی زوجہ خدا بخش	رر	رر
۱۰۶۰	زوجہ حسن محمد	رر	رر
۱۰۶۱	عمران دختر حسن محمد	رر	رر
۱۰۶۲	بیگم بی بی دختر رر	رر	رر
۱۰۶۳	محمد بخش ولد اللہ بخش	باہڑیانوالی	رر
۱۰۶۴	بیگم بی بی والدہ محمد بخش	رر	رر
۱۰۶۵	اللہ بخش ولد خوشی محمد	کوٹھا کانیان	رر
۱۰۶۶	گل فاطمہ زوجہ سید غلام محی شاہ صاحب ہیڈ کلرک دفتر سب اسسٹنٹ کمشنر صاحب		یوگنڈا افریقہ

انوار الاسلام پریس قادیان مین باہتمام منشی محمد افضل پروپرائیٹر چھپکر شائع ہوا+

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

سوائے خاص صورتونکے بلاوصول پیشگی قیمت کسی کے نام پرچہ جاری نہین کیا جاتا +

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلہ

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع

وجب الشکر علینا ما دعی اللہ داع

البدر

نمبر ۲۷ | قادیان دار الامان ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

۱۱-جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

خالق اور مخلوق کے کلام مین فرق

قبل از عشاء

تمباکو کے مضرات کے متعلق ایک انگریزی ٹرکیٹ مجلس مین پڑھا جا رہا تھا کہ جس مین قریباً کل بیماریون کا باعث تمباکو کا استعمال قرار دیا گیا تھا اور تمباکو کی مذمت مین بہت مبالغہ کیا ہوا تھا۔ اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ خدا کی بات اور مخلوق کی بات مین کس قدر فرق ہوا کرتا ہے تو ساتھ ہی منافع بھی بیان کرتا ہے کیونکہ کوئی شے ایسی نہین ہے کہ جس مین کچھ پہلو نفع کا نہ ہو۔ لیکن مخلوق کی کلام کو دیکھو کہ نقصانات کے بیان کرنے مین کس قدر مبالغہ کیا ہے اور تمباکو کے نفع کا نام تک بھی نہین لیا +

تمباکو

تمباکو کے بارے مین اگرچہ شریعت نے کچھ نہین بتلایا لیکن ہم اسے اس لئے مکروہ خیال کرتے ہین کہ اگر پیغمبر خدا صلعم کے زمانہ مین یہ ہوتا تو آپ اسکے استعمال کو منع فرماتے +

غریبون کی فضیلت امیرون پر

فرمایا کہ بڑا حصہ دین کا غربا نے لیا ہوا ہے کر دیکھا جاتا ہے کہ فسق وفجور اور ظلم وغیرہ اکثر امرا کے حصہ مین ہے اور صلاحیت اور تقوےٰ اور عجز ونیاز غربا کے ذمہ۔ پس گروہ غربا کو بدقسمت نہ خیال کرنا چاہیئے خدا کے ان پر بڑے فضل اور اکرام ہین۔ حقوق کی دو قسمین ہین ایک حق اللہ اور ایک حق العباد۔ حق اللہ مین بھی امرا لوگ سستی اختیار کرتے ہین مثلاً نماز کے وقت جماعت مین ان کو غربا کے پاس کھڑا ہونا عار معلوم ہوتا ہے اور ان کو حقیر جانتے ہین اپنے پاس ان کو بٹھانا ناگوار حقارت خیال کرتے ہین غرضیکہ اس طرح سے حق اللہ کے بجالانے مین وہ بے نصیب رہتے ہین۔ کیونکہ مساجد تو اصل مین بیت المساکین ہوتی ہین حق العباد مین ان کو خاص خاص خدمتون مین حصہ نہین مل سکتا کیونکہ جو غریب ہوتا ہے اسکو کسی قسم کی خدمت سے بھی انکار نہین ہوتا۔ پاؤن وہ دبا سکتا ہے پانی لا سکتا ہے کپڑے دھو سکتا ہے اور بھی ادنے سی ادنے خدمت حتےٰ کہ نجاست پھینکنے کا موقعہ ہو تو وہ بھی بجا لا سکتا ہے لیکن امرا کو ایسے کامون سے ننگ وعار ہوتی ہے وہ انکو امارت کے خلاف خیال کرتے ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث بالکل سچی ہے کہ مساکین پانچسو برس اول جنت مین جاوینگے +

۱۲-جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

کل نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

عبد الغفور نامی ایک شخص کے آریہ مذہب اختیار کرنے پر فرمایا کہ اس طرح کے ارتداد سے اسلام کو کسی قسم کا نقصان نہین پہونچتا یکجائی نظر سے دیکھنا چاہیئے کہ آیا اسلام ترقی کر رہا ہے یا تنزل۔ آنحضرت صلعم کے وقت جو بعض لوگ مرتد ہو جاتے تھے تو کیا ان سے اسلام کو نقصان پہونچتا تھا ہرگز نہین بلکہ میرا خیال ہے کہ یہ پہلو انجام کار اسلام کو ہی مفید پڑتا ہے اور اس طرح سے اہل اسلام کے ساتھ اختلاط کی ایک راہ کھلتی ہے۔ اور جب خدا تعالےٰ نے ایک جماعت کی جماعت اسلام مین داخل کرنی ہوتی ہے تو ایسا ہوا کرتا ہے کہ اہل اسلام مین کچھ ادھر چلے جاوین۔ خدا کے کام بڑے دقیق اور اسرار سے بھرے ہوئے ہوتے ہین ہر ایک کی سمجھ مین نہین

۱۲-جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

کل نمازیں حضرت اقدسؑ نے باجماعت ادا کین +
شام کے وقت بوجہ دوران سر حضرت اقدسؑ نے نماز مغرب کے نوافل بیٹھکر ادا کئے بعد ازان آندھی اور بارش کے آثار نمودار ہوئے اور تجویز ہوئی کہ نماز عشاء جمع کر لیجا وے چونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت ناساز تھی اسلئے تشریف لے گئے مگر تاہم باجماعت نماز کا اسقدر آپ کو خیال تھا کہ تاکید فرمائی کہ تکبیر زور سے کہی جاوے کہ مین اندر سن لون اور باجماعت نماز ادا ہوجاوے +

عورتون کو وعظ

جو کہ حضرت اقدس ؑ نے ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء کو اندرون خانہ بوقت بین العصر والمغرب فرمایا تھا اور دروازہ سے باہر دیوار کی اوٹ مین کھڑے ہوکر قلمبند کیا گیا چونکہ اکثر بچگان بھی عورتونکے ہمراہ تھے جو اکثر شور کرکے سلسلہ تسامع کو توڑ دیتے تھے اسلئے جہانتک بشریت کی استعداد نے موقع دیا اسکو بلفظہٖ نوٹ کیا گیا ہے +

اگرچہ آنحضرت صلعم کی بیویون سے بڑھکر کوئی نہین ہوسکتا مگر تاہم آپ کی بیویان سب کام کر لیا کرتی تھین جھاڑو بھی دے لیا کرتی تھین اور ساتھ اسکے عبادت بھی کرتی تھین چنانچہ ایک بیوی نے اپنی حفاظت کے واسطے ایک رسّہ لٹکا رکھا تھا کہ عبادت مین اونگھ نہ آوے - عورتون کے لئے ایک ٹکڑا عبادت کا خاوندون کا حق ادا کرنا ہے اور ایک ٹکڑا عبادت کا خدا کا شکر بجالانا ہے خدا کا شکر کرنا اور خدا کی تعریف کرنی یہ بھی عبادت ہے دوسرا ٹکڑا عبادت کا نماز کو ادا کرنا ہے - کوئی شخص نواب تھا صبح کو نماز کے لئے نہین اٹھتا تھا ایک مولوی نے اسے وعظ سنایا اس پر نواب نے اپنے خادم کو کہا کہ مجھ کو صبح کو اٹھا دینا خادم نے دو تین مرتبہ اسکو جگایا جب ایک مرتبہ جگایا تو اس نے دوسری طرف کروٹ بدل لی جب دوبارہ اسطرف ہوکر جگایا - پھر دوسری طرف ہوگیا جب تیسری مرتبہ جگایا تو اس نے اٹھکر اس کو خوب مارا اور کہا کمبخت جب ایک مرتبہ نہین اٹھا تو تجھے معلوم نہ ہوا کہ ابھی نہ اٹھونگا پھر کیون جگایا اور اتنا مارا کہ وہ بیچارا بیہوش ہوگیا آپ ہی تو مولوی سے وعظ سنکر اسکو کہا تھا کہ مجھکو اٹھا دینا پھر جب اسنے جگایا تو اس بیچارے کی شامت آئی اسکی وجہ یہ ہے کہ جسکے پاس بہت سا حصہ جاگیر کا ہوتا وہ ایسے غافل ہوجاتے ہین کہ حق اللہ کا انکو خیال نہین آتا - امرا مین بہت سا حصہ تکبر کا ہوتا ہے جس کی وجہ سے عبادت نہین کرسکتے - اور نہ دوسرا حصہ خلقت کیخدمت کا ان سے ادا ہوتا ہے خلقت کیخدمت کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی غریب آدمی سلام کرتا ہے تو بھی بُرا مناتے ہین ایسا ہی عورتونکا حال ہے کوئی چھوٹی عورت آوے تو چاہئے کہ بڑی کو سلام کرے - یہ دو ٹکڑے شریعت کے ہین حق اللہ اور حق العباد - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف دیکھو کسقدر خدمات مین عمر کو گذارا اور حضرت علی کی حالت کو دیکھو کہ اتنے پیوند لگائے کہ جگہ نہ رہی .... حضرت ابوبکر نے ایک بڑھیا کو ہمیشہ حلوا کھلانا وطیرہ کر رکھا تھا - غور کرو کہ یہ کسقدر التزام تھا کہ جب آپ فوت ہوگئے تو اس بڑھیا نے کہا کہ آج ابوبکر فوت ہوگیا اسکے پڑوسیون نے کہا کہ کیا تجھکو الہام ہوا یا وحی ہوئی تو اس نے کہا نہین آج حلوا لیکر نہین آیا اسواسطے معلوم ہوا کہ فوت ہوگیا (یعنے زندگی مین ممکن نہ تھا کہ کسی حالت مین بھی حلوا نہ پہونچے) دیکھو کسقدر خدمت تھی ایسا ہی سب کو چاہیئے کہ خدمت خلق کرے ایک بادشاہ اپنا گذارہ قرآن شریف لکھکر کیا کرتا تھا - اگر کسی کو کسی سے کراہت ہووے اگرچہ کپڑے سے ہو یا کسی اور چیز سے ہو تو چاہئے کہ وہ اس سے الگ ہوجاوے مگر روبرو ذکر نہ کرے کہ یہ دل شکنی ہے اور دل کا شکستہ کرنا گناہ ہے اگر کھانا کھانا کسی کے ساتھ جی نہین کرتا تو کسی اور بہانہ سے الگ ہوجاوے - اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ

لاجناح علیکم ان تاکلوا جمیعًا او اشتاتًا ط

مگر اظہار نہ کرے یہ اچھا نہین اگر اللہ تعالےٰ کو تلاش کرنا ہو تو مسکینونکے دل کے پاس تلاش کرو اسی لئے پیغمبرون نے مسکینی کا جامہ ہی پہن لیا تھا - اسی طرح چاہئے کہ بڑی قوم کے لوگ چھوٹی قوم کو ہنسی نہ کرین اور نہ کوئی یہ کہے کہ میرا خاندان بڑا ہے - اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم میرے پاس جو آوگے تو یہ سوال نہ کرونگا کہ تمہاری قوم کیا ہے بلکہ سوال یہ ہوگا کہ تمہارا عمل کیا ہے - اسی طرح پیغمبر خدا نے فرمایا ہے اپنی بیٹی سے کہ اے فاطمہؓ خدا ذات کو نہین پوچھیگا اگر تم کوئی بُرا کام کروگی تو خدا تم سے اسواسطے درگذر نہ کریگا کہ تم رسول کی بیٹی ہو - پس چاہئیے کہ تم ہر وقت اپنا کام دیکھکر کیا کرو اگر کوئی چوہڑا اچھا کام کریگا تو وہ بخشا جاوے گا اور اگر سید ہوکر کوئی برا کام کرے گا تو وہ دوزخ مین ڈالا جاویگا حضرت ابراہیمؑ نے اپنے باپ کیواسطے دعا کی وہ منظور نہ ہوئی - حدیث مین آیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام قیامت کو کہینگے کہ اے اللہ تعالےٰ مین اپنے باپ کو اس حالت مین دیکھ نہین سکتا - مگر اسکو پھر بھی رسہ ڈالکر دوزخ کیطرف گھسیٹکر ذلت کے ساتھ لیجاوینگے (یہ عمل نہونے کی وجہ سے ہے کہ پیغمبر کی سفارش بھی کارگر نہ ہوگی +) کیونکہ اس نے تکبر کیا تھا پیغمبرون نے غریبی کو اختیار کیا جو شخص غریبی کو اختیار کریگا وہ سب سے اچھا رہیگا - ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے غریبی کو اختیار کیا کوئی شخص عیسائی ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا - حضرت نے اس کی بہت سی تواضع خاطرداری کی وہ بہت بھوکا تھا حضرت نے اسکو خوب کھلایا کہ اسکا پیٹ بہت بھر گیا رات کو اپنی رضائی عنایت فرمائی جب وہ سوگیا تو اسکو بہت زور سے دست آیا کہ وہ روک نہ سکا اور رضائی میں ہی کر دیا جب صبح ہوئی تو اس نے سوچا کہ میری حالت کو دیکھکر کراہت کرینگے شرم کے مارے وہ نکل کر چلا گیا جب لوگون نے دیکھا تو حضرت سے عرض کی کہ جو نصرانی عیسائی تھا وہ رضائی کو خراب کر گیا ہے اس مین دست پھرا ہوا ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ مجھے دو تاکہ مین صاف کرون لوگون نے عرض کیا کہ حضرت آپ کیون تکلیف اٹھاتے ہین ہم جو حاضر ہین ہم صاف کردینگے - حضرت نے فرمایا کہ وہ میرا مہمان تھا اس لئے میرا ہی کام ہے اور اٹھکر پانی منگاکر خود ہی صاف کرنے لگے وہ عیسائی جبکہ ایک کوس نکلگیا تو اسکو یاد آیا کہ اسکے پاس جو سونے کی صلیب تھی وہ چارپائی پہ بھول آیا ہون اس لئے وہ واپس آیا تو دیکھا کہ حضرت اسکے پاخانہ کو رضائی پر سے خود صاف کر رہے ہین اسکو ندامت آئی اور کہا کہ اگر میرے پاس یہ ہوتی تو مین کبھی اسکو نہ دھوتا اس سے معلوم ہوا کہ ایسا شخص کہ جس مین اتنی بے نفسی ہے وہ خدا تعالےٰ کیطرف سے ہے پھر وہ مسلمان ہوگیا

کہتے ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب لڑکون کی طرف راستہ مین دیکھا کرتے تھے تو اتنی شفقت کیا کرتے تھے کہ وہ لڑکے سمجھا کرتے کہ یہ ہمارا باپ ہے - اللہ تعالےٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے کہ جو عورتین کسی اور قسم کی ہون ان کو دوسری عورتین حقارت کی نظر سے نہ دیکھین اور نہ مرد ایسا کرین کیونکہ یہ دل دکھانے والی بات ہے ورنہ اللہ تعالےٰ اُس سے مواخذہ کریگا یہ بہت بری خصلت ہے یہ ٹھٹھا کرنا اللہ تعالےٰ کو بہت برا معلوم ہوتا ہے لیکن اگر کوئی ایسی بات ہو جس سے دل نہ دکھے وہ بات جائز رکھی ہے جہانتک ہوسکے ان باتون سے پرہیز کرے - اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ عمل والے کو مین کس طرح جزا دونگا +

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى وَ اٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰی + جو شخص میرے حکمون کو نہین مانیگا مین اسکو بہت بری طرح سے جہنم مین ڈالونگا اور ایسا ہو گا

کہ آخر جہنم تمہاری جگہ ہوگی + واما من خاف مقام ربہٖ ونہی النفس عن الھویٰ فان الجنۃ ھی الماْوے اور جو شخص میری عدالت کے تخت کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈریگا اور خیال رکھیگا تو خدا تعالے فرماتا ہے کہ مین اسکا ٹھکانا جنت مین کرونگا قرآن شریف مین اللہ تعالے فرماتا ہے - کہ

عبس وتولّٰی ان جاءہ الاعمیٰ ومایدریک لعلّہ یزکّٰی + او یذکّر فتنفعہ الذکرٰے + اس سورۃ کے نازل ہونے کی وجہ یہ تھی آنحضرت کے پاس چند قریش کے بڑے بڑے آدمی بیٹھے تھے آپ انکو نصیحت کر رہے تھے کہ ایک اندھا آگیا اس نے کہا کہ مجھ کو دین کے مسائل بتلا دو حضرت نے فرمایا کہ صبر کرو اسپر خدا نے بہت غصہ کیا آخر آپ اسکے گھر گئے اور اسے بلا کر لائے اور چادر بچھادی اور کہا کہ تو بیٹھ اس اندھے نے کہا کہ مین آپ کی چادر پہ کیسے بیٹھون آپ نے وہ چادر کیون بچھائی تھی اسواسطے کہ خدا کو راضی کرین تکبر اور شرارت بُری بات ہے ایک ذرا سی بات سے ستر برس کے عمل ضائع ہوجاتے ہین لکھا ہے کہ ایک شخص عابد تھا وہ پہاڑ پر رہا کرتا تھا اور مدت سے وہان بارش نہ ہوئی تھی ایک روز بارش ہوئی تو پتھرون پر اور روڑیون پر بھی ہوئی تو اسکے دل مین اعتراض پیدا ہوا کہ ضرورت تو بارش کی کھیتون اور باغات کے واسطے ہے یہ کیا بات ہے کہ پتھرون پر ہوئی یہی بارش کھیتون پر ہوتی تو کیا اچھا ہوتا اسپر خدا نے اسکا سارا ولی پنا چھین لیا آخر وہ بہت ساغمگین ہوا اور کسی اور بزرگ سے استمداد کی تو آخر اسکو پیغام آیا کہ تو نے اعتراض کیون کیا تھا تیری اس خطا پر عتاب ہوا ہے - اس نے کسی سے کہا کہ ایسا کر کہ میری ٹانگ مین رسّا ڈالکر پتھرون پر گھسیٹتا پھر اس نے کہا کہ ایسا کیون کرون اس عابد نے کہا کہ جس طرح مین کہتا ہون اسی طرح کرو آخر اس نے ایسا ہی کیا یہانتک کہ اسکی دونون ٹانگین پتھرون پر گھسیٹنے سے چھل گئین تب خدا نے فرمایا کہ بس کر اب معاف کر دیا - اب دیکھو کہ لوگ کیسے اعتراض کرتے ہین ذرہ زیادہ بارش ہوجاوے تو کہتے ہین کہ ہم کو ڈبونے لگ گیا ہے اور ذرا توقف بارش مین ہو تو کہتے ہین کہ اب ہمکو مارنے لگا ہے یہ اعتراض کیسے بُرے ہوتے ہین دیکھو تقوے کیسا گم ہوگیا ہے اگر ایک دو آنہ رستے مین ملجاوین تو جلدی سے اٹھا لیتا ہے اور پھر اسکو کسی سے نہین کہتا حالانکہ تقوے کا کام یہ تھا کہ اسکو سب کو سناتا اور جسکے ہوتے اسکے حوالہ کرتا - پھر کہتے ہین کہ بارش نہین ہوتی بارش کیسے ہو اللہ تعالے بہت سے گناہ تو معاف ہی کر دیتا ہے - اگر زیادہ بارش ہو تو دہائی دیتے ہین اگر دھوپ زیادہ ہو تو بھی دوہائی دیتے ہین ان سب حالتون مین انسان تقوے سے خالی ہوتا ہے پس چاہئے کہ صبر کرے اگر صبر نہ کرے تو پھر کافر ہوکر تو روٹی کھانی حرام ہے انسان کو چاہئے کہ کبھی خدا پر اعتراض نکرے دیکھو ہمارے پیغمبر خدا کے ہان ۱۲ لڑکیان ہوئین آپنے کبھی نہین کہا کہ لڑکا کیون نہ ہوا اور جب کوئی غم ہوتا تو اناللہ ہی کہتے رہے - اب اگر کسی کا لڑکا مر جاوے تو برس برس تک روتے ہین اگر اللہ تعالے کشایش دیوے تو تعریف کرتے ہین مگر ذرا سختی آجاوے تو فوراً پھر جاتے ہین - ایک شخص کی یہان بیوی فوت ہوگئی وہ فوراً دہریہ ہوگیا انسان کو چاہئے کہ علاقہ خدا کے ساتھ ایسا رکھے کہ کبھی سختی آوے تو توڑنا نہ پڑے گویا کبھی نہین آئی + حضرت ایوب ع کتنے صابر تھے کہ خدا تعالے نے شیطان سے کہا کہ دیکھ میرا بندہ کتنا صابر ہے اس نے کہا کہ کیون نہو بکریان بہت ہین آرام سے کھاتا پیتا ہے - خدا نے فرمایا کہ مین نے تجھکو اس کی بکریون پر مسلّط کیا اس نے سب کو فنا کر دیا اور حضرت ایوب ع کے خادم نے خبر پہونچائی کہ تمہاری بکریان سب مر گئین آپنے فرمایا کہ تو یون کیون کہتا ہے کہ میری بکریان مر گئین وہ تو خدا کی تھین اس نے اپنی امانت واپس لے لی پھر شیطان سے خدا نے فرمایا کہ دیکھ میرا بندہ ایوب ع کیسا صابر ہے اس نے کہا کہ ہان اسکو یہ خیال ہے کہ اونٹ بہت سے ہین بکریان فنا ہوگئین تو کیا ہوگیا ان سے سب طرح کے کام چل سکتے ہین - خدا نے فرمایا کہ مین نے تجھکو اونٹون پر بھی مسلّط کیا پھر سب اونٹ فنا ہو گئے اور اسیطرح خادم نے خبر دی تو حضرت ایوب ع نے وہی کہا کہ میرے نہین تھے یہ تو خدا نے دیئے تھے اس نے واپس لے لئے پھر کیا افسوس ہے - پھر شیطان سے خدا نے فرمایا کہ دیکھا میرا بندہ کیسا صابر ہے اس نے کہا کہ اسکے دل مین تقویت ہے کہ گائیان بہتیری ہین ان سے سب کچھ حاصل ہو سکتا ہے آخر ان پر بھی اسی طرح شیطان کو مسلط کیا گیا - وہ بھی فنا ہو گئین اور حضرت ایوب ع نے صبر کیا - پھر خدا نے فرمایا تو شیطان نے جواب دیا کہ اسکے بارہ فرزند بہتیرے ہین دل مین جانتا ہے کہ کیا ہوا یہ جیتے ہین تو پھر بہت سا مال اکٹھا ہوجاوے گا خدا نے اسکے فرزندونکو بھی وفات دیدی - پھر شیطان نے کہا کہ خدایا اس کی تندرستی بہت ہے اسکو اس کی بدولت سب کچھ مل سکتا ہے آخر یہ ہوا کہ نہایت بیمار ہوگئے اور تندرستی بھی جاتی رہی - مگر صبر کیا اور پھر خدا نے شیطان سے کہا کہ دیکھا میرا بندہ کیسا صابر ہے - شیطان چپ سا ہوگیا مگر ان کی بیوی جو ہمیشہ کھانا پکایا کرتی تھی شیطان اسکو راستہ مین ملا اور ایک بڑھی کی شکل مین اس سے کہا کہ تیرا خاوند ایسا ہی ایسا ہے تو اس کی کیون خدمت کرتی ہے اس نے یہ بات حضرت ایوب ع سے کہی انہون نے کہا کہ وہ تو شیطان تھا تو نے اسکی بات کیون میرے پاس کہی مین اچھا ہوکر تجھکو سو بید مارونگا + پھر خدا کی رحمت ہوئی تو ایوب علیہ السلام کے پاس فرشتہ آیا اور اپنے پاؤن مار کر ایک چشمہ نکالا اس مین نہانے کیواسطے کہا حضرت ایوب ع اس مین نہا کر اچھے ہوگئے اور پھر بیوی کیطرف متوجہ ہوئے تو چونکہ آپنے قسم کھائی تھی اللہ تعالے نے سمجھایا کہ بیوی تمہاری بے قصور ہے صرف ایک جھاڑو بجائے سو بید کے اسکے بدن سے چھو دو تاکہ قسم جھوٹی نہو وے - اب دیکھو کہ کتنا صابر ہونا ان کا ثابت ہوا ان کا قصہ خدا تعالے نے قرآن شریف مین باوجودیکہ صدہا سال گذر گئے تھے نقل کیا ہے اور پھر اللہ تعالے فرماتا ہے کہ ولنبلونکم

بشیٔ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات الخ کبھی ہم تمکو نہایت فقر و فاقہ سے آزمائین گے اور کبھی تمہارے بچے مرجاوینگے - تو جو لوگ مومن ہین وہ کہتے ہین کہ یہ خدا کا ہی مال تھا ہم بھی تو اسی کے ہین - پس خدا تعالے فرماتا ہے کہ انہی لوگون نے جو صبر کرتے ہین میرے مطلب کو سمجھا ہے ان پر میری بڑی رحمتین ہین جنکا کوئی حد و حساب نہین تو دیکھو کہ یہ باتین ہین ان پر عمل کرنا چاہئے غریب آدمی کے ساتھ تکبر کے ساتھ پیش نہین آنا چاہئے +

کسر صلیب

مسمریزم ایک علم ہے جو کہ علم توجہ کی ایک شاخ ہے - ایک خاص قسم کی مشق سے ایک انسان کو بیہوش کر دیا جاتا ہے اور اس کی روح دوسری روحون سے ملاقات کرکے کچھ حالات دریافت کر سکتی ہے مگر یہ سب کچھ ایک حد تک ہوتا ہے اور اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اس علم کے ماہر حقیقی عالم غیب کے جاننے پر قادر ہو جاتے ہین - امریکہ مین اس علم کی ایک سوسائٹی ہے جہاں پر حضرت مسیح ع کی قبر اور موت کے اشتہارات روانہ کئے گئے تھے اس سوسائٹی نے اسپر اپنی رائے کا اظہار ایک خط کے ذریعہ سے کیا ہے جسے ہم ذیل مین درج کرتے ہین - اسوقت یہ ہمارا مقصود نہین ہے کہ ہم اس علم پر

...اسکی تاریخ مقرر ہوئی ہے + (۳) نیا مقدمہ جو کہ حکیم فضلدین صاحب کیطرف سے بنام مولوی کرم الدین صاحب زیر دفعہ ۴۱۱ تعزیرات ہند بجرم سرقہ کتاب نزول المسیح دائر کیا ہوا ہے جسکی اول تاریخ پیشی ۲۰ جولائی تھی اسمین ۲۳ صرف مستغیث کا بیان لیا گیا ہے - اور آیندہ ۱۳-۱۴ اگست تاریخ پیشی قرار دی گئی ہے +

بحث کریں کہ اس کے عامل کہانتک اپنے دعاوی مین راستی پر ہین صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ خدا کے وعدون کے موافق حضرت مسیح موعود اسلام کے انتشار روحانیت سے کس طرح زمین کا تختہ پلٹ دیا ہے اور دلون اور دماغون مین تغیر پیدا کر دیا ہے - اور آپ کی تائید مین کس طرح اہل زمین عیسویت کی تردید مین ہاتھ بٹا رہے ہین اور مسیح کو آسمان سے اتار کر زمین مین ایک میت دفن شدہ ثابت کیا جا رہا ہے - اس خط کا خلاصہ یہ ہے +

ڈیر سر

آپ کی چٹھی اور دوسرے کاغذات وصول ہوئے اس اپنی چیٹھی کے ساتھ ایک علیحدہ پیکٹ مین دو لی کے دو لکچر ارسال کرتا ہون جہانتک مین خیال کرتا ہون مسیح علیہ السلام کی نسبت جسقدر بیانات درج کاغذات ہین ہماری روحانی تعلیم کے لحاظ سے وہ بالکل ٹھیک ہین کسی دوسرے حلقہ مین ڈی ایل ٹو دی ڈیوٹ ٹال موگا سے مین پھر دریافت کرونگا - میرا خیال ہے کہ بعض اعلے درجہ کی روحون نے بھی ہمین بتلایا ہے کہ مسیح واقعہ صلیب سے ۱۲ سال بعد فوت ہوا ہے اور یہ بھی خبر دی ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد ایک پیتل کی تختی ملیگی جو کہ اسوقت ریت مین دبی ہوئی ہے جس پر مسیح کی موت کے متعلق تمام ضروری باتین پائی جاوینگی +

.... روحون کی ہدایت کے مطابق ہم عنقریب پہاڑون مین جانے والے ہین جہان ہمین عمدہ ہوا عمدہ پانی ملیگا عالم ارواح نے ہمین بتلایا ہے کہ وہ ہم مین ہو کر لکچر دیوینگے گیت گاوینگے اور ہر ایک باجے کو بجا دینگے - اور ہمارے دو گروہ ہر ایک قسم کے بیمارونکو شفا بخشینگے اور ہمین ایسے ذرائع ملینگے کہ جن کے وسیلہ سے ہم سچے روحانی کامون کی اشاعت کر سکین

بالکل وہ لٹریچر ہوگی جو کہ عالم ارواح سے ہمین بتلائی جاویگی اور ہمین سب سے اعلے وہ مقام دیا جاویگا جو کہ ثانی عالم کو دیا جا سکتا ہے +

مین ۲۰ سال تک پادری کا کام کرتا رہا ہون نیز اتفاقیہ اس کام مین ایک خصوصیت سے یقین دلانے والے ذریعہ سے راہ نمائی کیا گیا کہ مین اس کی حقیقت سے انکار کر ہی نہ سکا - مجھے اس علم کے خطرات کا بھی علم ہے +

روحین بتلاتی ہین کہ ایک نیک روح کی جگہ بد یا وحشی روحین ہوا کرتی ہین اور اس لئے جو شخص صرف نیکی اور روحون کی تعلیم چاہتا ہے اس کو چاہیئے کہ حرف بحرف انکی ہدایتون پر عمل کرے +

ہمین سوائے مرغی کے چوزون اور مچھلی کے کسی اور شئے کے کھانے کی اجازت نہین ہے - ہمین اپنے جسمون کو پاک صاف رکھنا پڑتا ہے اور جو جسم تمباکو - شراب یا مارفیا سے آلودہ ہوا اعلے درجہ کی روحون کی اس سے ملاقات نہین ہوتی میرے نزدیک یہ ایک عظیم الشان اور پاکیزہ کام ہے +

ہمین بہت خوشی ہوگی اگر آپ اپنے کام اور تجارب کی نسبت زیادہ اطلاع دیوینگے اور اگر آپ لکھین گے تو ہم بھی آپ کو جواب دیوینگے +

راقم ڈی ٹی براؤنٹ از سبن سٹی کولو

۱۲ - مئی سنہ ۱۹۰۳ء

نیوگ اور طلاق پر قطعی اور فیصلہ کن بحث

سلسلہ کیلئے دیکھو البدر نمبر ۲۶ مطبوعہ ۱۰ جولائی صفحہ ۲۰۶

---

(۴) ایک مجلس جس مین آریہ اور مسلمان مساوی التعداد ہون اور جسکا ایک سکرٹری مسلمان ہو اور دوسرا آریہ قائم کیجائے - دونون سکرٹریون کے پاس اپنی اپنی قوم کے اصحاب جواب لکھکر روانہ کر دین پھر وہ جماعت قومی اپنی قوم کے تمام جوابات مین سے منتخب کر کے جو بہترین جواب انہین نظر آوین انکو انہین اخبارون مین شایع کرا دین (۵) پھر اسکے بعد یہ تمام کارروائی ایک مستند کتاب کی صورت مین چھاپ کر شائع کر دیجاوے (۶) اہل لاہور کے فائدہ کے لئے اسقدر کیا جاوے کہ اس کتاب کے شائع ہونے سے پہلے چند منتخب مضامین دونو فریق ایک ایسی جگہ پر عام جلسہ کر کے سنا دیوین - جو دونون کے لئے مشترک ہو - غرض یہ تجویز پیش کی گئی تھی اور ہم ان آریہ صاحبان کی حق جوئی کے خیال کے اظہار کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ انہون نے مہربانی سے ان تجاویز کو تسلیم کر کے لکھا ہے - کہ شرائط کی ہمارے نزدیک تو کوئی ضرورت نہین لیکن اگر آپ (یعنے ہم مسلمان) ان پر مصر ہون تو ہم کو ان شرائط کے ماننے مین کوئی عذر نہین چنانچہ ہمارے طرف سے کل ایک چٹھی آریہ سماج کیخدمت مین بھیجی گئی ہے کہ ہم شرائط کا قرار پانا ضروری سمجھتے ہین اور یہ شرائط سیدھی سادی اور صاف اور قابل عمل ہین اور ان مین کوئی بات ایسی نہین جو رد کرنے کے لائق ہو +

آریہ صاحبان نے اپنی چٹھی مین ہم اہل اسلام سے نیوگ پر اعتراضات کا مطالبہ فرما کر اس سلسلہ کو شروع کر دیا ہے اور نیز اپنے اشتہار ۱۳ مئی سنہ ۱۹۰۳ء مین ہمین اس بحث کے لئے پھر مدعو کیا ہے مگر چونکہ ہم مذکورہ بالا طریق کی بحث کو امن کے ساتھ فیصلہ کن سمجھتے ہین اور فریقین نے اسکو تسلیم کر لیا ہے لہذا بغرض احقاق حق حامیان اسلام کیخدمت مین باادب عرض کرتے ہین کہ وید مقدس اور ستیارتھ پرکاش کی بناء پر مسئلہ نیوگ پر جو جو اعتراض اور جرح انکے خیال مین عائد ہوتی ہے ایک مہینے کے اندر اندر خوشخط سلیس اور مہذب زبان مین لکھکر اس انجمن کے جنرل سکرٹری منشی تاج الدین صاحب احمدی ساکن کوچہ کوٹھیداران لاہور کیخدمت مین ارسال کر دین ان اعتراضات مین سے انتخاب کر کے ایک فہرست مرتب کر کے آریہ صاحبان کیخدمت مین ارسال کی جائے گی اور آگاہی عام کے لئے شایع بھی کر دی جاویگی

اسی طرح ہم آریہ صاحبان سے التماس کرتے ہین کہ وہ بھی اپنی قوم مین اشتہار کے ذریعہ سے مسئلہ طلاق پر ان اعتراضات کو جمع کرین جو قرآن کریم کی بناء پر ہون - حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم اس حد تک شامل کر لین کہ جہان تک قرآن کریم کے معارض نہ ہون +

ہم امید کرتے ہین کہ یہ طریق فیصلہ دونون قومون کے عظیم الشان قومی مسائل کا ایک قطعی اور قومی فیصلہ ہوگا اور فریقین نہایت یک دلی اور حق جوئی سے ایک دوسرے کی باتون پر غور کرینگے - والسلام علی من اتبع الہدی +

مورخہ ۱۳ - مئی سنہ ۱۹۰۳ء + خاکسار معراج الدین عمر احمدی

جائینٹ سکرٹری انجمن فرقانیہ لاہور

ایضاً

نمبر ۲

حقیقت مین یہ بہت مبارک زمانہ کہا جا سکتا ہے کہ جس مین دو عظیم الشان قومون دو ایک دوسرے کی اعضاء ہین کے درمیان ان مسئلون مین تحقیقات کا عمدہ ذریعہ کھل گیا ہے - اختلاف مسائل ہمارے

ملک کی بدبختی کا سبب ہے اور لوگون مین تعصب اور ضد کی ناپاک آلائشون نے دلون پر اسقدر احاطہ کیا ہوا ہے کہ اپنی کمزور سے کمزور اور نامعقول سے نامعقول باتون کی طرفداری کرنا فرض اور دوسرے کی مضبوط اور سچی اور معقول بات کیطرف غور تو کیا آنکھ اٹھا کر دیکھنا اور چھونا تک بھی برا سمجھا جاتا ہے - ہر طرح کی نفرت اور تہمتیا آمیز غلط بیانیون سے سچائی اور معقولیت کے سر پر خاک ڈالنے کی کوشش کیجاتی ہے جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ملک مین نفاق زیادہ پھیلتا جاتا ہے اور ملک کی بدبختی کو فتح نصیب ہوتی جاتی ہے اور یہ ایک سچی بات ہے - کہ اگر ہندوستان کو بھلے دن دیکھنا نصیب ہین تو قومین نہایت نیک نیتی سے نفاق اور ضد اور تعصب اور قومی نفرت کے مکروہ لباس کو تن سے اُتار کر ایک دوسرے کی باتون کو توجہ سے دیکھین گی اور ان پر سچے دل سے غور کرین گی اور جس بات مین صداقت اور معقولیت اور اعتدال اور قابلیت عمل اور توافق فطرت بڑھے ہوئے ثابت ہون اسکو اختیار کرنے مین تمام موانع ذات و گوت و مذہب و ملت کو سچی جرأت سے دفع کردینگی + اور اپنی کمزور اور نامعقول بات کو بلا تامل ترک کردینگی یہی وہ بات ہے جس سے سچے طور پر ملکی نااتفاقی دور ہو سکتی ہے +

ایسی تحقیقات کے وقت یہ ضروری بات ہے کہ دوسرے فریق پر وہ اعتراض پیش کئے جاوین جو اپنے پر وارد نہوتے ہون اور ان مسائل پر اعتراض ہو جو دوسرے کے مذہب اور مسلمات پر عائد ہوتے ہون کیونکہ جس بات کو ایک فریق خود ہی نہین مانتا - اور وہ اسکا اپنا مذہب ہی نہین تو اسکے متعلق اس پر اعتراض کرنا سوائے اسکے کہ معترض کی نادانی اور حماقت ثابت کرے اور کیا ہو سکتا ہے - مثلاً جیسے ہم آریہ صاحبان پر مورتی پوجن کا اعتراض کرین تو چونکہ خود آریہ سماج کا یہ مذہب ہی نہین تو ہمارا ان پر اعتراض کرنا ہماری نادانی اور حماقت کا ثبوت ہوگا - اسی طرح آریہ صاحبان کا ہم پر یہ اعتراض کرنا کہ زید حضرت سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلعم کا بیٹا بنایا گیا ہے تو نیوگ کی اولاد کو اس عورت کے خاوند کی اولاد کہنے مین کیا اعتراض ہے حالانکہ فقط اسلام ہی ایک مذہب ہے جس نے کامل فطرتی اعتدال کو قائم کیا ہے اور ہر ایک ناحق اور خلاف واقعہ نسبت اور بات کو بیخ و بنیاد سے اکھاڑ دیا ہے - متبنّی بنانے سے بھی چونکہ غلط منسوبات کی اشاعت اور سچے حق دارون کی حق تلفی واقع ہوتی تھی اس لئے اسلام نے جہالت کی رسم کا قلع قمع کردیا اور صاف لفظون مین حکم دیا ہے وما جعل ادعیاءکم ابناءکم ذالکم قولکم بافواہکم واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل ؕ ادعوھم لاباءھم ھو اقسط عند اللہ احزاب ۱ یعنے جنکو تم منہ سے بیٹا کہتے ہو ہم نے انکو تمہارا بیٹا نہین بنایا - یہ تمہارے منہ کی باتین ہین اور اللہ اس بات کو کہتا ہے جو حق اور واقعی ہے اور اس راہ کی ہدایت کرتا ہے جو سچی ہے انکو ان کے حقیقی باپون کے نام پر پکارا کرو - یہی بات اللہ تعالےٰ کے نزدیک انصاف اور سچ ہے + پھر ماسوا اسکے متبنّی کا لفظ قرآن مین موجود نہین - پھر بھی یہ کہنا کہ اسلام مین متبنّی جائز ہے یہ سراسر دل آزار حملہ نہین تو اور کیا ہے اسی طرح یہ آیت پیش کرکے وان اردتم استبدال زوج مکان زوج واتیتم احدٰھن قنطارًا فلا تاخذوا منہ شیئًا یعنے ان باتون کے بعد اگر تمہارا ارادہ اسی بات پر قائم ہو جاوے کہ اس بیوی کو طلاق دیکر کسی دوسری عورت سے نکاح کرلو تو جس بیوی کو تم طلاق دینا چاہو اس کو گو تم نے بہت سا خزانہ بھی دیا ہوتا ہم اس سے کچھ واپس نہ لو) یہ اعتراض کرنا کہ مسلمان ایک دوسرے کی بیوی کو آپس مین تبادلہ کر سکتے ہین صریح غلط ہے کیونکہ آیت قرآنی کے سیاق و سباق لفظ استبدال کے صاف طور پر یہی معنے ہین کہ ایک بیوی کو طلاق دیکر مستقل طور پر جدا کردینا اور اس کی بجائے کسی اور عورت سے جو کسی کی بیوی نہ ہو نکاح کرلینا ظاہر ہے جو عورت کسی کی بیوی ہے اسکے ساتھ کوئی مرد نکاح نہین کر سکتا - آپس مین بیویون کا بدل لینا لفظ استبدال سے صراحتًا یا کنایتًا ہرگز مراد نہین اور جب ہم باواز بلند اس بات کو بیان کر رہے ہین کہ ایسی بات ہم مین حرام ہے - اور ہمارے معتقدات اور مسلمات کے بالکل مخالف ہے - اس لئے اصول حق جوئی کے رو سے یہ اعتراض پیش کرنا عقلمندی سے بعید ہے +

پھر اسی طرح ایک اور اعتراض ہے کہ بموجب آیت وربائبکم التی فی حجورکم من نساءکم التی دخلتم بھن فان لم تکونوا دخلتم بھن فلا جناح علیکم (یعنے تمہاری ان بیویون کی گیلڑ (یعنی پچھلگ) لڑکیان جن بیویون کے ساتھ تم صحبت داری کرچکے ہو - تم پر حرام ہین اور اگر تم نے بیویون سے ابھی صحبت داری نہین کی تو ان کی گیلڑ لڑکیون سے تم نکاح کر سکتے ہو) یہان پر صاف لفظ ربائب ہے جسکے معنے ان لڑکیون کے ہین جو کسی عورت کے پہلے خاوند کے نطفہ سے ہون - اب اللہ تعالےٰ نے صاف حکم کے ذریعہ سے ایسی لڑکیون کو ان مردون پر حرام کردیا ہے جنکے ساتھ ان کی ماؤن کا نکاح لفظی اور عملی طور پر واقعہ ہو کر مکمل ہو چکا ہو - لیکن جس عورت کے ساتھ ابھی عملی طور پر نکاح ہی نہین ہوا تو اس کی لڑکی سے نکاح کرنا کیونکر قابل اعتراض ٹھہر سکتا ہے - رہا یہ امر کہ نکاح بدون عملی حالت کے صرف لفظی طور پر مکمل ہوتا ہے کہ نہین تو اسکے متعلق یہ عرض ہے کہ جس قرآن کریم نے اس نکاح کی تعلیم کی ہے وہی اس بات کو صراحت سے قرار دیتا ہے کہ صحبت داری سے پہلے پہلے نکاح کامل نہین ہوتا - چنانچہ سورہ احزاب مین ہی صاف فرمایا ہے کہ لفظی نکاح ہو جانے کے بعد جن عورتون کو بغیر صحبت داری طلاق دیدیا جاوے تو وہ مہر کی حقدار نہین ہو سکتین لیکن اگر مہربانی سے کچھ دیدیا جاوے تو مضایقہ نہین اور نہ ہی انکے لئے عدت .... ہوتی ہے اور یہ بات معقول بھی ہے کیونکہ یہ مسلم بات ہے کہ معاہدات بلا عملدرآمد معاہدین ناقص اور کالعدم ہوتے ہین +

ماسوا اسکے ہمارے معتقدات اور مسلمات مین یہ باتین ہرگز نہین تو ایسی صورت اور ایسی حالت مین اس قسم کے اعتراضونکو ہمارے سرون پر تھوپنا سلامتی عقل اور آداب حق جوئی سے دور ہے اور یہہ گمان ہو سکتا ہے کہ یہ اعتراضات صرف مسلمانون کا دل دکھانے کے لئے از خود اختراع کرکے پیش کئے گئے ہین ایسی جھوٹی تہمتون سے بجائے فائدہ کے نقصان اور بجائے صلح کے نفاق اور اختلاف زیادہ ہوتا ہے +

اس تحقیقات کی علت غائی یہ ہونی چاہیئے کہ امر حق کھل جائے اور خدا کا جلال ظاہر ہو اور تمام قومین حق پرست ہو جائین اور صلح اور اتفاق اور اخوت کا رابطہ ایسے مستحکم طور پر قائم ہو جاوے کہ ایک دوسرے سے سچی محبت کرنے لگ جائین اور ٹھنڈے دل سے اس کی باتون کو سن کر غور کرین اسلئے ضروری ہے - کہ خلاف واقعہ اور غیر مسلمہ باتون کو کوئی فریق پیش نہ کرے تاکہ ملک مین بہبودی بڑھے اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو +

یہ تحریری بحث جسکے لئے آریہ سماج کیطرف سے ۱۳ - مئی سنہ ۱۹۰۳ کے جلسہ آریہ سماج مین اعلان کردیا گیا تھا کہ وہ ہم سے ایسے مباحثہ کو منظور کرتے ہین

کہ جس مین کوئی فردی اور شخصی مباحثہ نہین بلکہ یہ ساری کی ساری آریہ قوم کیطرف سے ہے اس لئے قوم کے تمام افراد کو پورے طور پر اطلاع اور گنجایش اور آزادی ہونی ضروری ہے کہ اس مباحثہ مین اپنی طرف سے پورا زور لگائین اور جن جن کو ہمارے مسئلہ طلاق پر کوئی کسی طرح کا اعتراض ہے وہ سب آریہ سماج جمع کرے تاکہ پھر کوئی بات باقی نہ رہ جائے +

ہماری طرف سے تو ایک اشتہار اس سے پہلے نیوگ کے متعلق نکل چکا ہے - لیکن ابھی تک آریہ سماج کیطرف سے کوئی اشتہار اس مضمون کا نہین نکلا کہ جس مین انہون نے اپنی قوم کے اصحاب کو طلاق پر اعتراضات لکھنے کے لئے درخواست کی ہو - چونکہ یہ پبلک معاملہ ہے اسلئے ہر بات پبلک ہونی چاہیئے لہذا بعد انتظار ہم آریہ بھائیون سے درخواست کرتے ہین کہ وہ بھی اپنی قوم سے مسئلہ طلاق پر اعتراضات جمع کرنے کا جلد انتظام فرمائین + والسلام علےٰ من اتبع الہدےٰ + (باقی آیندہ)

۱۷ - مئی سنہ ۱۹۰۳ء خاکسار معراج الدین عمر احمدی جائنٹ سکرٹری

مسیحی تعصب

احمدی جماعت کے ایک مخلص ممبر میان غلام محمد صاحب جو کہ امریکن مشن ضلع گورداسپور کے مدرسہ مقام دھاریوال مین عرصہ ۸ سال سے مدرس تھے اور اپنی خدمات کو بڑی دیانت داری سے بجالاتے تھے صرف اسلئے مدرسہ کی ملازمت سے موقوف کر دئے گئے ہین کہ وہ مرزا صاحب مسیح موعود ؑ کے مرید ہین اس سے پیشتر اسی طرح ایک مدرس صاحب مسمی منشی سکندر علی جو کہ امین پور کے مدرسہ مین متعین تھے اس وجہ سے موقوف کئے گئے کہ وہ حضرت مسیح موعود ؑ سے ملنے والے ہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ انکو ملازمت سے برطرف کرنے سے پیشتر بعض مشنریون کیطرف سے متواتر اس قسم کی ہدایتین ہوتی رہی ہین کہ وہ حضرت مرزا صاحب سے اپنے تعلقات بیعت قطع کرلین مگر یہ راسخ الایمان اصحاب مشنریون کے بہکانے مین نہین آئے آخرکار مشن نے انکو یہ دھمکی دی کہ تم کو ملازمت سے برطرف کیا جاویگا مگر جب اس کی بھی ہر دو اصحاب نے پرواہ نکی تو آخرکار انکو واقعی طور پر علیحدہ کر دیا گیا اور میان غلام محمد صاحب کو جو سرٹیفکیٹ دیا گیا ہے اس مین ان کی ہشت سالہ حسن خدمات کا اعتراف کرکے علیحدگی کیوجہ صرف یہی لکھی گئی ہے کہ یہ شخص چونکہ مرزا صاحب کا مرید ہے اس لئے اسے علیحدہ کیا جاتا ہے چنانچہ اس انگریزی سرٹیفکیٹ کا ترجمہ یہ ہے +

”منشی غلام محمد ۸ سال تک ہماری ملازمت مین رہا ہے اور اپنے کام کو عمدہ طور سے بجالاتا رہا ہے ہم اسے صرف اسلئے ڈسمس کرتے ہین کہ وہ قادیانی فرقے سے ملگیا ہے +“

یہ اس مسیحی تعلیم کا عملی نمونہ ہے جو کہ پادری لوگ گرجون اور بازارون مین سنا سنا کر لوگون کو مسیحیت کیطرف بلاتے ہین ایسی کارروائی سے سوائے اسکے اور کیا نتیجہ نکل سکتا ہے کہ آج کل کے مشنریون کی حالت گندم نمائی اور جو فروشی کی ہے اور اس واقعہ سے انہون نے خود اس امر کی شہادت دیدی ہے کہ اسوقت اگر مسیحی مذہب کا کوئی خطرناک دشمن ہو سکتا ہے کہ جس نے اس عیسویت کو پاش پاش کر دیا ہے تو وہ صرف احمدی مشن ہے جسکا پودا خدائے قدوس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے ورنہ کوئی بتلائے کہ میان غلام محمد اور سکندر علی مین کونسی ایسی بات تھی کہ جس کی وجہ ان کا مدرسہ مین رہنا عیسائی اصحاب کی آنکھون مین کھٹکتا تھا - شعائر اسلامی کی پابندی جیسے یہ دونون اصحاب کرتے ویسے ہی دوسرے مسلمان مدرس بھی مشن کے دوسرے مدرسون مین کرتے ہین اور خود مدرسہ دھاریوال مین مسلمان مدرس موجود ہین مشن کے مدرسون مین ہندو بھی ہوتے ہین سکھ بھی ہوتے ہین پھر جائے تعجب ہے کہ اگر مسیحی تعصب کا نشانہ مذہبی حیثیت سے اگر ہوئے تو صرف احمدی ممبر ہی ہوئے کیا اس واقعہ سے ہم یہ نہین سمجھ سکتے کہ مشنری لوگون کے دلون مین یہ بات جمی ہوئی ہے کہ مرزا صاحب کے مریدون کے سوا دیگر جسقدر مذاہب کے لوگ ہین وہ اگرچہ برائے نام تو غیر مذاہب کے پابند اپنے آپ کو بتلاتے ہین مگر دراصل وہ اندرونی طور پر جان و دل سے عیسائی ہین اگر عیسائی نہین تو کم از کم مسیحیت کے حامی تو ضرور ہین - مسیحی مذہب کی روح رواں اور کل دارمدار صرف اسی بات پر ہے کہ مسیح آسمان پر زندہ موجود ہے اور جسقدر اہل اسلام یہ عقیدہ رکھتے ہین - عیسائی مشنری کسی طرح بھی ان کو اپنے مذہب سے جدا نہین خیال کرتے کیونکہ وہ جانتے ہین کہ نبی کریم آخر الزمان کے مقابلہ مین اس عقیدے والے اہل اسلام کے دلون مین مسیح کی عظمت زیادہ بیٹھی ہوئی ہے اور مسیح کی نسبت یہ لوگ وہ وہ صفات تجویز کرتے ہین کہ جن کی خصوصیت سوائے ذات باری تعالےٰ کے اور کسی نبی مین ہو ہی نہین سکتی - پس جس صورت مین بجز احمدی فرقہ کے دیگر اہل اسلام کے بارے مین مشنری صاحبان کو تسلی ہے کہ وہ ہمارے مذہب کے کھلے کھلے حامی اور مددگار ہین تو پھر ان کی طرف سے کسی مذہبی عناد اور بغض کی انکو کیا ضرورت ہے اور سب سے زیادہ بڑھکر قابل افسوس یہ امر ہے کہ یہ مشنری لوگ اپنی گورنمنٹ کے مذاق کو بھی نہین سمجھتے گورنمنٹ نے انتظام سلطنت مین مذہبی تعصب کو کوئی دخل نہین دیا ہے ہر ایک مذہب کو آزادی دی ہے مگر یہ ایسے نادان ہین کہ اپنی اس قسم کی کارروائیون سے اپنی اس مذہبی تعلیم کو جسے گلا پھاڑ پھاڑ کر بازارون مین سناتے ہین ملیامیٹ کر رہے ہین اگر مشنریون کو خدا کی ذات پر کچھ بھی توکل اور بھروسا ہوتا اور وہ اپنے مذہب کو حقانی مذہب خیال کرتے تو پھر ان کو اس بات سے کیا ڈر تھا کہ ایک شخص وفات مسیح کا قائل انکے مدرسہ مین موجود ہو - زیادہ تر افسوس ان کور چشم یہود صفت اہل اسلام پر بھی ہے جو بار بار سوال کیا کرتے ہین کہ آجتک مرزا صاحب نے کیا کیا اب وہ دیکھین کہ یہ الٰہی ہیبت اور رعب اور دلونکو دھڑکا جو کہ مسیحی مشن والونکو حضرت مرزا صاحب کے مریدون کیطرف سے لگا ہے یہ کس کی کارروائی ہے - پرانی کہانیون مین ہم سنا کرتے تھے کہ فلان دیو کی جان ایک طوطے مین تھی جو فلان فلان پہاڑ کی فلان غار مین ایک کنوئین مین ایک پنجرے کے اندر لٹکتا ہے اسی طرح عیسائی مذہب کی جان صرف مسئلہ وفات مسیح مین تھی جسے شد و مد سے حضرت مسیح موعود نے پیش کرکے عیسویت کی عمارت کو گرانا چاہا ہے بلکہ یون کہو کہ گرا دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اگر ایک مشنری کو معلوم ہو جاوے کہ فلان احمدی سامنے سے آرہا ہے تو وہ کوشش کرتا ہے کہ راستہ بدل کر اور طرف سے نکل جاوے اور نوبت مقابلہ کی نہ آوے اور حق کے اس رعب اور جلال نے امریکن مشن والونکو مجبور کیا کہ وہ احمدی احباب کو مدرسہ سے الگ کر دیوین تاکہ باطل کی تاریکی جو کہ وہ نادان بچون کے دلون مین پیدا کرتے ہین حق کے نور سے جاتی نہ رہے بہرحال یہ ایک بڑی قابل شرم اور مکروہ حرکت ہے جو امریکن مشن کیطرف سے صادر ہوئی ہے +

طبی نوٹ

بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۷ مطبوعہ ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۰۷

اسی طرح جب مین اس کی مشق کر رہا تھا ایک شخص میرے پاس جلاب کی گولیان لینے آیا مین نے اسے دو تین گولیان دین جس سے تین چار اسہال اسکو آجاوین اس نے کہا کہ اس سے چھ سات اسہال آجاوینگے تب مین نے اس کی یہ خواہش دیکھکر اس سے وہ گولیان لین اور ان پر دم کیا کہ ان کی قوت تاثیر بڑھ جاوے اور اسے واپس دیدین جب اس سے پھر پوچھا تو اس نے کہا کہ برابر سات اسہال مجھے آئے ہین +

اس علم کے اور مشاقون نے اسپر جسقدر کتب لکھی ہین انہون نے تو یہ امر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ گویا اس علم کے ذریعہ سے خدائی کی کل ہاتھ مین آجاتی ہے اور اسکا عامل اپنی ذات مین ایک قادر مطلق ہستی ہوتا ہے مگر یہ بات غلط ہے صرف ایک حد کے اندر اندر اسکا عمل کام کرتا ہے اور جیسے ایک طبیب کو اپنے علاج مین ناکامی ہوجاتی ہے اسی طرح اس کے عامل کو بھی ہوتی ہے ابھی چند ماہ کی بات ہے کہ ایک صاحب ریاست پٹیالہ سے ایک ہمارے بھائی کا علاج بذریعہ توجہ کرنے کیلئے آئے تھے اور ایک ماہ تک کوشش کرتے رہے مگر تاہم کامیابی نہ ہوئی - پنڈت انبا پرشاد صاحب جنہون نے اس علم پر کتابین لکھی ہین اور بہت سی لافین ماری ہین کہ ہر ایک شے کو اس سے انسان تسخیر کر سکتا ہے حالانکہ جب ان کی گرفتاری کے واسطے پولیس آئی تو کسی کو تسخیر نہ کر سکے اور بھاگے بھاگے پھرتے رہے - غرضیکہ اصل قوت - تصرف اور طاقت ہر ایک قسم کی اللہ تعالےٰ ہی کی ذات کو ہے اور دنیا مین جسقدر علوم ہین وہ اسی کے پیدا کئے ہین اور اسی کے اذن سے ایک حد تک ان کے اندر تاثیرات ہین - یہ مین نے اس لئے لکھا ہے کہ ہمارے احباب کہین ان باتون کو پڑھکر کسی مغالطہ مین نہ پڑ جاوین صرف ایک علم کی واقفیت کی نیت سے اسے پڑھین +

علم توجہ کے ذریعہ سے بیمارونکو اچھا کرنے کے بہت طریق ہین بعضے تو اپنے خیال سے چارون اخلاط بن کر مریض مین داخل ہوجاتے ہین - اور بعضے محض شفا بن کر خون مین نفوذ کرتے ہین بعضے مریض کی روح کو اپنی روح کے ساتھ یکرنگ کرکے کمال دلسوزی سے دعا کرتے ہین اور ہمارے نزدیک یہ طریق دعا والا بہت عمدہ ہے - بعضے دستار یا رومال یا چادر کے کونے سے کمال رجوع سے مریض کے مرض کو زمین پر جھاڑتے ہین - بعض مرض کی جگہ پر مریض کا ہاتھ دھرواتے ہین اور تھوڑی تھوڑی دیر بعد ہٹواتے ہین - بعض اپنا ہاتھ مریض کے سر سینہ یا قلب یا معدہ وغیرہ مقام پر دھرتے ہین اور بعض بزرگ اپنے مریضون کو چپ و راست بٹھا کر آپ قبلہ رو تسبیح ہاتھ مین لیکر وظیفہ کے بہانے خاموش بیٹھ جاتے ہین - بڑے بڑے سخت امراض کو دور کرتے ہین - غرضیکہ اصول ان سب باتونکا ایک ہی ہے اگرچہ صورت مین اختلاف ہے +

اس امر کا بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ انسان کے اندر وہ کیا شے ہے جو توجہ کا عمل کرتے وقت عامل کے اندر سے نکلکر معمول کے اندر داخل ہوتا اور اسے شفا دیتا ہے اور خواہ مریض موجود ہو یا نہ موجود ہو یہ برابر اس تک پہونچ جاتا ہے - یہ اصل مین ایک نور ہے جو ہر ایک انسان کے اندر خدا تعالےٰ نے پیدا کیا ہے اور دنیا کے ہزارون کام اس سے تعلق رکھتے ہین اسی کے ذریعہ سے انسان ایک دوسرے انسان سے نسبت اور محبت پیدا کرلیتا ہے اور اس سے بغض و عداوت بھی پیدا ہوجاتی ہے اور انسان کی اصلاح روحانی و جسمانی کا باعث یہی [illegible] ہوتا ہے - انسان کے ارادہ اور نیت کے تابع یہ ہوتا ہے اور جہان جہان وہ اسے پہونچائے وہ پہونچتا ہے اسکا فیضان عالم غیب سے ہر وقت انسان پر ہوتا رہتا ہے اور ہر وقت جسم انسان مین داخل اور خارج ہوتا ہے +

سانس - منہ - ناک اور آنکھ سے یہ زیادہ خارج ہوتا ہے اور سر اور چہرہ اور منہ مین زیادہ جمع رہتا ہے اس لئے مریض کو ٹکٹکی باندھکر دیکھنے اور دم کرنے سے شفا ہوتی ہے +

اگر تم سمجھنا چاہو تو اس کی آسان ترکیب یہ ہے کہ تم کسی اپنے دوست کو کہو کہ وہ اپنے ہاتھ کی انگلیان ذرا خم کئے ہوئے کچھ فاصلہ پر تمہارے جسم سے رکھے اور پیشانی سے چہرہ کی ٹھوڑی تک آہستہ آہستہ لاوے تو تمکو پیشانی اور چہرہ مین ایک حرارت اور گدگدی سی معلوم ہوگی - یہی وہ نور ہے - جس نے حرارت اور گدگدی کو پیدا کر دیا ہے اور یہی مریض کو اثر کرتا ہے اور انسان کی نیت اور ارادہ کے تابع ہوکر بیماری کی جگہ - پانی اور اور چیزون میں جمع ہوجاتا ہے اور جیسے آگ لوہے مین تاثیر کرتی ہے اور لوہے کو آگ کیطرح بالکل سرخ کر دیتی ہے ویسے ہی یہ نور بھی دل - بدن اور حواس خمسہ مین تاثیر کرتا ہے +

اکثر لوگ اضطراب مین ہونگے کہ توجہ کی عام ترکیب کیا ہے مگر یاد رہے کہ جسقدر لوگ اس فن کے کامل اور واقف کار گذرے ہین یا جن جن لوگون نے اسپر کتابین لکھی ہین اون سب کا یہ مشورہ رہا ہے کہ بہت سی تاکید اور شرائط کی تفہیم کے بعد انہون نے اسکا عمل بتلایا ہے تاکہ کوئی طالب بجائے نفع کے اس سے نقصان نہ اٹھاوے اور بجائے اس کی ہدایت کے یہ علم اس کی ہلاکت کا موجب نہ ہو - مقبولان خدا اور اولیاء اللہ نے اس علم کو ایجاد کیا ہے اور خدا کے پاک بندون نے اللہ کی رضامندی کے واسطے اسے جاری کیا ہے - اس لئے اس میدان مین نہایت ادب اور پرہیزگاری اور صلاحیت سے قدم رکھنا چاہیئے

جیسے یہ نور خود پاک ہے ویسے ہی اپنے عامل کی پاکیزگی سے ترقی کرتا ہے اور شفا بخشتا ہے - اس لئے اس علم کے جاننے والے کو چاہیئے کہ وہ ہر ایک قسم کے ظلم زیادتی جھوٹ فریب - شرک - فسق و فجور سے بچے مصیبت زدون کے دکھ درد مین شریک رہے - اور تحصیل دنیا کی نیت سے اسے نہ اختیار کرے + سچ بولنے اور صاف رہنے کی عادت کرے ان باتون سے اس علم کا عامل ترقی کرتا ہے اور اسکے اخلاق حسنہ کا اثر مریض پر پڑتا ہے - نیز جس مریض پر توجہ کیجاوے اسے بھی ان تمام باتونکی تاکید کر دیجاوے - جب اسکا عامل بدی کا مرتکب ہوتا ہے یا برے اخلاق اور ردی عادات اختیار کرتا ہے تو یہ نور بھی میلا اور گندہ ہوجاتا ہے اور بجائے شفا کے نقصان دیتا ہے اور مریض کے اخلاق کو بگاڑتا ہے - تجربہ ہوا ہے کہ اگر عرصہ دراز تک مریض کی تندرستی کی نیت سے توجہ کی گئی تو اس سے مریض صالح اور پرہیزگار بن جاتا ہے - میرے ملنے والون سے ایک شخص فاسق فاجر شرابخوار رہتا اس نے ایک دفعہ چاہا کہ اس عمل کی ترکیب مجھ سے سیکھے مین نے اسے نصیحت کی کہ وہ ان اعمال بد سے توبہ کرے اور زیادہ عرصہ تک پرہیز رکھے - (باقی آئندہ)

خدا کے پاک ہاتھون کی بنائی ہوئی احمدی جماعت مین داخل ہونیوالون کی فہرست

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۱۰۶۷	اہلیہ نعمت خان وڈیری	چھاؤنی پشاور	
۱۰۶۸	سید نادر علی شاہ صاحب نمبردار	چھچھی	گورداسپور
۱۰۶۹	سید رفیق الدین صاحب		کٹک
۱۰۷۰	سید میر نظام الدین صاحب	"	"
۱۰۷۱	سید رئیس الدین صاحب	"	"
۱۰۷۲	چراغ دین صاحب ولد قاضی نبی بخش	ہیسدن	جھنگ
۱۰۷۳	والدہ احمد دین	پنڈی چری	منٹگمری
۱۰۷۴	فتح بی بی ہمشیرہ احمد دین	"	"
۱۰۷۵	مسماۃ روشنائی دختر احمد دین	"	"
۱۰۷۶	کرم بھری " "	"	"
۱۰۷۷	اہلیہ احمد دین	"	"
۱۰۷۸	روشن دین	"	"
۱۰۷۹	حسین بخش جمعدار ریکوکاٹین	صدر بازار	میانمیر
۱۰۸۰	نظام الدین	دہریکوٹ زنادہ	گورداسپور
۱۰۸۱	عبداللہ خان لکڑی فروش	صدر بازار	سیالکوٹ
۱۰۸۲	شیخ عبدل	الہ آباد	الہ آباد
۱۰۸۳	زوجہ شیخ عبدل	"	"
۱۰۸۴	نبی بخش ولد نور محمد محلہ ٹبہ معماران	سیالکوٹ	سیالکوٹ
۱۰۸۵	محمد یسین ولد محمد یمین	پنڈی چری	منٹگمری
۱۰۸۶	محمد یمین	"	"
۱۰۸۷	زوجہ محمد یمین	"	"
۱۰۸۸	مسماۃ اللہ بخشائی دختر محمد یمین	"	"
۱۰۸۹	چوہدری بوٹے خان دفعدار	نتھوکے	سیالکوٹ
۱۰۹۰	حافظ محمد بہاء الدین مدرس	بید نگر	حیدرآباد
۱۰۹۱	معراج دین	ترگڑی ڈاکخانہ	
۱۰۹۲	محمد اسمٰعیل	میانی گھاڑو	
۱۰۹۳	جمن خانصاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ	گلاڑی	سمالی لینڈ
۱۰۹۴	محمد نذیر صاحب	"	"
۱۰۹۵	نصیر احمد ولد محمد یوسف ٹھیکہ کمیسرٹ	کوہ چکروتہ	
۱۰۹۶	عبدالکریم طالب علم بورڈ سکول	سیالکوٹ	
۱۰۹۷	اللہ رکھا طالب علم	"	"
۱۰۹۸	عبدالقیوم پٹواری نہر		
۱۰۹۹	گل محمد چوکیدار گرجا گھر	کوہ غونڈ	
۱۱۰۰	مولوی نیاز محمد مدرس میانمیر	میانمیر	لاہور
۱۱۰۱	غلام رسول	گڑھ شنکر	ہوشیارپور
۱۱۰۲	میان الٰہی بخش	ڈنگہ	گجرات
۱۱۰۳	میان رحمت اللہ ولد چوہڑ	راہون	جالندھر
۱۱۰۴	میان عبداللہ "	"	"
۱۱۰۵	محمد حیات ولد خدا بخش	بیڑی شاہ رحمان	گوجرانوالہ
۱۱۰۶	غلام محمد ولد احمد دین مکیانہ	مکیانہ	گجرات
۱۱۰۷	غنی خان نمبردار راہون پنہوماں	گڑھ شنکر	ہوشیارپور
۱۱۰۸	محمد حسین ولد محکم دین	چنیوٹ	
۱۱۰۹	گھسیٹا ولد نظام رنگپورہ	رنگپورہ	سیالکوٹ
۱۱۱۰	محمد اسمٰعیل پوسٹ ماسٹر	پہاڑپور	ڈیرہ اسمٰعیل
۱۱۱۱	میان عبداللہ ولد محمد شاہ	کوٹ مہر علی	گوجرانوالہ
۱۱۱۲	احمد دین ولد موجا	بہاگوراں	جالندھر
۱۱۱۳	عبدالرحمن ولد احمد دین	"	"
۱۱۱۴	مسماۃ عمرو دختر "	"	"
۱۱۱۵	اہلیہ احمد دین	"	"
۱۱۱۶	مفتی چراغ دین صاحب	کپورتھلہ	
۱۱۱۷	میان محمد عظیم	گجو چک	گوجرانوالہ
۱۱۱۸	میان محمد دین ولد امیر بخش	"	"
۱۱۱۹	صوبا ولد گوہر	"	"
۱۱۲۰	سید محمد علی شاہ امام مسجد	ساٹ گڑھ	ہوشیارپور
۱۱۲۱	عبدالوہاب ولد جیندو	بہوڑ	پٹیالہ
۱۱۲۲	نتھو ولد چھوٹا	"	"
۱۱۲۳	عبدالغنی خانصاحب افسر فراشخانہ	"	"
۱۱۲۴	شیخ رحمت علی ولد شیخ اکبر علی	"	"
۱۱۲۵	چوہدری نواب دین	مدریانوالہ	سیالکوٹ
۱۱۲۶	چوہدری نبی بخش	"	"
۱۱۲۷	چوہدری نواب دین عرف نائب	ننگل نائب	"

فوٹو- حضرت اقدس امام الزمان علیہ السلام کے کھڑے قد کی عکسی تصویر جس مین آپ کا نام بھی جلی اور خوشخط خط سے لکھا ہوا ہے دفتر البدر سے ۴ آنہ کو ملتی ہے+

اسم اعظم- حضرت اقدس علیہ السلام کی الہامی دعا قیمت ۱ از البدر سے طلب کرو+

چھپوائی کے لئے سہولت

ہم نے اپنے مطبع مین چھپوائی کے متعلق بہت کچھ سہولتین رکھی ہین- ہر قسم کا کام اشتہار یا کتاب عمدگی سے تیار کرنے کے لئے سٹاف کو بہت درستی سے جمع کیا گیا ہے اور اجرت مین بھی رعایت ملحوظ رکھی ہے- جو صاحب کام چھپوائی کا کرانے کے خواہشمند ہون وہ بذریعہ خط وکتابت ہمسے فیصلہ کرلین کہ آیا بہ نسبت دیگر مطابع کے ہم نے رعایت اور صحت مین کوئی خاص تمیز پیدا کی ہے یا نہین+ (مینیجر)

صیانۃ الناس+ ان دنون مین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک خط بنام مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی روانہ کیا تھا اسکا جواب مولوی صاحب موصوف نے ایک رسالہ کی شکل مین دیا ہے اور الگ طبع کرایا ہے جو کہ دفتر البدر کی احمدیہ بک ایجنسی سے بقیمت ایک آنہ ۲ پائی مل سکتا ہے+ ہر ایک مقام کی احمدی جماعۃ کو چاہیئے کہ اسکی

نمبر ۲۸ | قادیان دارالامان ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۱ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

مواعظ النساء

یعنی

حضرت اقدس کا عورتون کو وعظ

ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لا یحتسب

یعنے جو شخص اللہ تعالے سے ڈرتا رہیگا اس کو اللہ ایسے طور سے رزق پہنچائے گا کہ جس طور سے معلوم بھی نہ ہوگا۔ رزق کا خاص طور سے اس واسطے ذکر کیا کہ بہت سے لوگ حرام مال جمع کرتے ہین اگر وہ خدا تعالےٰ کے حکمون پر عمل کرین اور تقوےٰ سے کام لیوین تو خدا ان کو خود رزق پہنچا دے اسی طرح اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہو یتولی الصلحین جس طرح پر ماں بچے کی متولی ہوتی ہے اسی طرح پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ مین صالحین کا متکفل ہوتا ہون اللہ تعالےٰ اس کے دشمنون کو ذلیل کرتا ہے اور اس کے مال مین طرح طرح کی برکتین ڈالدیتا ہے۔ انسان بعض گناہ عمداً بھی کرتا ہے اور بعض گناہ اس سے ویسے بھی سرزد ہوتے ہین جتنے انسان کے عضو ہین ہر ایک عضو اپنے اپنے گناہ کرتا ہے انسان کا اختیار نہین کیچہ اللہ تعالےٰ اگر اپنے فضل سے بچاوے تو بچ سکتا ہے۔ پس اللہ تعالے کے گناہ سے بچنے کے لئے یہ آیت ہے۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین جو لوگ اپنے رب کے آگے انکسار سے دعا کرتے رہتے ہین کہ شائد کوئی عاجزی منظور ہو جاوے تو ان کا اللہ تعالےٰ خود مددگار ہو جاتا ہے۔ کوئی شخص عابد بہت دعا کرتا تھا کہ یا اللہ تعالےٰ مجھکو گناہون سے آزادی دے اس نے بہت دعا کرنیکے بعد سوچا کہ سب سے زیادہ عاجزی کیونکر ہو معلوم ہوا کہ کتے سے زیادہ عاجز کوئی نہین تو اس نے اسکی آواز سے رونا شروع کیا کسی اور شخص نے سمجھا کہ مسجد مین کتا آگیا ہے ایسا نہ ہو کہ کوئی میرا برتن پلید کردیوے تو اس نے اگر دیکھا تو عابد ہی تھا کتا کہین نہ دیکھا آخر اس نے پوچھا کہ یہان کتا رو رہا تھا اس نے کہا کہ مین ہی کتا ہون پھر پوچھا کہ تم ایسے کیون رو رہے تھے کہا کہ خدا کو عاجزی پسند ہے اس واسطے مین نے سوچا کہ اس طرح میری عاجزی منظور ہو جاوے گی حضرت ابراہیمؑ نے اپنے لڑکے کیواسطے دعا کی کہ اللہ تعالےٰ اس سے راضی ہو جاوے۔ اسی طرح انسان کو چاہیئے کہ دعا کرے بہت سے شخص ایسے ہوتے ہین کہ کسی گناہ سے نہین بچتے۔ لیکن اگر ان کو کوئی شخص بے ایمان یا کچھ اور کہہ دیوے تو بڑے جوش مین آتے ہین اور وہ سمجھتے ہین۔ کہ ہم تو کوئی گناہ نہین کرتے پھر ہم کو یہ کیون کہتا ہے۔ اس طرح انسان کو معلوم نہین کہ کیا کیا گناہ اس سے سرزد ہوتے ہین پس اس کو کیا خبر ہے کہ کیا کچھ لکھا ہوا ہے پس انسان کو چاہیئے کہ اپنے عیبون کو شمار کرے اور دعا کرے پھر اللہ تعالےٰ بچاوے تو بچ سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ مجھ سے دعا کرو مین مانون گا + ادعونی استجب لکم دو چیزین ہین ایک تو دعا کرنی چاہیئے دوسرا طریق یہ ہے کہ کونوا مع الصادقین۔ راستبازون کی صحبت مین رہو تاکہ ان کی صحبت مین رہکرکے تم کو پتہ لگجاوے کہ تمہارا خدا قادر ہے بینا ہے۔ سننے والا ہے دعائین قبول کرتا ہے اور اپنی رحمت سے بندون کو صدہا نعمتین دیتا ہے جو لوگ ہر روز نئے گناہ کرتے ہین وہ گناہ کو حلوے کیطرح شیرین خیال کرتے ہین ان کو خبر نہین کہ یہ زہر ہے۔ کیونکہ کوئی شخص سنکھیا جان کر نہین کھا سکتا۔ کوئی شخص بجلی کے نیچے نہین کھڑا ہوتا اور کوئی شخص سانپ کے سوراخ مین ہاتھ نہین ڈالتا اور کوئی شخص کھانا شکی نہین کھا سکتا اگرچہ اس کو کوئی دو چار روپئے بھی دے۔ پھر باوجود اس بات کے جو یہ گناہ کرتا ہے کیا اس کو خبر نہین ہے۔ پھر کیون کرتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ اس کا دل مضر یقین نہین کرتا۔ اس واسطے ضرور ہے آدمی پہلے یقین حاصل کرے۔ جب تک یقین نہین غور نہین کرے گا۔ اور کچھ نہ پائے گا۔ بہت سے لوگ ایسے بھی ہین جنہون نے پیغمبرونکا

زمانہ بھی دیکھکر ان کو ایمان نہ آیا - اس کی وجہ یہی تھی کہ انہون نے غور نہین کی دیکھو اللہ تعالے فرماتا ہے ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا ہم عذاب نہین کیا کرتے جب تک کوئی رسول نہ بھیجدیوین اور واذا اردنا ان نہلک قریۃ امرنا مترفیہا ففسقوا فیہا فحق علیہا القول فدمرناہا تدمیرا + پہلے امرا کو اللہ تعالے مہلت دیتا ہے وہ ایسے افعال کرتے ہین کہ آخر ان کی پاداش مین ہلاک ہو جاتے ہین غرضیکہ ان باتون کو یاد رکھو اور اولاد کو تربیت کرو زنا نہ کرو - کسی شخص کا خون نہ کرو اللہ تعالے نے ساری عبادتین ایسی رکھی ہین جو بہت عمدہ زندگی تک پہونچاتے ہین - عہد کرو اور عہد کو پورا کرو .... اگر تکبر کرو گے تو تم کو خدا ذلیل کریگا - یہ ساری باتین بُری ہین +

۱۴ - جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

<u>خدا تعالے سچا دوست ہے</u> | فرمایا کہ دعوے مومن اور مسلم ہونیکا آسان ہے مگر جو سچے طور پر خدا کا ساتھ دیوے تو خدا اسکا ساتھ دیتا ہے ہر ایک دل کو اس قسم کی سچائی کی توفیق نہین ملا کرتی یہ صرف کسی کسی کا دل ہوتا ہے - دیکھا جاتا ہے کہ دوست بھی کئی قسم کے ہوتے ہین - بعض زن مزاج کہ وفا نہین کرتے اور بعض ایسے ہوتے ہین کہ حق دوستی کو وفاداری کے ساتھ پورا ادا کرتے ہین تو اللہ تعالے وفادار دوست ہے اسی لئے تو وہ فرماتا ہے ومن یتوکل علے اللہ کہ جو خدا کیطرف پورے طور پر آگیا اور اعدا وغیرہ کسی کی پروا نہ کی فہو حسبہ تو پھر خدا تعالے اس کے ساتھ پوری وفا کرتا ہے +

<u>پیشگوئی</u> | عنقریب ایسا ہوگا کہ شریر لوگ جو رعب داب رکھتے ہین وہ کم ہوتے جاوینگے +

گذشتہ چند ایام مین سخت گرمی تھی اور آج بفضل خدا بارش ہو جانے کی وجہ سے ٹھنڈ ہو گئی تھی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی بارش کے ہو جانے سے درخت دھوئے دھائے نظر آرہے تھے - آسمان - بادل اور ہر ایک درو دیوار نے بارش کی وجہ سے ایک خاص رنگ و روپ حاصل کیا تھا اسپر خدا کے برگزیدہ اور مجسم شکر انسان نے فرمایا کہ خدا کے تصرفات بھی کیسے ہین ابھی کل کیا تھا اور آج کیا ہے +

جسکا دل مردہ ہو وہ خوشی کا مدار صرف دنیا کو رکھتا ہے مگر مومن کو خدا سے بڑھکر اور کوئی شے پیاری نہین ہوتی جس نے یہ نہین پہچانا کہ ایمان کیا ہے اور خدا کیا ہے وہ دنیا سے کبھی آگے نکلتے ہی نہین ہین جب تک دنیا ان کے ساتھ ہے تب تک تو سب سے خوشی سے بولتے ہین بیوی سے بھی خندہ پیشانی سے پیش آتے ہین مگر جس دن دنیا گئی تو سب سے ناراض ہین - منہ سوجا ہوا ہے ہر ایک سے لڑائی ہے گلہ ہے شکوہ ہے حتی کہ خدا سے بھی ناراض ہین تو پھر خدا ان سے کیسے راضی رہے وہ بھی پھر ناراض ہو جاتا ہے مگر بڑی بشارت مومن کو ہے یاایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ - اے نفس جو کہ خدا سے آرام یافتہ ہے تو اپنے رب کیطرف راضی خوشی واپس آ - اس خوشی مین ایک کافر ہرگز شریک نہین ہے راضیۃ کے معنے یہہ ہین کہ وہ اپنی مرادات کوئی نہین رکھتا کیونکہ اگر وہ دنیا سے خلاف مرادات جاوے تو پھر راضی تو نہ گیا اسی لئے اس کی تمام مراد خدا ہی خدا ہوتا ہے - اس کے مصداق صرف آنحضرت صلعم ہی ہین کہ آپ کو یہ بشارت ملی اذا جاء نصر اللہ والفتح - اور الیوم اکملت لکم دینکم - بلکہ مومن کی خلاف مرضی تو اس کی نزاع (جانکنی) بھی نہین ہوا کرتی - ایک شخص کا قصہ لکھا ہے کہ وہ دعا کیا کرتا تھا کہ مین طوس مین مرون لیکن ایک دفعہ وہ ایک اور مقام پر تھا کہ سخت بیمار ہوا اور کوئی امید زیست کی نہ رہی تو اس نے وصیت کی کہ اگر مین یہان مر جاؤن تو مجھے یہودیون کے قبرستان مین دفن کرنا اسی وقت سے وہ روبصحت ہونا شروع ہو گیا حتے کہ بالکل تندرست ہو گیا - لوگون نے اسکی وصیت کی وجہ پوچھی تو کہا کہ مومن کی علامت ایک یہ بھی ہے کہ اس کی دعا قبول ہو ادعونی استجب لکم خدا کا وعدہ ہے - میری دعا تھی کہ طوس مین مرون جب دیکھا کہ موت تو یہان آتی ہے تو اپنے مومن ہونے پر مجھکو شک ہوا اس لئے مین نے یہ وصیت کی - کہ اہل اسلام کو دھوکہ نہ دون غرضیکہ راضیۃ مرضیۃ صرف مومنون کے لئے ہے - دنیا مین بڑے بڑے مالدارون کی موت سخت نامرادی سے ہوتی ہے - دنیا دار کی موت کے وقت ایک خواہش پیدا ہوتی ہے - اور اسی وقت اسے نزع ہوتی ہے - یہ اس لئے ہوتا ہے کہ خدا کا ارادہ ہوتا ہے کہ اسوقت بھی اسے عذاب دیوے اور اس کی حسرت کے اسباب پیدا ہو جاتے ہین تاکہ انبیاء کی موت جو کہ راضیۃ مرضیۃ کی مصداق ہوتی ہے اس مین اور دنیا دار کی موت مین ایک بین فرق ہو - دنیا دار کتنی ہی کوشش کرے مگر اس کی موت کے وقت حسرت کے اسباب ضرور پیش ہو جاتے ہین غرضیکہ راضیۃ مرضیۃ کی موت مقبولین کی دولت ہے اس وقت ہر ایک قسم کی حسرت دور ہو کر ان کی جان نکلتی ہے - راضی کا لفظ بہت عمدہ ہے - اور ایک مومن کی مرادین اصل مین دین کے لئے ہوا کرتی ہین خدا کی کامیابی اور اس کے دین کی کامیابی اسکا اصل مدعا ہوا کرتا ہے - آنحضرت صلعم کی ذات بہت ہی اعلے ہے - کہ جن کو اس قسم کی موت نصیب ہوئی +

۱۵ لغایت ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

ان ایام مین کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہین ہوا صرف چند ایک نوٹ اور نکات بیان ہوئے اور ایک وعظ جو کہ حضور نے مستورات کو عطا فرمایا ذیل مین درج کئے جاتے ہین اور بوجہ سماعت مقدمات گورداسپور حضرت اقدس کی نمازونکی شمولیت جماعت کی ترتیب ملحوظ نہ رکھی گئی +

۱۶ - جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

عورتون کو وعظ

بین العصر والمغرب

سلطان محمود سے ایک بزرگ نے کہا کہ جو کوئی مجھکو ایک دفعہ دیکھ لیوے اسپر دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے - محمود نے کہا یہ کلام تمہارا پیمبر خدا صلعم سے بڑھکر ہے ان کو کفار ابولہب ابوجہل وغیرہ نے دیکھا تھا ان پر دوزخ کی آگ کیون حرام نہ ہوئی - اس بزرگ نے کہا کہ اے بادشاہ کیا آپ کو علم نہین کہ اللہ تعالے فرماتا ہے وینظرون الیک وہم لایبصرون - اگر دیکھا اور جھوٹا کاذب سمجھا تو کہان دیکھا - حضرت ابوبکرؓ نے فاطمہؓ نے حضرت عمرؓ نے اور دیگر اصحاب نے آپ کو دیکھا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ انہون نے آپ کو قبول کر لیا - دیکھنے والا اگر محبت اور اعتقاد کی نظر سے دیکھتا ہے تو ضرور اثر ہو جاتا ہے اور جو عداوت اور دشمنی کی نظر سے دیکھتا تو اسے ایمان حاصل نہین ہوا کرتا - ایک حدیث مین آیا ہے - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اگر کوئی میرے پیچھے نماز ایک مرتبہ پڑھ لیوے تو وہ بخشا جاتا ہے اسکا حاصل مطلب یہ ہے کہ جو لوگ کونوا مع الصادقین کے مصداق ہو کر نماز کو آپ کے پیچھے ادا کرتے ہین تو وہ بخشے جاتے ہین - اصل مین لوگ نماز مین دنیا کے

البدر اور احمدی جماعة

احمدی سلسلہ کے اخبار الحکم مورخہ ۳۰ جون ۱۹۰۳ء جسکی اشاعت ۱۱ جولائی کو ہوئی ہے زیر عنوان اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ احباب نے اُن مشکلات کو مطالعہ فرمایا ہوگا جو کہ ایڈیٹر صاحب نے الحکم کی اشاعت میں تعویق اور اس کی بے ترتیبی کی نسبت فرمائی ہیں اور انھوں نے دراصل ٹھیک کہا ہے کہ ان تمام شکایتوں کا کافی علاج اُسوقت ہو سکتا ہے جبکہ اخبار والوں کی مالی حالت کی بہتری اور اُسکے استقلال اور پائیداری کے لیے جہانتک اسباب کا تعلق ہے اُسکے لیے اس طرح ہر ایک شخص کوشش کرے کہ جو اخبار کو پڑھ سکتا ہے وہ اُسکو اپنا قومی اور ذاتی فرض سمجھکر خریدے دوسروں کو خریدنے کی تحریک کرے خود وقت پر قیمت ادا کرے دوسروں سے دلاوے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ سلسلہ احمدیہ کا سب سے پُرانا اخبار الحکم ہی ہے اور الحمد للہ کہ اُسکی اشاعة آٹھ سو کے قریب ہے مگر جب اسقدر دیرینہ اخبار کو جو کہ سات سال سے قومی خدمات کو بجا لا رہا ہے ابھی تک مالی حالت کی بہتری کی شکایت ہے کہ جسکی وجہ سے اگر ایڈیٹر بذات خود ہیڈ کوارٹر میں موجود نہ رہے تو اخبار کی اشاعت ہفتوں تک بند رہتی ہے تو اب اس صورت میں البدر کیطرف احمدی جماعة کی کسقدر توجہ ہونی چاہیے کہ جسنے اپنے ذاتی فائدہ پر ہر طرح سے قومی فائدہ کو ترجیح دی ہوئی ہے۔ البدر کی اشاعة ابھی تک چار سو پوری نہیں ہے مگر تاہم مطبع خرید لیا گیا ہے اور باوجودیکہ اخبار کا کام مطبع کے متعلق ایک ماہ میں صرف ایک ہفتہ کا ہے مگر مطبع کے پورے سٹاف کو برابر تنخواہ دینی پڑتی ہے جسکی وجہ سے کارخانہ دن بدن زیر بار نقصان ہو رہا ہے اخبار الحکم کی ضرورتوں کو پڑھ کر ایک فہیم انسان خود البدر کی ضرورتوں کو محسوس کر سکتا ہے کہ اُسے البدر کی اشاعة اور قیمتوں کی ادائیگی میں بھی کیسر مندرجات تو ڑ کوشش کرنی چاہیے مطبع کی ضرورت کی طرف میں اپنے احمدی احباب کو خاص توجہ دلاتا ہوں کہ جو احباب صاحب تصنیف میں یا تاجر ہیں اور وہ اپنی تصانیف اشتہارات دیگر مطابع میں چھپواتے رہتے ہیں وہ ازراہ کرم و عنایت چھپوائی کا کام ہمارے مطبع میں ارسال فرمایا کریں تا کہ مطبع کے اخراجات کی ناقابل برداشت زیرباری کا کارخانہ سبکدوش ہو۔ ایک دو دفعہ کے تجربہ سے یہ بات اُنپر واضح ہو جاویگی کہ مطبع انوار الاسلام قادیان میں کسطرح کا کام ہوتا ہے

ماہوار رسالہ

میرے پاس بعض احباب کے خطوط اس مضمون کے بھی آئے ہیں کہ کیا وجہ ہے کہ اب ماہوار رسالہ کی خریداری کی طرف جماعة کو توجہ نہیں دلائی جاتی اور نہ اُسکا ذکر اخبار میں کیا جاتا ہے ایسے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس رسالہ کے نفس مضامین کو ہر ایک احمدی نے پسند فرمایا ہے کہ قادیان کے جلیل القدر اصحاب نے بھی ان مضامین کے قلمبند اور ترتیب کیے جانے پر میری رائے سے اتفاق کیا مگر اُن میں سے بعض نے بدیں خیال اس کی اشاعت کو سردست ناپسند فرمایا کہ آئے دنکی رسالہ بازی اور تصنیفات کی کثرت نے قوم کی توجہ کو لنگر خانہ اور دیگر خیراتی فنڈوں میں کافی حصہ لینے سے روک رکھا ہے اور اِنْفَاقِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ کے ٹھیک محل اور موقعہ کو مدنظر نہ رکھکر اکثر افراد قوم نے اُن ضروری مدوں میں اس وسعت اور فراخ حوصلگی سے امداد نہیں کی جیسے کہ ایسی مقدس تحریک کرنے کا حق ہوتا ہے۔ اور بعض نے اسکی سردست اشاعة کو اسلیے نامناسب خیال کیا کہ بعض کام بذاتہ تو مفید ہوتے ہیں لیکن اُن کا موجب جبتک نیت میں اخلاص اور دینی خدمت اور اپنے وجود کو حقیقی طور پر نافع الناس بنانے کا خیال نہ ہو تب تک یہ کام اُن لوگونکی شان کے شایاں نہیں ہیں جنکا یہ دعوی ہو کہ ہم قادیان میں تحصیل دین کے لیے بیٹھے ہیں اور قومی خدمات کے بہت سے فرائض کو اپنے ذمہ لیکر پھر کماحقہ بجا نہ لانا گویا خدا تعالی کے غضب کو حاصل کرنا ہے چونکہ جن جلیل القدر اصحاب نے نفس رسالہ کے مضامین کی تائید کی تھی یہ بھی اُنھیں میں سے بعض کی رائے ہے اور یہ اصحاب میرے نزدیک شعائر اللہ میں سے ہیں اور خدا تعالی قرآن شریف میں فرماتا ہے

وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ

یعنی جو کوئی خدا تعالے کے شعائر کی تعظیم کرتا ہے تو یہ بات دلوں کی پرہیزگاری میں داخل ہے۔ لہذا جو شخص چاہتا رہے اُسکی نیت تو حصول تقوی کی ہونی چاہیے اسلیے ان بزرگوں کے ایما سے رسالہ کی اشاعة کو سردست میں نے ملتوی کر دیا ہے اور اسی لیے اُسکا ذکر اخبار میں نہ کیا گیا لیکن ایک اور جلیل القدر صحابی کی یہ رائے ہے کہ اس رسالہ کے مضامین کی ماہواری اشاعة کو اسطرح سے تبدیل کر دیا جائے کہ وہ تمام مضامین بطور ضمیمہ اخبار ہر ہفتہ چار صفحہ پر کتابی صورت میں البدر کے ہمراہ شائع ہوا کریں اور خریدار اُس کا فائل جمع کر کے کتاب بنا لیویں۔ اگر اللہ تعالے نیت میں اخلاص اور خدمة قوم کی سچی روح عطا کرے تو میرے نزدیک یہ رائے اس لیے قابل قدر ہے کہ اس سے البدر کی اشاعة پر اثر پڑتا ہے اور مطبع کو جو نقصان ہو رہا ہے اُسکی تلافی کی بھی ایک راہ نکلتی ہے اور رسالہ بجائے ۱۲ کے ارزاں قیمت پر قوم کو مل سکتا ہے لیکن چونکہ میں اس امر میں اپنی رائے کو مذکورۃ الصدر دو اصحاب کی رائے کے ماتحت خلوص دل سے کر چکا ہوں اس لیے اُن کے مشورہ کے بعد پھر اس نئے انتظام کی نسبت عنقریب ناظرین کو اطلاع دیجاویگی

البدر کے لیے پہلا عطیہ

ان دنوں ہمارے مہربان احمدی بھائی عالیجناب نواب محمد علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ (جو کہ عرصہ دراز سے مہاجرانہ طور پر قادیان میں مقیم ہیں) کی طرف سے ۲۰۰ عنہ بطور ڈونیشن کے البدر کو عنایت ہوئے ہیں۔ البدر کی مالی مشکلات کو مدنظر رکھکر ایک عرصہ سے احباب کی توجہ اسطرف دلائی جا رہی تھی کہ جیسے قوم کے رؤسا اور صاحب وسعت احباب کے ذمہ اخبار دنکی سرپرستی اور حوصلہ افزائی ایک فرض منصبی اور قرضہ کی طرح ہوتی ہے الحمد للہ کہ نواب صاحب بہادر دام اقبالہ نے سب سے اول البدر کی ضروریات پر توجہ فرمائی اور ایک گونہ ہمارا ہاتھ بٹایا۔ ہمیں رقم کی قلت و کثرت پر کوئی کلام نہیں ہم تو خدا کا شکر ادا بات پر کرتے ہیں کہ اُسنے اپنے پاک بندوں کے قلوب میں اس امر کی تحریک کر دی کہ وہ البدر کی مالی مشکلات میں ہمارا ہاتھ بٹانیکے لیے مستعد ہوں سو الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اب دیگر رؤسا احمدی جماعة سے ہماری التماس ہے کہ وہ عالی جاہ نواب صاحب کی قائم کردہ نظیر سے فائدہ اُٹھاویں اور اُنکی اتباع اختیار کر کے نواب صاحب کو اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِهٖ (یعنی نیکی کے کام پر ترغیب دلانیوالا اُسکے فاعل کیطرح ہوتا ہے) کے ثواب کا مستحق ٹھیراویں اور ہماری طرف سے اس شعر کو ضرور مدنظر رکھیں۔

ایکہ داری مقدرت ہم عزم تا بیداد دیں
لطف کن ما را نظر بر اندک و بسیار نیست

استفسار اور اُن کے جواب

خریدار ۳۵۶ از میرٹ لاڑکانہ

+ دیکھو صفحہ ۳۳۲ +

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

نیوگ اور طلاق پر قطعی اور فیصلہ کن بحث

نمبر ۳

بجواب اشتہار آریہ ڈیبیٹنگ کلب لاہور

یار و خودی سے باز بھی آؤ گے یا نہیں ۔ خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں
باطل سے میل دلکی ہٹاؤ گے یا نہیں ۔ حق کیطرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں
کبتک رہو گے ضد و تعصب میں ڈوبتے ۔ آخر قدم بصدق اُٹھاؤ گے یا نہیں
کیونکر کرو گے رد جو محقق ہو ایکبات ۔ کچھ ہوش کرکے عذر سناؤ گے یا نہیں

سچ سچ کہو اگر نہ بنا تم سے کچھ جواب
پھر بھی یہ منہ جہاں کو دکھاؤ گے یا نہیں

پیارے ناظرین اور آریہ احباب اسبات سے واقف ہیں کہ اسلام اور آریہ مذہب کا ایک عظیم الشان مقدمہ اُس سچے قدوس احکم الحاکمین خدا کی عدالت میں پیش ہوا تھا جس میں اسلام کیطرف سے ہمارے مخدوم حضرت میرزا غلام احمد صاحب امام مہدی خرالزماں پیرو کار تھے ۔ اور آریہ مذہب کیطرف سے اُن کے مشہور اور مسلم پیشوا اور وکیل مذہب پنڈت لیکھرام صاحب قوم کیطرف سے منتخب ہوکر پیش ہوئے تھے ۔ جب پنڈت صاحب مباحثہ تقریری میں ہر طرح سے عاجز آ گئے تو انھوں نے اسلام کے منجانب اللہ اور حق ہونے اور اپنے مذہب کے باطل ہونیکے آخری اور قطعی ثبوت کے لیے یہ درخواست[1] حضرت اقدس میرزا غلام احمد صاحب کی خدمت میں پیش کی کہ آپ میری قضا و قدر کے متعلق پیشگوئی کریں ۔ اور اگر آپ کی پیشگوئی سچی نکلی تو اسبات کا قطعی فیصلہ ہو جائے گا کہ آپکا زندہ اور سچا خدا ہے ۔ اور اسلام اُسی کی طرف سے ہے اور حق ہے ۔ پھر ایکطرف تو حضرت اقدس میرزا صاحب ممدوح نے پنڈت لیکھرام صاحب کی موت کے متعلق پیشگوئی کی ۔ اور دوسری طرف سے پنڈت لیکھرام صاحب نے حضرت ممدوح کی قضا و قدر کے متعلق یہ پیشگوئی کی ۔ کہ وہ تین سال کے عرصہ میں بمرض ہیضہ مر جائیں گے ۔ ان پیشگوئیوں کے مشتہر کرنے سے غرض یہ رکھی گئی تھی ۔ کہ جس مذہب کے وکیل کی پیشگوئی سچی نکلے گی وہی مذہب سچا اور زندہ اور خدا کیطرف سے ہوگا ۔ اور اختیار کرنے کے قابل ہوگا ۔ اور جسکی پیشگوئی غلط اور جھوٹی نکلے گی وہ مذہب باطل اور مردود اور شیطانی ہوگا ۔ اور یہ ثابت ہوگا کہ خدا اُس کے ساتھ نہیں اور اس لائق ہوگا کہ اُسکو ترک کرکے کامیاب مذہب کے لیے دامن استقبال پھیلایا جائے ۔ حضرت اقدس میرزا صاحب ممدوح نے جو پیشگوئی کی تھی ۔ اُس میں چھ سال کی مہلت اس لیے تھی کہ پنڈت صاحب اور اُنکی قوم آریہ کو اپنے پرمیشر سے پرارتھنا کرنیکی کافی مہلت ملجائے ۔ اور اسی لیے آریوں کو متنبہ کیا گیا تھا کہ وہ اسوقت پرمیشر سے پرارتھنا کرکے پنڈت صاحب کو بچا لیں مگر اُس سچے اور حق کو فتح دینے والے خدا نے اسلام کو قطعی ڈگری دی اور پنڈت لیکھرام صاحب کو پیشگوئی کے مقررہ سال مقررہ ماہ مقررہ دن مقررہ وقت و مقررہ طریق میں دست قدرت نے ہلاک کیا ۔ اور اس فیصلے سے آریہ قوم پر یہ قطعی حجت قائم ہوگئی ۔ کہ صرف اسلام ہی خدائی مذہب ہے جو زندہ برکات اپنے اندر رکھتا ہے ۔ اور پنڈت لیکھرام صاحب نے جو پیشگوئی حضرت اقدس میرزا صاحب کی موت کے متعلق کی تھی وہ جھوٹی اور افترا علی اللہ ثابت ہو کر آریہ مذہب کے باطل اور مردہ ہونے پر آسمانی مہر لگا گئی ۔

ہم اسبات کو خوب جانتے ہیں کہ ایسے روشن اور قطعی فیصلے کے بعد اب ہمارے لیے آریوں کے ساتھ فی الحقیقت کسی مباحثہ کی خواہش باقی نہ تھی کیونکہ ایسی خواہش محض تحصیل حاصل تھی ۔ ہم نے اُن کے سلسلہ ڈیبیٹ میں جانیکے لیے انکی استدعاؤں کو صرف اسلیے منظور کیا تھا کہ ہمیں خیال تھا کہ جیسا وہ مُنہ سے بار بار فرماتے ہیں ہمارے آریہ بھائیوں کو اب دل سے بھی حق جوئی کا خیال ہو گیا ہوگا ۔ اور پنڈت لیکھرام صاحب کی موت سے اُن کے دل اپنے مذہب سے ضرور بیزار ہو چکے ہونگے ۔ اور اب اسلام کے متعلق اپنی واقفیت بڑھانیکی غرض سے ہم سے اس سلسلہ کو شروع کرنا چاہتے ہونگے ۔ چونکہ وہ ہمارے ملکی بھائی ہیں ۔ اور ہم اُن کے دلی خیر خواہ ہیں ہم دل سے چاہتے ہیں کہ جو قوم خدا سے دور اور مہجور پڑی ہے ۔ وہ تاریکی کے گڑھوں سے نکلکر روشنی کو قبول کرے لیکن افسوس کہ ابھی تک ہمارے آریہ بھائیوں نے اپنے دلوں کو اُتنا بھی صاف نہیں کیا کہ اُن کے افعال اُن کے اقوال کے ساتھ موافق ہو گئے ہوں ۔ ظاہراً چکنے چپڑے الفاظ میں حق جوئی کا اظہار اور حقیقت میں منتقمانہ غصہ دلوں میں مخفی رکھکر ہمیں بلانا اور ہم پر بیجا اتہام لگانا شرافت سے گرا ہوا شیوہ ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ تو ضد اور ہٹ دھرمی پر اڑنیکی غرض سے مند ہیں ۔ اسلیے جب ایسے قطعی اور عظیم الشان فتح اسلام سے جو اُنکے وکیل اور پیشوا مشہور پنڈت لیکھرام صاحب کی موت سے ہو کر مستند ہو چکی تھی ۔ اور جسکی یادگار میں اُنکے ہاں ہر سال مجلسیں منعقد اور یادگاریں قائم ہوتی رہتی ہیں فائدہ نہیں اُٹھایا تو اس فتح سے جو اُنکی نیوگی آرزوؤں کو توڑنے کا موجب ہوئی ہے کیا فائدہ اُٹھانیکی اُمید ہو سکتی ہے ۔

اپنے اشتہار میں اُنھوں نے اسقدر غلط بیانیاں کی ہیں کہ جو معمولی طبیعت کے انسان کی شان کے بھی شایاں نہیں ہو سکتیں ۔ ازانجملہ ہم پر یہ جو جھوٹا الزام کہ گویا ہم نے نیوگ کو غلط پیرایہ میں بیان کیا ہے ۔ انکی نیتوں کے سمجھنے کیلیے کافی دلیل ہو سکتی ہے ۔ گو انکے مُنہ کی باتوں سے حقیقت الامر پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا ۔ لیکن صرف ناظرین کو انصاف کرنیکے لیے موقعہ دینے کیخاطر اسجگہ ہم مستند ستیارتھ پرکاش کے چند حوالے منتخب کرکے نقل کر دیتے ہیں ۔

(۱۳۸) صفحہ $\frac{154}{155}$ "جب خاوند اولاد پیدا کرنیکے قابل نہ رہے تب اپنی عورت کو اجازۃ دے کہ تو مجھ سے علاوہ دوسرے خاوند کی خواہش کر" تب عورت دوسرے کے ساتھ نیوگ کرکے اولاد پیدا کرے" ۔ "ویسے ہی عورۃ بھی خاوند کو اجازۃ دے ۔ اور وہ کسی دوسری عورۃ سے نیوگ کرکے اولاد پیدا کرے (۱۳۹) صفحہ ۱۵۵ اگر خاوند دولت کمانیکی غرض سے غیر ملک میں باہر گیا ہو تو تین برس انتظار کرکے عورۃ نیوگ کرے" ۔ صفحہ ۱۵۵ سطر ۱۸ لغایت ۲۳ "عورت بانجھ ہو تو آٹھویں برس" ۔ اور جو بد کلام بولنے والی ہو تو جلدی ہی اُس عورت کو چھوڑ کر دوسری سے نیوگ کرنا چاہیے" ۔ اور اگر مرد نہایت تکلیف دہندہ ہو تو عورت کو چاہیے کہ دوسرے مرد سے نیوگ کر لئے " پھر صفحہ ۱۵۵ پر ہے ۔ "جیسے علانیہ بیاہ ویسے علانیہ نیوگ ہونا چاہیے" پھر صفحہ ۱۵۱ پر ہے جب بیاہ کیے ہوئے مرد کو کوئی کنواری لڑکی اور بیوہ عورت کو کوئی کنوارا مرد پسند کریگا تب مرد اور عورت کو نیوگ کرانیکی ضرورت ہوگی اور یہی دھرم ہے" ۔ پھر (۱۴۱) صفحہ ۱۴۷ پر ہے ۔ "گناہ تو نیوگ کے روکنے میں ہے" ۔ پھر (۱۴۲) صفحہ ۱۴۵ پر ہے "اے ویرج سینچنے کے قابل طاقتور مرد تو اس اس بیاہی عورت یا ہو کو نیک اولاد والی اور خوش نصیب کر ۔ اس بیاہی عورت میں اولاد پیدا کر اور گیارھویں عورت کو مان" ۔ البعورت تو بھی بیاہی مرد وغیرہ سے دس بچے پیدا کر اور گیارھواں خاوند کو سمجھ ۔

ان کے سوا بہت سی اور باتیں لکھنے کے قابل ہیں لیکن اس مختصر میں گنجائش نہیں ۔ ان اصل عبارتوں کو دیکھکر ناظرین انصاف کر لیں اور سمجھ لیں کہ آریہ صاحبان کا سچی بات کو غلط بیان کرنا اُنکی خفت کا ثبوت ہی ہے ہم تو ہار جیت کے لیے نہیں بلکہ صرف حق جوئی کی خاطر سے یہ باتیں کر رہے ہیں ۔ اگر ہمارے بھائی آریہ صاحبان اب بھی نیوگ سے رہا ہیا ایمان چھوڑ دیں تو ہماری یہی مُراد ہے ۔

باقی آیندہ

استغاثہ

مقدمہ مولوی کرم الدین صاحب نے جو فوجداری زیر دفعہ

درس قرآن شریف

البقرہ نمبر ۵ ع ۱۲

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ ۚ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ۚ اِنَّ الْکٰفِرِیْنَ کَانُوْا لَکُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ۝ **ترجمہ** اور جب تم زمین پر جاؤ تو کوئی تمپر گناہ نہیں کہ تم نماز کو چھوٹا کرلو اگر تم ڈرو کہ کافر تمکو فتنہ میں ڈالینگے اور تحقیق کافر تو تمھارے کھلے دشمن ہیں۔

انسان کے کاموں میں کام کا کچھ بڑا حصہ ضروری ہوتا ہے بادشاہوں تاجروں غرض ہر فرقہ اور طرز کے آدمیوں میں یہی حال ہے کہ اگر وہ اپنے کاموں کا ضروری حصہ بجا نہ لاویں تو انکو خوشی حاصل نہیں ہوسکتی اور یہ انسانی فطرۃ کا خاصہ ہوتا ہے چونکہ اسلام انسان کی فطرۃ صحیحہ کے مطابق ہے اسلام میں بھی بعض باتیں نہایت ہی ضروری ہیں اسلیے ایک شخصکو بحیثیت مسلمان ہونیکے دو باتونکا بڑا خیال رکھنا پڑتا ہے اول تعظیم لامر اللہ دوم شفقت علی خلق اللہ اور اللہ کی تعظیم کی بڑی غرض نماز سے پوری ہوتی ہے اسواسطے نماز مسلمان کا بڑا ہی ضروری کام ہے اور یہ اللہ کی تعظیم کے تمام طریقوں کی سردار ہے اللہ کے نام سے شروع ہوتی ہے

اللہ کے نام پر ہی ختم ہوتی ہے

شروع میں **اللہ اکبر** ہے اور آخر میں **السلام علیکم ورحمۃ اللہ**۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اسنے مسلمان ہونیکے واسطے کچھ شرطیں پیش کیں انمیں ایک یہ بھی کہ نماز معاف کردیجائے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس دین میں نماز نہیں وہ دین ہی کیا ہے صحابہ کرام کی زندگی سے ایک عجیب نمونہ حاصل ہوتا ہے ان میں مرد عورت۔ بوڑھے۔ بیمار۔ کمزور وغیرہ سب شامل ہیں عمداً انمیں ترک نماز کا معاملہ کبھی پیش نہیں ہوا قرآن نے بتایا ہے کہ نماز میں سست منافق ہوتا ہے اِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں سستی سے کھڑے ہوتے ہیں نماز مومن کا بڑا معراج ہے جو لوگ بادشاہوں اور بڑے آدمیوں کے حضور میں حاضر ہونا موجب فخر سمجھتے ہیں انکو سرچنا چاہیے کہ اللہ تعالےٰ کے حضور حاضر ہونا کتنا بڑا فخر ہے اور کیا عزۃ ہے غرض نماز اللہ کی تعظیم کا سامان ہے اس نماز کی تاکید کئی طرح فرمائی ہے اگر آدمی کی فطرۃ میں ہے کہ وہ کسی بڑے کی تعظیم و عزۃ کرے تو وہ کیوں اللہ کے سامنے اپنی نیاز مندیاں ظاہر کرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ نماز گندی باتوں اور بیحیائیوں سے روکتی ہے۔

ظاہر ہے کہ نماز پڑھنے کے واسطے ایک امام ہو اور جماعت ہو جماعت میں یہ اشارہ ہے کہ قوم میں اتفاق رہے اور انکا امام ایک ہو تمام عقلمند جانتے ہیں کہ اسکے سوا قوم بن ہی نہیں سکتی امام کے معنی یہ ہیں کہ تمام آدمی اس ایک آدمی پر جان قربان کرنیکو تیار رہیں اور اس کے تمام کام اُس کے تابع ہوں پھر صف میں یہ فائدہ ہے کہ مسلمان خواہ پہلے جوڑ ہا تھا یا چمار اور دوسرا سید پھر یہ تمام ایک شخص کے پیچھے اور سب برابر درجہ پر کھڑے ہوتے ہیں اس سے قوم کو بہت فائدے پہنچتے ہیں اور تکبر اور نخوۃ کی جڑ ٹوٹتی ہے ایک

اور بات ہے حدیث میں آیا ہے کہ امام وہ ہو جو سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا ہو۔ اس سے چھوٹے چھوٹے آدمیونکو ترقی کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے اور قرآن حفظ کرکے امام بنجاتے ہیں یہ بھی قومی ترقی کا ایک ذریعہ ہے۔ یہود یوں کے بھی بہت فرقے ہوگئے تھے اور انمیں کوئی امام نہ تھا اسلیے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ عم کو پیدا کیا وہ ایک جماعت کا امام بنا اور اس جماعت نے ترقی کی پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عیسائی بہت فرقوں میں تقسیم ہوگئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعۃ کے امام بنے اور مسلمانوں نے ترقی کی اب مسلمانوں کے بہت فرقے ہوگئے اور ان میں ایک فرقہ کے امام حضرت مرزا صاحب ہیں دوسرے فرقوں کا کوئی امام نہیں۔ صوفیہ کے الگ فرقے ہیں سنی شیعہ۔ خارجی۔ مولوی وغیرہ سب الگ فرقے ہیں یہ سب جو ہیں الگ ہیں انکا ایک امام نہیں اور اسواسطے یہ تمام فرقے تنزل کررہے ہیں کہ انمیں کوئی امام نہیں اور ان سب کے بالمقابل مرزا صاحب ترقی کررہے ہیں

وَاِذَا کُنْتَ فِیْھِمْ فَاَقَمْتَ لَھُمُ الصَّلٰوۃَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَۃٌ مِّنْھُمْ مَّعَکَ وَلْیَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَھُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْیَکُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِکُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَۃٌ اُخْرٰی لَمْ یُصَلُّوْا فَلْیُصَلُّوْا مَعَکَ وَلْیَاْخُذُوْا حِذْرَھُمْ وَاَسْلِحَتَھُمْ ۚ وَدَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِکُمْ وَاَمْتِعَتِکُمْ فَیَمِیْلُوْنَ عَلَیْکُمْ مَّیْلَۃً وَّاحِدَۃً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ اِنْ کَانَ بِکُمْ اَذًی مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ کُنْتُمْ مَّرْضٰٓی اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَکُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَکُمْ ۚ اِنَّ اللّٰہَ اَعَدَّ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّھِیْنًا ۝

ترجمہ اور جب تو ان میں ہو (نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا امام یا اور افسر) یعنی تو امام ہو انکا نماز پڑھنے کے وقت یعنی کھڑا ہو انمیں سے ایک گروہ تیرے ساتھ اور وہ اپنے ہتھیار بھی ساتھ ہی رکھیں پس جب وہ نماز پڑھ چکیں تو پیچھے چلے جاویں اور آوے دوسرا گروہ جنھوں نے نماز نہیں پڑھی پس چاہیے کہ وہ تیرے ساتھ نماز پڑھیں اور اپنے بچاؤ کا سامان ساتھ رکھیں اور ہتھیار بھی رکھیں اور چاہتا ہے کافروں نے کہ تم غافل ہوجاؤ اپنے ہتھیاروں سے اور اپنے مالوں سے پس وہ ایکدم تمپر جھک پڑیں۔ اگر تمکو مینہ وغیرہ کی تکلیف ہو یا تم بیمار ہو تو تمپر گناہ نہیں کہ تم ہتھیاروں کو رکھ دو اور اپنے بچاؤ کا سامان لیلو بے ریب اللہ نے تو کافرونکو ذلت دینے والا سامان کر ہی رکھا ہے۔

قصر صلوٰۃ کے دو معنے ہیں نماز کی قرات رکوع وغیرہ سجود وغیرہ کو چھوٹا کردینا یا چار رکعت کی دو رکعت پڑھنی۔ ایک شخص نے رسول اللہ صلعم سے عرض کیا کہ نماز کا قصر کرنا تو صرف خوف کے وقت میں ہے سفر میں کیوں چار کی دو پڑھی جاتی ہیں آپ نے فرمایا کہ جب کوئی بڑے کرم والا ضرورت کیوقت کوئی چیز دیتا ہے تو پھر ضرورت پوری ہوجانے پر وہ واپس نہیں کرتا۔ جیسے کوئی رحیم کسی محتاج کو سردی میں لحاف دے تو گرمی میں وہ واپس نہیں کرتا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے خوف میں یہ دو رکعتیں پڑھنے کی اجازت دی تھی اب علی العموم سفر میں وہ تخفیف قائم رکھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جماعت کراؤ تو قراءت چھوٹی پڑھو اور اگر اکیلے ہو تو جتنی تمھارا دل چاہے لمبی کرلو لیکن عام لوگ اب اس کے خلاف کرتے ہیں جب جماعۃ کراتے ہیں تو لمبی لمبی قراءت پڑھتے ہیں اور جب اکیلے پڑھتے ہیں تو چھوٹی چھوٹی سورتوں پر کفایت کرتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانونکی حالت کسقدر بگڑ گئی ہے۔

فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝ **ترجمہ**

جب تم نماز پوری کرچکو پس اللہ کا ذکر کیا کرو کھڑے ہوکر اور بیٹھکر اور لیٹ کر (یعنی سنتیں اور نفل اور دوسری ماثورہ دعائیں نماز کے بعد پڑھا کرو ان باتونکی بھی اب بہت لوگ پروا نہیں کرتے) لیکن جب تم امن میں ہوجاؤ تو ٹھیک درست نماز پڑھو یہ نماز مومنوں پر تحریر شدہ حکم ہے اور وقتوں پر مقرر کیا ہوا حکم ہے۔

وَلَا تَھِنُوْا فِی ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ۚ اِنْ تَکُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّھُمْ یَاْلَمُوْنَ کَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا یَرْجُوْنَ ۚ وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ۝

اور دشمن کا مقابلہ کرنے میں سستی مت کرنا اگر تمکو دکھ پہنچتا ہے تو انکو

استفسار۔ تجارت کے کاموں میں جب کسی دوسرے شہر سے روپیہ منگوانا ہو تو اپنے شہر میں درشنی رسید لکھدیتے ہیں اور روپیہ لے لیتے ہیں روپیہ دینے والا ۴ر یا ۸ر سیکڑہ لے لیتا ہے جسکو بٹہ رسید کہتے ہیں یہ جائز ہے کہ نہیں اور کرنسی نوٹ کا بٹہ لینا دینا بھی جائز ہے کہ نہیں۔

جواب یہ بٹہ رسید جائز ہے اور جیسے منی آرڈر کی فیس ہوتی ہے اسی کے یہ قائمقام ہے۔ نیز کرنسی نوٹ کا بٹہ لینا دینا بھی جائز ہے۔

خریدار نمبر ۱۴۵ وزیرآباد

استفسار۔ پارہ چہارم کے آخری رکوع میں محرمات میں وربائبکم التی فی حجورکم من نسائکم التی دخلتم بھن آیا ہے اسمیں شرط ہے کہ جو ربیبہ تمھاری گود میں پلی ہیں وہ تمپر حرام ہیں اگر منکوحہ کی لڑکی پیچھے سے ہی بالغ آوے تو بعد وفات اس لڑکی کی والدہ یعنی اس مرد کی بیوی کی اس ربیبہ بالغہ سے اسکا نکاح جائز ہے کہ نہیں۔

جواب ربیبہ لغت عربی میں اسی لڑکی کو کہتے ہیں جو عورت پیچھے سے لیکر آوے خواہ وہ بالغ ہو خواہ شیرخوار بچہ ہو خواہ اس نے اپنی والدہ کے خاوند کے ذریعہ سے پرورش پائی ہو یا نہ پائی ہو ہر طرح سے وہ اس مرد پر حرام ہے جسنے اُس لڑکی کی والدہ سے نکاح کیا ہے اور صحبت بھی کی ہے

خریدار نمبر ۴۳۳ - از لاڑکانہ

مسئلہ۔ ایک مولوی یہاں آیا ہوا ہے وہ کہتا ہے کہ اچھے اور بُرے کام سب خدا کیطرف سے ہوتے ہیں کیونکہ خدا نے اس بندہ کے مقدر میں اول ہی لکھا تھا۔ بُرا کام شیطان سے نہیں ہے خدا سے ہے اور نیک بھی خدا سے۔ والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالےٰ۔ لا تتحرک کل شیٔ الا باذن اللہ قول خدا کا ہے اور زانی جو یہ کہتا ہے کہ یہ کام مجھ سے شیطان نے کرایا یا نفس نے اُنکا کہنا غلط ہے اللہ تعالیٰ نے اُسکے حق میں ایسا ہی لکھا تھا۔

جواب ایسے جاہل مولویوں کا وجود اس امر پر دلیل ہے کہ اس زمانہ میں ایک مصلح کی ضرورت ہے اسلیے خدا نے اپنے برگزیدہ مسیح موعود عم کو مبعوث فرمایا۔ اس مسئلہ تقدیر کے بارہ میں البدر جلد ۲ صفحہ ۳۹-۴۲-۴۴-۵ پر زیر عنوان درس قرآن بہت کچھ مفصل لکھا جاچکا ہے وہاں سے مطالعہ فرماویں اور مختصر یہاں بھی لکھا جاتا ہے۔ ایسے مسائل بیان کرنیوالونکو قرآن کریم کا علم نہیں ہوا کرتا ورنہ اگر انکو یہ علم ہوتا تو پھر اسطرح کی غلط بیانیاں اور افترا پردازیاں مطلق نہ کرتے۔ یہ بیان اُسوقت ٹھیک ہو سکتا جبکہ خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بندوں کو ان اعمال اور افعال کا عامل اور فاعل قرار نہ دیا ہوتا۔ مگر قرآن شریف پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے انسان اپنے عمل اور فعل کا خود عامل اور فاعل ہے دیکھو ولو یؤاخذ اللہ الناس بما کسبوا۔ فاطر رکوع ۵ ترجمہ اگر پکڑے اللہ لوگوں کو اُنکی کمائی پر۔

۲۔ لھا ما کسبت وعلیھا ما اکتسبت۔ بقرہ رکوع ۴۔ ترجمہ۔ اُسی کو ملتا ہے جو کمایا اور اُسی پر پڑتا ہے جو کیا اور اسی طرح کی آیات ومن یعمل سوء او یظلم نفسہ سورہ نسا رکوع ۱۲۔ اور ومن یفعلہ منکم فقد ضل سواء السبیل سورہ ممتحنہ رکوع ا ہیں جنسے ثابت ہوتا ہے کہ انسان اپنے اعمال اور افعال کا خود فاعل ہے پھر خدا ہی پر بس نہیں کرتا بلکہ فرماتا ہے کہ تمھارے بُرے افعال اور قبیح اعمال کے سبب سے تمکو زوال آتا ہے جیسے فرمایا ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم رعد۔ رکوع ۲۔ اور فاخذنٰھم بما کانوا یکسبون اعراف۔ رکوع ۱۲۔ اور اس قسم کی بہت سی آیات ہیں جنمیں دکھوں اور تکلیفوں کو خدا تعالیٰ انسانی اعمال کا نتیجہ قرار دیتا ہے اور پھر آیت وما اصابک من سیئۃ فمن نفسک سورہ نسا رکوع ۱۱۔ میں نفس کو سیئات کا منبع قرار دیا ہے تو ان تمام آیات قرآنی کے برخلاف خدا تعالےٰ کو ہر ایک بدی کا چشمہ قرار دینا کسقدر ظلم عظیم ہے خدا تعالےٰ ہر ایک مومن کو اس سے پناہ دے پس حسب تعلیم قرآن حضرت انسان کو گناہ سے کیسی نفرت ضروری ہے۔

اگر خدا تعالےٰ انسانوں سے خود ہی بدی کراتا ہے اور پھر اُن بدیوں پر خود ہی اُنکو عذاب کرتا ہے تو یہ ظلم صریح ہے اور خدا تعالیٰ نے انسان کو نہ ہدایت پر مجبور کیا ہے اور نہ ضلالت پر آیۃ لا اکراہ فی الدین۔ فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر اور لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا اسپر شاہد ناطق ہیں۔ قرآن سے یہ بھی ثابت ہے کہ خدا کے بندوں پر شیطان کا کوئی دخل نہیں ہے غرضکہ یہ قول کہ خدا نے اُسکے مقدر میں اول ہی بدی لکھی تھی بالکل غلط ہے اور خود قرآن اسکی نفی کرتا ہے خدا تعالیٰ کی ذات قدوس ہے کسی قسم کی بدی اُسکی ذات میں نہیں ہے تو پھر جب ایک شر اُسکی ذات میں ہے ہی نہیں تو کسطرح اسکی طرف منسوب ہو سکتی ہے۔

خدا نے بندہ کے مقدر میں سب کچھ اول سے ہی لکھا ہے یہ ایک دعویٰ ہے جسکے ثبوت میں اسکے قائل ہمیشہ کوئی دلیل پیش نہیں کیا کرتے والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالےٰ کے معانی کے سمجھنے میں اکثر لوگونکو مغالطہ لگا ہے۔ قدر ایک ایسا لفظ ہے جو قرآن شریف میں کثرت سے استعمال ہوا ہے اور اسکے معنی اندازہ کے ہیں جیسے قرآن شریف میں ہے فقدرہ تقدیرا۔ خدا نے ہر ایک شے کو پیدا کیا اور پھر ہر ایک شے کا ایک اندازہ ٹھیرا دیا۔ اور ایک جگہ ہے وقدر فیھا اقواتھا کہ ایک مناسب اندازہ کے ساتھ اسمیں کھانے پینے کا بندوبست کر دیا۔ اسطرح والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ کے معنے ہوے کہ نیکی اور بدی کا اندازہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے یعنی خدا تعالیٰ نے جس فعل یا امر کو جسطرح سے نیکی قرار دیا ہے وہی نیکی ہو سکتی ہے لوگوں کے خود تراشیدہ خیالات سے کوئی فعل یا امر نیک قرار نہیں دیا جا سکتا علیٰ ہذا القیاس بدی ہے اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ہر ایک شے کا ایک اندازہ اللہ نے مقرر کر دیا ہوا ہے ایک زانی زنا کرتا ہے اور اُسکو آتشک ہو جاتا ہے یہ اندازہ اللہ تعالیٰ کا ہی مقرر کیا ہوا ہے اسطرح ایک شخص نیک کام کرکے انعام پاتا ہے یہ اندازہ بھی اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے غرضکہ ان الفاظ سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ نیکی اور بدی ہر ایک شخص کے لیے اول ہی سے لکھی ہوئی ہے اور جبراً اُس سے کروائی جاتی ہے۔

لا تتحرک کل شیٔ الا باذن اللہ یہ قرآن شریف کی آیت ہرگز نہیں ہے

ابتدا اور انجام

عبد الغفور نامی ایک صاحب نے جو کہ گوجرانوالہ سکول میں ہیڈ ماسٹر اور بی اے پاس شدہ تھے ۱۴ جون کو آریہ مذہب اختیار کیا۔ خدا تعالیٰ کی پاک کتاب میں ایسے مرتدوں کی نسبت لکھا ہے یا ایھا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین الخ ۱۲ مسلمانو تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھر جاوے تو خدا (اسکی بجائے) ایک ایسی جماعت موجود کر دیگا جنسے وہ محبت کریگا اور وہ اسکو دوست رکھیں گے مسلمانوں کے ساتھ نرم اور کفار کے ساتھ سخت ہوں گے اسلیے ہم ایسے ارتداد پر بجائے افسوس کے خوشی کرتے ہیں کہ ایک فرد کے جانے سے ایک بھاری جماعت خدا تعالیٰ اسلام کو اسکے عوض میں دیویگا۔ اور اس وعدہ کی ابتدا کے آثار اُسدن نمودار ہو گئے کہ جسدن عبد الغفور صاحب مرتد ہوے اسی دن حمایت اسلام گوجرانوالہ کے جلسہ میں مسمی گنگارام صاحب آریہ معزز راجپوت معہ اپنی اہلیہ کے مسلمان ہوے اور پھر ۲۶ جون کو ایک مصر صاحب مسلمان ہوے جنکا نام عبد الغفور رکھا گیا۔ گنگارام صاحب کا نام عبد الحق رکھا گیا۔ عبد الحق صاحب کی اہلیہ کے لواحقوں نے لڑکی کی نسبت فوجداری کی نالش کی کہ اُسے حبس بیجا میں رکھا گیا ہے۔ مگر لڑکی نے بعدالت ڈپٹی کمشنر صاحب بیان دیا کہ وہ بخوشی خاطر مسلمان ہوئی ہے۔

جب سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو الہام تخرج الصدور الی القبور ہوا ہے تب سے اخبارات کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ اکثر معزز اشخاص کی اموات کی فہرست شائع ہوئی ہے جو لوگ صداقت کے طالب ہیں اُن کے لیے ایسی اموات کا اندراج قابل غور ہے اور ہدایت یابی کا عمدہ ذریعہ ہے۔

م پوپ آف روم یعنی رومن کیتھلک عیسائیوں کا سب سے بڑا پادری جو بہ لحاظ مذہب کے کیتھلک عیسویت کا بادشاہ تھا م ۲۰ جولائی کو فوت ہوگیا یعنی الہام تخرج الصدور الی القبور کا مصداق اپنی موت سے ہوا ہے۔

خمسہ بر غزل حضرۃ اقدس علیہ السلام از جناب ایس ایم یوسف صاحب احمدی کیمپ انبالہ۔

یہ وہ فرقان یزداں ہے دل و جاں جسپہ قُرباں ہے
ہو انجیل اس کے ہمرتبہ نہیں ہرگز یہ امکاں ہے
نہیں افضل زبور اس سے نہ توراۃ اس سے ذیشاں ہے
جمال و حسن قرآں نور جانِ ہر مسلماں ہے۔
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

جو منکر ہے کلام حق کا وہ سمجھے گا اس کو کیا
کہیں خفاش کو بھی ہے بھلا سورج نظر آیا
نہ دیکھا آجتک ہمنے کسی کا بھی کلام ایسا
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے

نہیں ثانی کوئی اُس کا فصاحت اور بلاغت میں
گل وحدت کی نکہت آتی ہے اُسکی ہر آیت میں
یہی شیریں ثمر لاریب ہے باغ ہدایت میں
بہار جاودان پیدا ہے اُس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اُس سا کوئی بستاں ہے

کلام اللہ ہے یہ قولِ انسانی نہیں ہرگز
سمجھنا اس کا ہے دشوار آسانی نہیں ہرگز
بجز اس کے ضیائے دین و ایمانی نہیں ہرگز
کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے

یہ وہ ہے جس کے پڑھنے سے دلِ مؤمن منور ہو
یہی وہ عطر ہے جس سے دماغ جاں معطر ہو
کلام ایسا کسی کا کب ہی دلبر جو مؤثر ہو
خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

لگائیں تہمتیں کفار نے قرآں پہ بہتیری
نہیں ہے یہ کلام حق یہی تھی گفتگو اُن کی
یہ فرمایا خدا نے لاؤ آیت تم کوئی ایسی
ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرار لاعلمی
سخن میں اُسکے ہمتائی کہاں مقدور انساں ہے

نہ اُس کے حکم بن جنبش کرے برگ شجر ہرگز
نہیں اُسکی اطاعت سے ہیں باہر بحر و بر ہرگز
سب اُسکے زیر فرماں ہیں نہیں کوئی زبر ہرگز
بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نور حق کا اُسپہ آساں ہے

کلام حق کو تم سمجھو وسیلہ رہنمائی کا
بچو تم نار سے پکڑو طریقہ مجتبائی کا
یہی ہے راستہ آئینۂ دل کی صفائی کا
ارے لوگو کرو کچھہ پاس شان کبریائی کا
زباں کو تھام لو اب بھی اگر کچھہ نور ایماں ہے

بچو تم شرک سے یارو کہ اسمیں سخت نقصاں ہے
جو مشرک ہے بہت بیزار اُس سے رب رحماں ہے
سقر اُسکے لیے ہے بند اُسپر باب غفراں ہے
خدا سے غیر کو ہمتا بنانا سخت کفراں ہے
خدا سے کچھہ ڈرو یارو یہ کیسا کذب و بہتاں ہے

خدا ہے لا ولد بیشک نہیں بیٹا وہ والد کا
جو ہے توحید کا منکر خطاب اُسکو ہے ملحد کا
عقیدہ چاہیے ایسا نہ جسمیں دخل ہو ضد کا
اگر اقرار ہے تمکو خدا کی ذات واحد کا
تو پھر کیوں اسقدر دل میں تمھارے شرک پنہاں ہے

بڑا بیعقل ہے جو گمرہی کی راہ میں سر دے
دعا مانگو خدا اپنا ہی متوالا ہمیں کر دے
رہو پروردگار انس و جاں کے دلسے تم ڈرتے
یہ کیسی پڑ گئے دلپر تمھارے جہل کے پردے
خطا کرتے ہو باز آؤ اگر کچھہ خوف یزداں ہے

عزیز بیبنوا کو تم نہ سمجھو کوئی دیوانہ
سُنایا ہے وہی تم کو خدا کا جو ہے فرمانا
یہ قرآں شمع دیں ہے ہو فدا تم مثل پروانہ
ہمیں کچھہ کیں نہیں یارو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اُسپہ قرباں ہے

مُراسلہ

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھہ اور اُسکے نامہ نگار کی افترا پردازی

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھہ میں کسی گمنام نامہ نگار نے فہرست مبائعین مطبوعہ البدر والحکم پر یہ اعتراض کیا ہے کہ شتاب خاں معمار و کلو و مولا بخش حجام ساکنان اٹاوہ محلہ شاہ گدا علی کے نام جو زمرۂ مبائعین میں شائع ہوئے ہیں وہ محض جھوٹھہ ہیں نام بردگان نے کبھی مرزا صاحب کی بیعت نہیں کی۔ اور اس اعتراض کی بنیاد پر نامہ نگار اور ایڈیٹر شحنہ ہند دونوں یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ فہرست مبائعین مطبوعہ الحکم والبدر غلط ہے۔

مگر ہم اس نوٹ کے ذریعہ سے یہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ شحنہ ہند کے نامہ نگار نے صریح جھوٹھہ بولا اور پبلک کو دھوکا دیا اور ایڈیٹر شحنہ ہند نے دھوکا کھایا۔ واقعی امر یہ ہے کہ بلا شبہ ان تینوں شخصوں نے خط کے ذریعہ حضرۃ مرزا صاحب سے بیعت کی تھی اور وہ خط بھی ہاتھہ سے لکھوا کر قادیان بھجوائے تھے۔ چنانچہ انکے بیانات جنپر معزز اشخاص کی گواہیاں ثبت ہیں مینے قلمبند کرا کر ایڈیٹر الحکم کے پاس بھجوائے ہیں اُمید ہے کہ وہ بیانات میرے مضمون کے ساتھ جلد شائع ہو جائینگے۔ اُسوقت ناظرین کو اُن بیانات کے پڑھ لینے سے پورا اطمینان ہو جائیگا۔ اور معاملہ کی اصلیت کھل جائیگی۔ اسوقت اس نوٹ کے شائع کرنیکی ضرورۃ یوں پیش آئی کہ جب میری ضمیمہ شحنہ ہند میں اعتراض مذکور شائع ہونیکے بعد شتاب خان وغیرہ کے بیانات قلمبند کرا کر ایڈیٹر الحکم کے پاس بھیجے تو جن چالاک نامہ نگاروں نے یہ پُر فریب کارروائی کی تھی انکو اپنی ذلیل و شرمناک کارروائی سے ذلت و رسوائی نصیب ہونیکا خوف پیدا ہوا اور اپنی خوف کی حالت میں ضمیمہ شحنہ ہند کے حال کے پرچہ میں بطور حفظ ماتقدم ایڈیٹر شحنہ ہند کو یہ لکھہ بھیجا کہ شتاب خان وغیرہ پر جبر کیا گیا حالانکہ یہ و لغو فریب اور سفید جھوٹھہ ہے۔

اسلیے ہم ایسے چالاک اور فریبی نامہ نگاروں کا مُنہ بند کرنیکے لیے ایڈیٹر شحنہ ہند کو یہ مشورہ دینا مناسب سمجھتے ہیں کہ وہ محمد حسین صاحب پنشنر ملازم پولیس اور عبد الحکیم برخاست شدہ ملازم چُنگی ساکنان اٹاوہ محلہ شاہ گدا علی کو (جو مرزا صاحب کے سخت دشمن ہیں) اسبات پر آمادہ کرے کہ یہ دونوں حضرات ذرا تکلیف گوارا کر کے شتاب خان و کلو و مولا بخش کو مولانا کریم الدین صاحب سرگروہ اہلحدیث اٹاوہ اور مولانا مولوی حبیب علی صاحب حنفی المذہب وکیل اٹاوہ اور میر عزیز حسن صاحب اثنا عشری رئیس و آنریری مجسٹریٹ اٹاوہ کی خدمت میں بموجودگی ایڈیٹر اظہار الحق پیش کریں اور یہ معزز حضرات شتاب خان و کلو و مولا بخش کے بیانات حلفی متعلق بیعت حضرۃ مرزا صاحب مفصل قلمبند کر کے اور اُسپر اپنی گواہیاں ثبت کر کے ضمیمہ شحنہ ہند میں شائع ہونیکے لیے بھیجیں اگر ایڈیٹر شحنہ ہند ہمارے اس مشورہ پر عمل کریگا تو اُسپر بآسانی ظاہر ہو جائیگا کہ ضمیمہ شحنہ ہند میں جو کچھہ ان لوگوں کی بیعت کے متعلق چھپوایا گیا ہے وہ سراسر فریب اور جھوٹھہ ہے۔ اور اندراج فہرست مبائعین مطبوعہ الحکم والبدر بالکل صحیح و درست ہے۔

راقم سید محمد صادق حسین صادق مختار عدالت ایڈیٹر و پبلشر اخبار اظہار الحق اٹاوہ و رسالہ صبح صادق۔ از اٹاوہ
۴ جولائے ۱۹۰۳ء

ضیافۃ الناس

جو کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کے جواب میں حضرۃ مولانا مولوی محمد احسن صاحب نے لکھا ہے دفتر بدر سے بقیمۃ ۱ / علاوہ محصول ڈاک خرید لیویں۔

بقایا داران کیخدمت میں نہایت ادب سے التماس ہے کہ وہ البدر کی قیمت جلد تر ادا فرما کر کارخانہ کو مشکور فرماویں۔

عالم اخبار

بمبئی میں ایک ہرکارہ ڈاک کو ۲۵ روپیہ کے منی آڈر کے لیے دوسال قید سخت اور ایکسو روپیہ جرمانہ ہوا۔

لکھنؤ میں ایک ہرکارہ ڈاک کو ۶ سال قید سخت ہوئی کہ ایک متوفی کے نام کا منی آرڈر رکھا گیا تھا۔

دومعزز انگریزوں کی طرف سے کلکتہ ہائیکورٹ میں دو مقدمات طلاق کے پیش ہوئے میم صاحبہ بدکار تھیں آزادی اور بے پردگی کا یہ نتیجہ ہے۔

کلکتہ کے ایک ہوٹل میں ایک انگریز مسٹر ولیم گورے نے بستر پر بندوق سے خودکشی کی جب خدا پر ایمان نہیں رہتا تو ایسی ہی حرکات سرزد ہوا کرتے ہیں۔

برہما میں گزٹڈ آفیسر کے برہمی عورتوں سے ناجائز تعلقات پر سرکاری حکم نافذ ہوا کہ ایسے آفیسر عورتوں سے ناجائز تعلقات سے باز آدیں اگر رکھیں گے تو ترقی بند اور فورا تبدیلی کی جائے گی۔

روس میں فوجی پیغامبری بجائے کبوتروں کے شکروں اور شہباز وں سے لینے میں انکی رفتار کبوتروں سے چار چند ہے۔

ہندی فوج کے اضافہ کا سوال ولایت میں عام ہے جنوبی افریقہ میں ۲۵ ہزار فوج رکھی جاویگی جسکے خرچ میں ساٹھ لاکھ روپیہ ہند سے لینا تجویز ہوا ہے جسپر بحث ہو رہی ہے لبرل پارٹی اس امر کے مخالف ہے۔

سلطان جوہور کو اسٹریلیا والوں نے جہاز سے اترنے پر روکا سلطان نے کہا اگر مجھکو روکو گے تو میں اسٹریلیا کی گھوڑ خریدنے موقوف کر دونگا یہ سنکر اسٹریلیا والوں نے جھٹ اترنے کی اجازت دیدی گویا قانون کی منسوخی کی کنجی روپیہ ہے۔

لاہور میں انجمن معین الاسلام نامی ایک کمیٹی قائم ہوئی تھی کہ ہر ایک ممبر کو صرف للعہ ادا کرنے پر ایکصد روپیہ کی امداد دیجاویگی مگر افسوس کہ بجائے امداد دینے کے غربا کا روپیہ خورد برد کرلیا گیا آخر راز کھل گیا اور زیر دفعہ ۴۰۶ تعزیرات ہند مقدمہ چلا ۱۳ ماہ حال کو ۳ ملزم بری ہوئے اور چار اشخاص کو ایکسال قید اور ایکسو روپیہ جرمانہ و دو ماہ قید تنہائی کی سزا ہوئی اپیل منظور ہوگئی ہے اور ملزم ضمانت پر رہا کیے گئے ہیں۔

جناب میر محمد اسمٰعیل صاحب صاحبزادہ حضرت میر ناصر نواب صاحب الحمدللہ کہ اسسٹنٹ سرجن کلاس کے امتحان تھرڈ ایر (سال) میں اس سال پاس ہوگئے ہیں اور آپکا نمبر پاس شدوں میں سب سے اول ہے اس سے پیشتر کے امتحانوں میں بھی آپ بفضل خدا ہمیشہ ایسی ہی کامیابی حاصل کرتے رہے ہیں

قادیان میں ۱۲ کی شب سے بارش شروع ہوکر ۲۲-۲۳ کی شب تک برابر ہوتی رہی اس اثنا میں بالکل سورج نظر نہیں آیا قادیان کی جنوب مشرق کیطرف جو ڈھاب تھی وہ بالکل لبریز ہوگئی ہے اور اسطرف دیکھنے سے ایک عجیب وغریب نظارہ نظر آتا ہے۔

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نمبر	نام مبائعین	ڈاکخانہ	ضلع
۱۱۲۸	غلام الرحمن صاحب	نئی بستی	لوئر برہما
۱۱۲۹	ممتاز علیخان صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ	بجھولی	سمالی لینڈ
۱۱۳۰	نظام الدین صاحب	بجواڑہ	ہوشیارپور
۱۱۳۱	عمر بی بی زوجہ ″	″	″
۱۱۳۲	غلام محمد صاحب	″	″
۱۱۳۳	امیر علیخان صاحب	جہلم	جہلم
۱۱۳۴	عبداللہ صاحب	قلعہ صوبہ سنگھ	سیالکوٹ
۱۱۳۵	مولوی غلام علی صاحب ڈگری	السندھ	″
۱۱۳۶	جیوہ صاحب	چکر	″
۱۱۳۷	عبدالکریم خانصاحب دفعدار ترپ ۲۷ رسالہ ۱۲	چھاؤنی مہو	
۱۱۳۸	عبدالرشید صاحب کلرک پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ	شملہ	
۱۱۳۹	امیر الدین صاحب کلرک ملٹری ورکس	″	
۱۱۴۰	محمد صدیق صاحب	″	
۱۱۴۱	نبی بخش صاحب سرگودہ	نئی آبادی	ہوشیارپور
۱۱۴۲	سید محمد شاہ صاحب	پنڈی چیری	منٹگمری
۱۱۴۳	سید اکبر علی شاہ صاحب	″	″
۱۱۴۴	سید اصغر علی شاہ صاحب	″	″
۱۱۴۵	غلام فاطمہ	″	″
۱۱۴۶	مریم بی بی	″	″
۱۱۴۷	صابرہ بی بی	″	″
۱۱۴۸	ولایت بی بی	″	″
۱۱۴۹	ولی محمد خان صاحب	لونہ می	کلگام کشمیر
۱۱۵۰	قطب الدین خانصاحب	″	″
۱۱۵۱	محمد زمان خانصاحب	″	″
۱۱۵۲	اہلیہ محمد حسن خان صاحب	″	″
۱۱۵۳	بنت ″	″	″
۱۱۵۴	بنت ″	″	″
۱۱۵۵	بنت ″	″	″
۱۱۵۶	حبیب اللہ خان صاحب	لونہ می	کلگام کشمیر
۱۱۵۷	عائشہ بی بی ہمشیرہ سکندر علیخان صاحب	بھوچھا چک ۲۲۳	
۱۱۵۸	محمد راضی صاحب	ڈسکہ	سیالکوٹ
۱۱۵۹	محمد اسحاق صاحب	″	″
۱۱۶۰	غلام محمد صاحب	کھاریاں	گجرات
۱۱۶۱	پیران دتا صاحب	بھوجھہ	″
۱۱۶۲	نعمت خان صاحب	کریام	جالندھر
۱۱۶۳	محمد رمضان خان صاحب حال وارد شملہ بازار کمیٹی	نادون	کانگڑہ
۱۱۶۴	محمد لقاء اللہ صاحب	دفتر پولیس	الہ آباد
۱۱۶۵	شاہ محمد صاحب	گوراپور	
۱۱۶۶	اللہ بخش صاحب	سیلکوٹ	سیالکوٹ
۱۱۶۷	محمد بخش صاحب سپاہی ۱۲۳ توپ خانہ	جتوک	شملہ

فیضان احمدی

حضرت مسیح موعود کی الہامی دعا کے طفیل ایک مردہ کا زندہ ہونا

موضع علیوال میں

ایک عورت طاعون سے بہت بیمار تھی لیکن وہ مریضہ تھی اور بہت سے علاج کرائے لیکن فائدہ نہ ہوا۔ قریب مرگ ہوگئی اور امید نہیں تھی کہ وہ اب زندہ رہیگی ہر طرف سے اُسکے اقربا اُسکی زندگی سے مایوس ہو چکے تھے کچھ نہیں سوجھتی تھی بلکہ اسکو مردہ جانکر علاج سے دست بردار ہوگئے۔ اتفاقاً مولوی محمد چراغ صاحب اُسکے پاس آئے اور حال دریافت کیا مولوی محمد چراغ صاحب نے ایک کاغذ پر دعا* کاشفی خادمک اخیرتک لکھکر اسکے درواز پر لگا دی اور کچھ دم بھی کیا تھوڑے روز کے بعد یعنی تیسرے روز وہ فوراً تندرست اور اچھی ہوگئی۔

خاکسار فضل دین مستری بقلم خود از کوسگی ہتھانیلان تحصیل بٹالہ

*نوٹ۔ یہ الہامی دعا بہت عمدہ خوشخط چھپی ہوئی قیمت پر دفتر البدر قادیان سے مل سکتی ہے۔ ایڈیٹر

نمبر ۲۹ قادیان دارالامان ۷ اگست ۱۹۰۳ء مطابق ۱۲ جمادی الاول ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرۃ امام الزمان سلمہ الرحمن

سلسلہ کیلیے دیکھو البدر جلد ۲ صفحہ ۲۱۸

روتے روتے رہتے ہیں اور جو اصل مقصود نماز کا قرب الی اللہ اور ایمان کا سلامت لیجانا ہے اُسکی فکر ہی نہیں حالانکہ ایمان سلامت لیجانا بہت بڑا معاملہ ہے۔ **حدیث شریف** میں آیا ہے کہ جب انسان اسواسطہ روتا ہے کہ مجکو با ایمان اللہ تعالے دنیا سے لیجاوے تو خدا تعالیٰ اُسکے اوپر دوزخ کی آگ حرام کرتا ہے اور بہشت اُنکو ملیگا جو اللہ تعالیٰ کے حضور میں حصول ایمان کے لیے روتے ہیں مگر یہ لوگ جب روتے ہیں تو دنیا کے لیے روتے ہیں پس اللہ تعالیٰ انکو بھلا دیگا اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ تم مجکو یاد رکھو میں تمکو یاد رکھوں گا یعنی آرام اور خوشحالی کے وقت تم مجکو یاد رکھو اور میرا قرب حاصل کرو تاکہ مصیبت میں تمکو یاد رکھوں۔ یہ ضرور یاد رکھنا چاہیے کہ مصیبت کا شریک کوئی نہیں ہوسکتا اگر انسان اپنے ایمان کو صاف کرکے اور دروازہ بند کرکے رووے بشرطیکہ پہلے ایمان صاف ہو تو وہ ہرگز بے نصیب اور نامراد نہ ہوگا حضرت داؤد فرماتے ہیں کہ میں بڈھا ہوگیا مگر میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ جو شخص صالح ہو اور با ایمان ہو پھر اسکو دشواری پیش ہو اور اُسکی اولاد بے رزق ہو پھر دوسری جگہ فرماتا ہے وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ الخ اسکا مطلب یہ ہے کہ ایکدفعہ حضرۃ موسیٰ وعظ فرما رہے تھے کسی نے پوچھا کہ آپ سے کوئی اور بھی علم میں زیادہ ہے تو اُنھوں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں اللہ تعالیٰ کو یہ بات اُنکی پسند نہ آئی (یعنی یوں کہتے کہ خدا کے بندے بہت سے ہیں جو ایک سے ایک علم میں زیادہ ہیں) اور حکم ہوا کہ تم فلاں طرف چلے جاؤ جہاں تمھاری مچھلی زندہ ہوگی وہاں تمکو ایک علم والا شخص ملیگا پس جب وہ اُدھر گئے تو ایک جگہ مچھلی بھول گئے جب دوبارہ تلاش کرنے آئے تو معلوم ہوا کہ مچھلی وہاں نہیں ہے وہاں ٹھہر گئے تو ایک ہمارے بندہ سے ملاقات ہوئی اُسکو موسیٰ نے کہا کہ کیا مجھے اجازت ہے کہ آپ کے ساتھ رہکر علم اور معرفت سیکھوں اُس بزرگ نے کہا کہ اجازت دیتا ہوں مگر آپ بدگمانی سے بچ نہیں سکیں گے کیونکہ جس بات کی حقیقت معلوم نہیں ہوتی اور سمجھ نہیں دیجاتی تو اُسپر صبر کرنا مشکل ہوتا ہے کیونکہ جب دیکھا جاتا ہے کہ ایک شخص ایک موقعہ پر بیجل کام کرتا ہے تو اکثر بدظنی ہوجاتی ہے پس موسیٰ نے کہا کہ میں کوئی بدظنی نہ کرونگا اور آپکا ساتھ دونگا اُسنے کہا کہ اگر تو میرے ساتھ چلیگا تو مجھسے کسی بات کا سوال نہ کرنا پس جب چلے تو ایک کشتی پر جاکر سوار ہوے۔ پھر یہاں پر حضرت اقدس نے حضرۃ موسیٰ کا وہ تمام قصہ ذکر کیا جو کہ سورۃ کہف میں مذکور ہے۔ پھر اُس دیوار کے خزانہ کی نسبت فرمایا کہ اُسکو اسواسطے درست کردیا کہ وہ دو یتیم بچوں کے کام آوے اسواسطے یہ کام کیا معلوم ہوتا ہے کہ اُن بچوں نے کوئی نیک کام نہ کیا تھا مگر اُنکے باپ کے نیک بخت اور صالح ہونیکے باعث خدا نے اُن بچوں کی خبر گیری کی۔ دیکھو کہاں یہ بات کہ اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کیوجہ سے اُسکی اولاد کا اسقدر خیال رکھا اور کہاں یہ کہ انسان غرق ہوتا چلا جاتا ہے اور تباہ ہوتا چلا جاتا ہے خدا تعالیٰ پرواہ نہیں کرتا اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ خدا سے ہر حال میں تعلق رکھتے ہیں تو خدا اُنکو ضائع ہونے سے بچا لیتا ہے۔ دیکھو ایک انسان کے دن برگشتہ ہیں کام اُسکے خراب ہیں مگر خدا رحم نہیں کرتا تو اس سے معلوم ہوا کہ وہ قابل رحم ہی نہیں ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کو انسان پر بڑا رحم ہے ہزاروں گناہ بخشتا ہے جب انسان بہت تعلق خدا کے ساتھ پیدا کرتا ہے اور سب طرح سے اُسی کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَلَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ یعنی جو تیری مرضی ہو کیے جا میں نے تجھے سب کچھ بخشدیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف جھانک کر دیکھا اور فرمایا اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ یعنی جو چاہو سو کیے جاؤ پس یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ تو بڑا مہربان اور رحیم ہے اور بہت رحم سے معاملہ کرتا ہے **فرمایا** وہ خدا جو کہ عرصہ سے مخفی چلا

آتا تھا اب نقاب اُٹھا کر چہرہ دکھا رہا ہے کیا آج تک کسی نے ایسا بولتا خدا دیکھا تھا جیسے کہ اب رات دن بول رہا ہے۔

موجودہ زمانہ کے گدی نشین جو کہ دینی ضرورتوں سے غافل ہیں اُنکے ذکر پر فرمایا کہ اگر پیغمبر خدا یونہی ایک فقیر کی طرح گدی پر بیٹھے رہتے تو صریح کامیابی جو کہ آپ کی دنیا میں دیکھی گئی کیسے نظر آتی۔

طاعون کا ظاہر ہونا بھی خدا کی رحمت ہے مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اُسوقت آنحضرت پر صادق آتا ہے کہ جب آپ ہر ایک قسم کے خُلق سے ہدایت کو پیش کرتے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ نے اخلاق۔ صبر نرمی اور نیز مار ہر ایک طرح سے اصلاح کے کام کو پورا کیا اور لوگوں کو خدا کی طرف توجہ دلائی۔ مال دینے میں۔ نرمی برتنے میں۔ عقلی دلائل اور معجزات کے پیش کرنے میں آپ نے کوئی فرق نہیں رکھا اصلاح کا ایک طریق مار بھی ہوتا ہے کہ جیسے ماں ایکوقت بچہ کو مار سے ڈراتی ہے وہ بھی آپ نے برت لیا تو مار بھی ایک خدا کی رحمت ہے کہ جو آدمی اور کسی طریق سے نہیں سمجھتے خدا اُنکو اسطریق سے سمجھاتا ہے کہ وہ نجات پاویں۔

خدا تعالیٰ نے چار صفات جو مقرر کی ہیں جو کہ سورہ فاتحہ کے شروع میں ہیں رسول اللہ صلعم نے ان چاروں سے کام لیکر تبلیغ کی ہے مثلاً پہلے رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ یعنی عام ربوبیت ہے تو آیۃ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اسکی طرف اشارہ کرتی ہے پھر ایک جلوہ رحمانیت کا بھی ہے کہ آپ کے فیضان کا بدل نہیں ہے ایسی ہی دوسری صفات

۲۳ جولائی ۱۹۰۳ء

فجر کی نماز میں حضرت اقدس شامل جماعت نہ ہو سکے۔

خواب

فرمایا کہ رات کو مینے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک آئینہ ہے جسے مینے تھوڑا سا چھوا تو معلوم ہوا کہ وہ تین پھل ہیں جب کسی نے پوچھا کہ کیا پھل ہیں تو کہا کہ ایک آب ہے ایک طوبا اور ایک اور پھل ہے۔

اسلام سے ارتداد کی وجہ پر ذکر ہوتے ہوتے فرمایا کہ جب ایک قوم کا غلبہ اور اقبال ہوتا ہے تو خود غرض آدمی اغراض کے واسطے اُسکے ساتھ ہو جاتا ہے۔

۲۴ جولائی ۱۹۰۳ء

کُل نمازیں حضرت نے باجماعت ادا کیں اور جمعہ مسجد مبارک میں ادا کیا

شام

حل مسائل ایک صاحب نے مسئلہ دریافت کیا کہ بکری وغیرہ جانور جو کہ غیر اللہ تھانوں پر چڑھائے جاتے ہیں اور پھر وہ فروخت ہو کر ذبح ہوتے ہیں انکا گوشت حلال ہے یا حرام

فرمایا کہ بنا شریعت کی نرمی پر ہے سختی پر نہیں ہے اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ سے مراد یہ ہے کہ جو تھان پر غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جاوے لیکن جو جانور بیچ و شرا میں آجاتے ہیں انکی حلت ہی ہے کیونکہ اب جگہ جگہ ناتھ دوارہ وغیرہ مقامات پر لاکھوں حیوان چڑھتے ہیں اور روزمرہ فروخت ہو کر ذبح ہوتے ہونگے اگر انکا کھانا حرام ہو تو پھر تو تکلیف مالا یطاق ہے اللہ تعالیٰ نے اسی لیے فرمایا ہے لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ۔

بہت سے سوال ایسے ہوتے ہیں کہ اُنکے کھود کھود کر پوچھنے سے دیدہ و دانستہ اپنے نفس کو تکلیف میں ڈالنا ہوتا ہے جیسے کہ اب حلوائی بتاسے وغیرہ بناتے ہیں اور میلی کچیلی دھوتی وغیرہ کو بھی پکڑتے جاتے ہیں اور پھر شکر وغیرہ طیار کرتے ہیں غلیظ آدمی کام کرتے ہیں پیروں سے اُسے لتاڑتے ہیں اور خدا جانے کیا کیا کرتے ہیں تو اس صورت میں تو سب حرام ہو جاویں اسی لیے شریعت کی بنا نرمی پر ہے۔

اور متقی کو تو کسی قسم کی تکلیف پیش نہیں آتی اور اُسے حلال روزی پہنچانے کی ذمہ واری خود خدا نے لی ہے اور اُسنے یہ وعدہ بھی فرمایا ہے کہ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ۔ اس سے معلوم ہوا کہ خبیث اشیا خبیث لوگوں کو پہنچائی جاتی ہیں اور پاکیزہ چیزیں پاکیزہ لوگوں کو دیجاتی ہیں اسپر مجھے ایک واقعہ یاد آیا ہے کہ ایک شخص نے ایک شخص کی دعوت کی اور بکری کا گوشت بھی پکایا اور سور کا بھی جسکی دعوت کی وہ ایک پاکیزہ آدمی تھا اُسکے آگے اُسنے دیدہ و دانستہ سور کا گوشت رکھا اور اپنے آگے بکری کا۔ خدا تعالیٰ نے اُسپر کشف سے یہ امر کھولدیا جب بسم اللہ کا حکم ہوا تو اُسنے کہا ٹھیر و یہ تقسیم ٹھیک نہیں ہے چنانچہ وہ اپنے آگے کی رکابیاں اُٹھا کر صاحب خانہ کے آگے اور اُسکے آگے کی اُٹھا کر اپنے آگے رکھتا جاتا تھا اور یہی آیت پڑھتا تھا کہ اَلْخَبِيْثٰتُ الخ

انسان جب تقویٰ کا پہلو اختیار کرتا ہے اللہ اُسمیں ثابت قدم ہوتا ہے

۲۵ جولائی ۱۹۰۳ء

کُل نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت بفضلہ ادا کیں

دربار شام

الہام فرمایا کل مجھے الہام ہوا تھا اَلْفِتْنَةُ وَ الصَّدَقَاتُ فرمایا کہ اب الہام بھی اسے کیا کہیں ایسی صاف اور واضح وحی ہوتی ہے کہ کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجایش بالکل نہیں رہتی شاذ و نادر ہی کوئی ایسی وحی ہو تو ہو ورنہ ہر وحی میں پیشگوئی ضرور ہوتی ہے۔

ضرورت تقویت تقویت ایمان کی بڑی ضرورت ہے بغیر ایمان کے اعمال مثل مردہ کے ہوتے ہیں ایمان ہو تو انسان کو وہ معرفت حاصل ہوتی ہے جس سے وہ آسمان کی طرف مصعود ہوتا ہے اور اگر یہ نہ ہو تو نہ برکات حاصل ہوتے ہیں نہ خوشی حاصل ہوتی ہے۔ خدا کو دیکھنے کے بعد جب کوئی عمل کیا جاوے تو جو اُس عمل کی شان ہوگی کیا ویسی کسی دوسرے کی ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ جسقدر امراض عمل کی کمزوری اور تقویٰ کی کمی کے دیکھی جاتے ہیں اُن سب کی اصل جڑ معرفت کی کمزوری ہے ایک کیڑے کی بھی معرفت ہوتی ہے تو انسان اُس سے ڈرتا ہے پھر اگر خدا کی معرفت ہو تو اُس سے کیوں نہ ڈرے غرضیکہ معرفت کی بڑی ضرورت ہے۔

میں دیکھتا ہوں کہ اگرچہ ہماری جماعت تو بڑھ رہی ہے لیکن ابھی پوست ہی بڑھتا ہے اگر مغز بڑھے تو بات ہے بار بار خیال آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا ہی قوت قدسیہ ہے کہ آپ پر ایمان لاکر صحابہ کرامؓ نے یکدفعہ ہی دنیا کا فیصلہ کر دیا۔ جان سے بڑھ کر کیا شے ہوتی ہے اپنے خون سے دین پر مہریں لگا دیں اب لوگ بیعت کرتے ہیں تو دیکھا جاتا ہے کہ ساتھ ہی مخفی اغراض دنیا کے بھی لاتے ہیں کہ فلاں کام دنیا کا ہو جاوے تو یہ سچ ہے کہ جب مومن ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ ہر ایک مشکل کو اُسکی آسان کر دیتا ہے مگر سب سے اول معرفت ضروری ہے پھر خدا تعالیٰ خود اُسکی ہر ایک ضرورت کا کفیل ہوگا

خدا تعالیٰ مجھے اور میرے ناظرین اور دیگر احمدی بھائیوں کو توفیق عطا کرے کہ ہمارے بھائیوں میں صرف پوست ہی نہ رہے بلکہ مغز ہمارے ہاتھ آوے اور صحابہ کرامؓ کے مثیل کامل طور پر ہم سب ہو جائیں آمین۔ ایڈیٹر۔

۲۶ جولائی ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس نے کل نمازیں بفضلہ تعالیٰ باجماعت ادا کیں

مسیح موعود کے زمانہ میں عمر بڑھنے کے معنے۔ فرمایا اس سے یہ مراد نہیں کہ موت کا دروازہ بند ہو جاوے گا کوئی اُس کا دوست دشمن بھی نہ مرے گا بلکہ اسکے یہ معنی ہیں کہ جو لوگ اُسکے مؤید اور مال و جان سے اُسکے ساتھ ہونگے اور ہر حال میں اُسکے شفیق و رفیق رہیں گے انکی عمریں بڑھا دی جاوینگی اور وہ لوگ دیر تک زندہ رہیں گے اور یہ بھی کمال رحمت ہے کہ اُسنے ہمارے زمانہ کو دراز کر دیا ہے۔ ایسے حضرت حکیم نورالدین صاحب نے فرمایا کہ مسلمانوں نے سب سے اول

محمد دعمر بن عبدالعزیز کو مانا ہے اور وہ کل دو برس زندہ رہے ہیں۔

اس کے بعد پھر حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ سب خدا کا فضل ہے کہ اُسنے ابھی تک محفوظ رکھا جماعت دن بدن ترقی کرتی جاتی ہے اور حج و براہین بڑھتے ہیں۔

ہمارے دعاوی کی تصدیق کے لیے منہاج نبوۃ بڑی آیت ہے اگر مخالف اعتراض کرے تو اُسکے مُنہ پر طمانچہ پڑتا ہے ہمارے مخالفوں کو دو طرح سے نقصان پہونچتا ہے ایک تو یہ کہ ہماری طرف سے دن رات کوشش ہے اور ہر روز تائیدات ایسی شامل ہیں دوسرے یہ کہ اُنکی کوششوں کا وبال اُلٹ کر اُنھی پر پڑتا ہے اور وہ یخربون بیوتہم بایدیہم کا خود مصداق ہو رہے ہیں۔

فرمایا کہ جبتک خدا تعالیٰ اپنا چہرہ نہ دکھلا دے ہرگز تجویز دیگا اور سوائے اثبات کے ایمان کب حاصل ہو سکتا ہے

دوزخ کے سات دروازے اور بہشت کے آٹھ

فرمایا کہ چند دنوں سے عورتوں میں جو وعظ کا سلسلہ جاری ہے ایک دن یہ ذکر آگیا کہ دوزخ کے سات دروازے ہیں اور بہشت کے آٹھ ہیں تو مجھے خیال گذرا کہ ایک دروازہ بہشت کا کیوں زیادہ ہے اسپر ہمکا خدا تعالیٰ نے دل میں ڈالا کہ جرائم کے اصول بھی سات ہیں اور محاسن کے بھی سات مگر ایک دروازہ رحمت الٰہی کا ہے جو کہ بہشت کے دروازوں میں زیادہ ہے۔ پھر مینے بیان کیا کہ دوزخ کے جو سات دروازے ہیں یعنی جرائم کے جو سات اصول ہیں اُنہیں سے ایک بدبختی ہے۔ ایک تکبر اور ایک جاہلانہ اور کورانہ تقلید ایک اتباع ہوا ہے یہ سب قرآن شریف سے استنباط ہے اور جسقدر گناہ چھوٹے بڑے ہیں وہ تمام ان ساتوں گناہوں ہی سے نکلتے ہیں۔

اسی طرح ایکدن مینے بیان کیا کہ دوزخیوں کے لیے جو وعدہ ہے کہ زقوم اُنکو کھانے کو ملیگا خود قرآن شریف میں دو باتیں بالمقابل بیان کی گئی ہیں ایک طرف اگر زقوم کا بیان ہے تو دوسری طرف بہشت کی نہروں اور پھل وغیرہ کا ذکر کر قرآن شریف میں جو ذکر ہے کلما رزقوا منہا من ثمرۃ رزقا قالوا ھذا الذی رزقنا من قبل واتوا بہ متشابہا تو اس کے یہ معنی نہیں کہ رزقنا من قبل سے مراد دنیا کے خربوزے آب اور پھل اور شہد وغیرہ ہیں اصل غور سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن جو روحانی طور پر پورے ذوق شوق سے خدا کی یاد کرتے ہیں اور اُنکو جو لذۃ اس سے حاصل ہوتی ہے تو بہشت کی نعمتوں اور لذتوں کو دیکھکر اُنکو خیال گذرے گا کہ اس قسم کی لذات ہمکو ہمارے رب سے پہلے بھی ملتی رہی ہیں۔ بہشت کی نعمتوں کے بارہ میں ہے کہ اُنکو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سنا تو پھر اُن کا دنیوی پھلوں سے کوئی بھی رشتہ نہوا ایمان کے پودہ کی جب تک اعمال سے آبپاشی نہ ہو تب تک انسان کو اسکی لذت کب حاصل ہو سکتی ہے بہشتی زندگی والا انسان خدا کی یاد سے ہر وقت لذت پاتا ہے اور جو بدبخت جہنمی زندگی والا ہے تو وہ ہر وقت زقوم ہی کھا رہا ہے کہ مختلف جیل ہی کماکر تلخ زندگی بسر کرتا ہے یہی کمائی اسے قیامت کے دن زقوم کی شکل میں متمثل ہو کر ملے گی۔

۲۷ - ۲۸ - جولائی ۱۹۰۳ء

ان تاریخوں میں کوئی ذکر قابل بلاغ ناظرین نہیں ہوا اور حضرت نے کل نمازیں با جماعت ادا کیں۔

۲۹ جولائی ۱۹۰۳ء

کل نمازیں حضرۃ اقدس نے با جماعت ادا کیں

(ظہر)

اسوقت حضرۃ نے تھوڑی دیر قبل از نماز مجلس فرمائی اور

نجاۃ صرف فضل سے ہے

فرمایا قرآن شریف سے جو عقیدہ نجاۃ کے بارہ میں استنباط ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ نجاۃ نہ تو صوم سے ہے نہ صلوۃ سے نہ زکوۃ اور نہ صدقات سے بلکہ محض دعا اور خدا کے فضل سے ہے اسی لیے خدا تعالیٰ نے دعا اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ تعلیم فرمائی ہے کہ جب وہ قبول ہو کر خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے اعمال صالحہ اسکے ساتھ شرائط ہیں مگر لوازم میں سے نہیں یعنی جب انسان کی دعا قبول ہوتی ہے تو اُسکے ساتھ تمام شرائط خود ہی مرتب ہو تی ہیں ورنہ اگر اعمال پر نجات کا مدار رکھا جاوے تو یہ باریک شرک ہے اور اس سے ثابت ہوگا کہ انسان خود بخود نجات پاسکتا ہے کیونکہ اعمال تو انسان کے اختیاری امور ہیں اور انسان خود بخود اُسے بجا لاتے ہیں پس نجاۃ کی کلید انسان کے ہاتھ میں ہوئی خدا تو کوئی شے نہوا ہاں وہ دعا جو کہ فضل ایزدی کو جذب کرتی ہے وہ بھی انسان کے اختیار میں نہیں ہوتی ہے کہ دعا کی تمام شرائط کو وہ ہر وقت اپنے لیے مہیا کرلے اور اُسے محویت۔ توکل۔ سوز گداز وغیرہ تمام لوازمات دعا میسر آجائیں تو پس دعا جب تمام شرائط کے ساتھ ہوتی ہے تو وہ فضل کو جذب کرتی ہے اور فضل کے بعد شرائط خود بخود پورے ہوتی جاتے ہیں اسلامی نجات یہی ہے لوگوں نے نجات کے مختلف طریقے رکھے ہیں مثلاً عیسائیوں نے نجات کی بنیاد مسیح کے خون پر رکھی ہے جو کہ باطل ہے اور یہ مسئلہ کوئی بناوٹی بات نہیں ہے کہ صرف زبان سے کہا جاوے بلکہ اصل نجاۃ وہ ہے کہ جس کے آثار یہاں ہی پیدا ہو جاویں یہ نہیں کہ پھوڑے کے اندر پیپ بھری ہوئی ہے اور زبان سے کہیں کہ مریض اچھا ہو گیا بلکہ اُس نجات کا اثر یہ ہے کہ آتی دنیا میں اُس شخص کو بہشتی زندگی نصیب ہو من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی نجاۃ یافتہ کے اندر ایسی تبدیلی ہو جاوے کہ معلوم ہو کہ خدا نے اُسے قبول کر لیا ہے مگر عیسائیوں میں اسکی کوئی علامت نہیں پائی جاتی مسیح کے صلیب ملنے تک تو پھر بھی کچھ بات تھی اور کوئی علامت ملتی تھی مگر اُسکے بعد تو انہیں فسق وفجور کا سیلاب چل پڑا ایسی ایسی فاسقانہ حالت کب ایک نجات یافتہ کی ہو سکتی ہے۔

آریوں کو بھی فضل سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ خود بخود ہی کچھ مانتے ہیں دست خود دہان خود والا معاملہ ہے۔ اور اُنکی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک اُنکو پرمیشر نے کچھ کیا ہی نہیں ہے کیونکہ بمقابلہ اُن کروڑوں مکوڑوں کے جو کہ دنیا پر موجود ہیں اور وہ تمام کیڑے جو کہ نجاست اور گندگی میں ہوتے ہیں وہ بقول انکے سب انسان ہی ہیں اُنکے مقابلہ پر انسانی آبادی بہت تھوڑی ہے تو گویا ابھی تک اُن کا پرمیشر اُن روحوں کو نجات دینے پر قادر نہ ہو سکا جو کہ اُن بے شمار کیڑوں مکوڑوں میں ہیں تو پھر پوچھا جاوے کہ جب اُن کے پرمیشر نے آجتک اُنکو نجاۃ نہیں دی تو اور کسی دی کیا وہ آجتک نجاۃ کے مستحق تھے

آریوں کی دعا ترمیم کے قابل ہے

آریوں کی دعا ترمیم کے قابل ہے کیونکہ مکتی سے اُنکی مراد یہ ہوتی ہے کہ ایک تھوڑے زمانہ تک انسان اور لوگوں سے نجات پاتا ہے اور پھر دھکے دیدیکر اُسے یہاں دکھ بھوگنے کو بھیجا جاتا ہے پس اس صورت میں کہ جب اُنکے پرمیشر نے دائمی مکتی دی ہی نہیں ہے تو وہ ایسی مکتی کی دعا کیوں مانگتے ہیں اس لیے وہ دعا ترمیم کر کے یوں مانگنی چاہیے کہ اے پرمیشر تو جو دائمی مکتی دیکر کے قابل نہیں ہے تو ایکوقت مقرر تک مجھے مکتی دے اور پھر دھکا دیکر مجھے اسی دار المحن دنیا میں بھیج دے افسوس کہ نادانوں کو یہ بھی خیال نہیں آتا کہ آیا انسان کی فطرت دائمی نجات کو چاہتی ہے یا عارضی کو اور وہ تو نیت اور عارضی نجات کا نام نجات رکھنا نادانی ہے کیونکہ جسکو اُمید ہے کہ مجھے پھر ابھی تکلیف میں پڑنا ہے اُسے اس عارضی نجات کی کیا خوشی ہوگی کیسی افسوس کی بات ہے اور اس سے انسان کو خدا سے کیا اُمید ہو سکتی ہے جبکہ وہ یہ جانتا ہے کہ اگر میں چند دن پرمیشر کا ہو کر رہونگا بھی تو اسطرح پھر بھی وہ پرمیشر مجھسے بیوفائی کریگا اور دھکے دیکر مجھے نکال دیگا اور اُسکے دلمیں میری طرف سے کھوٹ ہوگا۔

درس قرآن شریف

الجزو نمبر ۵ رکوع ۱۳

اِنَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَیْنَ النَّاسِ - تا - بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطًا ؕ

ترجمہ ہمنے جامع اور کامل کتاب حق کے ساتھ نازل کی ہے تیری طرف تاکہ تو لوگوں کے درمیان حکم کرے ساتھ اسکے جو کچھ اللہ نے تمکو دکھایا ہے اور تم خائنوں لوگونکی طرفسے جھگڑے میں نہ آیا کرو اور (یہ ایسی عظیم الشان بات ہے کہ) اس کے واسطے اللہ سے حفاظت طلب کرتا رہ کیونکہ وہ بڑا حافظ اور مہربان ہے (یہ حکم ہر ایک کو ہے) اور نیز جھگڑا نہ کرو انکی طرف سے جنھوں نے خیانت میں اپنے آپکو ڈالا ہے کیونکہ اللہ کو خیانت پیشہ لوگ پسند نہیں - اور وہ لوگوں سے تو چھپکر بدی کرتے ہیں لیکن اللہ سے نہیں چھپ سکتے کیونکہ اللہ اپنے علم سے ان کے ساتھ ہے جب مشورہ کرتے ہیں ایسی باتوں کا اور اللہ انکی تمام باتوں پر محیط ہے -

یہاں اللہ تعالیٰ نے دو باتوں کا ذکر کیا ہے خائن کی رعایت اور پیچ نہ کرو اللہ تعالیٰ خیانت والوں سے محبت نہیں کرتا خیانت بہت بری چیز ہے اسکی کئی قسمیں ہیں - امانت میں خیانت کرنا - مسلمان کے فائدہ کے واسطے کوشش نہ کرنا وغیرہ - خائن اچھے نہیں ہوتے اللہ رحیم فرماتا ہے کہ انکی سفارش بھی نہ کرو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کو قرآن بھی دیا اور ساتھ ہی حق دیا ہے اور بعض جگہ اس کا نام حکمۃ آیا ہے اور سنت ہے اور حدیث ہے اللہ نے رسول اللہ کو حق دیا ہے اور کچھ باتیں بھی دکھائیں جنکے ساتھ رسول اللہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتے - میں نے آجکل اس مضمون پر بہت غور کیا ہے ان شاء اللہ اگر زندگی نے وفا کی تو عنقریب وہ مضمون سناؤں گا -

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ - تا - عَلِیْمًا حَكِیْمًا ؕ

ترجمہ خبردار ہو جاؤ تم وہ لوگ ہو جو جھگڑا کرتے ہو انکی طرف سے دنیا کی زندگی میں لیکن قیامت کے دن انکی طرف سے کون جھگڑے گا اور کون انکا وکیل ہوگا جو شخص بدی کرتا ہے وہ اپنی جان پر خود بدی کرتا ہے لیکن پھر اگر اللہ سے حفاظت طلب کرے تو اللہ اسکی حفاظت کرنیوالا ہے اور رحیم ہے لیکن اگر کوئی بدی کرے تو وہ اپنی جان پر کھیلتا ہے اور اللہ علیم اور حکیم ہے -

تفسیر - یہاں اللہ نے جمع کا صیغہ استعمال فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلا بیان بھی نبی اللہ کی نسبت نہیں وہ بھی انھیں لوگوں کے واسطے ہے کیونکہ ایسا کام نبی کی شان نہیں دیکھو تمھاری بات تو ایک فقرہ میں آجاتی ہے جب تم بیعت کرتے ہو تو کہتے ہو **میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا** یہ کیسا پاک فقرہ ہے اور اگر اسپر عمل کیا جاوے تو ثمرات بھی کیا عمدہ ہوں اب دیکھنا چاہیے کہ ایک آدمی کا دل چاہتا ہے کہ اعلیٰ درجہ کا کھانا کھائے اور کپڑے پہنے لیکن دوسرے حقوق چاہتے ہیں کہ سادہ زندگی بسر کرے پھر دیکھو کسطرف جاتا ہے جو ظلم کرتا ہے وہ اپنی جان پر ہی ظلم کرتا ہے اللہ کو اسکی پرواہ نہیں بدکار بدکاری کرتا ہے اور چور چوری ہیں کامیاب ہوتا ہے مگر اس کے بعد کیا مصیبت آتی ہے ایک کو آتشک ہو جاتی ہے اور دوسرے کو رزق کی مار -

انگریزوں کو دیکھو کیسی قوم ہے کہ ابن مریم کو ابن اللہ کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ ہمارے گناہوں کے واسطے ملعون ہو گیا یہاں اسکا رد ہے کہ ہر ایک اپنے کام کا آپ ذمہ وار ہے - اس قوم کے مذہب کا ہر ایک پہلو سخت بودہ اور خام ہے جسکو دیکھکر ہنسی آتی ہے لیکن جب ہم انکی دنیوی حالت اور اپنے بادشاہ ہونکی حالت کا مقابلہ کرتے ہیں تو حیرت انگیز فرق معلوم ہوتا ہے رستہ کو صاف کرنا ایک ایمانی شعبہ تھا روحانی راستہ کو تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف کیا لیکن دنیاوی راستوں کو انگریزوں نے صاف کیا اور فائدہ اٹھایا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اسکے کیے کا بدلہ دیتا ہے خواہ کوئی ہو جو اللہ تعالیٰ کے واسطے بدی چھوڑتا ہے وہ ضرور ضرور اس ترک کا انعام پاتا ہے اللہ تعالیٰ کے لیے نیکی کرنا بڑی بہادری اور عقلمندی اور فہم کا کام ہے پچاس برس سے ہم دیکھتے ہیں بلکہ سو برس کی گواہی حضرت داؤد دیتے ہیں کہ متقی کی اولاد کو نہیں دیکھا بھیک مانگتے۔ مومن کو چاہیے کہ ہر ایک بات میں حد کو مدنظر رکھے اور قرآن کو اپنا دستور العمل بنائے بغیر اسکے پوری نہیں پڑتی

وَمَنْ یَّكْسِبْ خَطِیْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ یَرْمِ بِهٖ بَرِیْٓئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا ؕ

ترجمہ جو شخص خطا یا بدکاری کر پھر ایک ایسے شخص کو متہم کرے جو اس بدکاری پر مرتکب نہیں ہوا تو اسنے بڑا بہتان اور اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کی بدی کو اٹھا لیا -

تفسیر جو لوگ دوسروں کے افعال اور اقوال کی خواہ مخواہ تحقیر کرتے ہیں اور اپنے آپکو پاک سمجھتے ہیں اور اپنی باتوں کی عجیب عجیب توجیہ کرتے ہیں وہ بڑے بدکار ہوتے ہیں

۱۴ع وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ - تا - عَظِیْمًا ؕ

ترجمہ اور اگر نہ ہوتا اللہ کا فضل تجھپر (پہلے مخاطب ہمارے نبی کریم اور آپ کے بعد ہر ایک انسان) اور اللہ کی رحمت بیشک بڑا زبردست ارادہ کر لیا تھا ایک گروہ نے کہ تجھکو ہلاک کر دیں بے نام و نشان کر دیں لیکن یہ تجھکو کچھ ضرر نہیں دے سکتے مگر خود ہلاک ہو جائیں گے بے نام و نشان ہو جائیں گے اور نازل کی اللہ نے تیری طرف کتاب اور حکمت اور تجھکو وہ تعلیم دی جس کا تجھکو علم نہ تھا اور اللہ کا فضل تجھپر بڑا ہے -

تفسیر دیکھو ایک آدمی اگر معمولی زمیندار کے پودے اکھاڑنے لگے تو سلطنت اسکو سزا دیتی ہے پھر اللہ کا لگایا ہوا پودہ کسطرح کوئی اکھاڑ سکتا ہے ہر ایک کو چاہیے کہ جسکو اللہ چاہے اسکو اکھاڑنیکی کوشش نہ کرے نہیں تو خود اکھاڑا جائے گا اور ناکام مرے گا نبی کریم کے تباہ کرنے کے واسطے تمام سلطنتوں اور تمام مذہبوں اور گروہوں نے اکھاڑنیکی کوشش کی لیکن کوئی اکھاڑ نہ سکا تلوار سے زبان سے مخفی مشوروں سے کام لیا لیکن کسی طرح کامیاب نہ ہو سکے اب دیکھو یورپ اور امریکہ وغیرہ کے لوگ مذہب اسلام اور ہمارے نبی صلعم کو گمنام کرنیکی کوشش کر رہے ہیں لیکن وہ کبھی اس کام میں فتح نہیں پائیں گے کیونکہ اسلام اور ہمارے نبی اللہ کے ہاتھ کے لگائے ہوئے پودے ہیں پس تم لوگ اپنا ہر ایک کام اللہ کی مرضی کے مطابق اور اسکی رضا کے واسطے کرو تو کبھی ضائع نہیں ہوگے اور نہ دشمن نابود کر سکیگا دیکھو سارا جہان ایکطرف اور اللہ ایکطرف ہے جب کوئی حملہ کرتا ہے تو اللہ اسلام کو زیادہ طاقتور کر دیتا ہے ابوجہل سے لیکر اب تک تمام لوگوں نے اسلام کو گمنام کرنیکی کوشش کی لیکن وہ دن بدن اپنے کمال میں بڑھتا جاتا ہے اگر تم بھی کام کو ایسا کرو کہ وہ اللہ کے ہاتھ کا پودا ہو تو ہر وقت اس کے ساتھ اللہ کا فضل ہوگا اسکے درخت کی مثال سنو مَثَلُ كَلِمَةً طَیِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ تُؤْتِیْۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا کہ اسکی جڑ پاتال میں ہوتی ہے اور اسکی پھل اور شاخیں بہت بلندی پر ہوتی ہیں وہ ہمیشہ پھل دیتا ہے اللہ کے فضل سے لیکن جو درخت گندہ ہوتا ہے اور اللہ کی رضا کے واسطے نہیں ہوتا بلکہ اللہ کی مرضی کے خلاف ہوتا ہے اسکو اللہ یہیں اکھاڑ دیتا ہے اور اسکے واسطے قرار نہیں ہوتا جیساکہ اسکے کلام میں آیا ہے مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِیْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِیْثَةِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ اسی واسطے ہمنے دیکھا ہے کہ جھوٹے مذہبوں کو نئے نئے رنگ میں ہو کر پیش ہونا پڑتا ہے اور وہ اپنی اصلوں پر ثابت نہیں رہتے -

سیاق کا معنی

ایک صاحب کشف کی کشفی شہادۃ

حضرت اقدس امام الزمان کی نسبت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مخدومنا مولانا عبدالکریم صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ علاقہ نیابت بھاگ میں حضرت فقیر صاحب میاں محمود کے صاحب کشف اور بزرگ ہونیکی نسبت عام شہرہ تھا اور سندہ و بلوچستان کے مختلف مقامات کے لوگ اسی وجہ سے آپکی زیارت کے لیے آیا کرتے ہیں۔ اُن کے چند ایک ملنے والونکی طرفسے خواہش کی گئی کہ میں فقیر صاحب موصوف سے ملاقات کروں الا کوئی مناسب موقعہ ہاتھ نہیں آتا تھا۔ حال میں بتقریب دورہ ۱۵ جولائے ۱۹۰۳ء کو جب میں شہر فقیر صاحب سے چند میل کے فاصلہ پر ایک مقام میں پہونچا تو مجھے بتلایا گیا کہ جو ارادہ کیا جائے فقیر صاحب بروے کشف اُس سے اطلاع پاکر خود بخود بتلا دیتے ہیں۔ مجھے فقیر صاحب کی ملاقات کا پیشتر سے اشتیاق تھا مگر میں یہ سوچتا تھا کہ کس مدعا پر آپ کی ملاقات کی جائے۔ حضور پاک مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر تو میں پیشتر سے ہی علی وجہ البصیرۃ ایمان لا چکا ہوں اور اب مجھے کسی قسم کی کوئی گنجایش باقی نہ تھی اور نہ ہے۔ اور اس خیال سے کہ اگر ایسے بزرگ اور صاحب کشف کی شہادت کشفی حضور ممدوح کے صداقت دعوی پر ملجائے تو منکرین پر حجت ہونیکے علاوہ کیا تعجب کہ بعضونکی راہ راست پر آنے کا باعث ہو میں نے دل میں ٹھانا کہ فقیر صاحب حضور مسیح موعود کے دعوی مسیحیت و مہدویت کے نسبت کشفی شہادۃ سے کیا بتلا سکتے ہیں اور ایسا کیا اعتقاد رکھتے ہیں اس ارادہ کو بطور سوال دلمیں ٹھانے ہوے جب میں فقیر صاحب کے مہمان خانہ میں پہنچا تو میری آمد کی اطلاع پاکر بروے دستور ملکی میری مزاج پرسی کے لیے فقیر صاحب نے اپنے بیٹے صاحبزادہ عبدالغفور کو جو عمر میں تیس سال کے ہونگے بھیجدیا۔ بعد احوال مزاج پرسی مینے خواہش کی کہ میں خود مکان کے اندر جاکر جہاں کہ فقیر صاحب تشریف رکھتے تھے۔ فقیر صاحب سے شرف ملاقات حاصل کروں۔ لاکن فقیر صاحب نے کہلا بھیجا کہ آپ خود باہر آتے ہیں۔ چنانچہ ایکساعت بعد آپ چارپائی پر لیٹے ہوے جسکو چند آدمیوں نے کندھے پر اُٹھایا ہوا تھا تشریف لائے۔ آپکی عمر قریب اکیسو برس کے ہے۔ بباعث ضعف پیری ونقاضائے عمر آپکے ہاتھ پاؤں رعشہ سے کانپتے تھے۔ ریش بالکل سفید اور چہرہ نورانی تھا حواس خمسہ بالکل درست اور بجا تھے اور گفتگو معقولیت سے فرماتے تھے۔ مذہب اہل سنتہ جماعۃ و فرقہ قادریہ کے پابند ہیں۔ اثنائے گفتگو میں جو بہت سے ملکی آدمیوں کے سامنے ہوئی۔ آپنے مجھسے استفسار کیا کہ کیا آپ **حضرۃ عیسی (مرزا غلام احمد) کے مرید ہیں** جسکا جواب اثبات میں ملنے پر آپنے اپنا وہ قصہ اور حالت برملا بیان فرمائے جسکو آپ کے صاحبزادہ فقیر عبدالغفور نے قلمبند کیا جو ملفوف ہذا خدمت میں بھیجتا ہوں۔ میاں نور احمد سلطان جنکا ذکر اس شہادت قلم بند شدہ میں ہے۔ فقیر صاحب کے مرشد ہیں جو سندھ میں نہایت مشہور صاحب کشف و اولیاء اللہ سے ہو گذرے ہیں اور چند سال سے وفات پا چکے ہیں فقیر صاحب حضور مرزا صاحب کے حلیہ اور دیگر حالات متعلقہ کی نسبت ایک گھنٹہ تک جبتک کہ آپ تشریف فرما رہے ذکر اور استفسار فرماتے رہے۔ جوں جوں میں حضور ممدوح کی زندگی کے پاک حالات بیان کرتا تھا آپ نہایت ہی مسرت سے سنتے اور خوش ہوتے تھے حتی کہ روانہ ہونیکے وقت آپنے اپنی ریش مبارک پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کہ الحمد للہ کہ مینے اس دار فانی کو چھوڑنے سے پہلے حضور مسیح موعود کا زمانہ پایا خدا کرے کہ آپ کی زیارت بھی میرے نصیب ہو۔ یہ کہکر اندر تشریف لے گئے۔ آپنے گفتگو میں مجھے کچھ دریافت کرنے کا موقعہ بہت کم دیا اور خود ہی حالات حضور مسیح موعود کی نسبت دریافت فرماتے رہے جب تک بیٹھے رہے سوائے کوئی اور ذکر نہ ہوا پاس ادب سے مینے زیادہ جرأت نہ کی اور مشکل سے موقعہ پاکر عرض کیا کہ کیا یہ وہی مسیح ہے جس کے آنے کا وعدہ دیا گیا تھا آپنے فرمایا کہ **ہاں وہی ہے اور حضرۃ عیسی سے مشترک بالصفات ہے۔**

میں ان حالات کو فقیر صاحب میاں محمود کی اُس شہادۃ کے ساتھ جو فارسی میں قلمبند ہے۔ اس غرض سے خدمت عالی میں ارسال کرتا ہوں کہ تبلیغ حق کی غرض سے درج اخبار کرایا جاوے تاکہ ابتک جنکو قبول حق کا موقع نہیں ملا وہ اس سے استفادہ حاصل کریں اور منکرین پر حجت تامہ ہو۔ میاں محمود صاحب کا خاندان فقیر صاحب کے نام سے مشہور چلا آتا ہے اور اب یہ آپ کا خاندانی لقب ہوگیا ہے آپ باعتبار ثروت معقول زمینداری رکھتے ہیں۔ اور سندہ اور بلوچستان میں آپ کے مریدونکی تعداد ہزاروں تک بتلائی گئی ہے اور لوگ آپ کے ولی اللہ اور صاحب کشف ہونے پر بہت اعتقاد رکھتے ہیں اور دور دور سے آپکی زیارت کے لیے آتے ہیں۔ والسلام

راقم حضور مسیح موعود عم کا ایک ناچیز خادم خاکسار **نظیر حسین** - انچارج تحصیلدار بھاگ بلوچستان

۲۷ رجولائے ۱۹۰۳ء

شہادۃ

خدائے عزوجل را حاضر دانستہ بغرض اظہار صداقت و بطور ادائے شہادۃ تحریر مینمایم کہ بموجودگی من امر زیر المشارفہ قاضی نظیر حسین تحصیلدار صاحب فقیر صاحب میاں محمود احوال بیان نمودہ کہ چہارم سال میشنود کہ اینجا در میان عوام الناس قصہ مشہور شدہ کہ در پنجاب مرزا غلام احمد حضرۃ عیسی پیدا شدہ در ضمیر فقیر خیال افتادہ کہ الحمد للہ کہ خداوند تعالی عجب النسان ظاہر کردہ اما طاقتی نبود کہ از بارگاہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم در باب صحت این عرض شود شب بایں خیال در خواب رفتہ کہ ناگاہ مرشدی میاں نور احمد سلطان در خواب آمدہ فرمود کہ ہمین مرد تحقیق بسیار با برکت است حالا بہ حکم سنۃ ثانی برادر واز وے دین دیانت پذیرد اقرار کنی نہ انکار بعدہ حضرت عیسی مرزا غلام احمد را دیدم کہ ریشش منقش نہ بودند بلکہ اندک مفصل بودند و ریش دندانی و دراز نبود و کفش او برپا شستہ نداشت بعدہ از خواب بیدار شدم تحریر بتاریخ ۱۹ ماہ ربیع الآخر ۱۳۲۱ھ

الراقم فقیر عبدالغفور ابن فقیر محمود عفا عنہما

میں خدائے بزرگ کی قسم کھا کر اظہار حق کی غرض سے تصدیق کرتا ہوں کہ فقیر صاحب میاں محمود نے یہ حالات مندرجہ بالا میرے روبرو بیان کیے۔ اور اُن کے صاحبزادہ فقیر عبدالغفور نے اپنے قلم سے قلمبند کیے کیونکہ خود فقیر صاحب موصوف لکھنے سے معذور ہیں۔ ۱۵ ر جولائے ۱۹۰۳ء

دستخط انگریزی

قاضی نظیر حسین

استفسار اور جواب

کیا عورت اپنے مرد کو طلاق دے سکتی ہے جیسے کہ مرد عورت کو دیسکتا ہے جیسے مرد سے کوئی قصور عورت کے حق میں ظاہر ہو اور وہ عورت اپنے مرد سے بہت تنگ آگئی ہو اور دو گواہ رکھکر کہا کہ میں اس سے بہت تنگ ہوں کہ یہ مجھکو خرچ نہیں دیتا نہ میرے ساتھ بولتا ہے اسواسطے میں اسکو طلاق دیتی ہوں۔ **جواب** البدر جلد ۲ صفحہ ۱۴۱ کالم ۲

ہیں اسکی نسبت لکھا جا چکا ہے کہ عورت کو بھی مرد سے علحدہ ہونیکا ایسا ہی اختیار ہے جیسے کہ مرد کو ہے صرف فرق اتنا ہے کہ مرد بلا واسطہ اور عورت بالواسطہ قطع تعلق کرسکتی ہے قرآن شریف کی آیۃ فان خفتم الا یقیما حدود اللہ فلا جناح علیہما فیما افتدت بہ اگر اسبات کا خوف ہو کہ میاں بی بی الٰہی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے تو عورت (اپنا پیچھا چھڑانے کی عوض) کچھ دیدے تو اسمیں دونوں پر کچھ گناہ نہیں ہے۔ جزو ۲ رکوع ۱۳ سے یہ ثابت ہے کہ عورت بھی مرد سے علحدگی اختیار کر سکتی ہے مگر اوسے اس صورت میں کچھ نہ کچھ ادا کرنا ضرور پڑتا ہے اہل اسلام کا عملدرآمد اسپر اسطرح سے دیکھا گیا ہے کہ ایسی صورت میں عورت اپنا مہر یا کم و بیش رقم مہر سے خاوند کو واپس کر دیتی ہے۔ اگر عورت کی درخواست پر خاوند قطع تعلق پر راضی ہوجاوے تو صرف دو گواہوں کے روبرو فریقین کی جدائی ہوسکتی ہے اور تحریر کے ذریعہ سے اس امر کی پختگی کرلی جائے تاکہ آیندہ کسی شر کا موقع کسی فریق کو مل سکے لیکن ایسی صورت میں کہ عورت قطع تعلق چاہتی ہے اور خاوند انکاری ہے اور تکلیف دینے کی غرض سے نہ اُسے بساتا ہے اور نہ قطع تعلق کرتا ہے بہترین طریق یہ ہے کہ عورت عدالت کے ذریعہ سے اپنی جدائی چاہے۔ صرف دو گواہ کے روبرو اپنے خاوند سے قطع تعلق کرنا بلا اسکے کہ اُسکا خاوند بھی اسکی درخواست قبول کرے اور اسی تحریر دیدیوے کہ تیری درخواست پر مینے تجکو طلاق دی ہرگز درست نہ ہوگا۔ عورت طلاق نہیں دیسکتی خلع کرا سکتی ہے یہ طریق جو آپنے آخر میں ارقام فرمایا ہے شرع اسلام میں جائز نہیں۔

ایمان کا روزانہ معیار

میرے مخدوم و مہربان حضرت حکیم نور الدین صاحب نے ایکدرس میں ایک نکتہ بیان کیا جسے میں اپنے الفاظ میں تزکیہ نفس کی غرض سے پیش کرتا ہوں

ایک زرگر یا کوئی اور پیشہ ور اپنے پیشہ کی دھن میں مصروف ہوتا ہے یا ایک میاں اپنی بیوی کے ساتھ اختلاط کرتا ہے یا ایک ماں اپنے من موہنے اور مسکراتے بچہ سے کھیل رہی ہوتی ہے یا ایک ایڈیٹر اخبار کی نامہ نگاری میں قلم فرسائی کر رہا ہوتا ہے یا اور کوئی ماتحت اپنے آقا کی خوشنودی کے لیے سرگرمی سے ایک کام کر رہا ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ کہ خدا کا ایک منادی اُسے خدا کیطرف بلانیکا پیغام اُسکی حضوری میں حاضر ہونیکے لیے بایں الفاظ میں آتا ہے کہ حَیَّ علی الصلوۃ حی علی الفلاح مگر وہ بندہ جو کہ اس امر کا مدعی ہوتا ہے کہ میرا خدا پر ایمان ہے اور میں سب سے زیادہ عظمۃ بزرگی جلال قدرت صرف اللہ تعالیٰ کی ہی مانتا ہوں وہ اس حکم کو سُنکر سستی کرتا ہے نفس اُسے کہتا ہے کہ جس کام میں تو مصروف ہے اب یہ قریباً لاختتام ہے لسے ادھورا نہ چھوڑ تیرے خیالات منتشر ہو جاوینگے ابھی نماز میں کچھ دیر ہے تب تک ختم کرلے یہ نادان نفس کی آواز کو سُنتا ہے اور اُسکی مخالفت نہیں بلکہ اتباع کرتا ہے حتی کہ جماعت یا نماز کا اول وقت گذر جاتا ہے اور اُس امتحان میں جو کہ خدا تعالیٰ نے اُس کا لینا چاہا ہے ناکام رہتا ہے اور اُس فرشتہ کی تحریک پر عمل نہیں کرتا جو کہ اُسے نیکی کی ترغیب دیتا ہے پھر جب وہ اُٹھکر اپنی فرصت نکالکر نماز کو آتا ہے اور وضو وغیرہ کرکے نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر اللہ اکبر یعنی اللہ سب سے بڑا ہے کہتا ہے تو اُسے شرم کرنی چاہیے اور غیرت میں ڈوبنا چاہیے کہ وہ اُس شہادت اور اس اقرار میں سراسر جھوٹا ہوتا ہے اگر وہ اُسکو سب سے بڑا مانتا تو جسوقت حی علی الصلوۃ کی آواز اُسکے کان میں اول دفعہ ہی آئی تھی اُسوقت سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر حضور الٰہی میں حاضر ہونیکی طیاری کرتا مگر اب تو اُسنے عمل کر کے بتلا دیا کہ جسے وہ سب سے بڑا ماننے کا اقرار کرتا ہے اُسکی آواز کی اُسنے پروا نہیں کی بس اُسنے اپنے اُس فعل کو یا پیشہ کو یا بیوی کی محبت کو یا بچہ کے پیار کو سب سے بڑا مانا کہ جسکی اتباع کی غرضیکہ نماز کے پانچ اوقات اور اسکی ہر ایک رکعت اور قیام اور سجود اور رکوع ہر ایک رکن انسان کی ہدایت کے لیے کافی ہے اور اگر وہ غور کرے تو دن میں پانچ دفعہ وہ اپنے نفس کا امتحان لے سکتا ہے خدا پر اپنے ایمان کا اندازہ لگا سکتا ہے اسباب پرستی کے مرض نے کہانتک اُسکے قلب سلیم کو مادف کیا ہوا ہے اُسے دیکھ سکتا ہے خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں یہ فکر یہ دھن یہ ایمان یہ غیرت اور ایسے عمل کی توفیق عطا کرے۔

مسکین طلبا

اللہ تبارک و تعالیٰ کی سنۃ کچھ ایسی ہی واقع ہوئی ہے کہ وہ غربا سے پیار کرنے اور ضعفا کو بلند درجات عطا کرنے میں اپنی قدرۃ اور حکمۃ کے کرشمے دنیا کو دکھایا کرتا ہے۔ چنانچہ بنی اسرائیل کو جب فرعون اور اُسکی قوم نے ایسا ذلیل کر دیا کہ اینٹیں بنانے کا کام اُن سے لینے لگے اور اُنکی قوت کو گھٹانے کے لیے اُنکے لڑکونکو قتل کر دیتے اور اُنکی لڑکیونکو زندہ رہنے دیتے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا نرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلہم ائمۃ ونجعلہم الوارثین ونمکن لہم فی الارض یعنی ہم نے ارادہ کیا کہ ہم ان لوگوں پر احسان کریں جو اُس ملک میں کمزور اور غریب کر دیے گئے تھے اور اُنکو لیڈر بنائیں اور اُنکی قوت کو زمین میں جما دیں + یہ تو بھلا سلسلہ موسوی کا ذکر ہے جو چودہ سو سال کا عرصہ گذر کر بالآخر عیسی ناصری پر ختم ہوا تم اس اُمت کے سردار کو دیکھو جسکو قیامت تک رہنا ہے کہ جب اللہ حکیم خبیر نے چاہا کہ انسانی کمال کے انتہائی نقطہ کو پیدا کرے جب اُس رحمن رب کے رحم نے جوش مارا کہ اپنی مخلوق کو اپنا پاک کلام سنائے جب ابراہیمی دعاؤں کے پورا ہونیکا وقت آگیا جب زمین و آسمان میں شور پڑا ہوا کہ سرور انبیا اور خاتم النبین کے پیدایش کا زمانہ ہے تو اُس رحمۃ للعلمین کو کہاں سے منتخب کیا گیا۔ اس کے جواب میں خدا ہی کا کلام سنو الم یجدک یتیما فاوی ووجدک ضالا فہدی ووجدک عائلا فاغنی۔ اس امر کو دیکھ کہ تو یتیم تھا اور ہم نے تجھے پرورش اور حفاظت میں لیلیا اور تو ہدایت اور راستی کے لیے حیران و سرگردان تھا پس ہمنے تجھے ہدایت یافتہ بنا دیا۔ تو بے سرو سامان تھا ہم نے تجھے اپنے فضل کے ساتھ غنی کر دیا اللھم صل علی سیدنا محمد و علی ال محمد و بارک وسلم انک حمید مجید۔

ایسے امور کو مدنظر رکھکر ہمارے مدرسہ تعلیم الاسلام کے سرپرست اور ناظمان نے ہمیشہ ایک فنڈ یتامیٰ و مساکین اپنے مدرسہ میں قائم اور جاری رکھا ہے۔ اگرچہ کچھ مدت تک وہ فنڈ بالکل علحدہ رہا ہے تاہم اُس فنڈ کے نام کافی رقم ہمیشہ نہ آنیکی وجہ سے منتظم کبھی جنرل فنڈ میں سے یتامیٰ اور مساکین کو وظائف خوراک اور کتب وغیرہ سے مدد دیتی رہی ہے۔ یہ سلسلہ ابتک بدستور جاری ہے چنانچہ امسال قریباً دو سو روپیہ کی کتابیں اس مدرسہ کے مساکین طلبا کو دیگئی ہیں اور قریباً ساڑھے چار سو روپیہ غریب طالبا کو خرچ خوراک وغیرہ کے لیے بطور وظیفہ کے دیا گیا ہے اور علاوہ ازیں قریباً نصف طلبا کی فیس اس مدرسہ میں بالکل معاف ہے غرض ہر طرح سے اس امر کی کوشش کیجاتی ہے کہ جسطرح ہوسکے غربا کی مدد کی جاوے کیونکہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ نسبتاً غریب طلبا محنتی اور دل لگا کر پڑھنے والے ہوتے ہیں اور اُستاد کی محنت کو کارآمد کر دکھاتے ہیں۔ کیونکہ اگر طلبا تعلیم میں توجہ کرے اور اُستاد کے پڑھائے ہوئے کو ضبط کرنیوالے نہوں تو اُستاد کو اپنے محنت کے ضائع جانے کا بڑا رنج اُٹھانا پڑتا ہے۔ اسوقت مجھے ایکدوست کی بات یاد آئی کہ جب میں ایکدفعہ ایک مدرسہ کی ملازمت کو چھوڑ کر دفتر

سرکاری میں ملازم ہوا تو اُس دوست نے میری اس تبدیلی پر خوشی کا اظہار ان الفاظ میں کیا کہ مدرسہ کی ملازمت کیا کر ہے جہاں اپنی موچھ غیر کے ہاتھ میں ہے۔ دفتر میں جتنے آدمی کرتا ہے اُسپر تو تشفی ہوجاتی ہے کہ افسر اسکو بیٹیک دیکھ لیں۔ مجھے اس امر میں اُس کے ساتھ اتفاق نہیں کیونکہ میرے نزدیک دفتر ہو یا مدرسہ تجارۃ ہو یا زراعت فسری ہو یا تختی اُستادی ہو یا شاگردی ہر جگہ صرف اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحم کام آتا ہے ورنہ کوئی مقام بھی انسان کے واسطے بچھڑ نہیں ہے تاہم یہ صحیح ہے کہ نیک ہوشیار محنتی باادب شاگردوں کا میسر آنا ایک بڑی نعمت ہے اور ایسے شاگرد عموماً غربا میں سے پیدا ہوتے ہیں۔ چنانچہ علیگڈہ کے پیر نیچیر کو بھی اپنے مدرسۃ العلوم میں غربا کے لیے کچھ بورڈنگ ہوس اور وظائف کا انتظام کرنا ہی پڑا تھا غرض یہ نہایت ضروری امر ہے کہ غریب طلبا کو وظائف کے ساتھ مدد دیکر انکو اس مدرسہ کی تعلیم اور حضرت اقدس مسیح علیہ السلام اور آپ کے پاک حاشیہ نشینان کی مقدس صحبت سے موقعہ دیا جاوے تاکہ آیندہ نسلوں کے واسطے ایک ہرا بھرا باغ طیار ہوجاوے۔ مگر یہ کام روپے سے ہوتا ہے اور یہاں بمشکل اتنا چندہ جمع ہوتا ہے کہ اُستادوں کی تنخواہیں معمولی سامان اور عمارت کے لیے کافی ہو یا کافی سے بھی کچھ کم ہو تو نواب محمد علی خان صاحب اپنے خزانہ میں سے اُس میں کچھ ڈالتے رہا کریں۔ جب سے مکرمی مخدومی نواب صاحب یہاں تشریف لائے ہیں میں دیکھتا ہوں کہ وہ اکثر کتب۔ سامان۔ عمارۃ۔ عملہ میں اس قدر مدد دے رہے ہیں کہ اگر اس مدرسہ کے بانی حضرۃ امام علیہ الصلوۃ والسلام اور اسکا مقصد خدمت دین نہ ہوتا تو کہا جا سکتا تھا کہ ان کی مدد کے بغیر مدرسہ شاید بڑی ردی حالت میں ہوتا چہ جائیکہ کالج تک ترقی کرکے اس قابل بنجائے کہ علامۂ دہر واجب التعظیم ہر خورد و کلاں ماہر علوم دینیہ دنیویہ حضرت مولوی حکیم نُورالدین صاحب اور مسلمانوں کے لیڈر حضرت مولوی عبد الکریم صاحب اور حضرۃ مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی پلیڈر و ایڈیٹر و مینیجر میگزین ریویو آف ریلیجنز۔ ایسے ایسے بزرگ اس کالج کے طلبا کی تعلیم اپنے ذمہ لیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ نواب صاحب نے علاوہ مالی امداد اور ظاہری تدبیر و تفکر کے اندر ہی اندر اپنی کوٹھڑی کے دروازے بند کرکے اللہ تعالیٰ کے آگے دستِ دعا کچھ ایسے انداز سے پھیلائے ہیں کہ ہاتھ خالی نہیں پھرا اور نہ بغیر فضل الٰہی یہ ترقی محال ہے۔

شاید اصل مطلب سے دور چلا گیا ہوں یا اصل مطلب کیطرف دور چلا گیا ہوں بہرحال پھر وظائف مساکین کیطرف اپنے کلام کا رخ پھیرتا ہوں۔ کالج کے فنڈ کی حالت کچھ ہو مجھے اسوقت اُسکے متعلق کچھ کہنا مقصود نہیں بلکہ مینے اس غرض کے واسطے قلم اُٹھایا ہے وما توفیقی الا باللہ کہ مساکین طلبا کے واسطے وظائف کا ایک جُدا فنڈ ہونا چاہیے اور اسکی صورت یہ ہے کہ ہر ایک شہر کے احباب باہم ملکر کم از کم ایک اور زیادہ سے زیادہ حسب توفیق ماہوار وظائف قادیان کے اسکول کے طلبا کے واسطے مقرر فرمائیں ایک وظیفہ کی مقدار رقم کم از کم ہے اور زیادہ سے زیادہ عہ ماہوار فی الحال ہونی چاہیے۔ یہ وظائف ماہ بماہ ایں مدرسہ یا سپرنٹنڈنٹ کالج کے پاس بھیجتے رہیں۔ تو اسطرح بہت سے غریب طلبا کی پرورش ہوسکتی ہے۔ اور گویا احباب کے لیے ایک بڑے ثواب کا کام ہوگا کہ اُنکے خرچ پر ایک آدمی قادیان میں رہے اور اسطرح اُنکے لیے بھی قادیان میں رہنے کا ثواب حاصل ہو۔ کیونکہ جو حج کے لیے کسیکو زادِ راہ مہیا کرتا ہے اُسکے لیے بھی حج کا ثواب ہے۔ اسجگہ مجھے تین بزرگوں کا شکریہ کے ساتھ ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے ایک تو حضرت اُستاذی المعظم مولانا مولوی نورالدین صاحب جو کئی طلبا کو وقتاً فوقتاً ماہواری اور ایک مُشت مدد دیا کرتے ہیں دوم مخدومی نواب محمد علی خان صاحب جو اپنی جیب خاص سے مدرسہ کے چار طلبا کو ماہواری معقول وظیفہ دیتے ہیں اور تیسرے مکرم و مخدوم نواب فتح نواز جنگ مولوی مہدی حسن صاحب بیرسٹرایٹلا لکھنؤ جنھوں نے کالج کے واسطے ایک مستقل وظیفہ مبلغ عہ ماہوار کا مقرر کردیا ہے جزاہم اللہ احسن الجزا فی الدنیا والعقبیٰ۔

احباب کو اختیار ہے کہ اُس وظیفہ کو کسی خاص شرط سے مشروط کریں مثلاً یہ کہ وہ وظیفہ کے واسطے اُنکے شہر یا ضلع کے کسی طالب علم کو بہ نسبت کسی اور کے زیادہ حق ہوگا۔ یہ غریب طلبا اور خود مدرسہ اور بلکہ خود سلسلہ احمدیہ کی خدمت اور مدد کے لیے انشاء اللہ تعالیٰ ایک عمدہ ذریعہ ہے حضرۃ اقدس بارہا فرمایا کرتے ہیں کہ ابتدا میں اللہ تعالیٰ غربا کو برگزیدہ کرتا ہے اور پھر اُس سلسلہ میں شمولیت کی برکت سے انھیں کو امرا کردیتا ہے۔ اب میں اس دعا پر اس عریضہ کو ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری غلطیوں کو معاف کرے ہمیں صراط مستقیم پر مستقل رکھے اور اس پاک سلسلہ کی خدمت کے لیے سب احباب کے دلوں کو بڑی قوت اور ہمت اور توفیق مرحمت فرماوے۔ آمین۔

رقیمۂ نیاز محمد صادق عفی عنہ
سپرنٹنڈنٹ کالج و ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام
ہائی اسکول ۲۷ر جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

طبی نوٹ

استعمال میوہ جات بطور ادویہ ایک امریکن اخبار لکھتا ہے۔

(۱) سیب نہ صرف مصفی خون ہے بلکہ پیچش کے لیے نہایت مجرب ہے اور اسمیں ایک وصف یہ ہے کہ اگر کوئی شخص نشہ میں مست ہو تو اسکی استعمال سے ہوشیں ہوسکتا ہے اگر دن میں ۳ بار جوش کیا ہوا سیب استعمال کیا جاوے تو شراب خوروں کو اکسیر کا اثر رکھتا ہے اور چند روز تک اسکا استعمال جاری رکھنے سے شراب خور کو ہر ایک منشی اشیا سے نفرت ہوجاویگی (۲) انانا س حلق کی بیماریوں کی لیے نہایت مفید ہے اسکا استعمال سے بہت مریضوں کو شفا ہوئی ہے اگر تازے پھل کا عرق نکالکر استعمال کیا جاتے تو حلق میں جو گوشت لٹک آتا ہے اُسکے کاٹنے کے لیے نہایت مفید ثابت ہوتا ہے اور اگر وقت پر استعمال کیا جاوے تو ضرور فائدہ ہوگا۔ (۳) انگور ایک گھنٹہ تک فی منٹ ایک انگور کھانا اور اسیطرح دن میں ۳ چار بار انگور کا استعمال جاری رکھنا اور اُس اثنا میں بجز خشک روٹی کے اور کوئی شے استعمال نہ کرنا نہایت مفید ہے۔ کمزور آدمیوں کے حق میں تو یہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے اگر محنت اور مشقت کی زیادتی کر کسی شخص کے قوت ہاضمہ میں فرق آگیا ہو تو اُسکی یہ شکایت فوراً جاتی رہیگی انگور سے بڑھ کر دنیا میں کوئی اور پھل قوت ہاضمہ درست کرنیکی قوت نہیں رکھتا ہے (۴) بلیک بری کا شربت درد قولنج کے لیے نہایت مفید ہے کاشتکاروں کی عورتیں امریکہ میں اس کا استعمال کرتی ہیں (۵) تازہ اور شیریں میوے گٹھیا کے مریضوں کو مضر کہے جاتے ہیں لیکن کم از کم اگر دو ۱۲ اخروٹ کھالیا کریں تو انکو بہت مفید ہوں گے آنکر اور درد ان سے کافور ہوجاتا ہے۔

درخواست دعائے نماز جنازہ

برادرم محمد افضل صاحب۔ السلام علیکم۔ ازراہ کرم ان چند سطروں کو اپنے قیمتی پرچہ البدر میں جگہ دیکر راقم کو مرہون منت بنائیں۔

ہمارے مکرم قابل فخر دوست منشی محمد دین صاحب اپیل نویس سیالکوٹی کے اہل بیت کچھ عرصہ بیمار رہ کر خدا تعالیٰ کی جوار رحمت میں پناہ گزیں ہوگئے ہیں۔ مرحومہ حضرۃ خلیفۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام پر سچا ایمان رکھتی تھیں اپنے شوہر کی فرمانبردار اور اُن دوستوں مخلصوں کی بڑی خاطر اور مہمانداری کرنے والی تھیں۔ ہمارے مکرم منشی صاحب کو اللہ تعالیٰ ایسی رفیق کی مفارقت پر صبر جمیل کی توفیق دے اور نعم البدل بخشے۔ حضرت اقدس نے گذشتہ جمعہ کو مرحومہ پر نماز پڑھی۔ ہمارے احباب احمدی ہر شہر میں مغفورہ کا جنازہ پڑھکر منشی صاحب کے جبر قلب کے باعث ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اجر لینے کی مستحق ہیں۔ والسلام

(خاکسار میر حامد شاہ سیالکوٹ)

عالم اخبار

مسٹر ڈوئی۔ اپنی ۲۳ ؍ جون ۱۹۰۳ء کے خط میں قادیان کے ایک خط منجانب مفتی محمد صادق صاحب کے جواب میں تحریر کرتے ہیں کہ میرا مرید ہونیکے لیے یہ اعتقاد ضروری نہیں ہے کہ میری نبوۃ اور دعویٰ الیاس کی تصدیق کی جائے ہاں یہ ضروری ہے کہ جو لوگ مجھے نبی اور الیاس کی روح میں آیا ہوا مانتے ہیں انکو کچھ مزہ دیدے گا۔ کوئی آدمی میرے دعاوی کو مانے نہ مانے میری جماعت میں شامل ہوسکتا ہے۔ فقط اس سے صاف ظاہر ہے کہ ڈوئی کو اپنی نبوت پر خود کس قدر یقین اور ایمان ہے

ریویو اندنوں ایک کتاب بنام دعوۃ الحق نظم میں ہمارے مخدوم جناب میر ناصر نواب صاحب اہلی حضرت قادیانی نے تصنیف کی ہے جسمیں مختصر طور پر حق تبلیغ کو ادا کیا ہے اخیر میں ایک ضمیمہ بھی دیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے کسی دھلوی بھائی نے نظم میں کوئی خطاب رسول اللہ صلعم کیطرف کیا ہے اور گستاخی سے معافی چاہی ہے اُسکی نظم کے جواب میں یہ ضمیمہ لکھا ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہونیکی اس سے استدعا کی ہے ۲ ؍ قیمت پر حضرت مصنف سے مل سکتی ہے۔

الامان مقام کوریربلی کی ایک مسجد ڈائنا مائٹ سے اڑا دیگئی دو سو مسلمان نماز پڑھ رہے تھے کل شہید ہوگئے آخر پتہ لگا کہ پوپ نامی ایک شخص تھا جسنے ادھر تو ڈائنا میٹ کو بتی دکھائی اور ادھر خودکشی کی تلاشی پر ایک خط نکلا اسمیں لکھا ہوا تھا کہ میں باشندہ مقدونیہ کا ہوں۔

امیر المومنین نے حکم دیا ہے کہ قسطنطنیہ میں ایک عالی شان سنٹرل جیل بنایا جاوے جس میں قیدیوں کے اخلاق کی درستی اور مختلف کسب و ہنر کا انتظام ہو کہ بعد رہائی وہ اپنی زندگی نیک چلنی سے بسر کرسکیں۔

ایک چینی مسلمان حال میں قسطنطنیہ پہونچا تھا المعلومات کے ایک نامہ نگار نے دیر تک اُس سے گفتگو کی معلوم ہوا کہ خاص دارالسلطنت میں ۲۹ مدارس مسلمانوں کے ہیں اور ہر ایک مدرسہ میں زبان عربی کی تعلیم ہوتی ہے

قبول اسلام حیدرآباد سندھ میں مسٹر اجیل معہ اپنے دو لڑکوں اور ایک لڑکی کے مشرف با سلام ہوکر یہ بڑی خاندانی آدمی مسٹر بھگوانداس تحصیلدار کے بیٹے ہیں ایک لڑکی کی شادی انہوں نے ایک نومسلم شمس الدین سے کردی ہے۔

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نمبر شمار	نام مبائعین	سکونت	ضلع	نمبر شمار	نام مبائعین	سکونت	ضلع
۱۱۶۸	مولی بخش صاحب	بھمبیاں	ہوشیارپور	۱۲۰۳	علی محمد صاحب	بھمبیاں	ہوشیارپور
۱۱۶۹	مسماۃ عمری زوجہ 〃	〃	〃	۱۲۰۴	احمد بخش صاحب	〃	〃
۱۱۷۰	رحمت بی بی دختر 〃	〃	〃	۱۲۰۵	عبداللہ صاحب	〃	〃
۱۱۷۱	نبی بخش صاحب	〃	〃	۶	شاہدین صاحب	〃	〃
۱۱۷۲	بصری بی بی	〃	〃	۷	مسماۃ عمری	〃	〃
۱۱۷۳	ابراہیم صاحب	〃	〃	۸	خیرالدین صاحب	〃	〃
۱۱۷۴	ہاجرہ بی بی	〃	〃	۹	امام الدین صاحب	〃	〃
۱۱۷۵	وزیر محمد صاحب	〃	〃	۱۰	پیربخش صاحب	〃	〃
۱۱۷۶	عمری بی بی زوجہ وزیر محمد صاحب	〃	〃	۱۱	مسماۃ بیگاں	〃	〃
۱۱۷۷	نور محمد صاحب	〃	〃	۱۲	عیدو صاحب	〃	〃
۱۱۷۸	غلام محمد صاحب	〃	〃	۱۳	عمری زوجہ 〃	〃	〃
۱۱۷۹	برکت علی صاحب	〃	〃	۱۴	شہاب الدین صاحب	〃	〃
۱۱۸۰	بی بی بھاگن	〃	〃	۱۵	لعل محمد صاحب	〃	〃
۱۱۸۱	جیون صاحب	〃	〃	۱۶	نتھو صاحب	〃	〃
۱۱۸۲	رالیو بی بی	〃	〃	۱۷	بی بی جیوہ	〃	〃
۱۱۸۳	محمد بخش صاحب		〃	۱۸	جیون صاحب	〃	〃
۱۱۸۴	رحمت اللہ صاحب	〃	〃	۱۹	بی بی فاطمہ	〃	〃
۱۱۸۵	مہتاب بی بی	〃	〃	۲۰	طالعمند صاحب راجپوت	بریال	〃
۱۱۸۶	عمر صاحب	〃	〃	۲۱	عمر خان صاحب 〃		〃
۱۱۸۷	بی بی لبو	〃	〃	۲۲	بی بی جھنڈی		〃
۱۱۸۸	بی بی جامو	〃	〃	۲۳	بی بی دولی		〃
۱۱۸۹	بی بی جیوہ	〃	〃	۲۴	کرتار بخش صاحب	〃	〃
۱۱۹۰	غلام حسین صاحب	〃	〃	۲۵	سکندر خان صاحب	〃	〃
۱۱۹۱	رحیم بخش صاحب	〃	〃	۲۶	سمندر خان صاحب	〃	〃
۱۱۹۲	بی بی حافو	〃	〃	۲۷	برکت بی	〃	〃
۱۱۹۳	عمر صاحب	〃	〃	۲۸	میران بخش صاحب	〃	〃
۱۱۹۴	رحمت اللہ صاحب	〃	〃	۲۹	رحیم بخش صاحب	〃	〃
۱۱۹۵	بوڑا صاحب	〃	〃	۳۰	چنگے خان صاحب	〃	〃
۱۱۹۶	مہتابی زوجہ بوڑا صاحب	〃	〃	۳۱	بی بی دولت	〃	〃
۱۱۹۷	احمد بخش صاحب	〃	〃	۳۲	سلامت خان صاحب	〃	〃
۱۱۹۸	بی بی امامو	〃	〃	۳۳	عطر بی بی	〃	〃
۱۱۹۹	قادر بخش صاحب	〃	〃	۳۴	جھنڈے خان	〃	〃
۱۲۰۰	رحمت اللہ صاحب	〃	〃	۳۵	بی بی دولت	〃	〃
۱۲۰۱	بی بی ہاجرہ زوجہ 〃	〃	〃	۳۶	ماکنا خان صاحب	〃	〃
۱۲۰۲	نبی بخش صاحب	〃	〃	۳۷	سلطان علی صاحب	〃	〃
	پیر بخش صاحب	〃	〃	۱۲۳۷	بی بی ویمیا	〃	〃

مطبع انوار احمدیہ قادیان [illegible] کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ
طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

چودھوین کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہی یہ غلام احمد کا

البدر

فہرست مضامین

نمبر ۳۱ | قادیان دارالامان ۱۲ - اگست ۱۹۰۳ء مطابق ۲۶ جمادی الاول ۱۳۲۱ سنہ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

۶ - اگست ۱۹۰۳ء

آج حضرت اقدس نے کل نمازین باجماعت ادا کین +

دربار شام

جنون کے اسباب فرمایا کہ دو قوتین انسان کو منجر بجنون کر دیتی ہین - ایک بدظنی اور ایک غضب جبکہ افراط تک پہونچ جاوین - ایک شخص کا حال سنا کہ وہ نماز پڑھا کرتا تھا کہ اول ابتدا جنون کی اس طرح سے شروع ہوئی کہ اسے نماز کی نیت کرنے مین شبہ پیدا ہونے لگا اور جب پیچھے اس امام کے کہا کرے تو امام کیطرف انگلی اٹھا دیا کرے پھر اس کی تسلی اس سے نہ ہوئی تو امام کے جسم کو ہاتھ لگا کر کہا کرے کہ پیچھے اس امام کے پھر اور ترقی ہوئی تو ایکدن امام کو دھکا دیکر کہا کہ پیچھے اس امام کے - پس لازم ہے کہ انسان بدظنی اور غضب سے بہت بچے +

سوائے راستبازون کے باقی جسقدر لوگ دنیا مین ہوتے ہین ہر ایک کچھ نہ کچھ حصہ جنون کا ضرور رکھتا ہی جس قدر قوے ان کے ہوتے ہین ان مین ضرور افراط تفریط ہوتی ہی اور اس سے جنون ہوتا ہے +

غضب اور جنون مین فرق یہ ہے کہ اگر سرسری دورہ ہو تو اسے غضب کہتے ہین اور اگر وہ مستقل استحکام پکڑ جاوے تو اس کا نام جنون ہے +

جنت مین چاندی کا ذکر کیون ہی چاندی پر ذکر ہوا - فرمایا کہ چاندی کے بیچ مین ایک جوہر محبت ہے اسلئے یہ زیادہ مرغوب ہوتی ہے - اکثر لوگ اعتراض کیا کرتے ہین کہ جنت کی نعماء مین چاندی کے برتنون کا ذکر ہے حالانکہ اس سے بیش قیمت سونا ہے وہ لوگ اس راز کو جو کہ خدا تعالے نے چاندی مین رکھا ہے نہین سمجھے - جنت مین چونکہ غل اور کینہ اور بغض وغیرہ نہین ہوگا اور آپس مین محبت ہو گی - اور چونکہ چاندی مین جوہر محبت ہے اس لئے اس نسبت باطنی سے جنت مین اسی کو پسند کیا گیا ہے اس مین جوہر محبت ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ اگر مرد عورت مین لڑائی ہو تو چاندی دیدینے سے صلح ہو جاتی ہی اور کدورت دور ہو جاتی ہے - کسی کی نظر عنایت حاصل کرنی ہو تو چاندی پیش کیجاتی ہے +

علوم یا تو قیاس سے معلوم ہوتے ہین اور یا تجربہ سے چاندی کے اس اثر کا پتہ تجربہ سے لگتا ہے +

خواب مین اگر ایک کسی مسلمان کو چاندی دے تو اس کی تعبیر یہ ہوتی ہے کہ اسے اسلام سے محبت ہی اور وہ مسلمان ہو جاویگا +

کثرت شرابخواری کا نتیجہ اکثر دفعہ جبتک ایک شے کی کثرت نہ ہو تو اسکے خواص کا پتہ نہین لگتا - شراب کی کثرت جو اسوقت یورپ وغیرہ مین ہی اگر یہ نہ ہوتی تو اس کے بدنتایج کیسے ظاہر ہوتے جس سے اسوقت دنیا پناہ پکڑنا چاہتی ہے اور اس کی کثرت سے اسلام اور پیغمبر اسلام کی خوبی کھلتی ہے جنہون نے ایسی اشئے کو منع اور حرام فرمایا -

---

اگر مسیح کی مقصود بالذات زمین ہی تھی کہ آخر عمر مین انہون نے زمین پر ہی آنا تھا تو پھر اتنا عرصہ آسمان پر رہنے سے کیا فائدہ یہی وقت زمین پر بسر کرتے کہ لوگون کو ان کی ذات اور تعلیم سے فائدہ ہوتا اور قوم گمراہی سے بچی رہتی + .

۷ - اگست ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس کل نمازون مین شامل جماعت ہوئے اور کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہ ہوا +

۸ - اگست ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس نے کل نمازیں باجماعت ادا کیں۔

اصل اسلام کی موجودہ حالت پر فرمایا کہ جبتک ان لوگوں میں اعلائے کلمۃ اللہ کا خیال تھا اور اسکو انھوں نے اپنا مقصود بنایا ہوا تھا جب تک ان کی نظریں خدا پر تھیں خدا تعالے بھی انکی نصرت کرتا تھا مگر بعد از ان جب اغراض بدل گئے تو خدا نے بھی چھوڑ دیا اور اب ان کی نظر انسانوں پر ہے۔ سلطنتوں کی بھی یہی حالت ہے کہ اعلاء کلمۃ الاسلام کا کسیکو خیال نہیں ہے خود روم میں رہ نصارا میں ایک چھوٹا سا رسالہ بھی نہیں لکھا جا سکتا یہ خیال بالکل غلط ہے کہ سلطان محافظ حرمین ہے بلکہ حرمین خود محافظ سلطان ہیں

(یہ فضیلت اور بزرگی خدا نے ہماری سلطنت برطانیہ کو دی ہے کہ جسکے زیر سایہ رہکر آج ہر جگہ خدا کی پاک احمدی مشن کی ہر ایک قسم کی تبلیغ کی جارہی ہے اور یہ عادل گورنمنٹ اپنی انصاف پروری سے خدا کے فضل کو حاصل کر رہی ہے اور نہیں تو ذرا مقدمات کے انجام پر ہی نظر کری جاوے کہ کسطرح عدل سے حضرت اقدس کو ہر ایک میدان میں کامیابی اسکی عدالتوں میں حاصل ہوتی ہے اور دشمن بداندیش ہمیشہ نیچا دیکھتا ہے اور اپنی شرارت کی سزا پاتا ہے۔)

فرمایا کہ انسان کے اندر جو نور اور شعاع اعلاء کلمۃ الاسلام کا ہوتا ہے وہ انسان کو اپنی طرف کھینچتا رہتا ہے۔

۹ ر اگست ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس نے کل نمازیں باجماعت ادا کیں

دربار شام

حقوق العباد — بیمار پرسی اور کسی میت کی تجہیز و تکفین کی نسبت ذکر ہوا حضور علیہ الصلوۃ و السلام نے **فرمایا** کہ ہماری جماعت کو اس بات کا بہت خیال چاہیے کہ اگر ایک شخص فوت ہو جاوے تو حتی الوسع سب جماعت کو اُسکے جنازہ میں شامل ہونا چاہیے اور ہمسایہ کی ہمدردی کرنی چاہیے - یہ تمام باتیں حقوق العباد میں داخل ہیں - میں دیکھتا ہوں کہ جس تعلیم اور درجہ تک خدا تعالے پہنچانا چاہتا ہے اسمیں ابھی بہت کمزوری ہے صرف دعوٰی ہی دعوٰی نہ ہونا چاہیے کہ ہم ایماندار ہیں بلکہ اُس ایمان کو طلب کرنا چاہیے جسے خدا چاہتا ہے بھائیوں کے حقوق اور ہمسائیوں کے حقوق کو شناخت کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے زبان سے کہہ لینا کہ ہم جانتے ہیں بیشک آسان ہے مگر سچی ہمدردی اور اخوت کو برت کر دکھلانا مشکل ہے - اصل بات یہ ہے کہ تمام حرکات - اعمال - افعال کے لیے ایمان مثل ایک انجن کے ہے - جب ایمان ہوتا ہے تو سب حقوق خود بخود نظر آجاتے ہیں اور بڑے بڑے اعمال اور ہمدردی خود انسان کرنے لگتا ہے - ایمان کا تخم آہستہ آہستہ ترقی کرتا ہے لیکن یہ ہر ایک کے نصیب میں نہیں ہوتا۔

۱۰ ر اگست ۱۹۰۳ء

شام کے وقت ایک صاحب نے گنڈے تعویذات کی تاثیر کی نسبت استفسار کیا حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ ان کا اثر ہونا تو ایک دعوی بلا دلیل ہے اس قسم کے علاج تصورات کے مد میں آجاتے ہیں کیونکہ تصورات کو انسان پر اثر اندازی میں بڑا اثر ہے اس سے ایک کو ہنسا دیتے ہیں ایک کو رلا دیتے ہیں اور کئی چیزیں جو کہ واقعی طور پر موجود نہ ہوں دوسروں کو دکھلا دیتے ہیں اور بعض امراض کا علاج ہوتا ہے - اکثر اوقات تعویذ سے فائدہ بھی نہیں ہوتا تو آخر تعویذ دینے والے کو کہنا پڑتا ہے کہ اب میری پیش نہیں چلتی۔

اُمت مرحومہ — یہ اُمت مرحومہ اسواسطے بھی کہلاتی ہے کہ اُن ٹھوکروں سے بچ جاوے جو کہ اس سے پہلی اُمتوں کو پیش آئی ہیں

باقی آیندہ

اسلام اور عورتیں

۲۴ ر مارچ ۱۹۰۳ء سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور میں جرمنی کے ایک فاضل پروفیسر گولڈ زیہر کے ایک مضمون کا ترجمہ شائع ہوا ہے جو واقعہ میں نہایت ہی لطیف مضمون ہے اور جس میں نہایت تحقیق اور تدقیق اور انصاف سے کام لیا گیا ہے - پروفیسر مذکور نے اُن تمام غلط فہمیوں کے ازالہ کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے جنہیں دشمنان اسلام پڑھ کر ناحق دوسروں کی لیے ٹھوکر کا موجب ہو جاتے ہیں - اپنے تمام بیانات کی تصدیق کے لیے پروفیسر مذکور نے مشہور اسلامی کتب کے فقرات ابواب آیات کا حوالہ دیدیا ہے جیسے مسلم - ابن حجر - مالک ابن انس طباری - الجاحظ ابن خلکان - المکاری - البیضاوی - علی پاشا مبارک یعقوب - ابن لیتخزال - الملافات -

فاضل پروفیسر لکھتا ہے

کہ اسلام میں جو مقام عورتوں کو دیا گیا ہے اُسکے بارہ میں اہل یورپ کی کثرت سے یہی راہ دیکھی جاتی ہے کہ مذہب اسلام نے ان بچاری عورتوں کے لیے ترقی کا وہ اعلی مرکز ہرگز تجویز ہی نہیں کیا جو کہ نوع انسان کو لازم پڑا ہوا ہے ڈاکٹر پیرن جنکا مطالعہ عرب کی عورتوں کے حالات کی نسبت خصوصیت سے اور بہت وسیع ہے صرف ایک ہی عورت کے حالات سے واقف نہیں جیسکو ولیہ کا درجہ دیا گیا ہے اور وہ اپنی رائے کو ان الفاظ میں ختم کرتے ہیں کہ اسلام میں پرہیزگاری اور تقدس کی راہ پر چلنے والے عورتیں بہت کم ہیں اور مردوں کا یہ خیال ضرور ہے کہ یہ راستہ عورتوں کے واسطہ بہت دشوار گذار ہے اور ہر ایک قسم کا علو اور فضیلت صرف مردوں کے واسطے ہی موزون ہے چنانچہ اسلیے ہر ایک تقدس اور شان کو مردوں نے اپنے لیے خاص کری ہے اس خصوصیت کو اُنھوں نے صرف طہارۃ اور تزکیہ تک ہی نہیں رکھا بلکہ جنت کو بھی خصوصیت سے اپنے ہی لیے تجویز کیا ہے۔

اسلامی قانون اور مذہب اسلام کے بارہ میں عام خیال یہی ہے جو کہ ہمنے اوپر ذکر کیا ہے لیکن تاریخ میں ایک عمیق نظر کرنے سے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں عورتوں کی تنزلی کا باعث مذہب اسلام نہیں ہے بلکہ موجودہ معتقدین اسلام کی تمدنی کمزوری ہے گو یہ سچ ہے کہ اکثر کتب اسلامی میں کہیں کہیں عورتوں ہی کو دوزخ کا بڑا حصہ بنایا گیا ہے اور اُنکو ناقص العقل اور تقدس میں کمزور بھی کہا گیا ہے لیکن اس سے ہمکو یہ حق حاصل نہیں ہوتا کہ اسلام نے جو روحانی فائدے کل بنی نوع انسان کے لیے مد نظر رکھے ہیں اُس سے عورتوں کو محروم سمجھیں

(اس امر کا کیا ثبوت ہے کہ وہ دوزخی عورتیں اسلامی عورتیں ہی ہیں - حضرۃ اقدس)

اسلام کے سب سے قدیم زمانہ میں ہم بہت سے واقعات میں عورتوں کو عام پبلک کے کاموں اور امور سیاست میں حصہ لیتے ہوئے دیکھتے ہیں اُس زمانہ میں صرف عورتیں مقدس ہی نہیں جو عبادات اور مجاہدات میں لگی رہتی تھیں بلکہ ایسی عورتیں بھی موجود تھیں جو علاوہ امور تجارت میں شریک ہونیکے اسلام کی اندرونی اور بیرونی مشکلات میں بھی حصہ لیتیں۔

دلیر عورتیں

مورخ طبری بیان کرتا ہے کہ جنگوں کے موقعوں پر عرب ہرگز پسند نہیں کرتے تھے کہ عورتیں موجود نہ ہوں۔ اُس سوسائٹی میں جسمیں عورتیں غلام کی برابر سمجھی جاتی ہوں سکینہ جیسی عورت پیدا نہیں ہو سکتی اور وہ قدر و منزلت جو عائشہ کو حاصل تھیں اور جو اقتدار اور دباؤ اسلامی سلطنت پر اُس کا تھا ایک ٹرکی کی حرم کی زندگی کی مانند خیال نہیں کیا جا سکتا۔ اسلام کی پہلی ہی پشت میں مسیب ابن الزبیر کی بیوی جو بغیر اپنے چہرہ چھپائے تمام جگہ پھرتی تھی۔ کہا کرتی تھی کہ اللہ نے ہمیں ہمارے حسن کی وجہ سے ممتاز کیا ہے اور میں چاہتی ہوں کہ آدمی اُسے دیکھے اور پہچانے کہ میں اُن سے بڑھ کر ہوں اور مجھمیں کوئی عیب نہیں جس کا مجھے طعنہ دیا جائے۔ شاید اسلام نے شروع ہی زمانہ میں عورتوں کی واجبانہ خلقی کمزوریوں پر ایک تازہ زور دیا ہو مگر وہ کسی طرح اُن کو دنیا کے معاملات سے الگ نہیں کرتا۔ اسلام کی ابتدائی تاریخ بھی ایسا ت کا ثبوت دینے کے لیے پیچھے نہیں ہے۔ اسکو بھی خیال کرو کہ عورتوں نے حسین کی بدقسمتی کے معاملہ میں حصہ لیا تھا۔ علی کے خاندان کے واقعات میں عورتیں مدبری۔ موجدی اور معاملات کی درستگی سے الگ نہیں کی گئے ہیں۔ ہمکو النوار بنت ملک کی ابھی بہت سی پاک ایجادیں معلوم ہیں۔ اسی نے خواب میں ایک حجرہ دیکھا تھا جس میں علی کا سر بند تھا جس کے چاروں طرف بہشتی انوار تھے اور جسپر ایک پرند تڑپ رہا تھا۔ یزید کی تخت نشینی کے بعد بصرہ میں بنو امیہ کے خلاف ایک سازش کے ممبروں نے جو اپنا جلسہ منعقد کیا تھا تو وہ ماریہ بن سعد کے گھر میں منعقد کیا تھا جو خاندان علی کی ایک پر جوش حامی تھی۔ اور وہ عبد القیس کے قبیلہ کی عورت تھی۔ حسین کے اپنے خاندان کے حقوق حاصل کرنے کی بڑائی یا س جنگ میں دوسرے دلگیر واقعات کے ساتھ ہم وہ حسرتناک مقابلہ بھی دیکھتے ہیں جس میں ام وہب جو مدعی خلافت کے ایک پر جوش مددگار کی بیوی تھی ایک خیمہ کی لکڑی اُٹھا لیتی ہے اور اپنے شوہر کے پاس دوڑ جاتی ہے اور یہ کہتی ہے کہ میرے ماں باپ تمپر قربان اب جاؤ اور محمد کی اولاد کے حق کے لیے لڑو۔ اُسکا بدنصیب شوہر یہ چاہتا تھا کہ وہ عورتوں میں جائے مگر وہ اُسکا کپڑا کھینچکر بولی کہ "میں اپنے تئیں تم سے الگ نہ کرونگی جب تک میں تمھارے ساتھ مر نہ جاؤں"۔ اور جب وہ لڑتا ہوا گرا تو اُسنے اُس بیجان لاش کو یہ کہکر شاباش دی کہ مبارک ہو تمکو کہ تم جنت کے لیے ہو۔ اسی طرح اسماء بنت ابو بکر کی روش پر بھی غور کرو۔ وہ اپنے بیٹے عبد اللہ بن الزبیر کو جرأت دلاتی رہی جب وہ حجاج سے جنگ کر رہا تھا۔ لڑائی میں جاتے وقت اُسنے اپنے بیٹے کا زرہ بکتر بھی پہننا گوارا نہ کیا۔ اُسنے کہا کہ یہ زرہ بکتر ایک ایسے شخص کے لیے بالکل نازیبا ہے جو ایک ایسی بات کے لیے لڑ رہا ہو جس کے حق ہونے کا اُسکو کامل یقین ہو۔ اسلام کے شروع زمانہ میں عورتیں اپنے دلیر شوہروں کا مذہبی جوش کے ساتھ مستقل سی مشکل گھڑیوں میں بھی ساتھ دیتی تھیں۔ حبیب ابن مسلمہ الفہری جسنے ۴۲ھ میں وفات پائی اُن لڑائیوں میں سے ایک لڑائی میں جانے کو تھا جنمیں اُسنے اپنی ساری عمر گذاری تھی اُسوقت اُسکی بیوی نے اُس سے سوال کیا کہ تم کہاں جا رہے ہو اُسنے جواب دیا کہ یا تو دشمن کو خیمہ کیطرف یا اگر خدا نے چاہا تو بہشت میں۔ اُسکی بیوی نے فوراً جواب دیا کہ میں دونوں حالتوں میں تم سے پہلے رہونگی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب حبیب اپنے دشمن کے خیمہ کے پاس پہونچا تو اُسنے اپنی بیوی کو وہاں پہلے سے موجود پایا۔ ایک خارجی شہزادہ کے قاتل ناذن الازک کو ایک عورت ہی نے قتل کیا جسنے اُس مقتول شہزادہ کے خون کا بدلا لینے کے لیے اُسکے ساتھ تنہا لڑنے کی جرأت کی۔

اسلام کی مقدس عورتیں

لیکن عرب کی عورتیں صرف بہادر ہی میں صاحب کمال نہ تھیں بلکہ جنگ کے وقت بھی ہم بہت سی عورتوں کو ایسا ہی پاتے ہیں جنھوں نے پہلے درجہ کی انسانیت اور بنی نوع انسان کی سچی محبت کا ثبوت دیا ہے۔ اسلم قبیلہ کی ایک عورت جس کا نام کعیبہ بنت سعید تھا پہلی عورت تھی کہ جسنے غزوہ خیبر کے درمیان جنگی ہسپتال ایک مسجد میں قائم کیا تھا جہاں وہ بیماروں اور زخمیوں کے علاج اور حفاظت کیا کرتی۔ جیسا کہ ابن سعید نے لکھا ہے عورتوں کا جنت میں داخل ہونا ایک ایسی بات ہے جو کہ خود قرآن کے مخالف ہے ہمکو اُن بیشمار آیتوں پر ایک نظر کرنی چاہیے جنمیں صرف مومنوں کا ہی ذکر نہیں ہے بلکہ مومنات کا بھی ہے اور جنمیں صرف صالحوں کا ذکر نہیں بلکہ صالحات کا بھی ہے۔ یعنی ایماندار مرد اور عورتیں اور نیک مرد اور نیک عورتیں۔ بہت سی آیتیں ہیں جنمیں عورتوں کا اسطرح ذکر ہے کہ جس سے اُنکا مردوں کے برابر ہونا کامل طور سے پایا جاتا ہے (خاص کر دیکھو سورہ الاحزاب اور دیگر مقامات)

اسطرح ہم دیکھتے ہیں کہ نہ تو اسلام کی قدیم واقعات میں عورتوں کی ایسی حالت تھی اور نہ خود بانی اسلام کی ایسی تعلیم تھی کہ جس سے اُنکا درجہ پرہیزگاری اور تقدس میں کسی طرح بھی مردوں سے کم سمجھا جائے۔ حقیقت میں جیسے جیسے ہم مختلف زمانوں کے مسلمانوں کی سوانح زیادہ پڑھتے ہیں اور اولیاء اللہ کے تذکروں کی کتابوں کو غور سے دیکھتے ہیں ویسے ویسے اسلام کی عورتوں کی قدر و منزلت کے بارہ میں ہمارا خیال بعض مصنفوں کی رائے سے فوراً مخالف ہوتا جاتا ہے۔ شروع اسلام سے اب تک ہم ولیہ عورتوں کا ذکر سُنتے آئے ہیں جو عموماً شیخہ کہلاتی ہیں۔ لوگ ان کو نام بنام جانتے ہیں اور اُنکی سوانح بہت تقدس اور عزت کے ساتھ بیان کرتے ہیں جنکو وہ اُنکی کرامات یا معجزات سمجھتے ہیں اور ابھی کچھ بہت عرصہ نہیں گذرا کہ انگلش میگزینوں نے اسکندریہ میں شیخہ امینہ کی باشوکت تجہیز و تکفین کا ذکر کیا تھا اولیاء کے تذکروں کی کتابوں میں معدودے چند ہی ایسی کتابیں ہیں جنمیں ولیہ عورتوں کا ذکر نہ ہو۔ حروف تہجی کے ہر حرف کے مد میں ایسی ولیہ عورتوں کا بھی ضرور ذکر رہتا ہے جنکی عجائبات کا پلہ مردوں کے عجائبات سے ہرگز ہلکا نہیں ہوتا اور اُن اوراق میں وہ مردوں کے ساتھ پہلو بہ پہلو بیٹھی نظر آتی ہیں اور بعض محقق ناطمہ کو (جو عورت تھی) قطب مانتے ہیں جو کہ ولیوں میں بہت ہی بڑا درجہ ہے۔ ولایت میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں اسی مضمون کی ایک کتاب میں جس کے مصنف شیخ تقی الدین ابو بکر الحسینی ہیں ایک خاص باب مقدس عورتوں کی سوانح میں ہے اور ایک علحدہ باب اُن کے ذکر کا قائم کیا ہے جس کا عنوان "متقی اور پرہیزگار عورتوں کے حالات جو خدا کے راستہ پر چلیں" ہے اور اُس کتاب کا مقصد جیسا کہ دیباچہ میں اُس کے مصنف نے بیان کیا ہے یہ ہے کہ اُسکو مطالعہ کرنیوالی عورتیں اُنکے حالات سے نصیحت پکڑیں اور تقدس اور پرہیزگاری میں اُنکو مثال مانکر اپنی طرز زندگی بھی ویسی ہی بنائیں۔ وہ بار بار اُس زمانہ کی عورتوں کو مخاطب کرکے کہتا ہے کہ یا نساء ھذا الزمان اے اس زمانہ کی عورتو تمپر افسوس! تم اس سے (یعنی حسانہ سے کیونکہ اُسی کے تقدس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہتا ہے) بالکل خلاف ہو تم دنیا کی خوشی میں منہمک ہو۔

باقی آئندہ

آریہ صاحبان کی نیک نیتی اور حق جوئی کا نمونہ

البدر کے گذشتہ نمبروں میں جو کارروائی انجمن فرقانیہ لاہور کی ہم نے نیوگ اور طلاق پر قطعی اور فیصلہ کن بحث کے عنوان سے شائع کی ہے ذیل کی کارروائی اسکا ضمیمہ ہے جسے پڑھ کر ناظرین کو معلوم ہوگا کہ آریہ صاحبان نے کس کس قسم کی حیلہ بازی سے اپنے اس شرمناک مسئلہ کرتوت نیوگ پر پردہ ڈالنا چاہا ہے اگر یہ امر انکے نزدیک حق ہے تو پھر ان چالبازیوں سے کیا فائدہ ہے افسوس کہ اسکے

ممبر اپنی قوم کو کیسے دھوکا دیتے ہیں
کہ دعوی تو حق پرستی کا اور

کرتوت یہ - ایڈیٹر

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ + ترجمہ یعنی ان لوگوں کا ارادہ ہے کہ خدا کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں پر اللہ اپنے نور کو پورا کرکے رہے گا کافر چاہے برا منائیں۔

نظم

آؤ اے آریو ادھر آؤ
نور حق دیکھو راہ حق پاؤ

سر پہ خالق ہے اسکو یاد کرو
یوں ہی مخلوق کو نہ بہکاؤ

کب تلک جھوٹھ سے کروگے پیار
کچھ تو سچکو بھی کام فرماؤ

کچھ تو خوف خدا کرو پیارو
کچھ تو پیارو خدا سے شرماؤ

عیش دنیا سدا نہیں پیارو
اس جہاں کو بقا نہیں پیارو

اس خرابہ میں کیوں لگاؤ دل
کوئی ہمیں رہا نہیں پیارو

اسقدر کیوں ہے کبر و استکبار
کیوں خدا یاد سے گیا یکبار

تم نے حق کو بھلا دیا ہیہات
دلکو پتھر بنا دیا ہیہات

طمع دیکر کے جھوٹ کہلانا
لمبے چوڑے خطاب لکھلانا

یہ دھرم اور ست سے ہے دور
جھوٹا حق سے سدا رہی مہجور

عمر اپنی کو تم سنوارو آج
پیارے ایشر سے دل لگالو آج

اس بات کو ایک متوسط الفہم انسان بھی اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ آریہ صاحبان کی بھری مجلس میں ان مسئلوں پر مسلمانوں کے ساتھ تقریری مباحثہ ختم کردینے اور سناتن دھرم والوں سے بیگی آغاز مباحثہ کا اعلان کردینے کے بعد پھر ایک مسلمان نام شخص کے ساتھ مباحثہ کا اشتہار دینا کسی مکروہ حیلہ اور خفیہ چالبازی پر مبنی ہونیکے سوا کچھ نہیں ہو سکتا - ابراہیم ایک گمنام اور سائل واعظ اور علم دین سے ناواقف آدمی ہے - اسکو نہ تو کسی فرقہ اہل اسلام نے وکیل مقرر کیا اور نہ ہی وہ کسی اسلامی فرقہ کا امام اور پیشوا اور سرگروہ ہے - دوری یا نی چھوکر باتیں سنا کر لوگوں سے چندہ لیکر کھانا اسکا پیشہ ہے یہ بات ظاہر اور مشہور ہو چکی ہے کہ آریہ صاحبان نے اسکو طمع دیکر مباحثہ کے لیے اسواسطے مقرر کیا ہے کہ اسکے منہ سے اپنے مفید مطلب باتیں نکلوا کر اس شرم کو مٹائیں جو ماہ اپریل و مئی سنہ ۱۹۰۳ء کے مباحثوں میں ویدک مسائل کی کمزوری ظاہر اور ثابت ہونے سے انھیں اٹھانی پڑی - اور ناواقفوں اور جاہلوں کو ابراہیم کی عظمت کا دھوکا دینے کے ارادہ اور اسلام اور مختلف اسلامی فرقوں کے علما کی توہین کی نیت سے اس شخص کے نام کے ساتھ "مولوی" اور "وکیل اسلام" کے خطاب شائع کردیے - حالانکہ یہ شخص نہ تو مولوی ہی ہے - اور نہ کسی حیثیت سے وکیل اسلام ہونے کا حق رکھتا ہے - پہلی مباحثہ کرنے کے وقت آریہ صاحبان نے اس بات کا اعلان کرنے کی کوشش کی تھی - کہ گویا وہ نیک نیتی سے تحقیق کرنا چاہتے ہیں - اور یہ بھی اقرار کیا تھا کہ جو بات کمزور اور ناقابل عمل ثابت ہو جائیگی اسکو بلا تامل چھوڑنے اور سچی بات کے قبول کرنے میں انکو کوئی تامل نہ ہوگا - لیکن افسوس کہ اسطرح جیسے ایک آدمی کو بازار سے پکڑ کر اسکو وکیل اسلام ظاہر کرنا اور اسکی جیب گرم کرکے (جیساکہ عام طور پر مشہور ہے) اپنے مطلب کی باتیں کہلانا اس عہد کے بالکل برخلاف ہے - اگر اسکو وکیل آریہ دھرم لکھتے تو یہ بالکل صحیح بات ہوتی +

ہم ذیل میں لاہور کے تمام مقتدر اسلامی فرقوں کے معزز اور مسلم علما اور انجمنوں کی ابراہیم کے مولوی اور وکیل اسلام ہونے کے متعلق شہادتیں درج کرکے آریہ صاحبان کی حق جوئی اور نیک نیتی سے پبلک کو آگاہ کرتے ہیں - وھو ھذا -

جناب شمس العلما مفتی مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی لائف پریزیڈنٹ انجمن حمایت الاسلام و سکرٹری انجمن مستشار العلما و لاہور لکھتے ہیں - میں میاں ابراہیم دوری باف کے ذاتی حالات اور علمی لیاقت سے واقف نہیں ہوں اور جہانتک مجھے معلوم ہے موجودہ مباحثہ کے لیے اسلام کے کسی فرقہ نے انکو وکیل نہیں مقرر کیا ہے

دستخط مفتی صاحب موصوف

جناب مولوی محمد شفیق صاحب بگوی امام مسجد شاہی لاہور تحریر کرتے ہیں - میاں ابراہیم صاحب کا میں صورت آشنا ہوں وہ نہ تو علما ہی سے ہیں - اور نہ حدیث و فقہ کے سند یافتہ ہیں - علاوہ بریں نہ لاہور میں مولوی صاحبان سے شمار کیے جاتے ہیں اور نہ کسی فرقہ اسلامی کے سرگروہ خیال کیے جاتے ہیں - جہانتک مجھے علم ہے کسی فرقہ اسلامی کی طرف سے وکیل نہیں بنائے گئے فقط مورخہ ۵ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

دستخط مولوی محمد شفیق صاحب بگوی امام مسجد شاہی لاہور

جناب خان بہادر محمد برکت علیخان صاحب لائف سکرٹری انجمن اسلامیہ پنجاب لاہور رقم فرماتے ہیں - میاں ابراہیم صاحب کا کسی قسم کا تعلق میری انجمن اسلامیہ لاہور سے نہیں ہے - جو مباحثہ میاں ابراہیم صاحب نیوگ و طلاق و کثرت ازدواج وغیرہ پر آریہ ڈیبیٹنگ کلب لاہور سے کر رہے ہیں - وہ اپنے فعل کے خود ذمہ وار ہیں - انجمن اسلامیہ پنجاب لاہور سے انکا کوئی تعلق نہیں ہے - دستخط خان بہادر محمد برکت علیخان سکرٹری انجمن اسلامیہ پنجاب لاہور

جناب مولوی غلام احمد صاحب مدرس اول و سپرنٹنڈنٹ دارالعلوم نعمانیہ لاہور تحریر فرماتے ہیں - میاں ابراہیم مذکور المصدر از جانب انجمن نعمانیہ لاہور وکیل مناظرہ برائے تحقیق مسائل اسلام مقرر نیست - دستخط مولوی غلام احمد صاحب

جناب مولوی سید علی حائری صاحب لاہوری جو ایک مقتدر اور معزز مجتہد اہل تشیع صاحبان کے ہیں تحریر فرماتے ہیں باسمہ سبحانہ - میاں ابراہیم صاحب کو میں واقف نہیں ہوں اور نہ شیعہ صاحبان نے انکو اس مباحثہ میں وکیل اپنی جانب سے مقرر کیا ہے - لہذا اسکے ملزم ہوجانے سے اسلام اور علماء اسلام پر کوئی اعتراض لازم نہیں آ سکتا - فھو الموفق والمعین فی کل حین وعلیہ التکلان فی کل آن - دستخط سید علی حائری صاحب

جناب شمس العلما مولوی محمد عبدالحکیم صاحب پروفیسر اورینٹل کالج لاہور لکھتے ہیں کہ میں میاں ابراہیم کے حالات سے واقف نہیں ہوں اور مجھے اسکی اسلامی وکالت کا کوئی علم نہیں ہے - دستخط مولوی محمد عبدالحکیم صاحب -

اب ان شہادتوں کو دیکھکر حق پسند لوگ خود ہی انصاف کرلیں کہ ایسے شخصکو وکیل اسلام اور مولوی ہونیکا اپنے گھر سے خطاب دیکر آریہ صاحبان جو فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں کیا وہ نیک نیتی اور اصول حق جوئی پر مبنی ہوسکتا ہے ؟ بس اگر ایسے شرمناک اور مکروہ چالاکیوں میں ان اصحاب کی حق جوئی مخفی ہے تو خدا حافظ ! اے آریہ صاحبان غور کرو ! موت سر پر کھڑی ہے اب بھی دلونکو سچائی کے لیے صاف کرلو - اور ضد و تعصب کو اپنے دلوں سے نکالدو - کیا ابراہیم کو مولوی اور وکیل اسلام کا جھوٹا خطاب دینے کے راز کھلنے نے آپکو شرمندہ نہیں کیا - جاگو اور خدا کیطرف دھیان کرکر مفروضہ نیوگ کی نحوست سے پاک ہو جاؤ - نہیں تو جلد نیوگیوں اور نیوگنوں اور نیوگ زادوں کی تہذیب جو اشتہار نمبر ۳ میں طلب کی گئی تھیں مشتہر کرو - تاکہ ہم اسکے عملی نقصانات اور فوائد کو تحقیق کرکے اسکے حسن و قبح پر غور کرسکیں اور پھر آپ کی طرف سے ہماری باقی مطلوبہ امور ہم پہنچ جانیکے بعد سلسلہ مذکورہ شروع ہوسکے ورنہ یاد رہے کہ فضول ٹال مٹول اور غیر متعلق باتوں اور مکروہ اور ناجائز کارروائیوں سے احقاق حق نہیں ہو سکتا - ۱۶ جون سنہ ۱۹۰۳ء

درس قرآن شریف

سلسلہ کیلیے دیکھو البدر نمبر ۲۹ جلد ۲ صفحہ

حکمت اصل میں ایک کانٹے دار لگام کو کہتے ہیں جو نہایت خطرناک اور شریر گھوڑے کو دیجاتی ہے۔ اور جگہ بڑی مضبوط اور پکی باتوں کے معنوں میں آتی ہے جنکا انجام نیک ہو اور نفس امارہ کی وہ اصلاح کریں۔

لا خیر فی کثیر من نجواہم ۔ تا اجراً عظیما

ترجمہ بھلائی نہیں ہوتی بہت سی کانا پھوسیوں میں لیکن یاد رکھو تمام منصوبے ایک جیسے نہیں ہوتے مثلاً خیرات کرنے میں کسی شریف کو روپیہ دلوانا ہے نام ظاہر نہ کرو کیونکہ اس سے اسکی خفت ہوگی اسکو روپیہ دلوا دو یا کسی بھلی بات کے لیے منصوبہ ہو یا لوگوں کے درمیان سدھار کرنے کے لیے ہو تو اس قسم کے مشورے اچھے ہیں اصلاح بھی ہو صدقہ بھی ہو معروف بھی ہو لیکن یہ سب کام اللہ کی رضا مندی چاہنے کے لیے ہو تو بڑا اجر ملے گا۔

ایسی باتیں جو چھپ چھپ کر کیجاتی ہیں یہ اکثر بری ہوتی ہیں اور دوسروں کو دکھ پہونچانے کے واسطے ہوتی ہیں بہت لوگ منصوبوں سے کام لیتے ہیں لیکن انجام اچھا نہیں ہوتا مجھپر اللہ کا بڑا احسان اور فضل ہوا ہے کہ اس نے مجھے منصوبوں سے ہمیشہ نفرت دی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی عیسائیوں اور یہودیوں نے بڑے بڑے مخفی منصوبے کیے لیکن ناکام رہے میں نے سنا یا تھا کہ یہودیوں نے ایکدفعہ ان مخفی منصوبوں سے فارسیوں کو اپنے ساتھ ملا لیا اور بابل کی سلطنت کو تباہ کرکے خود آزاد ہوگئے اور نجات پاگئے لیکن اسوقت یہ طریق اللہ نے یہودیوں کو بتلایا تھا اس واسطے اللہ نے انکو کامیابی دی انسان اس طرح کیا کرتا ہے کہ اللہ کے فضل سے جب ایک وقت کسی تدبیر سے کامیاب ہوتا ہے تو پھر اسکو بدکاری کا ذریعہ بنا لیتا ہے اس واسطے یہودیوں نے یہ بھی چاہا کہ اس ذریعہ سے رسول اللہ کا استیصال کر دیویں مگر چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اللہ کے ہاتھ کے لگائے ہوئے پودہ تھے اس لیے انکو (یہودکو) کو کامیابی نہ ہوئی وما ہم بضارین بہ من احد الا باذن اللہ کی بات سچی تھی جسکو اللہ نے چاہا اس طریق سے نقصان پہونچایا۔ اللہ کے حکم کے سوا منصوبے کچھ بگاڑ نہیں سکتے ان منصوبہ بازیوں سے شیعہ نے بنو امیہ کی سلطنت تباہ کی اور پھر بنی عباس کو تباہ کیا لیکن سلطنت اوروں ہی کو ملتی رہی منصوبہ کرنے والے ناکام رہے یہی علم جفر کی بنا ہے اور انگریزی میں سا یفر کی جڑ یہی ہے۔ اور فریمسن مذہب بھی اصل میں اسی سے نکلا ہے گو اسکے ابتدائی تعلیم یافتہ اس سے بیخبر ہوں اکثر دوسرے کی بربادی کے مشورے بری ہوتے ہیں ایک شخص ۱۵ سال سے ہمارے پاس رہتا تھا وہ ہمارے پاس روٹی کھایا کرتا تھا لیکن اتنی لمبی مدت میں مجھے اسکی قوم کا پتہ نہ ملا ایک مہمان ہمارے ڈیرہ میں آیا اس نے ایکدن میں تمام لوگوں کی تحقیقات کرلی جب ہم روٹی کھانے کے واسطے بیٹھے تو مہمان نے کہا کہ میں تو اس شخص کے ساتھ بیٹھکر روٹی نہیں کھاؤں گا میں نے کہا کہ تم الگ کھا لو ہم تو ملکر کھائینگے ہم ذات کا کچھ لحاظ نہیں کرتے خدا فرماتا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ پس انسان اگر دیکھے تو اچھا وہی ہے جس کا خاتمہ اچھا ہو جو تحقیر کسیکی کرتا ہے وہ مرتا نہیں ہے جب تک اسکی ویسی ہی تحقیر نہ کی جائے ایک شخص جو رئیس تھا اپنی لڑکی کا بیاہ نہیں کرتا تھا اور کہتا تھا کہ ہمارے جوڑ کا کوئی آدمی نہیں اسواسطے ہم لڑکی کا بیاہ نہیں کرسکتے آخر وہ عیسائی ہوگئی اتفاق سے اسی دن ایک چمار بھی عیسائی ہوا اور ان دونوں کی محبت ہوگئی پھر باہم شادی بھی ہوگئی اس رئیس کا تکبر کیسا اسکے پیش آیا غرض اللہ کی غیرت اور قہر سے ڈرنا چاہیے کسیکی حقارت نہ کرو لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْہُمْ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ ایک آدمی نے اپنے مخالف کے واسطے قسم کھائی کہ تو کبھی بہشت میں نہیں جائے گا اسنے اسی وقت اسکو کہا کہ میں تجکو دوزخمیں ڈالونگا اور اسکو بہشت میں داخل کروں گا۔

وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْہُدٰی تا مصیرا **ترجمہ** اور جو الگ ہوتا ہے رسول سے بعد اسکے کہ ہدایت پہونچگئی اسکو اور جو مومنوں کی راہ کے سوا اور کوئی راہ اختیار کرتا ہے وہ جدہر جانا چاہتا ہے ہم اسکو ادھر سونپ دیتے ہیں (روکتے نہیں) پھر جہنم میں اسکو پہونچا دیتے ہیں اور وہ بری جگہ ہے۔

رکوع ۱۵

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ تا بَعِیْدًا

ترجمہ اللہ معاف نہیں کرے گا اس بات کو کہ کسیکو اسکا شریک بنایا جاوے اور معاف کردے گا اس سے نیچے جسکو چاہے گا اور جس نے اللہ کا شریک بنایا وہ تو حق اور سچی اور سیدھی راہ سے دور چلا گیا۔

شرک کیا ہے ساجھی کرنا کسیکی کسی بات کو کسیکی کسی بات کے ساتھ۔ جب اللہ کی ذات پر ہم غور کرتے ہیں تو ہمکو اسکی ذات بے ہمتا معلوم ہوتی ہے اور اسکی صفات بے نظیر ہیں اسکے افعال اسکے علم اسکی قدرت کا کوئی احاطہ نہیں کرسکتا اسنے سورج چاند اور زمین بنائی پھول رنگا رنگ کے صرف وہی پیدا کرتا ہے غرض اللہ ہر ایک صنعت میں لا شریک ہے اسنے آدمی کو پیدا کیا اور اپنا احسان ثابت کرنیکو آدمی کو کچھ احکام دیے جس سے اللہ کی عظمت اور جلال ظاہر ہو۔ اسکی کبریائی کا اقرار کرنا رکوع کرنا سجدہ کرنا قربانی کرنی روزے رکھنے کعبہ کا حج کرنا اسکے نام پر اپنے مالوں سے حصہ نکالنا۔ یہ اللہ کے احکام ہیں اللہ کی عظمت اور اسکی کامل قدرت اور کامل علم سے جو تعظیم علمی اور اعتقادی پیدا ہوتی ہے وہی عبادت ہے ان فرمانبرداریوں میں کسیکو شریک کرنا اور ساجھی بنانا بڑی بے وقوفی کی بات ہے کسیکی فرمانبرداری بیم اور امید سے ہوا کرتی ہے اسی لیے اللہ تعالی کے سوا کسی اور سے حقیقی بیم اور حقیقی امید بھی شرک ہے اللہ تعالی فرماتا ہے وَہُوَ فَضَّلَکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ۔ اور اسنے فضیلت دی تمکو جہان کے چیزوں پر۔ یہ اس لیے فرمایا کہ احمق انسان ایسی چیزوں کو اللہ کا شریک بناتا ہے جو اللہ نے اسکی خدمت کے واسطے پیدا کی ہیں۔ دیکھو یہ کیسی بیوقوفی کی بات ہے تم نہیں دیکھتے کہ جن چیزوں کو انسان اللہ کا شریک بناتا ہے وہ خود انسان کی خادم ہیں آگ پانی زمین ہوا سورج چاند وغیرہ جنکی بہت ہی پرستش ہوتی ہے اور ابھی تک ہوتی ہے یہ تمام چیزیں اللہ نے آدمی کی خدمتگار بنائی ہیں وہ انکو اپنی خدمت میں لاتا ہے اور اپنے کام آگ پانی ہوا سے لیتا ہے پس یہ کیسی نادانی ہے کہ جو شئے اپنی خادم ہے اسے مخدوم بنایا جاوے میرا ایک ہندو آشنا تھا اسکے گھر میں ایک سانپ کا بت پرستش کیواسطے بنا ہوا تھا میں نے انگلی سے اسے ٹھنکارا اور اس سے ٹن ٹن کی آواز نکلنے پر وہ دوڑا آیا۔ میں نے اسکو کہا کہ یہ تو ہمارے عام سانپوں سے بھی کمزور ہے کچھ بھی نہیں کرسکتا تم اسکی پرستش کیوں کرتے ہو اور تم خود ہی اسکے خالق ہو اور خود ہی اسکے عابد ہو یہ کسطرح ہوسکتا ہے اسکا اسنے کچھ جواب نہ دیا اور دے ہی کیا سکتا تھا۔ انسان جب اللہ کو چھوڑ دیتا ہے تو پھر نیچے کی طرف گرتا ہے اور جب حقیقی اور قادر مطلق اللہ کو چھوڑ دیتا ہے تو ناکارہ چیزوں کی پرستش میں گرفتار ہوجاتا ہے عیسائیوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نمانا اور عیسی کو خدا مان لیا کیسی حماقت کی بات ہے۔ باقی آیندہ

کسر صلیب

بائبل کہاں سے آئی

سلسلہ کے لیے دیکھو البدر نمبر ۳۰ جلد ۲ صفحہ ۲۳۶

متی شاید اس واقعہ کے لکھنے میں درست کہتا ہو کہ گورستان میں مسیح کو دیوانے آملے مگر ایسی باتوں کے بیان کرنے میں ان آدمیوں پر جن سوار تھے وہ غلطی پر ہو سکتا ہے کیونکہ یہ اسکی ذاتی رائے ہے مذکورہ بالا بیانوں سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ بائبل کے لکھنے والے اپنے ہمعصروں کے خیالات اور عادات میں اور لوگوں سے بالکل علحدہ نہ تھے اسلیے تو ہم بائبل میں بہت سی علمی غلطیاں بہت سے اختلافات۔ کثرت سے خدا کی بابت ناقابل پذیرائی باتیں اور توہمات اور بہ تہذیبی سے بھرے ہوئے گندے اور تاریک خیالات وغیرہ وغیرہ پاتے ہیں ان تمام ادھوری باتونکو چھوڑکر جو کہ یہاں اور وہاں کثرت سے پائی جاتی ہیں بائبل میں ایک پوری کتاب ہے جو کہ مذہبی لحاظ سے کسی کام کی نہیں صرف ایک عشقیہ نظم ہے۔

اب ان تمام باتونکی پردہ پوشی بیفائدہ ہے اور انکا ذکر نہ کرنا بزدلی کا کام ہے ان سب باتوں کو لوگ اچھی طرح سے جان گئے ہیں (سب کو خارج کر دینا ہی بہتر ہوگا) خدا کا بڑا شکر ہے کہ اُسنے زمانہ گذشتہ کا ایک بیش بہا اور پر از حکمت خزانہ روحانی زندگی کا (بائبل) ہمارے واسطہ محفوظ رکھا مگر ہمکو اُس کی تعظیم میں عقل سے کام لینا چاہیے اور اپنی شکر گذاری میں دیانت دار ہونا چاہیے - سچکو چھپانے میں خدا کی عزت نہیں ہوتی پس بائبل کے موجود ہونے کے واسطے ہمکو خدا کا شکر گذار تو ضرور ہونا چاہیے اور اس سے مدد لینی چاہیے مگر یہ نہیں کہ اسکو ایک بت بناؤ - ہاں اس سے محبت کرو مگر ساتھ ہی اسکی جانچ پڑتال بھی کرو اسکی عزت کرو مگر اس سے خوف مت کھاؤ - اگر تم اسکی اصل حقیقت سے واقف ہو جاؤ گے تو یہ تمھاری اور بھی زیادہ دوست ہوگی -

اب پھر ہمارا یہ سوال ہے کہ بائبل کہاں سے آئی بعض لوگوں کی باتیں سنکر شاید تم یہ خیال کرو کہ بائبل اسی طرح بابوں اور آیتوں میں تقسیم کری کرائی آسمان سے گر پڑی میں ایسے بہت سے اشخاص کو جانتا ہوں جن کا ایمان ہے کہ یہ باب اور آیتیں بھی الہامی ہیں اور وہ اسبات کو سنکر بہت ہی سخت رنجیدہ ہوتے ہیں جبکہ میں انکو کہتا کہ اس تقسیم کو تو بہت ہی تھوڑا عرصہ ہوا ہے بلکہ یہ تو اسی زمانہ کی ہے - پہلے پہل اسمیں کسی قسم کے باب اور آیتیں نہ ہوتی تھیں میں پھر دوبارہ کہتا ہوں کہ ہمیں کتاب کی عزت ہمیں اچھی غور و خوض کے بعد کرنی چاہیے - اسکی ایک تاریخ ہے جبتک کہ ہم اس تاریخ کو نہ سمجھیں ہم اسکو ہرگز اور قطعاً نہیں سمجھ سکتے۔

پہلی حالت میں ایکبات تو ضرور صاف ہو - یعنی کہ جب میں اسکو ہاتھ میں لیتا ہوں تو مجھے معلوم دیتا ہے کہ عام محاورہ کے مطابق تو یہ کتاب نہیں ہے بلکہ کتابوں کا مجموعہ ہے - پرانے عہدنامہ کے لیے تو ہم یہودیوں کے زیر بار ہیں - پرانا عہدنامہ انکی بائبل ہے جو کہ زمانہ بزمانہ ہر طور سے محفوظ رکھی گئی ہے - یہانتک کہ ہم اسکا نشان دو ہزار برس تک پورے طور سے لگا سکتے ہیں مسیح سے چار سو سال پیشتر پرانے عہدنامہ کی کتابیں ایک جز میں اکٹھی کی گئیں اور ہمارے پاس قریباً ایسی ٹھیک طور سے پہونچ گئی ہیں اور قریباً دو سو سال قبل از مسیح اس کا ترجمہ یونانی میں کیا گیا اسی واسطے اس زمانہ تک تو اسکا نشان ٹھیک اور صاف طور سے اسی طرح معلوم ہو سکتا ہے جیسے سیسرو کی اور لشیق یا کوئی اور پرانی کتاب - تو اس سے ایکبات تو ضرور ثابت ہو گئی کہ پرانے عہدنامہ کی عمر کم سے کم دو ہزار برس کی ہے۔

اس کے علاوہ ایک اور چیز ہمیں یاد رکھنے کے قابل ہے کہ وہ مختلف کتابیں کہ جنسے پرانے اور اور نئے عہدنامہ کا ایک مجموعہ بنتا ہے - اکثر ان کتابوں میں ہر ایک کے لکھنے میں کچھ نہ کچھ سال ضرور صرف ہوئے ہونگے دس احکام کے زمانہ سے لیکر جو کہ موسیٰ کے سپرد کیے جاتے ہیں اخیر خط تک ۱۵۰۰ برس کا زمانہ ہوتا ہے جو کہ قریباً اتنا ہی بڑا ہے جتنا کہ ہمارا عیسوی سنہ - اور یہی ایک بڑی ضروری بات قابل یاد ہے کہ یہ کتابیں کبھی اس خیال سے نہیں لکھی گئی تھیں کہ ان تمام کو ایک جزو میں باندھ دیا جائے گا اور اس جزو پر نام بائبل کا جڑ دیا جائے گا - کچھ نبیوں کی کتابیں بھی جن کا کہ زمانہ ۷۵۰ برس کا ہوتا ہے ۸۰۰ برس قبل از مسیح یعنی جنکو آج کے دن سے قبل قریباً دو ہزار چھ سو برس ہوئے - .... قریباً نویں صدی قبل از مسیح شروع کی گئی اور قریباً چار سو سال میں ختم ہوئی - بادشاہوں اور سموئیل کی کتابیں قریباً چھٹی صدی قبل از مسیح لکھی گئیں اور ... کی کتابیں قریباً ڈیڑھ سو سال بعد اسکے لکھی گئیں - دانیال کی کتاب اس سے بھی ڈیڑھ سو سال بعد میں لکھی گئی اور رسولوں کے خط - مکاشفات - انجیلیں اور رسولوں کے اعمال پہلی صدی کے اوسط سے لیکر دوسری صدی کے نصف حصہ تک آخیر میں لکھی گئیں۔

اب یہ ایک قدرتی بات ہے کہ ایک ایسی حجم میں جو کہ اسقدر عرصہ دراز میں لکھا گیا ہو اور اسقدر آدمیوں کی تصنیف ہو کسقدر اختلافات مختلف صورتوں میں پایا جا سکتا ہے اور یہ کسقدر قانون قدرت الہی کے فطرت کے برخلاف ہے کہ تمام بائبل کو ایک ہی جیسا قابل قبول اور مفید ٹھیرایا جاوے - آؤ ہم دانائی سے کام لیں اور اس روشنی کے مطابق جو ہمکو عطا کی گئی تمیز کریں اور اسبات کے پہلوؤں پر غور کریں - بائبل کی بعض کتابوں میں صرف خونی لڑائیوں کے ذکر اور زندگی بچانے کے واسطے جو جھگڑے بکھیڑے کیے گئے درج ہیں جو کہ صرف ایک قسم کی تاریخ ہے - اور دوسرے مقامات پر میں زمانہ گذشتہ کی لوگونکی رائیں بڑے بڑے اہم سوالات کی بابت ہیں - مثلاً پیدائیش دنیا - آدمی کا آغاز - برائی کی جڑ وغیرہ وغیرہ - صاف ظاہر ہے کہ اصل واقعات کے رو سے یہ کوئی الہامی باتیں نہیں صرف پرانے زمانہ کے دانا لوگوں کے اپنی اپنی رائیں ہیں ان مختلف مضامین کے متعلق - بعض کتابوں کے بارہ میں صرف اپنی ہی خواہشات کو ظاہر کیا گیا ہے یا سریلے گیت ہیں - مثلاً زبور اور دوسری کتابیں اسی طور سے اُن یہودی مصلح اور قومی بہتری کی خواہشوں کے خیالات کے صرف تاریخیں ہیں جیسے کہ یسعیا اور دوسرے نبیونکی کتابیں - اس سے صاف ظاہر ہے کہ بائبل میں پرانے زمانہ کے دانا اور قابل آدمیونکی گفتار رفتار اور اعمال درج ہیں جسطرح خدا اُن کو کہتا رہا وہ کرتے رہے یا بعض دفعہ جسطرح انکی اپنی مرضی میں آیا ویسا ہی کرتے رہے - ایک اور نکتہ قابل غور ہے کہ ان کتابوں نے کبھی خود الہامی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا وہ ہمیشہ اپنے آپ کو وہی ظاہر کرتے رہے ہیں جیسے کہ وہ ہیں - تاریخ - گیت - پیشگوئیاں اور کچھ اخلاقی تعلیم (سو وہ بھی ناقص) اسطرح سے تو وہ اپنے اپنے مراتب پر بغیر کسی قسم کے دعوے کے موجود ہیں - بائبل کا یہ حال ہے کہ وہ مختلف کتابیں ہیں جو کہ مختلف زمانہ میں تصنیف یا تالیف ہوئی۔

کر انیکلر

مقدمات

۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۸ - ۱۹ - اگست کو جو مقدمات تھی خاکسار ایڈیٹر انکو سننے کے واسطے ہیڈکوارٹر سے غیر حاضر تھا اسلیے گذشتہ

+ بوجہ شمولیت مقدمہ گورداسپور تازہ خبریں و الہامات درج نہ ہوسکیں انشاء اللہ نمبر آئندہ میں ہدیہ ناظرین ہونگی

مثنوی

سلسلہ کے لیے دیکھو البدر نمبر ۳۰ جلد ۲ صفحہ ۲۳۹ کا

عقل داری فہم و ادراک و ذکا — زیرکی و دانش و فکر رسا
قلب صافی ہمت عالی بلند — رائے صائب سروری ارجمند
نہ فلک سیر ترقی ہائے تو — ہفت اقلیم اند زیر پائے تو
بہر ذلت این ہمہ نقش و نگار — صد ہزاراں کاروبار گیر و دار
عالمی را ہم مسخر کردۂ — لاف چوں من راہم از بر کردۂ
لیک با این عقل و ادراک و ذکا — با علو مرتبت اے مہ لقا
ضعف تو بر تو عیاں است اے ضعیف — حاجتے داری بآں رب لطیف
روح انساں ہر زماں سوئش دواں — می پرد چوں مرغ سوئے آشیاں
گرنہ روح ما ازاں رحماں بدے — کی چنیں حاجت بہ پیش آں بدے
دمبدم از رحمت و احسان او — بہرہ یابد ہر کسے از خوان او
گہ کسے را بر سپہر سلطنت — می نشاند بر سریر مکنت
گر کسے را ملک و دولت میدہد — گر بفرقش تاج بخت می نہد
گہ گدائے را شہنشاہے کند — ذرہ را گہ مہر و گہ ماہے کند
کس بیارد اینکہ آنجا دم زند — لاف استغلالے اینجا کم زند
کار ما اینست اے مرد خدا — محو گشتن در رضائے کبریا
۵۔ انبیا و اولیا و راستاں — شاہد اند بر وجود آں نہاں
از وجود شاں وجودش آشکار — رہ نمای خلق سوئے کردگار
گر وجود شاں نبودی اے عزیز — از وجودش کے شدے کس را تمیز
از رخ شاں نور او رخشندہ شد — در شب ظلمت چو مہ تابندہ شد
از صفات شاں صفات حق عیاں — وز طفیل شاں حیات جاوداں
بہر کارش در جہاں آئینہ اند — از وجود شاں وجودش بنگرند
سر فروشاں بہر عشق آں نگار — سوختہ از بہر او ہر کاروبار
سینہ شاں پر ز مہر کبریا — جسم و جاں را بہر او کردہ فدا
کس نبردہ رہ علم و فضل شاں — دور تر از عقل مردم عقل شاں
دل منور گردد از فیضان شاں — نور یابی در دل و در جسم و جاں
عقدۂ دشوار دنیا را کلید — راز نفسے ہم ازیشاں شد پدید
درمیان خلق و حق پیغامبر — تا بیابد کس ازاں یاری خبر
یکطرف محو رضائے کبریا — ہم بمخلوق خدا بہر دعا
کار شاں جز ایں نباشد ہیچکار — تا وجودش را نمایند آشکار
تا رسانند خلق را با خالقے — تا نمایند چہرہ آں رازقے
در دبستان خدا خواندہ سبق — زیں سبب بر دیگراں بردہ سبق
خلق و عالم تا بسوئے حق کشند — عالمے را تا خبر از وے دہند
چونکہ مامور اند از حق جان من — کار شاں کار خدائے ذوالمنن
گفت شاں گفت خدائے ذوالعلا — نطق شاں باشد مبرا از ہوا
مہبط وحی خدائے ذوالجلال — پاک بے ہمتا قدیر و بے مثال
جوش شاں ہمدردی و مہر و وفا — در رضائے شاں رضائے کبریا

باقی دارد

مراسلت

فیضان احمدی

خداتعالیٰ کی ہدایت دینے کی راہ کیسی نیاری ہے میاں سلطان خان ایک ایسے گاؤں کے رہنے والے ہیں کہ جہاں علم کا کوئی چرچا نہیں ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام سے کوئی واقف نہیں مگر چونکہ یہ سلسلہ خداتعالیٰ کا اپنا قائم کردہ ہے اسلیے ہر جگہ خود اپنے فضل سے القا کرتا ہے اور اپنے پیارے برگزیدہ مرزا غلام احمد کے پاس کھینچ کھینچکر لوگوں کو لا رہا ہے سوچنے والے سوچیں کہ یہ انسانی کاروبار ہے یا آسمانی۔ ایڈیٹر۔

میں سلطان خان قوم پٹھان ساکن موضع جے سنگھ پورہ تحصیل نوح ضلع گوڑگانوہ کا ہوں اپنے خواب کا راستی سے اظہار کرتا ہوں کہ مینے ۱۹۰۱ء میں اپنے بھائی کی شادی کیلیے بنیے سے مبلغ ما فہ ۱۵ روپے قرض لے لیے تھے آخر بسبب قحط کے وہ اب تک ادا نہیں ہوے اور جو کچھ ادا بھی کیے وہ بقال مذکور نے سود میں مجرے کرلیے اب ۱۹۰۳ء بماہ جولائی بتاریخ ۲ جولائی میں کمترین پر بقال مذکور نے نالش کردی اس سے اس عمزدہ کو ایسا غم ہوا کہ اپنی جان سے تنگ آگیا اور بنیا قسم قسم کی دھمکیاں دیتا تھا اس سبب سے دل میں ارادہ کیا کہ اپنی جان کو کھودوں لیکن نماز بوقت عشا بندہ خدا کی عاجزی کرکے اسقدر رویا کہ آنکھیں سوج گئیں عاجزی خدا کو بڑی پسند ہے القصہ رات کو میں فکر ہی میں سو رہا تھا اور اچھی طرح سے آنکھیں بند نہیں ہوئی تھیں کہ ایک بزرگ نورانی چہرہ سر پر عمامہ سبز باقی لباس سفید میرے سامنے آکھڑے ہوے اور فرمایا کہ اٹھ اسقدر رنج و فکر کیوں کرتا ہے اللہ نے تیری مدد کی ہے جا مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کہ تیری دعا کرے اور تیرے مرض کو تجھسے دور کرے تجھکو خدا کے نیک بندوں میں داخل کرے اسطرح میں دیکھ کے چونکا اور زیادہ رنج میں مبتلا ہو ساری رات نہیں سویا صبح ہوتے ہی مینے مسجد کے ایک امام سے خواب کی تعبیر پوچھی اسنے کہا کہ جامع مسجد نوح میں چلا جا کہ وہاں پر ایک مولوی صاحب کامل ہیں وہ تعبیر اس خواب کی دینگے القصہ میں نوح میں آیا اور مولوی صاحب سے حال خواب بیان کیا انھوں نے کہا کہ خواب تیرا عجیب ہے جو زمانہ مسیح و مہدی علیہ السلام کی خبر دے رہا ہے ہاں البتہ ایک شخص نے قادیان ملک پنجاب میں دعویٰ مسیحیت کا کر رکھا ہے لیکن لوگ ان کو کاذب کہتے ہیں میں سمجھ گیا کہ وہی مسیح سچے ہیں جنکی خبر بزرگ نے دی ہے پھر مینے مولوی صاحب سے پوچھا کہ مولوی صاحب۔ قادیان کس جگہ ہے انھوں نے کہا کہ ملک پنجاب میں سنا ہے اور پتہ میں نہیں جانتا پھر میں ضلع گوڑگانوہ میں آیا وہاں پر ایک شخص نے کہا کہ قادیان ضلع امرتسر میں ہے بعدہ میں دہلی کی مسجد فتحپوری میں آیا اور مینے پتہ دریافت کیا تو ایک شخص موٹے سے تھے انہوں نے کہا کہ بھائی قادیان تو ضلع گورداسپور میں ہے تو کیوں پوچھتا ہے مینے کہا کہ یوں ہی پوچھ رہا ہوں جو میرے سر ہوگیا تو میں وہاں سے چلا آیا اور اسٹیشن پر آکر ٹکٹ لے لیا سہارنپور کا ریل میں ایک شخص نصرت احمد نامی نے پتہ دیا کہ امرتسر سے ٹکٹ بٹالہ کا لینا وہاں سے پھر یکے چلتے ہیں اسطرح سے میں یہانتک پہونچ گیا ہوں اور زیارت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشرف ہوا۔

جویندہ سویا بندہ۔ ۱۲؍ جولائی ۱۹۰۳ء

مراسلہ

در تردید مذہب شیعہ

سمجھتے ہی نہیں شیعہ کہ رقت کسکو کہتے ہیں
نہیں آگاہ وہ مطلق محبت کسکو کہتے ہیں

شیعہ سال بھر میں کبھی کبھی۔ اور عشرہ اول محرم میں ہر روز بلاناغہ اور چھوٹے اور بڑے لیبوں وغیرہ کی مجلسیں کیا کرتے ہیں جنکو محفل عزا اور مجلس غم کے نام سے موسوم کرکے امام حسین کا غم و الم خصوصاً اور شہدائے کربلا کا ذکر شہادت عموماً بیان کرکے رویا پیٹا کرتے ہیں اور اکثر یہی بیان ہوا کرتا ہے کہ حضرت امام حسین نے ہم لوگوں کی بخشش اور نجات کے لیے جان دی اور اپنے نانا کی اُمت کی مغفرت کے لیے شہید ہوئے ہیں۔ جو شخص اُنکے غم میں رووے یا رُلاوے یا کم از کم رونے کی شکل ہی بنا لیوے یا رونے والوں کے آنسو ہی لیکر اپنے مُنہ پر مل لیوے تو اسپر نار جہنم حرام ہو جاتی ہے اور بہشت بریں اور جنت عدن ایسے ہی لوگوں کی منتظر ہیں بلکہ بہشت اور دوزخ بنے ہی محض محبان حسین اور دشمنان حسین کے لیے ہیں۔ تعزیہ شریف بنانے کا ثواب اگر لوگوں کو معلوم ہو جاوے تو کبھی کسی دوسری عبادت کا نام تک نہ لیویں اہتمام مجلس اور مرثیہ خوانی کا اجر تو بیحساب ہے۔ اور جسدن کوئی اچھے رسیلے اور سُریلی آواز کا آدمی محبان حسین کو اچھی طرح رُلاوے اور پٹاوے تو کہا کرتے ہیں کہ آج خوب ہی رقت ہوئی ہے اور اہل بیت پاک ہمارے ساتھ رونے پیٹنے میں شریک رہتے ہیں حتی کہ پاکدامن بیبیاں بھی ہماری اس مجلس میں بال کھولے ہوئے شریک غم ہیں وغیرہ وغیرہ۔

اب ہم شیعہ ہی کی مسلم اور معتبر حدیث انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی الخ کے مطابق پہلے تو قرآن مجید کیطرف رجوع کرکے دریافت کرتے ہیں کہ رقت اور رونا کس کس قسم کا جائز بلکہ ضروری ہے اور کس طرح کا عبث اور لغو گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فلیضحکوا قلیلاً ولیبکوا کثیراً جزاءً بما کانوا یکسبون چاہیئے اپنی اعمال و افعال کو یاد کرکے تھوڑا ہنسیں اور بہت روئیں اگر انسان صرف ایک ہی آیۃ مندرجہ ذیل کو غور اور تفکر سے بار بار پڑھتا رہے تو جائز اور ضروری رقت اور رونے کا بہت کچھ سامان حاصل کر سکتا ہے آیت یہ ہے ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولا ضرور ضرور کان اور آنکھ اور دل اور اعضا وجوارح وقوی اپنے اپنے اعمال اور افعال سے پوچھے جائینگے جب ہم سر سے پاؤں تک سارے وجود کے اعضا اور جوارح پر بنظر عمیق دیکھتے ہیں تو سب کے سب ودیعت الٰہی ہیں اس ساری مخلوق کو اپنے خالق کی مرضی کے مطابق چلنا چاہیئے۔ یعنی ہر ایک عمل انکا اول تو محض اور خالص خدا ہی کے لیے ہو دوسرا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ کے مطابق ہو غرض حقوق اللہ اور حقوق عباد سے بوجہ احسن عہدہ برا ہونے میں ہی انکی نجات اور نیکی اور فلاح وابستہ ہے۔ مگر

بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش — عذر بدرگاہ خدا آورد
ورنہ سزاوار خداوندیش — کس نتواند کہ بجا آورد

کے موافق سوائے معذرۃ اور رقت اور رونے اور توبہ استغفار بالاستغفار کرنیکے کوئی دوسرا علاج سمجھ میں آتا ہی نہیں برخلاف اسکے کسی انسان کی مصیبت اور تکلیف کو یاد کرکے رونا پیٹنا عبث اور بیہودہ ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ بھی ہے کیونکہ آیت ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیہم الآیہ یعنی ہم تمہیں خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصان میں مبتلا کرکے آزماتے ہیں ایسے لوگوں کو خوشخبری دو جو مصیبت کے وقت صبر اور سہارا کرکے صرف اتنا ہی کہدیتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اللہ ہی کے پاس چلے جاوینگے ایسے لوگوں پر صلواتیں اور رحمتیں انکے رب کیطرف سے اور وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

اب حدیث کی دوسری جز۔ عترتی۔ کیطرف تو ایک سرسری نظر سے بھی صاف پتہ ملتا ہے کہ عترت اطہار تو قرآن مجید پر عملدرآمد کرکے ساری اُمت محمدیہ بلکہ ساری جہان کے لیے اسوہ اور نمونہ ہیں ہم کسطرح بھی نہیں مان سکتے کہ وہ پاک گروہ قرآن مجید کی آیت کے خلاف عملدرآمد کرکے صلوۃ اور سلام اور رحمۃ سے محروم رہے ہوں حاشا وکلا۔ ایسا عقیدہ کسی مومن مسلمان کا تو ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا ہاں ہمدردی کی نوع میں شریک ہو کر انکے دکھ سکھ سے متاثر ہونا اور ضروری امداد سے دریغ نہ کرنا اور دوسروں کے لیے دکھ اور تکلیف اٹھانا عین انسانیت اور آدمیت اور موجب ثواب واجب بھی ہے۔

بنی آدم اعضای یکدیگراند — کہ در آفرینش ز یک جوہراند
چو عضوے بدرد آورد روزگار — دگر عضوہا را نماند قرار

نہ یہ کہ ہمارے ہمعصر۔ بھائی بندوں۔ ہمسایوں۔ قریبوں۔ زیر دستوں ماتحتوں متوسلین و متعلقین وغیرہ کا تو ہماری کرتوتوں اور بدعملیوں سے ناک میں دم آرہا ہو اور پچھلے لوگوں اور گذشتہ بزرگوں پر ہماری اسقدر مہربانی ہو کہ انکی رفتہ گذشتہ اور رسمیاً مصائب و حوادث کو تکلف اور تصنع سے یاد کرکے جھوٹے جھوٹے آٹھ آٹھ آنسو روئیں۔ سبحان اللہ

بریں عقل و دانش بباید گریست ۔ گلاب الدین احمدی رہتاسی

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

ضلع	سکونت	نام مبائعین	نمبر
	ترگڑی	معراج الدین صاحب	۱۲۷۲
	قصبہ مائل پور	پیر محمد صاحب	۱۲۷۳
	رر	ابراہیم صاحب	۱۲۷۴
جہلم	دولمیال	احمد صاحب	۱۲۷۵
گوجرانوالہ	گنجو چک	چودھری غلام حیدر صاحب	۱۲۷۶
رر	رر	محمد حسین صاحب	۱۲۷۷
رر	رر	فیروز الدین صاحب	۱۲۷۸
منٹگمری	سعالی	غلام محی الدین صاحب	۱۲۷۹
سیالکوٹ	سنڈا نوالہ	ملا فضل الدین صاحب	۱۲۸۰
جالندھر	کریام	نواب خان صاحب	۱۲۸۱
جھنگ	چک ۱۶۵	رحیم بخش صاحب	۱۲۸۲
گوجرانوالہ	کوٹ قاضی	عبد الواحد صاحب	۱۲۸۳
لاہور	شاہدرہ	نور الدین صاحب	۱۲۸۴
مراد آباد	مراد آباد	محمد اسمٰعیل صاحب	۱۲۸۵
سیالکوٹ	جھنڈا ادرے	اہلیہ عبد الواحد صاحب	۱۲۸۶
پٹیالہ	سنور	شیخ حسین صاحب	۱۲۸۷
لاہور	لاہور	ڈاکٹر نبی بخش صاحب	۱۲۸۸
گجرات	دہامہ	احمد صاحب	۱۲۸۹
جہلم	کھوتیاں	محمد الدین صاحب امام	۱۲۹۰
	کابل	دل محمد صاحب	۱۲۹۱
	لا اعلم	اہلیہ عبد الغنی صاحب	۱۲۹۲
پٹیالہ	سنور	عبد السبحان صاحب	۱۲۹۳
رر	نیالہ	بی بی سوندان	۱۲۹۴
رر	سنور	محمد حسین صاحب	۱۲۹۵
امرتسر	چک سکندر	الٰہ بخش صاحب	۱۲۹۶
لائل پور	کوکھووال	اللہ دتا صاحب	۱۲۹۷
گورداسپور	دابہ والہ	محمد بخش صاحب	۱۲۹۸
رر	ننگل	میراں بخش صاحب	۱۲۹۹
رر	رر	غلام احمد صاحب	۱۳۰۰
رر	رر	عمر دین صاحب	۱۳۰۱
رر	رر	ابراہیم صاحب	۱۳۰۲
رر	بھکوان	علی محمد صاحب	۱۳۰۳
رر	بٹالہ	رحیم بخش صاحب	۱۳۰۴
لاہور	قصور	چراغ الدین صاحب	۱۳۰۵
جہلم	نہر جہلم	بابو برکت علی صاحب ڈویژنل کلرک	۱۳۰۶

مطبع انوار الاسلام قادیان میں منشی محمد افضل صاحب ایڈیٹر و پروپرائٹر کے اہتمام و سعی سے چھپکر شائع ہوا۔

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

گذشتہ اشاعت سے آگے سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار نمبر ۳۲ جلد ۲ - صفحہ ۱

بغیر نبی کے خدا کا کلام سمجھ نہین آسکتا اور نہ اس پر عمل درآمد ہو سکتا ہے

بعض احباب آمدہ از لاہور نے عبد اللہ چکڑالوی صاحب کے خیالات اور اعتقادات کا ذکر کیا اس پر حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حَکَم اور عدل نے فرمایا کہ ہر ایک شی کے لئے استاد کی ضرورۃ ہے ورنہ تم دیکھ لو جس قدر تصانیف ہر ایک فن اور علم کے متعلق موجود ہین کیا مصنفین نے اپنی طرف سے کوئی نجل رکھا ہے ہر ایک بات کی بڑی بڑی تفصیل کی ہے اگر نجل کا ظن ہو سکتا ہے تو ایک پر ہوگا دو پر ہوگا نہ لاکھون پر مگر تاہم دیکھا گیا ہے کہ علم کا خاصہ ہی یہی ہے کہ بلا استاد کے نہین آتا اور نبی بھی ایک استاد ہوتا ہے (جبکہ خدا کی کلام کو سمجھا کر اس پر عمل کرنیکا طریق بتلاتا ہے دیکھو مین الہام بیان کرتا ہون تو ساتھ ہی تفہیم بیان کر دیتا ہون اور یہ عادۃ نہ انسانون مین دیکھی جاتی ہے نہ خدا مین - کہ ایک علمی بات بیان کرکے پھر اُسے عملدر آمد مین لانے کے واسطے نہ سمجھاوے جو استاد کا محتاج نہین ہے وہ ضرور ٹھوکر کھاویگا - جیسے طبیب بلا استاد کے طبابت کرے تو دھوکا کھاویگا ایسے ہی جو شخص بلا توصل آنحضرۃ صلعم کے اگر خود بخود قرآن سمجھتا ہے تو ضرور دھوکا کھاویگا

حضرۃ اقدس کے بیانکی تصدیق خود مولوی چکڑالوی صاحب کر رہے ہین کیونکہ اس وقت وہ خود معلم قرآن بنے ہین اور قرآن کے سمجھانے کا ان کو دعویٰ ہے ورنہ اگر ان کا مشن یہ ہے کہ قرآن پر عمل درآمد کے لئے کسی استاد (یعنی نبی) کی ضرورۃ نہین تو پھر ان کو یہ حق کیسے حاصل ہو سکتا ہے کہ وہ کسی کو یہ کہین کہ جو کچھ مین کہتا ہون اس پر عمل کرو بلکہ ان کو ہر ایک کو یہ کہنا چاہئے کہ ہر ایک شخص بذاتِ خود جو کچھ قرآن سے سمجھ سکتا ہے وہ اپنی اپنی جگہ خود عمل کرے اور کوئی ضرورۃ نہین کہ میری ہی اتباع کرے +

م - ا

مفتری کا انجام فرمایا مفتری تھک جاتا ہے اور اسکا پول خود لوگون پر ظاہر ہو جاتا ہے اور پھر اُسے ذلت دامنگیر ہوتی ہے کیونکہ روز بروز کیسے افترا کر سکتا ہے افترا جیسی کچی شے کوئی نہین ہوتی حتیٰ کہ شیشہ بھی اتنا کچا نہین ہوتا جس قدر افترا ہوتا ہے اور چونکہ مفتری کے بیان مین قوۃ جاذبہ نہین ہوتی اس لئے اس کی بدبو بہت جلد پھیل جاتی ہے +

قتل انبیاء اس کی نسبت ایک صاحب نے سوال کیا کہ توریت مین جھوٹے نبی کی یہ علامت لکھی ہے کہ وہ قتل کیا جاوے اور ادھر ایسی عبارتین بھی ہین کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض نبی قتل ہوئے تو پھر وہ علامت کیسے صحیح ہو سکتی ہے +

فرمایا - راستباز کی یہی نشانی ہے کہ جس مطلب کے لئے خدا نے اُسے پیدا کیا ہے جب تک وہ پورا نہولے یا کم از کم اس کے پورا ہونے کی ایسی بنیاد نہ ڈال دے کہ اُسے منزل نہو تب تک وہ نہ مرے مگر ایک کذاب سے یہ بات کب ہو سکتی ہے - قتل سے مراد یہ ہے کہ اُس قتل مین ناکامی اور نامرادی ساتھ نہو اور جب ایک انسان اپنا کام پورا کر چکے تو پھر خود مر جاوے یا کسی کے ہاتھ سے مارا جاوے تو کیا موت تو بہر حال آنی ہے کسی صورت مین آگئی اسمین کیا حرج ہے اور کامیابی کی موت پر کسیکو تعجب بھی نہین ہوا کرتا اور نہ دشمن کو خوشی ہوتی ہے قرآن شریف کے صریح الفاظ سے یہ بات معلوم نہین ہوتی کہ خدا تعالےٰ نے قتل نبی حرام کیا ہو بلکہ آنحضرۃ کی نسبت لکھا ہے افان مات او قتل جس سے قتل انبیاء کا جواز معلوم ہوتا ہے اب جنگون کے بیچ مین ہزارون افسر مارے جاتے ہین لیکن اگر ان کی موت کامیابی اور فتح اور نصرۃ کی ہو تو اس پر کوئی رنج نہین کرتا بلکہ خوشی کرتے ہین اور جو خدا کے اہل ہوتے ہین ان کا قتل تو انکے لئے زندگی ہے کہ اپنے قائم مقام ہزارون چھوڑ جاتے ہین آنحضرۃ کی آمد اس وقت ہوئی کہ زمانہ ظہر الفساد فی البر والبحر کا مصداق تھا اور گئے اس وقت جبکہ اذا جاء نصر اللہ والفتح کی سند آپکو مل گئی - پس اگر آپکو کامیابی نہ ملتی لیکن آپ کسی کے ہاتھ سے قتل بھی نہوئے تو اس سے کیا فائدہ تھا اور یہ کونسا مقام فخر کا ہے ہان جب ایک شخص سلطنت قائم کرتا ہے اور اپنے قائم مقام ...... مظفر ومنصور چھوڑتا ہے تو کیا پھر دشمن کی خوشی

کا موجب ہو سکتا ہے بڑی سے بڑی ذلت یہ ہے کہ ناکامی اور نامرادی کی موت آوے پس اگر آنحضرۃ صلعم اس کامیابی کی حالت مین اگر قتل کئے جاتے تو اس سے آپکی شان مین کیا حرف آسکتا تھا یہ بھی لکھتے ہین کہ آنحضرۃ صلعم کو زہر دی گئی تھی آپ کی موت مین اس زہر کا بھی دخل تھا مگر ہم کہتے ہین کہ جب آپ کی موت ایسی حالت مین ہوئی کہ کافر اس بات سے ناامید ہوگئے کہ ان کا دین پھر عود کریگا تو ایسی حالتین اگر آپ زہر یا قتل سے مرتے تو کونسی قابل اعتراض بات تھی۔ دین تو تباہ نہین ہو سکتا تھا۔ غرضیکہ توریت مین جس قتل کا ذکر ہے تو اس سے نامرادی اور ناکامی کی موت مراد ہے حضرۃ یحیٰی اور حضرۃ عیسیٰ علیہ السلام قریبی رشتہ دار تھے یحیٰی ؑ کے قتل ہوجانے سے دین پر کوئی تباہی نہ آسکتی تھی اگر یحیٰی قتل ہوئے تو پھر عیسیٰ انکی جگہ کھڑے ہوگئے لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یحیٰی کوئی صاحب شریعت نہ تھے ہو سکتا ہے کہ یہ وعدہ توریت کا صاحب شریعت کیلئے ہو۔ انگریزون اور سکھون کی لڑائیاں ہوتی رہین سکھ لوگ انمین اکثر انگریزون کو قتل کرتے رہے لیکن اب جس حالت مین کہ انگریز فاتح اور بادشاہ ہین تو کیا سکھ یہ فخر کر سکتے ہین کہ ہم نے اس قدر انگریزون کو قتل کیا۔ یہ کوئی جگہ فخر کی نہین ہے کیونکہ آخر میدان انگریزون کے ہاتھ رہا زندہ وہ ہوتا ہے جس کا سکہ چلے آنحضرۃ صلعم کے بعد اب کروڑہا مسلمان موجود ہین اور ابوجہل کے بعد اسکا تابع کوئی نہین بلکہ اس کی اولاد ہونیکا کوئی نام نہین لیتا تو کیا اب ابوجہل کی طرف سے کوئی ...... یہ بات کہہ سکتا ہے کہ ہم نے مسلمانون کو فلان جگہ شکست دی تھی یا کوئی بیوقوف اگر یہ کہے کہ ہوا کیا آنحضرۃ صلعم بھی مر گئے اور ابوجہل بھی تو یہ اس کی غلطی ہے مقابلہ تو کامیابی سے ہوتا ہے ابوجہل کا نام ندارد اور آنحضرۃ صلعم کا تو تخت موجود ہے انبیاء کو خدا ذلیل نہین کیا کرتا انبیاء کی قوۃ ایمانی یہ ہے کہ خدا کی راہ مین جان دیدینا وہ اپنی سعادت جانتے ہین۔ اگر کوئی موسیٰ علیہ السلام کے قصہ پر نظر ڈالکر اس سے یہ نتیجہ نکالے کہ وہ ڈرتے تھے تو یہ بالکل فضول امر ہے اور اس ڈر سے یہ مراد ہرگز نہین کہ ان کو جان کی فکر تھی بلکہ ان کو یہ خیال تھا کہ منصب رسالت کے بجاآوری مین کہین اس کا اثر اچھا نہ پڑے امیرے نزدیک مومن وہی ہے کہ اگر اس نے خدا کی راہ مین جان نہ دی ہو تو وہ روحانی طور پر ضرور جان دیکر شہید ہوچکا ہو پس اگر موسیٰ ؑ کو جان کا ہی خوف تھا تو اس سے (اگر یہ افواہ سچ ہے کہ شہزادہ پیر مولوی عبداللطیف خان صاحب سنگسار کرکے مارے گئے ہین) عبداللطیف صاحب ہی اچھے رہے جنہون نے ایمان ندیا اور جان دیدی پس ہمارا تو یہی خیال ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو اس وقت یہ خیال ہوا کہ ایسا نہو کہ مین نامراد مارا جاؤن اور فرض رسالتہ ادا نہو ✦

اگر کسی بات مین شر ہو تو یہ عادۃ اللہ نہین ہے کہ مجھے وہ اطلاع ندے ✦

آپ نے منتظمان باورچی خانہ کو تاکید کی کہ آج کل موسم بھی خراب ہے اور جسقدر لوگ آئے ہوئے ہین یہ سب مہمان ہین اور مہمان کا اکرام کرنا چاہئے اس لئے کھانے وغیرہ کا انتظام عمدہ ہو اگر کوئی دود ملنگے دودہ دو چائے مانگے چائے دو۔ کوئی بیمار ہو تو اس کے موافق الگ کھانا اُسے پکا دو۔ اس کے بعد عدالت کا وقت قریب آگیا اور حضرۃ اقدس اور دیگر احباب کھانا وغیرہ تناول فرماکر عدالت کو روانہ ہوئے۔

اس کے بعد مقدمہ کی کارروائی ہم نے پچھلے نمبر مین درج کردی ہے ۲۰۔ اگست کو بوقت ۸ بجے حضرۃ اقدس قادیان آپہونچے ✦

شام کے وقت آپ نے فرمایا کہ دشمنی دشمنون کی یہ بھی ایک قبولیت ہوتی ہے اور منجانب اللہ نصیب ہوتی ہے ✦

اکثر لوگون کا خیال ہوتا ہے کہ رسول عالم الغیب ہوتے ہین چنانچہ بعض تو حضرۃ مسیح موعود ؑ کی نسبت یہ خیال رکھتے ہین کہ ان کا دعوےٰ عالم الغیب ہونے کا ہے اس پر آپنے فرمایا کہ یہ ان لوگون کی غلطی ہے عالم الغیب ہونا اور شے ہے اور موید من اللہ ہونا اور شے ہے ✦

۲۱۔ اگست ۱۹۰۳ء

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پانچون نمازین باجماعت ادا کین

دربار شام

وحی منقطع ہوگئی ہے یا برابر جاری ہے

ایک صاحب نے سوال کیا کہ انقطاع وحی کی نسبت جو حکم آچکا ہے تو پھر اب کیون ہوئی اور آج تک سوائے جناب کے اور کسی نے کیون صاحب وحی ہونے کا دعویٰ نکیا ✦

حضرۃ اقدس۔ اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ آج تک کسی نے دعوےٰ نہ کیا ✦

سائل۔ جہان تک میری معلومات ہین وہان تک مین نے نہین دیکھا

حضرۃ اقدس۔ آپکی معلومات تو چند ایک کتابین حدیث کی اور دوسری ہونگی اس سے کیا پتہ لگتا ہے اگر اسمین الف لام کی رعایت نکی جاوے تو پھر اس سے بہت فساد لازم آوینگے۔ اور انسان ضلالت مین جا پڑیگا یہ امر ضروری ہے کہ وحی شریعت اور وحی غیر شریعت مین فرق کیا جاوے بلکہ اس امتیاز مین تو جانورون کو جو وحی ہوتی ہے اسکو بھی مدنظر رکھا جاوے بھلا آپ بتلاوین کہ قرآن شریف مین جو یہ لکھا ہے کہ اوحینا الی النحل تو اب آپکے نزدیک شہد کی مکھی کی وحی ختم ہوچکی ہے یا جاری ہے ✦

سائل۔ جاری ہے۔

حضرۃ اقدس۔ جب مکھی کی وحی اب تک منقطع نہین ہوئی تو انسانون پر جو وحی ہوتی ہے وہ کیسے منقطع ہو سکتی ہے ہان یہ فرق ہے کہ آنؐ کی خصوصیت سے اُس وحی شریعت کو الگ کیا جاوے ورنہ یون تو ہمیشہ ایسے لوگ اسلام مین ہوتے رہے ہین اور ہوتے رہین گے جنپر وحی کا نزول ہو حضرۃ مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ صاحب بھی اس وحی کے قائل ہین اور اگر اس سے یہ مانا جاوے کہ ہر ایک قسم کی وحی منقطع ہوگئی ہے تو یہ لازم آتا ہے کہ امور مشہودہ اور محسوسہ سے انکار کیا جاوے اب جیسے کہ ہمارا اپنا مشاہدہ ہے کہ خدا کی وحی نازل ہوتی ہے پس اگر تیسر شہود اور احساس کے بعد کوئی حدیث اسکے مخالف ہو تو کہا جاویگا کہ اسمین غلو ہے خود غزنوی والون نے ایک کتاب حال مین لکھی ہے جس مین عبداللہ غزنوی کے الہامات درج کئے ہین۔

پھر جس حال مین یہ سلسلہ موسوی سلسلہ کے قدم بہ قدم ہے اور موسوی سلسلہ مین برابر وحی جاری رہی حتی کہ عورتون کو ہوتی رہی تو کیا وجہ ہے کہ محمدی سلسلہ مین وہ بند ہوگیا اس امت کے اخیار ان عورتون سے بھی گئے گذرے ہوئے

علاوہ اس کے اگر وحی نہ ہو تو پھر اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کے کیا معنے ہونگے کیا یہان انعام سے مراد گوشت پلاؤ وغیرہ ہے یا کہ خلعت نبوۃ اور مکالمہ الٰہی وغیرہ جو کہ انبیاؤن کو عطا ہوتا رہا غرضیکہ معرفت تامہ انبیاؤن کو سوائے وحی کے حاصل نہین ہو سکتی جس غرض کے لئے انسان اسلام قبول کرتا ہے اس کا مغز یہی ہے کہ اُس کے اتباع سے وحی ملے اور پھر اگر وحی منقطع ہوئی مانی بھی جاوے تو آنحضرۃ صلعم کی وحی منقطع ہوئی نہ اس کے اظلال اور آثار بھی منقطع ہوئے

بروز محمدی وعیسوی

سائل۔ بروز کسے کہتے ہین

حضرۃ اقدس۔ جیسے شیشہ مین انسان کی شکل نظر آتی ہے حالانکہ وہ شکل بذات خود الگ قائم ہوتی ہے اس کا نام بروز ہے اس کا سِرّ سورہ فاتحہ مین ہی ہے جیسے کہ لکھا ہے کہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ تمام مفسرون نے مغضوب سے مراد یہود اور ضالین سے مراد نصاریٰ لئے ہین اور پھر یہ آیت ثم جعلناکم خلٰئف فی الارض من بعدہم لننظر کیف تعملون ۱۱، اور آیت ویستخلفکم فی الارض فینظر کیف تعملون پ ۹ ع ۵۔

یہ آیتین بھی اُس کی طرف اشارہ کرتی ہین ایک انمین سے اہل اسلام کی نسبت ہے۔ اور ایک یہود کی نسبت۔ پس مقابلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین ہر طرح کا

انعام کرون گا اور پھر دیکھونگا کس طرح شکر کرتے ہو

اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ اہل یہود کو کون سی بڑی مصیبت تھی ۔ تو وہ دو بڑی مصیبتین ہین ایک یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا گیا ۔ اور ایک یہ کہ محمد صلعم کا انکار کیا گیا پس مماثلت کے لحاظ سے مسلمانون کے لئے بھی وہی دو انکار لکھے تھے مگر وہان شمار مین الگ الگ دو وجود تھے اور یہان نام الگ الگ ہین مگر وہ وجود جسمین ان دونون کا بروز ہوا ایک ہی ہے ایک بروز عیسوی اور ایک محمدی اور صرف نام کے لحاظ سے اہل اسلام یہود کے بروز اسی طرح سے قرار پائے کہ انہون نے مسیح اور محمدؐ صلعم کا انکار کر دیا اور وہ مماثلت پوری ہو گئی اور آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ اس امت مین بروزی طور پر وہی کرتوت یہودیون والی پوری ہونی تھی اور یہ اس طرف اشارہ کرتی ہین کہ آنیوالا دو رنگ لیکر آویگا (اسی لئے مہدی اور مسیح کے زمانہ کی علامات ایک ہی ہین اور ان دونون کا فعل بھی ایک ہی

۲۲ - اگست ۱۹۰۳ء

حضرۃ اقدس ؑ نے کل نمازین باجماعت ادا کین ✤

مومنون کو چاہیئے کہ اشاعت فحش سے پرہیز کرین

عام طور پر یہ ایک مرض لوگون مین دیکھی جاتی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مرد یا عورت کی نسبت یہ بیان کرے کہ وہ بدکار ہے یا اس کا دوسرے سے تعلق بدکاری کا ہے تو چونکہ نفس ایسے معلومات کی وسعت سے لذت پاتا ہے اس لئے اس راوی کے بیان پر بلا تحقیق یہ خیال کر لیا جاتا ہے کہ یہ واقعہ بالکل سچا ہے اور اسے شہرت دینے مین سعی کی جاتی ہے اور اس طرح سے نیک مرد اور نیک عورتون کی نسبت ناپاک خیال لوگون کے دلون مین متمکن ہو جاتے ہین اور جن کی شہرۃ ہوتی ہے ان کے دلون پر اس سے کیا صدمہ گذرتا ہے اس کو ہر ایک محسوس نہین کر سکتا ۔ اسی لئے خدا تعالےٰ نے ایسی شہرۃ دینے والون کے لئے ۸۰ درّے سزا مقرر فرمائی ہے اس مضمون کے متعلق حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے اپنی پاک کلام مین شہرۃ دینے والون کے لئے بشرطیکہ وہ ثابت نہ کر سکین ۸۰ درے سزا رکھی ہے یہ اس لئے کہ جو شہرت دیتا ہے اسے اس مقدمہ مین مدعی گردانا گیا ہے اور اسی سے چار گواہ طلب کئے گئے ہین کہ اگر وہ سچا ہے تو اپنے علاوہ چار گواہ رو بیت کے لاوے یہ غلطی ہے کہ ایسے شخص کو بھی گواہون مین شمار کیا جاوے

۲۳ - اگست ۱۹۰۳ء سے ۲۸ - اگست ۱۹۰۳ء تک

کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہیں ہوا کہ اس کو درج اخبار کیا جاتا ✤

ایک قابل قدر فیاضی

البدر کے ایک قدردان محبی جناب بابو غلام محمد صاحب ہیڈ کلارک علاقہ یوگنڈا براعظم افریقہ نے ۱۱ - کاپیان اخبار کی اس طرح خریدی ہین کہ ایک تو انکے نام افریقہ جایا کرے اور باقی ۱۰ - غریب احمدی بھائیون کے نام جو کہ ادائگی قیمت کی استطاعت نہین رکھتے جاری کر دی جاوین ۔ البدر کے خریدارون مین سے یہ ایک پہلی نظیر ہے جو کہ میرے مہربان دوست نے قائم کی ہے اور مین خدا تعالےٰ کا شکر کرتا ہون کہ اس نے میری اس ادنیٰ خدمت کے ایسے قدردان پیدا کر دئے اور مین امید کرتا ہون کہ جسطرح بابو صاحب موصوف نے دریا دلی اور فراخ حوصلگی سے قدردانی کی ہے اور اپنے غریب احمدی بھائیون کی امداد فرمائی ہے اسیطرح ہمارے ہندوستانی اور برہمی احمدی بھائی بھی جنکو خدا نے وسعت مالی عطا کی ہے میری اس ادنےٰ خدمت کی قدردانی فرماوینگے مجھے اس امر کی اس جگہ ضرورۃ نہین کہ مین الفاظی کو کام مین لا کر اور دوسری قومون کے نمونہ پیش کر کے پھر ان کی توجہ کو اس طرف کھینچون کہ وہ خصوصیت سے البدر کے استحکام کے لئے ایسی نظیرین قائم کرین کیونکہ جس مذہبی راستہ مین انہون نے قدم رکھا ہے اور جس مرحلہ کو امام الزمان کی بیعت کے بعد انھون نے طے کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے یہ خود ہی ایک ایسی بات ہے کہ بذریعہ پریس کے جو تبلیغ ہند اور بیرونجات مین ہو رہی ہے اس کے ذرائع کو قائم رکھنے کے لئے وہ ہر وقت متوجہ اور مضطر رہین ✤ بابو صاحب نے جن دس غریب احمدی بھائیون کو اخبار دینا چاہا ہے ان کی خدمتمین التماس ہے ۔ وہ بابو صاحب کی شرط کے مطابق اپنی درخواستین روانہ کرین اور تقوی کو مد نظر رکھ کر وہ خود اپنے دل مین فیصلہ کرین کہ آیا وہ واقعی مین اس شرط سے فائدہ اٹھانے کے مستحق ہین یا نہین ✤

لیکن میری رائے یہ ہے کہ اگر وہ اصحاب جو کہ اس شرط سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہین بجائے اس کے کہ مفت اخبار لین صرف عہ یعنی اخبار کی نصف قیمت ادا کر دیوین تو اس طرح سے بجائے دس کے بیس اصحاب کے نام اخبار جاری ہو سکے گا اخبار کی اشاعت بھی بڑھ جاوے گی اور بابو صاحب کی فیاضی سے بجائے ۱۰ اصحاب کے ۲۰ اصحاب مستفید ہو سکین گے حتی الوسع اس امر بھی مد نظر رکھا جاوے کہ یہ اخبار ایسے مقامات پر جاری کرائے جاوین جہان تبلیغ اور اتمام حجت کی ضرورت ہے کیونکہ وہ لوگ اس اخبار کے بہ نسبت ان لوگون کے زیادہ مستحق ہین جہاں

کہ اس سلسلہ کے رسالہ یا اخبار کافی تعداد مین پہونچ جاتی ہین ۔

ایک ضروری قابل توجہ امر

انسان کی کمزوریون اور روزانہ مشاہدہ پر نظر ڈالکر ایک شخص بہت جلد اس نتیجہ پر پہونچ جاتا ہے کہ ہر ایک غرض مشترک کو پورا کرنیکے لئے باہمی اعانت اور امداد کی اشد ضرورت ہے علی الخصوص وہ کام جن پر ایک قوم کی عزت اور عظمت اور زینت کا مدار ہو اور جن کی علت غائی کوئی فائدہ عظیمہ جمہوری ہو ۔ ہماری وجود کی ترکیب ہی اس قسم کی واقع ہوئی ہے جس سے بدیہی نمونہ اس باہمی سلسلہ تعارف (یعنی ایک دوسرے کی امداد کا ملتا ہے) ہمارے جسقدر اعضا اور اندرونی قوئے ہین وہ ایسی ہی طرز پر واقع ہین کہ جب تک باہم ملکر ایک دوسرے کی امداد نکرین تب تک نظام صحت قائم نہین رہتا اور النہایت کی کل بیکار ہو جاتی ہے پس جب کہ یہ حالت ہے تو اب ہماری قوم کا فرض ہے کہ وہ اپنے ان قومی فرائض کی بجا آوری کے لئے ہمیشہ اُن امور کو مد نظر رکھین کہ جنمین اعانت ان کا فرض ہے اور وہ ایسے امور ہین کہ اگر ہماری جماعت کا ایک فرد بھی جان بوجھکر تساہل سے کام لیتا ہے تو ایک بڑی بھاری جواب دہی کا وہ اپنے آپ کو ذمہ وار بناتا ہے ۔ میری منشا اس وقت اس مضمون سے یہ ہے کہ مین اپنی قابل قدر جماعت کو ان قومی خدمات کی طرف توجہ دلاؤن جو پریس کے ذریعہ سے قادیان مین ہو رہی ہین اور وہ اخبارات اور ماہواری رسالہ ہین کہ جن کی اعانت اس احمدی جماعت پر فرض .... ہے

اخبارات اور رسائل فی زمانہ کیا ہین اگر غور سے دیکھو گے تو معلوم ہوگا کہ جیسے کسی قوم کا زیور یہ ہو سکتا ہے کہ اسمین بڑے بڑے خوشرو بہادر ۔ سیف زن نبرد آزما ... اور جانباز جوان پیدا ہون جو کہ حاکم وقت کیساتھ ہو کر بہادری سے جانین لڑائین اور اپنے اہل وطن کی عصمت اور عزت کو دوسرون سے محفوظ رکھین ویسے ہی فی زمانہ اس علم کی روشنی مین اخبار اور رسالہ بھی ہر ایک قوم کی جائے فخر ۔ زیور زینت اور عزت کا باعث رفتار زمانہ سے ہو گئے ہین کہ ہر ایک مذہب اور قوم کا بہادر علم کی سیف لئے ہوئے معقولات کے میدان مین نکلتا ہے اور اپنے اپنے فن اور کرتب سے حریف کا مقابلہ کرتا ہے شاذ و نادر ہی کوئی ایسی سوسائٹی دیکھو گے کہ اگر وہ قائم ہوئی ہے مگر اس کا اخبار یا رسالہ نہ نکلتا ہو ۔ غرض اب اس وقت قوم یا جماعت اور اخبار یا رسالہ ایک لازم و ملزوم امور ہو گئے ہین اور ہم دیکھتے ہین کہ غیر اقوام نے بھی اپنے ان قومی خادمون کی قدردانی مین کوئی کسر باقی نہین رکھی ہے جس جس فرقہ کے جس جس قدر اخبارات وغیرہ

آیات الرحمن کے جسقدر نسخے میرے پاس تھے وہ سب فروخت ہو چکے ہین میرے پاس ایک جلد بھی اب نہین ہے ۔ جن صاحبون کے خطوط بطلب کتاب مسطورہ آئے ہین یا آئندہ اس کی عدم تعمیل ارشاد پر خاکسار کو معاف فرمایا جاوے ۔ خاکسار سراج الحق نعمانی

نکلتے ہین علی قدر مراتب ویسی ہی ان کی قدر دانی کی جاتی ہے اور منجملہ دیگر اسباب کے ..... قوم کی توجہ اور ہمدردی کا خیال بھی ایک بڑا باعث ہے کہ جس کی وجہ سے یہ قومی کاغذی خادم جو کہ آہنی تلوار سے بھی بڑہکر کام کرتے ہین بڑے استحکام سے قومی خدمات کو بجالاتے رہتے ہین ۔ کیونکہ تلوار تو صرف جسم کو کاٹتی ہے مگر یہ دلون کو کاٹتے ہین ۔ پس جبکہ یہ حالت ہے تو اب مین اپنے معزز اور پیارے احمدی احباب کی نسبت کب یہ خیال کرسکتا ہون کہ وہ اپنے اس قومی فرض کی بجاآوری سے غافل ہونگے ۔ ابھی البدر کو ایکسال نہین ہوا دو ماہ باقی ہین مگر تاہم ۱۴ سو سے اس کی اشاعت جماعت مین زیادہ ہوگئی ہے اور اسی طرح سے رسالہ ریویو آف ریلیجنز اور الحکم وغیرہ کی اشاعت مین بھی ہماری جماعت کے جوشیلے احباب نے کم سرگرمی نہین دکھلائی ۔ مگر تاہم جب ہم جماعت کے موجودہ شمار کو اس اشاعت سے مقابلہ کرکے دیکھتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک ایک عظیم الشان حصہ جماعت کا ایسا پڑا ہوا ہے کہ جنمین **اخبار بینی کا مذاق نہین** ہے اور جب تک یہ مذاق نہ بڑھے اور احباب بیش قیمت مضامین کی قدر نہ کرین اور اپنے مالون کا ایک حصہ انکے لئے وقف نکرین تب تک ان کاغذی خادمون کو استقلال اور استحکام کسطرح حاصل ہوسکتا ہے کیونکہ یہ قومی کام ہین کہ جن کے ادا کرنے کا مدار قوم کی اعانت پر منحصر ہوسکتا ہی جیسے کہ ہم اس سے پہلے لکھ آئے ہین

اخبار البدر جب سے جاری ہے جب ہی سے وہ ایسے سرپرستان قوم کی تلاش مین ہے جو اس کے استحکام کے لئے سوز دل سے کوشش کرین اور اگرچہ بعض اصحاب نے اپنی نظر عنایت کو اس کی کثرۃ اشاعت کی طرف متوجہ کر رکھا ہے مگر تاہم دیکھا گیا ہے کہ جس جوش سے انہون نے اول قدم اٹھایا تھا وہ بعد ازان اور خصوصاً سال کے ان آخری دنوں مین آکر بہت کم ہوگیا ہے ورنہ اگر وہ اپنی رفتار پر رہتا تو امید تھی کہ اس ایک سال کے اندر ہی اس کی اشاعت ایکہزار سے بڑھ جاتی اور اس وقت تک جو شکایت سٹاف کی کمی کی کارخانہ کو ہے وہ نہ رہتی اگرچہ مین نے حتی الوسع کوشش کی ہے کہ اخبار وقت پر نکلے مگر تاہم تجربہ ہوا ہے کہ جب کبھی ایکدو یوم کے لئے قادیان کو چھوڑنے کا اتفاق ہوا ہے تو ضرور اخبار ایکدو دن دیر سے نکلا ہے اس کا باعث یہی ہوتا رہا ہے کہ میری عدم موجودگی مین کوئی ایسا اسسٹنٹ یعنی نائب نہین ہے جو کہ مطبع ۔ کاپی اور مضمون نگاری کے فرائض کو کما حقہٗ دیکھتا رہتا اس سے پیشتر بھی مین نے کئی دفعہ احباب کے سامنے یہ امر پیش کیا ہے کہ ابتدائی اخراجات اور انتظام کی وجہ سے مالی مشکلات کارخانہ کو لاحق حال رہتے ہین اور اگر ذی وسعت احباب اس کی طرف توجہ نہ کرین گے تو اخبار کا استحکام اور اجرا محال ہے اس مشکل کے رفع کی دو ہی صورتین تھین یا تو میرے ہمدرد دوست کوشش کرکے اس کی اشاعت مین اس قدر ترقی کرتے کہ اس کی آمدنی سابقہ نقصان کی تلافی کرکے آئندہ کے سالانہ انتظام اور اشاعت کی کفیل ہو جاتی یا یہ ہوتا کہ بعض اہل وسعت اصحاب بطور ڈونیشن کے یکمشت سرمایہ سے اس قومی خادم کی امداد کرتے کہ یہ اپنی طبعی رفتار پر ترقی کرتا رہتا اور نقصانات کی تلافی ان کی ذاتی امدادی چندون سے ہو جاتی لیکن اب جو کچھ ہوگیا اس پر افسوس بے فائدہ ہے لیکن چونکہ سال قریباً اختتام پر ہے

اس لئے

میری یہ گذارش ہے کہ سال آئندہ کے انتظام کیلئے اب میرے احمدی دوست مجموعی کوشش فرماوین تاکہ ان کا یہ قومی خادم البدر اول سے بھی بڑھ چڑھکر خدمات کو بجالانے کی کوشش کرے اور ہر ایک اپنے دل سے ایک عہد کرے کہ وہ حتی الوسع کیا بلحاظ مال کے اور کیا بلحاظ اشاعت کے اور کیا بلحاظ دعا کے **البدر** کے استحکام کے لئے کوشش کریگا

یہ بڑی بے انصافی ہوگی اگر مین اپنے احباب کو صرف البدر کے لئے توجہ دلاؤن اور قادیان کے اخبار الحکم اور ماہواری رسالہ ریویو آف ریلیجنز کا ذکر تک نکرون اگر مین ایسا کرون تو مین بڑا بخیل الطبع ہونگا اور اس حرکت مین ایک شعبہ شرک کا پایا جاوے گا اس لئے مین اخبارات کے مقابلہ مین نسبتاً رسالہ ریویو آف ریلیجنز کو ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہون کہ وہ نظر انصاف سے ذرا دیکھین کہ اس رسالہ نے کیا کچھ کام دنیا مین کیا ہے اور کس قدر مشکلات اور مصائب سفر اور جانی اور مالی تکالیف سے اس احمدی قوم کو نجات دی ہے کسر صلیب کا جو فرض اس وقت حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کو بارگاہ ایزدی سے سپرد ہوا ہے اور جو سلسلہ آسمانی خدا نے زمین پر قائم کیا ہے کیا اس کی تبلیغ کما حقہٗ اس قوم کے ذمہ فرض نہ تھی جس نے **حضرۃ میرزا غلام احمد صاحب کاسر صلیب** کے دست مبارک پر بیعت کی ۔ ہم ذرا سوچو اور غور کرو اور خوب غور کرو کہ اگر آج تمہارا امام تم کو یہ حکم دیتا کہ صحابہ کی طرح تم لوگ ملک ملک شہر بشہر اور گاؤن بگاؤن جاکر اس فرض تبلیغ کو ادا کرو تو کس قدر مشکلات تم کو درپیش تھے ۔ عزیز فرزند و زن خویش واقارب ۔ پیارا وطن ۔ یار دوست ۔ سب کو الوداع کہکر تم کو روانہ ہونا پڑتا پھر آگے غیر ممالک مین جاکر تمہاری جانون پر کیا بنتی تھی اس کا اندازہ کون کرسکتا ہے گویا ایک طرح سے جان سے ہاتھ دھوکر روانہ ہونا پڑتا پھر غیر ممالک مین جاکر مشن کا قائم کرنا ان کی زبانون مین تبلیغ کرنا کس قدر محنت ۔ دردسر ۔ اور مال خرچ چاہتا تھا لیکن باوجود ان تمام کوششون کے تم کو وہ کامیابی نہ ہوتی جو کہ اب اس رسالہ کے ذریعہ سے ہورہی ہے ۔ چار آنکھ ہوکر بالمقابل بیٹھکر کسیکو سمجھاؤ تو ہزارہا مشکلات پیش آتے ہین کلام پروری اور فتح شکست کا خیال فریق مقابل کے لاحق حال ہوجاتا ہے مگر یہ کاغذی بندوق ایسا نشانہ کرتی ہے کہ اندر ہی اندر دل کو توحید اور خدا کے پاک کلام کی آتش سے کباب کردیتی ہے

اور اگر آج کل روے زمین کے اہل اسلام اکٹھے ہوکر کوشش کرتے کہ ان عیسائی ممالک یورپ ۔ آسٹریلیا ۔ افریقہ اور امریکہ وغیرہ مین اسلام کی نسبت وہ دلچسپ خیال پیدا کردین جو کہ احمدی قوم کے سردار اور آقا حضرۃ **مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوۃ والسلام** کی برکت اور اس رسالہ کے ذریعہ سے ہوا ہے تو وہ ہرگز کامیاب نہ ہوتے اور اے احمدی قوم تجھ کو مبارک ہو تو اس فرض تبلیغ سے صرف اس طرح سے سبکدوش ہے کہ اس رسالہ کی امداد مین زر نقد دیتی ہے جو ثواب اپنے فرزند و زن اور عیال و اطفال اور وطن چھوڑ کر اور جانی اور مالی مشکلات اٹھاکر اتمام حجت سے حاصل کرنا تھا وہ آج تو چند پیسون مین حاصل کرسکتی ہے اور یہ فخر تجھے حاصل ہے کہ تیرے ذریعہ سے اسلام کی تخم ریزی اور کسر صلیب کا کام عیسائی ممالک مین ہورہا ہے عنقریب ایک اشتہار اس رسالہ کی تائید مین حضرۃ امام الزمان کی طرف سے نکلنے والا ہے وہ صرف اشتہار نہین ہے بلکہ ایمانون کے پرکھنے کی کسوٹی ہے اور **دین کو دنیا پر مقدم** رکھنے کا جو اقرار لیا جاتا ہے اس کا ثبوت طلب کرتا ہے اور امید ہے کہ احمدی احباب بڑی مستعدی دریا دلی اور فراخ حوصلگی سے اس پر عمل کرنے کے لئے طیار ہونگے اور اس موقعہ پر دکھا دین گے کہ اس رسالہ اور نیز دیگر اخبارات احمدی جو کہ بلاد ہند مین حضرۃ اقدس کی تبلیغ اور اتمام حجت کا ذریعہ ہین کی تائید مین وہ کس طرح اپنے مالون اور جانون کو پانی کی طرح بہاتے ہین غرضیکہ جو موقعہ صحابہ کرام کو اپنے ایمان کے ثبوت دینے کا دفاعی جنگون مین پیش آیا تھا وہ ہماری قوم کو اب اپنی مشن کی اشاعت مین .... پریس کے ذریعہ سے پیش آیا ہے آنحضرۃ صلعم کی ایک حدیث ہے کہ مین چاہتا ہون کہ خدا کی راہ مین مارا جاؤن اور پھر زندہ ہون پھر مارا جاؤن اور پھر زندہ ہون ۔ مگر اب چونکہ سیفی جہاد تو حرام ہے اور اب اس کے قائم مقام علمی اور قلمی جہاد ہے جس کے ذریعہ خدا تعالے نے بڑی کثرۃ سے اپنی دین کی تائید کے لئے مہیا کئے ہوئے ہین اس لئے احمدی احباب کے لئے جنہون نے صحابہ کرام کے مثیل ہونے کا ثبوت دینا ہے ایسے موقعون کا مل جانا ایک بڑی سعادۃ ہے کہ جو درجات ان لوگون نے جانین دیکر حاصل کئے تھے اب ان کو گھر بیٹھے حاصل ہوسکتے ہین اور اس سنت نبوی کو یہ لوگ .... اس اشاعت کے کاروبار مین مال لٹاکر پورا کرسکتے ہین بس اے بھائیو.... خدا تعالے سے دعائین مانگو کہ وہ تمہارے حوصلون کو بلند کرے اور ان نیک اعمال کے

تصحیح ۔ اس نمبر کے صفحہ ۳۵۸ کالم کے آخری ۴ سطرون سے اوپر جو عربی عبارت ہے اسے اس طرح پڑھا جاوے ۔ ثم جعلناکم خلٰئف فی الارض من بعدھم لننظر کیف تعملون پ ۱۱ ، اور آیت ویستخلفکم فی الارض فینظر کیف تعملون پ ۹ ع ۵

مقدمہ ۔ یکم ستمبر کو جو تقریر وکیلوں کی ہوئی تھی اس کی تاریخ ۴ ستمبر ۱۹۰۳ء مقرر ہوئی ہے

بجالانے کی توفیق عطا کرے جس سے اس رسالت کی تکمیل مین مدد ملتی رہے جسے خدا نے آسمان سے روانہ کیا ہے اور ایک دوسرے کو مال کے خرچ کرنے پر اور ان سلون اور اخبارون کی خریداری اور اپنے غریب بھائیون کے نام جاری کرانے پر ترغیب دو تا کہ ان کے اعمال مین سے ہر ایک تم مین سے حصہ دار ہو جاوے کیونکہ حدیث مین ہے کہ جو مومن دوسرے کو نیکی کی ترغیب دیتا ہے تو جو اسکو کرتا ہے وہی ثواب اُس ترغیب دینے والے کو بھی ملتا ہے خدا کے وہ وعدے جو ایسے موقعہ پر اس نے کئے ہین اور جن کو امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان الفاظ مین بیان کیا ہے بالکل سچے ہین

زبذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

اور اسی طرح سے اخبار الحکم کی سرپرستی بھی احمدی احباب پر ضروری ہے کیونکہ الحکم ایک پرانا اخبار اس سلسلہ کے ہونیکی وجہ سے ضرور یہ استحقاق رکھتا ہے کہ احمدی قوم کا ایک فخر ہو کیونکہ سب سے اول خدمت قوم کی اُسی نے کی ہے جو لوگ حضرۃ اقدس کے پاس ابتدائی زمانہ مین آتے اور آپکا کلام سنتے اور ان کے دل ترستے کہ کاش یہ تمام باتین ہمارے گھر وُن مین اور ہمارے دوسرے بھائیون تک پہنچین انہین کے دلون سے پوچھو کہ جب یہ اخبار نکلا کس طرح ان کی آرزو پوری ہوئی اور ملازمت پیشہ اور دیگر احباب کے لئے جنکو حضرۃ اقدس کی خدمت بابرکت مین حاضر ہونیکا کم موقعہ ملتا تھا یہ ایک نعمت غیر مترقبہ تھی اس لحاظ سے یہ پہلا پرچہ سلسلہ احمدیہ کا اول الخادم ہونیکی وجہ سے قوم کے لئے شکریہ کا مقام ہے اور الحمد للہ کہ اس نے ایک اچھی عمر اس سلسلہ مین پائی ہے اور استحکام حاصل کر لیا ہے

لیکن اب البدر

کی بھی جماعت سے التماس ہے کہ چونکہ اس کی ابتدائی حالت ہے اور بوجہ ارزان ترین پرچہ ہونیکے اسمین ذاتی منفعت کی بہت کم گنجائش ہے اس لئے اس کی کثرۃ اشاعت اور خاص امداد ون کی طرف بھی توجہ کی جاوے بالو غلام محمد صاحب جن کی فیاضی کا ذکر ہم نے اسی اخبار مین کیا ہے جس فراخ حوصلگی سے اپنی جماعت کے غریب احمدی بھائیون سے ہمدردی کی ہے اور اس ہمدردی مین ساتھ ہی اس امر کا ثبوت دیدیا ہے کہ البدر واقعی ایک ایسی اخبار ہے جسکی ارزانی کی وجہ سے ایک شخص کسی دوسرے کے نام جاری کروا کر ایک صدقہ جاریہ اپنے لئے قائم کر سکتا ہے اگر اس وقت دو لاکھ سے زیادہ اصحاب مین سے صرف دو سو بھی ایسے حامی نکل آوین جو کہ ایسی ہی مثال قائم کرین تو امید ہے کہ البدر کو انشاء اللہ کافی استحکام ہو جاویگا اور دوسری مشکلات متعلقہ شان بھی رفع ہو جاوینگی مین امید کرتا ہون کہ میرے معزز بھائی کہ جن کے دلون مین خوالناس

کی نسبت قومی خدمتون اور قومی ضرورتون کے محسوس کرنے کا مادہ زیادہ ہے اور ہونا چاہئے میرے اس مضمون پر توجہ فرماوینگے اور جن امور کو مین نے پیش کیا ہے ان تمام پر کماحقہ نظر ڈالکر بہ نسبت سابق کے آئندہ حصہ لینے کے لئے اور زیادہ مستعدی سے طیار ہونگے اور اس امر کی تائید مین اگر کوئی صاحب نامہ نگار مضمون روانہ کرین گے تو وہ خوشی سے درج اخبار کیا جاویگا

محمد افضل

مکتوب حضرۃ مخدومنا حکیم نور دین صاحب رح

میرے مہربان دوست بھائی الہ داد خان صاحب کلرک نے کچھ مکتوبات اس غرض سے نقل کر کے ارسال کئے ہین کہ ان کو فائدہ عام کی خاطر درج اخبار کیا جاوے اسمین سے بعض تو وہ ہین جو کہ خود مولانا موصوف کے قلمی تحریر شدہ ہین اور بعض وہ ہین جو کہ غالباً آپکی ایما سے حکیم فضلدین صاحب کیطرف سے لکھے ہوئے معلوم ہوتے ہین چونکہ ان کا درج اخبار ہونا موجودہ اور آئندہ نسلون کے لئے واقعی مفید ہے اس لئے ہدیہ ناظرین ہین

گرامی نامہ حضرۃ حکیم الامتہ بنام حاجی الہ دین صاحب عرائض نویس صدر شاہ پور

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - تم مجھے بے ریب عزیز تھے اور ہو - مین نے تم سے محبت کی اور بہت کی مین نے تمہارے دعائین کین اور وہ اکثر قبول ہوئین الحمد للہ اور انشاء اللہ یقین ہے کہ قیامت مین بھی ان کی قبولیت ظاہر ہوگی - میری محبت ایسے وقت سے شروع ہے جب تم مین شعور و تمیز کا مادہ نہ تھا اور وہ میری محبت تمہاری عمر اور شعور کے ساتھ بڑھتی رہی میرا تمہارا بچپن تھا مگر اللہ تعالیٰ کا محض فضل اور اس کی خاص رحمت تھی اور تعجب انگیز کرم تھا کہ میری اور تمہاری درمیان باین جوش محبت اور شدت پیار کے بچپن سے کوئی ایسی حرکت واقع نہ ہوئی جسکو تم یا مین یا ہمارے پرانے دوست حقارۃ کی نگاہ سے دیکھین - تم خوب یاد کرو کوئی لفظ - کوئی حرکت بد کوئی ناشائستہ ارادہ اور نالائق خواہش میری تمپر کبھی بھی ظاہر ہوئی! - یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتین ہین جو ابتدا سے میرے شامل حال ہین - مین ذکر کرونگا کیونکہ یہ نعمت الٰہی کا بیان ہے مین نے جب دعا کی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے اور تعجب آتا ہے کہ کس طرح اللہ کریم میرے ساتھ تھا کہ مجھکو ہمیشہ محفوظ رکھا - والا نادان کیا نہیں کر گذرتا - پھر

مین نے ہمیشہ ترقی کی - یہانتک کہ حضرۃ امام صادق کی بیعت نصیب ہوئی - اور تم میرے ساتھ مرید ہوئے اب مجھے امید ہوگئی کہ الہ دین جو میرا پیارا دوست ہے - میرا بھائی ہو گیا - اب انشاء اللہ تعالیٰ ترقی کریگا لاکن تم نے ٹھوکر کھائی اور قادیان کا آنا تو ترک کر دیا تھا مگر جو چندہ بغرض خدمت وعدہ کیا تھا اُس سے بھی بخل کیا - افسوس - افسوس افسوس - کیا تم پر یہ فضل کچھ کم تھا کہ میرا کوئی دنیوی احسان تم پر نہین ہوا - مین نے ابتک ایک کوڑی کا تم سے سلوک نکیا باوجودیکہ مجھ مین دولت کے لحاظ سے بڑی وسعت تھی تم اس بھید کو نہین سمجھے - اسمین الٰہی حکمت تھی اور ہے اگر سوچو - واللہ ہم بتائینگے بہرحال جس خرچ کا تم کو ڈر تھا شاید اتنا خرچ ان مشکلات مین ہو جاوے اللہ رحم کرے

الہ دین مین راستباز ہون! اور میرا امام بے ریب بالکل راستباز ہے - ہم دنیا پرست نہین - دنیا کے طالب نہین دنیا کے لئے ہم کوشش نہین کرتے - راستبازی پھیلانے کی کوشش کرتے ہین - اسی واسطے کامیاب ہین اور رہین گے - آہ کوئی سمجھے اور تم سمجھو - اب میری صلاح یہ ہے کہ تم سچی توبہ کرو - کھانے پینے - لباس خوراک گھر کے اسباب مین ایسی تدبیر کرو جس مین مالِ حرام کا کوئی حصہ نرہے اور استغفار و دعا اپنا شعار بنالو - اور متواتر بحضور حضرت امام معذرت کے خطوط لکھو مگر براہ راست ہون میرے ذریعہ سے نہ ہون - مین دعا کرونگا مگر تم نے مجھے بہت ناراض کر دیا ہوا ہے - مین نے ایک خط مین صاف لکھدیا تھا مدت ہوئی کہ تم ضرور یہان آجاؤ - مگر کون سنتا ہے اللہ تعالیٰ تم پر فضل کریگا اور تمہاری مدد کریگا اور میری دعا سنیگا جب مین کرونگا - غور کرو - ہمارا کنبہ کس طرح محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے پلتا ہے - کیا ہم کسی سے روپیہ لیتے ہین - نہین - مرزا جی کے مریدون مین منشی الہ داد وہان موجود ہے اور حکیم فضلدین بھیرہ مین..... کسی سے پوچھو کیا مین یہان مرزا جی کے مریدون سے کچھ لیتا ہون - نہین - نہین - نہین - اور ہر گز نہین - کیا محمد یوسف تمہاری طرح خوبصورت ہے - اسکی - ہان محمد یوسف کے سر پہ ہاتھ رکھکر یہ دعا پڑھ دینا - اللّٰھم علمہ الکتاب وفقہ فی الدین سات بار - (ترجمہ) اے اللہ اس کو قرآن سکھا دے اور دین کا سمجھدار بنادے

منشی الہ داد کو السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پہونچا دینا

۲ - مارچ ۱۸۹۰ء

---

* یہ حکیم صاحب کے لڑکے کا نام ہے جو ان ایام مین پیدا ہوا تھا

کسر صلیب

(ازرد ایویڈنس ایکٹ (قانون شہادت))

کیا مسیح مردون مین سے جی اٹھا تھا

اس عنوان سے ایک مضمون لنڈن کے ایک اخبار بنام کلیرٹن واقعہ ۲۶ جون مین نکلا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے مسٹر رابرٹ بلاچفورڈ کیطرف سے مسیح کے دوبارہ جی اٹھنے کو عقل اور سائنس کے خلاف ہونے پر اسی اخبار مین متواتر آرٹیکل نکل چکے ہین جس پر ارک ڈیکن ولسن نامی عیسائی پادری نے ٹنڈیل پریس چرچ مین ایک تقریر کی جسمین انہون نے مسیح کے دوبارہ جی اٹھنے پر کچھ شواہد پیش کرکے مسٹر بلاچفورڈ کے دلائل کی تردید کی اس تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ کیا مسٹر بلاچفورڈ کو آج تک خیال نہین گزرا کہ ان ۱۸۰۰ سو سال مین کس قدر فلاسفر اور عالم گذرے ہین جو اس مسئلہ کی صداقت پر مہر لگا گئے ہین مسٹر بلاچفورڈ مین کونسی ایسی خصوصیت پیدا ہوگئی ہے کہ وہ ۱۸۰۰ سو برس کی بات کو جھٹلاتے ہین کیا وہ نہین جانتے کہ ان کی عقل اور قوائے محدود ہین کیا یہ ممکن نہین ہے کہ وہ غلطی نہین کر سکتے اور ممکن ہے کہ اس مسئلہ کے بارہ مین غلطی پر ہون +

ہان ایسے دلائل کچھ وقعت رکھ سکتے تھے۔ اگر یہ کسی معمولی آدمی کا ذکر ہوتا مگر یہان تو معاملہ اور ہے کیونکہ جب ہم پولوس وغیرہ کی چٹھیان اور اس کے دوسرے حالات کو پڑھتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ انہون نے ایسے کارنامے کئے ہین کہ عقل انسانی کو وہان تک رسائی ہی نہین ہے پس اگر پولوس وغیرہ ایسے کام کر سکتے تھے تو پھر مسیح تو بدرجہ اولیٰ کر سکتا ہے اسی لئے اس کا مردون سے جی اٹھنا ایک ناممکن امر نہین ہے کیونکہ پولوس کی نسبت مسیح سے ایسی ہے جیسی ایک تارہ کو سورج سے ہوتی ہے مسٹر بلاچفورڈ کا سائنس کو پیش کرنا بے سود ہے کیونکہ سائنس مین خود ابھی تک غلطیان ہین اور یہ پایۂ تکمیل تک ابھی نہین پہونچی +

پھر اس پر مسٹر بلاچفورڈ نے اس اخبار مین ایک آرٹیکل دیکر ان تمام ثبوتون اور شہادتون پر جو کہ پادری صاحب نے پیش کئے قانونی رنگ مین جرح کی ہے اور استعارہ کے طور پر ایک عدالت مین مسیح کے جی اٹھنے کے مقدمہ کو پیش کرکے ایک وکیل کی زبانی ان تمام شواہد کو پیش کرکے اس امر کو ثابت کیا ہے کہ جو شہادتین اور دلائل اس مسئلہ کی صداقت مین پیش کئے جاتے ہین وہ بالکل بودے اور نکمے ہین اور ان کے رو سے عیسائیون کو کبھی ڈگری نہین حاصل ہو سکتی

اہل یورپ کے ان خیالات اور کارروائیون کو دیکھکر ہم حیران ہین کہ ہندوستان اور دوسری ممالک مین کیون یہ پادری لوگ عیسویت کا وعظ کرتے پھرتے ہین کیا ان کو شرم و حیا نہین آتی کہ جس بات کو ہم اپنے یورپ کے علما و فضلاء کو نہین منوا سکتے اُسے دوسرے آگے کیون پیش کرین اور زیادہ تر تعجب کی بات ہے کہ صرف فلاسفر ہی نہین بلکہ بڑے بڑے پادری اور آرچ بشپ وغیرہ بھی اب بائیبل اور دوسرے بعید از عقل اعتقادات سے جو کہ مسیحی مذہب کے بڑے لوازم مین سے ہین کنارہ کش ہوتے جاتے ہین اور علانیہ اپنی مخالفت کا اظہار کرتے ہین۔

حدیث شریف مین ہے کہ دجال خود بخود پگھل کر نیست و نابود ہو جاوے گا سو عیسویت کی موجودہ حالت نے اس حدیث کی بلفظہ تصدیق کرکے آنحضرہ صلعم اور اسلام کی صداقت پر مہر لگا دی ہے۔

مسٹر رابرٹ بلاچفورڈ صاحب تحریر فرماتے ہین کہ اگر عیسائیون کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح خدا تھا وہ مردون سے جی اٹھا اور آسمان پر چلا گیا تو عیسویت کا ستون بہ حیثیت ایک مذہب ہونے کے یا تو قائم رہیگا اور یا گر کر پاش پاش ہو جاوے گا قابل غور امر یہ ہے کہ کیا بنیادی اصول عیسویت کے سچے ہین یا نہین اس کے بعد انہون نے پادری صاحب کی پوری تقریر کو جس کا خلاصہ ہم نے اوپر دیدیا ہے نقل کرکے اس کی تردید کی ہے جس کو...... ہم ذیل مین درج کرتے ہین +

مسٹر بلاچفورڈ تحریر فرماتے ہین کہ سب سے پہلے ناظرین کے ملحوظ خاطر یہ بات رہنی چاہئے کہ آرکڈیکن نے کوئی دلیل مسیح کے جی اٹھنے پر نہین دی ہے ٹال مٹول کر کے دامن چھوڑانا چاہا ہے شہادۃ کے جس طریق پر انہون نے زور دیا ہے اب ہم دیکھتے ہین کہ آیا کوئی قانون یا کوئی عدالت اُسے قبول بھی کر سکتی ہے یا نہین +

سب سے پہلے یہ سوال ہے کہ وہ کونسی بات ہے جس کے ثبوت کے لئے ہمین شہادۃ کی ضرورۃ ہے وہ ایک عجیب معجزہ ہے جس پر کروڑہا مخلوق کے مذہب کا دار و مدار ہے اور وہ یہ ہے کہ قریبا دو ہزار برس گذرے کہ خدا انسان بنکر اس دنیا مین آیا اور یسوع مسیح کے نام سے مشہور ہوا۔ صلیب دیا گیا اور اُسی پر مر گیا قبر مین دفن ہوا اور تیسرے دن پھر جی اٹھا اور اپنے مزار کو چھوڑ کر آسمان پر جا بیٹھا۔ اب چونکہ یہ بات بذات خود ایک معجزہ اور بڑا اہم مسئلہ ہے اس لئے اس کے ثبوۃ کی شہادۃ بھی ویسی ہی مضبوط اور متین ہونی چاہئے اور ہمین اس ثبوۃ کی شہادۃ کی مضبوطی کی خصوصیت سے اس لئے زیادہ ضرورۃ ہے کہ جو واقعہ آج وقوع مین آوے تو اس کے ثبوت کی نسبت اس واقعہ کے لئے زیادہ مضبوط ثبوۃ اور شہادۃ درکار ہوتی ہے جو کہ آج سے کئی ہزار برس پہلے وقوع مین آیا ہوا ہو جیسا کہ مسیح کے جی اٹھنے کا واقعہ ہے جسکو ۱۹۰۳ برس گذر چکے ہین پھر اس لئے بھی ضرورۃ ہے کہ جو بات ہر روز تجربہ اور مشاہدہ مین آتی رہی تو اس کی نسبت اس بات کے ثبوت کی زیادہ ضرورۃ ہوتی جو کہ تجربہ اور مشاہدہ سے باہر ہو جیسا کہ خدا کا اوتار بننا۔ انسان مین حلول کرنا۔ مرکر جی اٹھنا یہ ایسی باتیں ہین جو کہ تجربہ اور مشاہدہ سے باہر ہین پھر اس لئے بھی ضرورۃ ہے کہ یہ کوئی ایسی بات نہین ہے کہ جس کے سچے یا جھوٹے ہونے کا اثر کسی پر نہ پڑتا ہو بلکہ یہ ایک ایسی بات ہے جس پر کروڑہا آدمیون کی ڈبارہ بندھی ہوئی ہے اور انجام کار اس لئے بھی ہمین اس کے متعلق ایک بڑے مستحکم اور متین ثبوت کی ضرورۃ ہے کہ ہم جانتے ہین کہ اس مسئلہ کے قائم کرنے والون کو اپنے نفسانی اغراض کی تکمیل مطلوب تھی اور یہ کوئی ایسا مسئلہ نہ تھا کہ اگر ان کے حق مین فیصلہ ہوتا یا نہ ہوتا تو ان کے اغراض پر اس کا اثر نہ پڑتا +

(باقی دارد)

نظم دلچسپ

خطاب بمعوی احباب

آئی بلا بغیر ہلاکت نہ ٹل سکے | ظالم اجل کے پنجہ سے کیونکر نکل سکے
مہلت ہے کچھ دلون کی جو بھرتا ہے سنگدل | وہ سیڑیان پڑین گی کہ آگے نہ چل سکے
دست اجل نچوڑیگا او سنگدل تجھے | وہ اس کا ہاتھ ہے... کہ جو دم مین مسل سکے
آنکھین کھلین گی جبکہ قضا نے دبا لیا | ٹھہرے نہ اس کے آگے نہ کوئی مچل سکے
بہتون کو قعر کفر مین تو نے گرا دیا | نیچے وہ یون گرے کہ پھر نہ سنبھل سکے
لرزان ہین ہاتھ غصہ سے سوزان ہے دل ترا | قاتل سنبھال ہاتھ کہ خنجر سنبھل سکے
تو نے تو کین... بہت ہی جفا کاریان مگر | افسوس تیرے دل کے نہ ارمان نکل سکے
ہوشیار ہو کہ آہ دل زار بے گناہ | لاتی ہے وہ بلا جو اگر نہ ٹل سکے
پتھر ہون تیری راہ مین جنبش نہین جسے | ٹکرائے گو پہاڑ نہ ہرگز پھسل سکے
راحت ہماری دلکو ہے کڑہنا تجھے نصیب | ہے کون وہ جو تیری یہ قسمت بدل سکے
خوف خدا نہین ترے سینہ مین اے عدو | وہ دل نہین جو خوف خدا سے پگھل سکے
بہتونکو تو نے کر دیا ہم سے جدا رقیب | ہمتو ملاتے ہین جو کوئی ہم سے مل سکے
ہان ہان مگر نہین ہمین کچھ احتیاج غیر | ہے اس سے ربط دل جو ملا دل سے دل سکے
ہنگام ابتلا مین بہت ہی صبور ہم | ہے حق ہے کون جو ہمین دشمن کچل سکے
ثابت قدم ہین فضل خدا سے ہین مستقل | وہ دل نہین جو فکر سے ہو مضمحل سکے
ہون رزمگاہ صدق مین وہ حرب زن جری | آتا نظر نہین جو مقابل نکل سکے
ہون جب سے آستانہ مہدی پہ سرنگون | وہ کونسی گرہ ہے جو مجھ سے نہ کھل سکے
عاشق ہون شیفتہ ہون ادائے حبیب کا | وہ دل نہین جو بے رخ جانان بہل سکے

پروانہ ہون مین شمع جمال مسیح کا
عاشق وہی ہے مثل مبارک جو جل سکے

ایڈیٹر ضمیمہ شحنۂ ہند اور اس کے نامہ نگارون کی افترا پردازی کی قلعی کا کھلنا

اس سے پیشتر ہم نے ایک مراسلہ جناب صادق حسین صاحب مختار عدالت و ایڈیٹر و پروپرائیٹر اخبار اظہار الحق اٹاوہ کا البدر جلد ۲ صفحہ ۲۲۳ پر شائع کیا تھا جسمین لکھا تھا کہ جن دو بیعت کنندگان کی نسبت ضمیمہ شحنۂ ہند کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اخبارون مین ان کے نام مبائعین مین شائع ہوئے ہین حالانکہ یہ لوگ بیعت سے انکاری ہین اور زبردستی انکے نام بیعت والونمین درج کر کھے ہین نامہ نگار شحنہ ہند کی افترا پردازی ہے چنانچہ اپنی کلام کی تائید مین میر صادق حسین صاحب نے ان لوگون کے بیانات بھی قلم بند کرائے تھے جس سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچتی ہے کہ انھون نے ضرور بیعت کی۔ ناظرین کی اطلاع اور شحنہ ہند کے قلعی کھولنے کے لئے ہم ان بیانات کو ذیل مین درج کرتے ہین ٭

بیان مولا بخش حجام سکنہ اٹاوہ محلہ شاہ گدا علی ٭

مین نے خود مولوی صادق حسین صاحب مختار سے کہکر اپنی مریدی کا خط بھجوایا تھا یعنی میرزا صاحب کے پاس قادیان خط بھجوایا تھا اور مین اس وقت تک مرزا صاحب کا مرید ہون ضمیمہ شحنۂ ہند مطبوعہ ۱۶ جون ۱۹۰۳ء مین میرے نام سے جو کچھ کسی شخص نے چھپوایا ہے وہ بالکل جھوٹ ہے ٭ ۱۹ جون ۱۹۰۳ء

بقلم سید اشفاق حسین ولد سید مشتاق علی صاحب منصف مرحوم اٹاوہ

گواہ شد ۔ گواہ شد

بقلم مبارک حسین طالبعلم اٹاوہ۔ محمد اسمٰعیل پہلوان

میان کلو حجام سکنہ اٹاوہ محلہ شاہ گدا علی

مین نے اپنی خوشی سے مولوی صادق حسین صاحب مختار سے کہکر خط بھجوایا تھا یعنی مولوی صاحب مذکور سے لکھوا کر مرزا صاحب کے پاس قادیان بھجوایا تھا اب مین مرید نہین ہون ضمیمہ شحنہ ہند ٭

مورخہ ۱۶ جون ۱۹۰۳ء مین جو یہ چھپا ہے کہ مین نے بیعت مرزا صاحب سے نہین کی یہ بالکل جھوٹ ہے اور نہ مین نے کوئی خط ایڈیٹر شحنہ ہند کے پاس بھجوایا ہے۔

مورخہ ۱۹ جون ۱۹۰۳ء

بقلم سید اشفاق حسین ولد سید مشتاق علی منصف مرحوم سکنہ اٹاوہ ۔ گواہ شد گواہ شد

بقلم مبارک حسین طالبعلم اٹاوہ ۔ محمد اسمٰعیل پہلوان

فہرست کتب مصنفہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

ردیف وار بقید تاریخ

حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی ترتیب تصانیف کو محفوظ رکھنے کی غرض سے ہم ذیل کی فہرست شائع کرتے ہین جسمین حتی الوسع بڑی کوشش سے تمام کتب کو جمع کر کے ان کے مہینے اور سنہ اشاعت تلاش کئے گئے ہین لیکن اگر تاہم کوئی غلطی ہو تو اطلاع ملجانے پر اس کی تصحیح شائع کر دیجاوے گی ٭

نمبر شمار	نام کتاب	سنہ	تاریخ طبع
۱	براہین احمدیہ جلد نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴	۱۸۸۰ء	
۲	سرمہ چشم آریہ	۱۸۸۶ء	
۳	شحنۂ حق	۱۴ اپریل ۱۸۹۷ء	۱۴ اپریل
۴	فتح اسلام	۱۸۹۱ء	
۵	توضیح مرام	۱۸۹۱ء	
۶	ازالہ اوہام نمبر ۱ و نمبر ۲	۱۸۹۱ء	
۷	فیصلہ آسمانی	۱۱ جنوری ۱۸۹۲ء	۱۱ جنوری
۸	نشان آسمانی	۱۸۹۲ء	
۹	آئینہ کمالات اسلام	۱۸۹۳ء	
۱۰	برکاۃ الدعا	۱۸۹۳ء	
۱۱	جنگ مقدس	۱۸۹۳ء	
۱۲	تحفۂ بغداد	۱۸۹۳ء	
۱۳	شہادۃ القرآن	۱۸۹۳ء	
۱۴	حمامۃ البشریٰ	۱۸۹۴ء	
۱۵	نور الحق ہر دو حصہ	مئی ۱۸۹۴ء	مئی
۱۶	اتمام الحجۃ	۱۸۹۴ء	
۱۷	کرامات الصادقین	۱۸۹۴ء	
۱۸	سر الخلافہ	″	
۱۹	انوار الاسلام	″	
۲۰	نور القرآن نمبر ۱	″	
۲۱	نور القرآن نمبر ۲	۱۸۹۵ء	
۲۲	ضیاء الحق	″	
۲۳	آریہ [illegible]	″	
۲۴	انجام آتھم معہ ضمیمہ	۱۸۹۶ء	
۲۵	جلسہ اعظم مذاہب	″	
۲۶	کتاب البریہ	مئی ۱۸۹۷ء	مئی
۲۷	استفتا	مئی ۱۸۹۷ء	تاریخ طبع
۲۸	تحفۂ قیصریہ	″	مئی
۲۹	جلسہ احباب بتقریب جشن جوبلی	۱۸۹۷ء	″
۳۰	سراج منیر	مئی ۱۸۹۷ء	″
۳۱	حجۃ اللہ	مئی ۱۸۹۷ء	″
۳۲	سراج الدین عیسائی کے	جون	جون
۳۳	چار سوالون کا جواب	۱۸۹۷ء	
۳۴	محمود کی آمین	۱۸۹۷ء	
۳۵	ضرورۃ الامام	جون ۱۸۹۸ء	ستمبر
۳۶	راز حقیقت	۱۸۹۸ء	نومبر
۳۷	کشف الغطا	۱۸۹۸ء	دسمبر
۳۸	ایام الصلح	۱۸۹۹ء	جنوری
۳۹	حقیقۃ المہدی	۱۸۹۹ء	فروری
۴۰	ستارۂ قیصریہ	۱۸۹۹ء	اگست
۴۱	گورنمنٹ انگریزی اور جہاد	۱۹۰۰ء	مئی
۴۲	اربعین نمبر اول	۱۹۰۰ء	جولائی
۴۳	اربعین نمبر دوم	۱۹۰۰ء	ستمبر
۴۴	اربعین نمبر ۳ و ۴	۱۹۰۰ء	دسمبر
۴۵	اعجاز المسیح	۱۹۰۱ء	فروری
۴۶	بشیر احمد شریف احمد مبارکہ کی	۱۹۰۱ء	۲۷ نومبر
۴۷	آمین		
۴۸	دافع البلاء	۱۹۰۲ء	اپریل
۴۹	الہدے	۱۹۰۲ء	جون
۵۰	تحفہ گولڑویہ	۱۹۰۲ء	ستمبر
۵۱	تحفۃ الندوہ	۱۹۰۲ء	اکتوبر
۵۲	تحفہ غزنویہ	۱۹۰۲ء	اکتوبر
۵۳	خطبہ الہامیہ	۱۹۰۲ء	
۵۴	تریاق القلوب	۱۹۰۲ء	
۵۵	کشتی نوح	۱۹۰۲ء	اکتوبر
۵۶	اعجاز احمدی	۱۹۰۲ء	نومبر
۵۷	مواہب الرحمٰن	۱۹۰۳ء	جنوری
۵۸	نسیم دعوت	۱۹۰۳ء	فروری
۵۹	سناتن دھرم	۱۹۰۳ء	مارچ

جن صاحبون کی طرف قیمت اخبار ۱۹۰۲ء اور ۱۹۰۳ء بقایا ہے وہ بہت قیمت مطلوبہ ارسال فرما کر کارخانہ کو ممنون فرمادین

خدا کی پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت مین داخل ہونیوالون کی فہرست

نمبر شمار	نام مبائعین	مقام	ضلع
۱۳۰۷	چھجو صاحب	اکبری منڈی	لاہور
۱۳۰۸	سید قائم شاہ صاحب	پنڈی چری	منٹگمری
۱۳۰۹	سمیر صاحب	″	″
۱۳۱۰	فضلدین صاحب	سندہالوالیہ	سیالکوٹ
۱۳۱۱	اہلیہ حکیم محمد قاسم صاحب کلارک	لالہ موسیٰ	
۱۳۱۲	ہمشیرہ حکیم محمد قاسم		
۱۳۱۳	الہ داد صاحب	ماجرہ	گجرات
۱۳۱۴	احمد صاحب	″	″
۱۳۱۵	الہ دتا صاحب	″	″
۱۳۱۶	غنی خان کمپونڈر	گڑھ شنکر	ہوشیارپور
۱۳۱۷	اہلیہ غنی خان	″	″
۱۳۱۸	ہمشیرہ بشارتعلی صاحب	ستروعہ	″
۱۳۱۹	مہردین گرداور نہر	بازدار والہ	ملتان
۱۳۲۰	مولا بخش صاحب	کریام	جالندھر
۱۳۲۱	عبد الغنی صاحب		″
۱۳۲۲	والدہ صاحبہ مولا بخش صاحب	″	″
۱۳۲۳	ہمشیرہ غلام احمد صاحب	″	″
۱۳۲۴	اہلیہ غلام احمد صاحب	″	″
۱۳۲۵	اہلیہ طفیل محمد صاحب	″	″
۱۳۲۶	اہلیہ محمد علی صاحب	″	″
۱۳۲۷	ہمشیرہ مہر خان صاحب	″	″
۱۳۲۸	والدہ غلام احمد صاحب		″
۱۳۲۹	میان لکھا صاحب	لنگوری	″
۱۳۳۰	میان گام صاحب	″	″
۱۳۳۱	تیا صاحب	″	″
۱۳۳۲	کیان صاحب	″	″
۱۳۳۳	نظام الدین صاحب	″	″
۱۳۳۴	نواب خان	″	″
۱۳۳۵	عبد اللہ صاحب	لودیانہ	لودیانہ
۱۳۳۶	جھنڈا خان	بنگہ	جالندھر
۱۳۳۷	عمردین صاحب	″	″
۱۳۳۸	برکت علی		″
۱۳۳۹	سید احمد	″	″
۱۳۴۰	کرم [illegible] صاحب	کلاس والہ	
۱۳۴۱	محمد اسماعیل صاحب	″	سیالکوٹ
۱۳۴۲	صدیق محمد صاحب	کلاس والہ	سیالکوٹ
۱۳۴۳	عالم بی بی صاحبہ	″	″
۱۳۴۴	راجن بی بی ہمشیرہ کرم الٰہی	″	″
۱۳۴۵	کرم بی بی	″	″
۱۳۴۶	میان محمد صادق صاحب	اروپ	گوجرانوالہ
۱۳۴۷	حبیب اللہ خان	اسلام آباد	کشمیر
۱۳۴۸	دوست محمد خان	″	″
۱۳۴۹	عبد اللہ خان	″	″
۱۳۵۰	مسلم علی خان	″	″
۱۳۵۱	شیر علی خان	″	″
۱۳۵۲	حبیب خان	″	″
۱۳۵۳	محمد یار خان	″	″
۱۳۵۴	محمد زمان خان	″	″
۱۳۵۵	سکندر مہر	برازلو	″
۱۳۵۶	زینب بی بی	″	
۱۳۵۷	مبارک علی صاحب	کٹک	صالح پور
۱۳۵۸	گجن صاحب	دوگھوی گھمنہ	سیالکوٹ
۱۳۵۹	غلام قادر عرف بوٹا خان	لنڈا بازار	لاہور
۱۳۶۰	محمد اشرف جیکی بی۔اے	بارودخانہ	″
۱۳۶۱	حکیم امام الدین	شکرن	گورداسپورہ
۱۳۶۲	مبارک بی بی	ڈہولن	سیالکوٹ
۱۳۶۳	محمد یار صاحب	قلعہ دار	گجرات
۱۳۶۴	فتح محمد صاحب	باغانوالہ	جہلم
۱۳۶۵	محمد علی صاحب	شروعہ	ہوشیارپور
۱۳۶۶	عبد اللہ امام مسجد	بھین	لاہور
۱۳۶۷	محمد سعید صاحب	ڈسکہ	سیالکوٹ
۱۳۶۸	الہ بخش صاحب	ڈیرہ غازیخان	ڈیرہ غازیخان
۱۳۶۹	اہلیہ خواجہ حافظ محمد دین	بہونگر	گولکنڈا علاقہ نظام
۱۳۷۰	محمد سعید صاحب	مہن ٹھکرائی	سیالکوٹ
۱۳۷۱	نواب خان سپاہی	بکوکو	ابر برہما
۱۳۷۲	بہادر دین صاحب	چمکنی پشاور	پشاور
۱۳۷۳	عبد اللہ صاحب	دربہوڑیاں	کپورتھلہ
۱۳۷۴	نظام الدین	گہیرانوالی	″
۱۳۷۵	قادر بخش	کہیسر	لاہور
۱۳۷۶	عبد العزیز	زین والہ	″
۱۳۷۷	سید بہادر شاہ	حضور	″
۱۳۷۸	غلام محمد پٹواری	[illegible]	فیروزپور
۱۳۷۹	عبد الواحد	″	″
۱۳۸۰	محمد ابراہیم معہ اہلیہ وبہاگان	گوبہ پور	سیالکوٹ
۱۳۸۱	عبد الغنی خان محرر	بٹالہ	ریاست بٹالہ
۱۳۸۲	عمردین صاحب	ڈونگہ	گجرات

تفسیر القرآن بالقرآن - یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو جناب ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب - بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرماکر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نوردین صاحب کو نصف سے زیادہ سنادی تھی حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام نے اس کی نسبت یہ ارشاد فرمائے - نہایت عمدہ - شیرین بیان ہے قرآنی نکات خوب بیان کئے ہین - دلون پر اثر کرنیوالی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نوردین صاحب علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی فرمائی ہے ب فضل ربانی ہے چھپکر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر والحکم کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت ۱/ کے ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ بھیجی جاسکتی ہے قیمت بلا جلد ہے معہ جلد ہے قیمت پارہ عم قیمت پارہ الم ۔ المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال ملک پنجاب

کتاب سلاسل التعلیم مصنفہ عبد المحی عرب معہ تصویر پہلا نمبر شائع ہوگیا ہے

درخواستین بنام حکیم فضلدین آنی چاہئین قیمت ۱۲ محصولڈاک

اسم اعظم - حضرۃ اقدس کی الہامی دعا مشکلات کے حل کی کلید اسباب پرستی کا علاج قیمت . علاوہ محصولڈاک دفتر البدر سے طلب کرو +

حضرۃ مسیح الزمان ؑ کے کھڑے قد کی عکسی تصویر جسمین عکسی طور پر ہی آپکا اسم مبارک بھی لکھا ہے علاوہ محصولڈاک ۸/ پر دفتر البدر سے ملسکتی ہے +

بغیر دوا کے علاج کا طریق یعنی کتاب طب روحانی جسمین بطریق مسمریزم بیمار کا علاج ہوتا ہے مصنفہ صوفی احمد جان صاحب احمدی مرحوم لودیانوی قیمت ایکروپیہ علاوہ محصولڈاک دفتر البدر سے منگواؤ +

صیانتہ الناس - مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت علاوہ محصولڈاک

اعجاز اسمعیلی

ہم نے اس کتاب مین اسبانکو ثابت کیا ہے کہ بی بی ہاجرہ حضرۃ سارہ کی قریبی رشتہ دار تہین مصری لونڈی ہونیکی آپ پر تہمت لگائی گئی ہے جسکی سزا مین چارسو برس تک بنی اسرائیل مصری غلامی کی دردناک عذاب مین گرفتار رہی نیز اسمین مخالفین اسلام کے ان اعتراضوں کے دندان شکن جواب ہین جو حضرۃ اسمعیل اور رسول مقبول صلعم پر [illegible] ہین اور حضرۃ ابراہیم اور حضرۃ اسمعیل حضرۃ اسحق حضرۃ سائرہ اور حضرۃ ہاجرہ کی سچے حالات ہین قیمت امید ہے کہ ۸/ ہوگی ۲۰۰ درخواستین آنیپر چھپانی شروع ہوگی تمام

مطبع انوار الاسلام قادیان دارالامان مین منشی محمد افضل صاحب ایڈیٹر و پرپرائیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

رویا

۲۴ - اگست سنہ ۱۹۰۳ء کو حضرۃ اقدس نے ایک رویا بوقت عصر سنایا مگر غلطی سے درج اخبار ہونے سے رہ گیا اس لئے اب درج کیا جاتا ہے -

فرمایا - کہ مین نے دیکھا کہ ایک بلی ہے اور گویا کہ ایک کبوتر ہمارے پاس ہے وہ اس پر حملہ کرتی ہے بار بار ہٹانے سے باز نہین آتی تو آخر مین نے اس کا ناک کاٹ دیا ہے اور خون بہہ رہا ہے - پھر بھی باز نہ آئی تو مین نے اُسے گردن سے پکڑ کے اس کا منہہ زمین سے رگڑنا شروع کیا بار بار رگڑتا تھا لیکن پھر بھی سر اٹھاتی جاتی تھی تو آخر مین نے کہا کہ آؤ اسے پھانسی دیدین +

۲۹ و ۳۰ - اگست سنہ ۱۹۰۳ء

کو کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہین ہوا -

۳۱ - اگست سنہ ۳ء

مسلمانون کے ادبار کا باعث

اہل اسلام کے ادبار اور ان کے تنزل کا ذکر ہوا فرمایا کہ اسکا باعث خود ان کی شامت اعمال ہے کیونکہ زمین پر کچھ نہین ہوتا جبتکہ اول آسمان پر نہ ہولے - اکثر لوگ حکام کی سختی اور ظلم کی شکایت کیا کرتے ہین لیکن اگر یہ لوگ خود ظالم نہ ہون تو خدا ان پر کبھی ظالم حاکم مسلط نکرے زمانہ کی حالت کا اندازہ اسی سے کرلو کہ ہم ہزارون روپیہ دینے کو طیار ہین کہ کوئی جماعت آکر یہان رہے - ہم انکی مہمان نوازی کرین اور حتی الوسع ہر ایک قسم کا آرام دلوین اور وہ شرافت سے اپنے شکوک و شبہات پیش کرین اور قرآن اور احادیث صحیحہ سے ہماری باتین سنین اور پھر سمجھین اور غور کرین کہ جو کچھ عقیدہ اسلام کے متعلق انہون نے اختیار کیا ہوا ہے اس سے کس قدر فساد اور ہتک اسلام کی اور آنحضرت صلعم کی لازم آتی ہے اور عیسائیون کو کس قدر مدد ملتی ہے مگر ان لوگون کو پرواہ نہین ہے گھر بیٹھے ہی دو دو پیسہ کی کتابین بناکر جو کچھ جھوٹ اور افترا چاہتے ہین لکھدیتے ہین اجب مذہب کے بارہ مین اس قدر بے پرواہی ہو تو کیون انپر ادبار نہ آوے)

اللہ پر ایمان لانے کے معنے ایک صاحب نے سوال کیا کہ قرآن شریف مین جو یہ لکھا ہے کہ خواہ کوئی یہودی ہو خواہ صابی ہو - خواہ کوئی نصرانی ہو تو جو کوئی اللہ پر اور یوم آخر پر ایمان لاوے تو اُسے حزن نہوگا تو اس صورۃ مین اکثر ہندو لوگ بھی اسبات کے مستحق ہین کہ وہ نجات پاوین کیونکہ وہ رسول اللہ پر ایمان رکھتے ہین اگرچہ عمل نہین کرتے اور ان کی تعظیم کرتے ہین +

فرمایا اللہ پر ایمان لانے کے معنے آپ کیا سمجھے ہوئے ہین کیا اس کے یہ معنے ہین کہ جو عیسیٰ پر ایمان لاوے وہ بھی اللہ پر ایمان لانے والا ہے - اللہ پر ایمان لانے کے یہ معنے ہین کہ اسے اُن تمام صفات سے موصوف مانا جاوے جنکا ذکر قرآن شریف مین ہے مثلاً رب - رحمن - رحیم - تمام محامد والا - رسولون کا بھیجنے والا - آنحضرۃ صلعم کو بھیجنے والا اب آپ ہی بتلادین کہ قرآن شریف مین لفظ اللہ کے یہ معنے ہین کہ نہین پھر جو شخص آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین مانتا - قرآن کو نہین مانتا تو اس نے کیا اُس اللہ کو مانا جسے قرآن نے پیش کیا ہے -

جیسے گلاب کے پھول سے خوشبو دور کردیجاوے تو پھر وہ گلاب کا پھول پھول نہین رہتا اور اسے پھینکدیتے ہین پس اسیطرح اللہ کو ماننے والا وہی ہوگا جو اسے اُن صفات کے ساتھ مانے جو قرآن نے بیان کئے ہین +

سائل - لیکن بعض ہندو آنحضرۃ صلعم کی رسالت کا اقرار کرتے ہین اگرچہ برائے نام ہندو ہین اور عمل بھی ہندوون والے تو یہان چونکہ لفظ ایمان کا ہے کہ جو ایمان لاوے تو پھر وہ مستحق ہین کہ نہین کہ اُن پر خوف اور حزن نہ ہو -

فرمایا کہ اقرار اسی وقت صحیح ہو سکتا ہے جبکہ انسان اُس پر عمل بھی کرے۔ اگر انسان نماز روزہ وغیرہ کا اقرار تو کرتا ہے مگر فعل ایکدن بھی بجا نہیں لاتا تو اس کا نام اقرار نہ ہوگا۔ اگر آپکے ساتھ ایک شخص کوئی اقرار کرے کہ مین یہ کرونگا وہ کرونگا لیکن عملی طور پر ایک بھی پورا نہ کرے تو کیا تم اس کے اقرار کو اقرار کہو گے؟

عذاب کی فلاسفی

سائل۔ چونکہ اسکا اقرار زبان سے تو ہی اس لئے عذاب مین تو ضرور اُسے رعایت چاہئے

فرمایا۔ ہمارا مذہب یہ ہے کہ دنیا مین جو عذاب ملتے ہین وہ ہمیشہ شوخیون اور شرارتون سے ملتے ہین انبیاؤن اور ماموربن کے جسقدر منکر گذرے ہین ان پر عذاب اُسی وقت نازل ہوا جبکہ ان کی شرارت اور شوخی حد سے تجاوز کر گئی۔ اگر وہ لوگ حد سے تجاوز نکرتے تو اصل گھر عذاب کا آخرت ہے ورنہ اس طرح سے دیکھو کہ ہزارون کافر ہین جو کہ اپنے کاروبار کرتے ہین اور پھر کفر پر ہی مرتے ہین مگر دنیا مین کوئی عذاب ان کو نہیں ملتا اس کی وجہ یہی ہے کہ مامورمن اللہ کے مقابلے پر اگر شوخی اور شرارت مین حد سے نہین بڑھتے مگر اس سے یہ لازم نہین آتا کہ آخرۃ مین بھی اُن کو عذاب نہ ہوگا۔ دنیاوی عذاب کے لئے ضروری ہے کہ انسان تکذیب مسل استہزا اور ٹھٹھے مین اور ایذا مین حد سے بڑھے اور خدا کی نظر مین ان کا فساد فسق اور ظلم اور آزار نہایت درجہ پر پہونچ گیا ہو اگر ایک کافر مسکین صورتہ رہیگا اور اس کو خوف دامنگیر ہوگا تو گو وہ اپنی مذہبی ضلالت کی وجہ سے جہنم کے لائق ہے مگر عذاب دنیوی اُس پر نازل نہ ہوگا۔

اگر کفار مکہ چپ چاپ اور اخلاق سے آنحضرۃ صلعم کے پیش آتے تو یہ عذاب اُن کو جو ملا ہرگز نہ ملتا ایک جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ففسقو فیہا فحق علیہا القول فدمرناہا تدمیرا۔ کہ جب کسی بستی کے ہلاک کرنے کا ارادہ الٰہی ہوتا ہے تو اُس وقت ضرور وہان کے لوگ بدکاریون مین حد اعتدال سے نکل جاتے ہین پھر ایک اور جگہ ہے۔ وماکنا مہلکی القریٰ الّا واہلہا ظالمون۔ جس سے ثابت ہے کہ کوئی بستی نہین ہلاک ہوئی مگر اس حالت مین کہ جب اس کے اہل ظلم پر کمربستہ ہون۔ فسق کے معنے حد سے تجاوز کرنے ہین۔

اب دیکھو ہزارون ہندو ہین مگر مانتے نہین انکار کرتے ہین پھر کیا وجہ ہے کہ سب کو چھوڑ کر لیکھرام کے پیٹ مین چھری چلی اس کی وجہ اس کی زبان تھی کہ جب اُس نے اُسے بے باکانہ کھولا اور آنحضرۃ صلعم کو سب وشتم کر نیمین حد سے بڑھ گیا اور ایک مدبالمقابل بنکر خود نشان طلب کیا تو وہی اس کی زبان چھری بنکر اس کی جان کی دشمن ہوگئی۔ غرضیکہ اصل گھر عذاب کا آخرت ہے اور دنیا مین عذاب شوخی۔ شرارت مین حد سے تجاوز کرنے سے آتا ہے ہندوؤن مین بھی یہ بات مشہور ہے کہ پرمیشر اور عت کا بیر (دشمنی) ہی عت کے معنے حد درجہ تک ایک بات کو پہونچا دینا (عت کا لفظ عربی ہے جیسے قرآن شریف مین عتو ہے)

تفاوت طبقات عذاب

مین اس بات کا قائل نہین ہون کہ عذاب یکسان سب کو ہو کفر سب ایک جیسے نہین ہوتے تو عذاب کیسے ایک جیسا سب کو ہو بعض کافر ایسے ہین کہ ایسے پہاڑون مین رہتے ہین کہ وہان اب تک رسالت کی خبر نہین اسلام کی خبر نہین تو ان کا کفر ابوجہل والا کفر تو نہ ہوگا جس حال مین ایک نہایت درجے کا شریر اور مکذب باوجود علم کے پھر انکار کرتا ہے تو اس کے عذاب اور دوسرے کے عذاب مین جو اس قدر شرارت نہین کرتے ضرور فرق ہونا چاہئے۔ لیکن ان طبقات عذاب کی کہ (یہ کسقدر ہین اور کس طرح سے ان کی تقسیم ہے) اس کی ہمین خبر نہین اس کا علم خدا کو ہے ہان چونکہ خدا پر ظلم منسوب نہین ہو سکتا اس لئے طبقات کا ہونا ضروری ہے ✦

آئمہ دین کی کوششون کی قدر دانی

احادیث کی نسبت ذکر ہوا اس پر حضرۃ اقدس نے اپنا مذہب بتلایا جو کہ اکثر دفعہ شائع ہو چکا ہے کہ سب سے مقدم قرآن ہے اس کے بعد سنت اس کے بعد حدیث۔ اور حدیث کی نسبت فرمایا کہ گو ضعیف سی ضعیف حدیث بھی بشرطیکہ وہ قرآن کے معارض نہ ہو تو اس پر ضرور عمل کرنا چاہئے۔ کیونکہ جس حال مین وہ آنحضرۃ صلعم کی طرف منسوب کیجاتی ہے تو یہ ادب اور محبت کا تقاضا ہونا چاہئے کہ اُس پر عمل درآمد ہو اور ہمارا یہ مدعا ہرگز نہین کہ آئمہ دین کی ان کوششون کو جو محض دین کے لئے اُنہون نے کین ضائع کر دیوین ہم صرف یہ چاہتے ہین کہ جس حال مین کوئی بات ان کی یا کوئی حدیث ہی باوجود تاویلات کے بھی قرآن شریف سے مطابقت نہ کھاوے تو پھر قرآن کو مقدم رکھکر اُسے ترک کر دیا جاوے کیونکہ جب ضدین جمع ہونگی تو ایک کو تو ضرور ترک کرنا پڑیگا اس صورت مین تم قرآن کو ترک مت کرو اور اس کے غیر کو ترک کردو۔ مثلاً ایک مسئلہ وفات مسیح کا ہی ہے جس حال مین قرآن شریف سے وفات ثابت ہے تو اب ہم اُس دوسری حدیث کو جو اُس کے مخالف ہو یا کسی کے قول کو کیون مانین آیت فلما توفیتنی کنت انت رقیب مین دو باتین خدا تعالےٰ نے بیان کی ہین ایک تو مسیح کی وفات دوسرے اُس کے دنیا مین آنے کی نفی کی ہے کیونکہ اگر وہ قیامت سے پیشتر دنیا مین دوبارہ آچکا ہے تو اس کا کنت انت الرقیب کہنا غلط ہے اس صورت مین یا تو مسیح ع جھوٹے ہونگے یا نعوذ باللہ جھوٹ کا الزام خدا پر آوے گا تو ایسی صورتین ہم قرآن کو مقدم رکھین گے جس نے وفات کو بڑے بین طور پر ثابت کر دیا ہے ✦

عورتون کا جمعہ پڑھنا

ایک صاحب نے عورتون پر جمعہ کی فرضیت کا سوال کیا حضرت اقدس نے فرمایا کہ اُس مین تامل کو دیکھ لیا جاوے اور جو امر سنت اور حدیث سے ثابت ہے اُس سے زیادہ ہم اس کی تفسیر کیا کر سکتے ہین آنحضرۃ صلعم نے عورتون کو جب مستثنےٰ کر دیا ہے تو پھر یہ حکم صرف مردون کے لئے ہی رہا ✦

احتیاطی نماز

اہل اسلام مین سے بعض ایسے بھولے بھالے بھی ہین کہ جمعہ کے دن ایک تو جمعہ کی نماز پڑھتے ہین پھر اسکے بعد اس احتیاط سے کہ شاید جمعہ ادا نہ ہوا ہو ظہر کی نماز بھی پوری ادا کرتے ہین اس کا نام انہون نے احتیاطی رکھا ہے اس کے ذکر پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ غلطی ہے اور اسطرح سے کوئی نماز بھی نہین ہوتی کیونکہ نیت مین اس امر کا یقین ہونا ضروری ہے کہ مین فلان نماز ادا کرتا ہون اور جب نیت مین شک ہوا تو پھر وہ نماز کیا ہوئی

یکم ستمبر ۱۹۰۳ء

کل نمازین آپ نے باجماعت ادا کین۔

دربار شام

الہام

فرمایا کہ آج خواب مین ایک فقرہ منہ سے یہ نکلا غیر مین Z ain man اس کے بعد مولانا مولوی محمد احسن صاحب نے عرض کی کہ آج مجھے رویا مین ایک شخص نے بڑے زور سے یہ کہا کہ کہو قل خاب الخاسر۔ قل خاب السارق ✦

خدا شناسی

فرمایا کہ خدا کی شناخت کے واسطے سوائے خدا کی کلام کے اور کوئی ذریعہ نہین ہے ملاحظہ مخلوقات سے انسان کو یہ معرفت حاصل نہین ہو سکتی اس سے صرف ضرورت ثابت ہوتی ہے پس ایک شئے کی نسبت ضرورت کا ثابت ہونا اور امر ہے اور واقعی طور پر اس کا موجود ہونا اور امر ہے یہی وجہ ہے کہ حکماء متقدمین سے جو لوگ محض قیاسی دلائل کے پابند رہے ہین اور ان کی نظر صرف مخلوقات پر رہی انہون نے اس مین بہت بڑی بڑی غلطیان کی ہین اور کامل یقین ان کو جو ہستی کے مرتبہ تک پہونچاتا ہے نصیب نہ ہوا یہ صرف خدا کا کلام ہے جو یقین کے اعلیٰ مراتب تک پہونچاتا ہے۔

خدا کا کلام تو ایک طور سے خدا کا دیدار ہے اور یہ شعر اس پر خوب صادق آتا ہے ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ✦ بسا کین دولت از گفتار خیزد

خدا تعالےٰ قادر ہے کہ جس شے مین چاہے طاقت بھر دیوے پس اپنے دیدار والی طاقت اس نے اپنی گفتار مین بھر دی ہے۔ انبیاء نے اسی گفتار پر ہی تو اپنی جانین دیدی ہین۔ کیا کوئی مجازی عاشق اس طرح کر سکتا ہے

اس گفتار کی وجہ سے کوئی نبی اس میدان مین قدم رکھکر پھر پیچھے نہین ہٹا اور نہ کوئی نبی کبھی بے وفا ہوا ہے۔ جنگ احد کے واقعہ کی نسبت لوگون نے تاویلین کین ہین مگر اصل بات یہ ہو کہ خدا کی اس وقت جلالی تجلی تھی اور سوائے آنحضرة صلعم کے اور کسی کو برداشت کی طاقت نہ تھی اس لئے آپ وہان ہی کھڑے رہے اور باقی اصحاب کا قدم اُکھڑ گیا۔ آنحضرة صلعم کی زندگی مین جیسے اس صدق وصفا کی نظیر نہین ملتی جو آپ کو خدا سے تھا ایسا ہی ان الہی تائیدات کی نظیر بھی کہین نہین ملتی جو آپکے شامل حال ہین مثلاً آپکی بعثت اور رخصت کا وقت ہی دیکھ لو (اس مضمون پر اکثر آرٹیکل البدر مین نکل چکے ہین)

مسیح کا آسمان پر جانا ایک بے فائدہ امر ہے

بار بار خیال آتا ہے کہ اگر مسیح آسمان پر گئے تو کیون گئے یہ ایک بڑا تعجب خیز امر ہے کیونکہ جب زمین پر انکی کارروائی دیکھی جاتی ہے تو بے ساختہ ان کا آسمان پر جانا اس شعر کا مصداق نظر آتا ہے۔

تو کار زمین را نکو ساختی
کہ با آسمان نیز پرداختی

گویا یہ شعر بالکل اس واقعہ کے لئے شاعر کے منہ سے نکلا ہے کوئی پوچھے کہ انہون نے آسمان پر جاکر آج تک کیا بنایا اگر زمین پر رہتے تو لوگون کو ہدایت ہی کرتے۔ مگر اب دو ہزار برس تک جو اُن کو آسمان پر بٹھاتے ہین تو ان کی کارروائی کیا دکھلا سکتے ہین۔

جوبات ہم کہتے ہین اور جس کی تائید مین قرآن اور حدیث بھی ہمارے ساتھ ہے وہ ان کی شان نبوة کے ساتھ خوب چسپان ہوتی ہے کہ جب ان لوگون نے حضرت مسیح کو نہ مانا تو آپ دوسرے نبیون کی طرح دوسرے ملک مین ہجرت کرکے چلے گئے اور پھر ایسے فرضی ڈھکوسلے اُنکے لئے وضع کرتے ہین جنسے آنحضرة صلعم کی ہتک اور ہجو ہو کیونکہ آنحضرت صلعم سے کفار نے سوال کیا کہ آپ آسمان پر چڑھکر بتلا دین تو آپنے یہ معجزہ ان کو نہ دکھلایا اور سبحان ربی کا جواب دیا گیا اور یہان بلا درخواست کسی کافر کے خود خدا تعالیٰ مسیح کو آسمان پر لیگیا تو گویا خدا تعالیٰ نے خود آنحضرة صلعم کو کفار کی نظر مین ہیٹا کرانا چاہا کیا وہ خدا اور تھا اور یہ اور تھا۔

اگرچہ لوگ ہمین ایسی باتون سے کافر۔ دجال۔ وغیرہ کہتے ہین مگر یہ ہمارا فخر ہے کیونکہ قرآن کی تائید اور آنحضرة صلعم کی عظمت قائم کرنے کے لئے یہ خطابات ہمین ملتے ہین۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

دلون پر خدا کی مہر کا ہونا اور انسان سے جبراً ایک فعل کروانا یہ اصل مین آریون کا مذہب ہے،

آریہ لوگ اعتراض کرتے ہین کہ قرآن شریف مین لکھا ہی ختم اللہ علیٰ قلوبہم کہ خدا نے دلون پر مہر کردی ہے تو اس مین انسان کا کیا قصور ہے یہ ان لوگون کی کوتہ اندیشی ہے کہ ایک کلام کے ماقبل اور مابعد پر نظر نہین ڈالتے ورنہ قرآن شریف نے صاف طور پر بتلایا ہو کہ یہ مہر جو خدا کی طرف سے لگتی ہے یہ دراصل انسانی افعال کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ جب ایک فعل انسان کی طرف سے صادر ہوتا ہے تو سنت اللہ یہی ہے کہ ایک فعل خدا کی طرف سے بھی صادر ہو۔ جیسے ایک شخص جب اپنے مکان کے دروازہ بند کردے تو یہ اس کا فعل ہے اور اس پر خدا کا فعل یہ صادر ہوگا کہ اس مکان مین اندھیرا کردے۔ کیونکہ روشنی اندر آنیکے جو ذریعہ تھے وہ اُسنے خود اپنے لئے بند کردئے اسیطرح اس مہر کے اسباب کا ذکر خدا تعالیٰ نے قرآن شریف مین دوسری جگہ کیا ہے جہان لکھا ہے فلما زاغوا ازاغ اللہ کہ جب انہون نے کجی اختیار کی تو خدا نے ان کو کج کر دیا اسیکا نام مہر ہے لیکن ہمارا خدا ایسا نہین کہ پھر اس مہر کو دور نہ کرسکے چنانچہ اُس نے اگر مہر لگنے کے اسباب بیان کئے ہین تو ساتھ ہی وہ اسباب بھی بتلا دئے ہین۔ جن سے یہ مہر اُٹھ جاتی ہے۔ جیسے کہ یہ فرمایا ہے انی لغفار لمن تاب وآمن ~~لاالاالذین~~ غفوراً۔ لیکن کیا آریون کا پرمیشر ایسا ہے کہ تناسخ کے روسے جو مہر وہ ایک انسان پر لگاتا ہے پھر اسے اُٹھا سکے۔ گناہ کا یہ نتیجہ ضرور ہوتا ہے کہ وہ دوسرے گناہ کی انسان کو جرأت دلاتا ہے اور اس سے قساوت قلبی پیدا ہوتی ہی حتیٰ کہ گناہ انسان کو مرغوب ہو جاتا ہے لیکن ہمارے خدا نے توبہ بھی توبہ کے دروازے کھولے ہین کہ اگر کوئی شخص نادم ہوکر خدا کی طرف رجوع کرے تو وہ بھی رجوع کرتا ہے مگر آریون کے لئے یہ کہان نصیب۔ ان کا پرمیشر جو مہر لگاتا ہو اُسے اُکھاڑنے پر تو وہ خود بھی قادر نہین ہو پس اس مین مسئلہ تقدیر کا اعتراض آریون پر ہی نہ کہ اہل اسلام پر۔ ہان توبہ کے یہ معنے نہین ہین کہ انسان زبان سے توبہ توبہ کہیوے بلکہ ایک شخص تائب اس وقت کہا جاتا ہے کہ گذشتہ حالات پر سچے دل سے نادم ہوکر آئندہ کے لئے وعدہ کرتا ہے کہ پھر یہ کام نہ کریگا اور اپنے اندر تبدیلی کرتا ہو۔ اور جن شہوات۔ عادات وغیرہ کا وہ عادی ہوتا ہے ان کو چھوڑنا ہے اور وہ تمام یار دوست۔ اور گلی کوچے اُسے ترک کرنے پڑتے ہین کہ جن کا معاصی کی حالت مین اس سے تعلق تھا گویا توبہ ایک موت ہے جو وہ اپنے او پر وارد کرتا ہے۔ جب ایسی حالت مین وہ خدا کی طرف رجوع کرتا ہے تو پھر خدا بھی اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور یہ اس لئے ہے کہ گناہ کے ارتکاب مین ایک حصہ قضا وقدر کا ہے کہ بعض اندرونی اعضاء اور قوائے کی ساخت اسی قسم کی ہوتی ہے کہ انسان سے گناہ سرزد ہو۔ پس اس لئے ضروری تھا کہ ارتکاب معاصی مین جس قدر حصہ قضا وقدر کا ہو اسمین خدا تعالیٰ رعایت دیوے اور اس بندے کی توبہ قبول کرے اور اسی لئے اس کا نام تواب ہے۔

منشی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار

(از ایڈیٹر)

اور جملہ محمد صاحب کا استعمال

۲۲ راگست کے پیسہ اخبار مین زیر عنوان کمیونی کیشڈ اور بنام اگر ہون گے تو کیا نام نہ ہوگا دو آرٹیکل ہماری نظر سے گذرے ہین جنمین اس امر کی کوشش کی گئی ہو کہ آنحضرة صلعم کی نسبت اگر صرف الفاظ محمدؐ صاحب یا حضرة محمدؐ صاحب استعمال ہون تو اس سے آنحضرةؐ کی شان مین کچھ فرق نہین آتا اور نہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان الفاظ کے استعمال کرنیوالے کے دل مین آنحضرت صلعم کی وقعت اور عظمت نہین ہے اور ساتھ ہی نامہ نگار نے اس امر پر زور دیا ہے کہ از روئے حدیث انما الاعمال بالنیات منشی صاحب کی نیت بخیر ہے اور اگر ان الفاظ کے استعمال مین کوئی لغزش ہے تو وہ معاف ہے اور پھر اس کے بعد شعراء کے کلام کے حوالہ سے بتلایا ہے کہ وہان اکثر مفرد لفظ داعی وغیرہ آنحضرة صلعم کی نسبت استعمال ہوتا ہو اور اسے معیوب نہین مانا جاتا وغیرہ وغیرہ

منشی صاحب کی نیت ان الفاظ سے کچھ ہی ہو یہ تو منشی صاحب کو ہی علم ہوگا اور آنحضرة صلعم سے ان کو کس قدر محبت ہے اور آپ کی اتباع مین وہ کس قدر محو ہین اس کا پتہ شاید نامہ نگارون سے مل سکے لیکن ہمارے نزدیک یہ وکالت جو پیسہ اخبار کے حامیون نے کی ہو بڑی تعجب انگیز ہے اور اس کی وہی مثال ہو کہ مدعی سست اور گواہ چست۔ انسان کے عملی نمونہ سے بڑھکر اور کیا ثبوت اسکے اخلاص اور نیت کا ہوسکتا ہے۔ بجائے اس کے کہ پیسہ کے حامی اور مددگار اخبار کے کالم سیاہ کرتے کیا اچھا ہوتا کہ منشی محبوب عالم صاحب اپنی قلم سے چند سطرون مین تحریر کر دیتے کہ لفظ صاحب سے مری مراد غایت درجہ کی تعظیم آنحضرة صلعم کی ہے جو کہ بحیثیت ایک سچے مسلمان ہونے کے مجھے کرنی چاہیئے ان کی یہ تحریر بھی اگرچہ ہمارے نزدیک ان کی بریت کے لئے کافی نہین ہے اور صرف اپنے منہ سے میان مٹھو بننے والی بات ہوتی مگر تاہم اس موجودہ سکوت سے کہ جس کی تاویل کوئی کچھ کوئی کچھ کر رہا ہے بدرجہا بہتر ہوتی اور وہ کم از کم خون لگاکر شہیدون مین تو مل جاتے اور منشی صاحب کی کچھ نہ کچھ پردہ پوشی ہوجاتی کیونکہ یہ بڑی غیر معقول بات ہے کہ جس حال مین ایک شخص زندہ موجود

ہے اور ایڈیٹری کے فرائض کو بجالا رہا ہے اور ہر ہفتہ اس کی قلم سے اخبار اور رسالے نکل رہے ہیں مگر ایک لفظ جن معنوں میں اس نے استعمال کیا ہے اس کے لئے دوسرے تو زبردستی لوگوں کو منواتے پھرتے ہیں کہ منشی صاحب نے اسے ان معنوں میں ہرگز استعمال نہیں کیا جن میں عیسائی کرتے ہیں مگر منشی صاحب ہیں کہ چپ نہیں بولتے اور جب تک وہ خود اپنی قلم سے زور دیکر نہ لکھیں اور نہ ثابت کریں کہ لفظ صاحب جو آجکل غیر مذاہب کے لوگ بھی باوجود ایک دوسرے کے بزرگان دین کے سخت دشمن ہونے کے رسمی اور رواجی طور پر ایک محاورہ کلام کے رو سے ان بزرگوں کے حق میں بول لیتے ہیں باوجود اس کے کہ ان کے دل میں کوئی عظمت اور وقعت ان کی نہیں در اصل اندر وہی معنے رکھتا ہے جو معنے کہ ...... لفظ علیہ السلام اور صلی اللہ علیہ وسلم یا فداہ ابی وامی کے ہیں تب تک ان پیسہ کے حامیوں کی مضمون نگاری کیا حقیقت رکھتی ہے +

جہاں تک ہمارا خیال ہے (محمدؐ صاحب) یا حضرت محمدؐ صاحب ایک ایسا جملہ ہے جس کے بولنے سے مخاطب پر یہ امر ہرگز نہیں کھلتا کہ اس کا قائل ضرور سچا مسلمان ہے۔ اس کے دل میں ضرور آنحضرۃ صلعم کی عظمت اور محبت ہے۔ کیونکہ حضرۃ۔ صاحب۔ سوامی۔ اور پنڈت وغیرہ ہیں ایسے الفاظ ہیں کہ صرف شائستگی کلام کے لحاظ سے ہر ایک لکچرار یا مصنف خواہ وہ کسی مذہب کا ہو لیکن اپنے مخالف اور دشمن مذہب کے لیڈر کے لئے ضرور استعمال کرلیتا ہے جیسا کہ ایک عیسائی جب آنحضرت صلعم کی نسبت ڈاکٹر کلارک یا انڈا ئر کٹلی کچھ کلام کرے گا تو صرف شائستگی کلام کے لئے وہ محمدؐ صاحب اور بعض وقت حضرۃ محمدؐ صاحب بھی کہیگا لیکن کیا اس سے یہ ثابت ہوجاویگا کہ اسکے دل میں کوئی تعظیم یا محبت آنحضرۃ صلعم کی ہے ہرگز نہیں ...... لیکن اگر اس کے منہ سے صلی اللہ علیہ وسلم نکل جاوے اور گو وہ پکار کر کہے کہ میری اس سے مراد ہرگز نہیں ہے کہ آنحضرۃ صلعم سچے نبی ہیں لیکن کیا پادری تسلیم کرلیں گے ہرگز نہیں وہ تاڑ جاوینگے کہ یہ شخص ضرور اندرونی طور پر مسلمان ہے اسیطرح اگر ایک مسلمان دیانند کے نام کے ساتھ پنڈت یا سوامی کا لفظ لگادیوے تو کیا اس سے ثابت ہوجاویگا کہ وہ دیانند کی عظمت کا قائل ہے۔ ہرگز نہیں پس اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اہل اسلام میں آنحضرۃ صلعم کے اسم مبارک کے ساتھ ایک ایسی جزو قرار پاگئی ہے کہ جسکا تکرار غیر از اسلام کے لئے بالکل محال ہے اور وہ صرف اسی کے زبان سے نکلیگا جو کھلم کھلا حقیقی طور پر آنحضرۃ کی عظمت کو تسلیم کرتا اور آپکی محبت کو دل میں رکھتا ہو اور صرف آپکی اتباع کو وسیلہ نجات یقیناً جانتا ہو۔ اور جیسے اسلام میں دوسرے تمام ارکان۔ عبادات۔ معاملات۔ معاشرۃ تمدن و سیاست وغیرہ کے ایسے ہیں کہ جو دوسری اقوام سے اہل اسلام

کو بالکل متمیز کر دیتے ہیں بشرطیکہ مسلمان اون پر عمل کریں اسیطرح آنحضرۃ پر ایمان کا بھی یہ ایک ثبوت ہے کہ آپ کے اسم مبارک کے ساتھ ایک جملہ دعائیہ بولا جاوے جس سے امتیاز ہوتا ہے کہ اس شخص کے دل میں متمیز طور پر آنحضرت صلعم کی محبت ہے اسی لئے اہل اسلام کا دستور ہے کہ جب کسی اکابر دین کا نام لیوینگے تو اس کے لئے ایک کلمہ دعائیہ ضرور ساتھ ہوگا جس سے فوراً پتا لگ جاویگا کہ اس شخص کو نامبردہ کے ساتھ ضرور حسن عقیدت ہے لیکن سوال یہ ہے کہ جس حال میں ایک عیسائی اور ایک آریہ اور ایک دہریہ بھی حضرۃ محمدؐ صاحب کہہ لیتا ہے اور ان کا استعمال اور محاورہ ہے اور یہ لفظ اصل میں عیسائیوں کا ایجاد کیا ہوا معلوم ہوتا ہے تو اب وہ کونسی بات ہے جس سے پتہ لگے کہ منشی صاحب کے نزدیک آنحضرۃ صلعم کی وقعت ایک عیسائی یا آریہ سے زیادہ ہے یا یہ معلوم ہو کہ ان الفاظ کے استعمال میں منشی صاحب نے کسکی تقلید کی آیا عیسائیوں کی یا آریوں کی +

اور نامہ نگار نے اپنے مضمون کے دفعہ ۱۳ میں خود تسلیم کرلیا ہے کہ کفار مکہ و مدینہ جب مسلمانوں سے بات چیت کرتے تو رسول علیہ السلام کو صاحبکم کے ساتھ اس غرض سے یاد کرتے کہ ان کو پیغمبر اور رسول کے الفاظ سے دلی نفرت تھی اور اس سے رسالت کی تسلیم بھی لازم آتی ہے یہ الفاظ لکھکر در اصل پیسہ کے حامی نے ہماری کلام کی تصدیق کردی ہے کہ اہل اسلام میں جو کلمات دعائیہ آنحضرۃ صلعم اور دیگر بزرگان دین کے نام کے ساتھ بولے جاتے ہیں وہ ضرور کلام کرنیوالے کے ایمان کا ثبوت دیتے ہیں اور سرور کائنات علیہ السلام کی نسبت لفظ صاحب کا استعمال ہمیشہ کفار اور منافقین کا ہی شیوہ رہا ہے اور اس امر کا ثابت کرنا اس کے لئے مشکل ہوگا کہ آنحضرۃ صلعم کی نسبت فقط لفظ صاحب کے استعمال کی بنیاد سوائے پادریوں کے کسی سچے مسلمان نے ہندوستان میں نہیں ڈالی۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ پادریوں کی تعلیم اور یورپ کی تقلید نے بزرگان دین کی عظمت کو جب بعض برائے نام مسلمانوں کے دل سے اٹھا دیا اور یہ لوگ صرف قومی حیثیت سے نہ کسی مذہب سے اپنے آپکو مسلمان خیال کرنے لگے اور جیسے یورپ کے خاص عیسائی باوجود اپنے آپ کو عیسائی کہنے کے پھر عیسیٰ ؑ کے سخت دشمن ہیں یہی مشرب اسلام کے بعض نام لیوؤں نے اختیار کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت الفاظ محمدؐ صاحب استعمال کرنے لگے۔

پھر نامہ نگار لکھتا ہے کہ حسن خاتمہ پر آدمی کے ایمان کا دارو مدار ہے خدا معلوم اس سے اس کا کیا مطلب ہے شاید وہ اہل اسلام کو کہتا ہے کہ اس لفظ کے استعمال سے تم بہت جلد منشی صاحب

کو کفر و الحاد کی طرف منسوب نہ کرو۔ بلکہ دیکھو تو سہی کہ ان کا انجام کس بات پر ہوتا ہے۔ ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ نامہ نگار نے اگرچہ پیسہ کی حمایت تو کی ہے مگر تاہم وہ خود منشی صاحب کے اظہار خیال سے جو محمدؐ صاحب لکھنے میں ظاہر ہوتا ہے ضرور مذبذب ہے۔

عربی کی بجائے فارسی میں نماز پڑھنے کی دلیل کو اس بحث سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ امام صاحب کا یہ مذہب رہا کہ غیر از عربی زبان میں نماز پڑھ لی جاوے اور یہ ایک علیحدہ مضمون ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس زبان میں کوئی آسمانی کتاب نازل ہوا اگر اس کے حامی اس زبان کو متروک کریں دوسری زبان میں اس کے تراجم کرلیں تو اس سے ان کے مذہب کو کیا کچھ صدمہ پہنچتا ہے۔

اہل اسلام شعرا کا آنحضرۃ کے نام کو صرف محمدؐ لکھنا اس امر کو ثابت نہیں کرتا کہ ان کے دلوں میں آپ کی تعظیم اور وقعت نہیں ہے اور پھر اس موقعہ پر ان کا حوالہ دینا خارج از بحث اور بے محل ہے۔ کیونکہ نظم میں شاعروں کو خاص خاص طور کا اختیار ہوتا ہے اور بعض وقت شاعر اگر آپکا نام ہی صرف لکھدے تو اس کا طرز کلام سیاق و سباق ہی ثبوت دیتا ہے کہ اس نے غایت درجہ کی تعظیم کو اس واحد لفظ میں نبھایا ہے مگر منشی محبوب عالم صاحب کو یہاں کونسی ایسی ضرورت اس قسم کی پڑی تھی ہماری اپنی رائے میں صرف ایک مقام مجادلہ اور مباحثہ کا ایسا ضرور ہے کہ جہاں ایک مسلمان کو بعض وقت والی کلام کے لحاظ سے محمدؐ صاحب بھی کہنا پڑجاتا ہے وہ بھی اس صورۃ میں کہ فریق مخالف مسلمان نہ ہو اور وہ آنحضرۃ صلعم کو محمدؐ صاحب کرکے ہی ہر بار خطاب کرے۔ مگر ہمیں تو ہرگز امید نہیں ہے کہ پیسہ اخبار کبھی اہل اسلام کی طرف سے ایسے مجادلہ یا مباحثہ میں نکل سکے +

قطب شمالی اور جنوبی میں اوقات نماز و روزہ

کسی صاحب نے علاقہ منٹگمری سے ایک اعتراض حضرۃ حکیم نورالدین صاحب کی خدمت میں لکھکر اس کا حل چاہا ہے وہ اعتراض اور اسکا جواب جو کہ حضرۃ حکیم صاحب نے دیا ہے ذیل میں درج کیا جاتا ہے +

اعتراض ۔ اسلام کا دعوٰی ہے کہ قرآن مجید ایک مکمل اور بمنزلہ اہل اسلام کے خدا کی زبان ہے۔ اسمیں حکم ہے کہ روزہ کے واسطے طلوع آفتاب سے پیشتر کھانا کھاؤ اور غروب پر افطار کرو جن ممالک میں تقریباً چھ چھ ماہ کے دن ہیں اور چھ چھ ماہ تک آفتاب غروب نہیں ہوتا وہاں پر جو مسلمان رہتے ہیں وہ کس طرح عمل کریں +

مفت آدھ آنہ کے ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ بھیجی جاسکتی ہے قیمت بلا جلد ہے معہ جلد ہے۔ قیمت پارہ عم تیمتہ الراقم المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال ملک پنجاب

جواب - اللہ تعالےٰ فرماتا ہے دیکھو سیپارہ گیارہ سورہ یونس کا رکوع پہلا - هوالذی جعل الشمس ضیاء والقمر نورًا وقدرہٗ منازل لتعلموا عدد السنین والحساب + اور فرمایا دیکھو سورہ جسکو یٰس کی سورہ کہتے ہین اور مسلمانون مین مشہور ہے والقمر قدرنٰہ منازل اور فرمایا سورہ بنی اسرائیل مین دیکھو سیپارہ پندرہ رکوع اول کے بعد دوسرا رکوع ولتعلموا عدد السنین والحساب وکل شیئ فصلنٰہ تفصیلا ۔ ان تمام آیات کا مطلب یہ ہے کہ سورج اور چاند کی منزلین مقرر ہین ان کے مطابق سالون کی تعداد اور حساب ہوتے ہین اس کو جان رکھو یہ تو قرآن شریف سے ثبوت دیا گیا کہ سورج اور چاند کی منازل مقررہ پر حساب رکھو اب اس کے مطابق احادیث کو دیکھو تو سنن مین یہ حدیث عام طور پر موجود ہے دیکھو ابوداؤد حدیث دجال بذا - فقلنا یا رسول اللہ ہذا الیوم الذی کسنۃ اتکفینا فیہ صلوٰۃ یوم ولیلۃ قال لا اقدروا لہ قدرہٗ - اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دن جو بڑا ہے اور سال کی طرح ہے اس مین کیا ایک دن اور ایک دن مین پانچ نمازین ہی کافی ہین فرمایا نہین اسمین اندازہ کر لینا - اگر معترض آریہ ہے تو انصاف کرے سندھیا وہ کس طرح کریگا اور وید مین اس کے متعلق کیا احکام ہین اور اگر عیسائی ہے تو آیت وار کو وہ کس طرح ادا کرتا ہے کیونکہ وہ چھ ماہ کا ایک ایت وار تجویز نہیں کر سکتا اور اگر فلسفی الطبع ہے تو فلاسفرون نے حمل کے لئے جو نو مہینے علی العموم بیان کئے ہین وہ کیون نہین کہتے کہ ڈیڑھ دن کا حمل بھی ہوتا ہے کیونکہ چھ ماہ کا ایک دن ہوتا ہے یا یون کہین کہ ان کے نزدیک دو سو چھیاسٹھ برس کا حمل ہوتا ہے کیونکہ اگر ایک دن چھ ماہ کا ہوتا ہے تو ۹ ماہ کے دو سو چھیاسٹھ برس ہون بہرحال قرآن کریم نے تو صاف فیصلہ دیدیا کہ وہان حساب سے اور اندازہ سے کام لو + بلکہ معترض سے یہ بھی سوال ہے کہ اگر وہ ایسے ممالک مین ملازم ہو تو ماہواری تنخواہ کس حساب سے لیگا - اہل اسلام کے احکام روزہ نماز مین ایک پیشگوئی پائی جاتی ہے کہ جو ایسے قطعات زمین کے ہونگے جہان چھ چھ ماہ کے دن اور راتین ہون گی تو وہان مطلق آبادی بھی نہ ہوگی

اعتراضات اور ان کے جوابات

اعتراض - اگر مرزا صاحب کے قبائل ام المومنین ہین تو کیا وجہ ہے کہ اپنے تمام مریدون سے حجاب ہے حالانکہ قرآن کریم مین والدہ سے نکاح کرنا منع ہے حضرۃ صدیقہ رضی اللہ عنہا جنگون مین زخمیون اور بیکسون کی خبرگیری کرتی تہین +

جواب - واضح ہو کہ آج تک حضرۃ مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے کوئی ایسا حکم اپنے مریدون کے نام صادر نہین ہوا کہ میری قبائل کو ام المومنین کے نام سے پکارا جاوے اور نہ اس کی نسبت کوئی الہام اشاعت مین آیا ہے ہان اکثر مریدین حسن عقیدت اور ادب اور تعظیم کی نیت سے آپ کے قبائل کو ام المومنین کے لقب سے خطاب کرتے ہین مگر ان کا یہ خطاب ان مریدین کے لئے جو اسمین شامل ہین حجت نہین اس لئے ایک طرح سے تو یہ سوال یہین ختم ہو جاتا ہے مگر فائدہ عام کی خاطر ہم ام المومنین یا امہات المومنین پر ذرا زیادہ بسط سے لکھدیتے ہین -

(۲) آنحضرۃ صلعم کی ازواج مطہرات کی نسبت قرآن مین خداتعالےٰ کی وحی سے امہاتہم ...... کا لفظ آیا ہے جیسا کہ اس آیت النبی اولی بالمومنین من انفسہم وازواجہ امہاتہم الاحزاب رکوع ۱ - مین ہے - اس لفظ سے یہان حقیقی والدہ تو کسی صورت سے مراد نہین ہے نہ زبان کے لحاظ سے اور نہ شرع کے لحاظ سے کیونکہ حقیقی والدہ تو وہ جسکے شکم سے مولود نکلا ہو - کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان امہاتہم الا اللائی ولدنہم - مائین وہی ہین جنہون نے جنا سو یہ تو بڑی وضاحت سے واقعات کے خلاف ہے کہ عام مومنین کو حقیقی اولاد ازواج مطہرات کی خیال کیا جاوے اس بیان کی تائید قرآن کریم سے ہی اسطرح ہوتی ہے کہ ان مقدس اور مطہر بیبیون کو عام طور پر پردہ کا حکم دیا گیا ہے حالانکہ دوسرے مقام پر قرآن شریف مین والدہ سے کوئی پردہ نہین رکھا گیا پس اگر یہ مقدس بیبیان حقیقی مائین ہوتین تو ان سے پردہ کی ضرورت نہ تھی اور جس حالتمین کہ امہات کے احکام ان پر مرتب نہوئے تو معلوم ہوا کہ انکو امہات کہا گیا تو وہ کسی خاص صورت سے اور کسی اور معنی مین ہے کیونکہ احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ جیسے ازواج مطہرات کو امہات کہا ہے ویسے ہی آنحضرۃ صلعم کو مومنین کا باپ کہا گیا ہے اور قرآن شریف مین جو نفی آپ کے کسی مرد کا باپ ہونے کی ہے تو اس سے یہی مراد ہے کہ آنحضرۃ صلعم کے نطفہ سے کوئی نہین ہے پس اگر یہان باپ سے مراد حقیقی باپ ہوتا کہ جس کے نطفہ سے اولاد ہو کر اس کا بیٹا یا بیٹی کہلاتی ہے تو یہ امر بھی واقعات کے صریح خلاف ہے کیونکہ آنحضرۃ صلعم کے نطفہ کا تو کوئی لڑکا زندہ نہ رہا اور اگر یہان حقیقت ... ہی مراد ہوتی تو پھر بہ حیثیت باپ ہونے کے آنحضرۃ صلعم کسی عورت سے نکاح نہ کر سکتے کیونکہ امت کی کل لڑکیان تو بیٹیون کے حکم مین ہوئین اور بیٹی سے نکاح حرام ہے اس سے معلوم ہوا کہ جیسے یہان باپ سے حقیقی باپ مراد نہین ہے ویسے ہی امہات کے لفظ سے وہان حقیقی مان مراد نہین ہے - صرف - ادب - اور تعظیم اور تربیت کے لحاظ سے آنحضرۃ صلعم کو روحانی باپ اور آپکی ازواج مطہرات کو مان کہا گیا ہے +

(۳) یون بھی ہم دیکھتے ہین کہ جب کسی شخص نے کسی پر بہت احسان کئے ہوئے ہوتے ہین اور خصوصًا اس حال مین کہ جب دوسرے کی پرورش ہی کسی کے ہاتھ سے ہوئی ہو تو اپنے محسن کی ادب اور تعظیم کو مدنظر رکھکر اکثر لوگ اس کے قبائل کو مان اور خود محسن کو باپ کہکر پکارا کرتے ہین شریف گھرون مین جس قدر خادم ہوتے ہین انمین اس قسم کی نظیرین کثرت سے موجود ہوتی ہین - چونکہ آنحضرت صلعم مومنون کے آقا اور سردار اور مربی اور محسن ہین اور تمام مومن آپ کے غلام ہین اس لئے بھی از روئے ادب اور تعظیم کے آپکی ازواج مطہرات کا نام تمام مومنین کی بول چال مین اللہ تعالےٰ نے امہات المومنین رکھا +

(۴) اگر آنحضرت صلعم کی ازواج مطہرات حقیقی طور پر امہاۃ مومنین ہوتین تو پھر اس امر کی ضرورت نہ تھی کہ دیگر مومنین سے ان کے نکاح کی حرمت بہ تصریح بیان کی جاتی کیونکہ مان سے نکاح تو اول ہی حرام ہے مگر ان مقدس بیبیون سے نکاح کا حرام ٹھہرنا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ امہات کا جو لفظ ان کی شان مین بولا گیا ہے وہ نکاح کی نفی نہین کرتا اور اسی لئے ضرورت پیش آئی کہ نکاح کی حرمت کا بھی ذکر کر دیا جاوے ورنہ ممکن تہا کہ اگر حرمت نکاح کا ذکر قرآن مین نہوتا تو اکثر اصحاب کے ذہن اس طرف منتقل ہو سکتے تھے کہ ازواج مطہرات سے بعد وفات آنحضرۃ صلعم نکاح ہو سکتا ہے کیونکہ عرف مین ہم دیکھتے ہین کہ اکثر عورتون کو - مائی - یا بہن - یا بیٹی یا آپا وغیرہ کا خطاب کیا جاتا ہے مگر اس خطاب سے وہ محرمات مین داخل نہین ہوتین کیونکہ وہ حقیقی بہن یا بیٹی نہین ہوتین نکاح کی حرمت کے کیا وجوہات ہین اسکو انشاء اللہ تعالیٰ کسی آئندہ نمبر مین درج کیا جاوے گا +

اعلان

جو طالبعلم باہر سے مدرسہ تعلیم الاسلام مین داخل ہونے کیواسطے آوین - اس کے لئے ضروری ہے کہ بموجب قواعد سررشتہ تعلیم پنجاب اپنا سارٹیفکٹ اس مدرسہ سے لیکر آوے جہان پڑہتا ہو - اگر چھ ماہ سے کسی مدرسہ مین نہ پڑھتا ہو تو سارٹیفکٹ لانے کی ضرورۃ نہین

(۲) رخصتون کے بعد طلبا اگست اور ستمبر کی چندہ حسب قاعدہ ساتھ لاوین +

کسی خارج شدہ طالبعلم کو بعد مین سارٹیفکٹ کی ضرورۃ ہو تو اسے چاہیے کہ درخواست کیساتھ ۸ر فیس ادا کرے +

(۴) بورڈنگ ہوس کی فیس داخلہ ۸ر لگائی گئی ہے جو نئے لڑکو نسے لیجاویگی

سید عبد الحی صاحب - حضرۃ اقدس کے کل الہامات جو آج تک طبع ہو چکے ہین ایک جگہ کتاب کی صورت مین جمع کئے ہین سو درخواستین آنے پر چھاپے جائینگے اور قیمت ۸ر پیشگی آنی چاہئیے اور قریبًا دو صد صفحہ کے قریب یہ کتاب ہوگی - لہذا اس کی درخواستین عبد الحی عرب قادیان کے نام آنی چاہئیے)

مکتوبات

وہ خط جو کہ میاں خدایار صاحب احمدی سکنہ کوٹلہ سیداں ضلع شاہ پور نے بغرض بیعت، جون ۹۸ء کو ارسال کیا تھا

بحضور حضرۃ اقدس امام الزمان مہدی دوران جناب حضرۃ اقدس مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوۃ والسلام +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

بنام خالق و پروردگارے — بہ نعت سید عالی وقارے
بہ بیعت عرض دارم طالبانہ — قبول افتد شود بختم چو یارے
جناب ہادی ما مسلم اللہ — بقرآن مونسا نزا افتخارے
بہ تائید خدا در ہند و یورپ — چو خورشید روشن اندر ہر دیارے
فضیلتش شد دلیل بر سر و پا — ز برہان قوی و پائے دارے
صدقنا گفتم آنہم را شنیدم — ز اللہ داد خان در اشتہارے
خوشا السابقون الاولون — کہ در بیعت نکردند انتظارے
سلام نوردین و فضل دین را — کہ در تصدیق گفتند آرکارے
مسلمانان محل الاتفاق اند — نہ فہمیدند ربط و انتشارے
خلاف مصلح الناس عیب و جرم است — مرو ایدل چو شتر بے مہارے
خدایارم بشنو اے مصلح ما — دعا فرما بہ این بے روزگارے*

گرامی نامہ حکیم فضل دین صاحب احمدی بھیروی ثم القادیانی بنام منشی الہ داد احمدی کلارک صدر شاہ پور ضلع شاہ پور بجواب ان استفسار کہ موسم گرما میں دارالامان میں جا کر رہنا بہتر ہے یا کہ ایام سردی میں وہاں جانا چاہئیے اور جو کہ غالباً حکیم نورالدین صاحب کی ایما سے لکھا گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ ۔

قادیان میں ہمیشہ نور رحمت برستا ہے ۔ سارے ہی ایام یوم العید ہیں اور ساری ہی راتیں شب برات و لیلۃ القدر ہیں پھر آپ کو کیا لکھوں کہ دارالامان جانے کا کونسا موسم اچھا ہے ۔ سچ پوچھو تو بلا امتیاز موسم ساری عمر وہاں رہنا ۔ پھر وہیں مرنا اور وہیں دفن ہونا سب سے بڑھکر خوش قسمتی ہے +
والسلام ۱۴ جون ۹۹ء

گرامی نامہ مرزا خدا بخش صاحب احمدی قادیانی مصنف عسل مصفیٰ بنام الہ داد کلارک احمدی ۔ صدر شاہ پور ضلع شاہ پور +

جو کہ مرزا صاحب نے حسب ایما حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام تحریر فرمایا +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ برادرم منشی صاحب السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے خط کا مضمون حضرۃ اقدس کو سنایا تھا ۔ آج دوسرا خط بھی آپکا حضرۃ اقدس کے نام آیا ۔ حضرۃ اقدس فرماتے ہیں کہ اس امر میں استخارہ کی ضرورت نہیں ہے ۔ آپکو فوراً قادیان آکر قرآن شریف پڑہنا چاہئیے ۔ ترقی دلانیوالا بھی خدا ہے وہ خود ہی کوئی صورت نکال دیگا اگر آپ نوکری پر چلے بھی گئے اور ترقی نہوئی تو آپکو سخت حسرت اور افسوس رہیگا کہ قرآن شریف بھی نہ پڑہا اور ترقی بھی نہوئی بہتر ہے کہ آپ اپنے افسر کو ترقی کی درخواست دیکر چلے آویں والسلام ۔

حضرۃ اقدس فرماتے ہیں کہ یہاں آپکا آنا مفید ہوگا ۔ اپنے بھائی کو میری طرف سے مبارکباد دیویں +
۱۷ ۔ اکتوبر ۹۷ء

گرامی نامہ جناب حکیم فضل دین صاحب احمدی بھیروی ثم القادیانی بنام منشی الہ داد احمدی کلارک ۔ صدر شاہ پور ضلع شاہ پور ۔ جو کہ غالباً جناب مولوی حکیم نورالدین صاحب کے ایما سے لکھا گیا +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

غفلتوں اور سستیوں کا بڑا علاج حضرۃ اقدس کی صحبت کی کثرۃ ہے بس اور کوئی علاج نہیں ۔ آپ بار بار بکثرت آویں دیر تک ٹھہرا کریں جہاں تک ممکن ہووے ۔ یہاں کا یہ حال ہے کہ قہقہہ دیوار ہے آکر جانیکو جی نہیں چاہتا ۔ اس سے زیادہ اور کیا لکھوں ۔ والسلام تحریر ۲ مئی ۱۹۰۰ء

عالم اخبار

ہندوستان کے تمام سرکاری مکانات پر حضور شاہ قیصر کی تصاویر لٹکائی جاوینگی +

راولپنڈی میں ایک فوجی گورہ پکڑا گیا ہے یہ اپنے رفیقوں کی بندوقیں چرا کر پشاور کے باشندوں کے پاس فروخت کر دیتا تھا چیف کورٹ لاہور میں اسکا مقدمہ پیش ہوگا +

معلوم ہوا ہے کہ سومالی لینڈ کے ملاں کو فرانس اور انگلستان سے خفیہ طور پر اسلحہ بھیجا جاتا ہے اور ایک انگریزی تاجر اب تک ۳۰ لاکھ کارتوس بھیج چکا ہے ۔

مارٹی نیک میں حال کے سخت طوفان سے نیشکر ۔ کافی وغیرہ کی کاشت کو سخت نقصان ہوا ہے ہزارہا مکانات مسمار ہوئے جانوں کا بھی نقصان ہوا مگر مالی نقصان سب سے بڑھکر ہے ۔

حضور شاہ قیصر دام اقبالہ آجکل آسٹریا کے دارالخلافہ وائنا میں ہیں برٹش سلاطین میں سے آج تک کوئی یہاں نہ آیا تھا اس لئے بڑے تپاک سے استقبال ہوا ہے +

لارڈ سالسبری سابق وزیر اعظم ہندوستان چل بسے اور ان کا جنازہ ان کی وطنی جاگیرات ہیٹ فیلڈ کے خاندانی قبرستان میں دفن کیا گیا ۔

خطوط سے پتہ لگتا ہے کہ راولپنڈی میں طاعون شدت سے پھوٹ پڑا ہے اب افطار کے دن آگئے ہیں +

کوہ الپس پر سے سات سیاح ایک ٹیلہ سے گر کر ہلاک ہوئے +

کابل میں ہیضہ کی خبر قبل اس سے شائع ہو چکی ہے مگر تعجب ہے کہ عہدہ داروں پر ہاتھ صاف ہو رہا ہے دیوان نرانند محکمہ چونگی کے اعلیٰ افسر بھی ہیضہ سے فوت ہوئے ۔

ہندوستانی ملازم اکثر گوروں کے ہاتھوں سے مرتے تھے اب یہ تجویز قرار پائی ہے کہ جب کوئی ہندوستانی کسی گورے کے ہاتھ سے مرے تو کمانڈنگ افسر پر فرض ہے کہ واقعہ کی اطلاع فوراً ہیڈ کوارٹر کو بھیجے اور ساتھ ہی افسر بالا کو مطلع کرے ۔

امریکہ کے ایک علم برق کے ماہر نے ایک کاربن پائنٹ ایجاد کیا ہے جس سے فولاد پنیر کی طرح کٹ جاتا ہے اس کی ایجاد ہونے پر اب اہل دول لوگوں نے لوہے کے صندوق خریدنے چھوڑ دئے ہیں اور حفاظت کے لئے چوکیدار وغیرہ اور زیادہ کر دئے ہیں +

طاعون نے اندور اور آدرمیو میں قیامت کا نمونہ دکھا رکھا ہے ۔

سیلاب ۔ ۱۵ ۔ اگست کو ضلع گورکھپور دریائے راپتی میں اس قدر زور سے سیلاب آیا کہ اس کا بازار جسمیں ایک ایک دکان میں ایک ایک لاکھ روپیہ کا غلہ تھا بالکل نیست و نابود ہو گیا ہے اور صدہا مویشی اور آدمی تلف ہوئے ۔

حضور نظام نے امرائے سرکار دکن میں تزویج بیوگان کا رواج قائم رکھنے کے لئے مدار المہام بہادر کو حکم دیا ہے کہ ایک فرمان اس مضمون کا جاری کر دیں کہ جن بیوگان کو سرکار سے منصب ملتا ہے ۔ عقد ثانی کرنے پر بھی برابر ملتا رہیگا ۔

لاہور کی سنہری مسجد کی عمارت کو پانی کے نکلنے لوٹ جانے کی وجہ سے سخت نقصان پہونچا ہے دس روز تک برابر پانی بنیادوں میں جاتا رہا جس سے بالائی عمارت میں جا بجا شگاف آگئے ۔ انجمن اسلامیہ پنجاب لاہور اس کے متعلق ایجنٹ لینے والی ہے میونسپلٹی لاہور کی طرف سے جواب رسانی کے منتظم ہیں

* نوٹ حضرۃ اقدس کی دعا پر انہیں ایام میں مولوی صاحب برسر روزگار ہوگئے +

کسر صلیب

از رُوئے ایویڈنس ایکٹ قانون شہادت

سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار ۳۳ جلد ۲ صفحہ ۲۶۲ ک ۲

پس ان مذکورہ بالا واقعات کی بنا پر ہمین حق پہنچتا ہے کہ ہم مسیح کے دوبارہ جی اُٹھنے کے ثبوت مین بڑی واضح اور بین اور مضبوط شہادتین طلب کرین کیونکہ جسقدر کوئی عظیم الشان مسئلہ ہوتا ہے اس کے لئے اُسی قدر عظیم الشان دلائل کی ضرورت ہوتی ہے۔

مثلاً ایک بڑھیا عورت ہم سے یہ بیان کرے کہ ایک بلی ایک چھوٹے زینہ پر سے کود گئی اور اس واقعات کے بیان کرنے مین اُس نے کسی ذاتی منفعت کو بھی مدنظر نہ رکھا ہو تو ہمین اس بات کے سرسری طور پر مان لینے مین کوئی حرج نہین کیونکہ بلیان زینون پر سے کود سکتی ہین اور کودا کرتی ہین پھر بڑھیا کے بیان سے ہماری اتفاق رائے کسی دوسرے شخص کی اذیت کا باعث نہین ہے

لیکن اگر ہمین اس بات کا علم ہو کہ بڑھیا عورت کے اس بیان کا خود اس کی ذات یا کسی اور کی ذات پر اثر پڑتا ہے تو بڑھیا کی شہادت بلا دیگر شواہد کے ہرگز کافی نہ سمجھی جاویگی۔ فرض کرو کہ زید نے بکر کے ساتھ یہ شرط لگا لی ہے کہ ایک بلی ایک زینہ پر سے ضرور کود کر نکل جاوے گی تو اس صورت مین ہرگز ممکن نہین ہے کہ بکر اُس بڑھیا کی شہادت کو بلا دیگر شواہد قوی کے تسلیم کرلے گا۔ خصوصاً اُس حال مین کہ بکر کو علم ہو کہ اس بڑھیا کا زید سے کوئی رشتہ ناطہ بھی ہے۔ بکر ایسی صورت مین ضرور ایسی شہادت طلب کرے گا جس کا زید سے تعلق نہ ہو اور نہ شرط مین اس کا حصہ ہو اور اس نے آنکھون سے بلی کو کودتے دیکھا ہو۔ لیکن اب یہان ذرا اور غور سے کام لیجئے کہ بجائے اس کے کہ ایک بلی ایک زینہ پر سے کود گئی اگر ہم سے یہ منوایا جاوے کہ ایک گائے ایک چاند پر سے کود گئی اور اُس گائے کے مالک کا اس بیان سے کچھ فائدہ منصور ہو یا ایک قوم کی قوم اس کی تائید مین ہو اور اس کودنے پر شرط بھی لگی ہوئی ہو تو کیا ہم اس واقعہ کو اُسی قسم کے شواہد اور ثبوتون سے مان لیوین گے جن سے ہم نے ایک بلی کا زینہ کودنا مان لیا تھا ہرگز نہین کیونکہ گائے کا مالک ایک ایسا فریق ہے جس پر اس واقعہ کے تسلیم یا

عدم تسلیم کا اثر پڑتا ہے اور اس پر اس نے یا تو کچھ حاصل کر لینا ہے اور یا گنوا دینا ہے پھر اس کے علاوہ چاند اور زمین کے درمیان ڈھائی لاکھ کوس کا فاصلہ ہے اور گائے کو تو کسی نے آج تک گھاس کی ایک گٹھڑی پر سے بھی کودتے نہین دیکھا اور نہ کسی زندہ یا مردہ انسان نے ہی دیکھا ہے کہ چاند تو در کنار کسی ایک گرجے پر ہی سے کوئی گائے کود گئی ہو اور اگر وہ گائے چاند پر سے کود کر بھی ... اور فی گھنٹہ سو میل اس کی رفتار ہو تو اُسے چاند تک آمد و رفت مین ۲ ماہ درکار ہونگے اور اس تمام عرصہ مین اُسے بے آب و دانہ و ہوا زندگی بسر کرنی ہوگی۔ تو اب دیکھو کہ شرط بدنے والا کس قسم کی شہادت طلب کرے گا۔

ناظرین اگر سینکڑون سائنس دان بھی آکر شہادت دلدین اور وہ حلف اُٹھا دین کہ اُنہون نے گائے کو زمین سے چاند تک جاتے اور آتے دیکھا تب بھی وہ شرط باز ہرگز یقین نہ کرے گا بلکہ اگر وہ اپنی آنکھون سے بھی گائے کو چاند پر سے کودتے دیکھے تو وہ ہرگز باور نہ کرے گا۔ کیونکہ صرف اس لئے کہ ایک گائے کے چاند پر سے کودنے کی نسبت ... بات مان لینی بہت آسان اور قرین عقل ہے کہ وہ انسان دھوکا کھا گیا ہے یا فریب دیا گیا ہے چونکہ ہم دیکھتے اور مشاہدہ کرتے ہین کہ علم مسمریزم اور ہپناٹیزم کے ذریعہ انسانون پر ایسے عملیات کئے جاتے ہین اور لوگون کو واقعات کے دید مین مغالطے لگتے ہین۔ لیکن آج تک کوئی گائے حقیقتاً کبھی چاند پر سے نہین کودی ایسے کہ نہ عقل سائنس اور انسانی تجارب کے بالکل برخلاف ہین۔ اور اگر وہ شرط باز تحقیق کی رو سے اس واقعہ کو ماننا چاہے تو ہرگز باور نہ کرے گا۔

اب اس گائے کے مقدمہ مین جو حیثیت اس شرط باز کی ہے وہی حیثیت تمام حق پرستون اور قوی الاعتقاد دلون کی معجزات کے مقابل پر ہے۔*

اب ذرا اس بیان پر بھی غور کیجئے جو کہ **مسیح کے مر کر جی اُٹھنے کے قائل دیتے ہین** ہم سے یہ منوایا جاتا ہے کہ قادر مطلق اور فوق الفوق خدا تعالیٰ جس نے دو کروڑ سورجون کو پیدا کیا وہ نیچے زمین پر اترا ایک عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا صلیب پر چڑھایا گیا وہین اس کی جان نکلی ۳ دن تک قبر مین مدفون رہا اور پھر زندہ ہو کر آسمان پر جا بیٹھا۔ یہ تو دعویٰ ہے اب دیکھا جاتا ہے کہ اس ہیبت ناک معجزہ کے منوانے مین کس قسم کے شواہد پیش کئے جاتے ہین کیا کوئی مرد یا عورت ایسی زندہ ہے جس نے خدا تعالیٰ کو دیکھا ہو؟ کوئی نہین۔ کیا کوئی مرد یا عورت ایسا زندہ ہے جسنے مسیح کو دیکھا ہو؟ کوئی نہین۔ تو اس وقت کوئی بھی ایسا آدمی زندہ نہین ہے جو کہ کہہ سکے کہ خدا زندہ موجود ہے یا مسیح زندہ موجود ہے زیادہ سے زیادہ اُن کا یہ قول ہو سکتا ہے کہ ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا اور مسیح زندہ موجود ہین۔

آج ۱۹۰۰ سو سال گذر گئے لیکن کسی تاریخدان نے یہ نہ بیان کیا کہ کوئی خدا بھی زمین پر دیکھنے مین آیا ہے۔

عیسائی لوگ دوسرے مذاہب کے لقائے ربانی کے اعتقادون کا انکار کرتے ہین اور دوسرے مذاہب خدا اور مسیح کی نسبت جو اعتقاد عیسائیون کے ہین ان سے انکار کرتے ہین ہمین کوئی سبب نظر نہین آتا کہ کیون خدا کو نیچے زمین پر آنے کی پھر ایک عورت کے پیٹ سے پیدا ہونے کی اور صلیب پر جان دینے کی ضرورت پڑی۔ وہ تو ان باتون کے بغیر ہی انسانون کو اپنی ہستی منوا اور ان کو اپنا مطیع بنا سکتا تھا۔ صرف اس بات سے اُس نے یہ تصرف نوع انسان پر حاصل نہین کیا ہے دنیا کی آبادی کی ایک تہائی نے بھی عیسویت کو آج تک قبول نہین کیا اور پھر ان مین سے ۱ فیصدی بھی ایسے عیسائی نہین ہین جنکو سچا عیسائی اور سچا ایماندار کہا جاوے۔ ان باتون سے ظاہر ہے کہ مر کر جی اُٹھنا بالکل بے سود غیر ضروری اور ایک لغو کام اور انسانی تجارب اور سائنس کے بھی برخلاف ہے۔

اچھا تو اب وہ شہادۃ جو اس کے بارہ مین پیش کی جاتی ہے کس قسم کی ہے؟ عام خیال یہ ہے کہ ان انجیلون کو متی۔ مرقس لوقا۔ اور یوحنا نے لکھا اور یہ سب مسیح کے ہمعصر تھے اور ان سب کی زندگی مین ہی انجیلین لکھین جاکر شائع ہو گئین لیکن نئے عہد نامہ کے علاوہ اور کوئی ایسی شہادت نہین جس سے اتنا بھی پتہ لگے کہ ان رسولون مین سے کبھی کسی کا وجود بھی تھا اور جو کچھ کہ نئے عہد نامہ مین لکھا ہے اس کے سوا ہمین پولوس۔ پطرس۔ یوحنا۔ مرقس۔ لوقا۔ اور متی کا کچھ حال معلوم نہین اور نہ اسکے باہر ہمین کوئی اور تاریخی شہادت مسیح کی الوہیت کواری کے بچہ جننے۔ اور مسیح کے مردہ سے جی اُٹھنے اور آسمان پر چلے جانے کی ملتی ہے۔

اب ان واقعات کی رو سے قبل اس کے کہ ہمین یہ ہیبتناک مسئلہ مردہ سے جی اُٹھنے کا منوایا جاوے کیا یہ ضروری نہین ہے کہ ان نوشتون کے صحیح اور قابل وثوق ہونے کے بارہ مین کافی شہادۃ ہمارے روبرو پیش کر دیجاوے۔ پیشتر اس کے کہ تم اس معجزہ کو ثابت کرو۔ پہلے اپنی کتاب کا تو ثبوت دو فرض کرو کہ یہ مقدمہ عدالت مین ایک جج کے سامنے پیش ہوتا تو اب ہم غور کرین کہ اس کا کیا نتیجہ ہوگا +

* یہان معجزات سے مراد مسیحی معجزات ہین جسکا نمونہ اوپر بیان ہوا کہ مسیح مردہ سے زندہ ہو کر آسمان پر جا بیٹھا وغیرہ وغیرہ نہ کہ وہ معجزات جو کہ عقل نقل اور سائنس اور انسانی تجارب سے بھی معجزہ کہلاتے ہین اور جنکو قرآن نے صداقت اسلام کے شواہد اور دلائل مین پیش کیا ہے +

ـــ صاحب مضمون کو حضرت اقدس کے دعاوی سے لاعلمی معلوم ہوتی ہے

ان نوشتوں کی طرف سے ایک وکیل پیش ہوکر بیان (کرتا ہے)

وکیل - جناب عالی پولوس نے یہ بیان کیا ہے کہ خود اس نے اور دوسروں نے معجزات دکھلائے +

جج - کیا تمہارا ارادہ پولوس کو طلب کرانے کا ہے -

وکیل - نہیں حضور وہ تو مر گیا ہوا ہے -

جج - کیا اس نے کوئی حلفی بیان اس کے متعلق دیا ہے -

وکیل - نہیں جناب حلفی بیان تو نہیں لیکن اس کے کچھ خطوط اندنوں شائع ہوئے ہیں اور میں ان کو شامل مثل کرانا چاہتا ہوں -

جج - کیا ان خطوط پر اس کا حلفی بیان ہے +

وکیل - نہیں - جج - کیا ان پر اس کے دستخط ہیں -

وکیل - نہیں - جج - کیا وہ پولوس کی اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہیں - وکیل - نہیں جناب وہ صرف نقول ہیں اور اصلی خطوط گم ہوگئے ہیں - جج - اچھا پولوس کون آدمی تھا - وکیل - وہ غیر یہود اقوام کا رسول تھا - جج - تو کیا تم اسے طلب کرنا چاہتے ہو - وکیل - نہیں جناب وہ تو [illegible] زندہ نہیں ہے - جج - تمہارے اس فرضی گواہ پولوس کو فوت ہوئے کتنا عرصہ ہوا - وکیل - ابھی اسے دو ہزار برس نہیں ہوئے - جج - دو ہزار برس کا مردہ - کیا تمہارا یہ منشاء ہے کہ [illegible] کہ اس کا وجود کبھی بھی حقیقت میں تھا - وکیل - صرف شہادۃ اور قرائن سے کچھ معلوم ہوسکتا ہے -

جج - میں ایک ایسے گواہ کے بیانات پڑھنے کی ہرگز تم کو اجازت نہیں دیتا جو کہ قریبا دو ہزار برس سے مردہ مانا جاتا ہے اور نہ اس کی نامزدہ چٹھیوں کو بطور شہادت کے قبول کرتا ہوں - وکیل - حضور اب میں یہ ظاہر کرانا چاہتا ہوں کہ مسیح کو مردوں سے جی اٹھتے ہوئے مریم مگدلینی اور ایک رومی سپاہی نے دیکھا تھا - جج - اس رومی کا نام کیا ہے - وکیل - مجھ کو اسکے نام کا علم نہیں - جج - اچھا اس کو بلاؤ - وکیل - جناب وہ تو مر گیا ہوا ہے - جج - کوئی اس کا بیان یا اظہار - وکیل - کوئی نہیں - جج - اس کی گواہی کو خارج کرو - اور مریم مگدلینی کو طلب کرو - وکیل - وہ بھی مردہ ہے - لیکن میں دکھلاؤں گا کہ اس نے مسیح کے حواریوں کو کہا کہ -

جج - جو کچھ اس نے حواریوں کو کہا وہ کوئی شہادت نہیں ہے - وکیل - بہت اچھا حضور - اب میں متی - مرقس - لوقا اور یوحنا وغیرہ کے بیانات پیش کرتا ہوں - جج - ان لوگوں نے اصل کام کیا کیا ہے - وکیل - مجھے ان کا مطلق علم نہیں ہے - جج - کیا تحقیق کرکے بتلاؤ گے - وکیل - متی بیان کرتا ہے کہ

جج - کیا متی کو طلب کرنا چاہتے ہو - وکیل - نہیں جناب وہ تو مر گیا ہوا ہے - جج - مجھے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کے جی اٹھنے کو ثابت کرنے کے لئے خود تم کو بھی مر کر جی اٹھنا پڑے گا - کیا مرقس اور یوحنا بھی مر گئے ہوئے ہیں - وکیل - ہاں جناب - جج - وہ کون تھے - وکیل - مجھے اس کا علم نہیں - جج - ان کے جن بیانات کا تم حوالہ دینا چاہتے ہو کیا وہ ان کے اپنے دستخطی ہیں -

وکیل - انھوں نے خود تو ان کو نہیں لکھا اور نہ یہ ان کے اپنے بیانات ہیں بلکہ ان کے بیانات کے مطابق کسی کے بیانات ہیں - اور درحقیقت یہ تمام بیانات ترجموں کی نقلوں کے ترجمہ کی نقلیں ہیں - جج - ایسی سنی سنائی شہادت کو کس نے نقل کیا اور پھر بعد ازاں کس نے ترجمہ اور نقل در نقل کیا - وکیل - مجھے علم نہیں - جج - کیا ان نقلوں کی اصل مضمون سے نظر ثانی کی اور ان کو دیکھا اور حرف بحرف کو صحیح کیا - وکیل - مجھے اس کا علم نہیں - جج - کیوں تم کو کسی بات کا بھی علم نہیں ہے - وکیل - کیونکہ کوئی شہادۃ اس امر کی نہیں ملتی کہ سوائے اس کے کہ مصنف مرگئے ہوئے ہیں اور ان کاغذات کا کسی نے نام بھی سنا ہو - جج - ایسا مقدمہ آج تک میری سماعت میں پیش نہیں آیا اور نہ میں ان کاغذات کا حوالہ دینے کی ہرگز آپکو اجازت نہیں دیتا اور نہ یہ کسی قسم کی شہادت ہے - کیا کوئی شہادۃ ہے - وکیل - نہیں جناب -

اس کے بعد [illegible] بلا [illegible] فرماتے ہیں کہ [illegible] نے جو شہادت مسیح کے جی اٹھنے کی دی تھی قانونی طور پر اس کی یہ حقیقت ہے جو اوپر دکھلائی ہے اور جس شخص کو شہادتوں کے وزن کرنے کا تھوڑا سا ملکہ بھی ہوگا تو وہ اس بارہ میں دیکھ لیگا کہ

اول تو کوئی بیرونی شہادت اس کے بارے میں مطلق نہیں ہے جو کچھ ہے وہ عہدنامہ میں ہے جو کہ صرف عیسائیوں کے نزدیک ایک مستند کتاب ہے - دوسرے کوئی بھی ایسا ذریعہ نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ انجیلیں کسی نے لکھی جاتی دیکھی ہوں - تیسرے یہ کہ پولوس کی شہادت بھی کوئی عینی شہادت نہیں - چوتھے یہ کہ اگرچہ اس امر کی کچھ شہادت ہے کہ بعض انجیلوں کا پتہ اول صدی میں ہی لگ گیا تھا لیکن اس امر کی کوئی شہادت نہیں ہے کہ موجودہ مروجہ انجیلوں کا اس وقت کوئی وجود تھا - پانچویں اگر ہم یہ مان بھی لیویں کہ موجودہ انجیلوں اور ان لوگوں کے خطوط اصل مسودہ کو ان لوگوں نے ترتیب دی جنہوں نے مسیح کو دیکھا اور یہ آدمی بڑے دیانتدار اور قابل اعتبار بھی ہوں تو بھی یہ اطمینان کیسے حاصل ہوسکتا ہے کہ جو کچھ انہوں نے اس وقت لکھا تھا وہی بلا کسی تغیر و تبدل کے ہم تک پہنچا ہے +

نظم

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

از منشی گلاب الدین صاحب رہتاسی

الٰہی میں اک بندۂ پر خطا ہوں، گناہوں میں اپنے سدا مبتلا ہوں

تیری یاد کو ہم نے دل سے بھلایا — کیا ظلم جانوں پہ اپنے خدایا

نہ کی تو نے گر دستگیری ہماری — تو ڈوبے گی طوفاں میں کشتی ہماری

الٰہی تو کر ناصر دین کی نصرت — ذلیل اسکو رکھ جس کو ہو دین کی ذلت

نہ شرک و بدعت کا کر کار رہا نہ — دکھا خاتم الانبیا کا زمانہ

تو کر دین حق سارے دینوں پہ غالب — ہوں اخلاص میں دوست سب حق کے طالب

دلوں کو منور کر ہو تیری ہستی — ہو دنیا سے نابود باطل پرستی

جدھر دیکھیں آویں نظر سب موحد — موحد بھی اخلاص مند اور مجاہد

مٹا سارے مردہ پرستی کے فتنے — رہ دین احمد میں حائل ہیں جتنے

تیرا شکر کیونکر ادا ہو خدایا — ہمیں اپنی رحمت سے یہ دن دکھایا

مسیح زمان اور مہدی دوران — رہے منتظر جس کے لاکھوں ہی انسان

رسول خدا نے سلام اسکو بھیجا — بتائے ہیں پھر نشان اسکے صدہا

احادیث میں اسکا حلیہ لکھا ہے — وہ عیسیٰ جدا اور یہ عیسیٰ جدا ہے

وہ عیسیٰ نبی تھا موسیٰ کا یارو — یہ عیسیٰ محمدؐ کا خادم ہے پیارو

خدا نے بھی قرآن میں دی شہادۃ — احادیث میں درج ہے جسکی بابت

گواہ ہیں کہ ملہم من اللہ بھی ہیں — کئی صاحب کشف و رویا بھی ہیں

شہادت پہ جسکے زمین آسمان ہو — گواہ دو نہیں شمس و قمر کا بیان ہو

نشان کیا ملا ہے قحط اور وبا سے — نہیں مخفی لوگوں پہ طاعون کے حملے

ستارہ بھی دمدار موقعہ پہ نکلا — ادھر حج کے بند ہونیکو دیکھا

زمانہ کی حالت کا بھی اقتضا ہے — پتہ ذرہ ذرہ نے اس کا دیا ہے

غرض عین موقع پہ آیا ہے مہدی — ہزاروں نشان ساتھ لایا ہے مہدی

وجود اس کا خود حجۃ اللہ ہے یارو — یقین گر نہیں ہے تو آپ آزما لو

اسے دیتے ہو کس لئے گالیاں تم — کچھ اپنا ہی کرتے ہو یارو زیاں تم

خدا جانے اس نے برا کیا کیا ہے — جہاں بھر میں دین کا ڈھنڈورا دیا ہے

ہمیں تین باتوں کا کرنا سدا ہے — ہزاروں طرح سے عیاں کر چکا ہے

اول یہ کہ اسلام مذہب ہے اصلی — مطابق ہے فطرۃ کے باقی ہیں نقلی

خدا کی طرف سے یہ پیغام سن لو — ہے اس میں ہمیشہ کا آرام سن لو

ہے اسلام ہی سچا اور زندہ مذہب — سوا اس کے جھوٹے ہیں اور مردہ مذہب

ندی سے جو کہتا ہے سارے جہان کو — بڑا موقع ہے یارو آج آزما لو

دوم مصطفیٰ کی رسالت کو مانو — شفیع اسکو مخلوق و خالق میں جانو

محمدؐ کا ثانی ہوا ہے نہ ہوگا — نہ آدم نہ نوح اور نہ موسیٰ نہ عیسیٰ

شفیع الوریٰ خاتم الانبیا ہے — خدا کی طرف سے سند دوسرا ہے

خدا کے سوا سب سے رتبے میں اعلیٰ — جہاں سارا خادم وہ ہے سب کا آقا

باقی دارد

انوار الاسلام پریس قادیان دار الامان میں منشی محمد افضل کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا -

Registered L No 288

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمدؐ کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمدؐ کا

البدر

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

نمبر ۳۵ | قادیان دارالامان - ۱۸ ستمبر ۱۹۰۳ء مطابق ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۲۱ء بروز جمعہ | جلد ۲

حضرت اقدس کی طرف سے جماعت کو ارشاد

چونکہ ہماری تمام جماعت کو معلوم ہوگا کہ اصل غرض خدا تعالےٰ کی میرے بھیجنے سے یہی ہے کہ جو جو غلطیاں اور گمراہیاں عیسائی مذہب نے پھیلائی ہین ان کو دور کر کے دنیا کے عام لوگون کو اسلام کی طرف مائل کیا جائے اور اس غرض مذکورہ بالا کو جسکو دوسرے لفظون مین احادیث صحیحہ مین کسر صلیب کے نام سے یاد کیا گیا ہے پورا کیا جائے اس لئے اور انہین اغراض کے پورا کرنے کے لئے رسالہ انگریزی جاری کیا گیا ہے جس کا شیوع یعنی شائع ہونا امریکہ اور یورپ کے اکثر حصون مین بخوبی ثابت ہو چکا ہے اور بہت سے دلون پر اثر ہونا شروع ہو گیا ہے بلکہ امید سے زیادہ اس رسالہ کی شہرت ہو چکی ہے اور لوگ نہایت سرگرم شوق سے اس رسالہ کے منتظر پائے جاتے ہین - لیکن اب تک اس رسالہ کے شائع کرنیکے لئے مستقل سرمایہ کا انتظام کافی نہین - اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا تو یہ واقعہ اس سلسلہ کے لئے ایک ماتم ہوگا - اس لئے مین پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوانمردون کو اس طرف توجہ دلاتا ہون کہ وہ اس رسالہ کی اعانت اور مالی امداد مین جہان تک اُن سے ممکن ہے اپنی ہمت دکھلاوین دنیا جائے گذشتنی گذاشتنی ہے - اور جب انسان ایک ضروری وقت مین ایک نیک کام کے بجالانے مین پوری کوشش نہین کرتا تو پھر وہ گیا ہوا وقت ہاتھ نہین آتا - اور خود مین دیکھتا ہون کہ بہت سا حصہ عمر کا گذار چکا ہون اور الہام الہی اور قیاس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ باقی ماندہ تھوڑا سا حصہ ہے - پس جو کوئی میری موجودگی اور میری زندگی مین میری منشاء کے مطابق میری اغراض مین مدد دیگا مین امید رکھتا ہون کہ وہ قیامت مین بھی میرے ساتھ ہوگا - اور جو شخص ایسی ضروری مہمات مین مال خرچ کریگا مین امید نہین رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال مین کچھ کمی آجائے گی بلکہ اس کے مال مین برکت ہوگی - پس چاہیے کہ خدا پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لین کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ اس راہ مین خرچ کرین تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہین ہوگا یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم مین وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے امتین انتظار کر رہی تھین اور ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتون سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے اور خدا تعالےٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت مین داخل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ مین خرچ کریگا - ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہین کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہین کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی - صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو - پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم مین سے خدا سے محبت کر کے اس راہ مین مال خرچ کریگا تو مین یقین رکھتا ہون کہ اس کے مال مین بھی دوسرون کی نسبت برکت دیجائے گی کیونکہ مال خود بخود نہین آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے - پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اُسے پائے گا لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ مین وہ خدمت بجا نہین لاتا جو بجالانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے - بلکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے آتا ہے - اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال

کا دیگر یا کسی اور رنگ سے خدمت بجالاکر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ **اس کا احسان ہے کہ تم کو اس خدمت کے لئے بلاتا ہے** اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دیگا کہ اس کی خدمت بجالائے گی تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا محتاج نہیں ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے تھوڑے دن ہوئے کہ بمقام گورداسپور مجھ کو یہ الہام ہوا تھا کہ لا الہ الا انا فاتخذنی وکیلا یعنی میں ہی ہوں کہ ہر ایک کام میں کارساز ہوں پس تو مجھ کو ہی وکیل یعنی کارساز سمجھ لے اور دوسرں کا اپنے کاموں میں کچھ بھی دخل مت سمجھ۔ جب یہ الہام مجھ کو ہوا تو میرے دل پر ایک لرزہ پڑا اور مجھے خیال آیا کہ میری جماعت ابھی اس لائق نہیں کہ خدا تعالیٰ ان کا نام بھی لے اور مجھے اس سے زیادہ کوئی حسرہ نہیں کہ میں فوت ہو جاؤں اور جماعت کو ایسی ناتمام اور خام حالت میں چھوڑ جاؤں میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک ... دل میں جمع نہیں ہو سکتے جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا کہ اس کے صندوق میں بند ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزائن کو اپنے خزائن سمجھتا ہے اور امساک اس سے دور ہو جاتا ہے جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے۔ اور یقیناً سمجھو کہ صرف یہی گناہ نہیں کہ میں ایک کام کے لئے کہوں اور کوئی شخص میری جماعت میں سے اس کی طرف کچھ التفات نہ کرے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ بھی گناہ ہے کہ کوئی کسی قسم کی خدمت کر کے یہ خیال کرے کہ میں نے کچھ کیا ہے۔ اگر تم کوئی نیکی کا کام بجالاؤ گے۔ اور اس وقت کوئی خدمت کرو گے تو اپنی ایمانداری پر مہر لگا دو گے اور تمہاری عمریں زیادہ ہوں گی اور تمہارے مالوں میں برکت دی جائے گی۔ مجھے اس بات کی تصریح کی ضرورت نہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا خدمت بجالاتے تھے اب تم سوچکر دیکھو کہ یہ خدمات ان خدمات کے مقابل پر کیا چیز ہیں۔ میں تم میں بہت دیر تک نہیں رہوں گا اور وہ وقت چلا آتا ہے کہ تم پھر مجھے نہیں دیکھو گے اور بہتوں کو حسرت ہوگی کہ کاش ہم نے نظر کے سامنے کوئی قابل قدر کام کیا ہوتا سو اس وقت ان حسرات کا جلد تر تدارک کرو۔ جس طرح پہلے نبی رسول اپنی امت میں نہیں رہے میں بھی نہیں رہوں گا۔ سو اس وقت کا قدر کرو۔ اور اگر تم اس قدر خدمت بجالاؤ کہ اپنی غیر منقولہ جائدادوں کو اس راہ میں بیچ بھی دو۔ پھر بھی ادب سے دور ہوگا کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے۔ تمہیں معلوم نہیں کہ اس وقت رحمت الٰہی اس دین کی تائید میں جوش میں ہے اور اس کے فرشتے دلوں پر نازل ہو رہے ہیں۔ ہر ایک عقل اور فہم کی بات جو تمہارے دل میں ہے وہ تمہاری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہے۔ آسمان سے عجیب سلسلہ انوار جاری اور نازل ہو رہا ہے پس میں بار بار کہتا ہوں کہ خدمتیں جان توڑ کر کوشش کرو مگر دل میں منت لاؤ کہ ہم نے کچھ کیا۔ اگر تم ایسا کرو گے ہلاک ہو جاؤ گے یہ تمام خیالات ادب سے دور ہیں اور جسقدر بے ادب جلد تر ہلاک ہو جاتا ہے ایسا جلد کوئی ہلاک نہیں نہیں ہوتا۔ اور میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اس خدمت کے ساتھ دوسری خدمات میں بھی سست مت ہو۔ بہت نادان وہ شخص ہے کہ وہ اگر کوئی نیکی کرتا ہے تو اس طرح ایک نیکی میں فتور ڈال کر دوسری نیکی بجالاتا ہے وہ خدا کے نزدیک کچھ چیز نہیں بلکہ تم ان نیکیوں اور خدمتوں کو بھی اپنے دستور کے مطابق بجالاؤ اور یہ نئی خدمت جو بتائی جاتی ہے اس میں بھی پوری کوشش کا نمونہ دکھاؤ اگر اس رسالہ کی اعانت کے لئے **اس جماعت میں دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کا پیدا ہو جاویں تو یہ رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا اور میری دانست میں اگر بیعت کرنے والے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اس قدر تعداد کچھ بہت نہیں۔ بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔** سوائے جماعت کے سچے مخلصو خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تم اس کام کے لئے ہمت کرو۔ خدا تعالیٰ آپ تمہارے دلوں میں القا کرے کہ یہی وقت ہمت کا ہے۔ اب اس سے زیادہ کیا لکھوں خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق دیوے ✣ آمین ثم آمین

الراقم خاکسار میرزا غلام احمد

اسے بھی ضرور پڑھ لیجئے مگر توجہ سے

میری یہ دعا ہے کہ میگزین کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ البدر کو بھی ترقی دیوے اور وہ دن قریب ہو کہ موجودہ قیمت سے بھی ارزاں تر یہ جماعت میں اشاعت پاوے جیسے میگزین نے کسر صلیب کے فرض کو انجام دیا ہے اسیطرح میری اور نیز دیگر احمدی بھائیوں کے لئے یہ تزکیہ نفس اور رشد اور ہدایت کا موجب ہو ✣

میں اس امر پر بھی تشکر کرتا ہوں کہ البدر کی ارزانی قیمت نے بہت سے احباب کو اس قابل بنا دیا ہے کہ وہ بخوشی خاطر البدر اور میگزین کو خرید سکیں میگزین اردو اور البدر کا چندہ سالانہ للعہ ہوتا ہے اور یہ ایک ایسی رقم ہے جسے سال بھر میں ہر ایک آدمی جماعت کا بخوشی ادا کر سکتا ہے اس لئے جو احباب میگزین کی اشاعت اور خریداری میں کوشش کریں وہ البدر کا بھی ساتھ ہی خیال کریں کفایت کی کفایت اور ثواب کا ثواب

محمد افضل

یورپ میں اخبار بینی

ملک یورپ میں کوئی عورت - مرد - بچہ - بوڑھا - جاہل عالم سوائے اخبار پڑھنے کے گزارہ نہیں کر سکتا گاڑی بان نے گاڑی کھڑی کی اور جیب سے نکالکر اخبار پڑھنا شروع کر دیا ہے خادمہ نے گھر کے کام کاج سے فرصت حاصل کی اور اخبار کھولکر مطالعہ کر رہی ہے۔ گھروں میں لوگوں کی کھانوں کی میزوں پر اخبار کی ٹوکری ساتھ رکھی جاتی لازم ہے امیر آدمی صبح بیدار ہو کر اول کھانے کی میز پر جاتا ہے تو چائے کے ساتھ تازہ اخبار بھی پڑا ہوا پاتا ہے اور ایسی ہی کیفیت اب قسطنطنیہ میں بھی ہے اور اب کوئی مہذب ملک اور قوم نہیں ہے جہاں اخبارات کی مانگ نہ ہو۔ پس جبکہ ان تمام اخبارات کی جنمیں کوئی روحانی امر اور سچا آسمانی فلسفہ نہیں ہوتا وہ قومیں اس قدر قدر کرتی ہیں تو احمدی قوم کو رشک کرنا چاہئے کہ ان کا البدر اخبار جو ان کے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات ان تک پہنچاتا ہے کس قدر قدر کے قابل ہے اور اس صورت میں جبکہ دوسرے اہل اسلام اور دیگر اقوام میں یہ اخبار بہ لحاظ اپنے مضامین کے اشاعت نہیں پا سکتا تو اگر احمدی احباب اس کی اشاعت اور استحکام میں امداد نہ فرماویں گے تو اور کون اس کام کو سرانجام دیوےگا

حضرت اقدس کے ارشاد کے موافق مفصلہ ذیل اصحاب نے امداد فرماکر اپنے اخلاص کا ثبوت دیا ہے

خواجہ کمال الدین صاحب عہ — جماعت سیالکوٹ معرفت ماسٹر غلام محمد صاحب صہ

حکیم محمد حسین صاحب قریشی عہ — حافظ معین الدین صاحب عہ

چودہری نواب خان صاحب صہ — سیٹھ عبدالرحمن حاجی اللہ رکھا للعہ

حکیم فضل دین صاحب عہ — جماعت شملہ معرفت برکت علی صاحب للعہ

منشی محمد افضل صاحب ایڈیٹر البدر للعہ — جماعت پشاور للعہ

منشی محمد اسحاق صاحب اورسیئر سے — شیخ نور احمد صاحب للعہ

میاں نجم الدین صاحب صہ — میر مردان علی صاحب حیدر آباد دکن للعہ

ماسٹر عبدالرحمن للعہ — منشی محمد صادق صاحب عہ

شیخ غلام احمد صاحب نثر فروش للعہ — ڈاکٹر محمد حسین صاحب بھیرہ صہ

منشی نبی بخش صاحب عہ — منشی الہ داد صاحب ... صاحب ... عہ

الہامی کتاب کی پہچان

مضمون نمبر ۱

متبندی اور ناتجربہ کار انسان بعض دفعہ عالم حیرت مین پڑکر یہ سوال کر بیٹھتا ہے کہ دنیا کی بہت سی پیش کردہ کتابون میں سے کس کتاب کو .... اختیار کیا جاوے جس پر عمل درآمد کرنے سے وہ خدا کو پالے اور اسی دنیا مین اس کو خدا تعالےٰ کی برتر اور مقتدر ہستی پر کامل یقین آجاوے۔ پس ایسے سائل کو چاہیئے کہ وہ دیکھ لے کہ کونسی کتاب صفات باری تعالےٰ کے بیان کرنے مین کامل ہے اور اس مین خدا کی نسبت کیا تعلیم ہے۔ یعنی اس کی توحید اور قدرت اور علم کے بارہ مین کیا بیان کیا ہے۔ انسان کے نفس کے بارے مین اور ایسا ہی عام طور پر انسانی چال چلن اور اس کے حقوق فیمابین کی نسبت کیا تعلیم ہے کیا عام قوانین قدرت سے اس کتاب کی تعلیم منافی تو نہو اور انسان کو شبہات کی تاریکی سے باہر نکالنے کے لئے کثرت سے اس مین سامان موجود ہون کیونکہ الہامی کتاب کی منجانب اللہ ہونے کی یہی بڑی شناخت ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی توحید اور اس کا علم اور قدرت بیان کرنے مین کامل البیان ہو۔ اور حق العباد کے بیان کرنے مین پورا حق ادا کر سکے اور اس مین ایسے قوانین مستمرہ پائے جائین جن پر عمل درآمد کرنے سے انسان ایسے مقام یقین تک پہونچ جائے کہ گویا خدا کو اپنی آنکھون سے مشاہدہ کر رہا ہے اور اس مین ایسے واقعات عظیمہ پائے جائین جو آئندہ زمانہ مین ظہور پذیر ہوتے رہین اور وہ قوانین ایسے نہون جن کا انحصار فقط قیاسی ڈھکلون اور انسانی تجاویز پر ہو بلکہ انمین ایسے عظیم الشان قومی اور ملکی اور اخلاقی اور تمدنی تغیرات کا علم بھی ہو جو انسانی بہبود سے تعلق رکھتا ہو اور جس مین اس کتاب کے لانیوالے کے دعوے کے ساتھ اس کی اپنی عظمت اور جلال کا بیان ہو اور اسمین مدعی کتاب کی اپنی فتح اور اس کے دشمنون کی شکست۔ اپنی عزت اور مخالفون کی ذلت۔ اپنا اقبال اور مکذبون کے زوال کا ذکر ہو اور یہ امورات نہ فقط بنی نوع انسان تک محدود ہون بلکہ اجرام فلکیہ آسمان پر اور ذرات زمین مدعی کتاب کے شاہد عادل ہون اور وہ قوانین مستمرہ ایسے غیر متبدل طریق اور ایسی علمی اور فصیح زبان مین بیان ہو جس کی نظیر ملنی ناممکن ہو اور اس مین یہ تاثیر پائی جاوے کہ صاحب کتاب کے ساتھ محبت کرنے اور اس کی اتباع سے یہ نتیجہ پیدا ہو کہ تابع متبوع کی برکات اور انوار اور نکات سے علی قدر مراتب پورا پورا حصہ لے سکے۔

انسان چونکہ فطرتاً اس امر سے عاجز اور درماندہ ہو کر دہ اپنی سعی اور محنت سے ایسے قوانین بنا سکے جو دائماً اس کے لئے اور اس کی آئندہ نسلون کے لئے کارآمد ہو سکین یا ایسے واقعات عظیمہ جو آئندہ زمانہ سے تعلق رکھتے ہون از خود بنا سکے یا بیان کر سکے یا ایسے از خود تراشیدہ امورات کی بنا پر کوئی تحدیانہ دعوی ہی کر سکے جس مین اسکی اپنی فتح اقبال اپنی عظمت اور مخالف کی ذلت درج ہوا اور چونکہ ایسے امورات اور واقعات بیان کرنا خاص خدا تعالےٰ کا ہی فعل ہے اس لئے اس وراء الورا اور قادر مطلق ہستی نے انسان پر رحم فرما کر اپنی قدرت علی الاطلاق اور ربوبیت اور مالکیت کے اثبات کے لئے ایسے واقعات کا اپنی کتاب مین ذکر کرنا ضروری اور لابدی جانا تاکہ ضعیف البنیان انسان ایسے واقعات کو دیکھکر علی وجہ البصیرت اس کی راہ مین ہر ایک مجاہدہ کی برداشت کرنے مین ایسا انبساط اور سرور اور لذت محسوس کرے اور اس کی رضا حاصل کرنے مین غیر اللہ سے کلی انقطاع تبتل اختیار کرے۔ اور پھر جس قدر مذکورہ بالا امورات اور واقعات وسعت اور عظمت کم جزا اپنے اندر رکھتی ہوگی۔ اور ان کا وقوع صفائی اور جلاوت سے ہوگا اسی قدر اس کتاب اور صاحب کتاب کی عظمت دنیا پر ثابت ہوگی ؛

ان تمام مذکورہ بالا باتون کو مد نظر رکھکر جب ہم وہ تمام کتابین جن کے الہامی ہونے کا دعوے کیا جاتا ہے اس معیار پر لگا کر پرکھتے ہین تو بالضرور ہمکو یہ بات ماننی پڑتی ہے کہ آج صفحہ روزگار پر صرف ایک ہی کتاب ہے جو اپنے دعاوی کو دلائل قاطعہ کے ساتھ اس معیار پر رکھکر پورا اتر سکتی ہے وہ کتاب کونسی ہے وہ قرآن شریف ہے اور صرف ایک ہی صاحب کتاب ہے جس کی روحانی تاثیرات تک اسیطرح دلون پر اثر کر رہی ہے جیسے کہ وہ پہلے تھی اور وہ ذات پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس سے محبت کرنے سے انسان ان برکات کو پالیتا ہے جو ایک برگزیدہ انسان مین ہونے ضروری ہین۔ قرآن شریف ہی ایک ایسی افضل اور اعلی اور کامل اور مکمل کتاب ہے جو قوانین فطرتیہ مستمرہ اور امور غیبیہ کے بیان مین ایک بحر ذخار اور دریائے ناپیدا کنار کی طرح موجزن ہے اور جس قدر انسان صدق دل اور استقلال کے ساتھ طالب حق بنکر اس سمندر مین غوطہ زنی کرتا ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت سے خدا تعالےٰ سے ملتجی ہوتا ہے اسی قدر وہ مقصود کے دولت سے مالامال ہو جاتا ہے ۔

دوسرے مضمون مین ہم خدا تعالےٰ کی توحید اور اس کے علم اور قدرت کے بارہ مین طالب حق کے لئے لکھینگے انشاء اللہ تعالےٰ

ن - ب

نظم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

از منشی گلاب الدین صاحب رہتاسی

ہے سوم مصحف پاک پر لاؤ ایمان
بغیر اس کے نجات پا نہین سکتا انسان

مکمل ہدایت اگر ہے تو قرآن
مہیمن کتابون پہ ہے صرف فرقان

مجسم ہے رحم اور نور و شفا ہے
بصیرت ہے آئینہ حق نما ہے

کتابون مین بھی یہ ہی کرتا بیان ہے
یہی اشتہارون سے ہوتا عیان ہے

بہت شرک و بدعت سے بیزار ہے وہ
یہی کرتا طرح کے تکرار ہے وہ

مریدون سے لیتا ہے اقرار پہلے
دم مرگ تک وہ شرک سے بچین گے

رسول خدا نے یہی تو کہا تھا
میرے بعد اک وقت آئیگا ایسا

عروج اس قدر شرک و بدعت کا ہوگا
نہ ہوگا پتہ دین اصلی کا اصلا

مگر سب سے بڑھکر صلیبی ہو فتنہ
بھلے بھولے اتنا کہ ممکن ہو جتنا

مسلمان بھی تائید اس کی کرینگے
مسیح کو اٹھا آسمان پر دہرینگے

نہ خوف خدا اور نہ پاس محمدؐ
مسیح پہن لیگا لباس محمدؐ

جب ہو گستاخ سرور انبیاء کی
تب آویگی غیرت مین غیرت خدا کی

محمدؐ کی امت سے عیسیٰ ہو پیدا
کہ مہدی بھی ہو دوسرا نام جس کا

نشانون مین کچھ کسر باقی نہین ہے
اسی کے مطابق غرض ہر کہین ہے

نصاری مسیح کو خدا جانتے ہین
کبھی اسکو ابن خدا مانتے ہین

وہ کہتے ہین خالق ہے ارض و سما کا
بٹاتا ہے ہاتھ ہر عمل مین خدا کا

بتاؤ مسیح کے سوا کوئی ایسا
مع الجسم دہنے خدا کے ہو بیٹھا

محمدؐ کی امت کو بھی وہ سنوارے
خدا اسکو جب آسمان سے اتارے

جب عیسیٰ کو اتنا بڑھاتے ہین یارو
محمدؐ کا رتبہ گھٹاتے ہین پیارو

مسلمانون اب ڈوب مرنے کی جا ہے
تمہاری سمجھ بوجھ کو کیا ہوا ہے

زبان سے ہی اُن کی ہم آوازہ ہو تم
کہ عیسائی بننے پہ آمادہ ہو تم

گلاب اک اشارہ ہے عاقل کو کافی
نہ ہو تو نشان سست جاہل کو کافی

عبادت کی جا چند کلمون نے لی ہے
سخاوت کی جا چند رسمون نے لی ہے

دیا چھوڑ قرآن سب نے خدا یار
محمدؐ کی سنت کو دل سے بھلایا

احادیث کو سمجھین قرآن پہ قاضی
مقدم سمجھتے ہین مذہب رواجی

بھلا ایک امت کے ہون اتنے فرقے
بہتر تہتر دیا اس سے بڑھ کے

جو قرآن سنت کو چھوڑیگا یارب
وہ منہ تیری درگہ سے موڑیگا یارب

اگر مصطفےٰ خاتم الانبیاء ہین
تو پھر کس لئے بدعتین جابجا ہین

ذرا جس نے قرآن و سنت کو چھوڑا
تو بس مہر ختم نبوت کو توڑا

ہے کامل نمونہ کی لاکن ضرورت
جو بالکل ہی ہووے فنا فی النبوت

جب اصلی نمونہ محمدؐ کا آیا
تو انکار سے شور سب نے مچایا

کسرِ صلیب

مار آستینن

عیسائیون کے ایک ماہوار رسالہ بنام **ترقی** جلد ۲ نمبر ۸ مین ایک مضمون بعنوان حضرت مسیح کی موت اور بعثت کا اثبات نکلا ہے جس سے اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ منجملہ کسرِ صلیب کے ان اسباب کے جو کہ خدا تعالیٰ نے ان دنون حضرۃ مرزا صاحب کی صداقت پر مہر لگانے کے لئے پیدا کئے ہین ایک یہ بھی سبب ہے کہ ہندوستانی عیسائی اب اپنے مذہب کے لئے مار آستین بنتے جاتے ہین اور جیسے یسوع کے ایک حواری نے روپیون کی خاطر اپنے استاد کو دشمنون کے حوالہ کر کر اس کی خدائی مین بٹا لگا دیا اور جس کے لئے یسوع کی قوم کو لعنت اور لعنت کا مسئلہ گھڑنا پڑا۔ اسی طرح اب یہ ناخلف حواری بھی یسوع کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہین کہ زبان سے تو کلمہ یسوع کا پڑھتے ہین مگر ڈھنگ وہ اختیار کرتے ہین جس سے یسوع جھوٹا اور کاذب ثابت ہوتا ہے اس سے پیشتر ہی بچارے کی کونسی ایسی پیشین گوئیان ہین جو اس کی نبوت کا معیار ہون لیکن اگر کوئی پیشگوئی بھولے بھٹکے سے ایسی ہے بھی کہ بمصداق ؎ گاہ باشد کہ کودکِ نادان بغلط بر ہدف زند تیرے وہ کسی وجہ سے ٹھیک بیٹھ جاتی ہو تو یہ مار آستین ہندوستانی عیسائی ہرگز نہین چاہتے کہ وہ ٹھیک ثابت ہو۔ **البدر** مین کسرِ صلیب کے عنوان کے نیچے ہمنے اکثر اہلِ یورپ کی رائے جو کہ عیسائیت کی نسبت ہے لکھا ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ لکھینگے وہ مال الرائے تو کھلم کھلا مسیحی مذہب کی مخالفت کر رہے ہین اگرچہ وہ اپنے آپ کو عیسائی کہتے ہین لیکن وہ اپنے آپ کو بحیثیت مذہب کے ہرگز عیسائی نہین کہتے بلکہ بلحاظ ایک قوم کے عیسائی شمار کرتے ہین لیکن ہندوستان کے عیسائی بہ لحاظ مذہب کے عیسائی ہو کر پھر وہ کام کرتے ہین جس سے ان کا صلیبی مذہب خود پاش پاش ہو جیسے کہ اس رسالہ ترقی مین اس امر کو ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی گئی ہو کہ مسیح صلیب پر ضرور مرا۔ ضرور اس کی دعا ایلی ایلی لما سبقتنی نہ سنی گئی اور اسے وہ دن نصیب ہوا کہ کم سے کم وہ خدا کے برگزیدون مین شمار ہوتا جن کی دعا ہین اڑی مشکل کے وقت سنی جاتی ہین۔

یسوع کے ان نشانون مین سے جن کا ذکر اس نے یہود سے وعدہ کیا تھا کوئی بھی پورا نہ ہوا اور اسی لئے یہود اس کے دشمن بنے اور جب انہون نے اور نشان طلب کئے کہ اچھا وہ تو گئے گذر کر اب کوئی اور نشان ہی دکھاؤ تو اس نے کہا کہ اس زمانہ کے بد اور حرام کار لوگ نشان مانگتے ہین مگر سوائے یونس نبی کے نشان کے اور کوئی نشان ان کو نہ دیا جاوے گا گویا مسیح نے خود مہر لگا دی تھی کہ صرف یہی ایک نشان ہے جو ظاہر ہوگا اور اس سے تم مجھے سچا سمجھ لینا پس اس نشان کی تصدیق اسی وقت ہو سکتی ہے کہ جب مسیح صلیب پر نہ مرے۔ کیونکہ یونس نبی کا نشان کیا تھا صرف یہی تھا کہ جب اُسے کشتی والون نے سمندر مین ڈال دیا تو ایک مچھلی نے اُسے نگل لیا اس مچھلی کے پیٹ مین جو بطور قبر تھی یونس زندہ داخل ہوا اور تین دن تک اس مین زندہ ہی رہا اور دعائین کرتا رہا اور پھر زندہ ہی اس کے پیٹ سے نکلا اور نکلنے کے بعد زمین پر ہی رہا اور زمین پر فوت ہوا۔ غرض کہ مسیح نے یہود کو بتلایا کہ یہی میرا حال ہوگا کہ مین بھی بظاہر تو موت کے منہ مین ڈالا جاؤن گا اور جیسے ان کشتی والون نے تو یونس کو اپنی طرف سے مار ہی ڈالا تھا مگر وہ پھر بھی زندہ رہا اسیطرح یہود اپنے زعم مین تو مجھے مار دین گے لیکن مین زندہ ہی رہون گا اور ان کو دھوکا لگیگا اور قبر مین تین دن تک مین زندہ رہون گا اور پھر نکل کر اسی زمین پر زندگی بسر کرون گا جیسے یونس نے کی اور پھر یونس کی طرح زمین پر ہی مرون گا۔ غرضکہ مسیح کا یہ نشان یونس والا اسی وقت نشان ٹھہر سکتا ہے جب کہ مسیح کو صلیب پر موت نصیب نہ ہوا اور وہ زندہ قبر مین داخل ہو مگر یہ مسیح کے دشمن اسی بات پر زور دیتے ہین کہ مسیح کو جھوٹا ملہا جاوے اس کی پیشگوئی غلط ثابت کی جاوے۔ اس کے دشمنون کو (یعنی یہود) کو ڈگری دی جاوے اور یہ کہا جاوے کہ صلیب پر مر کر کفارہ ہوا جو کہ واقعات کے صریح خلاف ہے اور عیسائیت کے نادان دوست یہ نہین خیال کرتے کہ اس سے خود انہی کے مذہب پر زد آتی ہے کہ مسیح کی زندگی مین صرف ایک ہی ایسا نشان ہی کہ جس پر زور دیا جا سکتا ہے کہ وہ پورا ہوا اور مثل یونس نبی کے مسیح صلیب پر نہین مرا بلکہ زندہ رہا اور زمین پر ہی مرا

ترقی کے مضمون نگار نے اہلِ اسلام کو عیسائیت کا نادان دوست اس لئے قرار دیا ہی کہ وہ کسی نبی کی ایسی ناکام موت کو جو کہ مسیح کو پیش آئی اس کی شان نبوت کے خلاف خیال کرتے ہین اور اسی لئے وہ یہ تسلیم نہین کرتے کہ مسیح ہی صلیب پر چڑھا بلکہ ایک شخص اس کی شکل بنگیا تا کہ مسیح کی شان مین فرق نہ آوے اور وہ کاذب مدعیان نبوت کی فہرست مین شامل ہو سکے لیکن اُسے معلوم نہین کہ یہ عقیدہ ہرگز اہلِ اسلام کا نہین کہ مسیح کی شکل کا کوئی اور بنگیا تھا اہلِ اسلام کی مقدس کتاب قرآن کریم بڑے بین دلائل سے صعودِ مسیح کی نفی کرتا ہے اور طبعی مسیح کی موت کا قائل ہے احادیث سے بھی اسیطرح مسیح کی طبعی وفات ثابت ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی یہی مذہب تھا آئمہ اربعہ اور دیگر بزرگان ملت ہرگز سے ہرگز صعود مسیح کے قائل نہین ہین سب طبعی وفات کے قائل ہین حتیٰ کہ اس زمانہ کے امام نے تو جن دلائل نیّرہ سے اس صعود کی نفی کو نقلاً و عقلاً و الہاماً ثابت کیا ہے اس کی نظیر زمنہ گذشتہ مین بھی نہین ملتی ہان یہ عقیدہ اہلِ اسلام کا درست ہے کہ کسی نبی کی موت ناکامی کی موت نہین ہوتی اور اسی لئے ان کا ایمان ہے کہ مسیح صلیبی موت سے بچکر طبعی موت سے مرا۔ اور یہ راقم مضمون کی دھوکہ دہی ہے کہ وہ لاکن شبہ لھم کو اس دلیل مین پیش کرتا ہے کہ مسیح کی شکل کا کوئی اور آدمی بن گیا تھا۔ بلکہ یہ الفاظ لاکن شبہ لھم تو اسی واقعہ یونس کی تصدیق کرتے ہین کہ جیسے ان کشتی والون کو یہ شبہ گذرا کہ ہم نے چونکہ یونس کو سمندر مین ڈال دیا ہے ضرور ہے کہ وہ مر گیا ہوا اسیطرح کا شبہہ مسیح کے دشمنون کو لگا کہ چونکہ ہم نے صلیب پر چڑھا دیا ہے اور یون بھی بہت سی آؤ بھگت کر لی ہو اس لئے ضرور ہے کہ وہ مر گیا ہو حالانکہ وہ مرا نہین تھا بلکہ یونس نبی کی طرح زندہ تھا اور پھر یونس نبی کی طرح زمین پر ہی فوت ہوا چنانچہ اس کی قبر سری نگر کشمیر محلہ خانیار مین موجود ہے پس ہم نہایت ہمدردی سے ہندوستانی عیسائیون کو کہتے ہین کہ وہ نمک حلالی سے مشن کی خدمات کو سرانجام دیوین اور مار آستین نہ بنین کہ خدا خدا کر کے ایک ہی پیشگوئی مسیح کی ایسی ملتی ہے جس پر پورا ہونے کا لفظ صادق آ سکتا ہے اور وہ اسی صورت مین پوری ہوتی ہو کہ یہ مان لیا جاوے کہ وہ صلیب پر نہین مرا بلکہ زندہ اترا اور طبعی موت سے بعد ازان فوت ہوا +

باقی خرافات اور گندی گالیان جو کہ ترقی کے نامہ نگار نے ہمارے مخدوم اور آقا حضرۃ میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی ہین ان کا جواب ہم دینا نہین چاہتے بلکہ صبر سے کام لیتے ہین۔ ایسی گندی گالیان دیکر سوائے اس کے کہ وہ اپنے مسیحی اخلاق کا نمونہ دکھلاوین اور کیا حاصل کر سکتے ہین جب مسیح زندہ تھا تو اس نے اپنے حواریون سے کیا پھل پایا جواب مر کر وہ تم سے پالیگا +

غریب ہندوستان ہرسال ۵۴ لاکھ روپیہ پادریون کی نذر کرتا ہے

بہت تھوڑے ہندوستانیون کو یہ حسرت خیز سرکاری راز معلوم ہوگا کہ غریب ہندوستان ہرسال ۵۴ لاکھ روپیہ مسیحی مذہب کی اشاعت مین صرف کرتا ہے سنہ ۱۸۱۳ء سے ہندوستان مین ایک محکمہ "انڈین اکلیزیزی اسٹیکل اسٹبلشمنٹ" (ہندوستان کا روحانی محکمہ) کے نام سے قائم ہے جسمین سر بڑے بڑے پادریون مثلاً لارڈ بشپ کلکتہ (جو چار ہزار روپیہ ماہانہ پاتے ہین) کو تنخواہ ہین دیجاتی ہین پادری صاحبان موصوف نہ صرف تنخواہین ہی بلکہ قابل رشک انعام - پنشن - فرلو - رعایتی رخصت وغیرہ وغیرہ کے بھی مستحق سمجھے جاتے ہین اور ان تمام امور کے لئے خزانہ ہند کو جو بیحد غریب ہے ۵۴ لاکھ روپیہ سالانہ پادریون کی نذر کرنا پڑتا ہے یہ عجیب بیہودہ انصاف ہے - کہ ہندوستان ہندو اور مسلمان آبادی سرکاری طور پر ان واعظون کی تنخواہین دینے پر مجبور کی جاتی ہے جو ان کے (یعنی ہندو مسلمانون کے) مذاہب کو جھٹلاتے اور ان کے عقائد کو ناقص بتلاتے ہین دنیا کے کسی اور حصہ مین ایسی منصفانہ مثال کہان ملے گی جہان ایک جماعت کو اس واعظ کی تنخواہ دینے پر مجبور کیا جائے جو شب و روز اس جماعت کی مرضی کے عین خلاف وعظ کرتا ہے - اس کے علاوہ اگر گورنمنٹ کہ جس کی نظر مین سب مذاہب کی یکسان عزت ہے جسطرح مسیحی مذہب کی عبادتگاہون اور اماموں کو روپیہ کی مدد دیتی ہے ملک کے دیگر مذاہب کے معبدون اور امامون کی بھی مدد کرے تو بالکل قرین انصاف ہے +

پنجاب کے لئے ہائی کورٹ

بار ہا درخواست کی گئی کہ پنجاب مین چیفکورٹ کے بجائے ہائی کورٹ قائم ہونی چاہئے جس کے جج نسبتاً زیادہ با اختیار اور آزاد ہونے چاہئین لیکن یہ درخواست شاید اس وجہ سے منظور نہین ہوئی کہ ہائی کورٹ قائم ہونے کی صورت مین اس کا تعلق براہ راست صاحب وزیر ہند سے ہوگا اور گورنمنٹ پنجاب و ہند کو اس پر وہ اختیارات نہین رہین گے جو اسے اس وقت چیفکورٹ کے متعلق حاصل ہین حال مین جب ہوس آف کامنز مین بجٹ ہند پیش ہوا - تو پنجاب کے سابق نامور بیرسٹر سر ولیم راٹیگن نے جو آجکل ممبر پارلیمنٹ ہین - مذکورہ تجویز کی تجدید کی اور بیان کیا کہ حالات اس امر کے مقتضی ہین کہ پنجاب اور برہما کی چیف کورٹ کا درجہ ہائی کورٹ تک بڑہایا جاوے اور مجوزہ ہائی کورٹ کا وہی اعزاز اور اختیار ہو جو ہائی کورٹ صوبجات منی کو حاصل ہے لہٰذا امید ہے کہ سر ولیم راٹیگن صاحب کی تجویز پر کافی توجہ کیجائیگی اور عنقریب پنجاب کو زیادہ با اختیار جج رکھنے کا فخر حاصل ہوگا + (منہ)

فریبی تاجر

کمشنر صاحب کلکتہ لکھتے ہین کہ شہر مین ۴۸ - کارخانے ایسے ہین - جن کی دوکان شہر مین نہین مگر باہر اشتہارات بھیجتے ہین اور بڑے بڑے نام رکھے ہوئے ہین کمشنر صاحب بہادر کو منا سب ہے کہ بیرونجات کے اخبارات کی واقفیت کے لئے ان ۴۸ کارخانہ داران کے نام سے مطلع کرین کہ ان کے اشتہارات کی اشاعت بند ہو اور پبلک کو ان کی وجہ سے دہوکا نہ ہونے پاوے - پولیس اور پریس کا فرض ہے کہ ان حکمباز تاجرون کو بیرونجات کے باشندون کو ٹھگنے سے باز رکھین +

آتشین پروانہ

دنیا مین صدہا قسم کے جانور ہین کہ جن کے بدن سے شعلے نظر آتے ہین یہ آگ فاسفورس کی آگ کے مشابہ ہوتی ہے فلاسفرون کا قول ہے اور تجربہ سے ثابت ہوگیا ہے کہ ان کے بدن کے چمکنے والے حصہ مین فاسفورس مادہ ہوتا ہے جس وقت یہ جانور پر کھولتا ہے تو مادہ کو ہوا لگنے سے آکسیجن گیس کے سبب اسمین شعاع پیدا ہوتی ہے - نر کی نسبت مادہ مین یہ مادہ زیادہ ہوتا ہے مادہ اپنے نر کو دیکھکر فرط محبت سے زیادہ شعاع نکالتی ہے ملک ہند مین تو صرف جگنو ہی ہوتے ہین جو رات کو تارون کے جھرمٹ کی طرح چمکتے ہین اور ان کو سورج کی شعاع کے سبب بالکل معمولی کرم معلوم ہوتے ہین مگر ملک امریکہ مین اس قسم کے پتنگے قدیم اقسام کے پائے جاتے ہین جن کی شعاع ان سے بہت زیادہ ہوتی ہے امریکہ کے اصلی باشندے جن کو انڈین کہتے ہین ان پتنگون کو اپنے ہاتھ پاؤن سے باندھکر رات کو ان کی روشنی سے سفر کرتے ہین - عورتین رات کو ان کی شعاع مین چرخا کاتتی ہین اور گھر کا کاروبار کرتی ہین بعض آتشین کرم اس قدر بڑے ہوتے ہین کہ لوہے کے جالی دار پنجرون مین دوسرے جانورون کی طرح بند کرکے پالے جاتے ہین ان کو شیر گرم پانی مین نہلاکر رات کو پونڈے کا رس کھلاکر پالتے ہین - ملک افریقہ اور جنوبی امریکہ مین اس قسم کے آتشین کرم بہت ہین +

(نیر آصفی)

طبی نوٹ

حمل مین جنین کی تبدیلیان اور وزن - تین ہفتہ سے ایک مہینہ تک

جنین کی لمبائی تہائی انچ کے برابر ہوتی ہے - اور وزن مین گرین تک ہوتا ہے (پندرہ گرین ایک ماشہ کے برابر ہوتے ہین) جنین کی شکل اس وقت سانپ جیسی ہوتی ہے - ایک سرا گول اور دوسرا سرا دم کی طرح باریک ہوتا ہے - منہہ کے موقعہ پر ایک خفیف سا نشان اور آنکھون کی دو سیاہ سیاہ نقطے نظر آتے ہین ڈیڑھ مہینہ کے بعد جنین کی لمبائی آدھ انچ سے تقریباً ایک انچ اور وزن ۴۰ گرین سے ۷۵ گرین یعنی پانچ ماشہ تک ہوتا ہے اس وقت سر اور سینہ - کھوپری اور چہرہ کے درمیان فرق معلوم ہوتا ہے ناک - منہہ - آنکھون اور کانون کے سوراخ نمایان ہوتے ہین - ہاتھون کی انگلیون کے نشان ظاہر ہوتے ہین ناف کا نشان بھی نمایان ہوتا ہے - آنول کی بنیاد پڑنے لگتی ہے - دو مہینے کا جنین طول مین ڈیڑھ انچ سے چار انچ تک اور وزن مین آٹھ ماشہ سے بیس ماشہ تک ہوتا ہے اس وقت ناک - ہونٹون اور آنکھون کے پپوٹون کی بنیاد شروع ہوتی ہے آلات تناسل نمودار ہوتے ہین - مقعد کی جگہ ایک سیاہ نقطہ نظر آتا ہے - پھیپڑون - جگر اور تلی کی بنیاد پڑتی ہے - معدہ اور انتین پیٹ کے جوف کے اندر ہوتی ہین آنول کی شکل بنی شروع ہوتی ہے تین مہینے کے جنین کا طول دو انچ سے چھ انچ تک اور وزن آدھی چھٹانک سے ڈیڑھ چھٹانک تک ہوتا اس وقت سر بہ نسبت دوسرے اجزا کے بڑا اور پھولا ہوا معلوم ہوتا ہے ہونٹ اور آنکھون کے پپوٹے ایکدوسرے سے ملے ہوئے ہوتے ہین ہاتھون کی انگلیان ایک دوسرے سے علیحدہ ہوتی ہین اعضائے تناسل ابھر آتے ہین اگر ان کو آتشی شیشہ مین دیکھین تو نر اور مادہ مین امتیاز دکھائی دیتا ہے دل کے دونون خانے ایک دوسرے سے علیحدہ نظر آتے ہین آنول جسم سے علیحدہ ہوتا ہے - چار مہینے کے جنین کی لمبائی ساڑھے چار انچہ سے ساڑھے چھ انچہ تک اور وزن ڈیڑھ چھٹانک سے چار چھٹانک ہوتا ہے - اس وقت جنین کے بدن کی جلد کسی قدر بھاری ہوتی ہے - منہہ کھل جاتا ہے ناخنون کی بنیاد پڑنے لگتی ہے - اعضائے تناسل اچھی طرح ابھرے ہوئے اور نمایان ہوتے ہین - پتہ کی بنیاد پڑتی شروع ہوتی ہے جسمین صفرا رہا کرتا ہے - کان کے اندر کی ہڈیان پوری اور مضبوط ہو جاتی ہین - پانچوین مہینے کے جنین کی لمبائی چھ انچ سے ساڑھے دس انچ تک اور وزن ڈہائی چھٹانک سے آدھ سیر آدھی چھٹانک تک ہوتا ہے اس وقت سر پر رُوان نمودار ہوتا ہے ناخن اچھی طرح ظاہر ہو جاتے ہین - دل اور گردے بھی نظر آتے ہین مثانہ بھی صاف دکھائی دیتا ہے چھ مہینے کے جنین کا طول آٹھ انچ سے ساڑھے تیرہ انچہ تک اور وزن آدھ سیر سے ایک سیر ایک چھٹانک تک ہوتا ہے - جنین کے بدن کی جلد کسیقدر ریشہ دار ہوتی ہے اور اس پر ایک قسم کی گاڑھی اور لیسدار رطوبت چھائی رہتی ہے آنکھون کے پپوٹون کے کنارے ابھی ملے ہوئے دکھائی دیتے ہین جگر صاف

مکتوب حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

ذیل کا خط ایک شیعہ صاحب کے خط کے جواب مین ہے جو کہ السلسلہ سے خاص ہمدردی رکھنے والے میرے گرامی قدر دوست سید محمد شاہ صاحب نے پشاور سے روانہ کیا ہے ✚ (ایڈیٹر)
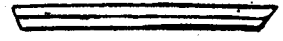
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

مکرمی اخوی مولوی سید حسین صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپکا عنایت نامہ مجھکو ملا تعجب ہی کہ جس حالت مین اس عاجز کے الہام کی نسبت شکوک وشبہات ہین تو میرا الہام کیونکر آپکو تسلی بخش ہوگا یہ تمام دعوے بھی الہام ہی پر مبنی ہین پھر جب آپنے لکھا ہے کہ آپنے حد سے بڑہکر ایک بڑے پایہ پر قدم رکھا اور کتاب اللہ واحادیث کے صریح معنون کو چھوڑ دیا تو پھر اس حالت مین آپ کسی دوسرے الہام کو کب عزۃ کی نگاہ سے دیکھین گے عزیز من نہ مین نے قرآن کریم چھوڑا اور نہ احادیث رسول صلعم کو لیکن جو لوگ قرآن اور حدیث مین غور نکرین ان کا علاج مین کیا کرون۔ مین نے اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ اور رسالہ اتمام الحجۃ اور نور الحق وغیرہ مین ان مضامین کو بسط سے لکھا ہے۔ پھر اگر کوئی نہ سمجھے تو اس کا علاج انسان کے ہاتھ مین نہین سچ کے ڈہونڈنے والے فروع پر زور نہین مارتے بلکہ اصول کو دیکھتے ہین پھر جب قرآن اور حدیث اور آثار صحابہ اور آئمہ دین کے صریح اقرار سے ثابت ہوگیا کہ حضرۃ عیسیٰ فوت ہوگئے تو آپکے عالم مین مسیح کو آسمان سے اتارنا چاہتے ہین اگر آپ میرے پاس آوین یا میری کتابون کو غور سے دیکھین تو مین ہرگز باور نہین کرتا کہ آپ اس بیہودہ اعتقاد سے ایک ساعت کے لئے بھی قائم رہ سکین مگر انصاف شرط ہی اور امید رکھتا ہون کہ آپ منصف مزاج ہونگے صرف قلت معلومات آپکو مانع ہو رہی ہی کیا عمدہ ہو کہ آپ ایک یا دو ہفتہ کے لئے میرے پاس آجاوین تا آپ کی پوری تسلی ہو اور آپ کا ایمان اس صدمہ سے بچ جاوے جو غلط فہمی کا لازمی نتیجہ ہوا کرتا ہی۔ آپنے قلم اٹھا کر کئی باتین ایسے طور سے لکھدین جو تقوے سے بعید ہین اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا تقف ما لیس لک بہ علم۔ افسوس آپ کو پیشگوئیون کا حال معلوم نہین وہ تو درحقیقت پوری ہوچکی ہین مگر آپنے کتابین نہین دیکھی ہین مین آپ پر یہ الزام نہین لگاتا کہ آپنے عمداً حق سے گریز کی ہی۔ خدا تعالیٰ ہر مومن کو اس بیجا حرکت سے محفوظ رکھے مگر بیشک آپ پر یہ الزام ہے کہ آپنے باوجود بے خبری کے جلدی رائے ظاہر کردی مومن کی یہ شان ہونی چاہئے کہ وہ جلدی نکرے اور فدک کی بابت جو آپکو گھبراہٹ ہی مین اس مین تعجب ہی کرتا ہون کہ یہ گھبراہٹ کیون ہی۔ علماء کے اتفاق سے باغ فدک غنیمت کی اس قسم سے تھا جسکو فی کہتے ہین چنانچہ علمائے شیعہ بھی اس کے قائل ہین اور قرآن کریم کی نص صریح سے ثابت ہوتا ہے کہ فی مین نہ ہبہ ہوسکتا ہے اور نہ تقسیم ہوسکتی ہی اس صورت مین اگر حضرۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فدک کا دعوے کیا تو حضرت فاطمہ کی غلطی ہے قرآن شریف فرماتا ہے کہ فی ایک مشترک چیز ہے جسمین مہاجرین ابن السبیل اور ذو القربےٰ وغیرہ سب داخل ہین پھر وہ حضرۃ فاطمہ کو کیونکر دیا جاتا چنانچہ یہی مقدمہ حضرۃ عمر رض کے خلافت کے وقت حضرۃ علی رض وحضرت عباس نے حضرت عمر رض کے سامنے پیش کیا تھا اور ہر ایک نے اپنے حق کا دعوے کیا تو حضرۃ عمر رض نے ان کے حوالہ اس شرط سے کردیا کہ وہ اس کے متولی ہوکر وہ تمام حقوق ادا کرین جو قرآن شریف مین درج ہین اور انہون نے تقسیم کی درخواست کی تو وہ نامنظور ہوئی حضرۃ علی رض نے حضرۃ عمر رض کے سامنے ذکر کیا کہ باغ فدک آنحضرت صلعم نے حضرت فاطمہ رض کو ہبہ کردیا تھا مگر حضرت عباس رض نے اس بیان کی تکذیب کی اور اس کی صحت سے انکار کیا غرض فی مین نہ تقسیم ہوتی ہی نہ ہبہ ہوتا ہے۔ قرآن شریف کے اگر کوئی معارض حدیث ہو تو وہ ترک کرنے کے لائق ہے شیعون کی معتبر کتاب کلینی مین لکھا ہے اگر کوئی حدیث قرآن کے مخالف ہو تو وہ قبول کرنے کے لائق نہین اور آپ کی یہ کس قدر غلطی ہے کہ آپ خیال کرتے ہین کہ سلیمان داؤد کا وارث ہوا آپکو معلوم نہین کہ حضرۃ داؤد ع کے انیس بیٹے تھے پس اگر یہ مال کے وارث ہین تو سلیمان کی تخصیص سے معنے فاسد ہوتے ہین اس لئے آیت کے معنے یہ ہین کہ داؤد کی نبوۃ وداؤد کی بادشاہی داؤد کا علم حضرۃ سلیمان کو ملا بھائیون کو نہین ملا پس یہ آیت تو اہل سنت کے مفید ہے نہ شیعہ کے کیونکہ اس آیت سے صاف پایا جاتا ہے کہ دوسرے بھائی ان چیزون کے وارث نہین ہوئے جن کا سلیمان وارث ہوا اسیطرح تورات سے ثابت ہوتا ہے کہ موسیٰ اپنے باپ کا وارث نہ ہوا اور نہ موسیٰ کا بیٹا اس کا وارث ہوا۔ ایسا ہی انجیل سے ثابت ہے کہ حضرۃ مسیح جن کے چار بھائی اور تھے یعنی یعقوب وغیرہ یہی بھائی حضرۃ مریم کے وارث ہوئے اور حضرۃ مسیح نے صاف لفظون مین وراثت سے دست برداری ظاہر کی پھر دیکھئے کہ یہ حدیث لا نورث وما ترکناہ فہو صدقۃ جو حضرۃ ابوبکر نے سنائی ہے اس کی ہم مضمون کلینی مین ایک حدیث موجود ہے اور کلینی شیعون مین وہ کتاب ہے جو اس کی شان مین شروع مین لکھا ہے کہ مہدی موعود صاحب الزمان نے اس کی تصدیق کردی ہے گویا صاحب کلینی نے یہ کتاب ان کو دکھلا دی اور انھون نے اس کی صحت کو تصدیق کیا پھر جب کہ ایسی مقدس کتاب مین یہ لکھا ہوا ہے کہ جو حدیث قرآن کے مخالف ہو وہ ردی ہے اور نیز یہ کہ وراثت دنیا کا مال نہین ہوتی یہ فیصلہ شیعون کے اقرار سے ہوگیا باقی رہا یہ وہم کہ حضرۃ فاطمہ رض نے کیون دعویٰ کیا اس کا جواب یہ ہے کہ حضرۃ فاطمہ رض کو فدک سے کچھ ملتا ہوگا اور شاید آنحضرۃ صلعم نے مجمل طور پر کچھ فرمایا ہوگا سو بشریت سے حضرۃ فاطمہ کے اجتہاد مین غلطی ہوئی کہ انھون نے کہدیا کہ یہ سب میرا مال ہی اور قابل تقسیم ہے علاوہ اس کے اس آثار کے لفظ محفوظ نہین خدا جانے حضرت فاطمہ رض نے کیا کہا اور راوی نے کیا یاد رکیا۔ قرآن شریف مقدم ہے اور اگر حضرت فاطمہ جناب الصدیق رضی اللہ عنہ سے آزردہ ہوئین تو کچھ بات نہین جب وہ خود غلطی پر تہین تو ان کی آزردگی کچھ چیز نہین ہی حضرۃ ابوبکر خلیفۃ اللہ تھے ان کا حکم خدا کا حکم تھا۔ والسلام خاکسار غلام احمد۔

نہہ کلنک اوتار

باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست
در باغ لالہ روید در شور بوم وخس

ان دنون جبکہ خدا کے فضل کی باد بہاری سے حضرۃ اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھون صحیح عقائد۔ راستی۔ اخلاق اور پاکیزگی کی پودے لگائے جارہے ہین اور سعید طبیعتون کی زمینین پاکیزہ اور خوش نما دل ودماغ کو معطر کرنیوالے گل وبوٹے پیدا کررہی ہین سنت اللہ کے موافق یہ ضروری ہی کہ اس کے مقابل کذب اور افترا کے خاردار بوٹے بھی ضرور نشو ونما پاوین اور وہ

تمام زمینین جوکہ اوپر سے تو پاکیزہ نظر آتی تھین مگر ان کے اندر بد اخلاقی اور ناپاک عقائد کا ایک سڑا اس مدفون تھا وحی کی بارش کے نزول سے اپنی اپنی بو دیکر سلیم الفطرت انسانون کو موقعہ دیوین کہ وہ خبیث اور طیب مین امتیاز کرین اور نور کو ظلمت سے پرکھین خدا تعالیٰ کے قانون فطرت مین یہ ضدین انسان کی راہبری کا ایک بڑا ذریعہ ہین اگر یہ نہو تین تو پھر حق اور راستی کا قدردان پیدا نہ ہوسکتا تھا کیونکہ ہر ایک شئے کی قدر و منزلت مقابلہ سے ہی معلوم ہوتی ہے اور پھول کی خوبی اور لطافت تب ہی معلوم ہوتی ہے کہ جب خار بھی اس کے پہلو مین ہون +

گر نبودے در مقابل روئے مکروہ سیاہ
کس چہ دانستے جمال شاہد گلفام را
روشنی را قدر از تاریکی است و تیرگی
در جہالت ہاست عزّ و فرِ عقل تام را

جبکہ ہمارے آقا اور مالک حضرۃ میرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے منجانب اللہ ہونے کا دعوےٰ دنیا مین کیا ہے اور اپنی صداقت کے معیار پیش کئے ہین تب سے ہم دیکھتے ہین کہ آپ کی عین حیات مین کئی مدعی اس قسم کے اُٹھ چکے ہین کہ جنھون نے ایک خدا سے تائید یافتہ کی حیثیت مین دنیا کے آگے اپنے آپ کو پیش کیا ہے اور ان مین سے ایسا کوئی نہین ہوا کہ جسکو اس جری اللہ فی حلل الانبیاء شیر خدا نے اپنے مقابلہ کے لئے نہ للکارا ہو اور پھر جو مقابلہ پر آیا ناکامی کی تلوار کا شکار نہ ہوا ہو ہندوستان مین جس قدر مذاہب ہین انہی کے زمانہ مین ہر ایک مین ایک طبعی جوش پیدا ہوا اور فرداً فرداً ہر ایک نے کروٹ لی - ہندوؤن مین سے آریہ سماج دیو سماج - برہم سماج بنی - عیسائیون مین الیاس اور یسوع نے ڈوئی اور پگٹ کے نام پر دوبارہ جنم لیا - چوڑہون کے بزرگ بالمیک کی روح کا اپنے اندر حلول ہونیکا دعوےٰ ایک شخص امام الدین نامی نے کیا جو بلا کسی قسم کی کامیابی دیکھنے کے بڑی حسرت اور ناکامی سے مرا - ہماری رائے مین ایک صادق مدعی منجانب اللہ کے دعاوی کے وقت ایسے دوسرے دعویدارون کا پیدا ہونا ضروری امر ہے کیونکہ خدا کی طرف سے مامور ہونے کا دعوےٰ ایک ایسا دعوےٰ ہے جو اپنے اثبات کے لئے موٹے سے موٹے اور باریک سے باریک دلائل کو چاہتا ہے +

عام دنیا کا مذہب عموماً اسباب پرستی ہوتا ہے اس لئے ایک صادق کی تائید مین جب اللہ تعالیٰ اس کی کامیابی کے وسائل مہیا کرنا چاہتا ہے جیسے ان دنون حضرۃ مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے کسر صلیب کے لئے پیدا کیا تو ساتھ ہی عیسائی دنیا مین عیسویت کی تردید کے لئے ایک نفخ روح کیا ہے تو اس سے اسباب پرست دھوکا کھاتا ہے اس لئے ان کی سرکوبی کے لئے ضرور ہے کہ اور بھی ایسے مدعی پیدا ہون اور وہ بلحاظ اس کے کاذب ہین ہر ایک قسم کے ذرائع کامیابی کو حاصل کرنے کی کوشش کرین مگر چونکہ فضل الٰہی ان کے شامل حال نہین ہے اس لئے ضرور ہے کہ بالمقابل ایک مامور من اللہ کے ناکام ہوکر صادق کی صداقت پر مہر لگا دین اور اس طرح سے ایک اسباب پرست پر حق کی حجت قائم ہو اور اسی لئے ہم کو اس امر پر کمال خوشی ہے کہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت پر - جب اس قسم کے کاذب کہ جن کے وجود کی ایک صادق کے اثبات دعوے کے لئے سخت ضرورت تھی کیونکہ یہ ایک ایسا معیار ہے جو کہ صدیون تک جب تک دنیا قائم ہے برابر قائم رہیگا اور آئندہ آنیوالی نسلین تواریخ کے ورق گردان کر شناخت کر سکین گی - کہ فلان فلان زمانہ مین اس قدر لوگون نے منجانب اللہ ہونے کا دعوےٰ تو کیا مگر آخر کار انہین سے کامیابی کا تاج صرف اسی کو حاصل ہوا جو کہ صادق تھا - اور یہ نظیرین زمانہ حال اور آئندہ کے مومنون کے لئے زیادتی ایمان کا باعث ہین +

جس قدر ایسے مدعی زیادہ ہون اسی قدر صادق کے دعاوی کی ثبوت کا پہلو زیادہ قوی ہوتا ہے اور اسی لئے ہمین یہ خبر پڑھکر خوشی ہوئی ہے کہ لاڑکانہ ملک سندھ مین ایک صاحب بنام کیول رام ولد جدم داس نے نہ کلنک اوتار ہونیکا دعوےٰ کیا ہے اور اس کے متعلق ایک اشتہار بھی دیا ہے جس کی نقل ہم ناظرین کی اطلاع دہی کے لئے درج کرتے ہین

اشتہار

ایڈورڈ ہفتم نہ کلنک راج کیول رام نہ کلنک اوتار

عوام الناس کے لئے خوشخبری

دنیا سے رنج و محن کو دور کرنے کے اور پاکبازی کا راہ تعلیم کرنے کے لئے قادر مطلق خدا نے مجھسے گفتگو کی ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ اس پاک گفتگو سے تم سب کو آگاہ کردون یہ علم جو مجھے ملا ہے سب سے اول **شہزادون اور ان کے وزیرون کو دیا جاوے گا** اور تب اُسے عوام الناس کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاوے گا اس لئے مین نے ایسے امر پر ایڈورڈ ہفتم - بمبئی کے گورنر اور نیز اخبار ٹائمز آف انڈیا - سندھ سدھار - بر ہھتّاو سندھی سکھر کے ایڈیٹرون کی طرف لکھ کر روانہ کیا ہے جس کا خلاصہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے :-

"مین کیول رام ولد جدم داس لاڑکانہ (سندھ) کا باشندہ جو کہ قادر مطلق کا بیٹا - یا پیارا - یا دوست - یا نبی ہون تم کو اطلاع دیتا ہون کہ خدا سے تعلق باندھنے مین جب مین نے اعلیٰ درجہ کا آنند حاصل کیا تو مجھے حکم ملا کہ سچا علم نوع انسان کو دون تاکہ ان کے دل ان توہمات سے نجات پاوین جن کا وہ شکار ہوئے ہوئے ہین اور ان کی اخلاقی حالت اور پاکیزگی کو جو کہ ادنیٰ ترین درجہ پر پہونچ چکی ہے اعلیٰ حالت تک پہونچاؤن - اسیطرح جیسے اس سے پیشتر الوالعزم نبیون کو یہ صفات عطا کئے گئے تھے - اسی طرح میری درخواست پر قادر مطلق نے مجھ سے ایک مضمون پر ایک پاک گفتگو کی ہے جسکو مین نے اس کے حکم سے ایک سات سو صفحہ کی قلمی کتاب مین تحریر کیا ہے اس مقدس گفتگو کو سننے کے لئے ایک مجلس مین اپنے شاہزادون رئیسون اور عالمون کو جمع کرو - اور ایک تاریخ مقرر پر مجھے بلاؤ اور اسے سنکر بغیر رو رعایت کے اندازہ کرو اور اپنی رعایا اور کل بنی نوع انسان مین اُسے شائع کرو +

اس کے متعلق صرف پربھات اور سکھر کے سندھی اخبار نے ۱۴ و ۱۸ جولائی کے اشو مین الگ الگ طعن آمیز باتین لکھی ہین - مین نے ان کو جواب مین لکھا کہ جو سلوک پہلے اوتارون سے ہوتا رہا مجھے بخوبی علم ہے - مثال کے طور پر دیکھو کہ سری کرشنا کو اس کے ہمعصر شہزادون اور رشتہ دارون نے عزت کی نگاہ سے نہین دیکھا اور اس کو مکھن کا چور اور اہیر کا پوت کہتے رہے - عیسیٰ ع کو اس کی قوم نے سولی پر چڑھا دیا - بارہ حواریون مین سے ۱۱ کا تو مطلق اس پر ایمان ہی نہ تھا اور ایک جو ایماندار تھا وہ بھی ایک عرصہ کے لئے قائم نرہ سکا - پیغمبر محمد کو اس کے گھر مکہ سے اس کے باپنچ نکال دیا اور وہ مدینہ مین رہنے کے لئے مجبور ہوئے ان کے چار دوستون مین سے بڑا دوست علی تھا جسکو انہون نے اپنی لڑکی بیاہ دی تھی اور جو کہ اس دنیا کے بندھنون سے آزاد تھا - گرونانک کا نام منکر...... رکھا تھا اور ان کا باپ اور اولاد اس سے منکر تھی مریدون مین سے صرف گرو انگد کو انھون نے اپنا مخلص معتقد پایا اور اسی کو جانشین بنایا اس لئے اس امر کی کچھ بھی پرواہ نہین ہے اگر مجھ پر بھی ٹھٹھا اور ہنسی کی جاوے لیکن ان کو چاہیئے کہ میری خط و کتابت کی خوب اشاعت کرین +

سندھی اخبار کا ایڈیٹر اپنے ۲۵ جولائی کے اشو مین لکھتا ہے کہ اس کی طرف اشاعت کے لئے لمبے لمبے لکھ روانہ کرنے بے فائدہ ہین اگر مجھے اپنی شہرۃ مطلوب ہے تو یہ اخبارون اور رسالون سے ہونی چاہیئے -

برٹش نہ کلنک حکومت کے ماتحت ریل تار برقی - اور

تاک خیالوں کے ذریعہ سے اتحاد اس درجہ تک پہونچگیا ہے کہ جو ممالک ہزاروں کوس کے فاصلے پر ایک دوسرے سے ہیں اب ایک ہو گئے ہیں اس نہ کلنک سلطنت کی طرح مجھ نہ کلنک اوتار کو حکمت کا ایک سمندر عطا کیا گیا ہے

تب اگر میں اپنے آپ کو نبی۔ برگزیدہ۔ یا خدا کا بیٹا پکاروں تو یہ ہرگز جھوٹ نہو گا۔ مجھے اس بات کا فخر نہیں کہ میں ایک ملعون کرامتی یا بنگالی معجزہ نما یا بری روحوں اور اثروں کا معالج ہوں بلکہ مجھ کو قوت بیانیہ عطا کی گئی ہے اور مجھے یقین ہے کہ تمام نوع انسان کی اس سے خدمت بجا لائی جا سکے گی +

اخبار نویسوں کو بھی نہیں چاہئے کہ وہ صرف گپیں مارتے رہیں یا سرکاری ملازموں کی نکتہ چینی ہی کرتے رہیں اور جس سچ کو میں نے لکھا اس کے اندراج کی کوئی جگہ ہی نہ ہو میں نے اس امر کے لئے اپنی زندگی کو وقف کر دیا ہے اور بڑی جرأت سے شاہنشاہ اس کے وائسرائے اور گورنر کو دعوت کی ہے اور اپنے منصب کے لائق اپنے آپ کو طیار کئے بغیر میں نے یہ کام نہیں کیا ہے +

اب میں تمام لوگوں کو اپیل کرتا ہوں کہ وہ لوکل افسروں کی معرفت اپنے بادشاہ کو جرأت دلا دیں کہ وہ ایک ایسے سچے اصول کی منادی کے واسطے ایک تاریخ اور جگہ مقرر کرے

اے بھائیو خدا تم سے راضی ہوا ہے اور اس لئے اس نے یہ کام میرے سپرد کیا کہ راستبازی کی راہ میں تمہاری امداد کروں۔ جب تم اس سچے اصول کو سن لوگے تو ہمیشہ حکمت سے منور ہو گے۔ اس لئے اے بھائیو اپنے بادشاہ کو عرضیاں بھیج بھیج کر جرأت دلاؤ کہ وہ سچے اصول کو سنے ورنہ تکلیف اٹھاؤ گے۔

خدا کی وصیت سے یہ اشتہار دیا گیا ہے یقین کرو اور شک نکرو۔ اس اشتہار کی نقل بادشاہ اس کے فاضل وزراء وائسرائوں گورنروں اور سندھ کے کمشنر سے لے کر مختار کاروں تک روانہ کی جاوے گی +

کیول رام ولد جدرم داس
باشندہ لارکانہ

ملفوظات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن

۲ ستمبر سے لغایت ۱۰۔ ستمبر ۱۹۰۳ء تک

مورخہ ۵ اور ۶ کو حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی طبیعت ناساز رہی اور صرف جمعہ کو ظہر کے وقت آپ تشریف لائے باقی کل اوقات میں آپ شامل نماز باجماعت ہوتے رہے ان تاریخوں میں سوائے چند ایک کے اور کوئی اذکار

قابل اطلاع ناظرین نہ ہوئے اس لئے جس قدر ہوئے ہم ان کو یکجائی طور پر ہدیہ ناظرین کرتے ہیں +

رؤیا اور الہام

۳۔ ستمبر کو آپ نے فرمایا کہ اسہال آنے سے میری طبیعت میں کچھ کمزوری پیدا ہو گئی۔ ایک تھوڑی سی غنودگی میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے دونوں طرف دو آدمی پستولیں لئے کھڑے ہیں اس اثنا میں مجھے الہام ہوا

فی حفاظتہ اللّٰہ

ایک دن بوقت ظہر فرمایا کہ ہیضہ کے لئے ہم تو نہ کوئی دوا بتلاتے ہیں نہ نسخہ صرف یہ بتلاتے ہیں کہ راتوں کو اٹھکر دعا کریں اور اسم اعظم رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِی وَانْصُرْنِی وَارْحَمْنِی۔ اس کی تکرار نماز کے رکوع سجود وغیرہ میں اور دوسرے وقتوں میں کریں یہ خدا نے اسم اعظم بتلایا ہے +

وبائی امراض سے حفاظت

مورخہ ۹۔ ستمبر کو آپ نے فرمایا کہ مجھے الہام ہوا۔ سلام علیکم طبتم پھر چونکہ بیماری وبائی کا بھی خیال تھا اس کا علاج خدا تعالےٰ نے یہ بتلایا کہ اس کے ان ناموں کا ورد کیا جاوے۔

یَا حَفِیْظُ۔ یَا عَزِیْزُ۔ یَا رَفِیْقُ

رفیق خدا تعالےٰ کا نیا نام ہے جو کہ اس سے پیشتر اسمائے باری تعالےٰ میں کبھی نہیں آیا +

فرمایا بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ فلاں فلاں مقام پر کیوں طاعون نہ آئی یہ ان کی غلطی ہے اصل علامت اس زمانہ کی جس میں مسیح اور مہدی نے آنا ہے طاعون ہے اس میں شرط کوئی نہیں لکھی کہ وہ ضرور ہر جگہ پڑے +

جس شخص کو ہمارا علم ہو گا وہ تو فائدہ اٹھائیگا مگر یہ ضرور نہیں کہ ہر ایک کو ہمارا علم ہو ممکن ہے کہ بعض مقاما ایسے ہوں کہ ابھی تک ان کو اس امر کی خبر بھی نہیں کہ ہمارا یہ دعوےٰ ہے۔

خدا تعالےٰ کا کلام ایک ایک لفظ سچا ہے اور خدا تعالےٰ متقین کیساتھ ہوتا ہے۔ بڑی نشانی ہماری صداقت کی یہ ہے کہ ایک دنیا ہماری مخالفت میں ہو اور بلحاظ مال و زر و تعداد کے وہ ہم سے بڑھ چڑھ کر ہوں مگر پھر ان کو کامیابی نصیب نہو اور ہم غالب ہو جاویں۔ یہ بات پیشگوئی کے رنگ میں پوری ہوتی ہے۔ اور اگر پیشگوئی نہ بھی ہوتی تو بھی یہ معرکہ تعجب انگیز تھا کہ باوجود اس کثرت کے اور جوش کے مخالفوں کی کل تدبیریں خطا جاویں۔ مگر ساتھ ہی یہ بات

بھی ہے کہ اس علیم اور خبیر خدا تعالیٰ نے اول ہی بتلا دیا تھا کہ باوجود اس قدر مخالفت اور تمام باتوں کے یہ جماعت بڑھ جاویگی

موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ بنجانا اس زمانہ کے لحاظ سے ایک راز تھا ورنہ اسی طرح کے تماشہ تو آجکل ہوتے ہیں اور جب تک کہ کسی کو خود نہ بتلایا جاوے۔ تب تک وہ انسان تعجب میں رہتا ہے اسی طرح سے وہ معاملہ ایک تھوڑے زمانہ کا اعجاز تھا اب اس کی حقیقت کیا سمجھ میں آ سکتی ہے مگر اس وقت ایک وسیع وقت لوگوں کو دیا گیا ہے کہ وہ خوب سوچیں اور سمجھیں +

ایک طرح سے ہمارے مخالف قابل رحم بھی ہیں انہوں نے اپنی ہانڈی سب بگاڑ لی گروہ سٹر گئی لیکن گلی نہیں ایک گروہ ان کا راتوں کو اٹھکر دعائیں مانگتا رہا مگر ایسی گئی +

انسان کا جس قدر معاملہ خدا سے صاف ہو گا اسی قدر فہم بھی صاف ہو گا۔

ہر ایک سفر میں استخارہ مسنون ضرور کر لینا چاہئے +

خریداران البدر کو ضروری نوٹس

جو اصحاب ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء سے البدر کے خریدار ہیں ان کی طرف سے نومبر اور دسمبر ۱۹۰۳ء کی قیمت ابھی تک وصول نہیں اس لئے بذریعہ نوٹس ہذا ان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اکتوبر ۱۹۰۳ء کے آخیر تک ان کے ذمہ کا بقایا اگر وصول نہیں ہوا تو یکم نومبر ۰۳ء سے اخبار ان کے نام بند ہو جاوے گا +

اور آئندہ ہر ایک خریدار کے آئندہ نئے سال کے لئے بھی یہی انتظام ہے کہ جس تاریخ کو ان کا حساب ختم ہو گا اس سے اگلی تاریخ کا نمبر اخبار ان کی طرف بلا وصول پیشگی قیمت جو کہ خواہ بذریعہ منی آرڈر ہو خواہ بذریعہ وی پی ہرگز روانہ نہو گا

جو اصحاب وی پی کے ذریعہ قیمت ادا کرنا چاہتے ہیں ان کو لازم ہے کہ بذریعہ کارڈ اطلاع دیویں ورنہ ہمارا یہ شیوہ ہرگز نہیں ہے کہ سوائے ان اصحاب کے جن کی طرف سے یہ ہیں وی پی کر دیویں۔ ہمارا اس نوٹس ہو وہ واجب الاحترام اصحاب مستثنےٰ ہیں جن کی خدمتیں نیازمندانہ طور پر ہم خود اخبار پیش کرتے ہیں +

(مینیجر)

بغیر دوا کے علاج کا طریق۔ یعنی کتاب طب روحانی جسمیں بطریق مسمریزم بیمار کا علاج ہوتا ہے مصنفہ صوفی احمد جان صاحب احمدی مرحوم لودیانوی۔ قیمت عمر علاوہ محصولڈاک۔ دفتر البدر سے مل سکتی ہے +

الوار الاسلام پریس قادیان دار الامان منشی محمد افضل کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

ملفوظات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

۱۱ ستمبر سے ۱۳ تک کی ڈائری محفوظ نہین رہی

۱۴ ستمبر ۱۹۰۳ء

تصویر - ایک احمدی صاحب نے سوال کیا کہ گاؤن کے لوگ اس لئے تنگ کرتے ہین کہ آپ نے تصویر کھچوائی ہے اس کا ہم ان کو کیا جواب دیوین +

فرمایا کہ انسان جب دنیاوی ضرورتون کے لئے ہر وقت پیسہ روپیہ وغیرہ جیب مین رکھتا ہے جنپر تصویر بنی ہوئی ہوتی ہے تو پھیر دینی ضرورت کے لئے تصویر کا استعمال کیون روا نہین ہو سکتا ان لوگون کی مثال لم تقولون ما لا تفعلون کی ہی کہ خود تو ایک فعل کرتے ہین اور دوسرون کو اُسے معیوب بتلاتے ہین اگر ان لوگون کے نزدیک تصویر حرام ہی تو ان کو چاہیئے کہ کل مال و زر باہر نکال کر پھینکدین اور پھیر ہمپر اعتراض کرین اور یہ ملان لوگ جو بڑھ بڑھ کر باتین بناتے ہین ان کی یہ حالت ہے کہ ایک پیسہ کو تو وہ ہاتھ سے نہین چھوڑ نہیں سکتے +

۱۵ سے ۱۶ تک کوئی ذکر قابل ابلاغ نہ ہوا کہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا

۱۷ ستمبر ۱۹۰۳ء

آج کی کل نمازین حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کین شام کے وقت خاکسار ایڈیٹر ایک ضرورت کی وجہ سے خود موجود نہ تھا اس لئے میرے گرامی قدر دوست ماسٹر عبدالرحمن صاحب نے اس وقت کی تقریر کا خلاصہ لکھکر دیا جو ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے ماسٹر صاحب کی یہ اعانت قابل قدر ہی - اور خدا ان کو اس کی جزائے خیر دیوے +

کشش کی ضرورت بعض احباب کی طرف سے یہ درخواست ہوئی کہ آریون کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے کہ یہ بہت بڑھتے جاتے ہین فرمایا کہ انہون نے کیا ترقی کرلی ہے - وہ مذہب ترقی کرتا ہے جس مین کچھ روحانیت ہوتی ہے - نہ انمین روحانیت ہے اور نہ وہ کشش مقناطیسی ہے جس سے ایک قوم ترقی کر سکتی ہے وہ ایک خاص کشش ہوتی ہے جو کہ انبیاء علیہم السلام کو دیجاتی ہے اور تمام پاکیزہ دلون کو وہ محسوس ہوتی ہے اور جو اس سے موثر ہوتے ہین وہ ایک فوق العادت زندگی کا نمونہ دکھلاتے ہین اور ہیرون کے ٹکرون کی طرح اُس کشش کی چمک نظر آتی ہے اور جسکو وہ کشش عطا ہوتی ہے وہ الٰہی طاقتون کا سرچشمہ ہوتا ہے اور خدا کی نادر اور مخفی قدرتین جو عام طور پر ظاہر نہین ہوتین - ایسے شخص کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہین اور اسی کشش سے انکو کامیابی ہوتی ہے دنیا مین جس قدر انبیاء آئے ہین کیا وہ دنیا کے سارے مکر و فریب اور فلسفے سے پورے واقف ہوکر آتے ہین جس سے وہ مخلوق پر غالب ہوتے ہین ہرگز نہین بلکہ انمین ایک کشش ہوتی ہے جس سے لوگ ان کی طرف کھچے چلے آتے ہین اور جب دعا کی جاتی ہے وہ کشش کے ذریعہ سے ...... زہریلی مادہ پر جو لوگون کے اندر ہوتا ہے اثر کرتی ہے اور اس روحانی مریض کو تسلی اور تسکین بخشتی ہے یہ ایک ایسی بات ہے جو کہ بیان مین ہی نہین آسکتی - اور اصل مغز شریعت کا یہی ہی کہ وہ کشش طبیعت مین پیدا ہو جاوے - سچی تقوے اور استقامت بغیر اُس صاحب کشش کی موجودگی کے پیدا نہین ہو سکتے اور نہ اس کے سوا قوم بنتی ہے یہی کشش ہے جو کہ دلون مین قبولیت ڈالتی ہے - اس کے بغیر ایک غلام اور نوکر بھی اپنے آقا کی خاطر خواہ فرمانبرداری نہین کر سکتا اور اسی کے نہ ہونے کی وجہ سے نوکر اور غلام جنپر بڑے انعام و اکرام کئے گئے ہون - آخر کار نمک حرام نکل جاتے ہین بادشاہون کی ایک تعداد کثیر ایسے غلامون کے ہاتھ سے ذبح ہوتی رہی لیکن کیا کوئی ایسی نظیر انبیاء مین دکھلا سکتا ہے کہ کوئی نبی اپنے کسی غلام یا مرید سے قتل ہوا ہے - مال اور زر اور

اور کوئی اور ذریعہ دل کو اس طرح سے قابو نہین کر سکتا جس طرح سے یہ کشش قابو کرلتی ہے۔ آنحضرۃ صلعم کے پاس وہ کیا بات تھی کہ جس کے ہونیسے صحابہ نے اس قدر صدق دکھایا اور انھون نے نہ صرف بت پرستی اور مخلوق پرستی ہی سے منہہ موڑا بلکہ درحقیقت ان کے اندر سے دنیا کی طلب ہی مسلوب ہوگئی اور وہ خدا کو دیکھنے لگ گئے وہ نہایت سرگرمی سے خدا کی راہ مین ایسے فدا تھے کہ گویا ہر ایک انمین سے ابراہیم تھا۔ انہون نے کامل اخلاص سے خدا کا جلال ظاہر کرنے کے لئے وہ کام کئے جس کی نظیر بعد اس کے کبھی پیدا نہین ہوئی اور خوشی سے دین کی راہ مین ذبح ہونا قبول کیا بلکہ بعض صحابہ نے جو یک لخت شہادۃ نہ پائی تو ان کو خیال گذرا کہ شاید ہمارے صدق مین کچھ کسر ہے۔ جیسے کہ اس آیت مین اشارہ ہے من ہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر +

یعنی بعض تو شہید ہوچکے تھے اور بعض منتظر تھے کہ کب شہادۃ نصیب ہو اب دیکھنا چاہئے کہ کیا ان لوگون کو دوسرون کی طرح حوائج نہ تھے اور اولاد کی محبت اور دوسرے تعلقات نہ تھے مگر اس کشش نے ان کو ایسا مستانہ بنا دیا تہا کہ دین کو ہر ایک شے پر مقدم کیا ہوا تہا +

لا یکونوا مومنین

کی تفسیر مین ایک نے لکہا ہے کہ آنحضرت صلعم کو خیال پیدا ہوا ہوگا کہ مجھ مین شاید وہ کامل کشش نہین ہے ورنہ ابوجہل راہ راست پر آجاتا پھر وہ خود ہی اس کا جواب دیتا ہے کہ آپ مین کشش تو کامل تھی لیکن بعض فطرتین ہی ایسی ہو جاتی ہین کہ وہ اس قابل نہین رہتین کہ نور کو قبول کرین اس لئے ایسے لوگون کا محروم رہنا ہی اچھا ہوتا ہے +

دنیا اور ما فیہا پر دین کو مقدم کر لینا بغیر کشش الہی کے پیدا نہین ہوسکتا جن لوگون مین یہ کشش نہین ہوتی وہ ذرا سے ابتلا سے تبدیل مذہب کر لیتے ہین اور حکومت کے دباؤ سے فوراً ہان مین ہان ملانے لگ جاتے ہین مسیلمہ کذاب کے ساتھ ایک لاکھ تک ہو گئے تھے۔ مگر چونکہ اس مین وہ کشش نہ تھی اس لئے آخر کار سب کے سب فنا ہو گئے غرضیکہ کسی کے منجانب اللہ ہونے کی دلیل یہی ہے کہ اس کو کشش دیجاوے اور یہی بڑا معجزہ ہے جو کہ لکھوکہا انسانون کو اس کا گرویدہ اور جان نثار بنا دیتی ہے۔ کسی ایک کو اپنا گرویدہ کرنا محال ہوتا ہے کوئی کر کے دیکھے تو حال معلوم ہو سینکڑون روپے خرچ ہو جاتے ہین مگر آخر کار دلشکنی ہی ہوتی ہے چہ جائیکہ ایک عالم کو اپنا گرویدہ کر لیا جاوے یہ بغیر اس کشش کے حاصل نہین ہوتا جو خدا اسے عطا ہو۔ بادشاہون کی رعب اور دہمکیان اور ایک دنیا بھر کا اس کے مقابلہ پر آجانا یہ سب اس کشش کے گرویدون کو تذبذب مین نہین پڑنے دیتین +

ابھی تک ان آریون کو پتا ہی نہین ہے کہ سچی تقوٰے کیا شئے ہے یہ اس وقت پتہ لگتا ہے کہ جب اول وہ اپنی بیماری کو سمجہین جب تک ایک انسان اپنے آپ کو بیمار نہین خیال کرتا تو وہ علاج کیا کرا دیگا۔ تزکیہ نفس ایک ایسی شے ہے کہ وہ خود بخود نہین ہوسکتا اس لئے خدا تعالےٰ فرماتا ہے فلا تزکوا انفسکم ھو اعلم بمن اتقیٰ کہ تم یہ خیال نہ کرو کہ ہم اپنے نفس یا عقل کے ذریعہ سے خود بخود مزکی بنجاوین گے۔ یہ بات غلط ہے وہ خوب جانتا ہے کہ کون متقی ہے......

جہالت ایک ایسی زہر ہے کہ جیسے انسان چنگا بھلا پھرتا ہوا فوراً ہیضہ وغیرہ سے ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کے پیشتر گمان بھی نہین ہوتا کہ مین مر جاؤن گا ایسے ہی جہالت ہلاک کر دیتی ہے اس کا علاج بلا انبیاء کے نہین ہوسکتا ان کی صحبت مین رہنے سے انسان کے اندر وہ قوت پیدا ہوتی ہے کہ جس سے اُسے اپنے مرض کا پتہ لگتا ہے ورنہ خشک لفاظی اور چرب زبانی سے انسان کو یہ بات حاصل نہین ہوسکتی۔ صرف یہ کہنا کہ ہم نے زنا نہین کیا چوری نہین کی اس سے تزکیہ نفس نہین پایا جاتا اور نہ اس کا نام سچی پاکیزگی ہے یہ ایک ایسی شے ہے کہ اس پر عمل کرنا تو درکنار سمجہنا ہی مشکل ہے جسے خدا چاہتا ہے عطا کرتا ہے یہ تو ایک قسم کی موت ہے جو انسان کو اپنے نفس پر وارد کرنی پڑتی ہے +

مکتوب حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

علیہ الصلوۃ والسلام

جو کہ آپ نے ایک شیعہ صاحب کے جواب الجواب مین لکھا تھا اور ہمارے گرامی قدر دوست سید مدثر شاہ صاحب نے پشاور سے براہ اندراج روانہ کیا ہے +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

از عاجز عائذ باللہ الصمد بخدمت محبی مولوی سید حسین صاحب

بعد از سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپکا عنایت نامہ پہونچا مشفق مین نے کوئی جلدی سے نہین لکہا میرا مطلب یہ تہا کہ حضرۃ جل شانہٗ سے کسی ایسے امر کی انکشاف کے لئے درخواست کرنا اس حالت مین قرین ادب ہوسکتا ہے کہ درحقیقت وہ امر ایسا مشکل اور پیچدار ہو کہ عقل سلیم اور رائے مستقیم اس کی نسبت کوئی فیصلہ نکر سکے اگر ایسا نہ ہو تو سخت بیباکی اور شوخی ہوگی کہ ایسی باتون مین جو خداداد فہم اور تدبر سے معلوم ہوسکتی ہین خدا تعالےٰ سے انکشاف کی درخواست کرین یہی سر ہے کہ جو اللہ جل شانہٗ نے آیہ کریمہ ایاک نعبد وایاک نستعین مین ایاک نعبد کو مقدم رکھا تا اس بات کی طرف اشارہ کرے کہ جو کچھ عملی اور علمی طور پر ہم کو پہلے توفیق دی گئی ہے چاہئے کہ ہم اس کو بجا لاوین اور پھر جو ہمارے علم اور طاقت سے باہر ہو اس مین خدا تعالیٰ سے امداد چاہین تو مین نے آپکی خدمت مین یہی لکہا تہا کہ یہ مسئلہ مجکو صاف معلوم ہوتا ہے کہ فدک کے بارے مین حضرت خلیفۃ اللہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر کوئی الزام عائد نہین ہوسکتا حدیث جو پیش کی گئی ہے اس کی تصدیق کئی صحابہ نے کی اور کئی طریقون سے وہ ثابت ہے ماسوائے اس کے ہمارا اور اہل شیعہ کا اس مین اتفاق ہے کہ جو حدیث یا قول معارض قرآنی ہو وہ باطل ہے چنانچہ کلینی جو شیعون کے نزدیک اصح کتب بعد کتاب اللہ ہے اس مین صاف لکہا ہے کہ ہر ایک ایسی حدیث جو کتاب اللہ سے معارض ہو وہ مردود ہے اب ہم دیکھتے ہین کہ کتاب اللہ نے فے کی تقسیم کی یا ہبہ کو جائز نہین رکھا اور شیعہ ہم سے اس بات مین اتفاق رکھتے ہین کہ باغ فدک فے مین سے تہا اس لئے متقدمین شیعہ نے اس اعتراض کا کسی مقام مین ذکر نہین کیا۔ کیونکہ اس اعتراض کا اثر اگر کسی قدر ٹہرتا ہے تو بلا شبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ٹہریگا نعوذ باللہ یہ ظاہر ہے کہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس بات کے مجاز نہ تھے کہ وہ کام کرین جو قرآن کریم کے مخالف ہو جسکو رسول صلعم نے اپنی زندگی مین نہین کیا کیونکر کر سکتے ہین اگر آنحضرت صلعم فدک پر حضرۃ فاطمہ کا قبضہ کرا دیتے تو بلا شبہ یہ باغ آنحضرت صلعم کے عہد حیات سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے قبضہ مین آجاتا۔ تو پھر شی مقبوضہ کے مانگنے کے لئے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت مین جانا لاحاصل تہا لیکن کوئی اعتراض حضرت فاطمہ رض پر بھی نہین اس سے مین سے ان کو حصہ ملتا یہ اتفاقیہ غلطی ہے جس سے ان کی کسر شان نہین کہ انہون نے یہ خیال کر لیا کہ یہ باغ قابل تقسیم ہے یہی جھگڑا حضرۃ عمر رض کے وقت مین پیش آیا اور حضرت عمر نے حضرت علی کو فرمایا تہا کہ یہ فے ہے قابل تقسیم نہین پس جب کہ قرآن کریم کی نص صریح سے ثابت ہوا کہ فے مین نہ ایک خاص شخص کے لئے ہبہ ہوسکتا ہے اور نہ تقسیم ہوسکتی ہے کیونکہ وہ حق مشترک مہاجرین امہات المومنین اور ابن السبیل وغیرہ کا ہوتا ہے تو اب خواہ نخواہ اس مین دغدغہ رکھنا بالصافی

و قلت تدبر کا نتیجہ ہے مین لکھہ چکا ہون ہون کہ اس سے زیادہ کوئی بات بیہودہ نہین کہ اس آیت وراثت مین داؤ داہش کی جاوے کیونکہ یہ نبی تہا ۔ آنحضرت صلعم کا ذاتی مال نہین تھا اور سلیمان علیہ السلام کسی باغ یا خانگی مال ومتاع کے وارث نہین ہوئے تھے اگر وراثت سے مراد بہی دنیوی مال ہوتا تو اس جگہ دوسرے اٹھارہ بہائیون کا بھی ذکر کرنا چاہیے تہا کہ وہ کیون محروم کئے گئے حق بات یہ ہے کہ نبیون نے باپ دادون سے درم و دینار کی کبھی وراثت نہین پائی شیعون کو اس کا کچہ علم نہین اور نیز غصہ اور کینہ ان لوگون کو تدبر کرنے کا موقع نہین دیتا ۔ ورنہ اس زمانہ مین تو پہلی کتابین جا بجا مل سکتی ہین اور اس مقام پر تحریف کا اعتراض بیہودہ ہے ۔ یہودیون اور نصاریٰ کی کچھ عقل نہین ماری گئی جو بغیر تحریک نفسانی اغراض کے خواہ مخواہ ہر مقام مین تحریف کرین اور قرآن شریف مین کوئی ایسا مقام نہین کہ جس سے شیعون کو اس باغ مین ایک ذرہ بھی مدد مل سکتی ہو صرف نا سمجہی سے بعض آیات پیش کرتے ہین اور نہین خیال کرتے کہ سیاق سباق کے رو سے ان کے کیا معنی ہین آیا مدنی ہین یا مکی ۔ درحقیقت مجھے اس قوم کی بدقسمتی پر رونا آتا ہے کہ سوائے دو چار آدمی کے تمام صحابہ کو مرتد کہتے ہین قرآن شریف مبدل اور محرف اور بیاض عثمان خیال کرتے ہین اور امہات المومنین پر زبان درازیان کرتے ہین اور بجز چند اشخاص اہل بیت کے قرب الٰہی کا دروازہ قیامت تک سب پر بند سمجھتے ہین اور نہین خیال کرتے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور تعلیم کرتا ہے اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم اور اس کے یہی معنی ہین کہ یا الٰہی قرب اور محبت اور معرفت کی ہمین وہ راہ عنایت کر جو تونے تمام نبیون اور مقدسون اور معصومون کو عنایت فرمایا ہے پس اس سے تو یہی ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ مین بخل نہین ۔ بس جبکہ انسان ظلی طور پر نبیون کے مراتب تک پہنچ جاتا ہے تو اس کو اہل بیت یا امام حسین کے مرتبہ تک پہنچنے سے کونسی بات سد راہ ہے اگر ابواب قرب اور محبت و معرفت کے کھلے نہ ہوتے اور صرف حضرت علی یا امام حسین یا چند دوسرے اہل بیت پر سب کمالات ختم ہو کر آئندہ کو محکم قفل اون پر لگ جاتا تو اس صورت مین اسلام اسلام نہ تھا اور صراط الذین انعمت علیہم پڑہنا عبث ہو جاتا خدا تعالیٰ اپنے بندون سے بخل نہین رکھتا جو ڈھونڈیگا پائیگا اس قوم مین کروڑہا علی اور کروڑہا حسین ہین کون گن سکتا ہے اور آپ کا یہ فرمانا کہ اس عاجز نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مخطبیہ ہونے کی نسبت لکھا تہا اس سے آپکا دل پاش پاش ہو گیا آپ یقیناً سمجہین کہ مجھے آپسے زیادہ انکو مراتب قرب و مقبولیت کا علم ہے اور مین ان سے محبت رکھتا ہون اور وہ بعض بیداریون کے مکاشفہ مین ان سے ملا ہون لیکن مین سچ کہتا ہون کہ جو کچھ جناب صدیق اکبر سے حکم صادر ہوا وہ نفسانی حکم نہ تہا تا یہ کہا جاوے کہ انہون نے حضرۃ فاطمہؓ کو ایذا دی حدیث مین ایذا کے یہ معنی ہین جو نفسانی اغراض کی بنا پر دیجاوے لیکن اگر عدالت کے حکم سے کوئی ناراض ہو تو یہ ایذا مین داخل نہین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ الہی وجوہ سے مجبور تھے اور ان کا حکم خدا کا حکم تہا آپ کو معلوم نہین کہ ایکدفعہ خود حضرت علی نے ابوجہل کی لڑکی سے شادی کرنے کا ارادہ کیا تھا جس سے جناب مقدس نبوی کو سخت رنج پہنچا تھا اور یہ ارادہ حضرت فاطمہ کے سخت ایذا کا موجب تھا ایسے اعتراض کا جواب دینا البتہ سخت مشکل ہے لیکن جو برگزیدہ شخص نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گدی پر بیٹھا ہے اگر اس کے کسی الٰہی فیصلہ سے جو محض اللہ کے لئے بتائید قرآن شریف ہو ۔ ناراض ہو تو اس مین اس کا کیا قصور ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے (اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم) بہر حال اولی الامر کے فیصلہ کو منظور کرنا چاہیے تھا اگر یہ کہو کہ شیعہ لوگ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اولی الامر نہین سمجھتے بلکہ کافر اور غاصب خیال کرتے ہین تو اس صورت مین بھی اعتراض حضرۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ہوگا کیونکہ اگر جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفۃ اللہ حضرت فاطمہؓ کی نظر مین کافر اور غاصب تھے تو کیون ان کے پاس باوجود آیت سطر کے حاضر ہوئین قرآن شریف صاف فرماتا ہے کہ طاغوت کی طرف کوئی اپنا مقدمہ نہ لیجاؤ پس اگر جناب صدیق اکبر حضرت فاطمہ کی نظر مین غاصب اور کافر اور طاغوت تھے تو کیون انہون نے طاغوت کی طرف رجوع کیا ۔ کلینی مین بتائید قرآن شریف صاف حدیث لکہی ہے کہ طاغوت کی طرف ہرگز کوئی مقدمہ نہ لیجاؤ اگر کوئی مالی نقصان ہوتا ہو تو صبر کرو یہی وجہ ہے کہ پہلے شیعون نے یہ اعتراض نہین اوٹہایا کیونکہ اس مین شیعون کے سر پر اس قدر بلائین نازل ہوتی ہین کہ وہ نیچے ہی دب جاتے ہین اور خلیفۃ اللہ کے لفظ سے کیون گھبراتے ہین ۔ آپ کو معلوم نہین کہ جسطرح خدا تعالیٰ نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے انی جاعل فی الارض خلیفہ کہا اسیطرح اس نے پیشگوئی کی کہ مین صحابہ مین سے خلیفہ پیدا کرونگا اور ان کے ہاتھ سے دین کو ترقی دونگا اور دین کو قائم کرونگا اگر حضرت آدم خلیفۃ اللہ ہین تو جناب صدیق اکبرؓ بہی خلیفۃ اللہ ہین کیونکہ دونون کا ظاہر ہونا خدا تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے اور آپ تعجب کرتے ہین کہ کیا حضرۃ مسیح کے اور بھی بھائی تھے آپ کو معلوم ہو کہ حضرت مسیح تو مریم صدیقہ باکرہ سے بلا باپ پیدا ہوئے تھے مگر بعد اس کے یوسف نامی ایک راستباز سے ان کا نکاح ہوا اوس نکاح سے یعقوب وغیرہ پیدا ہوئے یہ مسئلہ قرآن شریف کے مخالف نہین ہے ۔ قرآن شریف مین کہین نہین لکھا کہ حضرۃ مریم ساری عمر تارکہ رہین بلکہ موسوی مذہب مین خاوند کرنے کی سخت تاکید ہے اور یہ خاوند کرنا مریم کا عیسائیون اور یہودیون کے متواترات مین سے ہے انجیل مین اب تک موجود ہے چند کتابین آپکے مطالعہ کے واسطے بھیجی گئی ہین رسید سے مطلع فرماوین ۔ والسلام ۔ خاکسار غلام احمد

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو جناب ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرماکر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نورالدین صاحب کو لطف سے زیادہ سنادی تھی ہم حضرت مسیح الزمان علیہ السلام نے اس کی نسبت یہ ارشاد فرمائے نہایت عمدہ ۔ شیرین بیان ۔ قرآنی نکات خوب بیان کئے ہین دلون پر اثر کرنیوالی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نورالدین صاحب علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی فرمائی ہے اب بفضل ربانی اسے چھپکر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر والحکم کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ بھیجی جاسکتی ہے قیمت بلا جلد ۱۲ معہ جلد ۲ قیمت پارہ عم ۶ قیمت پارہ الم ۲ المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال ملک پنجاب +

کتاب سلاسل التعلیم و سیرۃ النبی ۔ مصنفہ عبدالحی عرب معہ لصاویر پہلا نمبر شائع ہو گیا ہے سلاسل التعلیم معہ تصاویر ۱۔ سیرۃ النبی ۱۔ علاوہ محصول ۔ درخواستین حکیم فضل دین صاحب کے نام آنی چاہیئے +

اسم اعظم حضرۃ اقدس کی الہامی دعا مشکلات کے حل کی کلید اسباب پرستی کا علاج قیمت ۔ علاوہ محصولڈاک (دفتر البدر)

معذرت

چونکہ اس ہفتہ مین ایڈیٹر کو ضروریات مطبع اور متعلقات مین شمولیت کے لئے قادیان سے باہر رہنا پڑا اس لئے اخبار دیر سے نکلتا ہے اور مضمون کی ترتیب بھی اصلاح طلب ہی ہے +

فوٹو ۔ حضرۃ اقدس کی کمر خمیدہ قد کی تصویر بقیمت عہ پر دفتر البدر سے ملسکتی ہے +

کسر صلیب

مراسلات

سرگذشت عہد گل را بشنو بید از عندلیب
زاغ تیولوم آشفتہ نترگو ییدا ین افسانہ را

ناظرین حسب دستور سے جناب فضیلت مآب قدسی صفات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرۃ عیسیٰ نبی اللہ علیہ السلام کی قبر کا پتہ واقعہ سری نگر ملک کشمیر مین بذریعہ اشتہار دیا ہے اس کے بعد حضرات پادری صاحبان کے قدم لڑ کھڑا رہے ہین اور اب یہ لوگ جناب مرزا صاحب کے اُس زبردست اشتہار کے بالمقابل ایسے واہیات اور پوچ اور قابل شرم عذرات پیش کرتے ہین جن کو بیساختہ دیکھکر ہنسی آجاتی ہے سچ ہے ؎ عذر نامعقول ثابت میکند الزام را - چنانچہ رسالہ ترقی ماہ مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۶۲ مین قبر یوزآسف معروف روضہ صاحب کے عنوان سے ایک قابل شرم طول طویل کہانی درج کی گئی ہے اور پادری صاحب نے بزعم فاسد خود مسیح موعود کے اُس اشتہار کی تردید کردی ہے اور اچھا خاصہ دجل کیا ہے اور عوام کو دہوکے مین ڈالنا چاہا ہے اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اول پادری صاحب کا قول نقل کرکے پھر اس پر کچھ تحریر کرون تاکہ عوام پر پادری صاحب کی علمی معلومات اور راستبازی کا راز کھل جاوے۔

قولہ مرزا صاحب نے کشمیر کے کسی مسلمان ولی کے مقبرہ کی تقویر شائع کی ہے جس کا مسیحی تاریخ و مذہب سے کچھ بھی غرض واسطہ نہین۔

اقول - کتب تواریخ سے ثابت ہے کہ ۷۲۵ ہجری مین مذہب اسلام کی بنیاد کشمیر مین قائم ہوئی ہے اور شاہزادہ یوزآسف کا مقبرہ تو کئی سو سال پیشتر موجود تھا جسوقت شاہزادہ یوزآسف نبی ہندوستان اور تبت مین تبلیغ کر رہے تھے اس وقت کشمیر تو درکنار عرب عجم مین بھی اسلام کا نام ونشان نہ تہا پھر کشمیر مین ایک مسلمان ولی کی قبر آپ کو کس طرح معلوم ہوگئی جواب طلب ضروری ہے۔ یوحنا راہب دمشقی جو ابوجعفر منصور کا وزیر اور ایک پکا عیسائی تہا اس نے کیون یوزآسف کو مسیحی مذہب کا پیشوا تسلیم کیا ہے کبھی کسی زمانہ مین یوزآسف کو کسی ذی علم انسان نے مسلمان ولی تسلیم نہین کیا بلکہ خود عیسائیان نے یوزآسف اور بلوہر کے نام سینٹ جوزآفٹ اور سینٹ بارلم کے لقب سے کلیسا یونانی و رومی کے اولیاء کی فہرستون مین داخل کئے ہین اور ملک اٹلی مین یوزآسف کی نشست گاہ پر گرجا بھی عیسائیون کا بنایا ہوا ہے۔ آپ لوگون کو تو تاریخ دانی کا بڑا دعویٰ ہے مگر افسوس کہ آپ کو اب تک اٹلی والی گرجا کی بنا کی تاریخ بھی معلوم نہین ورنہ آپکو معلوم ہوجاتا کہ کجا یوزآسف کی سیاحت کا زمانہ اور کجا مذہب اسلام کے اشاعت کا زمانہ ہندوستان مین ✦

بریں فہم و دانش بباید گریست

قولہ - مرزا صاحب کہتے ہین کہ سری نگر اور اس کے گرد و نواح کے لوگ اس کو شاہزادہ نبی اور عیسیٰ صاحب کہتے ہین اور باتفاق بیان کرتے ہین کہ یہ شخص اجنبی تہا جو شام سے آیا تہا اور اسرائیلی تھا یہ مرزا صاحب کی من گھڑت ہے الخ

مختصر اقول - اس کے اسرائیلی ہونے کی نسبت عیسائیون نے خود فیصلہ کر دیا ہے جو یوزآسف کو اسرائیلی پیشوا سمجھکر اس کی نشست گاہ پر تعظیماً گرجا بنادیا ہے اور یوزآسف کو بیشک باتفاق شاہزادہ نبی کہتے ہین دیکھو تاریخ کشمیر اعظمی صفحہ ۸۲ کہ یکے از سلاطین زادہ ہا براہ زہد و تقوے آمدہ ریاضت و عبادت بسیار کرد و برسالت مردم کشمیر مبعوث شدہ در کشمیر آمدہ بدعوت خلائق اشتغال نمود بعدہٗ رحلت نمودہ در محلہ آنزہ مرہ آسودہ نام آن پیغمبر یوزآسف است اکثر اصحاب کمال خصوصاً ملا عنایت اللہ شالی میفرمودند کہ ازین مکان بوقت زیارت فیوض و برکات نبوۃ ظاہر میشوند۔ اب اگر آپ کے سامنے کسی کشمیری نے اُس وقت شاہزادہ نبی نہ کہا تو کیا حرج جبکہ کل اولیائے کشمیر یوزآسف کو شاہزادہ نبی تسلیم کر چکے ہین اور اب بھی اس کو عام و خاص نبی ہی کہتے ہین اور بیشک بعضے عیسیٰ صاحب بھی کہتے ہین مین نے خود اور تبت کے کئی باشندون سے سنا ہے۔ اور خاص تبت مین تو ایک مسجد بھی عیسیٰ صاحب کے نام سے مشہور ہے اور ایک چشمہ بھی جس کی نسبت عوام کا پختہ خیال ہے کہ یہ مسیح کے ہاتھ سے نکالا گیا ہے۔ اس بارہ مین بہتر یہ ہے کہ آپ اگر طالب حق ہین تو تشریف لاوین مین آپکے ہمراہ کشمیر اور تبت جانے کو تیار ہون دونون وہان جاکر دریافت کرین گے اگر بعضون نے یوزآسف بعضون نے عیسیٰ صاحب۔ بعضون نے شاہزادہ نبی کہدیا تو آپ کو ماننا پڑے گا کہ مسیح کی قبر ہے یہ اقرار نامہ جلد شائع کرکے تشریف لاوین مین اس تحقیق کے لئے بالکل تیار ہون۔ پادری صاحب لکھتے ہین کہ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے پیرو یہ بات لوگو کے ذہن نشین کرانے کی کوشش کرتے ہین کہ یہ قبر مسیح کی ہے۔ مین کہتا ہون کہ بیشک یہ تو ہمارا فرض ہے کہ ہم مسیح کی خدائی کا راز لوگون پر ظاہر کرین۔ مگر دوسری طرف آپکے ہم خیال عیسائیت کے حامی نام کے مسلمان مولوی اور ان کے زیر اثر لوگ اسبات کے درپے ہین کہ لوگون کو یوزآسف کی نبوت سے منکر کرادین۔ اگر کشمیر کے مولوی انصاف سے کام لیتے اور پرانی تاریخین جو اُن کے پاس ہین ہمین دکھاتے تو دنیا دیکھ لیتی۔ مگر افسوس کہ کشمیری ملاؤن نے اس راز کے چھپانے مین بالکل آپ لوگون کے متفق ہوگئے ہین ✦

ایکروز اتفاقاً محلہ میر کدل مین ایک مولوی صاحب کے مکان پر مجھے ایک قلمی کتاب تاریخ دیکھنے کا اتفاق ہوا اُس کتاب مین لکھا ہے کہ اگلے زمانہ مین کسی حاکم کشمیر نے شاہ مصر کے پاس سفارش بھیجی تھی۔ جب وہ واپس آئے تو اُنہون نے بیان کیا کہ مصر مین ایک نوجوان شخص یوزآسف نامی نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے اس سے آگے مجھے یاد نہین رہا۔ اور یہ سب کو معلوم ہے کہ نوجوانی کی حالت مین اسرائیلی خاندان مین سے نبوت کا دعوےٰ کرنیوالا بجز یسوع کے اور کون ہوسکتا ہے۔ پھر اُسی کتاب مین لکھا ہے کہ یوزآسف نبی کا کچھ تذکرہ سلیمان ٹیک کے ایک زینہ کے پتھر پر کندہ ہے مگر ٹھیک طور پر پڑھا نہین جاتا۔ اب جبکہ یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ یوزآسف نامی مصر مین جوانی کی حالت مین نبوۃ کا دعوی کرنیوالا اسرائیلی خاندان مین سے بجز مسیح علیہ السلام کے اور کوئی نہین ہوسکتا تو پھر کیون کشمیر والے یوزآسف کو مسیح نہ مانا جاوے ✦

قولہٗ - اگر بالفرض اس ولی کا نام یوزآسف بھی مان لین تو بھی اس کی کچھ شہادۃ نہین کہ یہ یوزآسف تاریخی مسیح سے کچھ بھی تعلق رکھتا ہے ✦

اقول - انجیل مین لکھا ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اور تمام عیسائی یوزآسف کی تعلیم کو مسیح کی تعلیم تسلیم کر چکے ہین اور کتاب تاریخ یوزآسف مین جو وعظ یوزآسف کے درج ہین اُن مین اور انجیل مین سر مو بہر تفاوت نہین ہے۔ اور شاہزادہ یوزآسف نبی ہی کو خدا کی طرف سے انجیل ملی تھی اور مسیح کو بھی انجیل تو اب اگر یوزآسف نبی اور مسیح کو علیحدہ علیحدہ دو شخص مانے جاوین تو پھر دو انجیلیں بھی ماننی پڑینگی حضرت مسیح کا یوزآسف نام مشہور ہوجانا کوئی تعجب کی جگہ نہین۔ کیونکہ حضرت مسیح اپنی کھوئی ہوئی بھیڑون کے لئے آئے تھے اور اس وقت اسرائیلی لوگ تمام دنیا مین تتر بتر ہوگئے تھے اور تمام دنیا کی زبان ایک نہین ہے۔ مختلف ملک مختلف زبانین ہین پس مسیح جس ملک مین گئے اُسی ملک کی زبان مین کسی قدر تغیر و تبدیل اُن کے نام مین ہوتا گیا چنانچہ مسیح کا اصلی نام عمانوایل تہا۔ پھر یسوع ہوا یسوع

سے عیسیٰ اور بوجہ کثرت سیاحت مسیح ہوا اور پھر جیز میں مشہور ہوا پھر اس سے جوزآ فط اور اس سے یوزآسف ہو گیا اس کے علاوہ اور بھی عیسیٰ علیہ السلام کے کئی نام ہیں جو بوجہ طوالت درج نہیں ہو سکتے اور تغیر اسماء کوئی مشکل بات نہیں پادری صاحبان جن اناجیل کی شہادت سے مسیح کو آسمان پر لیجاتے ہیں وہ خود ہی اکثر عیسائیوں کے نزدیک قابل اعتبار نہیں۔ سچ یہ ہے کہ آپ لوگوں کو مریم اور حضرت مسیح کے مفصل حالات بالکل معلوم نہیں ہیں۔ صرف متی۔ مرقس۔ لوقا۔ یوحنا۔ کی سنی سنائی باتوں پر عیسائیت کی بنیاد ہے سچی بات وہی ہے جو خدا کی پاک کتاب کلام قرآن شریف میں ہے واوینا ہما الی ربوۃ ذات قرار و معین۔ (ترجمہ) اور ہم نے ابن مریم اور اس کی ماں کو ایک نشان بنایا اور ان دونوں کو ایک بلند جگہ پر پناہ دی جو رہنے کی قابل اور شاداب تھی۔ پادری عمادالدین تنقید القرآن میں لکھتا ہے کہ اس جگہ سے مراد وہ ٹیلہ ہے [illegible] کے پاس ہے مگر یہ بالکل غلط ہے کیونکہ [illegible] دینا ہما میں خدا تعالیٰ ان پر ایک احسان جتلاتا ہے کہ میں نے مریم اور اس کے بیٹے کو پناہ دی [illegible] سے وہاں بیت اللحم میں تو اسم نویسی کے لئے یوسف نجار مریم کو ساتھ لے گیا تھا اور وہاں مسیح پیدا ہو گئے اگر وہاں ان کو پناہ مل گئی تھی۔ تو پھر راتوں رات مصر کو کیوں بھاگ گئے تھے۔ اور اس وقت مریم اور مسیح پر مصیبت ہی کونسی آئی تھی۔ مسیح کے پیدا ہونے کے بعد ہیروڈیس نے بچوں کے قتل کا حکم دیا تھا ربوۃ ذات قرار و معین بجز کشمیر کے اور کوئی جگہ نہیں ہے اس لئے مسلمانوں کو اس پر ایمان لانا چاہئے کہ مسیح نے کشمیر میں آکر امان پائی اور وہیں وفات پائی۔ باقی باقی یار باقی صحبت باقی + محمد یمین از دانہ

آزادی پریس میں روڑا

گذشتہ پچھلے جلسہ کونسل وائسرائے میں سب سوائے حکمران قوم ممبران کے کوئی دیسی اہل موجود نہ تھا۔ ایک مسودہ قانون متعلق رازہائے سرکاری پیش کیا گیا جو اگر اپنی صورت سے پاس ہو گیا تو آئندہ کسی اخبار نویس کو جرأت نہ ہوگی کہ کسی سرکاری کاغذ کا جو حقوق رعایا کے خلاف سمجھا جاتا ہو پتا لگائے اور باموقع اشاعت اور نکتہ چینی سے افسر کو اس کی کارروائی سے روک سکے یا مجبور کرے کہ اس ملک کے حقوق کا خیال رکھیں۔ تمام افسران سرکاری ایسے کاغذات پر جو رعایا کے متعلق ہیں، لفظ خفیہ لکھ سکتے ہیں اور اس طرح سے اپنے تئیں نکتہ چینی سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ قانون رازہائے سرکار عرصہ سے ہندوستان کے مجموعہ قوانین میں شامل ہے۔ اب تک بہت کم استغاثے دائر ہوئے ہمیشہ یہ خوف رہا کہ نیت ملزم کی ثابت کرنا دشوار ہوگی۔ اب آئندہ ایسی دقت محسوس نہ کی جائے گی کیونکہ استغاثے کی جانب سے شہادت کے پیش کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ کوئی سرکاری کاغذ جسکو افسران سرکاری خیال کریں گے کہ راز داری کا کاغذ ہے اگر کسی شخص یا اخبار نویس کے ہاتھ پڑا اس نے شائع کر دیا تو فوراً وہ شخص عدالت کے روبرو ملزموں کے کٹہرہ میں کھڑا کیا جا سکیگا۔ استغاثہ کی جانب سے کسی شہادت کی پیش کرنیکی ضرورت نہیں ہے۔ استغاثہ کافی ہے کاغذ ہی گویا اعمال نامہ ہے جو قطعی طور پر اس کا جرم ثابت کرتا ہے +

سلطان روم

نے حکم دیا ہے کہ ابنائے ڈارڈو نیلز کے متصل چالیس ہزار مربع میٹر سفید زمین مکانات بنانے کی غرض سے فروخت کی جائے اور اس کا روپیہ حجاز ریلوے فنڈ میں جمع کیا جائے یہ زمین غالباً دس بارہ لاکھ روپے میں فروخت ہو گی جرمنی سے حجاز ریلوے کے دس انجن خریدے گئے تھے ہر ایک کا وزن ۵۵ ٹن اور رفتار فی گھنٹہ ۶۰ میل ہے اور ۲۰ ٹن پانی حوض میں آتا ہے انمیں سے دو آخر جولائی کو بیروت پہنچے۔ آئندہ ماہوار دو دو آتے رہیں گے اسی ہفتہ ایک انگریزی جہاز ایک ہزار ٹن کوئلہ لایا۔ حیفہ لائن کے دوسرے انجن پر حسین ابراہیم ڈرائیور مقرر ہوئے۔ صوبہ سمرنا کے ایک مسلمان رئیس نے ۶۰ لاکھ شہتیر کی کٹائی اور ساحل تک پہنچانے کا ٹھیکہ لیا ہے یہ بھی حجاز ریلوے پر صرف ہونگے منہ

فرنگی ٹوپی سے ممانعت

سلطان روم نے حکم دیا ہے کہ کوئی مسلمان لڑکا فرنگی ٹوپی نہ پہنے اور نہ کوئی مسلمان لڑکی بازاروں میں بے نقاب نکلے منہ

ازدواجی تبادلہ

معلومات قسطنطنیہ نے لکھا ہے کہ انگلستان روس خاص کر اٹلی اور امریکہ میں لوگ عموماً باہم اپنی بیویاں بدل لیتے ہیں

حوران

میں آج کل طاعون پھیلا ہوا ہے

یورپین معاشرت سے نقصان

ایک مسلمان امیرزادہ اپنی بیوی کو فرانس ساتھ لیگیا۔ پردہ اسکندریہ پہنچتے ہی اٹھا دیا تھا اور فرنگیانہ گون پہنادی تھی پیرس میں اسے ہر طرح کے کھیل تماشے دکھلائے اور خوبصورت فرانسیسی لڑکا خدمت کے لئے رکھدیا اس بیچاری کے لئے یہ عالم ہی نیا تھا۔ ضبط نہ کر سکی خادم سے تعلق ہو گیا اور آخر ایسے کھیل کھیلے کہ جب خاوند گھر واپس آنے لگا تو اس نے ہمراہ جانے سے صاف انکار کر دیا وہ پچھلے دنوں قسمت کو روتا ہوا قاہرہ آیا اور اپنے خسر و ساس کو ہمراہ لے گیا کہ شاید ماں باپ کے سمجھانے سے ہی اس نیک بخت پر کچھ اثر ہو جائے اور وہ واپس آنے پر رضا مند ہو جائے۔ ہمارے ملک کے نوجوان ملکی و قومی معاشرت میں فوری انقلاب کامل کے خواہاں ہیں وہ ایسے واقعات سے عبرت پکڑیں + (نیر آصفی)

کابل میں ہیضہ

سول ملٹری انگریزی اخبار لاہور لکھتا ہے کہ کابل کے ہیضہ مصیبت کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ اُمراء اور ارکین میں سے ہی کثرت سے اس کا شکار ہوئے ہیں مثلاً شاد غازی محمد شاہ خان جو کہ امیر صاحب کے چیف سکرٹری ہیں۔ آغا جان جو کہ حیدر خان خان آف گندانک کا بیٹا تھا۔ افضل خان جو کہ افغانی ترکستان میں خان آباد کا گورنر تھا اور صرف ملاقات کی تقریب پر کابل میں آیا تھا خواجہ قائم الدین صاحب جو کہ شہزادہ تجار کر کے مشہور تھا سب کی سب ہیضہ کی نذر ہو گئے ہیں انگلینڈ میں ایک سخت طوفان سے بہت کچھ نقصان ہوا ہے ڈوور کے بندر پر جس قدر کاروبار تھا سب کا سب تباہ ہو گیا +

اس نوٹس کو ضرور پڑھ لیجئے

جن احباب کا سال ۳۰۔ اکتوبر کو ختم ہوتا ہے ان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ یا وہ آئندہ کے لئے تحریری اجازت دیویں کہ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء و ۱۹۰۴ء کے لئے اخبار ان کے نام وی پی کیا جاوے اور یا عہ قیمت پیشگی ۱۴ ماہ ارسال کر دیویں ورنہ نومبر کے شروع سے اخبار ان کے نام بند ہو جاوے گا نیز آئندہ کے لئے ہر ایک خریدار کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس تاریخ کو ان کا حساب ختم ہوگا اس سے اگلی تاریخ کا نمبر اخبار ان کی طرف بلا وصول پیشگی قیمت ہرگز روانہ نہ ہو گا

(اینجر)

بغیر دوا کے علاج کا طریق۔ یعنی کتاب طب روحانی جسمیں بطریق مسمریزم بیمار کا علاج ہوتا ہے مصنفہ صوفی احمد جان صاحب احمدی لودیانوی بقیمت عہ علاوہ محصولڈاک دفتر البدر سے مل سکتی ہے +

براہین احمدیہ کی نسبت احمدی قوم کی خدمت میں التماس

گرنہ امروز سیم داشتمے ✤ این براہین بزر نگاشتمے

موجودہ زمانہ ایک ایسا زمانہ ہے کہ اعلائے کلمۂ اسلام یعنی خدا تعالیٰ کی توحید اور عالی جناب سرور مولا حضرۃ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ کی صداقت کے اظہار کے لئے ہزارہا ذرائع پیدا ہو گئے ہیں ایک وہ زمانہ بھی تھا کہ ایک کلمۂ صداقت کسی قوم اور ملک تک پہونچانے کے لئے ہزارہا خون بہا دینے پڑتے تھے اور اب یہ زمانہ ہے کہ امن اور چین سے گھر میں بیٹھکر دین متین اسلام کو دنیا پر ظاہر کیا جا رہا ہے اور کتاب دلی ذوالفقار علی کا کام کر رہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص انعام اور حقیقی اکرام سے اس چودہوین صدی ہجری میں ایک برگزیدہ بندے کو دنیا کی اصلاح کے لئے مامور کر کے حقیت اسلام سے واقف کیا اور نیز ہم پر احسان کر کے اس کے قبول کرنیکی توفیق عطا کی۔ پس جب ہم اس نعمت سے بہرہ یاب ہوئے تو ہم پر فرض ہوا کہ بلحاظ ہمدردی بنی نوع اس نعمت اعظمی کو دوسروں تک پہونچا دین اور جسطرح ہم سے ادا ہو سکے اس کے ہر ایک پہلو کو احسن اور اتم طور پر بجا دین ✤

سب سے اول ذریعہ جس سے ہمارا ہادی اور مسیح اور مہدی علیہ التحیۃ والسلام دنیا مین شناخت کیا گیا وہ مقدس کتاب البراہین الاحمدیہ علی حقیت کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیہ ہے اور یہ ایسی لاجواب کتاب ہے جس کی نظیر تیرہ سو برس میں نہیں پائی جاتی اور جس کی اشاعت پر ہر ایک نے اس کے بے نظیر ہونے پر مہر لگا دی تھی اس کے مصنف امامنا حضرۃ مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حتی الوسع کمال اہتمام کیا اور کیا بلحاظ اس کے کاغذ اور کیا بلحاظ کتابت اور انتظام طبع کے کوئی دقیقہ اس کی چھپوائی مین فروگذاشت نکیا لیکن پہلی ایڈیشن کے ختم ہونے پر جب دوسری ایڈیشن مطبع سیالکوٹ مین چھپی تو اس کی پہلی ایڈیشن سے بلحاظ چھپائی کے کوئی نسبت نہ رہی چنانچہ مقابلہ سے عیان ہے یہ شکایت صرف براہین پر ہی نہین بلکہ تجربہ نے ثابت کر دیا کہ اس سلسلہ کی تمام تصانیف کا دوسری ایڈیشن مین یہی حال ہوا جس سے ان مقدس تصانیف کو خوش ہو کر پڑھنے کو جی نہین چاہتا اس قسم کی بے اعتنائی کو دیکھکر بعض ان اصحاب نے جو کہ سخن کے قدردان ہین اور ایسی کتابوں اور مضامین کی عزت اور وقعت ان کے دلوں پر مستولی ہے اور ان صحائف کی تعظیم کو وہ ذریعہ نجات جانتے ہین یہ مشورہ کیا ہے کہ لائبریری ایڈیشن کی طرز پر یہ صحائف قدسی طبع کرائے جاوین اور کوشش کی جاوے کہ پہلی ایڈیشن سے بڑھ چڑھ کر اعلیٰ اور مصفی قوم اور ملک کے ہاتھ مین دے جاوین کہ ان شعائر اور مقدس صحیفون کی وہی عظمت اور اکرام ہو جس کے یہ مستحق ہین خود حضرۃ اقدس نے کئی دفعہ اپنی خواہش ظاہر فرمائی کہ یہ کتابین بہت عمدہ حسن انتظام کے ساتھ اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر خوشخط طبع ہونی چاہیئے تاکہ خود بخود ہر ایک کا پڑھنے کو جی چاہے اس خدمت دینی کی بجا آوری کی نیت کو بھی مدنظر رکھ کر یہ تجویز قرار پائی ہے کہ سب سے اول تصنیف براہین احمدیہ کو ہی نہایت اعلیٰ کاغذ پر کسی لائق اور عمدہ کاتب سے لکھواکر اور ہر صفحہ پر بجائے جدول کے ایک خوشنما بیل دیکر بڑے بھاری احسن انتظام کے ساتھ طبع کرایا جاوے انشاء اللہ ہم جس نیت اور جوش سے اس خدمت کے بجالانے کا ارادہ کیا گیا ہے اگرچہ مجوزین بیشک اس کے ثواب کے مستحق ہین۔ لیکن چونکہ یہ ایک عظیم الشان کام ہے اور حسن انتظام مالی امداد کو بھی چاہتا ہے۔ اس لئے قوم کی امداد نہایت ضروری ہے لہذا یہ تجویز قرار پائی ہے کہ اگر ایک سو درخواستین شائقین کی آجاوین تو اس خدمت کو توکل علی اللہ شروع کر دیا جاوے اور جیسے جیسے جو جلد مکمل ہوتی جاوے وہ خریدارون تک پہونچا دی جاوے۔

جس حسن وخوبی سے براہین کے طبع کرانے کا ارادہ ہے اس کا نمونہ انشاء اللہ اگلے نمبر البدر مین ہدیہ ناظرین کیا جاویگا اور اس ایڈیشن کے طبع مین یہ بھی اہتمام مدنظر رکھا جاویگا کہ براہین احمدیہ کی جو جو پیشگوئی آج تک پوری ہو چکی یا دوران طبع مین پوری ہو تو جس صفحہ براہین پر وہ پیشگوئی ہو اس کے حاشیہ پر یہ نوٹ دیا جاوے کہ یہ پیشگوئی فلان رنگ مین فلان وقت پوری ہوئی اور ابتدائے کتاب مین اصل مصنف حضرۃ مسیح موعود ع م کا فوٹو اور آپکی مختصر سوانح اور کارنامون کی ایک فہرست دیجاویگی۔ یہ کتاب دو قسم کے کاغذون پر طبع ہوگی ایک متوسط اعلیٰ قسم جس پر یہ نمونہ ہوگا اس کی قیمت ۵ر ہوگی اور دوسری خاص اعلےٰ قسم جس کا کاغذ اس سے کہین بڑھ چڑھ کر ہوگا اس کی قیمت ۱۰ دس روپیہ ہوگی۔ امید ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس تصانیف کے عشاق اس کار خیر مین شریک ہونے سے دریغ نہ فرماوین گے۔ ناظرین کو چاہئے کہ نمونہ ملنے کے بعد اپنی اپنی درخواستین معرفت دفتر البدر قادیان ارسال کرین ✤

چند ایک احباب کی تحریک سے یہ مذکورہ بالا تجویز قرار پائی ہے لیکن چونکہ اس عظیم الشان کام کو نبھانے کے لئے ایک کافی مقدار سرمایہ کی ضرورت ہے اس لئے یہ بھی مدنظر رکھا گیا ہے کہ اگر اشاعت کے اس کاروبار مین کوئی اصحاب مالی حیثیت سے شریک ہونا چاہین تو وہ منیجر سے خط وکتابت کرین اور اس کے بعد یہ کمیٹی ایک لمٹڈ کمیٹی قرار دیجاوے اور جب تک ہر ایک قسم کے شرائط قرار دئے جاکر اسے رجسٹرڈ نہ کرا لیا جاویگا تب تک وہ مستند نہ ہوگی۔ اگر یہ کمپنی قائم ہو گئی تو براہین مجوزہ بھی اسی لمٹڈ کمپنی کا کاروبار ہوگا ورنہ موجودہ اصحاب اپنی ہمت سے اس کا انتظام توکل علی اللہ شروع کرینگے

المشتہر احمدیہ بک پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی قادیان دارالامان

ایک قومی امتحان

میرے بھائی شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم نے ۱۷ اگست کے اشتہار میں اپنی قوم سے الحکم کی دس ہزار مستقل اشاعت کے لئے درخواست کی ہے اور ایک لمبے چوڑے آرٹیکل کے ذریعہ سے ثابت کرتے ہوئے ان مشکلات کو دکھایا ہے جو کہ ایڈیٹر کو پیش آتی ہین اور مکمل سٹاف کے موجود نہونے سے کس کس قسم کے نقص اخبار مین رہ جاتے ہین۔ دس ہزار اشاعت کی نسبت جو تجویز انہون نے پیش کی ہے اور جس پر ۴ ماہ یعنی آخر دسمبر ۱۹۰۳ء تک انہون نے قوم سے عمل درآمد چاہا ہے اگر وہ واقعی طور پر انہین شرائط کے ساتھ عمل مین آجاوے تو اس مین شک نہین کہ الحکم جیسے ۱۶ صفحہ کے اخبار سے بڑھکر اور کوئی سستا اخبار نہ ہوگا اس کے ساتھ ہی اخبار کے سٹاف کی تکمیل اور کما حقہ اخباری خدمات کے بجالانے کے لئے انہون نے ۳۴۵۰۰ ساڑھے چونتیس ہزار روپیہ سالانہ کا خرچ تجویز کیا ہے جس کا انتظام علاوہ اخراجات وی پی کے قوم کی طرف اس طرح سے کیا گیا ہے کہ جنوری ۱۹۰۴ء سے پہلے پہلے دس ہزار خریدار ۴ طریق سے بہم پہونچائے جاوین ✤

اول۔ کہ جو سابقہ خریدار قریبًا ایکہزار کے ہین وہ ۵ر روپیہ سالانہ پر ہی اخبار خریدین — قیمت ۵۰۰۰ روپیہ

دوم۔ چار روپیہ سالانہ قیمت والے نئے خریدار دو ہزار — قیمت ۸۰۰۰ روپیہ

سوم۔ تین روپیہ آٹھ آنہ سالانہ قیمت والے ۳ ہزار — ۱۰۵۰۰ روپیہ

چہارم۔ دو روپیہ بارہ آنے والے نئے خریدار ۴ ہزار — ۱۱۰۰۰ روپیہ

کل میزان خریدار ۱۰۰۰۰ قیمت اخبار ۳۴۵۰۰ روپیہ

اب یہ قوم کا فرض ہے کہ ہر ایک شخص درخواست کی روانگی کے وقت دیانتداری سے تقویٰ کو مدنظر رکھکر پہلے سوچ لے کہ جس قیمت پر وہ اخبار خرید کرتا ہے کیا نفس الامر مین وہ اس سے کم یا زیادہ قیمت پر خریدنے کا حقدار تو نہین ہے اگر وہ ارسال قیمت کے وقت یہ خیال نہین کرتا تو گویا امر مستقیم کو چھوڑ کر افراط یا تفریط سے کام لیتا ہے اور ایک قومی فرض اور خدمت سے عمداً پہلو تہی کرتا ہے اگر ذی وسعت احباب اپنی حیثیت وغیرہ کو مدنظر رکھکر اسی امتیاز سے درخواستین روانہ کرین تو امید ہے کہ کم بضاعت احباب کو عمدہ موقعہ مل جاویگا کہ وہ بھی ۱۲؍ پر اخبار خریدین گویا ایک طرح سے امرا سے لیکر غربا پر احسان کرنیکی تجویز پیش کی گئی ہے اگر ہمت سے کام لیا جاوے تو ۴ ماہ مین اسی نسبت سے خریدار پہونچانا کوئی مشکل امر نہ ہوگا اور جہان تک ہمارا خیال ہے شاید پھر اس وقت کسی دوسرے اخبار کی ضرورت بھی احمدی جماعت کو نہ رہے گی اور اس درخواست پر عمل درآمد سے پتہ لگجاویگا کہ اس سلسلہ کے اخبارات کی کہان تک وقعت قوم مین ہے ✤

گرامی نامہ حضرت اقدس جناب امام زمان مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بنام منشی الہ داد صاحب احمدی کلارک صدر شاہ پور ضلع شاہ پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

شعر
صادق آن باشد کہ ایام بلا
می گذارد با محبت باوفا

ہر ایک مرضی الٰہی پر صبر کرنا ۔ اور اپنے مولا سے کامل تعلق اور گاڑھا پیوند کرنا چاہیئے اور مخالفین کی کوئی پرواہ نہ کرنی چاہیئے متوکل علی اللہ رہنا چاہیئے ✦

درود ۔ استغفار ۔ تلاوت قرآن مجید میں لگے رہنا بہتر ہے ۔ خدا تعالیٰ وہ دن لاتا ہے کہ مخالف روسیاہ اور موافق سرخرو ہونگے ۔ آپکے واسطے دعا کی گئی ہے خدا تعالیٰ ہر بلا سے نجات دے ۔ والسلام جولائی ۹۷ء

گرامی نامہ جناب حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب

بنام منشی الہ داد صاحب احمدی کلرک ۔ صدر شاہ پور ضلع شاہ پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

دنیا روزے چند عاقبت کار با خداوند ۔ یہاں سے کچھ کرنا ضروری ہے نہ کوئی ابتک یہاں رہا ۔ اور آئندہ کوئی رہیگا ۔ ہاں دنیا آخرت کے لئے ایک کھیت کی طرح ہے اس میں مولیٰ کریم کے احکام کی تعمیل اور تعظیم اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کرلو ۔ یہ غنیمت ہے تعظیم امر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے لئے جس قانون پر عملدرآمد کرنا چاہیئے اس کا نام قرآن شریف ہے ۔ پھر اس پر توجہ ۔ فکر ۔ غور کرو اور اس پر عملدرآمد کو اختیار کرلو ✦

والسلام

۲۱ دسمبر ۱۸۹۵ء

نور الدین از قادیان

نوٹ ایک مقدمہ کی ابتلا کیوقت عاجز کی ایک مضطربانہ عریضہ کے جواب میں یہ گرامی نامہ صادر ہوا تھا چنانچہ تھوڑے عرصہ کے بعد اس ابتلا سے بالکل مخلصی ہوگئی جس سے مخالفوں کی روسیاہی ہوئی اور انکو خجالت و ندامت اٹھانی پڑی ✦ (راقم الہ داد احمدی)

آریوں کے اصول کے مطابق جانوروں کا ذبح کرنا صریح رحم ہے

کیونکہ ان کے پرمیشر نے بوجہ اپنی ناطاقتی اور کمزوری کے جو کہ اُسے کسی نئے شئے کے پیدا کرنے میں لاحق حال ہے کسی نئی روح کو تو پیدا کرنا نہیں ازلی محدود روحیں ہیں جو کہ خدا معلوم کس طرح سے اس کے ہتھے چڑھ گئی ہیں انہی کی ہیرا پھیری کر کرا کے اُن سے دنیا کی آبادی کو قائم رکھنا ہے اس لئے جب کوئی انسان مرتا ہے تو اس کی روح کو سزا دہی کے غرض سے کسی دوسرے حیوان کے جسم میں داخل کیا جاتا ہے پس اس صورت میں جب ایک شخص اس جانور کو تکلیف ہوتی ہے تو ان کا یہ کہنا فضول ہے کیونکہ ایک نہ ایک دن موت تو اُسے آنی ہے جب روح نکلے گی تب ہی تکلیف ہوگی تو اس تکلیف نے تو ٹلنا ہی نہیں آگے کیا اور پیچھے کیا ✦

لیکن ہم کہتے ہیں کہ جس حال میں وہ روح سزا کی مستحق ہے اور اسی لئے اُس سے جامہ انسانی چھین کر جامہ حیوانیت پہنایا گیا تو اگر ذبح کی تکلیف اُسے دی گئی تو گویا پرمیشر کے منشا کو پورا کیا گیا اور اگر اُس روح نے ایسے کرم نہ کئے ہوتے کہ اُسے ذبح کی تکلیف نہ ہوتی تو کس کی مجال تھی کہ یہ تکلیف اُسے دیسکتا ۔ جیسے حیوان کے جسم میں داخل ہونا اس کے لئے سزا تھی ویسے ہی ذبح کی تکلیف کا برداشت کرنا اس کے لئے سزا ہوئی نہ کہ ظلم ✦

حجر اسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ لگانا

اعتراض ۔ اہل اسلام حجر اسود کو کیوں بوسہ دیتے ہیں ✦

جواب ۔ اشارہ سے کام لینا ایک ایسا امر ہے کہ جس کی نظیر ہر ایک مذہب ہر ایک ملت اور ہر ایک قوم حتیٰ کہ ہندوؤں کی پاک کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے ۔ جو خواندہ ہیں وہ لکھکر اپنے مطالب کا اظہار کرتے ہیں ۔ جو تقریر کرنا جانتے ہیں وہ بذریعہ سپیچوں کے اپنے مافی الضمیر لوگوں کو سامنے بیان کرتے ہیں جن کی زبان نہیں وہ اشاروں سے اپنے اغراض دوسروں کو سمجھاتے اور دوسروں کی سمجھتے ہیں ۔ ایک چور چوری کرتا ہے تو ایک مقام پر اپنا نقش یا خوب جاکر اس پر کچھ پیلسیاں (یا سبزہ وغیرہ) رکھ جاتا ہے ۔ جس سے مطلب اس کا یہ ہوتا ہے کہ کوئی کھوجی جو پاؤں کے ذریعہ سے کھوج لگاتا ہو اُسے وہ جان لے کہ

اگر وہ چور کی گرفتاری میں کما حقہ امداد نکرے گا تو اسے وہ چور اس قدر روپیہ دیوے گا اسیطرح پرانی کہانیوں میں سکندر اور دارا بادشاہ کی نظیر موجود ہے کہ دارا نے ایک بوری تلوں کی سکندر کے پاس روانہ کی جس سے اُس کا یہ مطلب تھا کہ میرے پاس اس قدر کثیر لشکر ہے اگر اطاعت نکرےگا تو تباہ کردونگا ۔ سکندر نے دو چار مرغ وہ بوری کھولکر چھوڑ دئے کہ میرے بہادر تیری فوج کو اس طرح کھالیوینگے ۔ یہاں تک ہم نے مختصراً بتلا دیا ہے کہ خواندوں اور ناخواندوں ۔ بہروں ۔ گونگوں ۔ بدمعاشوں ۔ اور بادشاہوں میں بھی اشارہ کنایہ سے گفتگو ہوا کرتی ہے اس کو دوسرے الفاظ میں تصویری زبان یا استعارہ کہا کرتے ہیں ✦

اب ہم انگریزی دنیا کو لیتے ہیں کہ کیا انہیں یہ تصویری زبان رائج ہے تو ان کے پنچ اخباروں کو دیکھو کہ وہ اپنے مطالب کا اظہار ہمیشہ تصویر کے ہی ذریعے سے کرتے ہیں اور امور سلطنت کے متعلق بڑے بڑے اہم مسائل کو تصویروں سے سمجھاتے ہیں تاجروں میں دیکھو کہ گھوڑوں کے اعلیٰ بیوپاری ہاتھوں پر کپڑا اڈالکر انگلیوں سے قیمت کا فیصلہ کرتے ہیں زبان سے بالکل کلام نہیں کرتے ۔ ایک بہادر اپنی بہادری کا اظہار اس سے کرتا ہے کہ مونچھوں پر تاؤ دیتا ہے ✦

اب مذہب کی طرف دیکھو ۔ تو اہل نماز کو لو کہ اول رکن کانوں تک ہاتھ لگاتا ہے کہ جس سے اس مطلب کا اظہار مقصود ہے کہ میں دنیا و اہل دنیا سے دست بردار ہوتا ہوں ۔ پھر چھاتی پر ہاتھ باندھنا اظہار اطاعت کا ثبوت ہے اور رکوع اور سجود وغیرہ سے عاجزی کا اظہار ہوتا ہے ۔ غرضیکہ یہ بات خوب ثابت ہے کہ تصویری زبان اور اشاروں اور کنایہ سے اپنا مافی الضمیر بتلا دینا ایک ایسا امر ہے جو کہ دنیا میں خوب رائج ہے اور حجر اسود بھی اسیطرح گذشتہ تحریر کی ایک تصویر ہے ۔ اس پر اکثر عیسائی لوگ بھی اعتراض کرتے ہیں مگر یہ ان کی حماقت ہے کہ جس بات کو وہ خود اپنی کتابوں میں تسلیم کرتے ہیں اور ان کو کفارہ کا مدار قرار دیتے ہیں وہی امر جب اہل اسلام میں ہو تو اُسے اعتراض بناتے ہیں ۔ چنانچہ وہ لوگ یہودی قربانیوں کو خدا کے برہ (حضرت مسیح) کی پھانسی بتلاتے ہیں ختنہ کو مسیح کے قتل کا نشان کہتے ہیں ۔ پولا ہلانے کو مسیح کا جی اٹھنا بیان کرتے ہیں

اب ہم ثابت کرتے ہیں کہ حجر اسود بھی دراصل ایک بڑی عظیم الشان پیشگوئی کے لئے تصویری زبان تھا اور چونکہ اس پیشگوئی کا جو مظہر ہے اس کے برکات اور انوار آئندہ ہر زمانہ میں زندہ رہنے تھے اس لئے حجر اسود بھی اس کی یادگاری کے لحاظ سے ہر زمانہ میں اس احترام کا مستحق تھا جو زمانہ قدیم سے اس کے لئے ہوتا آیا ہے ✦

دانیال کی کتاب میں ذکر ہے کہ بنوکدنضر بادشاہ نے ایک خواب دیکھا اور وہ اُسے بھول گیا ۔ چنانچہ اس نے اپنے حکیموں دانائوں اور نجومیوں اور فالیوں کے نام سخت احکام جاری کئے کہ جو اس خواب کو اور اس کی تعبیر کو نہ بتلاویگا تو وہ قتل کیا جاویگا دانیال

نے وہ خواب اور تعبیر بادشاہ کے روبرو بیان کی۔ اس خواب میں ایک پیشگوئی زمانہ آئندہ کے انقلاب اور آنحضرۃ صلعم کی بعثت کی تھی زمانہ کی حکومتون کو ایک تصویر کی شکل میں مجسم کرکے دکھایا گیا اور پھر ایک پتھر نکلا جس سے وہ تصویر پاش پاش ہوگئی۔ دیکھو دانیال باب ۲ - آیت ۴۴ - اس پتھر کی تعبیر دانیال ع نے یہ کی کہ ان بادشاہون کے ایام میں آسمان کا خدا ایک سلطنت قائم کریگا جو تا ابد نیست نہ ہوگی اور وہ سلطنت دوسری قوم کے قبضہ میں نہ پڑے گی اور وہ ان سب مملکتون کو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست کریگی اور وہی تا ابد قائم رہیگی۔ یہی ذکر یسعیاہ ۲۸ - باب - آیت ۱۶ میں ہے کہ خداوند یہوواہ فرماتا ہے دیکھو میں صیہون میں بنیاد کے لئے ایک پتھر رکھونگا - ایک آزمایا ہوا پتھر کونے کا سرا ایک مہنگ مولا ایک مضبوط نیو والا پتھر اس پر جو ایمان لاویگا اتاولی نہ کریگا - پھر متی ۲۱ باب - ۴۲ - آیت میں اس کا ذکر مسیح نے بھی کیا ہے - کیا تم نے نوشتون میں کبھی نہیں پڑھا کہ جس پتھر کو راج گیرون نے ناپسند کیا وہی کونے کا سرا ہوا یہ خداوند کی طرف سے ہے اور ہماری نظرون میں عجیب - اس لئے میں تم سے کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت تم سے لی جاویگی اور ایک قوم کو جو اس کے میوے لاوے دیجاویگی جو اس پتھر پر گریگا چور ہو جاوے گا پر جس پر وہ گرے پیس ڈالے گا - یہود میں یہ محاورہ تھا کہ وہ غیر قومون کو پتھر کہتے تھے اسی لئے خدا تعالےٰ نے پتھر کی تمثیل سے ان کو آئندہ کے واقعات سمجھائے اور متی کی انجیل میں اسی لئے قوم کو پتھر کہا گیا ہے چونکہ اہل عرب ایک ناخواندہ قوم تھی اس لئے تصویری زبان میں بطور پیشگوئی کے اور بشارت کے یہ تمام کلام یسعیاہ - دانیال اور متی کا اس طرح سے تحریر ہوا کہ بیت اللہ کے کونے پر ایک ان گھڑا پتھر نصب کیا گیا اور اپنے اس ایمان کے اظہار کے لئے کہ جب وہ سلطنت آسمانی جسے خدا نے پاک کلام میں پتھر سے تشبیہ دی ہے قائم ہوگی تو ہم اس کی طاعت کرینگے اور اپنا ہاتھ اس کو ہاتھ میں دیکر بیعت کرینگے یہ بات قرار پائی کہ اس پتھر کو ہاتھ لگادین اور تعظیم اور محبت جو کہ سچی اطاعت کے لئے ضروری شئی ہے اس کا اظہار بوسہ سے کرین۔ آنحضرۃ صلعم نے نبوۃ کو ایک عمارت سے تمثیل دی ہے اور تمام نبیون کو اس کی اینٹین وغیرہ قرار دیکر فرمایا ہے کہ ایک اینٹ کم تھی وہ مین ہون جس نے اس عمارت کو پورا کیا ہے سو اب دیکھ لو کہ صحف سابقہ میں جو تحریر تھی اس کی تصویر وہ پتھر عرب میں موجود رہا اور بیت اللہ کے کونے میں جڑا گیا اور ان کا مظہر آنحضرت صلعم کا دعوی موجود ہے کہ وہ پتھر میں ہون یہ دعوی ہرگز صحیح نہ ہوتا اگر اس پتھر کے خواص آپ مین نہ پائے جاتے۔ کہ جس پر وہ گرا اسے پیس ڈالا اور جو اس پر گرا وہ چور ہوا۔ باقی تفصیلات اس دعوی کی متعلق اور ان تمام تفصیلات کے متعلق جو کہ دانیال کی تعبیر سے تعلق رکھتی ہیں ایک طویل مضمون چاہتی ہیں جس کی اخبار میں گنجائش نہیں بہر حال رفع اعتراض کے لئے اس قدر تفصیل کافی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل عرب نے قدیم سے اس پتھر حجر اسود کو نشان دیکھا تھا اس بات کا کہ ایک شخص ہوگا جو کہ نبوۃ کی عمارت کے کونے کا پتھر ہوگا

اور **ویدون** میں بھی یہ پیشگوئی اس پتھر کی موجود ہے جسے ہم پھر کسیوقت انشاء اللہ ثابت کرکے دکھا دینگے اور اسی لئے ہاتھ لگاتے اور بوسہ دیتے ہیں +

اب رہا یہ سوال کہ جس حال میں آنحضرۃ صلعم مبعوث ہوچکے تو اب اُسے ہاتھ لگانے اور بوسہ دینے کی کیا ضرورۃ ہے اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ نبوۃ کی بحث اب بھی ہے اور نبوت سے اس پتھر کو ایک مناسبت ہو چکی ہے اس لئے جب تک یہ بحث رہے تب تک اس پتھر کا یہ عمل بھی قائم رہنا ضروری ہے دانیال ع کی یہ بات بھی پوری ہوگئی کہ اس کی سلطنت ابد تک رہیگی سو دیکھلو کہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں کہ بجز آپ کی امت کے اور کوئی امت کسی نبی کی ہرگز مکالمہ الٰہی اور اخبار غیب کا دعوے نبوۃ کے رنگ میں نہیں کرسکتی یہ فخر صرف اسلام کو ہی ہے کہ جس میں نبوت کے ظلال و آثار موجود ہیں اور جن کا مظہر اس وقت حضرت مرزا غلام احمد

صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام موجود ہیں +

طبی نوٹ

گذشتہ اشاعت سے آگے

ساتوین مہینے مین جنین کی درازی گیارہ انچہ سے سولہ انچہ تک اور وزن ایک سیر سے دو سیر ڈہائی چھٹانک تک ہوتا ہے بدن کی جلد ذرا دبیز اور ریشہ دار ہوتی ہے اور اس پر گاڑھی اور لیسدار رطوبت جس کا ہم نے ابھی بیان کیا تھا چھائی رہتی ہے۔ سر کے بال ایک انچہ کے چوتھے حصہ کے برابر لمبے ہوتے ہین۔ ناخن چھوٹے ہوتے ہین۔ اور ابھی انگلیون کے سرے تک نہین آتے۔ آنکھون کے پپوٹون کے کنارے جو پہلے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے جدا ہو جاتے ہین اور آنکھین کھل جاتی ہین۔ خصیہ کسی قدر سخت ہو جاتا ہے خصیے گردون سے نیچے اتر آتے ہین واضح ہو کہ اگر سات مہینے کی عمر کا بچہ پیدا ہو جائے تو اس کے زندہ رہنے اور نشو و نما کرنے کی قوی امید ہوتی ہے لیکن اس سے پہلے ہو جائے تو وہ بچہ یا تو پیدا ہوتے ہی فوراً مر جاتا ہے یا کچھ عرصے کے بعد مر جاتا ہے آٹھوین مہینے کے جنین کا طول چودہ انچہ سے اٹھارہ انچ تک اور وزن ڈیڑھ سیر دو چھٹانک سے ڈہائی سیر ساڑھے تین چھٹانک تک ہوتا ہے اس وقت جنین کے بدن کی جلد دبیز اور مضبوط ہوتی ہے اور اس پر جا بجا رونگٹا نمایان ہوتا ہے نیز مذکورہ بالا لیسدار اور گاڑھی رطوبت ابھی تک اُس پر چھائی رہتی ہے۔ ناخن انگلیون کے سرون تک آجاتے ہین۔ خُصیے اپنی جگہ پر ہوتے ہین اور ایک شکن دار لفافہ مین لپیٹے ہوئے دکھائی دیتے ہین۔ نوین مہینے مین جنین پورا ہو جاتا ہے اور اس کا طول ۱۶ انچ سے اٹھارہ یا بیس انچہ تک اور وزن دو سیر ڈہائی چھٹانک سے ساڑھے تین سیر تک ہوتا ہے جلد بدن کا رونگٹا غائب ہو جاتا ہے۔ مگر شانون کے اطراف مین باقی رہتا ہے۔ سر بدن کے دیگر اجزا سے بڑا اور آگے کی نسبت پیچھے کی طرف زیادہ لمبا نظر آتا ہے چہرہ چھوٹا ہوتا ہے اوپر کے اعضا پختہ ہوتے ہین سینہ کا پنجرہ وسیع اور کشادہ ہوتا ہے۔ پیٹ کا بالائی حصہ جگر کی درازی کے سبب سے بڑا ہوتا ہے مگر نیچے کا حصہ چھوٹا اور گاؤدم ہوتا ہے۔ نیچے کے اعضا بہ نسبت اوپر کے اعضا کے بہت چھوٹے ہوتے ہین۔ اعضائے تناسل جو باہر کی طرف ہوتے ہین اچھی طرح دکھائی دیتے ہین ناف جسم کے عین درمیانی خط پر نہین۔ بلکہ اُس مقام سے تخمیناً پون انچہ یا ایک انچہ نیچے ہوتی ہے سر کے بال پون انچہ سے لیکر پورے ایک انچہ تک لمبے ہوتے ہین ناخن انگلیون کے سرے سے آگے بڑھ جاتے ہین آنکھون کے پپوٹے کھلے ہوئے نظر آتے ہین نیز جسم کے تمام سوراخ کشادہ دکھائی دیتے ہین +

حمل کی مدت کم سے کم ایک سو اسی دن اور زیادہ سے زیادہ تین سو دن سمجھی گئی ہے حمل قرار پانے کے لئے عورت کے ارادہ یا مرضی کو کچھ دخل نہیں۔ مثلاً گہری نیند اور غشی اور مدہوشی کی حالت مین بھی حمل قرار پا سکتا ہے۔ حمل اگر رحم کے اندر قرار پائے تو حمل طبعی کہلاتا ہے اور رحم کے سوا دوسری جگہ قرار پائے تو حمل غیر طبعی کہلاتا ہے۔ مثلاً پیٹ کے پردے مین جس کا نام صفاق ہے یا مبیض مین جو رحم کے گرد دو گلٹیان ہین یا نفیر مین جو مبیض اور رحم کے درمیان ایک نالی ہے حمل طبعی ہو۔ یا غیر طبعی ہر حالت مین اگر جنین ایک ہے تو حمل بسیط کہلاتا ہے اور اگر جنین ایک سے زیادہ ہین تو وہ حمل مرکب کہلاتا ہے حمل توام حمل مرکب کی ایک شکل ہے جسمین دو جنین ایک وقت مین نشو و نما پاتے اور ایک وقت مین پیدا ہوتے ہین۔ اگر جنین کے سوا کوئی عارضی جسم بھی پیدا ہو جائے تو اُس کو حمل مخلوط کہتے ہین۔ اور اگر کسی عارضہ کے سبب سے حمل کا دھوکا مدت تک ہوتا رہے تو وہ حمل کاذب کہلاتا ہے اس کے علاوہ حمل کی اور بھی شکلین دیکھی جاتی ہین۔ مثلاً ایسے بچون کا پورا ہونا جن کے اعضا کم ہون یا زیادہ ہون ایک بچہ کے بعد دوسرے بچہ کا کچھ مدت کے فاصلے سے پیدا ہونا جنین سے ایک بچہ کا رنگ۔ یا حجم دوسرے بچہ کے رنگ یا حجم سے مختلف ہو +

(آئندہ)

انوار الاسلام پریس قادیان مین منشی محمد افضل کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا +

نمبر ۳۷ | قادیان دارالامان - ۲ - اکتوبر ۱۹۰۳ء مطابق ۱۰ - رجب ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

پرانی تقریروں میں سے کچھ

اولاد کس نیت سے طلب کرنی چاہئے

انسان کو سوچنا چاہئے کہ اُسے اولاد کی خواہش کیوں ہوتی ہے؟ کیونکہ اس کو محض طبعی خواہش ہی تک محدود نہ کر دینا چاہئے۔ کہ جیسے پیاس لگتی ہے یا بھوک لگتی ہے لیکن جب ایک اندازہ سے گذر جاوے تو ضرور اس کی اصلاح کی فکر کرنی چاہئے۔

خدا تعالے نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اگر انسان خود مومن اور عبد نہیں بنتا ہے اور اپنی زندگی کے اصل منشا کو پورا نہیں کرتا ہے اور پورا حق عبادت کا ادا نہیں کرتا بلکہ فسق و فجور میں زندگی بسر کرتا ہے اور گناہ پر گناہ کرتا ہے تو ایسے آدمی کی اولاد کے لئے خواہش کیا نتیجہ رکھے گی؟ صرف یہی کہ گناہ کرنے کے لئے وہ اپنا ایک اور خلیفہ چھوڑنا چاہتا ہے۔ خود کونسی کمی کی ہے جو اولاد کی خواہش کرتا ہے پس جب تک اولاد کی خواہش محض اس غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ دیندار اور متقی ہو اور خدا تعالیٰ کی فرمانبردار ہو کر اُس کے دین کی خادم بنے بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے اور باقیات صالحات کی بجائے اس کا نام باقیات سیئات رکھنا جائز ہوگا

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں صالح اور خدا ترس اور خادم دین اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو یہ کہنا بھی اس کا نرا ایک دعوی ہی دعوی ہوگا جب تک کہ خود وہ اپنی حالت میں ایک اصلاح نکرے۔ اگر خود فسق و فجور کی زندگی بسر کرتا ہے اور منہ سے کہتا ہے کہ میں صالح اور متقی اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو وہ اپنے اس دعوی میں کذاب ہے صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بناوے تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہوگی۔ اور ایسی اولاد حقیقت میں اس قابل ہوگی کہ اس کو باقیات صالحات کا مصداق کہیں اگر یہ خواہش صرف اسی لئے ہو کہ ہمارا نام باقی رہے اور وہ ہمارے املاک و اسباب کی وارث ہو یا وہ بڑی نامور اور مشہور آدمی ہو اس قسم کی خواہش میری نزدیک شرک ہے۔

یاد رکھو کسی نیکی کو بھی اس لئے نہیں کرنا چاہئے کہ اس نیکی کے کرنے پر ثواب یا اجر ملیگا کیونکہ اگر محض اس خیال پر نیکی کی جاوے تو وہ ابتغاء لمرضات اللہ نہیں ہو سکتی بلکہ اُس ثواب کی خاطر ہوگی اور اس سے اندیشہ ہو سکتا ہے کہ کسی وقت وہ اُسے چھوڑ بیٹھے مثلاً اگر کوئی شخص ہر روز ہم سے ملنے کو آوے اور ہم اس کو ایک روپیہ دے دیا کریں تو وہ بجائے خود یہی سمجھے گا کہ میرا جانا صرف روپے کے لئے ہے جس دن سے روپیہ نہ ملے اُسی دن سے آنا چھوڑ دے گا۔

غرض یہ ایک قسم کا باریک شرک ہے اس سے بچنا چاہئے۔ نیکی کو محض اس لئے کرنا چاہئے کہ خدا تعالے خوش ہو اور اس کی رضا حاصل ہو۔ اور اس کے حکم کی تعمیل ہو۔ قطع نظر اس کے کہ اس پر کوئی ثواب ہو یا نہ ہو *

باقی دارد

* فٹ نوٹ۔ حضرت حجۃ اللہ نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ خدا تعالی نے مجھے جس کام کے کرنیکا حکم دیا ہے اگر مجھ یہ بھی بتلایا جاوے اور یقین کرایا جاوے کہ اسکام کے کرنے پر سخت سے سخت عذاب کیا جاویگا تب بھی میں اپنی روح میں کوئی لغزش نہیں پاتا کہ اس کام کو چھوڑ دوں کیونکہ محض عذاب یا ثواب میرے کام کی غرض نہیں ہے۔ مجھ تو خدا تعالی نے طبعی طور پر ایک جوش فطرت عطا کیا ہے جو اس کے احکام کی تکمیل کیطرف کشاں کشاں لئے جاتا ہے

(ایڈیٹر)

حالات مقدمات

۲۲ ستمبر ۱۹۰۳ء کو فجر کی نماز کے بعد حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیان سے بٹالہ کے راہ گورداسپور روانہ ہوئے۔ حضور اور مولانا مولوی عبدالکریم صاحب اور مولانا محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ رتھ میں سوار ہوئے اور دیگر احباب آمدہ از سیالکوٹ و پٹیالہ وغیرہ یکوں پر۔

ہم افسوس سے ظاہر کرتے ہیں کہ اخبار کی آمدنی قلیل اور سٹاف کے ناکمل ہونے کی وجہ سے ایسے اور نیز ان مواقع پر جبکہ ایڈیٹر بوجہ بیماری یا اشتغال دیگر کاروبار کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہمرکابی اور مجلس سے محروم رہتا ہے کوئی معقول انتظام نہیں کر سکتے جس سے ان اوقات کے کلمات طیبات محفوظ ہوا کریں مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کی زبانی ہمیں علم ہوا کہ رستہ میں حضرۃ اقدس علیہ السلام نے عظیم الشان مسائل پر تقریریں فرمائیں جس سے بڑے بڑے مسائل حل ہوگئے ہیں۔ اپنے ذمہ داری کی اس پہلو کو نہایت کمزور دیکھکر ہم خود دعا کرتے ہیں اور نیز دیگر احباب سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے کاروبار میں برکت دیوے اور ہمیں اس نقطہ تک پہونچادے کہ جس پر پہونچکر ان تمام کمزوریوں کا علاج ہو سکتا ہے۔

دوپہر کے وقت بٹالہ سٹیشن سے سوار ہوکر حضرۃ اقدس گورداسپور میں نازل ہوئے دوسرے دن مقدمہ کی پیشی تھی۔ حضرۃ اقدس علیہ السلام نے صبح کو اٹھکر ذیل کا رویا سنایا۔

رویا

میں نے ایک قلم لکھنے کیواسطے اٹھائی ہے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اس کی ایک زبان ٹوٹی ہوئی ہے تو میں نے کہا کہ محمد افضل نے جو پر (نب) بھیجے ہیں ان میں ایک لگادو وہ پر تلاش کئے جارہے ہیں کہ اس اثنائے میں میری آنکھ کھل گئی۔

۱۰ بجے کے بعد مقدمہ کرم دین صاحب بنام حضرت اقدس و حکیم فضل دین صاحب پیش ہوا۔ خواجہ صاحب نے حکیم فضل دین صاحب کی طرف سے درخواست پیش کی کہ مولوی کرم دین صاحب نے جو استغاثہ کیا ہے وہ وہی امر ہے جس کی تحقیق کے لئے خود میری طرف سے کرم دین صاحب پر استغاثہ دائر ہوئے ہیں اس لئے جب تک وہ مقدمات فیصل نہ ہوں اس وقت تک اس مقدمہ کو ملتوی کیا جاوے اس پر فریقین کے وکلاء کی بحث رہی اور عدالت نے دوسرے دن فیصلہ دینے کا حکم صادر فرمایا

شام کے وقت حضرۃ اقدس کو الہام ہوا

خوش و خورم باش

۲۴ کو مقدمہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم بنام مولوی کرم دین صاحب و ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم تھا مگر چونکہ مستغیث کی شہادۃ موجود نہ تھی اس لئے اس کی تاریخ ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۳ء پڑی کل کی بحث پر چونکہ ابھی عدالت نے فیصلہ تحریر نہیں کیا تھا اس لئے خواجہ صاحب نے کچھ اور قانونی بحث کرنی چاہی جسکو سنکر عدالت نے ایک بجے کے بعد اسی دن یہ فیصلہ دیا کہ درخواست التوا مقدمہ نامنظور ہے۔

اور اس طرح سے

خدا کی وہ بات پوری ہوئی جو کہ اس نے ۲۲ کی رات کو اپنے فرستادہ کو دکھائی اور ۲۳ کی صبح کو اس نے سنا لی لیکن اصل غرض جو اس درخواست سے تھی وہ خدا نے بہرحال پوری کی آئندہ کے لئے اس مقدمہ کی تاریخ ۱۷ اکتوبر مقرر ہوئی۔

آپنے ایک ذکر پر فرمایا کہ کوئی دنیا کا کاروبار چھوڑ کر ہمارے پاس بیٹھے تو ایک دریا پیش گوئیوں کا بہتا ہوا دیکھے جیسے کہ کل قلم والی پیش گوئی پوری ہوئی ہے۔

روحانیت اور پاکیزگی کے بغیر کوئی مذہب چل نہیں سکتا قرآن شریف نے بتلایا ہے کہ آنحضرت صلعم کی بعثت سے پیشتر دنیا کی کیا حالت تھی یاکلون کما یاکل الانعام۔ پھر جب انہی لوگوں نے اسلام قبول کیا تو فرماتا ہے و یبیتون لربہم سجدا و قیاما۔ جب تک آسمان سے تریاق نہ ملے تو دل درست نہیں رہتا۔ انسان آگے قدم رکھتا ہے مگر وہ پیچھے پڑتا ہے قدسی صفات اور فطرۃ والا انسان ہو تو وہ مذہب چل سکتا ہے اس کے بغیر کوئی مذہب ترقی نہیں کر سکتا ہے اور اگر کرتا بھی ہے تو پھر قائم نہیں رہ سکتا

---

۲۴ کی شام کو روانہ ہوکر رات کو حضرۃ اقدس بٹالہ تشریف لائے اور وہیں قیام فرمایا علی الصبح رتھ میں سوار ہوکر آپ قادیان پہونچے۔

۲۶ و ۲۷۔ کو کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہیں ہوا ۲۸۔ کو آپ ... مغرب کی نماز باجماعت میں بوجہ بیماری شریک نہ ہو سکے۔

۲۹- ستمبر ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس نے کل نمازیں باجماعت ادا کیں۔

شام کے وقت چند ایک احباب نے بیعت کی جس پر حضرۃ اقدس نے ذیل کی تقریر فرمائی۔

ہر ایک آدمی جو بیعت کرتا ہے تو اس کی بیعت کی کیا غرض ہونی چاہیے یاد رکھو کہ اُسے صرف دنیا کے لئے نہ کرنا چاہیئے بہت سے آدمی ایسے ہیں اور دیکھے جاتے ہیں کہ وہ بدقسمت ہیں اور ان کا مقصود اس سے صرف دنیاوی اغراض کی تکمیل ہوتی ہے یاد رکھو کہ دنیا چند روزہ ہے تنگی سے یا فراخی سے یہ تو گذر جاتی ہے لیکن آخرۃ کا معاملہ بہت سخت ہے کہ جس کا انقطاع نہیں ہے اگر وہ دنیا سے اسی حالت میں گیا کہ خدا اس سے راضی تھا اور اس کا خوف اس کے دل میں تھا اور ہر ایک گناہ سے جسے خدا نے گناہ کہکر پکارا ہے وہ بچایا گیا تو پھر خدا کا فضل اس کے شامل حال ہوگا اور اگر یہ بات نہیں اور اس نے لاپرواہی کی زندگی بسر کی ہے تو اس کا انجام خطرناک ہوگا۔

بیعت سے انسان کو دو فائدے حاصل ہوتے ہیں ایک تو توبہ نصیب ہوتی ہے جیسے کہ اس وقت تم نے میرے ہاتھ پر کی ہے خدا کا وعدہ ہے کہ ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین کہ وہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالوں کو اور ان کو جو پاک ہونا چاہتے ہیں کہ گناہ کی کشش ان سے دور ہو جاوے۔ پھر آنحضرۃ صلعم فرماتے ہیں کہ توبہ کیوقت سب گناہ جھڑ جاتے ہیں اور افراط و تفریط سب کچھ معاف ہوکر پھر خدا تعالےٰ سے از سر نو صلح ہوتی ہے اور ایک نیا حساب کتاب اس بندہ کا خدا سے پڑتا ہے۔ پس اگر وہ دانا اور سمجھدار آدمی ہے اور اس کی نیت ٹھیک ہے تو اسے چاہئے کہ نیا حساب خدا کے ساتھ نہ ڈالے اور دوبارہ گناہ سے اپنے آپ کو آلودہ نہ کرے۔

توبہ سے پیشتر انسان پر کئی زمانہ عمر کے گذرتے ہیں مثلاً ایک جوانی کا کہ اس میں کسل ہوتا ہے۔ غفلت ہوتی ہے پھر دوسری عمر کا ایک حصہ ہوتا ہے اسمیں دغا اور فریب کا ایک حصہ ہوتا ہے اور اسیطرح ہر ایک عمر کے تقاضائے کے موافق گناہ بھی اس کے الگ ہوتے ہیں یہ اس کا فضل ہے کہ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور انسان اس کے ذریعہ سے پھر اس سے صلح کر سکتا ہے جب ایک جرم انسان پر ثابت ہو جاوے تو وہ قابل سزا ہو جاتا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے انہ من یات ربہ مجرما فان لہ جہنم پس جب ایک جرم کا یہ حال ہے تو جو صدہا جرم لیکر جاویگا اس کا کیا حال ہوگا لیکن اگر ایک شخص عدالت میں جاوے اور ثبوت پہونچکر قرارداد جرم بھی اس پر لگ جاوے اور پھر حاکم اسے بخشدے تو اس کا کس قدر احسان ہے پس اس لئے تم کو چاہئے کہ ہر ایک گناہ کو خواہ وہ مجموعی ہو خواہ تفریق خیال رکھو الیا نہ ہو کہ جیسے بہت سی زہریں ملکر انسان کو ایک دفعہ ہی ہلاک کر ڈالتی ہیں ویسے ہی گناہ تم کو ہلاک کر دیویں تو

علم مفید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی المصطفٰے محمد والہ واصحابہ اجمعین + اما بعد جاننا چاہیئے کہ ایک شخص خواجہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس اللہ سرہ کے شاگردون سے تہا اور مدت تک آپکی خدمتمین علم پڑہتا رہا اور جس نے عموماً ہر ایک علم سے فائدہ بھی حاصل کیا تہا ایک دفعہ اسنے دل مین سوچا کہ مین نے برسون رنج اوٹہایا اور بہت سا علم ہر طرح کا حاصل کیا - اب مجھکو کیا معلوم ہے کہ ان علمون مین سے کونسا علم میرے لئے مفید ہے اور گور مین میرا معین و مددگار اور میرا مونس ہوگا اور ان تحصیل کردہ علوم مین سے کونسا علم ہے کہ جسکو مین ترک کرون اور اس سے الگ رہون - کیا وجہ ہے کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالٰی سے پناہ مانگی ہے اور فرمایا ہے کہ (اعوذ بک من علم لا ینفع) یعنی مین بے نفع علم سے تیری پناہ چاہتا ہون پس وہ شاگرد چند روز تک یہ سوچتا رہا اور آخر اس مشکل کے لئے فتوی لینے کے طور پر امام رضی اللہ عنہ کی خدمتمین لکہا اور کچھ اور مسئلہ بھی لکھے اور عرض کیا کہ مجھے کوئی جامع نصیحت کیجیئے اور کوئی دعا ایسی بتلایئے کہ ہمیشہ پڑہا کرون اور یہ بھی لکہا کہ اگرچہ آپکے مسائل کے جواب مین بہت سی کتابین - احیاء کیمیا وجواہر القرآن اور اربعین اور منہاج اور بہتیرے رسالے تصنیف فرمائے ہین مگر مین ناچیز چاہتا ہون کہ ایک تحفہ کا غذ پر ہو اور جسے ہمیشہ پڑہا کرون اس پر حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے جو جواب لکہا اسے ہم تزکیہ نفس کی خاطر ہدیہ ناظرین کرنا مناسب خیال کرتے ہین جو اصحاب ہماری اس خدمت سے بہرہ ور ہون اُن سے التماس ہے کہ وہ میری حقیقین بھی اس اپیل در آمد کے لئے دعا فرمادین +

(محمد افضل)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے فرزند عزیز اور اے دوست مخلص خدا تیری بقا کو اپنی اطاعت مین دراز کرے اور تیرے ساتھ ہ گا ز جسے دوستون جیسا سلوک کرے تو معلوم کر کہ فرمان نصیحتون کا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب سے لکہا جاتا ہے اور جو نصیحت اُس جناب سے نہین ہوئی اس کا چندان فائدہ نہ ہوگا اور آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے نصیحت نامے لوگون کے لئے لکھے ان نصیحت نامون مین سے اگر کچھہ تجکو بھی پہنچ گیا ہے پہر تجھکو میری نصیحت کی کیا ضرورت ہے اور اگر ان مین سے کچھہ تجھکو نہین پہونچین تو مجھے بتلا کہ اتنے سال کی پڑھائی تہاری کس کام کی ہے - اے لڑکے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصیحتون مین سے جو آنحضرۃ صلعم نے اہل جہان کے لئے فرمائی ہین ایک تو یہ ہے علامۃ اعراض اللہ تعالٰی عن العبد اشتغالہ بما لا یعنیہ - یعنی علامت خدا تعالٰی کے غافل ہونے کی بندہ سے ان کا بے معنی کامون مین مشغول ہو جاتا ہے اور ان امرءً ذہبت ساعۃ من عمرہ فی غیر ما خلق لہ لحری بان یطول علیہ حسرتہ یعنی اگر کسی کی عمر کی ایک گھڑی ایسے کام مین چلی جاوے جو وہ اُس کام کے لئے پیدا نہین ہوا تو بہت لوگ اُس کے لئے مقدر ہے کہ اس کی حسرت بڑہائی جاوے اور من جاوز الاربعین ولم یغلب خیرہ شرہ فلیتجہز الی النار - اور جسکی عمر چالیس سال گذر چکی اور اس کی نیکی بدی پر غالب نہین ہوئی پس چاہیے کہ وہ آگ کے لئے طیار ہو جاوئے +

سب لوگون کو یہی نصیحت کافی ہے اور اے فرزند نصیحت کرنی تو آسان ہے لیکن دشواری اس کی قبول مین ہے کیا وجہ کہ نصیحت کا ذائقہ خواہش کے پجاریون کے حلق مین تلخ معلوم ہوتا ہے اور نواہی ان کی محبوب ہین خصوصاً اس کے لئے کہ جو لڑکون کی طرح رسمی علم کا طلبگار اور دنیاوی ہنرون اور فضیلت کے حصول مین مشغول ہے کیونکہ طالب علم سمجہتا ہے کہ **مجرد** علم ہی میرا دستگیر اور وسیلہ ہوگا اور نجات اور فلاح بھی صرف علم کے حصول مین ہے اور یہی کافی ہے اور وہ **عمل** سے بے پرواہ ہے اور اس کو عمل کی حاجت ہی نہین - اور یہ اعتقاد بد فلسفیون کا مذہب ہے سبحان اللہ وہ اتنا نہین جانتا کہ جب علم حاصل کر لیا اور اس پر عمل نکیا تو اس پر تو حجت قائم ہو گئی اور اس کو خبر نہین کہ حضرت رسول علیہ السلام فرماتے ہین - کہ اشد الناس عذاباً یوم القیامۃ عالم لم ینفعہ اللہ بعلمہ یعنی قیامت کے روز سب سے زیادہ عذاب اس عالم کو ہوگا جسکو خدا نے اس کے نفع علم سے محروم رکھا اور بزرگون کی حکایت مین ہے کہ ایک بزرگ نے جنید رحمۃ اللہ علیہ کو خواب مین دیکھا اور کہا اے ابو القاسم کیا حال ہے +

انہون نے جواب دیا کہ طاحت العبارات وفنیت الاشارات ما نفعنا الا رکیعات رکعناہا فی جوف اللیل یعنی ہلاک ہو چکین باتین اور اشارات فنا ہو گئے بجز چند رکعات کے جو ہم نے رات کے اندر ادا کین اور کچھ فائدہ نہ دیا - اے بیٹا اعمال سے مفلس اور احوال سے خالی اور بے معنی نہ ہونا اور خوب جان لے کہ مجرد علم تیری دستگیری نہ کریگا جیسکو یہ مثل معلوم ہو کہ اگر کوئی کسی جنگل مین جاتا ہو - اور ہندی تلوار ہاتہ مین ہو اور دوسرے ہتھیار بھی ہون اور وہ خود بھی لائق ہتھیارون کے اور لڑائی کرنیوالا ہو اور اچانک کوئی شیر اس کی طرف آتا نظر آوے تو تیری دانست مین کیا یہ سب ہتھیار بغیر استعمال کے اُس شیر کے حملہ کو اس سے دفع کر سکتے ہین تو خوب جانتا ہے کہ نہین کر سکتے اسیطرح بعینہ سمجھ لے کہ اگر کوئی شخص چند ہزار علمی مسئلہ پڑھ لے اور جانتا ہو مگر عمل ان پر نکرے تو اس دانائی سے اس کو فائدہ نہ ہوگا دوسری مثال یہ کہ کوئی بیمار ہو اور وہ بیماری صفراوی حرارۃ سے ہو اور اُسے معلوم بھی ہو کہ علاج اس مرض کا سکنجبین ہے مگر وہ دوا نہ کہاوے تو کیا مطلق علم اس کی بیماری کو دور کر دیگا - تو جانتا ہے کہ ہرگز نہین ؎

گر دو تو ہزار رطل بہ پیمائی
تا می نخوری نباشدت شیدائی

یعنی اگر تو سیرون شراب تول کر رکھے مگر جب تک تو پیئے گا نہین تجھ مین شیدائی یعنی بیخودی پیدا نہ ہوگی اگر تو سو برس تک بھی علم پڑہا کرے اور ہزار جلد کتاب کی الٹا دے پلٹا دے اور اس پر عمل نکرنا ہو اور اعمال صالحہ سے اپنے تئین مستعد اور خدا تعالٰی کی رحمت کے قابل نہ بنا وے - تو خدا کی رحمت تجھکو نہین پہونچیگی قرآن شریف سے سن لے لیس للانسان الا ما سعی - اے بیٹا مین جانتا ہون کہ تو نے پڑہا ہوگا کہ یہ آیت منسوخ ہے مگر ان دوسری آیات کے بارے مین تجھکو کیا کلام ہے فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً جزاءً بما کانو یعملون ان الذین آمنو وعملو الصلحٰت کانت لہم جنت الفردوس نزلا - الا من تاب وامن وعمل عملاً صالحاً - یعنی ہان جو بیاکر بدی کے نیکی کرے اور ایمان لاوے اور پہر اچھے کام کرتا رہے اور ان حدیثون کے حق مین تو کیا کہتا ہے بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وصوم وحج البیت من استطاع الیہ سبیلا - یعنی اسلام کے بنا پانچ باتون پر ہے گواہی دینی کہ نہین معبود سوائے خدا کے کوئی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول خدا کے ہین اور نماز کا قائم کرنا - اور زکوٰۃ کا دینا اور روزہ رمضان کے - اور حج خانہ کعبہ کا جو کوئی اس کی طرف جا سکے الایمان قول باللسان وتصدیق بالجنان وعمل بالارکان - یعنی ایمان زبان سے کہنا ہے اور دل سے تصدیق کرنا اور عمل اُس کے ارکان پر کرنا اور اس کے دلائل شمار سے زیادہ ہین - اور اگر تیرے دل مین یہ وسوسہ گذرتا ہو کہ مین یہ کہتا ہون

[1] ہر انسان کو اس کی سعی و کوشش کے موافق اجر ملیگا [2] جو شخص اپنے خدا کی ملاقات کی آس رکھتا ہے پس اسکو چاہیئے کہ کام اچھے کرے - [3] یہ بدلے کے طور پر ہے جو وہ کیا کرتے تھے [4] - جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے

کہ بندہ اپنے عمل سے بہشت مین پہونچے گا نہ کہ خدا تعالیٰ کے فضل ورحمت سے پس تو سمجھا نہیں کہ ابھی بات تو نے نہیں سمجھی۔ جان لے کہ مین یہ نہین کہتا بلکہ یہ کہتا ہون کہ بندہ خدا کے فضل ورحمت سے بہشت مین پہونچتا ہے لیکن جب تک بندگی اور تابعداری سے اپنے آپ کو مستعد اور قابل رحمت کے نہ بنا وے بہشت اس کو نصیب حاصل ہوتی مین۔ یہی نہین کہتا بلکہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ انّ رحمتہ اللہ قریب من المحسنین۔ یعنی خدا کی رحمت نیکو کارون سے نزدیک ہے اور جبکہ اس مین رحمت نہ پہونچی بہشت مین کب پہونچے گا۔ اور اگر کوئی یون کہے کہ صرف ایمان سے بہشت مین پہونچ جاتے ہین مین یہ بھی کہتا ہون کہ پہونچتا ہے مگر یونہی تو نہین پہونچتا وہان پہونچنے تک تو بہت سی گہاٹیان اور منزلین در پیش ہین ٭ (باقی دارد)

سوانح عمریان

جب ہم نے ماہوار رسالہ کے اجرا کا اشتہار دیا تہا تو اس مین ایک مضمون ہم نے یہ بھی تجویز کیا تہا کہ جسقدر اصحاب آج تک حضرۃ اقدس کی بعیت مین شامل ہوئے ہین یا آئندہ ہون۔ چونکہ ہر ایک کی بعیت ایک خاص مذہبی تاریخ کا اپنے ساتھ رکھتی ہے اور کوئی فراست سے۔ کوئی خواب سے۔ کوئی کشف سے۔ کوئی الہام سے۔ کوئی مخالفون کی مخالفت سے۔ کوئی ربانی اتفاق سے۔ غرضیکہ ہر ایک بیعت کنندہ اپنی بیعت کی تحریکات اور اسباب کو لکہکر روانہ کرے تو وہ درج رسالہ کر دئے جاوین لیکن چونکہ رسالہ کے اجرا کی تجویز سردست ملتوی ہو گئی اس لئے اب اگر وہ حالات لکہکر دفتر البدر مین ارسال کر دئے جاوین تو آہستہ آہستہ بذریعہ اخبار شائع کر دئے جاوین ٭

ہمارا خیال ہے کہ ان حالات کے ضبط ہو جانے سے ایک عظیم الشان نظارہ قدرت آنکھوں کے سامنے آتا ہے اور اسکا اثر دوسرے لوگون پر جو کہ ابھی مذبذب ہین پڑتا ہے اور ایک دوسرے بھائی کے حالات پڑہکر مومنین کی زیادتی ایمان ہوتی ہے اس لئے احباب احمدیہ سے ہماری التماس ہے کہ وہ اپنے اپنی بیعت کے حالات لکھکر روانہ کرین لیکن لکھنے مین اس امر کا خیال رہے کہ حاشیہ اور بین السطور بہت کھلا کھلا رہے تا کہ اصلاح مضمون کے لئے کاغذ مین بہ شرط ضرورت گنجائش مل سکے ٭

(ایڈیٹر)

خوش رہنے کا نسخہ

مخدومنا و مولانا حضرت حکیم نورالدین صاحب اکثر بار ذکر کیا کرتے ہین کہ مین نے ایک بزرگ سے ایک دفعہ سوال کیا کہ کوئی ایسی بات بتلاوین جس سے انسان ہمیشہ خوش رہے اس وقت آپکے پاس امرا کا بھی ایک بڑا مجمع تہا اور بذات خود بھی وہ ایک بڑے امیر آدمی تھے آپ کی عادت تھی کہ ہمیشہ مختصر کلام کرتے فرمانے لگے کہ خوش رہنے کا ایک ہی نسخہ ہے وہ یہ ہے کہ انسان نہ خدا بنے اور نہ رسول بنے۔ اس کلام کا مطلب مجکو سمجھ نہ آیا۔ مین نے عرض کی کہ اس کا مطلب کیا ہے فرمایا کہ تم لوگ خدا کسکو کہتے ہو۔ جواب دیا کہ خدا وہ ذات ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ آپنے فرمایا کہ خدا بننے کے یہی معنی ہین کہ انسان اس بات پر زور دے کہ میرا چاہا کیون نہ ہوا حالانکہ یہ خاصہ خدا کا ہے ۔

چاہا ہم نے مگر نہ چاہا تو نے
چاہا تیرا ہوا مگر ہمارا نہ ہوا

پس خوش رہنے کے لئے ایک بات تو یہ کرے کہ جب اسکے ارادہ مین اسے ناکامی ہو تو نفس کو ملامت کرے اور سمجہاوے کہ تو خدا تو نہین ہے کہ تیرا چاہا ہو جاتا اس خیال سے رنج اور جلن دور ہو جاویگی ٭

دوسری بات یہ کہ رسول نہ بنے۔ رسول وہ ہوتے ہین کہ خدا کی طرف سے مامور ہوتے ہین اور خلقت کو خدا کا فرمان منواتے ہین جو نہ مانے اس کے لئے رنجیدہ خاطر ہوتے ہین اور ان کی نافرمانی سے لوگون پر عذاب آتا ہے۔ پس اگر کوئی تمہاری بات نہ مانے تو تم نفس کو یون سمجہاؤ کہ تو کوئی رسول تو نہین کہ تیری بات آیت اور حدیث ہو اگر کوئی تیری بات سے منکر ہے تو وہ عذاب کا مستحق نہین ہے کوئی نہین مانتا تو نہ مانے ٭

حکیم صاحب فرماتے ہین کہ مین اس پر ہمیشہ عمل در آمد کرتا ہون اور اسی لئے مین ہمیشہ خوش رہتا ہون ٭

طاعون

چونکہ طاعون کا دورہ پھر شروع ہو گیا ہے اور اکثر مقامات پر یہ پھوٹ پڑا ہے اس لئے خاص و عام کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی حالتون مین تبدیلی کرین ہر ایک قسم کے گناہ اور فسق و فجور سے پرہیز کرین خدا کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود میرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر ایمان لاوین اور کم از کم یہ کہ زبان درازیون شوخیون چالاکیون سے باز رہین اور دعا رب کل شئی خادمک رب فاحفظنی و انصرنی وارحمنی کو نمازون مین اور دیگر اوقات مین ورد کرین اور ہر ایک احمدی بھائی کو چاہئے کہ اپنے تمام بھائیون اور ان کے اہل و عیال کے لئے جہان کہین وہ ہون دعا کرتا رہے کہ خدا تعالےٰ اس مرض سے ان کو محفوظ رکھے۔ اور کشتی نوح مین جو حضرۃ اقدس علیہ السلام کی تعلیم ہے اسے ہر ہفتہ مین ایکبار خود بھی پڑہین اور اپنے گھر والون کو بھی سناتے رہین اور ہمین بھی دعائے خیر سے یاد کرتے رہین ٭

براہین احمدیہ

جس نمونہ کا ہم نے گذشتہ اشتہار مین نوٹس دیا تھا وہ خدا کے فضل سے اس نمبر کے ہمراہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے عام طور پر آجکل شہرین کتب نے یہ شیوہ اختیار کیا ہے کہ خریدار پیدا کرنے کے واسطے دلربا مضمون اشتہار کا اور نمونہ بڑی محنت اور سرگرمی سے بہت عمدہ چھاپکر پیش کرتے ہین لیکن جب کتاب چھپکر ناظرین کے پاس روانہ کی جاتی ہے تو وہ بالکل نمونہ کے مطابق نہین ہوتی۔ مگر ہم اپنے اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرکے جسکی رضا کی خاطر ہم نے اس کتاب کو چھاپنا چاہا ہے وعدہ کرتے ہین کہ اصل کتاب اس نمونہ سے بھی کہین بڑھ چڑھکر ہوگی۔ جدول نستعلیق کی بجائے جو سلائیڈ مین دی گئی ہے وہ ہماری منشاء کے مطابق نہین ہے مگر اصل کتاب مین خط اور چھپائی پر جدول انشاء اللہ سونے پر سہاگہ معلوم ہوگا بعض احباب کے نزدیک صرف کاغذ کے فرق سے اعلیٰ کاغذ کی براہین کی للعہ روپیہ قیمت بہت زیادہ معلوم ہوگی لیکن ان کو ابھی معلوم نہین ہے کہ اس مین ہم نے اور کیا خوبی رکھی ہے وہ یہ ہے کہ علاوہ کاغذ کی نفاست کے اس کی روشنائی ایک نہایت خوشنما رنگ کی ہوگی اور جب وہ چھپے گی تو انشاء اللہ اس کے خریدار خود شہادت دین گے کہ دس روپیہ تو صرف اس کی جلد اول کی قیمت ہے۔ چونکہ حضرۃ اقدس کی کل متبرک تصانیف کو اس حسن انتظام سے چھاپکر قوم کے ہاتھ مین دینا ایک کثیر سرمایہ اور اعلیٰ سے اعلیٰ سٹاف کو چاہتا ہے اس لئے ہم نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اس خدمت کی سرانجام دہی کے لئے چند ذی مقدرت احباب کی ایک کمپنی ہو جو کہ روپیہ سے امداد کرین سردست اس کمپنی کے قواعد اور منافع کی تقسیم وغیرہ پیش

عالم اخبار

ولادت ہمارے مخدوم اور مکرم جناب مولانا حکیم نورالدین صاحب رض کے ہاں آپکی زوجہ ثانی کے بطن سے ایک فرزند مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۰۳ء کو پیدا ہوا جسکا نام حضرت اقدس علیہ السلام نے عبدالقیوم رکھا ہے خدا تعالےٰ مولود مسعود کی عمر اپنی اطاعت اور رضامندی کی راہوں مین دراز کرے +

چاند گرہن ۶ - اکتوبر ۱۹۰۳ء کو ۷ بجکر ۲ منٹ شام سے شروع ہوکر ۱۰ بجکر ۵ امنٹ تک

کشمیر مین ۱۳ روز تک پھر بارش ہوتی رہی اسلام آباد مین ۲۰ فٹ پانی چڑھ گیا ہے خدا خیر کرے +

اہالیان سمالی لینڈ کی نسبت ایک عجیب بات معلوم ہوئی ہے کہ وہ دس بارہ روز تک بلا پانی پیئے گذار سکتے ہین +

گرمی کی شدت کسی قدر کم ہو جانے کے ساتھ ہی طاعون پھر چمک اٹھی ہے گذشتہ ہفتہ کل ہندوستان مین طاعونی اموات کی تعداد ہفتہ ماسبق کی نسبت قریباً دگنی یعنی ہفتہ ماسبق کی (۷۷۴۸) اموات کے مقابلہ مین ۱۳۰۴۹ موتین طاعون سے ہوئین - صوبہ پنجاب مین بھی طاعون ترقی پر ہے ۵۶ موتین بمقابلہ ہفتہ ماسبق کی ۳۸ موتون کے ہوئین سب سے زیادہ اموات راولپنڈی مین ہوئین جہان طاعون کا بہت زور سنا جاتا ہے +

(پیسہ)

شاہ ایران اور ان کی اپنی رعایا کے درمیان سخت نفاق

پردہ کی ضرورت انگلستان کے نامور شاعر مسٹر براؤن جو کیمبرج مین لارڈ کرزن کے اُستاد رہ چکے ہین - اپنے معزز شاگرد کی دعوت پر دربار دہلی مین شریک ہوئے تھے - وطن واپس جا کر انہون نے اپنا سفرنامہ لکھا ہے - جو شاعرانہ خیالات سے پر ہے اس مین ایک جگہ پردہ کے متعلق فرماتے ہین کہ دو سیاحت ہند کے دوران مین رسم پردہ کو دیکھکر میرے دل مین خیال پیدا ہوا کہ اگر انگلستان مین بھی عورتین پردہ کرتین تو کیا اچھا ہوتا - ممکن ہے پردہ رفتہ رفتہ ہندوستان سے اُٹھ جائے مگر جب تک مردون کو سیکھنا ہے کہ ان کو عورتون کا اعزاز کس طرح کرنا چاہیئے - اس وقت تک مین چاہتا ہون کہ ہندوستان مین پردہ کا رواج رہے +

سلام کا جھگڑا رنگون مین مدرسین اور طلباء کے باہم سلام کا جھگڑا درپیش ہے حکام تعلیم نے سلام کرنے کے متعلق کچھ نئی ہدایتین لڑکون کے نام جاری کی ہین - لڑکون نے وہ ہدایات نہین مانین ماسٹر صاحبان اصرار کرتے ہین - جسپر خوب جھگڑا اچل رہا ہے سکول بند ہین معلم صاحبان کی غصہ کے مارے بھوین تنی جاتی ہین - لڑکے بازار و مین اُستادون پر تالیان بجاتے ہین اور چند شوخ مزاجون نے تو سکول کی دیوارون پر جابجا اس مطلب کے نوٹس چسپان کر دئے ہین کہ یہ مکان کرایہ کے لئے خالی ہے - جن کے زیر دستی اتار ڈالنے کا حکم پولیس کو دیا گیا - سارے قضیہ کی بنا یہ ہے کہ حکام تعلیم زور دیتے ہین کہ طالب علم قدیم برہمی رسم کے مطابق دونون بازو لٹکا کر یا ہاتھ کی ہتھیلیان اوپر نیچے رکھکر سلام کرین لیکن نوعمر لڑکے اور ان کے والدین نہین مانتے وہ کہتے ہین کہ ایسا مودبانہ سلام صرف مذہبی رہنماؤن کے لئے مخصوص کیا گیا ہے نہ کہ اُن سے کم درجے کے اشخاص کے لئے - غرض آزادی کی ہوا اب ہندوستان مین ہر جگہ پھیل گئی ہے - علی ہذا لقیاس رنگون مین بھی - اب لڑکون کے والدین جلسہ کرکے اس امر کا فیصلہ کرنے والے ہین کہ سلام کے مسئلہ کا فیصلہ کس طرح کیا جائے +

مسلمان شوہر اور عیسائی بیوی حال ہی مین ایک خاص طرز کا مقدمہ عدالت مدراس مین پیش ہوکر فیصل ہوا ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ مسٹر جیمس ہولٹ نے جو ایک فوجی پنشن یافتہ سپاہی ہے - اسلام قبول کیا جسپر اس کی بیوی مسز اینی ہولٹ نے اُس کے ساتھ رہنے سے انکار کیا - اور عدالت مین نان نفقہ کی چارہ جوئی کی مقدمہ کے تمام پہلوؤن پر غور کرنے کے بعد مسٹر ای کلارک نے مفصلہ ذیل فیصلہ صادر کیا ہے "مین خیال نہین کرتا کہ ایک بیوی کا فرائض شادی سے انکار کرنے کا حق اس سے بہتر ہو سکتا ہے کہ جو قانون طلاق مین مہیا کیا گیا ہے - قانون ہذا مین جہان طلاق کی اجازت اس صورت مین دی گئی ہے کہ شوہر مذہب عیسوی چھوڑ کر نئی بیوی کر لے وہان یہ بات بھی صاف طور پر ظاہر کی گئی ہے - کہ طلاق زنا - بیرحمی اور روپوشی کے بغیر اور کسی صورت مین روا نہین ہو سکتی - گو قانون کے رو سے یہ بات عیان ہے کہ تبدیل مذہب اور نئی شادی طلاق کے لئے کافی وجوہات ہین - مگر صرف تبدیل مذہب یا اس کے ساتھ دیگر امور کا واقع ہونا طلاق کی ضرورت ثابت نہین کرتا - مین اس قانونی بحث سے یہ نتیجہ نکالتا ہون کہ واضع قوانین کی علت غائی یہ تھی کہ شوہر کے صرف مذہب تبدیل کرنے پر اُس کی بیوی کو اُس سے علیحدہ ہونیکا حق حاصل ہو جائے اس مقدمہ مین یہ فیصلہ دینا کہ مسٹر ہولٹ اپنی بیوی کو گزارہ دے دوسرے لفظون مین معنی رکھتا ہے کہ مسز ہولٹ کو طلاق مل گئی لیکن مین خیال نہین کرتا کہ قانون طلاق کی رو سے مجسٹریٹون کو ایسے اعلیٰ اختیارات ہون - پس ان تمام امور پر غور کرنے سے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر ہولٹ کا مذہب تبدیل کرنا نہ تو مجرمانہ فعل ہے نہ بعید از اخلاق - نہ یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ مسٹر ہولٹ کے تبدیل مذہب سے اُس کی بیوی کی شہرت چال چلن یا موجودہ حالت کو کسی قسم کا نقصان پہنچ سکتا ہے - بیشک مسز ہولٹ کو اندیشہ ہے کہ ناگوار نتائج ظہور پذیر ہونگے لیکن یہ صرف خیالی باتین ہین ایک خیالی بات یہ بھی ہے کہ شاید مسز ہولٹ کو پردہ نشین ہونے یا مشرقی لباس پہننے پر مجبور کیا جائیگا لیکن اس کا شوہر ان تمام باتون سے انکار کرتا ہے اور اس کا بیان ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ہرگز ایسا سلوک نہین کریگا بلکہ اُسے ایسا لباس جیسا وہ چاہے گی پہننے کی اجازت دیگا اور اُسے اپنی پسندیدہ عبادتگاہ مین جانے کا اختیار ہوگا غرضیکہ تمام معاملات مین اُسے وہی آزادی دی جائیگی جو آج تک اُسے حاصل رہی"

گوندل علاقہ کاٹھیاواڑ مین اہل اسلام کی آبادی بہ نسبت ہندوؤن کے بہت زیادہ ہے اول وہان گاؤکشی کی ممانعت تھی - بیس پچیس برس کا عرصہ گذرا کہ جب وہان کے رئیس نابالغ تھے تو بمبئی گورنمنٹ کے ہاتھ مین وہان کا انتظام تھا اور اس وقت اہل اسلام کو گاؤکشی کی اجازت دیگئی تھی - لیکن اب جبکہ رئیس صاحب نے عنان حکومت ہاتھ مین لیلی ہوئی ہے تو پھر گاؤکشی کو بند کر دیا ہے جس سے وہان کی مسلمان رعایا کو سخت تکلیف ہے بمبئی گورنمنٹ نے ان کی فریاد پر توجہ نہ کی اس لئے اب انہون نے وائسرائے کے پاس اپیل کی ہے +

بمبئی مین ایک پارسی ہیڈ ماسٹر نے افیون کھا کر خودکشی کی کہ اس سے دو ماہ پیشتر اس کی لڑکی خودکشی کر چکی تھی اور اس لڑکی سے اس کی بڑی محبت تھی - جو لوگ خدا کو چھوڑ کر فانی اشیاء سے دل لگاتے ہین اُن کے نتائج ایسے ہی ہونے چاہئیں +

فوٹو - حضرة اقدس کے کھڑے قد کی تصویر بقیمت ۸؎ پر دفتر البدر سے ملسکتی ہے +

اسم اعظم یعنی الہامی دعا قیمت ۱؎ علاوہ محصولڈاک

حج کی فلاسفی

ایک دفعہ درس قرآن شریف مین جناب محمد عجب خان صاحب تحصیلدار ایبٹ آباد کے اس سوال پر کہ حج کی فلاسفی اور فائدہ کیا ہے ہمارے مخدوم مولانا حکیم نورالدین صاحب نے جو تقریر حج کی فلاسفی پر کی وہ ذیل مین درج کی جاتی ہے تاکہ ہر ایک مومن حسب استطاعت اس سے مستفید ہو سکے +

فہم اور فراست کے لئے اللہ تعالےٰ نے جو اسباب دئے ہین وہ تین قسم کے ہین +

(۱) وہ جنکو عام نگاہ سمجھ سکتی ہے

(۲) وہ جو فلاسفرون بادشاہون اور مدبرون کی سمجھ مین آتے ہین +

(۳) دوسری قسم کی مخلوق سے جو بالاتر مخلوق انبیا اولیا و رسل وغیرہ کی سمجھ مین آتے ہین لیکن پھر آگے ان کے مدارج بھی مختلف ہین

میرا ابھی ابتدائی سن اور طالب علمی کا زمانہ تہا کہ حج مجھپر فرض ہوا اور مین نے اس وقت دو حج کئے۔ میری طبیعت اس وقت بھی بہت آزاد ۔ حریت پسند اور دلائل کی محتاج تھی اس عمر اور طالب علمی کے زمانہ مین کچھ محرکات میرے حج کرنے کے تھے پھر وسط عمر مین وہ اور بڑھ گئے اور اب اس وقت میری معرفت ضرورت حج کے بارے مین خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے بہت زیادہ کردی ہے مین اس وقت اپنے اول محرکات کا ذکر کرتا ہون اور وہ یہ ہے کہ اس وقت بھی میری طبیعت نے یہ امر میرے دل مین جمادیا تھا کہ **اسلام** ہی ایک ایسا مذہب ہے جو تمام خوبیون کا جامع مذہب ہے اور تمام غیر مذاہب کامعین ہے اس وقت جو میری سوسائیٹی ہم عمرون اور طالب علمون کی تھی جب کبھی قرآن یا اسلام کی چلتی تو مین خدا کے فضل سے قرآن کے ذریعہ ہی ان سب پر غالب آتا۔ میرے اس وقت کا قرآن ابتک میرے پاس موجود ہے اور اُس وقت جو جو میری تحقیقات اور خیالات تھے ان کے مطابق تمام حواشی چڑھے ہوئے ہین اس کے مطالعہ سے میرے خیالات کے تدریجا عروج کا پتہ مل سکتاہے۔ اس وقت.......

.......ہی یہ بات بخوبی میرے دل مین بیٹھ گئی ہوئی تھی کہ ایسا کوئی بھی مذہب نہین ہے کہ اگر اسمین کوئی خوبی ہو تو وہ خوبی اسلام مین نہ ہو اور اسلام کی کوئی ایسی خوبی نہین ہے جو اس کے فرقہ اہل سنت الجماعت مین نہ ہو اور فرقہ اہل سنت والجماعت کی کوئی ایسی خوبی نہین ہے جو کہ حضرۃ شاہ ولی اللہ صاحب اور شیخ ابن تیمیہ اور ان کے تلمیذ ابن قیم کے طریق مین نہ ہو۔ گویا مین ایک طرح سے اس وقت شاہ ولی اللہ صاحب کا مقلد تہا یا شیخ ابن تیمیہ و ابن قیم کا اس وقت کے منتقیون یا یون کہو کہ اسلام کے فلاسفرون سے مجھے محبت تھی۔ اور کتاب حجۃ اللہ البالغہ شاہ صاحب کی تصنیف جو کہ اس وقت ملتی نہ تھی میرے ساتھ رہتی تھی اس کے مطالعہ سے میرا مذکورہ بالا یقین خوب پختہ ہو گیا ہوا تہا اور میرا مذہب مذہب تہا جو کہ تصوف۔ فقہ حدیث اور فلسفیت کو جمع کرتا ہے +

اس وقت ہر مذہب اور ملت کے طالب علم کیساتہ میرا التعارف تہا جبکہ مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ نیازمندی کے کتنے اقسام ہین۔ غور کے بعد اس کی دو قسمین میری سمجھ مین آئین +

ایک — خادمانہ نیازمندی

دوسری — عاشقانہ نیازمندی

خادمانہ نیازمندی کا یہ رنگ ہے جو کہ ہم ہر روز سرکاری درباروں اور حکام کی پیشیون مین دیکھتے ہین کہ اپنے آقا کے کہنے کے مطابق خادمون کی ایک خاص وردی ہوتی ہے وہ پہن کر وقت مقررہ پر حاضر ہوتے ہین اور ہمیشہ صاف اور ستھرے رہتے ہین کہ آقا ناراض نہ ہو۔ اور مجرا۔ سلام۔ نشست برخاست دربار کے.......

.......وقت کے خاص آداب ہوتے ہین جو کہ وہ بجالاتے ہین اور خاص خاص خدام کو نذر بھی گذرانی جاتی ہے یہ حالت اپنے بندون کی خادمانہ نیازمندی کی خدا تعالےٰ نے زکوۃ اور نماز مین رکھی ہے کہ اس مین روپیہ بھی خرچ کرنا پڑتا ہے اور وقت کی پابندی کے لحاظ سے آداب الہی کو مدنظر رکھکر تمام ارکان بجالائے جاتے ہین۔ لیکن۔

عاشقانہ نیازمندی کا طریق اور ہے کہ کسی محبوب کی دھت مین نہ کھانے کی فکر نہ پینے کی۔ ہونٹ خشک ہورہے ہین کسی سج دھج بناؤ سنگار کا خیال نہین ہے شہوانی قوائے پر وہ موت ہے کہ بیوی کا خیال تک نہین آتا۔ کبھی جو پتہ لگ جاتا ہے کہ محبوب وہان فلان کوچہ مین ہے تو یہ بھی دوڑ کر وہان پہونچتا ہے۔ نہ سر کی خبر ہے کہ پگڑی ہے کہ نہین اور نہ پاؤن کی کہ جوتہ ہے کہ نہین اور اس کوچہ مین چکر پر چکر دیتا ہے کہ کسی طرح اس کی جھلک نظر آجاوے اگر سارا چہرہ نہین تو کوئی حصہ ہی سہی۔ کلام ہی سہی اور اگر اس مین کوئی حارج ہو تو کچھ پتھر اسے بھی رسید کر دیتاہے اور اگر اس کے وہم مین بھی یہ بات آجاوے کہ محبوب نے بلایا ہے تو حاضر ہون حاضر ہون کہتا ہوا دوڑتا ہے جو لوگ عاشق مزاج رہ چکے ہین یا اگر نہین تو محبانہ مضامین کی کتب تو دیکھی ہونگی جنمین عاشقون کی اس حالت کا بیان ہوتاہے وہ خوب جانتے ہین کہ عاشقون پر ایک ایسا وقت ضرور آتا ہے اور اسی محبانہ نیازمندی کی ادا کو اللہ نے اپنے بندون کے واسطے روزہ اور حج مین رکھا ہے دیکھو مکہ مین خدا کا مکالمہ ہوا ۔ دیدار ہوا اور یقینا ہوا وہان اللہ تعالےٰ نے ۔ بچون عورتون اور بڈہون پر فضل کئے اس لئے یہ انسانی خاصہ ہے کہ جب دیکھتا ہے کہ فلان مقام پر فلان فلان فضل ہوا تو اس کے اندر خواہش پیدا ہوتی ہے کہ وہان کچھ نہ کچھ ضرور ہے وہ کونسا بچہ اور کونسی عورت اور کونسا بوڑھا تہا جسے خدا مکہ معظمہ مین نظر آیا وہ بوڑھا تو ابراہیم علیہ السلام تہا۔ اور عورت بی بی ہاجرہ نہین اور وہ بچہ اسمٰعیل تہا اور وہ حقیقی جوان محمد صلعم رسول اللہ سید الاولین والآخرین علیہم ان سب کو خدا ملا ہے اور ان سب کے ساتھ کلام بھی کیا ہے جس کثرت اور جمعیت سے خدا نمائی مکہ مین ہوئی ہے کوئی اور مقام متحدہ ہستی پر نہین کہ اس جمعیت کے ساتھ خدا نمائی کا دعوی کرے۔ مکہ مین رویت الہی خوب ثابت ہے اس لئے ایک سلیم الفطرت انسان جب امید باندھکر نیازمندی اور خواہش سے وہان جاتا ہے تو رحیم اور کریم خدا کب چاہتا ہے کہ اُسے محروم رکھے +

عاشقانہ نیازمندی کے آداب کے برخلاف یہ بات ہے کہ پردہ کیا جاوے ۔ کیونکہ اس سے عشق پر حرف آتا ہے اس لئے وہان عورتون کو پردہ کا حکم نہین ہے۔ ان دنون مین مینے ہیر اور رانجھا کا قصہ پڑھا تو وہان اسی عاشقانہ نیازمندی کی ایک عجیب بات لکھی ہے کہ ہیر جب رانجھا کے واسطے روٹیان لیکر جارہی تھی تو قاضی صاحب نماز پڑھ رہے تھے اس نے نہ دیکھا سامنے سے گذر گئی جب قاضی نماز سے فارغ ہوکر اس پر ناراض ہوا تو اس نے جواب دیا کہ اے قاضی مین تو رانجھے کی طرف جارہی تھی اور اس کے عشق مین مجھے نظر تک نہ آیا کہ تو نماز پڑھ رہا ہے کہ نہین مگر تعجب ہے کہ تیری کیسی نماز تھی کہ تو نے مجھے دیکھ لیا

غرضیکہ حج کی صورت ایسی ہی ہے جیسی کہ اوپر بیان ہوئی اس مین انسان اسی کوچہ مین چکر کھاتا ہے جہان ابراہیم ؑ نے چکر کھائے اور اللہ تعالےٰ کے کلام کی غور کرو اس آیت پر واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت و اسمٰعیل الخ پھر مین نے اندازہ کیا ہے کہ اگر پتھرون کی عمارت ہو تو انسان زیادہ سے زیادہ سات آدمی تک کھڑے ہوکر آسانی سے بنا سکتاہے اور اُسے گو وغیرہ باندھنے کی ضرورت نہین ہوتی اور چونکہ کوئی اوس جگہ اور مقام کی تخصیص اور تعیین نہین کرتا جس اور جس جگہ کھڑے ہوکر ابراہیم ؑ اور اسمٰعیل نے دعا کین.

مانگیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں باپ بیٹے اسی چکر میں دعا مانگتے رہے ہیں جب تک سات ردے عبارت کے پورے نہیں ہوئے اور ردوں کی تعداد سے پتہ لگتا ہے کہ سات ہی چکر تھے اور اسی تعداد پر اب بھی چکر کھائے جاتے ہیں۔ یہ ابراہیم اور اسمعیل کی عاشقانہ نیازمندی کی طرز تھی جسکی تعلیم دی گئی اور یہ بڑے قوی مومن تھے کہ ایک نے تو باپ ہو کر بیٹے کو ذبح کرنا چاہا دوسرے بیٹے نے جان دینے میں دریغ نہ کیا تاکہ خدا راضی ہو جاوے مگر چونکہ بعض مومن کمزور ہوتے ہیں اس لئے آگے ایک عورت کی نیازمندی کی طرز بیان کی کہ جب ہاجرہ علیہا السلام کو حضرت ابراہیم نے صفا اور مروہ کے درمیان چھوڑا تو ہاجرہ علیہا السلام نے ابراہیم علیہ السلام کو پوچھا کہ ہمیں کس کے سپرد کرتا ہے تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کے سپرد کرتا ہوں اور اسی کے حکم سے کرتا ہوں تب ہاجرہ علیہا نے کہا کہ جاؤ اللہ تعالے ہم کو ضائع نہ کریگا ایک مشکیزہ پانی کا پاس تھا جب وہ ختم ہو چکا اور دھوپ کی شدت اور بچہ کو شدت پیاس میں بیتاب دیکھ کر وہ بے قرار ہوئیں تو ان پہاڑیوں پر کبھی چڑھتی اور کبھی اترتی تھیں اور ہر طرف نگاہ مارتی تھیں کہ کوئی قافلہ پانی لاتا ہو۔ آخر خدا تعالے نے ایک چشمہ پانی کا وہاں جاری کیا جو کہ زمزم کہلاتا ہے اس مقام پر ہاجرہ علیہا السلام نے خدا پر کیسا توکل کیا اور عاشقانہ نیازمندی کا کیا ثبوت دیا۔ یہ نظارہ صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کا طواف کرکے دکھایا تو وہ بھی سات ہی دفعہ چڑھیں اور اتریں تھیں ✦

چونکہ آبادی میں رہنے سے اکثر دل پر غفلت طاری ہوتی ہے اس لئے ہر ولی اللہ کو لوگوں سے الگ میدانوں میں بھی جانا پڑتا ہے ابراہیم علیہ السلام نے بھی جب یہ خیال کیا اور طبیعت میں جوش تو تھا ہی کہ دعا قبول ہو اس لئے حجر میں گذرتے ہوئے بھاگ بھاگ عرفات کے جنگل میں گئے کہ وہاں تنہائی میں دعا کروں یہ ۹ میل کا فاصلہ تھا مگر پھر آپنے دیکھا کہ اس بیرونی جگہ سے تو حرم ہی امن کی جگہ ہے اس لئے لوٹے اور مزدلفہ کے مقام پر جو عرفات سے واپس ہوتے ہوئے ۳ میل پر ہے ٹھہر گئے اور وہیں آپکو یہ الہام ہوا۔ انی اری فی المنام الخ

اس وقت کا ایک بڑا اسرار الہی ہے جسے اس وقت ہم بیان نہیں کر سکتے۔ تاہم اشارتاً اسے سمجھ لو کہ عوام الناس میں بھی ہم یہ بات دیکھتے ہیں کہ جب بیماری یا کوئی اور دکھ وغیرہ تکلیف ہو تو اکثر قربانی کیا کرتے ہیں کہ وہ بلا ٹل جاوے اس کا راز یہ ہوتا ہے کہ جب موت کا نزول ہوتا ہے تو وہ بلا کھائے کے واپس نہیں جاتی تو جو کچھ ابراہیم پر وارد ہوا وہ بھی بلا قربانی ٹل نہیں سکتا تھا اگرچہ ہزاروں مویشی ساتھ تھے مگر لڑکے کی قربانی کوئی تھوڑی سی بات نہ تھی اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بات بہت ہی عظیم الشان ہوگی جس کے لئے بیٹے کی قربانی تجویز ہوئی اس کا نام میں یہ ابراہیمی نمونہ تھا کہ قربانی کرے اور بچہ کا نمونہ یہ ہے کہ اس نے کہا کہ جو حکم ربی ہوا ہے وہ جلد ہی کر اور گردن آگے رکھدی

عوام الناس جو کہ الہی رموز سے واقف نہیں ہوتے وہ ایسے وقت اعتراض کرتے ہیں اسیطرح اس وقت کسی نے اعتراض کیا کہ ابراہیم کی عقل ماری گئی ہے یہ آخری عمر۔ اور بڑھاپا۔ ایک اولاد آگے اب امید نہیں۔ ایک خواب کی بنا پر لڑکے کو ذبح کرنے کو طیار ہے لیکن ابراہیمی فراست اور ایمان کے آگے اس اعتراض کی کیا وقعت تھی اور یہ لوگ اپنی توجہ اور ارادہ کے ٹھرے پکے ہوتے ہیں اور جو مخالفت کرے وہ سخت دشمن ہوتا ہے اس لئے آپنے اسے اٹھا کر پتھر مارا کہ تو ہمارے ارادہ کو روکنے والا کون ہوتا ہے یہ اس قسم کی رکاوٹیں ہیں کہ جب مومن کو خدا سے تعلق ہوتا ہے تو ضرور ہی پیدا ہوا کرتی ہیں تو وہ کنکر ہیں جو اس مقام پر عاشقانہ نیازمندی میں مارے جاتے ہیں مگر چونکہ مومن کی توجہ جب ایک کام کی طرف رہے تو وہ اسے بار بار کرتا ہے اور روک بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں اس لئے ہر بار ابراہیم علیہ السلام انہیں دھتکارتے رہے ✦

اسلام کے ۵۔ ارکان ہیں جنمیں سے نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ اور حج جس نیازمندی میں داخل ہیں ان کا بیان کر دیا ایک نیازمندی یعنی ایمان کا ذکر نہیں ہوا وہ بھی اسی میں داخل ہے۔ اللہ پر ایمان لانے کے یہی معنے ہیں کہ جب انسان دل لگاتا ہے تو اسے کہنا ہی پڑتا ہے کہ ہم بھی کسی کے ہیں پھر اس دعوے کو نبھانے اور اس کے تقاضا کو پورا کرنے کے واسطے باقی نیازمندیاں ہیں ✦

اہل فلسفہ نے مانا ہے کہ تبادلہ خیالات کے واسطے سیاحت اور سفر بہت ضروری ہے اور جب تک انسان مختلف ممالک کے اخلاق عادات کو نہ دیکھے تو وہ اصلاح نہیں کر سکتا۔ شریعت اسلام نے اول تو تبادلہ خیالات کا اس طرح کیا کہ ہر محلہ کی مسجد میں وہاں کے لوگ ۵ وقت جمع ہوں پھر ہر جمعہ کے دن دیہات کے سب لوگ اور عیدین وغیرہ پر شہر اور دیہات کے سب لوگوں کا اجتماع کیا ہے۔ اور کل ممالک کے اجتماع کے واسطے حج رکھا ہے مگر یہ دنیا کا خیال ہے اور چونکہ غریب لوگ ایسے فوائد قوم کو نہیں پہونچا سکتے اس لئے صرف امرا کی تخصیص کی۔ اجتماع میں چونکہ حفظ صحت کا خیال ضروری ہے اس لئے ریتلے میدان میں یہ اجتماع رکھا ✦

پھر سٹیچو وغیرہ یادگاریں لوگ بناتے ہیں تو توبوں کے دشمن کو واجب تھا کہ ایک یادگار موحدانہ بنا جاتا ✦

مراسلہ

انفاق فی سبیل اللہ کیلئے ایک تحریک

برادرم ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ براہ مہربانی اس تجویز کو اپنے اخبار میں طبع کرکے مجھے ممنون فرماویں میں چاہتا ہوں کہ یہ تجویز آپکے اخبار سے اشاعت پذیر ہو اور دیگر اضلاع کے احباب کو اس پر غور وعمل در آمد کا موقعہ ملے ✦

زمیندار احباب کیلئے ایک نیک تحریک

یہ تجویز ان اصحاب کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے جو حضور مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ عالیہ میں داخل ہیں اور جن کی حیثیت زمینداری ہے یعنی جو اپنی آمدنیوں کا ذریعہ صرف زراعت کاری پر رکھتے ہیں۔ چونکہ اللہ تعالی نے محض اپنے فضل سے ان کو اپنے پاک مسیح موعود علیہ السلام کی شناخت عطا فرمائی ہے اور انہوں نے اپنی سچی عقیدت اور اخلاص مندی سے خدا کے پاک مسیح کے ہاتھ پر ہاتھ رکھکر اس پاک سلسلہ کی خدمت بجالانے کا عہد کیا ہے اور ان الفاظ میں جو اس پاک سلسلہ کے اصحاب کے جلسہ میں خدا کے پاک مسیح کے روبرو انہوں نے اقراراً ادا کئے ہیں یہ اقرار بھی موجود ہے کہ **میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا** اب ان الفاظ کی صداقت کا وقت آگیا ہے اور حضور امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے زور سے اپنی جماعت کو ایک ارشاد فرمایا ہے جو قادیان سے ٹریکٹ ہو کر کثرت سے شائع ہوا جس کا عنوان ہے حضرت اقدس کی طرف سے جماعت کو ارشاد ✦ اور جو کہ البدر نمبر ۳۵ میں شائع ہو چکا ہے۔ پس میں اس امر کی طرف اپنے زمیندار ...... برادران کی توجہ مصروف کرنا چاہتا ہوں اس کی تحریک دراصل حضور امام پاک علیہ السلام کا یہ ارشاد ہے۔ مجھے اس ضرورت کے متعلق اب زیادہ

الفاظ اس تحریر مین بغرض تحریص و ترغیب برادران کے لئے لکھنے کی ضرورت نہین کیونکہ اس ضرورت کو اس پاک اور واجب التعمیل ارشاد نے خوب واضح کر دیا ہی میرا کام صرف یہ ہے کہ مین اس ارشاد کی عملی اجراء کے لئے ایک تجویز بخدمت برادران پیش کرون اور ان کو وہ راہ بتاؤن جس سے ایک کافی سرمایہ ان کی طرف سے بتعمیل ارشاد عالیہ بہم پہونچ جائے ✦

برادران اللہ تعالیٰ آپ کی محنتون کو کامیاب کرے اور آپ کی پیداوار کے نتائج آپکے لئے ہر طرح کی خیر و برکت کا موجب ہون مین آپکے محاصلات اراضی سے جن کو خدا تعالیٰ نے آپکے لئے اپنی راہ مین لگانے کا موقع دے رکھا ہے ایک حصہ نکلوانا چاہتا ہون۔ چونکہ برادران زراعت پیشہ جماعت کی یہ ایک فطری خصلت اور عادت ہے کہ وہ اپنے محاصل مین سے فصل کی پختگی پر خدا کی راہ مین مساکین کی حاجت روائی کرتے ہین۔ ہمارے خرمن جو محض خدا کے فضل کے سایہ مین پرورش پائے ہوئے ہوتے ہین ہمارے میتون پر مانگنے والون کے دامنون کو خالی نہین جانے دیتے اور ان خرمنون مین سے اس وقت خدا کی راہ مین کسی قدر حصہ نکال دینا کچھہ گران بھی نہین گذرتا پس مین یہ چاہتا ہون کہ ہر ایک فصل کے وقت مین جب خدا کی زمین اپنی پیداوار سے ہمارے گھرون کو بہرے ہم اس سلسلہ کی امداد کے لئے بھی ایک حصہ پیداوار کا وقف کرین اور ہماری یہ امداد ان امدادون کے علاوہ ہو جو پہلے دائمی طور پر ہم نے اپنے ذمہ مقرر کر رکھی ہے۔ ہر ایک صاحب مقدرت بہائی جو دوسرے بہائیون پر مالکانہ تصرف رکھتا ہو وہ اپنی ذمہ داری سے اس امدادی حصہ کا جمع کر لینا اپنے اوپر فرض سمجھے اور پھر جو حصہ مجموعی طور پر حاصل ہو اس کو فروخت کر کے فوراً اس امدادی فنڈ مین جمع کرا دیا جائے بالفعل یہ تجویز ہماری ان برادران کے متعلق ہے جو ضلع سیالکوٹ کے کسی حصہ کے رہنے والے ہون۔ خواہ ان کا کار زراعت اس ضلع مین جاری ہو یا علاقہ بار وغیرہ مین۔ چونکہ اس رقم کے جمع ہونے کے لئے ایک صدر مقام ہونا چاہیے اس لئے وہ صدر مقام بلحاظ کامل اطمینان سیالکوٹ ہوگا۔ جو بلحاظ ترتیب طبعی اس ضلع کا صدر مقام ہے۔ سیالکوٹ کی جماعت چونکہ ایسے کامون مین حصہ لینے مین زیادہ مستعد ہے۔ پس یہ رقم بھی اس جماعت کی وساطت سے دارالامان مین پہنچنی چاہیئے اب فصل خریف ۱۹۰۳ء چونکہ عنقریب پختہ ہونے پر ہے اس لئے ہم سب بہائی اس تجویز کا عمل درآمد اسی فصل سے شروع کر دین اور ہر جگہ کی ایک مقامی فہرست معہ اس امدادی فنڈ کے جو خریف ۱۹۰۳ کے محاصل کا حصہ ہو اس خاکسار کے نام پہونچ جانی چاہیئے۔ ان فہرستون کو ایک مستقل رجسٹر مین باترتیب درج کر لیا جائیگا۔ اور پھر آئندہ ہمیشہ خدا کے فضل سے اس امدادی فنڈ کا سلسلہ برابر جاری رہیگا۔ ہر ایک سال مین دو موقعون پر اس فنڈ کے وصول کرنے کا کام ہوگا یعنی فصل ربیع و فصل خریف۔ اور امید ہے کہ ہر ایک صاحب قدرت اور صاحب رسوخ بہائی اس تکلیف چندروزہ کو اپنے ذمہ لیکر اس امدادی فنڈ کو جمع کریگا۔ خاکسار یہ رقم جمع ہونے پر معہ فہرستہائے متعلقہ کے صدر مقام پر بھیج دیگا اور وہان سے بعد اندراج رجسٹر دارالامان مین روپیہ ارسال ہوگا یہ تجویز بالفعل بغرض اجرا پیش کی جاتی ہے جو صاحب اس مین کوئی ترمیم مفید کرنا چاہین ان کو اختیار ہے اور وہ جلدی اس سے مطلع فرما دین تاکہ قابل عمل درآمد ہو کر اس کو جلدی جاری کیا جائے ایک نقل اس کی بغرض اشاعت و اطلاع دیگر برادران اخبار الحکم مین طبع ہونے کو ارسال کر دی گئی ہے ✽

الراقم محمد سرفراز خان ساکن بدوملی

✽نوٹ میرے باہمت بہائی چودھری سرفراز خان کی یہ تجویز بہت مفید اور قابل توجہ دیگر چودھریان و برادران کی ہے اور ایک خاص مشورہ کے بعد اسکے معزز بہائیون کی خدمت مین پیش کیا گیا ہے اللہ تعالےٰ توفیق رفیق کرے اور جلدی ایک کافی امداد اس فنڈ مین بتعمیل ارشاد عالیہ مسیح موعود علیہ السلام پہونچ جائے ✦

خاکسار حامد شاہ سیالکوٹی

نصرت و اقبال الشان زا بہین
تا لثنا سی ذاتِ ربّ العالمین

اے برادر گر بقا خواہی بقا
تو بیا در ذیل ہستانِ خدا

تا خدا بر تو عنایت ہا کند
در مقصود ت بدنست تا دہد

مرگ انسان ہم دلیل ہین است
ہر یکی را ساغرش نوشیدن است

پیش فرزندان و خویشان و زنان
خواجہ افتادہ بہ بستر بس تپان

پیش او بنشستہ دانای طبیب
رنگ زردش را ہمی بیند غریب

نسخۂ تو ہر زمان پیشش نہند
مرہمے تو بر تن ریشش نہند

لیک جان او بدر آید ز تن
با چنین تلخی و آشوب و محن

کیست آن کو می کشد جان از تنش
جز خدا دند و قدیر و ذو المنن

پیش ازان ساعت کہ آن وقت خطر
بر تو آید از سما اے با خبر

کن دعا ہا پیش رب ذو الکرم
کز طفیل سید خیر الامم

از کرم آن ساعتی آسان کند
در عنایت ہائے خود شادان کند

ہر چہ گفتم بہر تو کافی بود
متقی را بس ہمین وافی بود

اے خدا اے قادرِ مطلق خدا
اے بدیع و مالک ملک و بقا

اے خدا اے خالق ارض و سما
ذرہ ذرہ بر وجودت رہ نما

تو وحیدی و حدت از کثرت عیان
زیرکان فہمند و مرد نکتہ دان

از ہمہ بالا تری والا تری
وز خیال و عقل ما اعلا تری

از مجرد عقل بالا کے رسیم
وز گلستان ارم بر کے خوریم

تا نیارد لطف تو مار اکشان
کے بمنزل میرسیم ای مہربان

تا نہ از تو بر عیان گردد ہمے
کے بہ تو این قلب تیرہ راہ ہے

عقل ہا بے فضل تو گردد خراب
عقل ہا با فضل تو صد فتحیاب

فضل تو بر علم رہ سر چشمۂ
ہر گل و گلشن ز تو شد رستۂ

تو علیمی بے نہایت علم تو
تو حلیمی بے نہایت علم تو

جرمہا بینی و پوشی اے غفور
بر گناہ ہم بس صبوری اے صبور

حسن و احسان کردہ بے خود جان ما
جانِ ما قربان بر آن حاجت روا

عشق تو سرمست کردہ ہر سرے
ہر سرے افتادہ در شور و شر

(باقی آئندہ)

مثنوی

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۳۱ جلد ۲ صفحہ ۲۴۷

خود مطیع خالق ارض و سما
جملہ عالم را مطاع و پیشوا

ذرہ ذرہ بہر شان از خادمان
مہر و ماہ و اختران آسمان

ہر یکے بر صدق شان داده خبر
تا نماند نور ایشان مستتر

باد و بہر شان از کرد گار
آب ہم یک بندۂ خدمتگذار

آتش ہم گلزار بہر شان مدام
خاک ہم از بہر شان ادنیٰ غلام

از قدوم شان بہار بوستان
از دم شان گلشنے صد گلستان

دشمن شان دشمن رب کبیر
بدتر از یک کرمکے دون و حقیر

خود خدا از بہر شان بستہ کمر
دشمنانش را کند زیر و زبر

از دعا و ہمت عالے شان
ذرہ ذرہ مے شود کوہ گران

رونق بازار حسن نور او
در راہ دین ناصر منصور او

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو جناب ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب۔ بی اے۔ نے کمال محنت کے ساتھہ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح الزمان ع اور مولوی نورالدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنا دی تھی حضرۃ مسیح الزمان ع نے اُس کی نسبت ارشاد فرمایا۔ نہایت عمدہ۔ شیرین بیان۔ قرآنی نکات خوب بیان کئے ہین۔ دلون پر اثر کرنیوالی ہے حضرت مسیح الزمان اور مولانا مولوی نورالدین صاحب علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی فرمائی ہے اب فضل ربانی سے چھپکر طیار ہو چکی ہے۔ خریداران البدر و الحکم کو پارہ عم کی تفسیر مخص مفت آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ بھیجی جا سکتی ہے قیمت بلا جلد ہے معہ جلد ۸ر قیمت پارہ عم ۲ر۔ الم ۶ر المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

انوار الاسلام پریس قادیان دارالامان مین منشی محمد افضل ایڈیٹر و مالک اخبار کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

نمبر ۳۹ | قادیان دارالامان ۶۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء مطابق یکم شعبان سنہ ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

بقیہ ۵ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء

وہ تمام اخبارات جوکہ رد نصاریٰ کے بارے مین یورپ اور امریکہ سے آئے تھے پڑھے جانے کے بعد میان گل محمد صاحب نے حضرت اقدس کو اپنی طرف مخاطب کیا اور کہا کہ مین آپکے کہنے کے مطابق آیا ہون۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہم نے تو آپ کو بذریعہ تار اور خط کے منع کردیا تھا کہ آپ نہ آوین۔ علالت طبع اور ایک ضروری کام مین مصروفیت کی وجہ سے فرصت نہین۔ اب آپ آگئے ہین تو مجھے آپکے آنے کی خوشی ہی اور مین چاہتا ہون کہ کوئی تحقیق کیواسطے میرے پاس آوے۔ زمانہ دن بدن راستی اختیار کرتا جاتا ہے۔ عیسائی مذہب کی تردید اور کسر صلیب کے لئے جو کچھ مجھے خدا نے عطا کیا ہے اس کو تبلانے کو مین ہر وقت طیار ہون لیکن دوسرے موقعہ پر جب آپ آوینگے تو جیسے آپکا حق ہوگا کہ سوال کرین ویسا ہی میرا حق ہوگا ایک سوال کرون اور وہ سوال صرف مسیح کی الوہیت تثلیث اور چال چلن کی نسبت ہوگا لیکن جیسے مین نے اس سوال کو مشخص کردیا ہے ویسے ہی آپ کو لازم ہے کہ آپ بھی اپنے سوال کو مشخص کرین کہ طیاری کا موقعہ ملجاوے۔

گل محمد صاحب۔ ہان آپ بھی ایک سوال کرین جیسے مجھے تلاش حق کی ضرورت ہے ویسے ہی آپ پر ضروری ہے کہ آپ اظہار حق کرین۔

حضرۃ اقدس ؑ۔ یہ آپ سچ کہتے ہین مگر میرا اظہار حق کی شہادۃ تو یورپ اور امریکہ دے رہا ہے ابھی آپکے سامنے اخبارات پڑھے گئے ہین۔

گل محمد صاحب۔ لیکن ایک بات ضروری ہی کہ اگر مین دوسرے موقعہ پر آؤن اور آپکو پھر فرصت نہو تو چونکہ مین ایک غریب آدمی ہون اس لئے آمدورفت کا خرچہ آپ پر ہوگا

حضرت اقدس ؑ۔ اگر غریب ہو تو آمدورفت کا کرایہ ہم دیدیا کرینگے اگر ہم اس طرح بوجہ نہ ہونے فرصت کے سو دفعہ واپس کرینگے تو سو دفعہ کرایہ دیوینگے۔

میان گل محمد صاحب نے کرایہ اس دفعہ کا طلب کیا اور اسی وقت ان کی غربت کا خیال کرکے ان کی درخواست پر ۱۲ روپیہ ان کو دیدئے گئے ان ہالتون پر بعض احباب مین چرچا ہوا تو میان گل محمد صاحب نے حضرۃ اقدس ؑ کو مخاطب ہوکر کہا۔

گل محمد صاحب۔ آپ تو تمسخر کرتے ہین۔

حضرۃ اقدس ؑ۔ یہ یاد رکھئے ہمارے کام محض اللہ ہین یہان تمسخر اور مذاق نہین ہے ہم تو ہر ایک بات پر اوپر ڈالتے ہین۔ اگر تمسخر ہوتا تو یہ زیرباری کیون اختیار کرتے اور نہین روپیہ آپ کو دیدیتے بلکہ تلاش حق کے لئے تو کوئی لنڈن سے بھی چلکر آوے تو ہم اس کا کرایہ دینے کو تیار ہین۔

اس کے بعد عشا کی اذان ہوئی اور گل محمد صاحب کو رخصت کیا گیا۔

۶۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء

آج کے دن میان گل محمد صاحب نے پھر ایک حجت کھڑی کی اور حضرۃ اقدس کی تحریر لینے کی کوشش کی تاکہ لاہور مین وہ پیش کرسکین۔ چونکہ حضرۃ اقدس کتاب تذکرۃ الشہادتین کی تصنیف مین مصروف تھے اور آپ کو بالکل فرصت نہ تھی آپ نے مفتی محمد صادق صاحب کو جنہون نے میان گل محمد صاحب سے ملاقات اور گفتگو مین کمال انٹرسٹ لیا تھا فرمایا کہ وہ جواب دیوین۔ مگر میان گل محمد صاحب کس کی مانتے تھے آخر ان کے بڑے اصرار سے حضرۃ اقدس نے پھر ان کو ایک تحریر دی جس کی نقل ہم ذیل مین کرتے ہین۔

نقل رقعہ منجانب حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بنام میان گل محمد صاحب عیسائی

بشرط خیر و عافیت اور نہ پیش آنے کسی مجبوری کے میری طرف سے یہ وعدہ ہے کہ اگر ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء کے بعد میان گل محمد صاحب اس بات کی مجھے اطلاع دین کہ وہ قادیان مین آنیکے لئے طیار ہین تو مین ان کو بلالونگا۔ تا جو سوال کرنا ہو وہ کرین

سوال صرف ایک ہوگا اور فریقین کے لئے جواب اور جواب الجواب دینے کے لئے چار دن کی مہلت ہوگی اور انہی چار دنوں کے اندر میرا بھی حق ہوگا کہ یسوع مسیح اور اس کی خدائی کی نسبت یا انجیل اور توریت کے تناقض کی نسبت جو عیسائیوں کے موجودہ عقیدہ سے پیدا ہوتا ہے کوئی سوال کروں ایسا ہی ان کا حق ہوگا کہ وہ جواب دیں پھر میرا حق ہوگا کہ جواب الجواب دوں اور یہ امر ضروری ہوگا کہ میاں گل محمد صاحب قادیان سے جانے سے پہلے مجھے اطلاع دیں کہ وہ اسلام یا قرآن شریف پر کیا اعتراض کرنا چاہتے ہیں تا ہم بھی دیکھیں کہ واقعی وہ اعتراض ایسا ہی کہ یسوع مسیح کی انجیل یا اس کی چال چلن یا اس کی نشانوں پر وارد نہیں ہوتا گو مجھے بہت افسوس ہے کہ ایسے لوگوں کو مخاطب کروں کہ اب بھی اور اس زمانہ میں اُس شخص کو جسکے انسانی ضعف اُس کی اصل حقیقت کو ظاہر کر رہے ہیں خدا کر کے مانتے ہیں مگر ہمارا فرض ہے کہ ذلیل سے ذلیل مذہب والوں کو بھی اُن کے چیلنج کے وقت رد نکریں اس لئے ہم رد نہیں کرتے بالآخر یہ ضروری ہے کہ وہ اپنا صحیح اور پورا پتہ لکھکر مجھے دیں تا میرے جواب کے پہونچنے میں کوئی وقت پیش نہ آدے یعنی لاہور میں کہاں اور کس محلہ میں رہتے ہیں اور پورا پتہ کیا ہے مکرر یہ کہ آپکے اطمینان کے لئے جیسا کہ رات کو آپنے تقاضا کیا تھا میں یہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ اگر آپ میرے لکھنے پر قادیان میں آویں اور میری کسی مجبوری سے بغیر مباحثہ کے واپس جاویں تو میں دو طرفہ آپ کو لاہور کا کرایہ دوں گا اور جو رات کو آپ کو مبلغ تین روپیہ دیے گئے ہیں اُس میں آپ ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ کسی حرجہ کے رو سے آپ کا یہ حق تھا کیونکہ جس حالت میں ہم نے اپنی گرہ سے خرچ اُٹھا کر آپ کو روکنے کے لئے لاہور میں تار بھیجا تھا اور تین خط بھی بھیجے پھر اس صورت میں آپکا یہ نقصان آپکے ذمہ تھا مگر میں نے محض مذہبی مروت کے طور پر آپ کو تین روپے دیے ورنہ کچھ آپ کا حق نہ تھا ایسا ہی اُس وقت تک کہ آپ کی نیت میں کوئی صریح تعصب مشاہدہ نہ کروں ایسا ہی ہر ایک دفعہ تقرر کے کسی حق کے کرایہ دے سکتا ہوں محض ایک نادار خیال کر کے نہ کسی اور وجہ سے

الراقم خاکسار میرزا غلام احمد
۶ر اکتوبر ۱۹۰۳ء

یہ رقعہ لیکر پھر بھی میاں گل محمد کو قرار نہ آیا اور جب کہ ظہر کے وقت حضرت اقدس ع تشریف لائے تو کہنے لگے جو الفاظ میں ایزاد کرانا چاہتا ہوں وہ کر دو مگر خدا کے مسیح ع نے اُسے مناسب نجانا اور آخر میاں گل محمد صاحب رخصت ہوئے۔

۷۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء

آج ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے ادا ہوئیں اور شام کے وقت حضرت اقدس ع کی طبیعت علیل ہوگئی اور درد گردہ کی تکلیف محسوس ہوئی +

۸ اکتوبر ۱۹۰۳ء

بوجہ علالت طبع حضرۃ اقدس کسی نماز با جماعت میں شامل نہ ہو سکے

۹۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء

بہ نسبت کل کے آج آپ کی طبیعت بہ فضل خدا رو بصحت رہی مگر تاہم صبح کی نماز با جماعت میں شامل نہ ہو سکے اور کتاب کی تکمیل کے لئے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع ہوئیں جمعہ آپنے مسجد مبارکہ میں ادا کیا +

۱۰ و ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء

ان دونوں میں بھی ظہر و عصر کی نمازیں بوجہ ضرورت دینی کے جمع ہوتی رہیں ÷

۱۲ و ۱۳ و ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء

۱۴۔ اکتوبر کو پھر ظہر و عصر کی نمازیں جمع ہوئیں اور باقی کل نمازیں حضرت اقدس علیہ السلام نے با جماعت ادا کیں شام کے وقت ایک مختصر تقریر دنیا کی تلخیوں پر فرمائی جس کا خلاصہ یہ ہے +

دنیا تعجب ہے کہ انسان اس میں راحت اور آرام طلب کرتا ہے حالانکہ اس میں بڑی بڑی تلخیاں ہیں۔ خویش و اقارب کو ترک کرنا۔ دوستوں کا جدا ہونا۔ ہر ایک محبوب سے کنارہ کشی کرنا۔ البتہ آرام کی صورت یہی ہے کہ خدا کے ساتھ دل لگایا جاوے جیسے کہا ہے کہ جز بخلوت گاہ حق آرام نیست۔ انسان ایک لحظہ میں خوشی کرتا ہے تو دوسرے لحظہ میں اُسے رنج ہوتا ہے لیکن اگر رنج نہ ہو تو پھر خوشی کا مزا نہیں آتا جیسے کہ پانی کا مزا اسی وقت آتا ہے جب کہ پیاس کا درد محسوس ہو اس لئے درد مقدم ہے

۱۵۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء

شام کے وقت ایک صاحب نے ایک بیگم صاحبہ کا پیغام آکر دیا کہ وہ کہتی ہیں کہ اگر میرا فلاں فلاں کام ہو جاوے تو میرا سب جان و مال آپ پر قربان ہے۔ حضرت اقدس ع نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ کے ساتھ کسی قسم کی شرط نہ کرنی چاہیے اور نہ خدا تعالیٰ رشوت چاہتا ہے ہم بھی دعا کریں گے اور ان کو بھی چاہیے کہ عجز و انکسار سے اُس کی بارگاہ میں دعا کریں

قرآن شریف و حدیث شام کے وقت حضرت اقدس نے قرآن شریف اور حدیث کے ذکر پر فرمایا کہ اگر صرف احادیث پر انحصار کیا جاوے اور قرآن کریم سے اس کی صحت نکی جاوے تو اس کی مثال ایسی ہوگی جیسے ایک انسان کے سر کو کاٹ دیا جاوے اور صرف بال ہاتھ میں رکھ لئے جاویں اور کہا جاوے کہ یہی انسان ہے حالانکہ بال کی زینت اور خوبی اُسی وقت ہے جبکہ انسان کے ساتھ ہوں ایسے ہی حدیث اُسی وقت کوئی شے اور قابل اعتماد ہو سکتی ہے جبکہ قرآن شریف اس کے ساتھ ہو۔ احادیث کے اوپر نہ تو خدا کی مہر ہے نہ رسول اللہ صلعم کی۔ البتہ قرآن شریف کی نسبت خدا تعالیٰ فرماتا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ اسی لئے ہمارا یہ مذہب ہے کہ قرآن شریف سے معارض نہ ہونیکی حالت میں ضعیف سے ضعیف حدیث پر بھی عمل کیا جاوے لیکن اگر کوئی قصہ جو کہ قرآن شریف میں مذکور ہے اور حدیث میں اس کے خلاف پایا جاوے مثلاً قرآن میں لکھا ہے کہ اسحاق ع ابراہیم ع کے بیٹے تھے اور حدیث میں لکھا ہوا ہو کہ وہ نہیں تھے تو ایسی صورت میں حدیث پر کیسے اعتماد ہو سکتا ہے

من بنی اسرائیل مسیح موعود کی نسبت ان کا یہ خیال کہ وہ اسرائیلی مسیح ہوگا بالکل غلط ہے قرآن شریف میں صاف لکھا ہے کہ وہ تم میں سے ہوگا جیسے سورہ نور میں ہے وعد اللہ الذین آمنوا منکم پھر بخاری میں بھی منکم ہی ہے پھر مسلم میں بھی منکم ہی صاف لکھا ہے۔ ان کمبختوں کو اس قدر خیال نہیں آتا کہ اگر اسی مسیح نے پھر آنا تھا تو منکم کی بجائے من بنی اسرائیل لکھا ہوتا اب قرآن شریف اور احادیث تو پکار پکار کر منکم کہہ رہے ہیں مگر ان لوگوں کا دعوے من بنی اسرائیل کا ہے۔ سو چکر دیکھو کہ قرآن کو چھوڑیں یا ان کو +

مفتری اور ان کے انجام

خدا تعالےٰ کی غیرت اس امر کا ہرگز تقاضا نہیں کرتی کہ ایک شخص جو کہ اس کی طرف سے مامور نہیں ہے یا اُسے خدا نے اپنے مکالمہ سے شرف نہیں بخشا تو وہ افترا کے طور پر اپنی کلام کو خدا کی طرف منسوب کرتا ہے اور اپنے آپ کو اس کی طرف سے مامور شدہ قرار دے جس قدر آسمانی کتابیں ہیں ان تمام میں اس امر کا ثبوت پایا جاتا ہے کہ مفتری علی اللہ ہمیشہ خائب و خاسر ہوتا ہے اور اپنے

دعاوی پر قایم رہکر وہ کبھی لمبی عمر نہین پا سکتا۔ غرضیکہ جو لوگ خدا کی طرف سے ماموریت کے مدعی ہون ان کی صداقت کا بڑا بھاری معیار خدا تعالے نے ان کی کامیابی اور ان کے دشمنون کی ناکامی کو قرار دیا ہے جیسا کہ خود قرآن شریف مین اللہ تعالی فرماتا ہے

ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین۔ فما منکم من احد عنہ حاجزین۔ وانہ لتذکرۃ للمتقین۔ یعنی اگر آنحضرۃ صلعم اللہ تعالے پر کوئی بات بنا کر کہتے تو خدا تعالے فرماتا ہو کہ ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے اور رگ گردن کو کاٹ ڈالتے اور کسی کی طاقت نہ ہوتی کہ اس بات سے وہ ہم کو روک سکتا اور متقیون کے لئے یہ ایک نصیحت ہو۔ آنحضرۃ صلعم اپنے دعوے بعثت سے ۲۳ سال تک زندہ رہے پس اس آیت سے ظاہر ہے کہ ایک مفتری کم از کم اپنے دعوے پر ۲۳ سال کی عمر نہین پا سکتا ضرور ہے کہ وہ اس عرصہ سے پہلے پہلے ہلاک ہو بشرطیکہ اس نے اپنے دعوے سے توبہ نہ کی ہو۔ کیونکہ اگر یہ مان لیا جاوے کہ ایک مفتری علی اللہ اپنے دعوی پر ۲۳ برس کی عمر پا سکتا ہے تو ایسی صورت مین پھر یہ آیت جسے اللہ تعالے نے بڑے شد و مد سے زبردست دلیل آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر ٹھہرایا ہے نعوذ باللہ جھوٹی ٹھہر گئی۔ اور وہم پرست دلون مین یہ خیال گذر سکیگا کہ ممکن ہو کہ آنحضرۃ صلعم بھی نعوذ باللہ اپنے دعوی مین افترا سے کام لیتے ہون۔ اور مفتری علی اللہ کی نسبت جسقدر وعید خدا تعالے نے اپنے کلام مین فرمائے ہین وہ تمام جھوٹے ٹھہرینگے۔ لیکن بات یہ ہے کہ خدا کا کلام برحق ہے کیونکہ جیسے یہ بات کہ مفتری علی اللہ خائب و خاسر ہوتا ہے اور اپنے دعوے پر لمبی عمر نہین پاتا۔ اس کی قول مین پائی جاتی ہے۔ ویسی ہی یہ بات اس کے فعل مین دیکھی جاتی ہے کہ جب کسی شخص پر کوئی افترا کیا جاتا ہے تو طبعاً اس کی غیرۃ تقاضا کرتی ہے کہ اس مفتری سے انتقام لے اور ثابت کر دے کہ یہ مفتری ہے۔ نیز سلاطین مین جو کہ ظل الٰہی ہوتے ہین اس کی نظیر موجود ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو ایک مصنوعی عہدہ دار یا حاکم پیش کرے اور گاؤن وغیرہ مین معاملہ لیتا پھرے تو سرکار بہت جلد اسے گرفتار کر کے سزا دیتی ہو۔ پس جب مخلوق کی غیرت اس امر کا تقاضا نہین کرتی تو خالق کی غیرت کسطرح تقاضا کرے کہ ایک مفتری علی اللہ کو چھوڑ دے پھر فعلی طور پر ایک اور ثبوت خدا کی غیرۃ کا اس طرح سے ملتا ہو کہ آنحضرت صلعم کے بعد آج تک جس قدر مفتری علی اللہ گذرے ہین اور وہ اپنے افترا پر قایم بھی رہے ہین وہ ہمیشہ خائب و خاسر اور ہلاک ہوئے ہین ناظرین کے لئے ذیل مین ہم ان کی ایک فہرست بھی پیش کرتے ہین۔

اول مسیلمہ کذاب۔ یہ کذاب بنو قبیلہ بنی حنیفہ سے تھا اس نے قرآن کریم کے مقابل مین کچھ تحریر بھی نکالی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دنون مین نبوۃ کا دعوی کر کے ایک خط حضرۃ رسالت مآب کی خدمت مین لکھا تھا کہ نصف ملک تمہارا اور نصف ملک میرا ہے باہم ملک تقسیم کر لین۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جواب اس کو لکھا وہ ہم بجنسہ درج کرتے ہین اور وہ یہ ہے طبرانی نے نعیم بن مسعود سے روایت کی ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کذاب کو لکھا از طرف محمد رسول اللہ بطرف مسیلمہ کذاب۔ واضح ہو کہ زمین اللہ کی ہے اور اللہ اپنے بندون مین سے جس کو چاہتا ہو اس کو زمین کا وارث کر دیتا ہے اور یاد رکھو کہ انجام کار متقی ہی کامیاب و مظفر و منصور ہوتے ہین۔

اس کذاب نے علاوہ دعوی نبوۃ نماز معاف کر دی تھی اور شراب اور زنا کا عام حکم دیدیا تھا کہ یہ سب حلال ہین آخر بعہد خلافت حضرۃ ابو بکر رضی اللہ تعالے عنہ ایک خونناک لڑائی کے بعد خالد بن ولید کے ہاتھ سے وہ کذاب واصل جہنم ہوا ایکسال سے بھی زیادہ عمر نہین پائی اس کے ساتھ ایک لاکھ سے زیادہ لوگ شامل ہوگئے تھی

(۲) اسود عنسی یہ کذاب بھی زمانہ حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین مثل مسیلمہ دعویدار نبوۃ ہوا تھا اس کا نام عیہلہ اور اس کے باپ کا نام کعب بن عوف تھا۔ یہ شخص ہر وقت شراب مین مخمور رہتا تھا اس واسطے اس کا لقب ذوالخمار ہوگیا تھا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے فراغت پا کر بیت اللہ شریف سے واپس ہوکر مدینہ منورہ مین پہونچکر بیمار ہوگئے تو ان کی علالت کی شہرۃ دور و نزدیک پھیل گئی اس پر مسیلمہ اور اسود عنسی نے دعوے نبوت کر دیا۔ مگر رسول اللہ صلعم نے ان کی نسبت رویا مین پہلے سے کل حال معلوم کر کے ان کے انجام سے بھی خبر دیدی تھی۔

یہ کذاب یعنی اسود عنسی ایک بڑا شعبدہ باز تھا اور اپنی شعبدہ بازی سے بڑے بڑے عجائبات دکھلایا کرتا تھا جس سے لوگ حیرۃ مین آکر اس کے پنجے مین گرفتار ہو جاتے تھے اس نے چھ سو آدمیون کی جمعیت پیدا کر کے شہر صنعا پر قبضہ کر لیا تھا اس کے ہمراہ دو اور شیاطین بھی رہتے تھے جو فن شعبدہ بازی مین بڑے چالاک اور ہوشیار تھے ایک کا نام سحیق اور دوسرے کا نام شقیق تھا اس کذاب کا بڑا زور و شور صرف تین چار مہینے تک رہا۔ آخر فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا اس کے قتل کی خبر خود مخبر صادق علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی وفات سے پانچ روز پہلے دی تھی جو فی الحقیقت صحیح نکلی۔

(۳) ابن صیاد یہ شخص یہودی تھا اس کا نام صافی اور اس کے باپ کا نام صیاد یا صائد تھا بچپن سے ہی اس کی فطرۃ ایسی تھی کہ عجیب عجیب تماشہ دکھاتا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی شہرۃ سنی تو اس کے پاس گئے اور دل مین ایک لفظ دخان تجویز کر کے پوچھا کہ بتا میرے دل مین کیا ہو وہ فوراً کہنے لگا دُخ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اخسأ فلن تعدو قدرک یعنی دور ہو تو اپنے اصل کو واپس کہین نہین پائے گا۔ غرض یہ شخص اس قدر خطرناک سمجھا گیا کہ بڑی جماعت صحابہ نے اسی کو دجال اکبر تسلیم کر لیا تھا مگر بالآخر یہ شخص مسلمان ہوگیا تھا اور حج بیت اللہ سے مشرف ہوا تھا مگر پھر بھی صحابہ اس سے ڈرتے رہے اور اس کو نظر حقارت سے دیکھتے رہے۔

(۴) طلحہ بن خویلد اسدی۔ یہ شخص بنی اسد قبیلے کا آدمی تھا خیبر کے مضافات مین کسی گاؤن سے حضرۃ ابوبکر صدیق رض خلیفہ اول کے زمانہ خلافت مین نکلا۔ فی الاصل یہ کذاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ظاہر ہوا تھا۔ اس نے بھی دعوی نبوت کیا تھا اس کی سرکوبی کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ضرار بن الازور کو متعین کیا تھا۔ بنی اسد کے تمام لوگ ضرار کے ساتھ ہوگئے اور طلحہ کی طاقت ٹوٹ گئی۔ یہ کذاب کہا کرتا تھا کہ جبرائیل میرے پاس آتا ہے اور اکثر مسجع فقرات بنا کر لوگون کو سناتا تھا کہ مجھے وحی ہوئی ہے اور نماز اور سجدہ سے لوگون کو منع کرتا تھا اور یہ حکم دیتا تھا کہ کھڑے ہو کر اللہ کی عبادت کیا کرو۔ آخر اس کے ساتھ قبائل اسد و غطفان و طے شامل ہوگئے اور اس طرح اس نے بڑا زور پکڑ لیا تھا۔ نماز اور زکوۃ سے منع کرتا تھا آخر بڑی کشت و خون کے بعد جب قبیلہ اسد اور غطفان مسلمان ہوگئے تھے تو وہ بھی مسلمان ہوگیا

(۵) سجاح بنت الحرث بن سوید یہ ایک عورت قبیلہ بنی تمیم سے تھی جس نے نبوۃ کا دعوی کیا تھا کل قبیلہ بنی تمیم کے لوگ اس کے پشتیبان ہوگئے اور اس کے ماموں تغلبی تھے۔ یہ قتل کو شیر مادر سمجھتی تھی جسکو چاہتی فوراً قتل کرا دیتی گرگ پر سوار ہوتی تھی۔ یہ بدذات عورت یمامہ مین جہان مسیلمہ کذاب رہتا تھا پہونچی۔ مسیلمہ کو اپنے کذاب ہونے پر یقین تھا اس کے آنے سے گھبرایا۔ مگر آخر کہلا کر بھیجا کہ مجھکو وحی ہوئی ہے کہ جو ہم سے غالب ہو وہ دوسرے کا تابع ہو جاوے۔ اس پر سجاح نے بھی اپنی رضامندی ظاہر کی۔ آخر ایک خیمہ مین ان دونون کی باہم ملاقات کی۔ آخر جماع کی ٹھہرائی اور مرتکب زنا ہوئے۔ اس کے بعد سجاح نے اپنی نبوۃ مسیلمہ کذاب کے سپرد کر کے خود نبوۃ سے دست بردار ہوگئی اور باہم نکاح کر لیا اور بلند آواز سے پکارا گیا کہ نماز فجر اور عشاء معاف کر دی گئی۔

بالآخر یہ عورت بزمانہ خلافت حضرۃ معاویہ تائب ہو کر صدق دل سے مسلمان ہوگئی تھی اور بصرہ مین مدت تک زندہ رہ کر فوت ہوگئی اور سمرہ بن جندب نے نماز جنازہ ادا کی۔

(۶) مختار۔ یہ کذاب قبیلہ ثقیف سے برآمد ہوا تھا اس نے بھی نبوت کا دعوی کیا تھا اور [illegible] اپنے خطوط مین من مختار رسول اللہ لکھا کرتا تھا۔ اس کی خبر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی

چنانچہ مسلم مین ہو ان فی ثقیف کذابا و مبیرا رواہ مسلم عن اسماء بنت ابی بکر والترمذی عن ابن عمر والطبرانی عن سلامۃ بنت [illegible]

مسلم نے اسماء بنت ابوبکر سے اور ترمذی نے ابن عمر سے اور
طبرانی نے سلامۃ بنت حر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبیلۂ ثقیف سے ایک کذاب پیدا ہوگا۔ اس نے
بڑے بڑے فساد اور جنگ وجدال کئے آخرکار قید ہوکر ہلاک ہوا

(۷) شاعر متنبی اس کا نام احمد اور اس کے باپ کا نام حسین تھا
کوفہ اس کا مسکن تھا کنیت اس کی ابوالطیب تھی۔ شام کے
ملک مین جاکر علم ادب کے سیکھنے مین مصروف ہوا۔ اور کلام عرب
پر ایسا قادر ہوا کہ بلا تکلف نظم ونثر کہہ سکتا تھا کتب لغت مین بکثرۃ
مطالعہ کیا۔ اس نے ایک بڑا دیوان بھی نظم کیا آخر نبوۃ کا مدعی
ہوا اور قبیلۂ بنی کلب اور دیگر قبائل کے لوگ بکثرۃ اس کے تابع
ہوگئے لیکن امیر حمص نے اس کے دعوے کے ساتھ ہی اس پر چڑھائی
کی اور اس کو اسیر کرلیا اور اس کی جماعت کو پراگندہ کردیا اور وہ
بالآخر تائب ہوگیا اور بعض کہتے ہین کہ ۳۵۴ھ ہجری مین ایک شعر کے
کہنے پر بحکم سیف الدولہ قتل کیا گیا +

(۸) بہبوذ۔ یہ کذاب قوم زنج کا سرگروہ تھا اس نے بڑی
جمعیت پیدا کرلی تھی اور وہ بصرہ پر چڑھ آیا۔ اور بہت علاقہ
پر متصرف ہوا لاکھون مخلوقات خدا کو تہ تیغ اور بیشمار بندگان
خدا کو بے خان ومان کردیا۔ اس نے یہ دعوی کیا تھا کہ مین خدا
کی طرف سے رسول ہوکر آیا ہون اور مجھ پر غیب کی خبرین
کھولی جاتی ہین۔ اس کے دعوے کرنے کے تھوڑے
عرصے بعد معتمد علی اللہ خلیفہ عباسی کی فوج نے اسے قتل کرڈالا
اور اس کا سر کاٹا گیا اور بغداد مین ایک نیزہ پر نصب کرکے بازارون
مین پھرایا گیا +

(۹) یحیی بن زکرویہ قرمطی نے بکثرۃ لوگ پیدا کرکے ایک بڑا
زور پکڑ لیا اور اپنا سجدہ کرواتا تھا اور کہتا تھا کہ مجھ پر قرآن
مجید کی آیات نازل ہوتی ہین۔ حاجیون پر لوٹ مار کرتا تھا اور
بغداد کے آس پاس کے علاقہ کو تباہ کر رکھا تھا آخر خلیفہ مکتفی
باللہ نے ایک فوج جرار بھیجکر اس کو شکست فاش دیکر قتل کیا
اور صرف ایکسال تک اس کا شور رہا +

(۱۰) عیسی بن مہرویہ۔ یہ شخص بھی قرمطی تھا۔ یہ کذاب یحیی بن زکرویہ
کا چچازاد بھائی تھا اس نے اپنا لقب مدثر ظاہر کیا اور
امیرالمومنین مہدی کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ ایک بڑی جمعیت
پیدا کرکے شام کے ملک پر حملہ آور ہوا۔ اور بڑی خونریزی اور
فساد کیا آخر خلیفہ مکتفی باللہ کی جرار فوج کے ہاتھون قتل کیا گیا
اور ایک مدۃ قلیل مین ان کے شر سے زمین پاک وصاف کی گئی +

(۱۱) سلیمان قرمطی۔ اس کی کنیت ابوطاہر اس کے باپ کا نام
ابوسعید۔ جب اس کا باپ ابوسعید اپنے غلام کے ہاتھ سے
مارا گیا تو بموجب وصیت پدری اس کا بڑا بیٹا سعید اپنے باپ کا
قائم مقام کھڑا ہوا لیکن ابوطاہر سلیمان اپنی چالاکی کی وجہ سے
غالب آیا اور خانہ کعبہ مین جاکر حجر اسود کو اکھیڑ لیا اور بلند آواز
سے للکارنے لگا کہ مین خدا ہون اور مین ہی خلقت کو پیدا
اور فنا کرتا ہون لیکن غیرت خداوندی نے اس کو بڑی
مہلت نہ دی اور جدری کی بیماری بھیجکر اس کو ذلت سے
ہلاک کردیا +

(۱۲) ابوجعفر محمد بن علی شلغانی۔ جو ابوالقراقر کے نام سے
مشہور تھا۔ راضی باللہ خلیفۂ عباس کے عہد سلطنت مین ظاہر ہوا
مذہب کا شیعہ تھا شروع شروع مین یہ اپنے عقیدے کو
مخفی رکھتا تھا لیکن جب بڑے امیر اس کے ہم عقیدہ ہوگئے
تو پھر علانیہ خدائی کا دعویدار ہوگیا۔ اور انبیاء کو خائن قرار دیتا
شریعت غرا کو بالکل الٹ پلٹ دیا۔ ملائکہ کی نسبت کہتا کہ وہی
فرشتہ ہے جو اپنے نفس کا مالک ہو۔ اور حق کو پہچانتا ہو اور جنت
بجز اس کے کوئی چیز نہین کہ نفس اور حق کی معرفت حاصل ہو
اور عدم معرفت کا نام دوزخ۔ اور روزہ رمضان اور
صلوۃ مفروضہ کا ترک کرنا بھی عبادۃ ہے۔ نکاح کرنا فضول
امر ہین۔ بلکہ تمام فروج حلال ہین۔ ہر ایک شخص کو مجاز ہے
جس عورت سے چاہے مباشرۃ کرے۔ تناسخ کا قائل تھا
دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۸ صفحہ ۱۰۱ و ۱۰۲۔ لیکن خلیفۂ راضی
باللہ نے اس کی سرکوبی کے لئے ایک لشکر عظیم روانہ کرکے
اس کو مع اس کے ہمراہیون کے قید کرلیا اور سولی پر چڑہاکر
دارالبوار کو بھیجا +

(۱۳) ۳۲۲ھ ہجری مین بعہد خلافت راضی باللہ قریہ با
سند مین جو ملک صفانیان کے مضافات سے ہے ایک شخص
نے نبوۃ کا دعوی کیا۔ اس پر فوج در فوج اور گروہ در
گروہ اس کے تابع ہوگئے اور اس قدر ظلم اختیار کیا کہ جو
اس کی تکذیب کرتا اس کو قتل کرڈالتا۔ چنانچہ ایک کثیر مخلوقات
اس کی تعدی سے ہلاک ہوگئی۔ بڑا ہی شعبدہ باز تھا اپنی شعبدہ
بازی کو خوارق عادات ظاہر کرتا تھا۔ ایک حوض مین ہاتھ ڈالتا
اور دینارون کی مٹھی بھر لاتا آخر ابوعلی بن محمد بن مظفر حاکم صفانیان
نے ایک جرار فوج اس کے مقابلہ مین روانہ کی اور ایک
بھاری جنگ کے بعد اس کو سخت تنگ کیا گیا۔ اور وہ ایک
بلند پہاڑ پر چڑھ گیا۔ مگر سپاہیون نے ہمت کرکے اس
کو گرفتار کرلیا۔ اور اس کا سر کاٹ کر حاکم وقت کے پاس
لے گئے۔ اور اس کے معتقدین کی بھاری جماعت کو بھی
تہ تیغ کردیا۔ اور اسطرح اس کذاب کا نام ونشان مٹا دیا گیا +

(۱۴) قبیلہ سوادیہ مین ایک شخص ۴۹۹ھ ہجری مین نہاوند مین
ظاہر ہوا۔ جس نے نبوۃ کا دعوی کیا۔ اور اس نے اپنے چار اصحاب
کا نام ابوبکر۔ عمر۔ عثمان وعلی رکھا ہوا تھا۔ اس وقت خلیفہ مستظہر باللہ
کا دوران حکومت تھا۔ سوادی قبیلہ کی کثیر جماعت اس کے ساتھ ہوگئی
اور انہون نے اپنے سارے املاک اور مال ودولت اس کے
سپرد کردئے تھے۔ آخر شاہی فوج کے ہاتھ سے پکڑا گیا اور
بہت جلد اس کا سر قلم کرکے صفحۂ دنیا سے اس کا نام ونشان
مٹا دیا گیا +

(۱۵) استاذ سیس۔ ملک خراسان مین بعہد خلافت خلیفہ
منصور عباسی ۱۵۰ھ ہجری مین ظاہر ہوا۔ اہل ہرات وباذغیس
وسجستان وغیرہ اس کے ساتھ ہوگئے۔ اختم حاکم مرو روذ نے
اس کا مقابلہ کیا مگر استاذ سیس کے ساتھ تین لاکھ بہادر سپاہی تھے
اختم نے ہزیمت اٹھائی۔ پھر خلیفہ منصور نے حازم نے بفرمان
خلیفہ ایسا ہی کیا۔ بڑی بھاری لڑائی ہوئی استاذ سیس کے ستر ہزار
آدمی مارے گئے اور استاذ سیس مع اولاد چودہ ہزار متعلقین کے
اسیر ہوا صرف ایک ہی سال مین اس کا کل تانا بانا ملیا میٹ کردیا
گیا اس کذاب نے بھی دعوی نبوۃ کرکے فسق کا عام رواج دیدیا
تھا اور راہزنی کو اپنا پیشہ بنالیا تھا +

(۱۶) عطا۔ یہ شخص مقنع کے نام سے مشہور تھا۔ قصبہ کادہ کا رہنے
والا تھا جو مضافات مرو مین ہے۔ ذات کا دھوبی تھا۔ خدائی کا
دعوے کرتا اور کہتا کہ اللہ تعالے تمام انبیاء مین حلول کرتا رہا
ہے اور اب مجھ مین حلول کیا ہے تخشب مین چاند بنایا تھا۔ تناسخ
کا قائل تھا چونکہ نہایت کریہ منظر اور بدنما تھا چہرہ پر طلائی
برقع رکھتا تھا خلیفہ مہدی نے اس کے مقابلے مین ایک لشکر عظیم
روانہ کیا۔ وہ ایک قلعہ مین محصور ہوگیا اور جب اس کو یقین ہوگیا
کہ اب کوئی صورت رہائی کی نہین رہی تو اپنی بیوی اور بچون اور
لوگون کو جمع کرکے کہا کہ جو شخص میرے ساتھ آسمان پر جانا
چاہتا ہے وہ آگ مین میرے ساتھ کود پڑے چنانچہ وہ
مع کل رفقاء کے آگ مین جلکر مرگیا۔ دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر
جلد ۶ صفحہ ۱۹ واقتراب الساعۃ صفحہ ۱۹ +

(۱۷) عثمان بن نہیک۔ یہ شخص ابومسلم خراسان کے لوگون مین
سے ایک سرگروہ اور لیڈر تھا اس کی نسبت اس کے تابعین
کہتے تھے کہ حضرۃ آدم کی روح اس مین حلول کرگئی ہے اور یہ ان
کا رب منصور ہے اور ہیثم بن معاویہ جبرائیل ہے۔ اس پر منصور
ان پر غضبناک ہوا اور دو سو چیدہ چیدہ آدمیون کو گرفتار کرکے
محبوس کردیا۔ اس پر لوگون کی ایک کثیر جماعت منصور کے محل پر
چڑھ آئی انہین عثمان بن نہیک بھی تھا معن بن زائدہ نے ان
سب کو مار کر واصل جہنم کیا +

(۱۸) دامیہ۔ یہ ایک عورت تھی جس نے ۳۰۰ھ ہجری مین نبوۃ
کا دعوے کیا تھا یہ سوڈان کی رہنے والی تھی۔ اکثر سوڈانی
لوگ اس کے تابع ہوگئے مگر اسی طرف کے مسلمانون
نے اسے پکڑ کر مار ڈالا +

(۱۹) لا۔ یہ شخص ملک مغرب مین نکلا اور نبوۃ کا دعوی کیا۔ اپنے
نبی ہونے کی دلیل یہ پیش کی ہے کہ حدیث مین آیا ہے کہ لا نبی
بعدی۔ یعنی میرے بعد ایک نبی آئیگا جس کا نام لا ہوگا
آخر تھوڑی مدت کے بعد قتل ہوا +

(۲۰) ایک اور عورت نے بھی اس حدیث لا نبی بعدی کو پیش نظر
رکھکر دعوی کیا کہ مین نبیہ ہون کیونکہ حدیث مین لا نبی بعدی ہے
یہ کہان ہے کہ لا نبیۃ بعدی یعنی مرد نبی کی نفی کی گئی ہے کسی عورت

ملفوظات مولانا عبد اللطیف خان صاحب شہید

رضی اللہ عنہ

در شان حضرت امام مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نستعینہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم العظیم

نور شمع جمال
نہ جائے حرف و نہ جائے مقال
دوائے درد اثقال

عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ — محمد است بگیسوئے معطر آمدہ
عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ — ہلال ماہ جبینش بادب باید دید
عجب مبارک و اطیب بجان قمر آمدہ — محمد است بگیسوئے معطر آمدہ
ز حسن و ورع و جمالش ملک بحیرہ ماند — کہ آفتاب شریعت بحر و بر آمدہ
عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ — رخش ز گلشن رضوان عرق ہمی ریزد
بمہ رویان ارم داغ بر جگر آمدہ — محمد است بگیسوئے معطر آمدہ
ز برق تیغ جبینش کہ شرر می بارد — خور سمائے علی رالجان خطر آمدہ
عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ — ز ظلم و ظلمت دوران بجاہ ممکن نیست
بجز لقائے جبینش کہ معنبر آمدہ — محمد است بگیسوئے معطر آمدہ
جمال و لطف و ملاحت ز ہر خوبانست — بمہ رویان ارم حجت و ہنر آمدہ
عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ — حجاب و حسرۃ و حیرۃ گرفت ماہ رویان
ز برق روئے نگارم بشان خبر آمدہ — محمد است بگیسوئے معطر آمدہ
تپش انگر رویش متاع عالم سوخت — حکم عدل ز بہر جن و بشر آمدہ
عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ — بناز و غنج و ضلال و کمال مستی و خواب
رخ نگار جہان حجت اکبر آمدہ — محمد است بگیسوئے معطر آمدہ
بباغبان ارم قرد و زبان برسان — کہ ز گلزار این حجت محشر آمدہ
عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ — روشن بطلعت روشن جہان حسرہ دغم
بہ بین کہ باغ نگارم بہار و بر آمدہ — محمد است بگیسوئے معطر آمدہ
بمہر شاہ ابد عزت و وفا دارد — نفادیان امام مہر و ماہ و خور آمدہ
عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ — بنوک خنجر مژگان اشارتے دارد
بدم تیغ قلم کاشف مضمر آمدہ — محمد است بگیسوئے معطر آمدہ
ز نور عزۃ رحمن نظر ہمے دارد — بہ بین کہ فاتح خزائن گوہر آمدہ
عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ — ز ستر طلعت لا تدرک الابصار جہان
بنظم و نثر مصرح پے خبر آمدہ — محمد است بگیسوئے معطر آمدہ
کجاست عیسی مریم کہ دم زند بسخن — مسیح ماست بگیسوئے معطر آمدہ
عجب کہ احمد اطہر تا این گذر آمدہ — خمار چشم خمارش غبار آیا سوخت
فقط بکلے ایاکت بما اخر آمدہ — محمد است بگیسوئے معطر آمدہ
عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ

وصلی اللہ علی سیدنا محمد و علیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین جسمہ مطہر منور معطر معنبر بیضی کا لولو المنشور نور علی نور یہدی اللہ بنورہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

ملفوظا محمد بن احمد غلام غلام احمد

قرآن شریف کسطرح سے مصدق ہے

قرآن شریف مین اکثر یہ ذکر آیا کرتا ہے کہ یہ قرآن شریف سابقہ کتب کا مصدق ہے اس کے یہ معنے نہین ہین کہ وہ سابقہ کتب کی ہر ایک لفظ کی تصدیق کرتا ہے اور جو کچھ رطب و یابس انمین پایا جاتا ہے قرآن شریف ان کو تسلیم کرتا ہے بلکہ یہ تصدیق ان عظیم الشان امور کی ہے جنپر مدار نجات ہے قرآن شریف مین اس تصدیق کے متعلق اصدق یا تصدیق کے کلمات استعمال نہین ہوئے بلکہ مصدق کا حکم استعمال ہوا ہے اور یہ تصدیق کئی طرح سے ہے ٭

(اول) جن باتون کو کتب سابقہ نے بے دلیل بیان کیا ہے قرآن شریف ان کو مدلل طور پر بیان کرتا ہے مثلاً خدا کی تعظیم جس مین توحید بھی شامل ہے اور مخلوق کی شفقت ٭

(دوم) جن ضروری امور پر مدار نجات ہے ان کو بار بار مختلف پیرایہ مین بیان کرتا ہے اور یہ تکرار ان اصول کی حقہ کی تصدیق کرتی ہے جو کہ کتب سابقہ مین ہین ٭

(سوم) اس تصدیق کے لئے عملی ثبوت پیش کرتا ہے اور ایمان کے ساتھ عمل صالح کی جزو لگاتا ہے اور توجہ دلاتا ہے کہ اگر باور نہین کرتے تو عمل کرکے دیکھلو جیسے گذشتہ راست باز ان اصولون پر چلکر کامیاب ہوتے تھے تم بھی ہوجاؤ گے ٭

(چہارم) وہ بشارتین جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق آپ کے وجود پر موقوف تھین اپنی ذات سے ان کی تصدیق کی۔

آیات قرآنی کی تفہیم

قرآن کریم کی آیاۃ دو قسم کی ہین جیسی کہ قرآن نے خود ان کی تفہیم کی ہے ایک محکمات اور ایک متشابہات محکم سے مراد آیاۃ قرآنی ہین کہ جن کو ہر ایک شخص اپنے اپنے علم کے مطابق سمجھ لیتا ہے اس مین کسی خاص آیت کی تخصیص نہین ہوسکتی کیونکہ ہر ایک کا دماغ اور علم اور قیاس اور فکر الگ الگ ہے کسیکو کوئی اور کسی کو کوئی ایسی طرح سمجھ آجاتی ہین کہ ان پر ان کو کوئی شبہ و تشبیہ نہین رہتا اور دل یقین پکڑ جاتا ہے کہ اسے خوب سمجھ لیا ایسی آیات کو محکمات کہتے ہین دوسری وہ آیات کہ جن کی سمجھ نہ آتی ہو ان کی بھی تخصیص نہین ہوسکتی۔ ممکن ہے کہ چند آیات ایک شخص کے نزدیک محکمات سے ہون غرضیکہ جن آیات کی سمجھ نہ آتی ہو ان کو متشابہات کہتے ہین۔ جب انسان قرآن پڑھتا ہے اور سمجھکر پڑھتا ہے تو بعض حصہ قرآن کا اس کی تلاوت مین ضرور ایسا آتا ہے جس کے سمجھنے کی اسے ضرورت ہو وہی متشابہ ہوتا ہے اس کے حل اور تفہیم کے لئے خدا نے یہ راہ تبلائی ہے کہ ان کی حقیقت اللہ تعالے کو معلوم ہوتی ہے اس کے یہ معنے ہین کہ ۳ ایسے موٹے طریقہ ہین جن سے ہر ایک انسان اس متشابہ آیت کو خدا تعالے کی تعلیم سے حل کر لیتا ہے ٭

اول - یہ کہ اس آیت کے معنے خود قرآن کریم مین دوسری جگہ تلاش کرے ٭

دوم - بذریعہ دعا کے اللہ تعالے سے اس کا حل اور تفہیم چاہے تو خدا اوسے انشراح صدر عطا کر دیگا ٭

(سوم) احادیث صحیحہ مین اس کی تفسیر تلاش کرے کہ آنحضرۃ صلعم نے اسے کسطرح سمجھا اور کیا معنے علماً یا عملاً کئے ٭

ن - د

صحابہ کا ایمان اور اس کی نتائج

صحابہ رضی اللہ عنہ کا عجب ایمان تہا ان کے واقعات پڑھنے سے ہمیشہ حیرۃ ہوتی ہے اور بار بار نبی کریم صلعم پر درود بھیجنے کو جی چاہتا ہے کہ کس طرح آپنے ان کے اندر ایمان کی روح نفخ کردی تھی) ایک صحابی رض کی ایک بیوی تھی جس سے ایک لڑکا تھا جو کئی دنون سے بیمار تہا ایکدن وہ صحابی رض باہر اپنی کاروبار پر گئے تھے کہ پیچھے وہ لڑکا فوت ہوگیا۔ بیوی نے سوچا کہ میرا خاوند سارے دن کا تھکا ماندہ آویگا اور خدا جانے کیا کیا خیال اس کے دل مین آوینگے اس لئے آتے ہی اسے اس کی وفاۃ کی خبر دینی مناسب نہین ہے چنانچہ اس عورۃ نے غسل کیا عمدہ کپڑے پہنے اور عمدہ کھانا پکاکر طیار رکھا جب خاوند آیا تو اس نے پوچھا کہ لڑکے کا کیا حال ہے بیوی نے جواب دیا کہ میرا خیال ہے کہ اس کا سانس بہت آرام مین ہے۔ صحابی کو اس سے بہت خوشی ہوئی کھانا کھایا۔ اور بیوی کا بناؤ سنگار دیکھکر معاشرۃ بھی کی اور بستر پر آرام فرمایا۔ تب اس کی بیوی نے کہا کہ لڑکا فوۃ ہو گیا ہے اسے گاڑ آ۔ اور ہم نے ایسے بھی سنا ہے کہ اس عورت نے سوال کیا کہ اگر کسی کی امانت ہو اور وہ واپس مانگے تو اس کے دینے مین انسان کو رنج تو نہ کرنا چاہئے خاوند نے کہا نہین۔ تب عورۃ نے اظہار کیا کہ یہ بچہ خدا کی امانت تھی اس نے واپس لے لی ٭

کیا ایمان تھا اور کیسا ایمان تہا اور اس ایمان سے ان کو کیا کیا کامیابیان ہوتی تہین وہ بھی سن لو کہ اس عورۃ کی اس صبر

کسر صلیب

اگر انسان خدا ہو سکتا ہے تو اب عیسائیوں کو چاہئے کہ خود ... ذرا ایک باسی خدا ہو گیا ... پانے ہوئے دو ہزار برس ہو چلے ہیں اُسے چھوڑ کر پگٹ کو خدا مان لیں کیونکہ یہ تازہ خدا ہے اُس نے ابھی جنم لیا ہے تازہ شی باسی سے اچھی ہوا کرتی ہے +

اگر یورپ کے لوگ پگٹ کی خدائی پر تمسخر کرتے ہیں اور اسی دیوانہ سمجھتے ہیں تو یہ ان کی نادانی ہے جس حالت میں وہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ مسیح انسان تھا اور خدا تھا تو کیا وجہ ہے کہ اُس کے بعد کوئی اور انسان خدا نہیں بن سکتا بلکہ اس وقت کی موجودہ حالت نے بتلا دیا ہے کہ سابقہ یسوع خدا کا کفارہ عیسائیوں کی روحانیت کے لئے ناکافی ثابت ہوا ہے اب ایک اور یسوع خدا کفارہ ہو تو شاید دو کفارہ سے کوئی نتیجہ نکلے۔ پھر جس حال میں کہ یورپ کے دماغ انسان کو خدا تسلیم کرنے کے عادی ہوئے ہوئے ہیں تو اب ان کو کسی دوسرے انسان کو خدا ماننے میں کیوں تامل ہے +

پگٹ کے خدا ماننے میں عیسائیوں کو ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ مسیح کی ولادت کی نسبت جو شکی ان کو یہودیوں کے سامنے ہوتی ہے وہ مسٹر پگٹ کے خدا ماننے سے نہ ہوگی عیسائیوں کے نزدیک ایک زیادہ بیوی کرنا زنا کاری ہے اور چونکہ یسوع داؤد کی اولاد کہلاتا ہے اور داؤد کی بیویاں ایک سے زیادہ تھیں پس اس صورت میں یسوع کی ولادۃ کی نسبت شبہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اور یہ امر ثابت کرنا مشکل ہے کہ ان کی بڑی نانی حضرۃ داؤد کی بیوی تھی تو اس طرح سے نسبی شرافت میں جو ایک بٹا یسوع کے خدا ماننے میں لگتا ہے وہ پگٹ کے خدا ماننے میں عیسائیوں کو نہ لگے گا کیونکہ پگٹ کے آبا و اجداد نے بحیثیت ایک عیسائی ہونے کے ایک سے زیادہ بیوی نہ کی ہوگی کہ جس سے ان پر زنا کا حرف آتا اور اس طرح سے یہ خدا بہ نسبت یسوع کے زیادہ شریف النسب ہو سکتا ہے +

مراسلات

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ماہ ستمبر میں عاجز نے دارالامان میں جناب حکیم الامۃ صاحب دام برکاتہ کے درس قرآن مجید سے کچھ نوٹ لکھے تھے چند نوٹ بغرض درج اخبار گوہر بار ارسال ہیں تاکہ دیگر بھائی بھی مستفید ہوں درج فرما کر مشکور فرماویں اور عند اللہ ماجور ہوں۔ والسلام احقر العباد الہ داد احمدی کلرک صدر شاہ پور ضلع شاہ پور

صفات مومن

الذین یومنون بالغیب

(۱) اقرار باللہ (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم بنانا (۳) اس کے فیصلہ کو دل سے قبول کرنا (۴) اس کے مطابق عمل کرنا (۵) اس میں شک شبہ نکرنا (۶) مال کے ساتھ کوشش کرنا (۷) جان کے ساتھ کوشش کرنا (۸) ضروری جگہ کے سوا بجز اس کی اجازت کے نجانا (۹) بقدر امکان فرمانبردار بننا (۱۰) تسبیح میں کوشش کرنا (۱۱) تکبر نہ کرنا (۱۲) آرام کے وقت اُٹھکر دعائیں مانگنا (۱۳) خوف کرنا (۱۴) امیدوار رہنا (۱۵) اللہ کی راہ میں تھوڑا مال خرچ کرنا (۱۶) حکم نبوی کے سامنے اپنے کسی اختیار کو دخل نہ دینا (۱۷) موہنہ سے قبولیت کا اقرار کرنا (۱۸) موہنہ سے فرمانبرداری کا وعدہ کرنا (۱۹) تمام الٰہی کتابوں پر ایمان لانا (۲۰) ملائکہ پر ایمان لانا (۲۱) قرآن شریف پر ایمان لانا (۲۲) تمام رسولوں پر ایمان لانا (۲۳) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا (۲۴) آخرۃ پر ایمان لانا (۲۵) حکم الٰہی کے مطابق عملدرآمد کرنا (۲۶) رسول کی چال کے مطابق روش اختیار کرنا (۲۷) حکام وقت کی فرمانبرداری کرنا (۲۸) حکام وقت اگر خلاف حکم الٰہی و رسول صلعم کہیں تو اللہ و رسول کے حکم کیطرف جھکنا۔ (۲۹) یہود و نصاریٰ کو جو مخالفت کرتا ہو دوست نہ بنانا (۳۰) اپنے سارے کنبے کو جو اللہ رسول کی اطاعت نکرے تو ان کے ساتھ تعلق نہ رکھنا (۳۱) کسی کافر کو جبکہ وہ اسلام کا مقابلہ کرتا ہو پیار نکرنا (۳۲) محبت الٰہی میں ترقی کرنا۔ (۳۳) ہجرۃ کرنا۔ (۳۴) جہاد کرنا (۳۵) مومنوں کو جگہ دینا (۳۶) ان کی مدد کرنا (۳۷) مومنوں میں جنگ ہو تو صلح کرانی (۳۸) تقویٰ کی راہ اختیار کرنا (۳۹) بیاج کے روپے کو چھوڑ دینا (۴۰) دینی کام میں سست نہ ہونا (۴۱) بہت غم نکرنا (۴۲) کسی بدکار کی مدد نہ کرنا (۴۳) ناپنے میں کمی نہ کرنا (۴۴) تولنے میں کمی نکرنا (۴۵) کسی کے مال کا نقصان نکرنا (۴۶) کوئی مفسدانہ بات نہ کرنا (۴۷) باہمی صالحین سے زندگی پوری کرنا (۴۸) دین الٰہی کی باتوں کو ٹھٹھا اور ہنسی نہ بنانا ... کو بڑا جاننا (۴۹) اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے اسباب پر بھروسہ کرنا (۵۰) اللہ تعالیٰ کی نارضامندی کی راہوں سے خوف کرنا (۵۱) نماز کو ٹھیک درست رکھنا (۵۲) حج کرنا (۵۳) خدا تعالیٰ کی عظمت سڑک پر لکھی ہوئی دیکھے تو اُس سے خوش ہونا (۵۴) جس تحریر میں اللہ تعالیٰ کا تذکرہ نہ ہووے اس کو ناپسند کرنا اور جس میں زیادہ تذکرہ ہو اس کو پسند کرنا (۵۵) قدر خیر و شر کا ماننا (۵۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے جہان سے محبوب سمجھنا (۵۷) باہمی محبت کرنا (۵۸) امین بننا (۵۹) روزہ رمضان کا رکھنا (۶۰) زنا سے بچنا (۶۱) چوری سے بچنا (۶۲) ڈکیتی سے بچنا (۶۳) شرب خمر سے بچنا (۶۴) صبر کرنا (۶۵) وقت فضلہ کو کام میں لانا (۶۶) رستوں کو صاف رکھنا (۶۷) حیا کرنا (۶۸) اچھا خلق اختیار کرنا۔ (۶۹) حب للہ و بغض للہ کرنا (۷۰) دین الٰہی کے مددگاروں سے پیار کرنا (۷۱) ... دوستی اختیار کرنا (۷۲) کشادہ پیشانی رہنا (۷۳) صحابہ سے عداوت نکرنا (۷۴) اہلبیت کی محبت رکھنا خصوصاً علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (۷۵) بلا پر صبر کرنا (۷۶) آسودگی کے وقت شکر یہ کرنا (۷۷) رضا بالقضا رہنا (۷۸) دشمنوں کے مصائب پر خوش نہ ہونا (۷۹) آخرۃ کی نعمت و دنیا سے سرد مہری کرنا (۸۰) فضولی سے خواہ لباس میں ہو یا خوراک میں یا مکان میں ہو احتراز کرنا و بچنا۔ فقط عاجز الہ داد احمدی بقلم خود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظم

ہر کہ نوشیدہ شراب دیدن دلدار خویش	فارغ افتاد آن دل از گلشن و گلزار خویش
جلوہ یار ازل موسیٰ کند این السبیل	صد ید بیضا نہفتہ اندر این اسرار خویش
سجدہ گاہ آسمان و قمر خورشید جہان	یوسفے او فتادہ اندر چاہ از گفتار خویش
شعلہ عشقش زلیخا را خریدار آورد	بر سر بر کرمت جا داد خریدار خویش
گوہر مقصود از غار حرا باز آورد	آن یتیم بے پدر با گرمی بازار خویش

کشتن دلداری بیاد افتد در نظر نگرد	بر سر حالش کرم و فا در و داد از خویش
حبذا ای طوطی باغ محمد حبذا	از در گلہای اخذت عیان تمار خویش
جرعہ از مئی عشاق ازپے آن مہدی	تا زمئی کام پر از ند عید یار خویش
اے طبیب آ از سر رحمت بحال ما گرا	نظر شیر مست و دامن این دل آزار خویش
در درا در مان نباشد جز نگاہی لطف تو	ہست الفت بیکجہت در مہر تو اسرار خویش

عمر آزردہ پناہے روئے تو جو یدہ ہے

تا بر دار بہر وصلت از درون زنار خویش

افغانوں اور کشمیریوں کی اصل

مضمون حافظ عبد العلی صاحب بی اے مترجم انسول ملٹری گزٹ لاہور

اس امر پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور بڑے بڑے مصنفین اس اس نتیجہ پر پہنچ گئے ہیں کہ افغان اور کشمیری دراصل دس گم شدہ بنی اسرائیل فرقوں کی اولاد میں سے ہیں ان چند سطور کے لکھنے والے نے بھی جو کچھ تھوڑا بہت لکھا ہے وہ اسی مضمون پر لکھا ہے لیکن وہ امید کرتا ہے کہ ناظرین کے لئے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا ۔

یہ ایک مشہور اور تاریخی واقعہ ہے کہ بنی اسرائیل کی دس قومیں قید کر کے ایران میں لا کر بسائی گئیں دنیا میں اب جتنے یہودی نظر آتے ہیں وہ صرف باقی ماندہ دو قوموں کی اولاد میں سے ہیں کیونکہ یہ دو قومیں اس تباہی و خستگی سے بچ گئی تھیں جو کہ ان کی دوسرے بھائیوں کو نصیب ہوئی تھی ۔ اب دیکھنا یہ چاہئے کہ آیا ان دس قوموں کا بھی کوئی پتہ ہے ۔ اور کیا وہ کوئی اپنا جانشین چھوڑ گئے ہیں یا نہیں ۔ یہ ایک سوال ہے جس پر بہت سارے محققین کی توجہ مبذول ہوئی ہے اور بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور بہت ساری ردوکد ۔ جرح قدح کے بعد اب فیصلہ ہو گیا ہے کہ افغانستان اور کشمیر کے باشندے دراصل انہی گم شدہ بنی اسرائیلیوں کی اولاد سے ہیں اس پر بہت سارے ثبوت پیش کئے جا چکے ہیں اور اصل بات تو یہ ہے کہ بعض ثبوت ایسے اس درجہ وپایہ کے ہیں کہ سوائے ماننے کے اور کچھ بن ہی نہیں آتی اگر ان کے علاوہ اور کوئی ثبوت ہمارے پاس افغانوں اور کشمیریوں کو یہودی النسل ثابت کرنے کے لئے نہ بھی ہوں تو بھی وہ ثبوت کافی سے بھی زیادہ ہیں جن میں سے چند مختصراً ذیل میں درج کئے جاتے ہیں ۔

اول ثبوت روایت اعلیٰ خاندان افغانیہ کا اس بات پر اتفاق ہونا اور نسب ناموں کا ان کی تائید کرنا اور اس پر طرہ یہ کہ تمام قوم کا اس بات پر متفق الرئے ہونا کہ وہ یہودی الاصل ہیں یہ ایسے امور ہیں کہ یونہی لاپرواہی سے نہیں چھوڑے جا سکتے قوم کی قوم کا اس ایک بات پر متفق ہونا ایک ایسا امر ہے کہ حقیقت سے خالی نہیں ہو سکتا اور لطف یہ ہے کہ نسب نامے اس امر پر گواہی دیتے ہیں کہ درحقیقت یہ قوم بنی اسرائیل کی اولاد میں سے ہیں ان کا دعویٰ کوئی آج سے نہیں بلکہ مدت مدید سے یہی دعوےٰ چلا آتا ہے ۔

ہر ایک پشت یکے بعد دیگرے یہی دعویٰ کرتی رہی ہے اور بڑے وثوق سے کرتی رہی ہے ۔ اس لئے یہ دعویٰ یونہی نہیں چھوڑا جا سکتا ۔

میرے خیال میں اس سے زیادہ کوئی اعلیٰ ثبوت ہی نہیں ہو سکتا کہ قوم کی قوم کا بلا کم وکاست ایک امر پر اتفاق ہو اور نہ یہ قومی اتفاق یونہی رد کیا جا سکتا ہے اور تعجب یہ ہے کہ دعویٰ آج کا نہیں ۔ زمانہ دراز سے یہ قوم اس دعوے پر ثابت قدم چلی آئی ہے اور اس دعوے کو اور زیادہ پختہ کرنیوالی بات یہ ہے کہ اور کوئی قوم دنیا میں موجود نہیں جس کا یہ دعویٰ ہو پس اس حالت میں جبکہ ایک شخص مدعی ہو اور دلائل بین رکھتا ہو اور پھر ساتھ ہی کوئی اور دعویدار کھڑا نہیں ۔ کیا آپ خیال کر سکتے ہیں کہ متنازع فیہ امر اس شخص کے حق میں فیصل نہ ہوگا ضرور قانون اسی کو حق دار کہے گا ۔ پھر افغانستان ایران کی حدود پر واقع ہے کیا یہ اغلب نہیں کہ کسی ظلم وتعدی کے باعث وہ نقل مکانی کے لئے مجبور ہوئے ہوں اور ایسا ہوتا رہا ہے اور پھر ان کی نقل مکانی بھی مشرق کی طرف ہونی چاہئے کیونکہ مغرب کی طرف تو ظالم کا زور تھا اور سوائے مشرق کی طرف نقل مکانی کرنے کے اور کوئی راہ مخلصی کی باقی نہ تھی انہوں نے ضرور ایسا کیا اور اپنی دن دونی رات چوگنی ہونیوالی قوم کے لئے ان ہی فراخ میدانوں پر قابض ہو گئے ۔

دوسرا ثبوت جسمانی مشابہت کا اس امر کی توضیح واستحکام اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے ۔ جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ افغانوں کی شکل وشباہت بالکل یہودیوں کی سی ہے ۔ ان کی وضع قطع ان کے دعوے کے اثبات میں ایک اور زیادہ دلیل ہو کر ان کے بنی اسرائیل ہونیکا ثبوت دی رہی ہے ۔ کشمیری یہودیوں سے افغانوں کی نسبت اور بھی زیادہ مشابہ ہیں اور قابل غور امر یہ ہے کہ ان افغانوں اور کشمیریوں کی اپنی ہمسایہ قوموں مثلاً ہندوؤں اور چینیوں سے بالکل مشابہت نہیں ان کے خط وخال بالکل بنی اسرائیلی ہیں اگر کسی افغان کشمیری اور یہودی کو ایک ہی سٹیج پر کھڑا کر دیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ ان کی شباہت میں بہت ہی کم فرق ہے ۔

تیسرا ثبوت پوشاک کا اگر ان کے لباس اور پوشاک کی طرف دیکھا جاوے تو بھی ہم یہ ہی نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ آخر ہمسایہ قوموں کی اور کوئی نہیں تو پوشاک میں ضرور کچھ نہ کچھ مشابہت ہونی چاہئے مگر یہاں معاملہ ہی اور ہے ۔ ہمسایہ قوموں کی دھوتیاں اور قمیصیں تو ان کی شلواریں اور لمبے کرتے ہیں (اس لباس کا ذکر انجیلوں میں بھی ہے)

چوتھا ثبوت رسومات کا ان کی بہت ساری رسومات و کرتوتیں یہودیوں سے بالکل مشابہ ہیں مثلاً افغانوں میں شادی اور نسبت میں کوئی فرق نہیں منسوب شدہ جوڑا بڑی آزادی سے ایک دوسرے سے مل سکتا ہے اور اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بیاہ سے پہلے ہی دلہن حاملہ ہو جاتی ہے (گویا نسبت ہی قائم مقام بیاہ کے ہوتی ہے)

پانچواں ثبوت اخلاق و عادات کا اخلاق و عادات میں بھی کوئی فرق نہیں ۔ جیسے یہودی ۔ غضبناک خودغرض ۔ مونہہ زور ۔ بے لگام بیوقوف ۔ جاہل ۔ تند ۔ خونخوار ۔ بیدردے ۔ سرکش مغرور اور سخت دل ہوتے ہیں ویسے ہی افغان بھی ۔

چھٹا ثبوت اسمائے معرفہ افغان نہ صرف خود بنی اسرائیلی ہونیکا دعویٰ کرتے ہیں بلکہ ان کی قوموں ان کے دریاؤں ان کے پہاڑوں اور ان کی جگہوں کے نام بھی ظاہر کرتے ہیں کہ وہ بنی اسرائیلی ہیں ان ناموں کی ایک مختصر سی فہرست قابل ملاحظہ ہے (۱) موسیٰ خیل (قوم موسیٰ) (۲) تخت سلیمان (۳) کوہ مری (کوہ مریم) (۴) کوہ سلیمان (سلیمان کا پہاڑ) (۵) سلیمان زئی (سلیمان کی قوم) (۶) داؤد زئی (داؤد کی قوم) (۷) یوسف زئی (یوسف کی قوم) (۸) درہ خیبر (عرب کے شمال میں ایک درہ خیبر ہے جو کہ یہودیوں کا ایک بڑا مضبوط قلعہ تھا ۔

ساتواں ثبوت افغانستان و کشمیر کے شہر وملکی نام گو یہ ثبوت چھٹے ثبوت کے عنوان کے نیچے آ سکتا تھا مگر ایک خاص ضرورت اور اصلیت نے مجھے مجبور کیا کہ اس کو ایک علیحدہ عنوان دیکر لکھوں ۔ افغانستان اور کشمیر میں بہت سارے ایسے شہر ہیں کہ جن کے نام شام کے پرانے شہروں سے بالکل ملتے ہیں اصل بات یہ ہے کہ جب کوئی قوم ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل مکانی کر کے چلی جاتی ہے اور آباد ہو جاتی ہے تو ان کو اپنے پرانے گھر کی محبت مجبور کرتی ہے کہ اس کی مانند ایک دوسرا گھر اسی جگہ بنالے اور اپنے وطن کی محبت اس بات کو چاہتی ہے کہ اسے یاد سے نہ بھلایا جاوے ۔ پس آل اپنے اصلی وطن کی یادگار میں وہ اپنے اس نئے گھر یا شہر یا گاؤں کا وہی نام رکھتے ہیں جس نام کے شہر یا گاؤں یا گھر میں اس کا اصلی وطن ہوتا ہے اور یہی دوسرے نام بتلاتے ہیں کہ ان شہروں کے رہنے والے اصل میں یہاں کے نہیں ہیں اور ان کے پہلے وطنوں کے نام یہ ہیں اس کی عمدہ مثال امریکہ میں پائی جاتی ہے جہاں کہ اور یورپ کی قومیں جا کر آباد ہوئی ہیں وہ اپنے پیارے شہروں اور وطنوں کے نام اپنے ساتھ لے گئے ہیں اور انہوں نے اپنے نئے گھروں کے نام پرانے شہروں کے نام ہی رکھے ہیں اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ حب الوطنی ایک ایسی چیز ہے کہ جہاں کہیں آدمی جاوے اپنے وطن کا نام ضرور ساتھ لیجاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہی حب الوطنی یہاں بھی ان دس قوموں کے درمیان اپنا کام کر گئی ۔ مجھے افغانستان اور کشمیر کے بہت سارے ایسے شہروں کے نام ملگئے ہیں جو کہ

شامی شہرون کے نام ہین ذیل مین مین ایسے نامون کی فہرست دیتا ہون اور امید کرتا ہون کہ اگر اس نکتہ پر زیادہ توجہ دی دی گئی اور ایسے نامون کے معلوم کرنے کے لئے بہت سا وقت اور محنت صرف کی گئی تو ہم بہت سارے ایسے نامون کے پانے کے قابل ہو جائینگے جو کہ شام افغانستان اور کشمیر مین واقع ہون مین اخبار بینون کی توجہ زیادہ اس بات کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہون اور امید کرتا ہون کہ یہ تحقیق دلچسپی اور کامیابی سے خالی نہ ہوگی +

افغانستان کشمیر وغیرہ کی جگہون کے نام	کہان واقع ہین: عرض البلد	کہان واقع ہین: طول البلد	قدیمی شام مین ان کے ہم نام مقام	قدیمی شام کے نقشون مین کہان کہان واقع ہین: عرض البلد	قدیمی شام کے نقشون مین کہان کہان واقع ہین: طول البلد	بائبل مین کہان ذکر ہے
	شمال	مشرق		شمال	مشرق	
کابل	۳۴، ۲۹	۶۹، ۵	کابل	۳۳، ۵۱	۳۵، ۱۲	سلاطین ۹ باب ۱۳ مین ذکر ہے
یوناش	۳۴، ۵۲	۷۴، ۱۳	فینشیا	۳۴، ۳۰	۳۵، ۲۵	
زیدا	سرحد پر لداخ کے نزدیک		سودان اور آجکل سیدا	۳۳، ۳۴	۳۵، ۲۲	۱۰ باب ۱۸ آیت Judges
احمز			حماس	۳۵، ۱	۳۵، ۱۳	
			حمات	۳۴، ۴۷	۳۶، ۳۵	
			مس	۳۴، ۵۰	۳۶، ۳۹	
گلگت	۳۶، ۰	۷۴، ۱۲	گلگوتھا	۳۱، ۴۷	۳۵، ۱۶	متی ۲۷ باب ۳۳
			گلگال	۳۲، ۹	۳۴، ۵۹	یشوع ۴ باب ۱۹ و ۹ باب ۶ و ۵ باب ۹
			گلگال	۳۱، ۵۰	۳۵، ۳۰	Judges ۲ باب ۱ اور دوسری جگہون پر
تبت	۳۴، ۰	۸۹، ۵	تبحۃ			۱ Chronicles ۱۸ باب ۸
لاسہ	۲۹، ۳۰	۹۲، ۱	لاشالیش	۳۳، ۱۷	۳۵، ۴۰	Judges ۱۸ باب ۲۹ و ۱۴
لداخ	۳۴، ۰	۷۷، ۳۰	لداح			۱ Chronicles ۴ باب ۲۱
لیح	۳۴، ۱۲	۷۷، ۳۹	لیحی ایک ضلع ہے			Judges ۱۴ باب ۱۹ و ۱۵ باب ۹
سورو	۳۴، ۱۰	۷۶، ۰	شور	۳۰، ۹۵	۳۳، ۵	۱۶ باب ۷ و ۲۰ باب ۱ و ۲۵ باب ۱۸ پیدائش
حمکیٹ	۳۰، ۳۱	۷۷، ۰	سکوتھہ (حال سکوت)	۳۲، ۵۱	۳۵، ۳۶	پیدائش ۳۳ باب ۱۷ اور اور دوسری جگہ پر

آٹھوین شہادۃ انجیلی

یہ امر کہ افغان اور کشمیری ان دس گم شدہ اسرائیلی قومون کی اولاد مین سے ہین اس پر انجیل بھی شاہد ہے انجیلون سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مسیح پیدا ہوا تو بعض دانا آدمی مشرق سے ایک ستارے کی رہنمائی سے ملک شام مین یسوع کو سلام کرنے آئے تھے یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ مشرق مین بھی کچھ لوگ تھے جو کہ مسیح کی انتظاری مین تھے اور ان کو اس کے آنے کی کچھ نشانیان بھی بتلائی گئین تھین اور اب وعدہ بھی مسیح کے آنے کا سوائے اسرائیلیون کے کسی کو نہ دیا گیا تھا ان واسطے وہ سونا۔ لوبان۔ اور مر والے دانا آدمی جو کہ ستارہ کو دیکھ کر ملک شام مین یسوع کو دیکھنے کے لئے آئے وہ سوائے اسرائیلیون کے نہین ہو سکتے۔ جب انہون نے اس ستارہ کو دیکھا تو انہون نے نکال لیا کہ وہ مسیح جس کی آمد کے لئے وہ نشان مقرر کیا گیا تھا۔ ضرور شام مین جو کہ ان کا اصلی گھر تھا پیدا ہو گیا ہوگا پس انہون نے اس پیدا ہوئے ہوئے مسیح کو دیکھنے کے لئے ایک لمبا سفر کیا +

نوین قبر کی شہادۃ

سری نگر مین ایک قبر ہے جو کہ نبی کی قبر کے نام سے مشہور ہے میرا خیال ہے کہ یہ لفظ بھی ان لوگون کے اسرائیلی ہونے پر دلالت کرتا ہے اور یہی لفظ ہے جو کہ ہمین یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور کرتا ہے۔ اگر وہ مقام بدھ کی قبر یا کسی احبار کی قبر یا کسی رشی کی قبر کے نام سے مشہور ہوتا تو ہم یہ نتیجے کبھی نہ نکالتے کہ اس ملک کے رہنے والے بھی اسرائیل کی اولاد سے ہین مگر یہ لفظ نبی ہے جس نے کہ ہمین یہ اشارہ دیا ہے کہ ہم کشمیریون کی اصلیت معلوم کرین۔ لفظ نبی ظاہر کرتا ہے کہ جن کی طرف وہ بھیجا گیا تھا وہ بنی اسرائیل ہی تھے اگر وہ ہندؤن کا واعظ یا مسلمانون کا گرو ہوتا تو وہ نبی کے نام سے مشہور نہ ہوتا نبی کا لفظ اسرائیلی پیغمبرون پر اطلاق ہوتا ہے مسلمان بھی اپنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے نبی کا لفظ استعمال کرتے ہین مگر ہمین یہان مسلمانون سے کوئی کام نہین کیونکہ کشمیر کا نبی مسلمانون کا نبی نہین ہو سکتا +

مسلمانون کا نبی صرف ایک ہی ہے جو کہ عرب مین پیدا اور عرب مین ہی فوت ہوا پس ظاہر ہے کہ سری نگر کا نبی مسلمانون کا پیغمبر نہین۔ بلکہ وہ ضرور کوئی نہ کوئی اسرائیلی نبی ہے پس دار السلطنت کشمیر مین ایک نبی کی قبر کا موجود ہونا میرے لئے ایک ایسی قطعی شہادت ہے کہ مین وثوق سے کہہ سکتا ہون کہ کشمیری سوائے بنی اسرائیل کی اولاد ہونے کے اور کچھ ہو ہی نہین سکتے۔ نبی تو سوائے بنی اسرائیل کے اور کہین بھیجا جا ہی نہین سکتا۔ اور یہ کوئی حیرانگی کی بات نہین کیونکہ بنی اسرائیل خدا کی چیدہ اور پسندیدہ قوم تھی اور خدا ہی اپنی نعمتین انپر نبیون کو بھیجکر ہی ظاہر کرتا تھا یہ بات کم ہی تو ظاہر کرتی ہے کہ جیسے خدا ان شام کے بیچ بنی اسرائیلیون مین نبی بھیجکر اپنی خوشنودی ظاہر کیا کرتا تھا اس لئے ان دس گم شدہ قومون مین بھی ایک نبی بھیجدیا۔ کیونکہ ایک اجنبی ملک مین رہنے سے ان کے قومی حقوق تو مارے نہین گئے تھے وہ کوئی بنی اسرائیل مین سے خارج نہین ہو گئے تھے۔ اگر خدا نے موسےٰ کو بنی اسرائیل کے پاس جبکہ وہ مصر مین غلامی کی حالت مین رہتے تھے نبی کر کے بھیجدیا تو کیا مشرق مین جبکہ وہ جلاوطنی کی حالت مین تھے کوئی نبی نہ بھیج سکتا تھا؟ دانا آدمیون کا مشرق سے شام مین یسوع کے دیکھنے کے لئے آنا اس بات کو صاف صاف طور سے ثابت کرتا ہے کہ وہ کسی نبی کے آنے کے منتظر تھے اور سری نگر کی قبر ظاہر کرتی ہے کہ آخر ان کی انتظاری بامراد ہوئی۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ اپنے دو بھائی قومون کی نسبت زیادہ مستحق تھے کہ ان کی طرف کوئی نبی بھیجا جاتا وہ دو قومین تھین اور ان مین مسیح ظاہر ہوا مگر ان کی تعداد تو ان سے بدرجہا زیادہ تھی۔ اگر خدا نے ان دو شامی قومون کے درمیان مسیح بھیجنے سے اپنا وعدہ پورا کر دیا تو کیون اس نے دس گم شدہ قومون کے ساتھ ایسا سلوک نہ کیا اور اس نے انکار کر دیا۔ سری نگر کی قبر یوز آسف کے نام سے بھی مشہور ہے روایت اور تاریخ دونون اس بات پر متفق ہین کہ یہ نبی ایک اجنبی تھا اور کوئی ۱۹۰۰ سو برس کا عرصہ گذرا کہ وہ مغرب سے ایک بڑے دور و دراز ملک سے آیا تھا وہ بانی دار

تفسیر القرآن بالقرآن

یہ ایک بے نظیر تفسیر ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام اور مولوی نور الدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنا دی تھی حضرۃ مسیح موعود نے اس کی نسبت یہ ارشاد فرمائے۔ نہایت عمدہ شیرین بیان نغز النکات خوب بیان کئے ہین دلون پر اثر کرنیوالی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اُس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

آئینہ ہے یہ نور بدر کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

البدر

شفا ہینی دوا ہینی غرض دار الامان ہینی

چہ گویم با تو گر آئی بہ ہادر دیار قادیان ہینی

ضوابط

(۱) قیمت ہر حال مین پیشگی لیجاتی ہے
(۲) جواب طلب امر کے لئے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ نہ آئے جواب نہین دیا جاویگا
(۳) خط و کتابت مین نمبر خریداری کا حوالہ ہو ورنہ جواب مین دیری ہوگی

شرح قیمت

ہندوستان مین ... سالانہ
غیر ممالک مین ... ″
خاص قادیان ... ″

منتخب نامہ نگارون کو اخبار مفت روانہ ہوتا ہے

نمونہ کا پرچہ بلا ٹکٹ مطلوبہ بھیجے کے نام اخبار نہ جاتا ہو مفت روانہ ہوتا ہے

ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

اخبار البدر

مذہب اسلام کے ایک زندہ مذہب ہونے کی تائید اور دیگر کل مذاہب باطلہ کی تردید اسلامی احکام اور شریعت کی فلاسفی قرآنی حقائق اور معارف سے پر مضامین اگر دیکھنے ہون اور زمانہ کی ظلمت سے اگر نجات کے متلاشی ہو تو اس اخبار کو ضرور خرید و حضرۃ امام الزمان مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان اور آپکے جلیل القدر اصحاب کی زبان اور قلم سے نکلے ہوئے مضامین قرآن شریف کی عجیب غریب تفسیر اور طبی مشورہ اور ... درج ہوتے ہین اسلام کے اندرونی اور بیرونی مخالفون کے اعتراضون کے جواب دئے جاتے ہین اسلئے ہر ایک ہمدرد قوم کو عموماً اور احمدی جماعت کو خصوصاً اس اخبار کی خریداری اور اشاعت کی طرف متوجہ ہونا چاہیے ۔

طب روحانی

بغیر دوا کے علاج کرنے کا طریق ۔ مسمریزم یعنی علم توجہ جس کی نسبت اس زمانہ مین عام چرچا ہے اور جسکو دریافت ہو جانے سے عیسوی معجزات کی کلا ظاہر ایک مذہب اور ملت کے حتیٰ کہ ایک دہریہ کے ہاتھ مین بھی دیدی ہے اور جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہے اسکا برمحل اور ٹھیک استعمال اس کتاب مین بتلایا گیا ہے جو ہدایات اس مین درج ہین اُن پر مشق کرنیسے انسان صحت نیت رکھکر نہ صرف خود زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے خیالات مین یکسوئی اور ان کو ضبط کرنیکی عادت بھی پیدا ہو جاتی ہے ۔ اگرچہ عام طور پر اس علم پر کتابین لکھنیوالون نے وہ مبالغے کئے ہین کہ آسمان و زمین کے قلابے ملادئے ہین اور اس کے مشاق کو گویا خدائی کی کل کا چلانیوالا قرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کر کر ثواب یا عذاب کماتا ہے یا جیسے خدا کے ارادہ سے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ۔ ویسے ہی اس کے ارادہ اور اذن سے انسان اس سے بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے الہٰی کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول کمالات سے تھے ۔ ہمارے مرحوم و مغفور احمدی بھائی منشی احمد جان صوفی نقشبندی زاد اللہ الطافہ نے عوام الناس کو ایک بڑی مغالطہ سے نجات دینے ... اور عام پیرون وغیرہ کے دھوکے سے بچانے اور فائدہ عام کیغرض سے اسے چھپوایا تھا اور آپ خود اسمین بڑے ماہر تھے اور ہزارون مریض آپکے ذریعہ شفا پاتے تھے ۔ یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی کہ پھر دوبارہ چھاپنی پڑی اول ۴ قیمت تھی پھر ایک روپیہ کر دی اور اب اسی قیمت پر دفتر البدر سے ملسکتی ہے ۔

طریق مشق کو عملی طور پر سکھلا دینے یا اس پر عامل کو طریق عمل مین جو مزید حالات درکار ہون ۔ یا بعض اسرار کا وہ حل چاہے ۔ ان تمام باتون کو لئے ہم نے مصنف مرحوم کے اس عمل مین فیض یافتہ اصحاب سے دریافت کر کے بتلا دینے کا انتظام کر لیا ہے ایسے مستفسر کیلئے علیحدہ علیحدہ خط و کتابت ہونی چاہیے اور جواب کے لئے ٹکٹ ضرور آنا چاہیے ورنہ جواب نہ دیا جاویگا ۔

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم

بجواب فضل رحمانی جو کہ ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت مین لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضون کے جواب ۔ کتاب مین دیگر اور اشاعت اسلام کیلئے جہاد کی عدم ضرورت کو ثابت کر کے دکھلایا ہے ۔ قرآن کریم مین ذو القرنین سے مراد مسیح علیہ السلام کا ہونا ثابت کیا ہے اور خر دجال ۔ یاجوج ماجوج ۔ تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہین قیمت ہر دو حصہ ... (مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب نقشہ نویس دہلی)

سر مکتوم

... صفحہ کی کتاب ۔ انجیلی شہادتون سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور ... لطیف خیالات کا اظہار

... کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردون کے زندہ کرنیکا انجیل مین ذکر ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ در اصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ مصنفہ بابو اسمٰعیل صاحب دہلوی قیمت

رویائے صالحہ

اس مین مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت ۔ محمد حسین صاحب بٹالوی کے کفر نامہ طیار کرنیکا اور حضرت مسیح موعود کا ثبوت صحف سابقہ سے دیا ہے قیمت

اعجاز احمدی

... صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذو القرنین سے کون کون مراد ہین اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت

قول صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میان ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپنے اردو زبان مین حضرۃ مسیح موعود کی مدح اور دعاوی کے ثبوت مین لکھی ہے زیر طبع ہے قیمت ۲ ہوگی ۔

براہین احمدیہ ۔ ازالہ اوہام ۔ سرمہ چشم آریہ یہ تین کتابین پرانی ایڈیشن کی چھپی ہوئی دفتر البدر مین مطلوب ہین اگر کوئی ...

عاقبۃ المکذبین ... بٹالوی مخالف مولویون کا انجام جو ہوا اسکا بیان ۔ بیعت کی شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیات پر بحث اور ...

اسلام اور اس کا بانی یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ مترجمہ منشی عبد العزیز خان صادق قیمت ۳ ر علاوہ محصولڈاک

صیانۃ الناس ۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت علاوہ محصولڈاک

الہامی دعا ۔ رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ... ر علاوہ محصولڈاک ۔

پنجابی تصانیف

کامن مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکے ضلع گجرات قیمت ار
نظم ۔ برائے مستورات بطرز کامن مصنفہ ایضاً ″ ار

روشنائی احمدیہ ۔ ساختہ مرزا عبد الکریم تاجر کو ٹلوی نہایت اعلیٰ قسم فی تولہ ار اوسط قسم ا فی تولہ ۔ تاجرون کو خاص رعایت ۔

مجربات

حب دافع دائمی قبض جس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہین ہوتی بلکہ ان قوی مین جو نقص باعث مرض ہوتا ہے ان سے رجوع ہوکر آئندہ تازہ قوت قوی کو فضلہ کے اخراج کے حاصل ہوتی ہے قیمت ۸ ر

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کیلئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت ۸ ر

علاج نکسیر بشرطیکہ ناک کے اندر زخم نہو اور دماغ سے خون آتا ہو تو ضرور آرام ہو جاتا ہے کھانے اور ناک مین ٹپکانیکی دوا ۔ قیمت ۸ ر

حب حدید برائے بخارون اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج جس کا تجربہ خود قادیان مین بھی ہو چکا ہے قیمت ۸ ر

روغن بہرہ پن بشرطیکہ مادرزاد بہرہ نہو اکثرون پر تجربہ ہوا کہ آرام ہو گیا ہے قیمت فی شیشی ۸ ر

درد سر کی گولی ۔ ہر ایک قسم کے درد سر کو اس سے فوراً تخفیف ہو جاتی ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۶ گولی ۸ ر

سرمہ زنگاری اعلیٰ درجہ کا مقوی بصر ۔ دھند ۔ بخار ۔ آشوب چشم پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا نادر علاج ۔ اعلیٰ درجہ کے اطبا کا خاندانی نسخہ ...... فی تولہ ۱۲ ر

مصفی خون گولیان ۔ خالص عشبہ کے جوہر اور چوب چینی کی بنی ہوئین ۔ ۴۸ گولی ۸ ر

سلائی کگرہ ۔ جسے ہندوستانی زبان مین روہے کہتے ہین خواہ پرانے ہون اس کے استعمال سے آرام ہو جاتا ہے فی سلائی ۸ ر

برص کی دوا ۔ یا پھلبہری ۔ یہ ایک مرض ہے جس سے خدا کے برگزیدہ ہمیشہ پناہ مانگتے رہے ہین بدن کی جلد پر سفید داغ شروع ہوتے ہین اور آہستہ آہستہ پھیل کر تمام جسم کو بدنما کر دیتا ہے اس دوائی کا تجربہ ... ہو چکا ہے قیمت

اس اشتہار کو حوالہ سے (تمام درخواستین دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور مین آنی چاہئین اور کسی صاحب کے نام قادیان مین نہ ہونی چاہئین)

چینی مسلمان

ازکرزن گزٹ

چین وجاپان کی جنگ کے بعد مسلمانون کی حالت بہت اچھی ہوگئی ہے اور وہ ایک زندہ قوم کی طرح چین مین سمجھے جاتے ہین مگر حال کی یورپی دولتون کی چڑہائی اور فتح پیکن نے اور بھی انکی حالتین ترقی دیدی - اس بیرحمانہ خونریزی - لوٹ - بربادی آتشزنی اور تاخت مین مسلمان مزے مین رہے اور خدا کی شان ہے کہ لاکھون چینی بدھ مذہب والے مسلمان ہوگئے کیونکہ نجات مسلمان ہونے پر تھی - جو گاؤن یا شہر یورپ کی افواج نے لوٹے اور برباد کئے اُن مین مسلمانون کے گھر بچے رہے جس بدھ مذہب چینی نے یہ کہدیا کہ مین مسلمان ہون اس کو بھی نجات ملگئی انگلستان - روسیہ - جرمنی - فرانس اور جاپان نے مسلمانون کے ساتھ خاص رعایتین کین اور اس قیامت خیز دنون مین اُن کو ہر طرح کی آسایشین پہنچائین - تمام ٹھیکے چینی مسلمانون کے پاس تھے خود سرکار انگریزی کی فوج کے ٹھیکے دار بھی چینی مسلمان تھے -

پیکن اور کل چینی شہرون مین مسلمانون کے محلے اور بازار بالکل علیحدہ ہین ہر گھر اور ہر دوکان پر بسم اللہ کے ساتھ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے جس سے دیکھنے والا سمجھ لیتا ہے کہ یہ مسلمان کا گھر اور دکان ہے پیکن مین طبیب سب مسلمان ہین اور ان کی علاوہ دربار کے عام چینیون مین بھی بڑی عزت ہے - دوا فروشی کی دوکانین سب مسلمانون ہی کی ہین - اس کے علاوہ مسلمان اور بھی تجارت کرتے ہین اور لین دین مین وہ ایسے ہی سچے ہین جتنا ایک مسلمان کو ہونا چاہئے ٭

خاص پایہ تخت چین یعنی پیکن مین ان کی بہت سی مساجد ہین ہر مسجد مین ایک مدرسہ ہے جہان قرآن مجید تفسیر اور حدیث و فقہ کی تعلیم دیجاتی ہے - اچھے اچھے عربی دان مولوی پیکن مین موجود ہین - ان مین ہندوستان کی طرح بالکل اختلاف نہین ہے اور وہ سب سگے بھائیون کی طرح ایک جگہ مل کر رہ سکتے ہین چونکہ مولویون مین اتفاق ہے اس لئے مسلمانون مین بھی اختلاف نہین ہے ان کی باہمی یکجہتی خیر القرون کی سی محبت پیدا کرتی ہے ٭

چین مین کوئی مسلمان فقیر نہین چین کے بڑے بڑے شہرون مین گشت لگا کے دیکھا جائے گا تو ایک مسلمان بھی فقیر نہین ملیگا ہان بودھ مذہب والے فقیر بہت سے پائین گے - چینی مسلمان اول تو روٹیون کا محتاج نہین ہوتا - اور اگر اتفاق سے اس کی یہ نوبت ہو بھی جاوے تو جس وقت اس کی مفلسی کا حال معلوم ہوا اس کو ٹھیک ملتا ہے دیگر مفلس ہو تو بعد وہ کسی مسجد مین جاتا ہے اور وہان مولوی کے سامنے سب لوگ چندہ کرکے اس کی مدد کرتے ہین تاکہ اُس روپیہ سے وہ تجارت کرے اور جب اس کا کام چل جاوے تو اس کا قرض ادا کر دے - یہ مسلمان سود نہین کھاتے اور سود کو مثل سور کے گوشت کے حرام سمجھتے ہین - ان کی باہم کبھی تکرار نہین ہوتی اور کبھی لین دین کے معاملہ مین کوئی جھگڑا - اور اگر اتفاق سے کوئی ناچاقی دو مسلمانون مین ہو بھی گئی تو دربار چین مین فریادی نہین جاتے بلکہ اپنے قاضی کے سامنے چلے جاتے ہین جو وہ فیصلہ کر دے اُس کو بے چون و چرا مان لیتے ہین - مذہبی لحاظ سے ان کے اخلاق بہت وسیع ہین - اُن کی پرہیزگاری - دیانتداری اور سچائی کی انتہا ہو چکی ہے - وہ انگریزی کیمپ مین آ کے تعجب سے نظر کرتے تھے کہ یہ ہندوستانی مسلمان کیسے مسلمان ہین کہ حقہ پیتے ہین - چرٹ پیتے ہین اور غیر مذہب کی چھوئی رکابیون مین کھانا کھاتے ہین - ہمارے دوست جو یہان موجود تھے بیان کرتے ہین کہ سامان رسد کا ٹھیکہ ایک چینی مسلمان کے پاس تھا اور اس چینی مسلمان کا یہ قاعدہ تھا کہ اگر کسی نے اس کو السلام علیکم کہہ لیا بس وہ غیر معمولی جوش سے یہ سمجھ کے کہ یہ مسلمان ہے گلے لپٹ جاتا تھا ؛ نہ اپنی باتین سمجھا سکتا تھا اور نہ اپنے مسلمان بھائی کی سمجھ سکتا تھا لیکن اظہار ایسا کرتا تھا - گویا اسے ایک غیر مترقبہ نعمت مل گئی ہے - ایک دن مین اپنے ڈیرے کے باہر سگرٹ پی رہا تھا اس نے تعجب سے انگریزی زبان مین دریافت کیا کہ کیا آپ مسلمان ہین ؟ (یہان اکثر مسلمان یورپ کی کئی زبانین بولتے ہین) مین نے اثبات مین جواب دیا اور کلمہ پڑہا وہ یہ سنکے اس قدر لال پیلا ہوا کہ اگر اس کا بس چلے تو مجھے مار ڈالے اور اسی طرح اپنے خیمہ کیطرف چلا گیا پیچھے جب اس کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو کیفیت دریافت کی اُس نے بیان کیا کہ جب تم سگرٹ پی رہے تھے تم نے کلمہ طیب کیون پڑہا - اُس دن سے اُس چینی مسلمان نے کبھی ہمارے ہاتھ سے پانی پیا اور نہ ہمارے برتن مین کھایا ٭

عام چینی افیون کھاتے ہین - اور پوشتی بنے ہوئے ہین - گلے خشک - معدے - غلیظ - اور گھناؤنے ہین مگر مسلمان نہایت قوی الجثہ حسین اور لمبے قد کے ہین ان کے چہرون سے خون ٹپکتا ہے اور ان کی صورتین بہت پاکیزہ ہین شمالی چین کے کل باشندے قریب قریب ایک ہی خال وخط کے ہین مگر محض اس وجہ سے کہ مسلمان تمام خرابیون سے بچے ہوئے ہین اور زیادہ توانا ہین ٭

چین کے کئی کروڑ مسلمان بھی ایسے نہ ہون گے جو مسکرات کا استعمال کرتے ہون انہین شریعت نے جو کچھ دیا ہے اس پر دلی آمادگی سے عملدر آمد کرتے ہین انہین عام مسلمانون سے ملنے کا شوق ہے وہ دنیا کے کل مسلمانون کو اپنا ...

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبرین

مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت بعارضہ بخار گذشتہ ایام مین مبتلا رہی آپ کئی روز تک شامل نماز باجماعت نہ ہو سکے الحمد للہ کہ ۱۰ نومبر سے پھر آپ نے امامت نماز شروع کر دی ٭

حضرۃ مولانا حکیم نوردین صاحب کو بھی اول ایک شب بخار رہا پھر چند روز آرام ہو گیا پھر تیرہ تاریخ بہت شدت سے بخار رہا ایسے وجود باجود کو اللہ تعالیٰ بہت جلد اپنے فضل سے شفا عطا کرے ٭

کتاب تذکرۃ الشہادتین کا کچھ حصہ طبع کے قابل باقی رہ گیا تھا اس لئے اس کی اشاعت التوا مین رہی تھی مگر اب اس کی اشاعت معہ علامات المقربین بزبان عربی ہو گئی ہے اور حکیم فضلدین صاحب سے ملسکتی ہے - قیمت ۸/

ولادت منشی ارادت حسین صاحب احمدی سکنہ منگیر احاطہ بنگال کے ہان خدا کے فضل و کرم سے ۴ نومبر کو لڑکا تولد ہوا ہے جس کا نام منصور احمد رکھا گیا ہے خدا تعالیٰ مولود کی عمر اپنے دین اسلام کی سچی خدمتگذاری مین دراز کرے ٭

۱۰ نومبر کو شیخ فضل الٰہی صاحب رئیس صدر بازار راولپنڈی اور میان محمد رمضان صاحب ٹھیکہ دار سنگوئی ملو ضلع جہلم نے حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر شرف بیعت حاصل کیا - بیعت کے بعد جو تقریر ہوئی وہ اپنے موقعہ پر ہدیہ ناظرین ہو گی ٭ امید ہے کہ ہر دو اصحاب ...

مدرسہ تعلیم الاسلام کے خاص مدرس عبداللہ احمدی صاحب ساکن کشمیر جو کہ چند ماہ سے رخصت پر گئے ہوئے تھے معہ اپنے اہل وعیال کے گذشتہ ہفتہ مین وارد قادیان ہو کر مدرسی کا چارج ہاتھ مین لیا ٭

عبداللہ درزی صاحب احمدی ساکن چنڈو ساہی ضلع گوجرانوالہ بعد حصول زیارت حضرۃ امام الزمان اپنے کاروبار پارچہ فروشی کے لئے ملک گوالیار کی طرف تشریف لیجانے والے ہین خدا ان کا محافظ و ناصر ہو ٭

منشی احمد دین صاحب اپیل نویس اور میان محمد دین صاحب حکیم شاگرد رشید مولانا حکیم نورالدین صاحب گوجرانوالہ سے وارد قادیان ہوئے اور ایک دن رہ کر واپس تشریف لے گئے ٭

ملک مولا بخش صاحب گرالی ضلع گجرات سے معہ اہل بیت کے چند روز قیام کے لئے حضرۃ اقدس ؑ کی خدمت مین حاضر ہوئے

بہترین مذہب کے شائق کے سوالات مندرجہ اخبار عام کا جواب البدر مین شروع ہو گیا ہے جو کہ کئی نمبرون مین ختم ہو گا

۱۱ نومبر کو حضور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام گورداسپور تشریف لے گئے ٭

ملفوظات و حالات امام الزمان سلمہ الرحمٰن

۲۸ و ۲۹ - کی ڈائری ہم سے اچھی طرح محفوظ نہیں رہی
اس لیئے درج اخبار نہین کی گئی ہے

۳۰ اکتوبر ۱۹۰۳ء

مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد حضرت اقدس حسب دستور شہ نشین پر جلوہ افروز ہوئے اور طاعون کا ذکر ہوا اس پر آپنے فرمایا

طاعون کے نصائح اور تقوٰی کی تاکید

کہ خدا تعالےٰ نے اگرچہ جماعت کو وعدہ دیا ہے کہ وہ اُسے اس بلا سے محفوظ رکھے گا مگر اس مین بھی ایک شرط لگی ہوئی ہے کہ لم یلبسوا ایمانہم بظلم کہ جو لوگ اپنے ایمانون کو ظلم سے نہ ملادین گے وہ امن مین رہین گے پھر دار کی نسبت وعدہ دیا تو اس مین بھی شرط رکھدی ہے کہ الا الذین علوا بالاستکبار - اس مین علو کے لفظ سے مراد یہ ہے کہ جس قسم کی اطاعت انکساری کے ساتھ چاہیئے وہ بجا نہ لاوے جب تک انسان جس فیتی سجدہ کو حقیقی سجدہ کہتے ہین بجا نہ لاوے تب تک وہ دار مین نہین ہے اور مومن ہونیکا دعوٰی بیفائدہ ہے

لم یلبسوا ایمانہم بظلم

مین شرک سے یہ مراد نہین ہے کہ ہندوؤن کی طرح پتھرون کے بتون یا اور مخلوقات کو سجدہ کیا بلکہ جو شخص ماسوا اللہ کی طرف مائل ہے اور اس پر بھروسہ کرتا ہے حتیٰ کہ دل مین جو منصوبے اور چالاکیان رکھتا ہے ان پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ بھی شرک ہے *

حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ کا حال بیان کرتے ہین کہ خواب مین۔۔۔۔ ایک نے ان کو خواب مین دیکھا اور پوچھا کہ بتلاؤ اللہ تعالےٰ سے معاملہ کیسے ہوا تو انہون نے بتلایا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا عمل لایا ہے مین نے کہا اور عمل تو کوئی نہین ہے صرف یہ ہے کہ مین نے عمر بھر شرک نہین کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا تو نے یوم اللبن کے دن بھی شرک نہ کیا تھا کہ دودھ پی کر کہا کہ اس سے پیٹ مین درد ہوئی ہے گویا دودھ کو خدا سمجھ لیا تھا اور خدا پر سے جو حقیقی فاعل ہے نظر اٹھ گئی تھی *

نفسانی جذبات ہزارون قسم کے ہین جو کہ انسان کو گھیرے ہوئے ہین ان کو دیکھا جاوے تو سر سے لیکر پاؤن تک ظلم ہی ظلم ہے - منہ تکبر اور گھمنڈ کی جگہ ہے آنکھ بُرے خیالات کا مقام ہے - غضب کی نظر سے بھی انسان اسی سے دوسرے کو دیکھتا ہے - کان بیجا باتین سننے ہین زبان بُری باتین بولتی ہے - گردن اکڑتی ہے - صدور مین کن کن بُری باتون کی خواہش ہوتی ہے - نیچے کا طبقہ بھی کچھ کم نہین ہے فسق و فجور مین جہان اسی کے باعث مبتلا ہے - پاؤن بھی بیجا مقامات پر چلکر جاتے ہین غرض یہ ایک لشکر اور جماعت ہے جسے سنبھال کر رکھنا انسان کا کام ہے اور یہ بڑی بات ہے ایک طرف تو خدا نے کشتی کا حوالہ دیا ہے کہ جو اسمین چڑھیگا وہ نجات پاویگا اور ایکطرف حکم دیا ہے

وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا

یہان بھی ظلم کی نسبت ہی فرمایا کہ جو لوگ ظالم ہین تو ان کی نسبت بات ہی نکر۔

خوف الٰہی اور تقوٰی بڑی برکت والی شے ہے انسان مین اگر عقل ہوگی یہ باتین ہون تو خدا اُسے اپنے پاس سے برکت دیتا ہے اور عقل بھی دیدیتا ہے جیسے کہ فرماتا ہے یجعل لہ مخرجا اس کے یہی معنے ہین کہ جس شے کی ضرورت اُسے ہوگی اس کے لیئے وہ خود راہ پیدا کردے گا بشرطیکہ انسان متقی ہو۔ لیکن اگر تقوی نہ ہوگا تو خواہ فلاسفر ہو وہ آخرکار تباہ ہوگا - دیکھو کہ اسی ہندوستان پنجاب مین کس قدر عالم تھے مگر ان کے دلون مین اور بالون مین تقوےٰ نہ رہا - محمد حسین کی حالت دیکھو کہ کیسی گندی اور فحش باتین اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ مین لکھتا رہا - اگر تقوےٰ ہوتی تو وہ کب ایسی باتین لکھ سکتا تھا *

اس کے بعد چند احباب نے بیعت کی

اور بعد بیعت حضرۃ اقدس نے ایک طویل تقریر فرمائی جو کہ ذیل مین درج ہے *

حقیقت بیعت اور اس سے محض پا نیکی راہ

یہ بیعت جو ہے اس کے معنے اصل مین اپنے تئین بیچدینا ہے اس کی برکات اور تاثیرات اسی شرط سے وابستہ ہین جیسے ایک تخم زمین مین بویا جاتا ہے تو اس کی ابتدائی حالت یہی ہوتی ہے کہ گویا وہ کسان کے ہاتھ سے بویا گیا اور اس کا کچھ پتہ نہین کہ اب وہ کیا ہوگا لیکن اگر وہ تخم عمدہ ہوتا ہے اور اس مین نشو و نما کی قوت موجود ہوتی ہے تو خدا کے فضل سے اور اُس کسان کی سعی سے وہ اوپر آتا ہے اور ایک دانہ کا ہزار دانہ بنتا ہے - اسیطرح سے انسان بیعت کنندہ کو اول انکساری اور عجز اختیار کرنی پڑتی ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے - تب وہ نشو و نما کے قابل ہوتا ہے لیکن جو بیعت کے ساتھ نفسانیت بھی رکھتا ہے اُسے ہرگز فیض حاصل نہین ہوتا صوفیون نے بعض جگہ لکھا ہے کہ اگر مرید کو اپنے مرشد کے بعض مقامات پر بظاہر غلطی نظر آوے تو اُسے چاہیئے کہ اس کا اظہار نکرے اگر اظہار کریگا تو حبط عمل ہوجاویگا کیونکہ اصل مین وہ غلطی نہین ہوتی صرف اس کے فہم کا اپنا قصور ہوتا ہے اسی لیئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دستور تھا کہ آپ آنحضرۃ صلعم کی مجلس مین اس طرح سے بیٹھتے تھے جیسے سر پر کوئی پرندہ ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے انسان سر اوپر نہین اُٹھا سکتا یہ تمام ان کا ادب تھا کہ حتی الوسع خود کبھی کوئی سوال نکرتے - ہان اگر باہر سے کوئی نیا آدمی آکر کچھ پوچھتا تو اس ذریعہ سے جو کچھ آنحضرت صلعم کی زبان سے نکلتا وہ سُن لیتے - صحابہ بڑے متادب تھے اس لیئے کہا ہے کہ الطریقۃ کلہا ادب جو شخص ادب کی حد سے باہر نکل جاتا ہے تو پھر شیطان اس پر دخل پاتا ہے اور رفتہ رفتہ اس کی نوبت ارتداد کی آجاتی ہے اس ادب کو مدنظر رکھنے کے بعد انسان کو لازم ہے کہ وہ فارغ نشین نہ ہو - ہمیشہ توبہ - استغفار کرتا رہے اور جو جو مقامات اُسے حاصل ہوتے جاوین ان پر یہی خیال کرے کہ مین ابھی قابل اصلاح ہون اور یہ سمجھکر کہ بس میرا تزکیہ نفس ہوگیا وہان ہی نہ اڑ بیٹھے *

منافق کون ہے

یاد رکھو منافق وہی نہین ہے جو ایفائے عہد نہین کرتا یا زبان سے اخلاص ظاہر کرتا ہے مگر دل مین اس کے کفر ہے بلکہ وہ بھی منافق ہے جس کی فطرت مین دو رنگی ہے اگرچہ وہ اس کے اختیار مین نہ ہو - صحابہ کرام کو اس دورنگی کا بہت خطرہ رہتا تھا ایک دفعہ حضرت ابوہریرہ رو رہے تھے تو ابوبکر رضہ نے پوچھا کہ کیون روتے ہو کہا کہ اس لیئے روتا ہون کہ مجھ مین نفاق کے آثار معلوم ہوتے ہین - جب مین پیغمبر صلعم کے پاس ہوتا ہون تو اُس وقت دل نرم اور اس کی حالت بدلی ہوئی معلوم ہوتی ہے - مگر جب ان سے جدا ہوتا ہون تو وہ حالت نہین رہتی ابوبکر رضہ نے فرمایا کہ یہ حالت تو میری بھی ہے - پھر دونون آنحضرت صلعم کے پاس گئے اور کل ماجرا بیان کیا - آپنے فرمایا کہ تم منافق نہین ہو - انسان کے دل مین قبض اور بسط ہوا کرتا ہے جو حالت تمہاری میرے پاس ہوتی ہے اگر وہ ہمیشہ رہے تو پھر فرشتے تم سے مصافحہ کرین تو اب دیکھو کہ صحابہ کرام رضہ اس نفاق اور دورنگی سے کس قدر ڈرتے تھے جب انسان جرأت اور دلیری سے زبان کھولتا ہے تو وہ بھی منافق ہوتا ہے

دین کی ہتک ہوتی ہے اور وہاں کی مجلس نہ چھوڑے یا ان کو جواب نہ دے۔ تب بھی منافق ہوتا ہے اگر مومن کی سی غیرت اور استقامت نہ ہو تب بھی منافق ہوتا ہے جب تک انسان ہر حال میں خدا کو یاد نہ کرے تب تک نفاق سے خالی نہ ہوگا اور یہ حالت تم کو بذریعہ دعا کے حاصل ہوگی ہمیشہ دعا کرو کہ خدا اس سے بچاوے جو انسان داخل سلسلہ ہوکر پھر بھی دورنگی اختیار کرتا ہے تو وہ اس سلسلہ سے دور رہتا ہے اس لئے خداتعالیٰ نے منافقوں کی جگہ اسفل السافلین رکھی ہے کیونکہ ان میں دورنگی ہوتی ہے اور کافروں میں یکرنگی ہوتی ہے ✦

ہنسو تھوڑا اور رؤو بہت صوفیوں نے لکھا ہے کہ اگر چالیس دن تک رونا نہ آوے تو جانو کہ دل سخت ہوگیا ہے خداتعالیٰ فرماتا ہے فلیضحکوا قلیلاً و لیبکوا کثیراً کہ ہنسو تھوڑا اور رؤو بہت مگر اس کے برعکس دیکھا جاتا ہے کہ لوگ ہنستے بہت ہیں۔ اب دیکھو کہ زمانہ کی کیا حالت ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ انسان ہر وقت آنکھوں سے آنسو بہاتا رہے بلکہ جس کا دل اندر سے رو رہا ہے وہی روتا ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ دروازہ بند کرکے اندر بیٹھکر خشوع اور خضوع سے دعا میں مشغول ہوا ور بالکل عجز و نیاز سے خدا کے آستانہ پر گر پڑے تاکہ وہ اس آیت کے نیچے نہ آوے جو بہت ہنستا ہے وہ مومن نہیں ✦

اگر سارے دن کا نفس کا محاسبہ کیا جاوے تو معلوم ہو کہ ہنسی اور تمسخر کی میزان زیادہ ہے اور رونے کی بہت کم ہے بلکہ اکثر جگہ بالکل ہی نہیں ہے۔ اب دیکھو کہ زندگی کس قدر غفلت میں گذر رہی ہے اور ایمان کی راہ کس قدر مشکل ہے گویا ایک طرح سے مرنا ہے اور اصل میں اسی کا نام ایمان ہے۔

ایمان جب لوگوں کو تبلیغ کی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ کیا ہم مسلمان نہیں ہیں۔ کیا ہم نماز نہیں پڑھتے۔ کیا ہم روزہ نہیں رکھتے۔ ان لوگوں کو حقیقۃ ایمان کا علم نہیں ہے اگر علم ہوتا تو وہ ایسی باتیں نہ کرتے اسلام کا مغز کیا ہے اس سے بالکل بیخبر ہیں حالانکہ خدا کی یہ عادت قدیم سے چلی آئی ہے کہ جب مغز اسلام چلا جاتا ہے تو اس کے از سر نو قائم کرنیکے واسطے ایک کو مامور کرکے بھیجدیتا ہے تاکہ کھائے ہوئے اور مرے دل پھر زندہ کئے جاویں۔ مگر ان لوگوں کی غفلت اس قدر ہے کہ دلوں کی مردگی محسوس نہیں کرتے۔ خداتعالیٰ فرماتا ہے بلیٰ من اسلم وجہہ للہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ یعنی مسلمان وہ ہے جو خداتعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے اور نیک کاموں پر خداتعالیٰ کے لئے قایم ہو جاوے۔ گویا اس کے قوائے خداتعالیٰ کے لئے مرجاتے ہیں گویا وہ اس کی راہ میں ذبح ہو جاتا ہے۔ جیسے ابراہیم علیہ السلام نے اس اسلام کا نمونہ دکھلایا کہ ارادہ الٰہی کے بجا آوری میں اپنے نفس کو ذرا بھی دخل نہ دیا اور ایک ذرا سے اشارہ سے بیٹے کو ذبح کرنا شروع کردیا۔ مگر یہ لوگ اسلام کی اس حقیقت سے بے خبر ہیں جو کام ہیں اُس میں ملونی ہوتی ہے اگر کوئی ان میں سے رسالہ جاری کرتا ہے تو اس کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ روپیہ کماوے۔ بال بچے کا گذارہ ہو ابھی حال میں ایک شخص کا خط آیا ہے۔ لکھتا ہے کہ میں نے عبدالغفور کے مرتد ہونے پر اس کی کتاب ترک اسلام کے جواب میں ایک رسالہ لکھنا شروع کیا ہے امداد فرماویں۔ ان لوگوں کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ اسلام کیا شے ہے۔ خدا کی طرف سے کوئی نفخ روح اس میں نہیں لیکن رسالہ لکھنے کو طیار ہے۔ ایسے شخص کو چاہیئے تھا۔ کہ اول تزکیہ نفس کے لئے خود یہاں آتا اور پوچھتا اور اول خود اپنے اسلام کی خبر لیتا لیکن عقل دیانت اور سمجھ ہوتی تو یہ کرتا۔ مقصود تو اپنی معاش ہے۔ اور رسالہ کو ایک بہانہ بنایا ہے ہر ایک جگہ یہی بدبو آتی ہے کہ جو کام ہے خدا کے لئے نہیں بیوی بچوں کے لئے ہے جو خدا کا ہو جاتا ہے تو خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ اور اس کی تائید اور نصرت کا ہاتھ خود اس کے کاموں سے معلوم ہو جاتی ہیں اور آخرکار انسان مشاہدہ کرتا ہے کہ ایک غیب کا ہاتھ ہے جو اُسے ہر میدان میں کامیاب کر رہا ہے انسان اگر اس کی طرف چلکر آوے تو وہ دوڑ کر آتا ہے۔ اور اگر وہ اس کی طرف تھوڑا سا رجوع کرے تو وہ بہت رجوع ہوتا ہے وہ بخیل نہیں ہے۔ سخت دل نہیں ہے۔ جو کوئی اس کا طالب ہے تو اس کا اول طالب وہ خود ہوتا ہے لیکن انسان اپنے ہاتھوں سے اگر ایک مکان کے دروازے بند کردیوے تو کیا روشنی اس کے اندر جاوے گی ہرگز نہیں یہی حال انسان کے قلب کا ہے اگر اس کا قول و فعل خدا کی رضا کے موافق نہ ہوگا اور نفسانی جذبات کے تلے وہ دبا ہوا ہوگا تو گویا دل کے دروازے خود بند کرتا ہے کہ خدا کا نور اور روشنی اس میں داخل نہ ہو لیکن اگر وہ دروازوں کو کھولیگا تو معاً نور اس کے اندر داخل ہوگا ✦

ابدال قطب اور غوث وغیرہ جس قدر مراتب ہیں یہ کوئی نماز اور روزوں سے ہاتھ نہیں آتے اگر ان سے یہ ملجاتے تو پھر یہ عبادات تو سب انسان بجا لاتے ہیں سب کے سب ہی کیوں نہ ابدال اور قطب بن گئے جب تک انسان صدق و صفا کے ساتھ خدا کا بندہ نہ ہوگا تب تک کوئی درجہ ملنا مشکل ہے

جب ابراہیم کی نسبت خداتعالیٰ نے شہادت دی وابراہیم الذی وفّی۔ کہ ابراہیم وہ شخص ہے جس نے اپنی بات کو پورا کیا تو اس طرح سے اپنے دل کو غیر سے پاک کرنا اور محبت الٰہی سے بھرنا۔ خدا کی مرضی کے موافق چلنا اور جیسے ظل اصل کا تابع ہوتا ہے ویسے ہی تابع ہونا کہ اس کی ... اور خدا کی مرضی ایک ہو کوئی فرق نہ ہو۔ یہ سب باتیں دعا سے حاصل ہوتی ہیں۔ نماز اصل میں دعا کے لئے ہے کہ ہر ایک مقام پر دعا کرے لیکن جو شخص سویا ہوا نماز ادا کرتا ہے کہ اُسے اس کی خبر ہی نہیں ہوتی تو وہ اصل میں نماز نہیں۔ جیسے دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ پچاس پچاس سال نماز پڑھتے ہیں لیکن ان کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا حالانکہ نماز وہ شے ہے کہ جس سے پانچ دن میں روحانیت حاصل ہو جاتی ہے بعض نمازیوں پر خدا نے لعنت بھیجی ہے جیسے فرماتا ہے فویل للمصلین ویل کے معنے لعنت کے بھی ہوتے ہیں پس چاہیئے کہ ادائیگی نماز میں انسان سست نہ ہو اور نہ غافل ہو

ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اسے چاہیئے کہ ایک موت اختیار کرے نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو سب شئے پر مقدم رکھے۔ بہت سی ریاکاریوں اور بیہودہ باتوں سے انسان تباہ ہو جاتا ہے پوچھا جاوے تو لوگ کہتے ہیں کہ برادری کے بغیر گذارہ نہیں ہو سکتا۔ ایک حرام خور کہتا ہے کہ بغیر حرامخوری کے گذارہ نہیں ہو سکتا۔ جب ہر ایک حرام گذارہ کے لئے انہوں نے حلال کرلیا تو پوچھو کہ خدا کیا رہا اور تم نے خدا کے واسطے کیا کیا ان سب باتوں کو چھوڑنا موت ہے۔ جو بیعت کرکر اس موت کو اختیار نہیں کرتا تو پھر شکایت نہ کرے کہ مجھے بیعت سے فائدہ نہیں ہوا۔ جب ایک انسان ایک طبیب کے پاس جاتا ہے تو جو پرہیز وہ بتلاتا ہے اگر اُسے نہیں کرتا تو کب شفا پا سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ کریگا تو یوماً فیوماً ترقی کریگا یہی اصول یہاں بھی ہے ✦

جنت کی فلاسفی کوئی بات سوائے خدا کے فضل کے حاصل نہیں ہو سکتی اور جسے اس دنیا میں فضل ہوگا اُسے ہی آخرۃ میں بھی ہوگا جیسے کہ خداتعالیٰ فرماتا ہے من کان فی ہذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ اسی لئے یہ ضروری ہے کہ ان حواس کے حصول کی کوشش اسی جہان میں کرنی چاہیئے کہ جس سے انسان کو بہشتی زندگی حاصل ہوتی ہے اور وہ حواس بلا تقوٰے کے نہیں ملسکتے۔ ان آنکھوں سے انسان خدا کو نہیں دیکھ سکتا لیکن تقوی کی آنکھوں سے انسان خدا کو ..... دیکھ سکتا ہے۔ اگر وہ تقوی اختیار کریگا تو وہ محسوس کریگا کہ خدا مجھے نظر آ رہا ہے اور ایک دن آویگا کہ خود کہہ اٹھیگا کہ میں نے خدا کو دیکھ لیا۔ اسی بہشتی زندگی کی تفصیل جو کہ متقی کو اسی دنیا میں حاصل

ہوتی ہے قرآن شریف میں ایک اور جگہ بھی پائی جاتی ہے جیسے لکھا ہے کلما رزقوا منہا من ثمرۃ رزقا قالوا ہذا الذی رزقنا من قبل۔ جب وہ عالم آخرۃ میں ان درختوں کے ان پھلوں سے جو دنیا کی زندگی میں ہی ان کو مل چکے تھے پاویں گے تو کہدیویں گے کہ یہ تو وہ پھل ہیں جو کہ ہمیں اول ہی دیئے گئے تھے۔ کیونکہ وہ ان پھلوں کو ان پہلے پھلوں سے متشابہ پاوینگے۔ اس سے یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ دنیا میں جو نعمتیں مثل دودھ۔ شہد۔ گھی۔ اور انار اور انگور وغیرہ اونہوں نے کھائی ہیں۔ وہی ان کو وہاں جنت میں ملیں گے اور وہاں ان چیزوں کے مہیا کرنے کے لئے بہت سے باغات۔ درخت۔ مالی۔ اور بیل وغیرہ اور گائیں بھینسوں کے ریوڑ ہوں گے۔ اور درختوں پر شہد کی مکھیوں کے چھتے ہوں گے جن سے شہد آتار کر اہل جنت کو دیا جاویگا یہ سب غلط خیال ہیں اگر جنت کی یہی نعمت ہے جو ان کو دنیا میں ملتی رہی اور آخرۃ میں بھی ملے گی تو مومنوں اور کافروں میں کیا فرق رہا۔ ان سب چیزوں کے حاصل کرنے میں تو کافر اور مشرک بھی شریک ہیں پھر اس میں بہشت کی خصوصیت کیا ہے۔ لیکن قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ بہشت کی نعمتیں ایسی چیزیں ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سنیں اور نہ دلوں میں گذریں اور ہم دنیا کی نعمتوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ سب آنکھوں نے دیکھی کانوں نے سنی اور دل میں گذری ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ ان جنتی نعمتوں کا نام نقشہ جسمانی رنگ پر ظاہر کیا گیا ہے مگر وہ اصل میں اور امور ہیں ورنہ رزقنا من قبل کے کیا معنے ہوں گے اس کے وہی معنے ہیں جو کہ من کان فی ہذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ کے ہیں دوسرے مقام پر قرآن شریف فرماتا ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان۔ جو شخص خدا تعالےٰ سے خائف ہے اور اس کی عظمت اور جلال کے مرتبہ سے ہراسان ہے اس کے لئے دو بہشت ہیں ایک یہی دنیا اور دوسری آخرۃ۔ جو شخص سچ اور خالص دل سے متنفر ہستی کو اس کی راہ میں مٹا کر اسی کے متلاشی ہوتے ہیں اور عبادت کرتے ہیں تو اس میں ان کو ایک قسم کی لذت شروع ہو جاتی ہے اور ان کو وہ روحانی غذائیں ملتی ہیں جو روح کو روشن کرتی اور خدا کی معرفت کو بڑھاتی ہیں ایک جگہ پر شیخ عبد القادر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب انسان عارف ہو جاتا ہے تو اس کی نماز کا ثواب مارا جاتا ہے اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ اس کی نماز اب بارگاہ الٰہی میں قبول نہیں ہوتی بلکہ یہ معنے ہیں کہ چونکہ اب اسے لذت شروع ہو گئی ہے تو جو اجر اس کا عند اللہ تھا وہ اب اسی دنیا میں ملنا شروع ہو گیا ہے جیسے ایک شخص اگر دودھ میں برف اور خوشبو وغیرہ ڈال کر پیتا ہے تو کیا کہہ سکتے ہیں کہ اسے ثواب ملیگا کیونکہ لذت تو اس نے اسی جگہ ہی حاصل کرلی۔ خدا تعالےٰ کی رضامندی اور کسی عمل کی قبولیت اور شے ہے اور ثواب اور شے ہے

ہر ایک لفظ اپنے اپنے مقام کے لئے چسپان ہوتا ہے اسی لحاظ سے شیخ عبد القادر صاحب نے فرمایا کہ عارف کی نماز کا ثواب مارا جاتا ہے۔ جو اہل حال ہوتا ہے وہ اپنی جگہ پوری بہشت میں ہوتا ہے اور جب انسان کو خدا سے پورا تعلق ہو جاتا ہے تو اغلال اور اثقال جس قدر بوجھ اس کی گردن میں ہوتے ہیں وہ سب اٹھائے جاتے ہیں وہ لذت جو خدا کی طرف سے اس کی عبادت میں حاصل ہوتی ہے وہ اور ہے اور جو اکل و شرب اور جماع وغیرہ میں حاصل ہوتی ہے وہ اور ہے لکھا ہے کہ اگر ایک عارف دروازہ بند کر کے اپنے مولا سے راز و نیاز کر رہا ہو تو اسے اپنے عبادت اور اس راز و نیاز کے اظہار کی بڑی غیرت ہوتی ہے۔ اور وہ ہرگز اس کا افشاء پسند نہیں کرتا اگر اس وقت کوئی دروازہ کھولکر اندر چلا جاوے تو وہ ایسا ہی نادم اور پشیمان ہوتا ہے جیسے زانی زنا کرتا پکڑا جاتا ہے جب اس لذت کی حد کو انسان پہنچ جاتا ہے تو اس کا حال اور ہوتا ہے اور اسی حالت کو وہ یاد کر کے وہ جنت میں کہیگا کہ رزقنا من قبل +

بہشتی زندگی کی بنا یہی دنیا ہے بعد مرنے کے جب انسان بہشت میں داخل ہوگا تو یہی کیفیت اور لذت اسے یاد آویگی تو اسی بات کا طالب ہر ایک کو ہونا چاہئیے +

گناہوں کا چھوڑنا تو کوئی بڑی بات نہیں ہے یہ ایک ذلیل کام ہے اگر کوئی کہے کہ میں چوری نہیں کرتا۔ زنا نہیں کرتا۔ خون نہیں کرتا یا اور فسق و فجور نہیں کرتا تو کوئی خوبی کی بات نہیں اور نہ خدا پر یہ احسان ہے۔ کیونکہ اگر وہ ان باتوں کا مرتکب نہیں ہوتا تو ان کے بد نتائج سے بھی وہی بچا ہوا ہے کسیکو اس سے کیا۔ اگر چوری کرتا گرفتار ہوتا سزا پاتا اس قسم کی نیکی کو نیکی نہیں کہا کرتے۔ ایک شخص کا ذکر ہے کہ ایک کے ہاں مہمان گیا بیچارے میزبان نے بہت تواضع کی تو مہمان آگے سے کہنے لگا کہ حضرت آپکا کوئی احسان مجھ پر نہیں ہے احسان تو میرا آپ پر ہے کہ آپ اتنی دفعہ باہر آتے جاتے ہیں اور کھانا وغیرہ طیار کروانے اور لانے میں دیر لگتی ہے میں پیچھے اکیلا با اختیار ہوتا ہوں چاہتا تو گھر کو آگ لگا دوں۔ یا اسباب اور نقصان کر چھوڑوں تو اس میں آپکا کس قدر نقصان ہو سکتا ہے تو یہ میرا اختیار ہے کہ میں کچھ نہیں کرتا۔ ایسا خیال ایک بد آدمی کا ہوتا ہے کہ وہ بدی سے بچکر خدا پر احسان کرتا ہے اس لئے ہمارے نزدیک ان تمام بدیوں سے بچنا کوئی نیکی نہیں ہے۔ بلکہ نیکی یہ ہے کہ خدا سے پاک تعلقات قائم کئے جاویں اور اس کی محبت ذاتی رگ و ریشہ میں سرایت کر جاوے جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاءی ذی القربیٰ۔ خدا کے ساتھ عدل یہ ہے کہ اس کی نعمتوں کو یاد کر کے اس کی فرمانبرداری کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اسے پہچانو۔ اور اس پر ترقی کرنا چاہو تو درجہ احسان کا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کی ذات پر ایسا یقین کر لینا کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے اور جن لوگوں نے تم سے سلوک نہیں کیا ان سے سلوک کرنا۔ اور اگر اس سے بڑھکر سلوک چاہو تو ایک اور درجہ نیکی کا یہ ہے کہ خدا کی محبت طبعی محبت سے کرو۔ نہ بہشت کی طمع نہ دوزخ کا خوف ہو بلکہ اگر فرض کیا جاوے کہ نہ بہشت ہے نہ دوزخ ہے تب بھی جوش محبت اور اطاعت میں فرق نہ آوے ایسی محبت جب خدا سے ہو تو اس میں ایک کشش پیدا ہو جاتی ہے اور کوئی فتور واقع نہیں ہوتا + اور مخلوق خدا سے ایسے پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو یہ درجہ سب سے بڑھکر ہے کیونکہ احسان میں ایک مادہ خود نمائی کا ہوتا ہے اور اگر کوئی احسان فراموشی کرتا ہو تو محسن جھٹ کہہ اٹھتا ہے کہ میں نے تیرے ساتھ فلاں احسان کیا۔ لیکن طبعی محبت جو کہ ماں کو بچہ کے ساتھ ہوتی ہے اس میں کوئی خودنمائی نہیں ہوتی بلکہ اگر ایک بادشاہ ماں کو یہ حکم دیوے کہ تو اس بچہ کو اگر مار بھی ڈالے تو تجھ سے کوئی باز پرس نہ ہوگی تو وہ کبھی یہ بات سننی گوارا نہ کریگی اور اس بادشاہ کو گالی دیگی حالانکہ اسے علم بھی ہو کہ اس کے جوان ہونے تک میں نے مر جانا ہے مگر پھر بھی محبت ذاتی کی وجہ سے وہ بچہ کی پرورش کو ترک نہ کریگی اکثر دفعہ ماں باپ بوڑھے ہوتے ہیں اور ان کو اولاد ہوتی ہے تو ان کی کوئی امید بظاہر اولاد سے فائدہ اٹھانے کی نہیں ہوتی لیکن باوجود اس کے پھر بھی وہ اس سے محبت اور پرورش کرتے ہیں۔ یہ ایک طبعی امر ہے جو محبت اس درجہ تک پہنچ جاوے اسی کا اشارہ ایتاءی ذی القربیٰ میں کیا گیا ہے کہ اس قسم کی محبت خدا کے ساتھ ہونی چاہئیے نہ مراتب کی خواہش نہ ذلت کا ڈر جیسے آیت لا نرید منکم جزاء ولا شکورا سے ظاہر ہے غرضیکہ یہ باتیں ہیں جنکو یاد رکھنا چاہئیے +

یکم نومبر ۱۹۰۳ء

تہجد کی نماز کا طریق عبد العزیز صاحب سیالکوٹی نے لائل پور میں یہ مسئلہ بیان کیا کہ آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز اس طرح سے جیسا کہ اب تعامل اہل اسلام ہے بجا نہ لاتے بلکہ آپ صرف اٹھکر قرآن پڑھ لیا کرتے اور ساتھ ہی یہ بھی بیان کیا کہ یہی مذہب حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے شیخ اصغر علی صاحب نے اپنی ایک خط میں جو انہوں نے منشی نبی بخش صاحب کے نام روانہ کیا تھا اس مسئلہ کی نسبت دریافت کیا کہ آیا یہ مسئلہ اسطرح پر ہے جیسا کہ عبد العزیز صاحب بیان کر گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بوساطت منشی نبی بخش صاحب اور مولوی نور الدین صاحب یہ امر تحقیق کے لئے پیش کیا گیا جس پر حضرۃ امام الزمان ع نے مفصلہ ذیل فتویٰ دیا + "کہ میرا یہ ہرگز مذہب نہیں کہ آنحضرت

نوٹ۔ مولوی نور الدین صاحب نے علاوہ بریں یہ بھی بیان فرمایا کہ میں نے حضرت مرزا صاحب کو ہمیشہ خود تہجد پڑھتے دیکھا ہے۔ بعض دفعہ آدھ آدھ گھنٹہ ایک رکعت میں خرچ کرتے اور بعض دفعہ حکم الٰہی کے یہاں تک پابند ہوتے کہ جب تک الہام نہ ہو [illegible] رکوع اور سجود میں نہ [illegible] جھکتے اور نہ سر کو اٹھاتے تھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(در مدح حضرۃ مسیح موعود ع)

ای محمد مسیح و احمد شان
وی بہ احیائے دین دجل بہان

تاج فتح مبین نہادہ بسر
تیغ قتل لعین نہفتہ بہ بر

از فراز سپہر آمدۂ
بوالعجب ماہ و مہر آمدۂ

مرحبا کار دین بپایان شد
تافت نور تو ظلمستان شد

منہلے کمال ہر قسمی
ہمہ جانی و در نظر جسمی

معنی انشراح ہر فکری
واضع الوزر رافع الذکری

بسکہ بر استقامتی پیدا
سِر یوم القیامتی پیدا

ہر دلے کز تو دیدہ در گردید
مجمع الشمس والقمر گردید

لیک ہر کور کز تو سر پیچید
ہمہ براین لی مفر پیچید

نور خورشیدت آنقدر شد فاش
کہ ہمہ برق ریخت بر خفاش

ذات پاک تو کرد فضل قدیم
مظہر سِر احسن التقویم

داشت الحمد اہدنا تلقین
انتظار ہدایت ضالین

لیک ننمود چہرہ شاہد حال
تا نشد یکہزار و سہ صد سال

از شمار حروف فاتحہ است
کہ صد و سی است جلوہ کم و کاست

چون تامل بمغز صرف رسید
بسر رمز بس شگرف رسید

کہ احد داشت از جمل در خود
سیزدہ لیک فاتحہ لابد

صفر افزودہ است بر ہر آن
صاف پیدا اثر ز اکثر آن

ہم چنین دور مہدی موعود
بر سر سیزدہ دو صفر افزود

بر مہین دور فضل سر مدشد
مستجاب آن دعا ز احمد شد

احد اعجاز حرف میم نمود
ہمہ را راہ مستقیم نمود

یعنی دور نبی تجدد یافت
عالمی جان تازہ در خود یافت

میم احمد چہل بود بشمار
لیک بصفر وہمی است چہار

با احد چہاردہ شد وطٰہٰ
رمز تائید حق نمود صفا

کہ محمدؐ بہ احمدی گل کرد
بر سر چاردہ صدی گل کرد

در دمید ند صور رحمانی
بہ سلیمان رسید سلطانی

اہرمن را رہ گریز نماند
کار او جز بہ تیغ تیز نماند

حیف آن دل کہ این نشور ندید
ماند در غفلت و حضور ندید

سہل گردیدہ کارہای عسیر
لیک بر کافرین غیر یسیر

آتہم آئینہ دار این راز است
قاتلش تیغ تیز اعجاز است

منکر آن جدید خواہ عتیق
تبطی و سامری بود تحقیق

آن بکفر قدیم غیر اندیش
دین بہ تعمل عجل کردہ بہ پیش

ہر کہ جالش ز حق دلیل نداشت
آب صافی ز رود نیل نداشت

موسوی النفس اثر بر دن بنمود
آب آئینہ گشت خون بنمود

و اندگر ہم ز نقش پای رسول
چون شیلش نمی نمود قبول

لا مساسی بروی کار آورد
یا ہمہ عجل یا خوار آورد

ای ظہور کمال فضل عظیم
کمترین بندۂ تو ابراہیم

ہم تو سر دار و سر وردینی
بد عائے محمدؐ آمینی

دست لطف از سرم دریغ مدار
ماو جانم بزیر تیغ مدار

کوچہ دورم ز روے روشن تو
لیک مارم گلے ز گلشن تو

مراسلات

میرٹھی ضمیمہ شحنہ ہند کی سہ ماہی رپورٹ

ضد سے ضد پہچانی جاتی ہے ۔ یہ ایک مشہور مسئلہ ہے اگر ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ اس بازاری بولی میں جو شریفوں کو ناگوار ہے نہ چھپے ۔ تو حضرۃ مسیح موعود کی پاک تعلیمات کا علم پبلک کو کس طرح ہو ۔ ضمیمہ اگر علماء کا آرگن ہو تو گویا وہ ایک گواہ ہے ۔ اس بات کا کہ علماء کی اخلاقی حالت نہایت ہی گری ہوئی ہے اس لئے ضروری کسی ایسے ہادی مہدی کی ضرورۃ ہو جو انک علی خلق عظیم کا نقشہ پیش نظر کرے ۔ ایک پرچہ البدر کا اٹھا کر دیکھو ۔ ایک شحنہ ہند کا ۔ خود ہی معلوم ہو جائیگا کون لوگ تقوے واحسان کی راہوں پر قدم مارنیوالے ہیں ۔ ضمیمہ کا ایڈیٹر بار بار اصرار کرتا ہو کہ میری تحریروں کا جواب کیوں نہیں ملتا ۔ اسکو واضح ہو کہ جواب کیا دیا جائے کوئی امر قابل جواب ہو تو جواب دیا جاوے ۔ یہ تمسخر واستہزا ان لوگوں کا پیشہ ہے افسوس کہ ہم ان میں سے نہیں ورنہ ترکی بترکی جوابدیں خیر پھر بھی ہم ضمیمہ کی سہ ماہی رپورٹ پیش کرتے ہیں جو باتیں علم ودیانت کے رنگ میں پیش کی گئی ہیں ان کا جواب تو ہم دیں گے باقی کے مقابل میں صبر کریں گے ہمیں تعجب آتا ہے کہ دعولے تو السنہ مشرقیہ کے مجدد ہونے کا ہے اور جرأت اور لیاقت اتنی بھی نہیں کہ سید مختار ایڈیٹر ایڈورڈ گزٹ شاہجہانپور ہی سے مقابل ہو سکے جس کی طرف سے رد التجدید میں کئی نمبر نکل چکے ہیں ۔ اس کا مقابلہ کیا تو یہ کیا کہ اخبار بند کر کے اپنی بزدلی کا نشان دیا ۔ علاوہ بریں حضرۃ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے شوکت کے جو کچھ معانی ظاہر فرمائے ہیں اور جو حسن اور نادر مضامین بجواب شحناء ان کے قلم سے نکل چکے ہیں ۔ کیا آج تک شوکت کو کوئی ایسی گھڑی نصیب ہوئی ہے کہ ان کا جواب اس کے وہم وفکر میں بھی آسکتا ۔ شوکت کو غالباً استہزاء واستہزا کرنا ہی آتا ہے ورنہ کیوں ان علمی اعتراضات کا جواب نہیں دیتا جو اس پر کئے گئے ؟ اگر عربی دانی کا دعوی صحیح تھا تو قصیدہ اعجاز احمدی کا جواب لکھنے میں باوجود اس دعوے کے کہ وہ جنوری ۱۹۰۳ء میں لکھیگا کیوں ناکام رہا لا ریب یہ معجزہ ہے حضرۃ اقدس علیہ السلام کا کاش وہ سمجھے

ایڈیٹر ضمیمہ کے کلام میں ہزارہا تناقض ہیں ایک پرچہ میں لکھتا ہے ”یہ حرکت کسقدر حماقت آمیز ہے ۔ کہ جو کلام ایک مرتبہ آنحضرت صلعم پر نازل ہو چکا ہے وہ بارہ مرزا پر نازل ہوتا ہے“ پھر ایک جگہ خود اپنا الہام لکھتا ہے ۔ وعلاوہ ثم الجحیم صلوہ ثم فی سلسلۃ ذرعہا سبعون ذراعا فاسلکوہ کیوں حضرت ذرا ہماری طرف منہ کیجئے کیا یہ قرآنی آیت نہیں ہے سچ ہے دروغ گو را حافظہ نباشد ۔ یہ آپ پر کیوں الہام ہوئی ۔ پھر اپنے الہامات میں ایسی کیوں گڈ مڈ کر کے (حسب زعم اپنے) محرف کلام الہی ٹھیرے ۔ اب پڑھیے وہ فتوی یکون ولدیہ مع الزنا زنگار ۔ تعجب ہے کہ جس بات کو خود خلاف شرع بلکہ موجب کفر ٹھیراتے ہو اس کے خود مورد ہوتے ہو ۔ کچھ تو شرم کرو ۔ پھر تعالی پر افترا کہ مجھے الہام ہوتا ہے ۔ کیا تم حضرۃ اقدس کی طرح باللہ قسمیں کھا کر کہہ سکتے ہو کہ یہ جو اپنے الہامات میں نے لکھے ہیں ان میں میرے حواس کا ذرا بھی دخل نہیں ہے ۔ بلکہ یہ اوسی اللہ جل شانہ کا کلام ہے جو مجھ پر نازل ہوا جس نے حضرۃ ابراہیم ع و حضرۃ عیسی ع وغیرہ انبیاء علیہ السلام پر وحی کی اور پھر تم اسیر علانیہ مصر بھی ہو ۔ میں پیشگوئی کرتا ہوں کہ تم کبھی قسم نہ کھاؤ گے کیونکہ تم جانتے کہ یہ الہامات میرے اپنے ہی بنائے ہوئے ہیں اور پھر کلام الہی تو ہمیشہ پیشگوئی پر مشتمل ہوتی ہے ان میں کیا پیشگوئی ہے کیا یہی جو تم نے ضمیمہ میں لکھی ہو کہ مرزا صاحب (روحی فداہ)

عذر

میں آٹھ نومبر سے بعارضہ بخار مبتلا ہوں اور ابھی تک کہ دار تاریخ ہے کوئی آرام کی صورت نظر نہیں آتی اس لئے اخبار میں دو قسم کے حرج واقع ہوں گے ایک تو وقت پر اشاعت نہ ہوگی دوسرے تازہ ڈائری نہ دے سکوں گا لہذا ایڈیٹر امید ہے کہ ناظرین .... سید میرے حق میں دعا فرماویں گے اور اس معقول عذر کو قبول فرماویں گے

نوٹ

بلدہ تاریخ سے مقدمات شروع ہیں اور ابھی تک ان کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا ۔ حضرت اقدس علیہ السلام ۱۲ تاریخ کو واپس تشریف لائے ہیں ....

.... اس لئے آئندہ نمبر میں ان مقدمات کا حال بیان کیا جاوے گا ۔ حضرت حکیم نور الدین صاحب کو ابھی تک .... آرام نہیں ہوا اور قادیان میں کثرت سے بخار پھیلا ہوا ہے مگر یہ خدا کا فضل ہر کہ جانو کی خیر ہے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

"بہترین مذہب کے شائق کے سوالوں کے جوابات"

اخبار عام کے ایک نامہ نگار نے جو اپنا نام "بہترین مذہب کا شائق" ظاہر کرتے ہیں اخبار مذکور مطبوعہ ۱۳ اکتوبر میں مفصلہ ذیل حل طلب سوالات زیر عنوان استفسار طبع کرائے ہیں۔ جن کا جواب دینا ہمارے لئے عین خوشی کا موجب ہے کیونکہ جب سے یہ سلسلہ احمدیہ خدا تعالےٰ نے قائم کیا ہے اس کے لیڈر کی ہمیشہ سے یہ آرزو رہی ہے کہ سچائی کے طالب ہر ایک قسم کے تعصب۔ بغض اور حسد۔ اور قومی ضد وغیرہ سے پاک وصاف ہو کر مذاہب کا آپس میں مقابلہ کریں اور جب اُن کو کوئی سچا مذہب معلوم ہو جاوے جس میں سچائی کے نشانات مثل آفتاب کے روشن ہوں تو اس کے اختیار کرنے کے واسطے کوئی حجاب قوم اور برادری یا بیجا تعصب کا اُسے حائل نہ ہو۔ اور وہ اس مذہب کی طرف اس طرح دوڑے جیسے ماں اپنے ایک گم شدہ بچے کو دیکھ کر اس کی طرف دوڑتی اور جھپٹ کر اُسے لے لیتی ہے اور اسی لئے جب لاہور میں جلسہ اعظم مذاہب ہوا تھا تو اس کے وقوع سے سب سے زیادہ خوشی ہمارے ہی گروہ کو ہوئی اور جو ایکٹو پارٹ اس کے لیڈر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی طرف سے لیا تھا اُسے ایک دنیا جانتی ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ بہترین مذہب کے شائق نے جس طرح سے اپنے سوالات کو انتخاب میں اول ہی سے خود یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ ایک غیر متعصب انسان ہے کہ باوجود ہنود اور اسلام کے دیگر فرقوں کے اس نے صرف آریہ اور احمدی فرقہ کو مقابلہ پر رکھا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اب موجودہ منتخب فرقوں میں سے ... جب حق ایک فرقہ کی طرف واضح ہو جاویگا تو اُسے اختیار اور اظہار کر دینے میں کوئی روک حائل نہ ہوگی۔

معلوم ہوتا ہے کہ آج تک بہترین مذہب کے شائق کو امامنا حضرۃ مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُن مقدس تصانیف کے مطالعہ کا موقعہ نہیں ملا جن میں آپ نے کمال وضاحت سے ہر ایک مذہب کے ہر ایک پہلو پر بحث کر کے دکھلایا ہے کہ کسی مذہب کے اختیار یا ترک کرنے کے واسطے ......کن کن باتوں کا دیکھنا ضروری ہے اور اس پر نہ ایک کتاب بلکہ کئی کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور مشکل سے کوئی ایسی تصنیف حضرت اقدس مرزا صاحب عالی کی ہوگی جس میں معیار المذاہب کے کسی نہ کسی پہلو کو پیش نہ کیا ہو۔ بہر حال اگر اُن کو ادل موقعہ نہیں ملا تو اب ہم اُن کو اس سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خادم **البدر** نامی اخبار کے ذریعہ سے موازنہ کر کے بتلا دیتے ہیں کہ کسی مذہب کو بحیثیت ایک مذہب ہونے کے کن کن عیوب سے مبرا اور کن کن خوبیوں سے متصف ہونا ضروری ہے اور اس وقت وہ کونسا فرقہ ہے جو کہ اُس سچے مذہب کے علامات اپنے اندر رکھتا ہے۔

اگر اخباری دنیا میں اس طرح سے مذہبی ڈیبیٹ شروع ہو جائے اور مناسب شرائط پر ہر ایک قسم کا اعتراض اور سوال پیش کیا جاوے اور دوسروں کا سنا جاوے تو ہم بڑی خوشی سے بفضل خدا اس اخباری دنیا کے ڈیبیٹنگ کلب کو قائم رکھنے کے واسطے طیار ہیں وہ چار سوالات یہ ہیں

(۱) احمدیہ فرقہ میں داخل ہونا بہتر ہے آریہ یا کسی اور فرقہ میں
(۲) مرزا صاحب کا جانشین کون ہوگا۔
(۳) قادیان کو دار الامان ہند یا عالم کیوں نہ کہا جاوے کیونکہ وبا وغیرہ امراض وہاں داخل نہیں ہو سکتی
(۴) لیکھرام کا قاتل کیوں سچا گیا۔

سائل کے پہلے سوال کا جواب

سائل کے پہلے سوال کا مطلب تو یہ ہے کہ دنیا کے کل مذاہب میں سے کونسا مذہب افضل اور اکمل ہے جس میں داخل ہو کر انسان مقام اطمینان اور یقین تک پہنچ جاوے جو اس کے لئے دائمی راحت اور آرام کا موجب ہو کیونکہ کسی مذہب میں داخل ہونے کے یہی معنے ہیں کہ انسان خدا تعالےٰ کو علی وجہ البصیرت دیکھ لے اور اس کی روح میں ایک اخلاص اور راحت اور سرور پیدا ہو جاوے۔ یہاں تک کہ اس کی راہ میں اپنی جان عزیز کو فدا کرنا اپنی سعادت عظمیٰ سمجھے۔ پس جب مذہب کا فیصلہ ہوا تو فرقہ کا فیصلہ خود بخود ہو جاویگا۔

اما الجواب واضح ہو تمام دنیا کے مذاہب میں سے وہی مذہب سچا اور افضل ہے جو خدا تعالیٰ کی توحید اور اس کی قدرت اور علم اور کمال اور عظمت اور جزا و سزا اور خواص الوہیت کی نسبت بیان کرنے میں کامل البیان ہو۔ اور جو انسان کی ہر ایک فطرتی قوتی کو پوری پوری طور سے نشو و نما کر سکتا ہو اور اس میں وہ تمام اسباب موجود ہوں جو انسان کو اپنے مولا کریم تک پہونچانے میں ممد و معاون ہوں۔ اس میں ہر ایک روحانی بیماری کا علاج ہو اور اپنی ذات میں ایسا روشن اور درخشاں ہو کہ اگر دوسرے مذاہب اسکے مقابل پر رکھے جائیں تو وہ سب کے سب ایک نہایت درجہ کی تاریکی میں پڑے ہوئے معلوم ہوں۔ اور اس میں یہ خاصیت بھی موجود ہو کہ فقط اس کی طریق خدا شناسی پر ہی نظر ڈالنے سے انسان کا دل خود بخود اس کی طرف کھچا جاوے اگرچہ ہر ایک قوم دنیا میں دعویٰ کرتی ہے کہ وہ حق پر ہے اور مذہب وہی سچا اور حق ہے جس کے وہ پابند ہیں لیکن فقط دعویٰ ہی دعویٰ قابل سماعت اور پذیرائی نہیں ہو سکتا جب تک اس کے ساتھ دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ موجود نہ ہوں پس شائق صاحب پر واجب ہے کہ تمام موجودہ مذاہب کو مقابلۃً دیکھ لیویں کہ کونسا مذہب اپنے اندر یہ خاصیت رکھتا ہے کہ اس کا طریق خدا شناسی دلوں کو کھینچتا ہو۔

واضح ہو کہ شائق صاحب نے بڑے بڑے مذاہب اسلام۔ ہندو۔ عیسویت میں سے تین فرقوں کو مقابلہ کے لئے منتخب کیا ہے۔ یعنی احمدیہ۔ آریہ۔ اور عیسائی۔ اگرچہ آپ نے اپنے سوال میں صریحاً لفظ عیسائی تو نہیں لکھا لیکن گمان اغلب ہے... ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی اور فرقہ سے ان کی مراد عیسویت ہی ہے۔ کیونکہ فقط یہی تین مذہب ملت کو دنیا میں قبولیت عامہ کے لئے پیش کرتے ہیں اور باقی مذاہب یعنی ہنود اور بدھ کسی غیر کو اپنے مذہب میں شامل کرنا پسند نہیں کرتے۔ اور شامل کریں تو کس طرح۔ جب خود اُن پر ایک مردگی چھائی ہوئی ہے تو دوسروں کو کیا خاک زندگی بخش سکیں گے۔

اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسی لحاظ سے خود سائل صاحب نے ان مذاہب کو محاکمہ کر نے سے نظر انداز کر دیا ہے۔

سب سے اول یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ انتخاب مذہب کے لئے یہ امر ضروری نہیں ہے کہ انسان اس کی فروعات اور جزئیات میں تفتیش کے لئے داخل ہو بلکہ تلاش حق کے لئے صرف موجودہ سربرآوردہ مذاہب کا مقابلہ صرف دو باتوں میں کر لینا کافی ہے جو کہ سچے مذاہب کی شناخت ہے

اول یہ کہ اس مذہب میں اس خدا کو جسکو زمینوں اور آسمانوں اور کل کائنات کا مالک کہا جاتا ہے کیا تعلیم اور اس کے کیا حقوق مرعی رکھے گئے ہیں اور اُسے کن صفات حسنہ کا ملہ موصوف اور کن صفات رذیلہ سے مبرا مانا گیا ہے۔

دوم یہ کہ اُس مذہب کی تعلیم بلحاظ حقوق انسانی اس کے چال چلن اور نجات کے لئے کیا ہے اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے سے انسان کس طرح مقام یقین تک پہونچ سکتا ہے۔

اب ہم تینوں فرقوں کے اعتقاد کے لحاظ سے خدا تعالےٰ اور اس کے صفات کی ایک مختصر تصویر کھینچ کر دکھلاتے ہیں۔

آریہ مذہب کا خدا

اس مذہب نے جس طرح سے خدا کو دنیا میں پیش کیا ہے

اس سے ظاہر ہے کہ خدا کے وجود میں جس قدر صفات کاملہ حسنہ ہونی چاہئیں ان تمام سے ان کا پرمیشر بالکل محروم ہے۔ گویا دوسرے لفظوں میں خدا تعالےٰ کے وجود کی کوئی ضرورت نہیں............ بلحاظ وحدانیت یعنی خدا کو ایک ماننے کے اگر دیکھا جاوے تو آریہ مذہب نے ایک ایک ذرہ کو اس کی صفات ازلی میں شریک کر رکھا ہے۔ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ جیسے خدا اپنے وجود اور ہستی کے لئے کسی خالق کا محتاج نہیں ہے ویسے ہی روح اور پرمانو یعنی ذرات اجسام بھی اپنی ہستی کے لئے کسی خالق کے محتاج نہیں اور روح اور پرمانو میں جس قدر طاقتیں موجود ہیں وہ قدیم اور انادی ہیں اب اس سے ظاہر ہے کہ جب ہر ایک شے خود بخود ہے اور جس قدر ان کے قوٰے اور خواص ہیں وہ بھی خود بخود ہیں تو بلحاظ ازلی ہونے کے خدا کو ان سب پر کوئی فوقیت نہ رہی اور جیسے خدا ازلی اور قدیم ہے ویسا ہی یہ سب اشیاء ہیں + اور نہ یہ صحیفۂ قدرت خدا کی شناخت کا ذریعہ ٹھہر سکتا ہے۔ آریہ صاحبان اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ چونکہ وہ ان ذرات اور ارواح اور جسم کو جوڑتا ہے اس لئے ایک مبصر کا ذہن اس طرف منتقل ہو سکتا ہے کہ جیسے ایک عمارت کے لئے معمار کی ضرورت ہوتی ہے ویسے ہی اس کے لئے کسی صانع کی ضرورت ہے۔ مگر اس پر یہ سوال ہوتا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ پھر ہر ایک معمار اور کاریگر کو بھی خدا نہ کہا جاوے۔ اور اگر پرمیشر کی صفت صرف جوڑنا ہے تو آجکل کے امریکہ اور یورپ کے موجد تو بدرجہ اولےٰ پھر خدا ہونیکا حق رکھتے ہیں جو حیرت انگیز ایجادیں اور صنعتیں کرتے رہتے ہیں اسلئے اس جوڑنے جاڑنے سے کوئی کمال اس کی قدرت کا حاصل نہیں ہوتا +

علاوہ بریں جبکہ آریہ صاحبان کا یہ عقیدہ بھی ہے کہ ان ذرات عالم میں ارضی ہوں یا سماوی خود بخود ایک دوسرے پیوند ہونے کی طاقت بھی موجود ہے تو بالطبع یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر پرمیشر کی کیا ضرورت ہوئی گویا ہر ایک بجائے خود پرمیشر ہے + اور وہ وجود لامحدود جس کو خدا یعنی خود آئندہ جو اپنی ہستی سے آپ ہی ہست اور اپنے قیام سے آپ ہی قائم بلکہ تمام اشیاء اس کے وجود سے زندہ اور قیام پذیر ہیں کیا شے ہے یہ تو آریہ صاحبان کا خدا ہے جس کی صفات حسنہ بیان کی جاتی ہیں کہ وہ ایک ذرہ وجود کا خالق اور مالک نہیں۔ یہ تو بتلا دیکہ اگر ایک دن سارے ذرات عالم ملکر کہدیں کہ اس آریوں کے پرمیشر کی ہمیں کچھ بھی ضرورت نہیں تو پھر پرمیشر ان باغیوں کو کیا جواب دیگا اور اگر اصل حقیقت پر غور کیجاوے تو ذرات عالم حق بجانب ہیں۔ کیونکہ جب خدا ان کا خالق ہی نہ ہوا بلکہ وہ اپنے وجود کے آپ خالق ٹھہرے تو اس تسلط کا کوئی اس کو حق نہیں پہونچتا یہ تو عجیب خدا ہوا۔ اس سے تو ایک یورپ کا صانع ہی بدرجہ اولےٰ افضل ٹھہرا جو کہ اپنی صنعت کو پیٹنٹ کرا لیتا ہے۔ یہ تو آریہ صاحبان کے خدا کی خدائی ہے۔ کہ بدقسمتی سے اس کو کوئی کمال تام کو بھی نصیب نہیں جس سے اس کی ربوبیت کا پورا پورا جلال ظاہر ہو سکے۔ خدائی کا تو یہ حال اور اخلاقی طاقتوں کی یہ کیفیت کہ کسی ایک گنہگار کو بغیر صد ہا بلکہ کروڑ ہا جونوں کے بھگتنے کے چھوڑ نہیں سکتا۔ ایک شریف انسان کے وجود میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ جب کوئی اس کے آگے عجز و نیاز سے معافی کا خواستگار ہو۔ تو اس کو معاف کر دے لیکن آریوں کے پرمیشر میں یہ طاقت ہی نہیں ہے۔ وہ ایک سیاہ دل بد مزاج اور کینہ ورز وجود ہے کہ معافی اس کی جناب میں بالکل مفقود ہے گویا شریف انسان جیسا خلق بھی اپنے اندر نہیں رکھتا یہ ایک مختصر سی تصویر آریہ صاحبان کے **خدا** کی ہے

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جس قدر ہم نے آریوں کے خدا کی مختصر حقیقت اوپر بیان کی ہے وہ صرف ان کے مسلمہ اصولوں سے جو کہ ان کی اپنی مصنوعات میں بیان کیا ہے لیکن آج تک انہوں نے اپنی کتاب وید کو جس کے الہامی ہونے کا ان کو دعویٰ ہے پبلک کے سامنے ہرگز پیش نہیں کیا۔ اور اگرچہ اس فرقہ کو ظاہر ہوئے ہوئے کئی سال گذر گئے ہیں لیکن سوائے زبانی باتوں کے اور کوئی عملی نمونہ اپنی اس اخلاقی تعلیم کا جس کے یہ مدعی ہیں نہیں دکھا سکے۔ جس کتاب سے یہ تمام اعتقاد خودشدہ پیش کرتے ہیں اس کا یہ حال ہے کہ جس قدر ان کے بزرگ رشی وغیرہ گذرے ہیں ان میں سے کوئی بھی وید کی تعلیم کے گورکھ دھندے کو آج تک نہیں کھول سکا۔ نہ انہوں نے آج تک وید کا ترجمہ پیش کیا ہے اور نہ کسی دوسرے ہندوستانی پنڈت اور فاضل یورپین کے ترجموں کو صحیح تسلیم کرتے ہیں حتیٰ کہ آجکل بعض آریوں نے اس ناگری بھاشا کو جو اپنے لیڈر دیانند کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ خود غلط تسلیم کیا ہے اور کتاب ستیارتھ پرکاش جس کو یہ وید ثانی .... سمجھتے ہیں اس کی قطع و برید آریہ پرتنی ندی سبھا **لاہور** نے خود اپنے ہاتھوں کی ہے۔ اور آریوں میں سے کوئی بھی ایسا فاضل موجود نہیں ہے کہ جو پبلک میں آ کے آپ کو اس حتمی وعدہ سے پیش کرے کہ مجھے وید کا فہم دیا گیا ہے اور اس کا کردہ ناکردہ تمام آریوں کو منظور و مقبول ہو۔ آپ انصافاً غور کریں کہ جس کی الہامی کتاب کا یہ حال ہے کہ وہ ابھی تک شکم مادر میں ہی تو ان کو کیا حق پہنچتا ہے کہ مذہب کا دعویٰ کر سکیں۔ اگر آپ کتاب سرمہ چشم آریہ اور آریہ دھرم و نسیم دعوت مطالعہ فرمائیں گے تو آپ پر یہ امر اور واضح طور پر کھل جاویگا +

عیسائی مذہب کا خدا

عیسائیوں کا مذہب ہے کہ خدا ایک ہے اور خدا تین ہیں اور تین میں ایک۔ پھر یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح خدا ہے اور خدا کا بیٹا ہے۔ پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح معہ جسم چار ہیں۔ ایک باپ۔ ایک بیٹا۔ ایک روح القدس ایک انسان یہ سارے ملکر ایک خدا ہیں + یہ ایک عجیب خدا ہے۔ کبھی ایک ہے کبھی دو ہیں۔ کبھی تین ہیں اور کبھی چار بلکہ اس پر کفایت نہیں جب کبھی ان کو ضرورت پڑتی ہے تو تثلیث کو مربع اور مربع کو مخمس بنا لیتے ہیں گویا عیسائیوں کے خدا کا وجود خود اپنے ہاتھ کی ایک مصنوعی مشین ہے جتنے پرزے ذہن میں آ گئے لگا کر کام چلا لیا + اچھا ہم یہ پوچھتے ہیں کہ بقول عیسائی صاحبان کے مسیح انسان تھا اور عمر اس کی قریباً ۳۳ برس کی تھی اور جب علم طبعی کی رو سے ۳ برس کے بعد پہلا جسم تحلیل ہو کر دوسرا جسم قائم ہو جاتا ہے اس حساب سے ۱۱ جسم مسیح کے ہوئے گویا عیسائیوں کے خدا نے گرگٹ کی طرح گیارہ رنگ بدلے۔ اس پر طرّہ یہ کہ کمزور بھی ایسا کہ جب اس کے مخالفوں نے اس کو پکڑا تو اس کے منہ پر طمانچے مارے اور اس کی صلیب اس کے کاندھے پر رکھی اور میدان صلیب میں لیجا کر سولی دیدیا بلکہ دشمن غالب اور خدا مغلوب رہا۔ بھلا آپ ہی بتلائیے ایسے خدا کی طرف فطرت انسان کی کیا کشش ہو سکتی ہے پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد تین دن تک جہنم میں رہا اور ملعون ہوا۔ حالانکہ ملعون کے معنے لعنت کیا گیا جو تمام خیر و برکات سے محروم ہو۔ اور تمام عیوب سے پر ہو ہر ایک قسم کی راحت اس کیلئے مفقود ہو اور ہر ایک طرح کا عذاب اس کے لئے مہیا ہو۔ پس ایسا خدا سخت نفرت کے قابل ہے نہ اطاعت کے قابل۔ وعدہ کا ایسا کچا کہ جتنی باتیں بطور پیشگوئی کے کہتا ہے ان میں سے ایک بھی پوری نہیں ہوئی۔ از روئے تاثیر قلبی کے ایسا کمزور کہ اپنے ہی شاگرد اس کے برخلاف شہادت دیتے پھرتے ہیں اور تیس روپے پر اس کو پکڑ واتے ہیں گویا عیسائیوں کے خدا کی اس کے شاگردوں کے نزدیک تیس روپے بھی قیمت نہ تھی اور ایک اس کے حواریوں میں باوجود ہمیشہ ساتھ رہنے کے بالکل انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اس کو بالکل نہیں جانتا بلکہ اس پر لعنت بھیجتا ہے۔ پس

ایک طالب حق پر واجب ہے کہ سچے دل سے سوچے کہ ایسا بیہودہ وجود خدا ہو سکتا ہے۔ بلکہ وہ تو اپنے مخالفین کا ایک بال بھی بیکا نہ کر سکا۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ ایک ادنیٰ خدمتگار ہونے کے قابل بھی نہیں ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ عیسائی مذہب توحید سے تہید ست اور محروم ہے بلکہ ان لوگوں نے سچے خدا سے منہ پھیر کر ایک نیا خدا اپنے لئے بنایا اور یہ ظاہر ہی کہ وہ ایک انسان تھا جو کہ عورت کے بطن میں مدت معلوم تک رہکر پیدا ہوا اور پھر پرورش پاتا رہا پھر ایسا وجود کس طرح سے خدا ہو سکتا ہے اور فطرۃ انسانی ایسے وجود کو خدا ماننے میں کراہت کرتی ہے اور ہم اس بحث کے دوسرے حصہ میں دکھلا دینگے کہ عیسائیوں کی تعلیم کا کیا اثر ان پر پڑا ہے اور اس سے ایک اور آسان طریق اس مذہب کی حقیقت دریافت کرنیکیلئے یہ ہے کہ آج کل یورپ کی بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں خود عیسائی پروفیسر اور ان کے لیکچروں نے جو رائے انجیلی خدا کی نسبت قائم کی ہے اس کا مطالعہ وہاں کے اخبارات سے کر لیا جاوے۔ اور اگر وہ اخبارات میسر نہ آویں تو کم از کم ریویو آف ریلیجنز میں دیکھ لیا جاوے جن میں ان کے حوالہ سے بعض بعض آرٹیکل لکھے جاتے ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ ان پروفیسروں اور لیکچروں کی وہ شہادتیں ان کے اپنے مذہب کے لئے کافی ہونگی۔ اخبار کا حجم ہمیں ان کا اختصار بھی درج کرنے سے مانع ہے۔ ہم صرف اختصاراً پانچ فقرات ان تمام لیکچروں اور رایوں میں سے ذیل میں درج کرتے ہیں جو کہ عیسائی یا انجیلی خدا کی نسبت بائیبل کے عیسائی محققین نے لکھے ہیں۔

وہ لکھتے ہیں کہ صرف پانچ فقرات انجیلوں میں یسوع (عیسائیوں کے خدا) کی نسبت ایسے ہیں جو قابل اعتبار ہو سکتے ہیں۔

اول - تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے نیک تو کوئی نہیں مگر خدا۔ پس ثابت ہوا کہ یسوع خدا نہ تھا۔ (مرقس ۱۰/۱۸)

دوم - کہ ابن آدم (یسوع) کے متعلق گناہ بخشا جا سکتا ہے (متی ۱۲/۳۱) معلوم ہوا کہ گنہگار تھا

سوم - یسوع کے رشتہ دار اُسے پاگل سمجھتے تھے۔ (مرقس ۳/۲۱)

چہارم اُس دن اور اُس گھڑی کو کوئی نہیں جانتا نہ آسمان کے فرشتے اور نہ بیٹا بلکہ صرف باپ (مرقس ۱۳/۳۲) ثابت ہے یسوع خدا نہ تھا۔

پنجم - میری خدا میری خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا (مرقس اور متی) ثابت ہے یسوع خدا نہ تھا

اب ان دو مذاہب کے عقائد بیان کرنے کے بعد ہم اسلام کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

البدر

نامہ نگاروں کی ضرورت - گذشتہ نمبر میں بیرونجات میں احمدی نامہ نگاروں کی تقرری کی نسبت ہم نے مفصل لکھا ہے۔ چونکہ یہ ایک قومی اور مذہبی خدمت ہے کہ ہر ایک مقام کی جماعت کی خبریں جب دوسرے مقام کی جماعت تک پہونچینگی تو ناموں اور حالات کی واقفیت سے آپس کا تعارف بڑھیگا اور احمدی بھائیوں کو ایک دوسرے کیلئے دعا کی بھی ہدایت ہوتی رہیگی اس لئے امید ہے کہ مخلص احباب محض اخوت اور ہمدردی قوم کی نظر سے نامہ نگاری کی درخواستیں حسب شرائط مشتہرہ ضرور ارسال فرماویں

بیرونجات کے آمدہ احباب میں سے اکثر نے البدر کی مدح میں زبان کھولی ہے اور اس کی حسن خدمات کا اعتراف کیا ہے بعض نے اُن میں سے یہ بھی فرمایا ہے کہ البدر کو مطالعہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہم قادیان میں ہیں۔ البدر کی خدمات کے صلہ میں ایسے الفاظ کا استعمال اگرچہ اس کو سرپرستوں اور کارگزاروں کے لئے خوشی اور شکر کا مقام ہے لیکن اس امر سے ہمارا اتفاق رائے نہیں ہے کہ صرف البدر کے مطالعہ سے انسان کو تزکیہ نفس کے وہ مراتب حاصل ہو جاویں جو قادیان میں آنے اور رہنے سے حاصل ہو سکتے ہیں امام پاک کے مبارک اور منور چہرہ پر نظر ڈالنے اور اس کے دہن مبارک سے جو کلمات بہ لب و لہجہ سے نکلتے ہیں ان کے سننے سے جو اثر اور کیفیت اہل دل کے قلب پر ہوتا ہے وہ مطلق ملفوظات کے پڑھ لینے سے حاصل نہیں ہو سکتا اگر صرف کسی مامور کی کلام ہی انسان کو نجات اور فائز المرام کرنیکے لئے کافی ہوتی تو مجددین اور مامورین اور انبیاء اُن کے مقدس خلفا کی کیا ضرورت تھی اور یہاں رہنے سے جو کیفیت ایمانی عملی طور پر انسان کو تجربہ اور مشاہدہ اور ایک زندہ نمونہ دیکھنے سے حاصل ہوتی ہے وہ صرف سن لینے سے کب حاصل ہو سکتی ہے

ایک بڑی غلطی کی اصلاح

اخبار نمبر ۳۳ جلد ۲ مورخہ ۴ ستمبر سے لیکر نمبر ۳۸ جلد مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۰۳ء تک البدر کے صفحوں کے نمبروں میں سینکڑے کے ہندسے غلط لکھے گئے ہیں اس لئے ناظرین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اپنے فائلوں کو اسطرح سے صحیح کر لیویں کہ صفحہ ۳۴۸ سے لیکر صفحہ ۳۹۹ تک کل صفحات پر بجائے ۳ صد کے دو صد اور صفحہ ۴۰۰ سے ۴۰۲ تک بجائے ۴ صد کے ۳ صد بنا دیویں۔

۳۵۸ اصل میں ۲۵۸ تھا مگر ۲ کے بجائے ۳ لکھا جانے سے متواتر غلطی ہوتی گئی۔

اگر کسی صاحب کی نظر میں البدر کی لفظی غلطیاں اور بھی ہوں یا کوئی اور امر ایسا چھپ گیا ہو جو قابل اصلاح ہو تو وہ مفصل حوالہ سے معہ مطلوبہ اصلاح کے اطلاع دیکر ہمیں مشکور فرماویں کہ ہم ان کی تصحیح چھاپ دیویں اور آئندہ اشاعتوں میں قوم کے لئے کوئی بات قابل ٹھوکر نہ رہ جاوے جو صاحب اس میں ہماری امداد فرماوینگے وہ عند اللہ اجر پاوینگے۔

پیسہ اخبار مطبوعہ ۷ نومبر میں کسی صاحب نے دق کا علاج دریافت کیا ہے اور کثرت اخراجات کی زیر باری سے معذوری ظاہر کی ہے اس لئے ہمدردی نوع انسان کے لئے میں ایک نسخہ دق کے علاج کا لکھتا ہوں جس کے ذریعہ سے خود میرے اپنے گھر اور نیز اور کئی مدقوقوں کو شفا حاصل ہوئی ہے میرے محسن اور مربی دوست مولوی محمد صاحب عربی محرر پنجاب یونیورسٹی لاہور جو کہ فن طبابت میں ایک طبع رسا رکھتے ہیں ان کا طریق علاج ہے اور مجرب ہے۔

اول کشتہ ابرق سیاہ اسطرح سے طیار کیا جاوے کہ ابرق سیاہ کی ایک ٹکڑی کو آگ میں گرم کر کر کے دودھ میں بجھائی جاوے ۱۰ بارہ بار اسطرح کر کے پھر ابرق کو آگ میں بالکل خشک کر کے کھرل میں خوب باریک کر لیں اور پھر آب مولی اس میں ڈال ڈال کر کئی بار حل کریں اور حل کر کر کے جب خشک ہو جاوے تو گل حکمت کریں اور کم سے کم بیس دفعہ آگ دیں ہر آگ دینے کے بعد کھول کر دیکھیں اس کا رنگ سیاہ سے سرخ اور سرخ سے سفیدی مائل ہوتا جاویگا اور اگر ایک صد آگ دیجاوے تو پھر حکم اکسیر رکھیگا بعد ازاں ذیل کا سفوف اس کے ذریعہ سے تیار کریں۔

کشتہ ابرق سیاہ	ست گلو خالص	صدف خالص کوفتہ بیختہ
۶ ماشہ	تولہ	۶ ماشہ

صبح شام ماء الشعیر کے ساتھ ۲ ماشہ اس مرکب سفوف کو کھاویں اور دوپہر کو شربت عناب خالص پیویں اور گوگو دائن ایک دوا ہوتی ہے غذا کے بعد تین تین ماشہ پیویں۔ اور راحت اور فرحت

رسید زر بابت ۱۹۰۳ء

مفتی محمد صادق صاحب قادیان ۱۲/
مفتی نور احمد صاحب (دشادیوال) ۱۲/ از اکتوبر ۱۹۰۳ء تا اکتوبر ۱۹۰۴ء
منشی عبد القدوس صاحب سہارنپور ۲ از اکتوبر ۱۹۰۳ء لغایت دسمبر ۱۹۰۴ء
میاں اعظم سرگانہ ۲ ایضاً

منیجر کا ضروری نوٹس

البدر کے ذریعہ سے بارہا اطلاع دی گئی ہے کہ جن اصحاب کیطرف چندہ بقایا ہے وہ جلد حساب بے باق کریں۔ مگر سوائے چند احباب کے اور کسی نے آج تک اپنا حساب بیباق نہیں کیا اس لئے بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ جن اصحاب کا سال ۳۱ اکتوبر کو ختم ہوگیا ہے یا ان کی طرف کچھ بقایا ہے یا جنہوں نے ابھی تک سال گذشتہ کی قیمت ادا نہیں کی ۲۴ نومبر ۱۹۰۳ء سے ان کے نام اخبار وی پی ارسال کرکے گذشتہ بقایا اور آئندہ سال ۱۹۰۴ء کی قیمت وصول کی جاویگی۔ یاد رہے کہ اس اثناء میں خود روپیہ ارسال کر دیویں اس سے کارخانہ کو بہت بڑا حرج ہو رہا ہے۔

معاملات کی صفائی بہت عمدہ شے ہے۔ اس کے نہ رکھنے کر بہت سے حرج ہوتے ہیں اور اکثر مفید سے مفید اور بے بہا پرچے اس قسم کی بدمعاملگی سے بند ہو جاتے ہیں امید ہے کہ ہمارے ناظرین صفائی معاملات کو ایک تقویٰ کی جزو سمجھکر بہت جلد صفائی حساب کی طرف متوجہ ہونگے۔ ان کی عدم توجہی پر اگر اخباران کی خدمتیں بے ترتیب پہونچے تو کارخانہ کو وہ معذور تصور فرماویں۔

البدر کے نمبر بابت ۱۹۰۲ء جن میں عجیب و غریب تقریریں ہیں فی قیمت ۸ علاوہ محصولڈاک دفتر البدر سے ملتے ہیں۔

ہر ایک قسم کی مذہبی اور اخلاقی کتابیں بشرطیکہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت میں نہ ہوں دفتر البدر میں فروخت کے لئے کمیشن پر رکھی جاتی ہے اور اگر متواتر اشتہار بھی دلانا ہو تو اشتہاری اجرت الگ لی جاتی ہے +

تبادلہ اخبارات

البدر آئندہ صرف انہی اخبارات سے تبادلہ پسند کرتا ہے جو مذہبی ہوں یا شائستگی کے ساتھ احمدیت کے متعلق بحث کرتے ہوں اس لئے اگر بعض اخبارات کے وصول ہونے پر ان کے تبادلہ میں آئندہ نمبر البدر کا نہ پہونچے تو وہ سمجھیں کہ تبادلہ منظور نہیں ہے + منیجر +

ریویو آف ریلیجنز

اس نام کا ایک ماہوار رسالہ انگریزی اور اردو زبان میں الگ الگ قادیان سے شائع ہوتا ہے جس میں تمام دنیا کے مذاہب پر نظر ثانی کرکے سچا اور حقیقی مذہب پیش کیا جاتا ہے اور نقلی اور طبعی مذہب اسلام پر جو اعتراضات کم فہمی سے عیسائیوں اور دیگر مذاہب نے کئے ہیں ان کے جوابات بڑی معقولیت اور برجستگی سے دئے جاتے ہیں یہ ایک ہی رسالہ ایسا ہے جو اسلام کو یورپ امریکہ اور آسٹریلیا میں ایک زندہ مذہب ثابت کر رہا ہے اور جس نے عیسائی دنیا کی کایا پلٹ دی ہے اس کی اس اثر اندازی کو خود اہل امریکہ اور یورپ نے تسلیم کر لیا ہے اس لئے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس کی اشاعت اور خریداری میں کوشش کرے اور جو لوگ سچے مذہب کے متلاشی ہیں وہ اسے ضرور خریدیں قیمت سالانہ رسالہ زبان انگریزی للعہ زبان اردو عہ

تمام درخواستیں بنام منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان آنی چاہئیں +

اعلان واجب الاذعان

میں نے کئی بار اخبار الحکم والبدر کے ذریعہ اپنے بھائیوں کو اطلاع دی کہ کتاب الہامات مسیح کا مسودہ طیار ہے اس کی چھپائی کے لئے اور مصارف مطبع کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے اب میں پھر بذریعہ اخبار دوبارہ التماس کرتا ہوں کہ جو حضرت اقدس علیہ السلام کے کل الہامات معہ ترجمہ ایک جگہ دیکھنا چاہتے ہیں مہربانی کرکے ایک روپیہ پیشگی بھیجدیں جو صاحب پیشگی قیمت ارسال فرماویں گے ان سے صرف ایک روپیہ لیا جاوے گا جو صاحب بعد خریداری کریں ان سے عہ لیا جاوے گا اہتمام چھپائی نہایت عمدہ کاغذ ولایتی۔ اعراب دے گئے ہیں اور پیشگوئیوں اور سوانح مسیح کی ایک خاص ترتیب رکھی گئی ہے قابل دید ہے اس کتاب کے نئی حضرت اقدس کا حکم الحکم میں شائع ہوچکا ہے الملتمس عبد الحی عرب قادیان

کتب مصنفہ عبد الحی صاحب

سلاسل الفضائل معہ ترجمہ قیمت فی جلد ۶ر درخواستیں بنام مفتی فضل الرحمان صاحب آنی چاہئیں +

سلاسل التعلیم قیمت ۲ سیرۃ النبی قیمت۔ درخواستیں بنام حکیم فضل دین صاحب آنی چاہئیں +

مطبع انوار الاسلام قادیان

جسکو ہم نے صرف اخبار البدر کی وقت پر اشاعت کے واسطے قائم کیا ہے تاکہ احمدی قوم کو امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تازہ بتازہ حالات پہونچاویں اور چونکہ مطلق اخبار کا طبع ایک ماہ کی معروفیت کے لئے کافی نہیں ہے جس سے نقصان کی زیر باری ہوتی ہے اس لئے جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی تصنیفات اور چھپائی کے کام مطبع میں ارسال فرماکر اس قومی اور دینی خدمت میں ہمارا ہاتھ بٹاویں +

ہم منشی محمد اسمعیل صاحب مہتمم کارخانہ لائل پور اور منشی ایس ایم یوسف صاحب عزیز انبالہ کے بڑے شکر گذار ہیں کہ ہماری اس قسم کی سابقہ درخواست پر انہوں نے اپنے چھپائی کے کام ہمیں دئے +

ترک اسلام

ایک رسالہ جو کہ ... عبد الغفور نامی نے آریہ مذہب کے اختیار کرنے کے دلائل میں لکھا تھا اس کا ابطال مولانا حکیم نور الدین صاحب نے لکھا ہے جو کہ ہمارے اہتمام سے طبع ہو رہا ہے۔ درخواستیں بہت جلد مشتہرین کے نام آنی چاہئیں +

المشتہران

مفتی فضل الرحمان حکیم فضل الدین صاحب احمدی قادیان ضلع گورداسپور

انوار الاسلام پریس قادیان دار الامان میں باہتمام منشی محمد افضل پروپرائیٹر کے چھپکر شائع ہوا

نمبر ۴۴ | یوم سہ شنبہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۳ء مطابق ۴ رمضان المبارک ۱۳۲۱ھ پنجشنبہ | جلد ۲

بیان واقعہ ہائلہ شہادت مولوی صاحبزادہ عبداللطیف صاحب مرحوم رئیس اعظم خوست علاقہ کابل

غفر اللہ لہٗ

مولوی صاحب خوست علاقہ کابل سے قادیان میں آکر کئی مہینہ میرے پاس اور میری صحبت میں رہے۔ پھر بعد اس کے جب آسمان پر یہ امر قطعی طور پر فیصلہ پا چکا تھا کہ وہ درجہ شہادت پاویں تو اس کے لئے یہ تقریب پیدا ہوئی۔ کہ وہ مجھ سے رخصت ہو کر اپنے وطن کی طرف واپس تشریف لے گئے۔ اب جیسا کہ معتبر ذرائع سے اور خاص دیکھنے والوں کی معرفت مجھے معلوم ہوا ہے قضا و قدر سے یہ صورت پیش آئی۔ کہ مولوی صاحب جب سرزمین علاقہ ریاست کابل کے نزدیک پہونچے تو علاقہ انگریزی میں ٹھہر کر برگیڈیر محمد حسین کوتوال کو جو اُن کا شاگرد تھا ایک خط لکھا۔ کہ اگر آپ امیر صاحب سے میرے آنے کی اجازت حاصل کر کے مجھے اطلاع دیں تو امیر صاحب کے پاس بمقام کابل میں حاضر ہو جاؤں۔ بلا اجازت اس لئے تشریف نہ لے گئے کہ وقت سفر امیر صاحب کو یہ اطلاع دی تھی۔ کہ میں حج کو جاتا ہوں مگر وہ ارادہ قادیان میں بہت دیر تک ٹھہرنے سے پورا نہ ہو سکا۔ اور وقت ہاتھ سے جاتا رہا۔ اور چونکہ وہ میری نسبت شناخت کر چکے تھے کہ یہی شخص مسیح موعود ہے۔ اس لئے میری صحبت میں رہنا ان کو مقدم معلوم ہوا اور بموجب نص اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول حج کا ارادہ انہوں نے کسی دوسرے سال پر ڈال دیا۔ اور ہر ایک دل اس بات کو محسوس کر سکتا ہے کہ ایک حج کے ارادہ کرنے والے کے لئے اگر یہ بات پیش آ جائے کہ وہ مسیح موعود کو دیکھ لے جس کا تیرہ سو برس سے اہل اسلام میں انتظار ہے تو بموجب نص صریح قرآن اور احادیث کے وہ بغیر اس اجازت کے حج کو نہیں جا سکتا ہاں باجازت اس کے دوسرے وقتوں میں جا سکتا ہے۔ غرض چونکہ وہ مرحوم سید الشہداء اپنی صحبت سے حج نہ کر سکا اور قادیان میں ہی دن گذر گئے۔ تو قبل اس کے کہ وہ سرزمین کابل میں وارد ہوں۔ اور حدود ریاست کے اندر قدم رکھیں احتیاطاً قرین مصلحت سمجھا۔ کہ انگریزی علاقہ میں رہ کر امیر کابل پر اپنی سرگذشت کھول دی جائے کہ اس طرح پر حج کرنے سے معذوری پیش آئی۔ سو انہوں نے مناسب سمجھا کہ برگیڈیر محمد حسین کو خط لکھا تا وہ مناسب موقعہ پر اصل حقیقت مناسب لفظوں میں امیر کے گوش گذار کر دیں۔ اور اس خط میں یہ لکھا گیا کہ میں حج کرنے کے لئے روانہ ہوا تھا مگر مسیح موعود کی مجھے زیارت ہو گئی۔ اور چونکہ مسیح کے ملنے کے لئے اور اس کی اطاعت مقدم رکھنے کے لئے خدا اور رسول کا حکم ہے اس مجبوری سے مجھے قادیان میں ٹھیرنا پڑا۔ اور میں نے اپنی طرف سے یہ کام نہیں کیا۔ بلکہ قرآن اور حدیث کی رو سے اسی امر کو ضروری سمجھا۔ جب یہ خط برگیڈیر محمد حسین کوتوال کو پہنچا تو اس نے وہ خط اپنے زانو کے نیچے رکھ لیا اور اس وقت پیش نہ کیا۔ مگر اس کے نائب کو جو مخالف اور شریر آدمی تھا کسی طرح پتہ لگ گیا۔ کہ یہ مولوی صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کا خط ہے۔ اور وہ قادیان میں ٹھیرے رہے۔ تب اس نے وہ خط کسی تدبیر سے نکال لیا اور امیر صاحب کے آگے پیش کر دیا۔ امیر صاحب نے برگیڈیر محمد حسین کوتوال سے دریافت کیا کہ کیا یہ خط آپ کے نام آیا ہے۔ اس نے امیر کے موجودہ غیظ و غضب سے خوف کھا کر انکار کر دیا۔ پھر ایسا اتفاق ہوا کہ مولوی صاحب شہید نے کئی دن پہلے خط کے جواب کا انتظار کر کے ایک اور خط بذریعہ ڈاک محمد حسین کوتوال کو لکھا۔ وہ خط افسر ڈاکخانہ نے کھول لیا اور امیر صاحب کو پہنچا دیا۔ چونکہ قضا و قدر سے مولوی صاحب کی شہادت مقدر تھی۔ اور آسمان پر وہ برگزیدہ بزمرہ شہداء داخل ہو چکا تھا۔ اس لئے امیر صاحب نے ان کے بلانے کے لئے حکمت عملی سے کام لیا اور ان کی طرف لکھا کہ آپ بلا خطرہ چلے آؤ۔ اگر یہ دعوے سچا ہو گا تو میں بھی مرید ہو جاؤں گا بیان کرنے والے کہتے ہیں کہ ہمیں یہ معلوم نہیں کہ خط امیر صاحب نے ڈاک میں بھیجا تھا یا دستی روانہ کیا تھا۔ بہرحال اس خط کو دیکھ کر مولوی صاحب موصوف کابل کی طرف روانہ ہو گئے اور قضاؤ قدر نے نازل ہونا شروع کر دیا۔ راویوں نے بیان کیا ہے کہ جب شہید مرحوم کابل کے بازار سے گذرے تو گھوڑے پر سوار تھے اور ان کے پیچھے آٹھ سرکاری سوار تھے اور ان کی تشریف آوری سے پہلے عام طور پر کابل میں مشہور تھا کہ امیر صاحب نے اخوندزادہ صاحب کو دھوکہ دے کر بلایا ہے۔ اب بعد اس کے دیکھنے والوں کا یہ بیان ہے۔ کہ جب اخوندزادہ صاحب مرحوم بازار سے گذرے تو ہم اور دوسرے بہت سے بازاری لوگ ساتھ چلے گئے اور یہ بھی بیان کیا کہ آٹھ سرکاری سوار خوست سے ہی اُن کے ہمراہ کئے گئے تھے۔ کیونکہ اُن کے خوست میں پہنچنے سے پہلے حکم سرکاری اُن کے گرفتار کرنے کے لئے حاکم خوست کے نام آ چکا تھا۔ غرض جب امیر صاحب کے روبرو پیش کئے گئے تو مخالفوں نے پہلے ہی سے اُن کے مزاج کو بہت کچھ متغیر کر رکھا تھا۔ اس لئے وہ بہت ظالمانہ جوش سے پیش آئے۔ اور حکم دیا کہ مجھے ان سے بو آتی ہے۔ ان کو فاصلہ پر کھڑا کرو۔ پھر تھوڑی سی دیر کے بعد حکم دیا کہ ان کو اس قلعہ میں جس میں خود امیر صاحب رہتے ہیں قید کر دو۔ اور زنجیر غراغراب لگا دو۔ یہ زنجیر وزنی ایک من چوبیس سیر انگریزی کا ہوتا ہے۔ گردن سے کمر تک گھیر لیتا ہے۔ اور اس میں ہتھکڑی بھی شامل ہے اور نیز حکم دیا کہ پاؤں میں بیڑی وزنی آٹھ سیر انگریزی کی لگا دو۔ پھر اس کے بعد مولوی صاحب مرحوم چار مہینہ قید میں رہے اور اس عرصہ میں کئی دفعہ ان کو امیر کی طرف سے فہمائش ہوئی۔ کہ اگر تم اس خیال سے توبہ کرو کہ قادیانی درحقیقت مسیح موعود ہے تو تمہیں رہائی دی جاویگی۔ مگر ہر ایک مرتبہ انہوں نے یہی جواب دیا کہ میں صاحب علم ہوں۔ اور حق اور باطل کے شناخت کرنے کی خدا نے مجھے قوت عطا کی ہے میں نے پوری تحقیق سے معلوم کر لیا ہے کہ یہ شخص درحقیقت مسیح موعود ہے۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میرے اس پہلو کے اختیار کرنے میں میری جان کی خیر نہیں ہے اور میرے اہل و عیال کی بربادی ہے۔ مگر میں اس وقت اپنے ایمان کو اپنی جان اور ہر ایک دنیوی راحت پر مقدم سمجھتا ہوں شہید مرحوم نے نہ ایک دفعہ بلکہ قید ہونے کی حالت میں بارہا یہی جواب دیا۔ اور یہ قید انگریزی قید کی طرح نہیں تھی جس میں انسانی کمزوری کا کچھ کچھ لحاظ رکھا جاتا ہے۔ بلکہ ایک سخت قید تھی جسکو انسان موت سے بدتر سمجھتا ہے۔ اس لئے لوگوں نے شہید موصوف کی اس استقامت اور استقلال کو نہایت تعجب سے دیکھا۔ اور درحقیقت تعجب کا مقام تھا کہ ایسا جلیل الشان شخص کہ جو کئی لاکھ روپیہ کی ریاست کابل میں جاگیر رکھتا تھا۔ اور اپنے فضائل علمی اور تقوی کی وجہ سے گویا تمام سرزمین کابل کا پیشوا تھا۔ اور قریباً پچاس برس کی عمر تک تنعم اور آرام میں زندگی بسر کی تھی اور بہت سا اہل و عیال اور عزیز فرزند رکھتا تھا۔ پھر یکدفعہ وہ ایسی سنگین قید میں ڈالا گیا جو موت سے بدتر تھی۔ اور جس کے تصور سے بھی انسان کے بدن پر لرزہ پڑتا ہے۔ ایسا نازک اندام اور نعمتوں کا پروردہ انسان وہ اُس روح کے گداز کرنے والی قید میں صبر کر سکے۔ اور جان کو ایمان پر فدا کرے بالخصوص جس حالت میں امیر کابل کی طرف بار بار ان کو پیغام پہنچتا تھا کہ اس قادیانی شخص کے تصدیق دعوی سے انکار کر دو تو تم ابھی عزت سے رہا کئے جاؤگے۔ مگر اُس قوی الایمان بزرگ نے اس بار بار

کے وعدہ کی کچھ پرواہ نہ کی۔ اور بار بار یہی جواب دیا کہ مجھ سے یہ امید مت رکھو کہ میں ایمان پر دنیا کو مقدم رکھ لوں اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ جسکو میں نے خوب شناخت کر لیا۔ اور ہر طرح سے تسلی کر لی اپنی موت کے خوف سے اُس کا انکار کر دوں۔ یہ انکار تو مجھ سے نہیں ہوگا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ میں نے حق پا لیا اس لئے چند روزہ زندگی کے لئے مجھ سے یہ بے ایمانی نہیں ہوگی۔ کہ میں اُس ثابت شدہ حق کو چھوڑ دوں۔ میں جان چھوڑنے کے لئے طیار ہوں اور فیصلہ کر چکا ہوں۔ مگر حق میرے ساتھ جائے گا۔ اُس بزرگ کے بار بار کے یہ جواب ایسے تھے کہ سرزمین کابل کبھی اُن کو فراموش نہیں کریگی۔ اور کابل کے لوگوں نے اپنی تمام عمر میں یہ نمونہ ایمانداری اور استقامت کا کبھی نہیں دیکھا ہوگا۔ اس جگہ یہ بھی ذکر کرنے کے لائق ہے۔ کہ کابل کے امیروں کا یہ طریق نہیں ہے کہ اس قدر بار بار وعدہ معافی دیکر ایک عقیدہ کے چھوڑانے کے لئے توجہ دلائیں لیکن مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کی یہ خاص رعایت اس وجہ سے تھی کہ وہ ریاست کابل کا گویا ایک بازو تھا۔ اور ہزارہا انسان اُس کے معتقد تھے اور جیسا کہ ہم اوپر لکھ چکے ہیں وہ امیر کابل کی نظر میں اس قدر منتخب عالم فاضل تھا کہ تمام علماء میں آفتاب کی طرح سمجھا جاتا تھا پس ممکن ہے کہ امیر کو بجائے خود یہ رنج بھی ہو۔ کہ ایسا برگزیدہ انسان علماء کے اتفاق رائے سے ضرور قتل کیا جائیگا۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ آج کل ایک طور سے عنان حکومت کابل کی مولویوں کے ہاتھ میں ہے۔ اور جس بات پر مولوی لوگ اتفاق کر لیں پھر ممکن نہیں کہ امیر اُس کے برخلاف کچھ کر سکے پس یہ امر قرین قیاس ہے کہ ایک طرف اس امیر کو مولویوں کا خوف تھا اور دوسری طرف شہید مرحوم کو بیگناہ دیکھتا تھا پس یہی وجہ ہے کہ وہ قید کی تمام مدت میں یہی ہدایت کرتا رہا کہ آپ اس شخص قادیانی کو مسیح موعود مت مانیں اور اس عقیدہ سے توبہ کریں۔ تب آپ عزت کے ساتھ رہا کر دیئے جاؤ گے اور اسی نیت سے اس نے شہید مرحوم کو اس قلعہ میں قید کیا تھا جس قلعہ میں وہ آپ رہتا تھا تا متواتر فہمائش کا موقعہ ملتا رہے اور اس جگہ ایک اور بات لکھنے کے لائق ہے اور دراصل وہی ایک بات جو اس بلا کی موجب ہوئی اور وہ یہ ہے کہ عبد الرحمان شہید کے وقت سے یہ بات امیر اور مولویوں کو خوب معلوم تھی۔ کہ قادیانی جو مسیح موعود کا دعویٰ کرتا ہے جہاد کا سخت مخالف ہے اور اپنی کتابوں میں بار بار اس بات پر زور دیتا ہے کہ اس زمانہ میں تلوار کا جہاد درست نہیں اور اتفاق سے اس امیر کے باپ نے جہاد کے واجب ہونے کے بارے میں ایک رسالہ لکھا تھا جو میرے شائع کردہ رسالوں کے بالکل مخالف ہے اور پنجاب کے شر انگیز بعض آدمی جو اپنے

تئیں موحد یا اہل حدیث کے نام سے موسوم کرتے تھے امیر کے پاس پہنچ گئے تھے غالباً ان کی زبانی امیر عبد الرحمن نے جو امیر حال کا باپ تھا میری ان کتابوں کا مضمون سن لیا ہوگا اور عبد الرحمن شہید کے قتل کی بھی یہی وجہ تھی کہ امیر عبد الرحمن نے خیال کیا تھا کہ یہ اُس گروہ کا انسان ہے جو لوگ جہاد کو حرام جانتے ہیں اور یہ بات یقینی ہے کہ قضا و قدر کی کشش سے مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم سے بھی یہ غلطی ہوئی کہ اس قید کی حالت میں بھی جتلا دیا۔ کہ اب یہ زمانہ جہاد کا نہیں اور وہ مسیح موعود جو درحقیقت مسیح ہے اس کی یہی تعلیم ہے۔ کہ اب یہ زمانہ دلائل کے پیش کرنے کا ہے۔ تلوار کے ذریعہ سے مذہب کو پھیلانا جائز نہیں۔ اور اب اس قسم کا پودہ ہرگز بارور نہیں ہوگا بلکہ جلد خشک ہو جائیگا۔ چونکہ شہید مرحوم سچ کے بیان کرنے میں کسی کی پروا نہیں کرتے تھے۔ اور درحقیقت اُن کو سچائی کے پھیلانے کے وقت اپنی موت کا بھی اندیشہ نہ تھا۔ اس لئے ایسے الفاظ اُن کے منہ سے نکل گئے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ اُن کے بعض شاگرد بیان کرتے ہیں۔ کہ جب وہ وطن کی طرف روانہ ہوئے تو بار بار کہتے تھے کہ کابل کی زمین اپنی اصلاح کے لئے میرے خون کی محتاج ہے اور درحقیقت وہ سچ کہتے تھے۔ کیونکہ سرزمین کابل میں اگر ایک کروڑ اشتہار شائع کیا جاتا اور دلائل قویہ سے میرا مسیح موعود ہونا اُن میں ثابت کیا جاتا تو اُن اشتہارات کا ہرگز ایسا اثر نہ ہوتا جیسا کہ اس شہید کے خون کا اثر ہوا۔ کابل کی سرزمین پر یہ خون اُس تخم کی مانند پڑا ہے۔ جو تھوڑے عرصے میں بڑا درخت بنجاتا ہے اور ہزارہا پرندے اُس پر اپنا بسیرا لیتے ہیں اب ہم اس دردناک واقعہ کا باقی حصہ اپنی جماعت کے لئے لکھکر اس مضمون کو ختم کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ جب چار مہینے قید کے گذر گئے۔ تب امیر نے اپنے روبرو شہید مرحوم کو بلا کر پھر اپنی عام کچہری میں توبہ کے لئے فہمائش کی اور بڑے زور سے رغبت دی کہ اگر تم اب بھی قادیانی کی تصدیق اور اس کے اصولوں کی تصدیق سے میرے روبرو انکار کر دو تو تمہاری جان بخشی کی جائیگی اور تم عزت کے ساتھ چھوڑے جاؤ گے شہید مرحوم نے جواب دیا کہ یہ تو غیر ممکن ہے کہ میں سچائی سے توبہ کروں۔ اس دنیا کے حکام کا عذاب تو موت تک ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن میں اس سے ڈرتا ہوں جس کا عذاب کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ ہاں چونکہ میں سچ پر ہوں اس لئے چاہتا ہوں کہ ان مولویوں سے جو میرے عقیدے کے مخالف ہیں میری بحث کرائی جاوے اگر میں دلائل کے رو سے جھوٹا نکلا تو مجھ سزا دیجائے راوی اس قصہ کے کہتے ہیں۔ کہ ہم اس گفتگو کے وقت موجود تھے۔ امیر نے اس بات کو پسند کیا اور مسجد شاہی

میں خان ملا خان اور آٹھ مفتی بحث کے لئے منتخب کئے گئے۔ اور ایک لاہوری ڈاکٹر جو خود پنجابی ہونے کی وجہ سے سخت مخالف تھا بطور ثالث کے مقرر کرکے بھیجا گیا بحث کے وقت مجمع کثیر تھا اور دیکھنے والے کہتے ہیں کہ ہم اُس بحث کے وقت موجود تھے۔ مباحثہ تحریری تھا صرف تحریر ہوتی تھی اور کوئی بات حاضرین کو سنائی نہ جاتی تھی اس لئے اُس مباحثہ کا کچھ حال معلوم نہیں ہوا۔ سات بجے صبح سے تین بجے سہ پہر تک مباحثہ جاری رہا۔ پھر جب عصر کا آخری وقت ہوا تو کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ اور آخری بحث میں شہید مرحوم سے یہ بھی پوچھا گیا کہ اگر مسیح موعود یہی قادیانی شخص ہے تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کیا کہتے ہو۔ کیا وہ واپس دنیا میں آئیں گے یا نہیں۔ تو انہوں نے بڑی استقامت سے جواب دیا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ اب وہ ہرگز واپس نہیں آئیں گے۔ قرآن کریم ان کے مر جانے اور واپس نہ آنے کا گواہ ہے۔ تب تو وہ لوگ ان مولویوں کی طرح جنہوں نے حضرت عیسیٰ کی بات کو سنکر اپنے کپڑے پھاڑ دیئے تھے گالیاں دینے لگے اور کہا اب اس شخص کے کفر میں کیا شک رہا اور بڑی غضبناک حالت میں یہ کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ پھر بعد اس کے اخوند زادہ حضرت شہید مرحوم اسیطرح پابزنجیر ہونے کی حالت میں قیدخانہ میں بھیجے گئے۔ اور اس جگہ یہ بات بیان کرنے سے رہ گئی ہے کہ جب شاہزادہ مرحوم کی اُن بحیثیت مولویوں سے بحث ہو رہی تھی۔ تب آٹھ آدمی برہنہ تلواریں لیکر شہید مرحوم کے سر پر کھڑے تھے۔ پھر بعد اس کے وہ فتویٰ کفر رات کے وقت امیر صاحب کی خدمت میں بھیجا گیا۔ اور یہ چالاکی کی گئی کہ مباحثہ کے کاغذات ان کی خدمت میں عمداً نہ بھیجے گئے اور نہ عوام پر ان کا مضمون ظاہر کیا گیا۔ یہ صاف اس بات پر دلیل تھی کہ مخالف مولوی شہید مرحوم کے ثبوت پیش کردہ کا کوئی رد نہ کر سکے۔ مگر افسوس امیر پر کہ اُس نے کفر کے فتوے پر ہی حکم لگا دیا۔ اور مباحثہ کے کاغذات طلب نہ کئے۔ حالانکہ اس کو چاہیئے تو یہ تھا کہ اُس عادل حقیقی سے ڈر کر جس کی طرف عنقریب تمام دولت و حکومت کو چھوڑ کر واپس جائیگا۔ خود مباحثہ کے وقت حاضر ہوتا۔ بالخصوص جبکہ وہ خوب جانتا تھا کہ اس مباحثہ کا نتیجہ ایک معصوم بیگناہ کی جان ضائع کرنا ہے۔ تو اس صورت میں مقتضائے خدا ترسی کا یہی تھا۔ کہ بہر حال افتان خیزان اس مجلس میں جاتا۔ اور نیز چاہیئے تھا کہ قبل ثبوت کسی جرم کے اُس شہید مظلوم پر یہ سختی روا نہ رکھتا۔ کہ ناحق ایک مدت تک قید کے عذاب میں اُس کو رکھتا۔ اور زنجیروں اور ہتھکڑیوں کے شکنجہ میں اُس کو دبایا جاتا۔ اور آٹھ سپاہی برہنہ شمشیروں کے ساتھ اس کے سر پر کھڑے کئے جاتے اور اس طرح ایک عذاب اور رعب میں ڈال کر اُس کو ثبوت دینے سے روکا جاتا۔ پھر اگر اس نے ایسا نہ کیا تو عادلانہ حکم دینے کے لئے یہ تو اس کا فرض تھا کہ کاغذات مباحثہ

کے اپنے حضور مین طلب کرتا۔ بلکہ پہلی سے یہ تاکید کردیتا کہ کاغذات مباحثہ کے میرے پاس بھیج دینے چاہئین ورنہ صرف اس بات پر کفایت کرتا کہ آپ ان کاغذات کو دیکھتا بلکہ چاہئے تھا کہ سرکاری طور پر ان کاغذات کو چھپوا دیتا کہ دیکھو کیسے یہ شخص ہمارے مولویون کے مقابل پر مغلوب ہوگیا۔ اور کچھ ثبوت قادیانی کے مسیح موعود ہونے کے بارہ مین اور نیز جہاد کی مخالفت مین اور حضرت مسیح عم کے فوت ہوجانے کے بارے مین نہ دے سکا۔ ہائے وہ معصوم اس کی نظر کے سامنے ایک بکرے کی طرح ذبح کیا گیا اور باوجود صادق ہونے کے اور باوجود پورا ثبوت دینے کے اور باوجود ایسی استقامت کے کہ صرف اولیاء کو دیجاتی ہے۔ پھر بھی اس کا پاک جسم پتھرون سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا۔ اور اس کی بیوی اور اس کے یتیم بچون کو خوست سے گرفتار کرکے بڑی ذلت اور عذاب کے ساتھ کسی اور جگہ حراست مین بھیجا گیا۔ اے نادان کیا مسلمانون مین اختلاف مذہب اور رائے کی یہی سزا ہوا کرتی ہے۔ تو نے کیا سوچکر یہ خون کر دیا۔ سلطنت انگریزی جو اس امیر کی نگاہ اور نیز اس کے مولویون کے خیال مین ایک کافر کی سلطنت ہے۔ کس قدر مختلف فرقے اس سلطنت کے زیر سایہ رہتے ہین کیا اب تک اس سلطنت نے کسی مسلمان یا ہندو کو اس قصور کی بنا پر پھانسی دیدیا کہ اس کی رائے پادریون کی رائے کے مخالف ہے۔ ہائے۔ افسوس آسمان کے نیچے یہ بڑا ظلم ہوا کہ ایک بیگناہ معصوم باوجود صادق ہونیکے باوجود اہل حق ہونیکے اور باوجود اس کے کہ وہ ہزارہا معزز لوگون کی شہادت سے تقوٰے اور طہارت کے پاک پیرایہ سے مزین تھا۔ اس طرح بیرحمی سے محض اختلاف مذہب کیوجہ سے مارا گیا۔ اس امیر سے وہ گورنر ہزارہا درجہ اچھا تھا جس نے ایک مخبری پر حضرت مسیح عم کو گرفتار کرلیا تھا یعنی پیلاطوس جس کا آج تک انجیلون مین ذکر موجود ہے۔ کیونکہ اس نے یہودیون کے مولویون کو جبکہ انھون نے حضرت مسیح پر کفر کا فتوٰی لکھکر یہ درخواست کی کہ اس کو صلیب دیجائے یہ جواب دیا کہ اس شخص کا مین کوئی گناہ نہین دیکھتا۔ افسوس اس امیر کو کم سے کم یہ تو پوچھنا چاہئے تھا کہ یہ سنگساری کا فتوے کس قسم کے کفر پر دیا گیا۔ اور اس اختلاف کو کیون کفر مین داخل کیا گیا۔ اور کیون انہین یہ نہ کہا گیا کہ تمہارے فرقون مین خود اختلاف بہت ہین۔ کیا ایک فرقہ کو چھوڑکر دوسرے کو سنگسار کرنا چاہئے جس امیر کا یہ طریق اور یہ عدل ہے نہ معلوم وہ خدا کو کیا جواب دیگا ◆

بعد اس کے کفر کا فتوٰے لگا کر شہید مرحوم قیدخانہ مین بھیجا گیا صبح روز شنبہ کو شہید موصوف کو سلام خانہ یعنی خاص مکان دربار امیر صاحب مین بلایا گیا۔ اس وقت بھی بڑا مجمع تھا امیر صاحب جب ارک یعنی قلعہ سے نکلے تو راستہ مین شہید مرحوم ایک جگہ بیٹھے تھے اُن کے پاس ہوکر گذرے۔ اور پوچھا کہ اخوندزادہ صاحب کیا فیصلہ ہوا۔ شہید مرحوم کچھ نہ بولے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ان لوگون نے ظلم پر کمر باندھی ہی مگر سپاہیون مین کسی نے کہا کہ ملامت ہو گیا یعنی کفر کا فتوٰے لگ گیا۔ پھر امیر صاحب اپنے اجلاس پر آئے تو اجلاس مین بیٹھتے ہی پہلے اخوندزادہ صاحب مرحوم کو بلایا اور کہا کہ آپ پر کفر کا فتوٰے لگ گیا ہے اب کہو کیا توبہ کروگے یا سزا پاؤگے۔ تو انہون نے صاف لفظون مین انکار کیا اور کہا کہ مین حق سے توبہ نہین کرسکتا کیا مین جان کے خوف سے باطل کو مان لون۔ یہ مجھ سے نہین ہوگا تب امیر نے دوبارہ توبہ کے لئے کہا۔ اور توبہ کی حالتمین بہت امید دی اور وعدہ معافی دیا۔ مگر شہید موصوف نے بڑے زور سے انکار کیا اور کہا کہ مجھ سے یہ امید مت رکھو کہ مین سچائی سے توبہ کرون۔ ان باتون کو بیان کرنیوالے کہتے ہین کہ یہ سنی سنائی باتین نہین بلکہ ہم خود اس مجمع مین موجود تھے اور مجمع کثیر تھا۔ شہید مرحوم ہر ایک فہمائش کا زور سے انکار کرتا تھا اور وہ اپنے لئے فیصلہ کرچکا تھا کہ ضرور ہے کہ مین اس راہ مین جان دون۔ تب اُس نے یہ بھی کہا کہ مین بعد قتل چھ روز تک پھر زندہ ہوجاؤن گا۔ یہ راقم کہتا ہے کہ یہ قول وحی الٰہی کی بنا پر ہوگا جو اس وقت ہوئی ہوگی۔ کیونکہ اس وقت شہید مرحوم منقطعین مین داخل ہوچکا تھا اور فرشتے اس سے مصافحہ کرتے تھے۔ تب فرشتون سے یہ خبر پاکر ایسا اُس نے کہا۔ اور اس قول کے یہ معنے تھے کہ وہ زندگی جو اولیاء اور ابدال کو دیجاتی ہے چھ روز تک مجھے ملجائیگی اور قبل اس کے جو خدا کا دن آوے یعنی ساتوان دن مین زندہ ہوجاؤنگا اور یاد رہے کہ اولیاء اللہ اور وہ خاص لوگ جو خدا تعالٰے کی راہ مین شہید ہوتے ہین۔ وہ چند دنون کے بعد پھر زندہ کئے جاتے ہین جیساکہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ یعنی تم ان کو مردے مت خیال کرو جو اللہ کی راہ مین قتل کئے جاتے ہین وہ تو زندے ہین پس شہید مرحوم کا اس مقام کی طرف اشارہ تھا۔ اور مین نے ایک کشفی نظر مین دیکھا کہ ایک درخت سرو کی ایک بڑی لمبی شاخ جو نہایت خوبصورت اور سرسبز تھی ہمارے باغ مین سے کاٹی گئی۔ اور وہ ایک کے ہاتھ مین ہے۔ تو کسی نے کہا کہ اس شاخ کو اس زمین مین جو میرے مکان کے قریب ہے اس بیری کے پاس لگادو جو اس سے پہلے کاٹی گئی تھی۔ اور پھر دوبارہ اُگے گی۔ اور ساتھ ہی مجھے یہ وحی الٰہی ہوئی کہ کابل سے کاٹا گیا اور سیدھا ہماری طرف آیا۔ اس کی مین نے یہ تعبیر کی کہ تخم کیطرح شہید مرحوم کا خون زمین پر پڑا ہے اور وہ بہت بارور ہوکر ہماری جماعت کو بڑھا دے گا۔ اس طرف مین نے یہ خواب دیکھی اور اس طرف شہید مرحوم نے کہا کہ چھ روز تک مین زندہ کیا جاؤن گا میری خواب اور شہید مرحوم کے اس قول کا مآل ایک ہی ہے۔ شہید مرحوم نے مرکر میری جماعت کو ایک نمونہ دیا ہے اور درحقیقت میری جماعت ایک بڑے نمونہ کی محتاج تھی۔ اب تک انمین ایسے بھی پائے جاتے ہین کہ جو شخص اُن مین سے ادنٰے خدمت بجالاتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ اس نے بڑا کام کیا۔ اور قریب ہے کہ وہ میرے پر احسان رکھے حالانکہ خدا کا اُسپر احسان ہے کہ اس خدمت کے لئے اس نے اس کو توفیق دی بعض ایسے ہین کہ پورے زور اور پورے صدق سے اسطرف نہین آئے اور جس قوت ایمان اور انتہا درجہ کے صدق وصفا کا وہ دعوٰے کرتے ہین آخر تک اسپر قائم نہین رہ سکتے۔ اور دنیا کی محبت کے لئے دین کو کھو دیتے ہین۔ اور کسی ادنٰے امتحان کی بھی برداشت نہین کر سکتے۔ خدا کے سلسلہ مین بھی داخل ہوکر ان کی دنیاداری کم نہین ہوتی۔ لیکن خدا تعالٰی کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ایسے بھی ہین کہ وہ سچے دل سے ایمان لائے اور سچے دل سے اسطرف کو اختیار کیا اور اس راہ کے لئے ہر ایک دکھ اٹھانے کے لئے طیار ہین۔ لیکن جس نمونہ کو اس جوانمرد نے ظاہر کر دیا۔ اب تک وہ قوتین اس جماعت کی مخفی ہین۔ خدا سب کو وہ ایمان سکھاوے۔ اور وہ استقامت بخشے جس کا اس شہید مرحوم نے نمونہ پیش کیا ہے۔ یہ دنیوی زندگی جو شیطانی حملون کے ساتھ ملی ہوئی ہے کامل انسان بننے سے روکتی ہے اور اس سلسلہ مین بہت داخل ہونگے مگر افسوس کہ تھوڑے ہین کہ یہ نمونہ دکھائین گے ◆

پھر ہم اصل واقعہ کی طرف رجوع کرکے لکھتے ہین کہ جب شہید مرحوم نے ہر ایک مرتبہ توبہ کرنیکی فہمائش پر توبہ کرنے سے انکار کیا تو امیر نے اُن سے مایوس ہوکر اپنے ہاتھ سے ایک لمبا چوڑا کاغذ لکھا۔ اور اسمین مولویون کا فتوٰی درج کیا اور اس مین یہ لکھا کہ ایسے کافر کی سنگسار کرنا سزا ہے۔ تب وہ فتوٰی اخوندزادہ مرحوم کے گلے مین لٹکا دیا گیا۔ اور پھر امیر نے حکم دیا کہ شہید مرحوم کے ناک مین چھید کرکے اس مین رسی ڈالدی جائے اور اسی رسی سے شہید مرحوم کو کھینچ کر مقتل یعنی سنگسار کرنیکی جگہ تک پہنچایا جائے۔ چنانچہ اس ظالم امیر کے حکم سے ایسا ہی کیا گیا۔ اور ناک کو چھید کر سخت عذاب کے ساتھ اُس مین رسی ڈالی گئی۔ تب اس رسی کے ذریعہ سے شہید مرحوم کو نہایت ٹھٹھے ہنسی اور گالیون اور لعنت کے ساتھ مقتل تک لے گئے۔ اور امیر اپنے تمام مقربون کے ساتھ اور مع قاضیون، مفتیون اور دیگر اہلکارون کے یہ دردناک نظارہ دیکھتا ہوا مقتل تک پہنچا۔ اور شہر کی ہزارہا مخلوق جن کا شمار کرنا مشکل ہے اس تماشہ کے دیکھنے کے لئے گئی۔ جب مقتل پر پہنچے تو شاہزادہ مرحوم کو کمر تک زمین مین گاڑ دیا اور پھر اس حالت مین جبکہ وہ کمر تک زمین مین گاڑ دئے گئے تھے امیر اُن کے پاس گیا۔ اور کہا کہ اگر تو قادیانی سے جو مسیح موعود ہونے کا دعوٰی کرتا ہے انکار کرے تو اب بھی مین تجھ کو بچالیتا ہون۔ اب تیرا آخری وقت ہے اور یہ آخری موقعہ ہے جو تجھ کو دیا جاتا ہے اور اپنی جان اور اپنے عیال کے

مامور من اللہ جو سلسلہ کے آخر مین آتے ہین۔ جیسے کہ سلسلہ موسویہ مین حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور سلسلہ محمدیہ مین یہ عاجز یہی راز ہے کہ جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت قرآن شریف مین یعصمک اللہ کی بشارت ہے۔ ایسا ہی اُس خدا کی وحی مین میرے لئے یعصمک اللہ کی بشارت ہے اور سلسلہ کے اول اور آخر کے مرسل جو صدر سلسلہ ہو شہید کیا جاوے تو عوام کو اس رسل کی نسبت بہت شبہات پیدا ہوجاتے ہین۔ کیونکہ ہنوز وہ اس سلسلہ کی پہلی اینٹ ہوتا ہے۔ پس اگر سلسلہ کی بنیاد پڑتے ہی اس سلسلہ پر یہ پتھر پڑین کہ جو بانی سلسلہ ہے وہی قتل کیا جاوے تو یہ ابتلا عوام کی برداشت سے برتر ہوگا اور ضرور وہ شبہات مین پڑین گے اور ایسے بانی کو نعوذ باللہ مفتری قرار دین گے مثلاً اگر حضرۃ موسیٰ فرعون کے روبرو جاکر اُسی روز قتل کئے جاتے یا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس روز جسدن قتل کے لئے مکہ مین آپ کے گھر کا محاصرہ کیا گیا تھا۔ کافرون کے ہاتھ سے شہید کئے جاتے۔ تو شریعت اور سلسلہ کا وہین خاتمہ ہوجاتا اور بعد اس کے کوئی نام بھی نہ لیتا۔ پس یہی حکمت تھی کہ باوجود ہزارون جانی دشمنون کے نہ حضرت موسےٰ شہید ہوسکے۔ اور نہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوسکے اور اگر آخر سلسلہ کا مرسل شہید کیا جائے تو عوام کی نظر مین خاتمہ سلسلہ پر ناکامی اور نامرادی کا داغ لگایا جائے گا۔ اور خدا تعالےٰ کا منشاء یہ ہے۔ کہ خاتمہ سلسلہ کا فتح اور کامیابی کے ساتھ ہو۔ کیونکہ حکم خواتیم پر ہوتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا منشاء ہرگز نہین کہ خاتمہ سلسلہ پر دشمن ملعون کو کوئی خوشی پہونچے۔ جیسا کہ اس کا منشاء نہین ہے کہ سلسلہ کی ابتدا مین ہی پہلی اینٹ کے ٹوٹنے سے ہی دشمن لعنتی خوشی سے تالیین بجاوین۔ پس اس لئے حکمت آلہیہ نے سلسلہ موسویہ کے آخر مین حضرۃ عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب کی موت سے بچا لیا۔ اور سلسلہ محمدیہ کے آخر مین بھی اسی غرض سے کوشش کی گئی یعنی خون کا دعویٰ کیا گیا تا مہدی مسیح کو صلیب پر کھینچا جائے۔ مگر خدا کا فضل پہلے مسیح کی نسبت بھی اس مسیح پر زیادہ جلوہ نما ہوا اور سزائے موت اور ہر ایک سزا سے محفوظ رکھا۔ غرض چونکہ اول اور آخر سلسلہ کے دو دیوارین ہین اور دو پشتیان ہین۔ اس لئے عادۃ اللہ اسیطرح پر جاری ہے کہ اول سلسلہ اور آخر سلسلہ کے مرسل کو قتل سے محفوظ رکھتا ہے۔ اگرچہ شریر اور خبیث آدمی بہت کوشش کرتے ہین کہ قتل کردین مگر خدا کا ہاتھ اُن کے ساتھ ہوتا ہے۔ بعض وقت نادان دشمن دہوکہ سے یہ خیال کرتا ہے کہ کیا مین نیک نہین ہون۔ اور کیا مین نماز اور روزہ کا پابند نہین۔ جیسا کہ یہود کے فقیہون اور فریسون کو یہی خیال تھا بلکہ بعض انہین سے حضرت عیسےٰ کے وقت مین ملہم ہونے کا بھی دعوےٰ کرتے تھے۔ مگر ایسا نادان یہ نہین جانتا کہ جو خدا کے صادق بندے ہوتے ہین۔ اور گہرے تعلق اُس کے ساتھ رکھتے ہین وہ اس صدق اور وفا اور محبت الہیہ سے رنگین ہوتے ہین۔ کہ خدا تعالےٰ کو انکا ساتھ دینا پڑتا ہے اور اُن کے دشمن کو ہلاک کرنا ہے۔ جیسا کہ بلعم نے تکبر اور غرور سے یہ خیال کیا۔ کہ کیا موسیٰ مجھ سے بہتر ہے مگر موسیٰ کا خدا کے ساتھ ایک تعلق تھا جسکو لفظ ادا نہین کرسکتے اور جو بیان کرنے مین نہین آسکتا۔ اس لئے اندھا بلعم اُس تعلق سے بیخبر تھا اور جو اپنے سے بہت بڑا تھا اُس کا مقابلہ کرکے مارا گیا سو ہمیشہ یہ امر واقع ہوتا ہے کہ جو خدا کے خاص ہیں اور وفادار بندے ہین۔ اُن کا صدق خدا کے ساتھ اُس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ یہ دنیادار اندھے اسکو دیکھ نہین سکتے۔ اس لئے ہر ایک سجادہ نشینون اور مولویون مین سے اُن کے مقابلے کے لئے اُٹھتا ہے اور وہ مقابلہ اُس سے نہین بلکہ خدا سے ہوتا ہے بھلا یہ کیونکر ہوسکے کہ جس شخص کو خدا نے ایک عظیم الشان غرض کے لئے پیدا کیا ہے اور جس کے ذریعہ سے خدا چاہتا ہے کہ ایک بڑی تبدیلی دنیا مین ظاہر کرے ایسے شخص کو چند جاہل اور بزدل اور خام اور ناتمام اور بیوپار زاہدون کی خاطر سے ہلاک کردے اگر دو کشتیون کا باہم ٹکراؤ ہوجائے جنمین سے ایک ایسی ہے۔ کہ اُس مین بادشاہ وقت جو عادل اور کریم الطبع اور فیاض اور سعید النفس ہے معہ اپنے خاص ارکان کے سوار ہے اور دوسری کشتی ایسی ہے جسمین چند چوہڑے چمار یا ساہنسی بد معاش بد وضع بیٹھے ہین اور ایسا موقعہ آ پڑا ہے کہ ایک کشتی کا بچاؤ اس مین ہے کہ دوسری معہ اُس کی سوارون کے تباہ کیجائے تو اب بتلاؤ کہ اُس وقت کونسی کارروائی بہتر ہوگی۔ کیا اُس بادشاہ عادل کی کشتی تباہ کی جائیگی۔ یا اُن بد معاشون کی کہ جو حقیر و ذلیل ہین تباہ کردیجائیگی۔ مین تمہین سچ سچ کہتا ہون کہ بادشاہ کی کشتی بڑے زور اور حمایت سے بچائی جائے گی۔ اور ان چوہڑے چمارون کی کشتی تباہ کردی جاوے گی۔ اور وہ بالکل لاپرواہی سے ہلاک کردئے جائینگے۔ اور اُن کے ہلاک ہونے مین خوشی ہوگی۔ کیونکہ دنیا کو بادشاہ عادل کے وجود کی بہت ضرورت ہے۔ اور اس کا مرنا ایک عالم کا مرنا ہے۔ اگر چند چوہڑے اور چمار مر گئے تو اُن کی موت سے کوئی خلل دنیا کے انتظام مین نہین آسکتا۔ پس خدا تعالےٰ کی یہی سنت ہے کہ جب اُس کے مرسلون کے مقابل پر ایک اور فریق کھڑا ہوجاتا ہے۔ تو گو وہ اپنے خیال مین کیسے ہی اپنے تئین نیک قرار دین اُنہین کو خدا تعالےٰ تباہ کرتا ہے اور اُنہین کی ہلاکت کا وقت آجاتا ہے کیونکہ وہ نہین چاہتا کہ جس غرض کے لئے اپنے کسی مرسل کو مبعوث فرماتا ہے اس کو ضائع کرے۔ کیونکہ اگر ایسا کرے۔ تو پھر وہ خود اپنی غرض کا دشمن ہوگا۔ اور پھر زمین پر اُس کی کون عبادت کریگا۔ دنیا کثرت کو دیکھتی ہے اور خیال کرتی ہے کہ یہ فریق بہت بڑا ہے۔ سو یہ اچھا ہے اور نادان خیال کرتا ہے کہ یہ لوگ ہزارون لاکھون مساجد مین جمع ہوتے ہین کیا یہ بُرے ہین۔ مگر خدا کثرت کو نہین دیکھتا وہ دلون کو دیکھتا ہے۔ خدا کے خاص بندون مین محبت الٰہی اور صدق اور وفا کا ایک خاص نور ہوتا ہے کہ اگر مین بیان کرسکتا تو بیان کرتا۔ لیکن مین کیا بیان کرون جب سے دنیا ہوئی اس راز کو کوئی نبی یا رسول بیان نہین کرسکا خدا کے باوفا بندون کی اس طور سے آستانہ الٰہی پر روح گرتی ہے۔ کہ کوئی لفظ ہمارے پاس نہین کہ اُس کیفیت کو دکھلا سکے؛

اب بعد اس کے بقیہ ترجمہ کرکے اس مضمون کو ختم کرتا ہون خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اگرچہ مین تجھے قتل سے بچا لونگا مگر تیری جماعت مین سے دو بکریان ذبح کی جائینگی اور ہر ایک جو زمین پر ہے آخر فنا ہوگا یعنی بیگناہ اور معصوم ہونیکی حالت مین قتل کی جائینگی۔ یہ خدا تعالےٰ کی کتابون مین محاورہ ہے کہ بیگناہ اور معصوم کو بکرے یا بکری سے تشبیہ دیجاتی ہے اور کبھی گائیون سے بھی تشبیہ دیجاتی ہے۔ سو خدا تعالےٰ نے اسجگہ انسان کا لفظ چھوڑ کر بکری کا لفظ استعمال کیا۔ کیونکہ بکری مین دو ہنر ہین وہ دودھ بھی دیتی ہے اور پھر اُس کا گوشت بھی کھایا جاتا ہے اور یہ پیشگوئی شہید مرحوم مولوی محمد عبد اللطیف اور ان کے شاگرد عبد الرحمٰن کے بارہ مین ہے کہ جو براہین احمدیہ کے لکھے جانے کے بعد پورے تیئس ۲۳ برس بعد پوری ہوئی .... اب تک لاکھون کروڑون انسان اس نے اس پیشگوئی کو میری کتاب براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۱ مین پڑھا ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ جیسا کہ ابھی مین نے لکھا ہے کہ بکری کی صفتون مین سے ایک دودھ دینا ہے اور ایک اُس کا گوشت ہے جو کھایا جاتا ہے۔ یہ دونون بکری کی صفتین مولوی عبد اللطیف صاحب موصوف کی شہادت سے پوری ہوئین۔ کیونکہ مولوی صاحب موصوف نے مباحثہ کے وقت انواع اقسام کے معارف اور حقائق بیان کرکے مخالفون کو دودھ دیا۔ گو بد قسمت مخالفون نے وہ دودھ نہ پیا اور پھینکدیا اور پھر شہید مرحوم نے اپنی جان کی قربانی سے اپنا گوشت دیا اور خون بہایا تا مخالف اس گوشت کو کھاوین اور اس خون کو پیوین۔ یعنی محبت کے رنگ مین اور اس طرح اس پاک قربانی سے فائدہ اُٹھاوین اور سوچ لین۔ کہ جس مذہب اور جس عقیدہ پر وہ قائم ہین اور جسپر اُن کے باپ دادے مرگئے کیا ایسی قربانی کبھی انہون نے کی۔ کیا ایسا صدق اور اخلاص کبھی کسی نے دکھلایا کیا ممکن ہے کہ جب تک انسان یقین سے بھر کر خدا کو نہ دیکھ لے وہ ایسی قربانی دیسکے بیشک ایسا خون اور ایسا گوشت ہمیشہ حق کے طالبون کو اپنی طرف دعوت کرتا رہیگا جب تک کہ دنیا ختم ہوجائے۔ غرض چونکہ صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کو ان دو صفتون کی وجہ سے بکری سے بہت مشابہت

تھی - اور میان عبدالرحمن بھی بکری سے مشابہت رکھتا تھا اس لئے ان کو بکری کے نام سے یاد کیا گیا اور چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا - کہ اس راقم اور اس کی جماعت پر اس ناحق کے خون سے بہت صدمہ گزریگا - اس لئے اس وحی کے مابعد آنیوالے فقرون مین تسلی اور عزا پرسی کے رنگ مین کلام نازل فرمایا جو ابھی عربی مین لکھ چکا ہوں جس کا یہ ترجمہ ہے کہ اس مصیبت اور اس سخت صدمہ سے تم غمگین اور اداس مت ہو کیونکہ اگر دو آدمی تم مین سے مارے گئے تو خدا تمہارے ساتھ ہے وہ دو کے عوض ایک قوم تمہارے پاس لائیگا - اور وہ اپنے بندے کے لئے کافی ہے - کیا تم نہین جانتے کہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے اور یہ لوگ جان دو مظلومون کو شہید کرین گے ہم تجھ کو قیامت میں گواہ لائین گے - اور کس گناہ سے انھون نے شہید کیا تھا - اور خدا تیرا اجر دیگا اور تجھ سے راضی ہوگا - او تیرے نام کو پورا کریگا یعنے احمد کے نام کو جس کے یہ معنے ہین کہ خدا کی بہت تعریف کرنیوالا اور وہی شخص خدا کی بہت تعریف کرتا ہے جس پر خدا کے انعام اکرام بہت نازل ہوتے ہین پس مطلب یہ ہے کہ خدا تجھ پر انعام اکرام کی بارش کریگا اس لئے تو سب سے زیادہ اس کا ثنا خوان ہوگا - تب تیرا نام جو احمد ہے پورا ہوجائیگا - پھر بعد اس کے فرمایا کہ ان شہیدون کے مارے جانے سے تم مت کرو - ان کی شہادۃ مین حکمت الٰہی ہے اور بہت باتین ہین - ہو کہ تم چاہتے ہو کہ وہ وقوع مین آدین حالانکہ ان کا واقع ہونا تمہارے لئے اچھا نہین ہوتا ہے اور خدا خوب جانتا ہے کہ تمہارے لئے کیا بہتر ہے مگر تم نہین جانتے - اس تمام وحی الٰہی مین یہ سمجھایا گیا ہے کہ صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کا اس بیرحمی سے مارا جانا اگرچہ ایسا امر ہے کہ اس کے سننے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے (وما رئینا ظلماً اغیظ من ہذا) لیکن اس خون مین بہت برکات ہین کہ بعد مین ظاہر ہونگی - اور کابل کی زمین دیکھ لیگی کہ یہ خون کیسے کیسے پھل لائیگا یہ خون کبھی ضائع نہین جائیگا پہلے اس سے غریب عبدالرحمن میری جماعت کا ظلم سے مارا گیا اور خدا چپ رہا مگر اس خون پر اب وہ چپ نہین رہیگا اور بڑے بڑے نتائج ظاہر ہونگے چنانچہ سنا گیا ہے کہ جب شہید مرحوم کو ہزارون پتھرون سے قتل کیا گیا تو انہین دنون مین سخت ہیضہ کابل مین پھوٹ پڑا اور بڑے بڑے ریاست کے نامی اس کا شکار ہوگئے اور بعض امیر کے رشتہ دار اور عزیز بھی اس جہان سے رخصت ہوئے مگر ابھی کیا ہے یہ خون بڑی بیرحمی کیساتھ کیا گیا ہے اور آسمان کے نیچے ایسے خون کی اس زمانہ مین نظیر نہین ملے گی - ہائے اس نادان امیر نے کیا کیا کہ ایسے معصوم شخص کو کمال بیدردی سے قتل کر کے اپنے تئین تباہ کر لیا اے کابل کی زمین تو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا - اے بدقسمت زمین تو خدا کی نظر سے گر گئی کہ تو اس ظلم عظیم کی جگہ ہے ✦

ایک جدید کرامت مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کی

جب مین نے اس کتاب کو لکھنا شروع کیا تو میرا ارادہ تھا کہ قبل اس کے جو ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ کو بمقام گورداسپور ایک مقدمہ پر جانا ہون جو ایک مخالف کی طرف سے فوجداری مین میری پر دائر ہے یہ رسالہ تالیف کرلون اور اس کو ساتھ لیجاؤن تو ایسا اتفاق ہوا کہ مجھے درد گردہ سخت پیدا ہوا مین نے خیال کیا کہ یہ کام ناتمام رہ گیا صرف دو چار دن ہین - اگر مین اسیطرح درد گردہ مین مبتلا رہا جو ایک مہلک بیماری ہے تو یہ تالیف نہین ہوسکیگا - تب خدا تعالیٰ نے مجھے دعا کی طرف توجہ دلائی - مین نے رات کے وقت جبکہ تین گھنٹے کے قریب بارہ بجنے کے بعد رات گذر چکی تھی اپنے گھر کے لوگون سے کہا کہ اب مین دعا کرتا ہون تم آمین کہو سو مین نے اسی دردناک حالت مین صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کے تصور سے دعا کی - کہ یا الٰہی اس مرحوم کے لئے مین اس کو لکھنا چاہتا تھا تو ساتھ ہی مجھے غنودگی ہوئی اور الہام ہوا سلام قولاً من رب رحیم یعنی سلامتی اور عافیت ہے یہ خدائے رحیم کا کلام ہے پس قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے کہ ابھی صبح کے چھ نہین بجے تھے کہ مین بالکل تندرست ہوگیا اور اسی روز نصف کے قریب کتاب کو لکھ لیا - فالحمد للہ علی ذالک

بیان شہادۃ میان عبدالرحمن صاحب مرحوم شاگرد مولوی صاحبزادہ عبداللطیف رئیس اعظم خوست ملک افغانستان

مولوی صاحبزادہ عبداللطیف صاحب مرحوم کی شہادۃ سے تخمیناً دو برس پہلے ان کے ایما اور ہدایت سے میان عبدالرحمن شاگرد رشید ان کے قادیان مین شاید یا تین دفعہ آئے - اور ہر ایک مرتبہ کئی کئی مہینہ تک رہے - اور متواتر صحبت اور تعلیم اور دلائل کے سننے سے ان کا ایمان شہداء کا رنگ پکڑ گیا - اور آخری دفعہ جب کابل واپس گئے تو وہ میری تعلیم سے پورا حصہ لے چکے تھے اور اتفاقاً ان کی حاضری کے ایام مین بعض کتابین میری طرف سے جہاد کی ممانعت مین چھپی تھین جن سے ان کو یقین ہو گیا تھا

کہ یہ سلسلہ جہاد کا مخالف ہے پھر ایسا اتفاق ہوا کہ جب وہ مجھ سے رخصت ہو کر پشاور مین پہونچے تو اتفاقاً خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر سے جو پشاور مین تھے اور میرے مرید ہین ملاقات ہوئی اور انہی دنون مین خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک رسالہ جہاد کی ممانعت مین شائع کیا تھا - اس سے ان کو بھی اطلاع ہوئی اور وہ مضمون ایسا ان کے دل مین بیٹھ گیا کہ کابل مین جاکر جا بجا انھون نے یہ ذکر شروع کیا کہ انگریزون سے جہاد کرنا درست نہین کیونکہ وہ ایک کثیر گروہ مسلمانون کے حامی ہین اور کئی کروڑ مسلمان امن و عافیت سے ان کے زیر سایہ زندگی بسر کرتے ہین تب یہ خبر رفتہ رفتہ امیر عبدالرحمن کو پہنچ گئی - اور یہ بھی بعض شریر پنجابیون نے جو اس کے ساتھ ملازمت کا تعلق رکھتے ہین - اس پر ظاہر کیا کہ یہ ایک پنجابی شخص کا مرید ہے جو اپنے تئین مسیح موعود ظاہر کرتا ہے - اور اس کی یہ بھی تعلیم ہے کہ انگریزون سے جہاد درست نہین بلکہ اس زمانہ مین قطعاً جہاد کا مخالف ہے - تب امیر یہ سنکر بہت برافروختہ ہوا اور اس کو قید کرنیکا حکم دیا تا مزید تحقیقات سے کچھ زیادہ حال معلوم ہو - آخر یہ بات پایہ ثبوت کو پہونچ گئی کہ ضرور یہ شخص مسیح قادیانی کا مرید اور مسئلہ جہاد کا مخالف ہے - تب اس مظلوم کو گردن مین کپڑا ڈالکر اور دم بند کر کے شہید کیا گیا - کہتے ہین کہ اس کی شہادت کے وقت بعض آسمانی نشان ظاہر ہوئے ✦

یہ تو میان عبدالرحمن شہید کا ذکر ہے - اور اوپر ہم مولوی صاحبزادہ عبداللطیف کی شہادت کا ذکر کر چکے ہین اور اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہین کہ اس قسم کا ایمان حاصل کرنے کے لئے دعا کرتے رہین - کیونکہ جب تک انسان کچھ خدا کا اور کچھ دنیا کا ہے تب تک آسمان پر اس کا نام نہین ✦

مقدمہ

۱۲ نومبر سے لیکر ۱۶ نومبر تک صرف مقدمہ مولوی کرم الدین صاحب بنام حضرۃ اقدس و حکیم فضل دین صاحب دائر رہا مستغیث اور اس کی شہادتون کے بیانات جن مین مولوی ثناءاللہ بھی تھے ابتدا مین ہوئے مگر خواجہ صاحب نے جرح محفوظ رکھی بعد گذر جانے شہادتون کے ۱۶ نومبر تک خواجہ صاحب صرف مولوی کرم الدین صاحب مستغیث پر جرح کرتے رہے جو کہ ابھی نامکمل ہے اور آئندہ تاریخ ۱۵ دسمبر قرار پائی ہے اس مقدمہ مین مولویون کے عقائد متعلق مسیح و مہدی خونی و مسئلہ جہاد خوب کھل جاوین گے ✦

مراسلات

ہر کہ با صادق آویخت آبروئے خود ریخت

ضمیمہ شحنہ ہند مطبوعہ یکم ستمبر ۱۹۰۳ء نمبر ۳۲ جلد ۲۱ و ۲۲ مین ایک صاحب عبدالحکیم نامی ساکن اٹاوہ کی تحریر شائع ہوئی ہے۔ اس تحریر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی لوٹی اپنے ہاتھون اتار کر دوسرون کی عزت پر دست درازی کرنا چاہتے ہین۔ شوخ چشمی اس قدر بڑھی ہوئی ہے کہ اپنے قلم سے آپکو مرتد لکھتے ہین عبارت ان کی یہ ہے "امر ان بزرگوار کو جن کی تحریک سے مین مرزائی مرتد ہوا تھا شاق گذرا" اس تحریر مین عبدالحکیم صاحب نے اپنی مختصر سوانح عمری بھی لکھی ہے ہم چاہتے ہین کہ اسے مکمل کر کے ناظرین کے روبرو پیش کرین۔ پس واضح ہو کہ عبدالحکیم صاحب اس متوفی شخص کے فرزند ارجمند ہین جو بڑے نیک چلن آدمی تھے اور جنکی خوش وضعی اب تک شہر مین زبان زد خاص و عام ہے۔ مایہ علمی عبدالحکیم صاحب کا اس قدر ہے کہ آپ صرف اردو مڈل پاس ہین۔ عربی انگریزی بالکل نہین جانتے فارسی عبارت بھی صحیح طور پر نہین پڑھ سکتے بلکہ دراصل اردو بھی کامل طور پر نہین پڑھ سکتے اس پر خوش فہمی تو آپ ہی کے حصہ مین آگئی ہے مزہ یہ ہے کہ اس مبلغ علم پر آپ ایک کتاب بغل مین دبا کر ہر ایک شخص سے بحث مباحثہ و سر پھٹول کو طیار رہتے ہین آپ کی سخن فہمی کا بھی کیا پوچھنا ہے اپنی اسی تحریر مورخہ ۲۷ر اگست ۱۹۰۳ء مین اپنی نسبت لکھتے ہین۔

"مین پہلے اس سے ایک سید یا سادہ کلمہ گو پابند صوم و صلوۃ تھا" جس سے ظاہر ہے کہ آپ ۲۷ر اگست ۱۹۰۳ء نہ پابند صوم و صلوۃ رہے نہ سید رہے سادے کلمہ گو۔ سچ ہے

بسا طیر معا مثال نقش کردم ✦ کسی کج فہم کو سید معا پایا

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا باقی حالات ان عبدالحکیم صاحب کے اور سنیے تھوڑا عرصہ گذرا کہ یہ حضرت جناب مولوی تفضل حسین صاحب تحصیلدار کی خدمتمین دنرات رہا کرتے تھے اور ان کے دسترخوان پر کھانا بھی کھایا کرتے تھے۔ اس طرح رسوخ بڑھانے کے بعد ملازمت کے خواہشمند ہوئے تحصیلدار صاحب نے کوشش کر کے ان کو سررشتہ میونسپلٹی ضلع مین لپری مین ایک محرر کی جگہ پر مقرر کرا دیا یہ وہ زمانہ ہے جب عبدالحکیم صاحب حضرت اقدس مرزا صاحب قادیانی کے مرید ہوگئے تھے اور مرزا صاحب کی جماعت مین بہت کچھ جوش دکھاتے تھے۔ جب مین پوری مین محرر ہوگئے تو پھر انہون نے خوب ہاتھ پاؤن نکالے اور ایسی نیک چلنی اور خوش فہمی اختیار کی کہ ان پر ایک مقدمہ قائم ہوا اور آخر کار محرری سے علیحدہ کیے گئے۔ غالباً اسی زمانہ مین مولوی تفضل حسین صاحب نے پنشن کی درخواست کی اور وہ عبدالحکیم صاحب کو کوئی دوسری جگہ ملجانے کے لئے کچھ اور کوشش نکر سکے۔ بس پھر کیا تھا عبدالحکیم صاحب نے بھی اپنا رنگ بدلا اور مولوی صاحب اور مرزا صاحب قادیانی کی مخالفت پر کمربستہ ہوگئے۔ چند خود پسند کوتہ اندیش گوار نتھو لکی ترغیب سے انھون نے ضمیمہ شحنہ ہند اور جعفر زٹلی کے پرچے کہین سے بہم پہنچا کر شہر مین گشت لگانا اور چندہ فراہم کرنا اور مرزا صاحب کے خلاف وعظ کرنا شروع کیا۔ حیادار ایسے ہین کہ مولوی تفضل حسین صاحب تحصیلدار کی برائی کرتے پھرتے ہین اور اونہین کے مکان پر اب بھی آتے جاتے ہین اور ان کے سامنے بہت سی باتون مین ہان مین ہان ملاتے ہین۔

. . . .

. . . . اس پر طرہ یہ ہوا کہ ہماری محکمہ کے مولا بخش اور کلو حجام ان اور شتاب خان معمار جو برادر عزیز سید صادق حسین مختار عدالت کے سمجھانے سے مرزا صاحب کے مرید ہوگئے تو امر عبدالحکیم صاحب کو بہت ناگوار گذرا ہمارے خاندان سے اور عبدالحکیم صاحب کے خاندان سے چونکہ مدت سے عداوت چلی آتی ہے یہان تک کہ عدالتین مقدمہ بازی بھی کئی مرتبہ ہو چکی ہے اس لئے اب حسد کے جوش نے عبدالحکیم صاحب کو جلے پھپھولے پھوڑنے کا خوب حوصلہ دلایا۔ پس مرزا صاحب کی بحث کو انھون نے ایک پردہ قرار دیکر ہم لوگون کو برا بھلا کہنا اور اخبارات مین مضامین چھپوانا شروع کیا مگر عزت و ذلت خدا کے ہاتھ ہے عبدالحکیم اور ان کے مشیرون کے ہاتھ مین با وجود اس امر کے کہ عبدالحکیم نے مزیل حیثیت عرفی مضامین لکھے اس پر بھی ہم لوگون نے صبر کیا۔ اس لئے کہ عبدالحکیم ایک ایسے شخص ہین جن کو چند لونڈون کے سوائے شہر مین کوئی جانتا بھی نہین اور جن پر وہ حملہ کرتے ہین ان کی عزت وجاہت و علمی فضیلت شہر اٹاوہ کیا ہندوستان مین مشہور ہے۔ پس عبدالحکیم جیسے گمنام لوگون کی تحریر ان کے مقابلہ مین کب تعت کی نظر سے دیکھی جا سکتی ہے مگر تعجب ہے کہ عبدالحکیم سا شخص برادر عزیز سید صادق حسین صاحب کی تحریر مندرجہ البدر والحکم کو معمولی تحریر قرار دیتا ہے اور جناب مسٹر جی ایم سی رائٹ صاحب بہادر کلکٹر و مجسٹریٹ اٹاوہ اپنے سارٹیفکیٹ مورخہ ۱۱ر مئی ۱۹۰۰ء مین ان کی نسبت یہ تحریر فرماتے ہین ✦

"M. Sadik Hosain is well known to me as one of the chief vakils of Etawah. He is an accomplished scholar & poet."

ترجمہ

میر صادق حسین کو مین اچھی طرح جانتا ہون وہ اٹاوہ کے اعلیٰ درجہ کے وکیلون مین سے ہین وہ فاضل عالم اور شاعر ہین ✦

ایڈیٹر شحنہ ہند بھی برادر عزیز سید صادق حسین صاحب کی تعریف صحیح صادق پر ریویو کرتے ہوئے پیرایہ مین بہت کچھ لکھا ہے مگر تعصب کے جوش نے اس معاملہ مین اسے بھی اندھا بنا دیا ہے وہ عبدالحکیم جیسے شخص کی تحریر کو صحیح سمجھتا ہے اور صادق کی تحریر کو غلط سمجھتا ہے ؎

برین عقل و دانش بباید گریست

الغرض ہمارے محلہ کے مولا بخش اور کلو حجام ان اور شتاب خان معمار ندر لوجہ اللہ کے مرزا صاحب کے مرید ہوگئے اور عبدالحکیم صاحب اور ان کے ہمعصرون کو بہت ناگوار گذرا تو انھون نے مرزا صاحب کی برائیان کر کے ان لوگون کو بہت کچھ بہکایا تاہم مولا بخش ان کے قابو مین نہ آیا کلو حجام چونکہ اکثر مخالف الرائے اہل حدیث کے یہان حجامت بنایا کرتے تھے عبدالحکیم نے ان لوگون کو بھڑکایا کہ تمہارا حجام مرزائی ہوگیا اور دین اسلام سے پھر گیا۔ یہ سنکر اہل حدیث نے دباؤ ڈالا تو کلو مذکور اپنی کمزوری کی وجہ سے ظاہراً مرزا صاحب سے منکر ہوگیا مگر چونکہ ایک خواب کی بنا پر مرزا صاحب کا معتقد ہوا تھا اس لیے دل سے معتقد بنا رہا۔ عبدالحکیم نے اس موقعہ پر اپنی تحریر یکم ستمبر مین پبلک کو ایک سخت دھوکہ دیا ہے یعنی وہ لکھتے ہین کہ البدر مین جو یہ لکھا ہے کہ فسخ بیعت کے بعد کلو ایک خواب کی بنا پر مرزا صاحب کا معتقد ہوگیا حالانکہ یہ غلط ہے البدر یا الحکم مین کہین یہ نہین لکھا۔ ناظرین عبدالحکیم کی چالاکی اسی سے معلوم کر سکتے ہین ✦

شتاب خان معمار چونکہ عبدالحکیم کے چچا کے ہان تعمیر کے کام پر مقرر تھا ان کے دباؤ مین آکر مرزا صاحب کی بیعت سے دستکش ہوگیا اور اب بھی منکر ہے اگر یہ کارروائی پرائیویٹ طور پر ہوتی رہتی تو ہماری طرف سے اس معاملہ مین کچھ دخل نہ دیا جاتا مگر جب عبدالحکیم نے جعلی خطوط ضمیمہ شحنہ ہند مین مولا بخش وغیرہ کی طرف سے اس مضمون کے چھپوائے کہ ہم مرزا صاحب کے مرید نہین ہین اور البدر و الحکم کی فہرست جعلی ہے تو اس فریب کی قلعی کھولنا ہم لوگون پر فرض ہوگیا اس لئے عزیزی سید صادق حسین نے مولا بخش وغیرہ کے بیانات قلمبند کر کے اخبار الحکم مین چھپوا دئے اور البدر مین بھی ضمیمہ کی قلعی کھولدی یہ بیانات جو الحکم مین شائع ہوئے ہین سید اشفاق حسین ولد میر مشتاق علی صاحب منصف مرحوم ہاتھ کے لکھے ہوئے ہین جو عبدالحکیم مذکور کے بہنوئی ہین اور ان بیانات پر ایک حسین طالب العلم کی گواہی ثبت ہے جو عبدالحکیم کے حقیقی پھوپھی زاد بھائی اور شیعہ مذہب ہین علاوہ برین ان بیانات پر اسمٰعیل پہلوان اہلحدیث کی گواہی ثبت ہے جو مولانا کریم الدین صاحب گروہ اہلحدیث اٹاوہ کی خدمتمین اکثر حاضر رہا کرتے ہین اور ان کے نزدیک بھی ایک معتمد شخص ہین۔ پھر عزیزی موصوف نے مزید اطمینان کے لئے البدر مین یہ بھی شائع کروایا تھا کہ عبدالحکیم و محمد احسن ہنا کوشش کرکے ان لوگون کے بیانات مولانا کریم الدین صاحب و مولوی حبیب علی صاحب وکیل میر عزیز حسن صاحب آنریری مجسٹریٹ کے روبرو قلمبند کرا کے شحنہ ہند مین شائع ہونے کیلئے بھیجدین تا سیہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد۔ ظاہر ہے کہ اس تدبیر سے جھوٹھ سچ بخوبی معلوم ہوسکتا تھا مگر عبدالحکیم و محمد احسن دونون نے اس راہ مین خاموشی اختیار کی اور ایڈیٹر شحنہ ہند نے بھی کچھ اسطرف توجہ نکی پس صاف ثابت ہوگیا کہ عبدالحکیم نے چند کی اغوا سے جعلی خطوط پبلک مین شائع کرائے اور صریح جھوٹھ بولا ✦

عزیزی میر صادق حسین کی ان تحریرات کے جواب مین عبدالحکیم نے یکم ستمبر کی ضمیمہ شحنہ ہند مین ایک دوسرا مضمون شائع کرایا ہے جسمین بہت کچھ فضول گوئی و بدزبانی کر کے بعد امر بحث طلب کے متعلق صرف یہ لکھا ہے کہ مولا بخش و کلو و شتاب خان مجھ سے خط لکھوا کر دیتے لوگ مرزا صاحب کے معتقد نہین ہین اگرچہ عبدالحکیم کی یہ تحریر بھی بخلاف بیانات سابق نہین ہے جیسا کہ مولا بخش و کلو کے بیانات شائع شدہ سے ناظرین کو ظاہر

بہترین مذہب کے شائق کے سوالون کے جوابات

گذشتہ اشاعت سے آگے

اسلام کا خدا

اسلام کا خدا وہ سچا اور کامل خدا ہے جس کے آگے ذرہ ذرہ ارض وسماوات کا ہر وقت اور ہر آن سجدہ کر رہا ہے تمام ارواح اور اجسام تمام مخلوقات اسی کے امر اور ارادہ سے ظہور پذیر ہوئی اسی کے وجود سے ہر ایک کا وجود اور اسی کے قیام سے ہر ایک کا قیام ہے کوئی چیز اس کے علم اور تصرف سے باہر نہیں - جامع جمیع صفات کاملہ - تمام رذائل سے منزہ معبود برحق احد وحدہ لاشریک ہے - رب العالمین ہے رحمان ہے رحیم ہے مالک یوم الدین ہے *

سب سے پہلے خدا تعالےٰ نے اپنا ذاتی نام اللہ کو بیان فرمایا جس کے معنے ہیں تمام صفات کا جامع اور تمام رذائل سے منزہ - یعنی کیا بلحاظ علم کے اور قدرت کے - اور عظمت کے اور علو کے - اور کبریائی کے ہر ایک صفت میں تام کامل ہوں اور تمام رذائل سے منزہ ہوں - پھر اس کے بعد چار اسماء بالترتیب بیان فرمایا یعنی رب - رحمان - رحیم - مالک -

اب ہم ان اسماء حسنہ کی مختصر شرح کرتے ہیں تاکہ طالب حق کی تسلی کا باعث ہو - ان چار صفات میں سے سب سے پہلے اللہ تعالےٰ نے صفت ربوبیت کو مقدم کیا کیونکہ یہ ایک ایسی صفت ہے جو فیضان اعم سے تعلق رکھتی ہے اور فیضان اعم وہ فیضان مطلق ہے کہ جو بلا تمیز ذی روح وغیر ذی روح افلاک سے لیکر خاک تک تمام چیزوں پر علی الاتصال جاری ہے اور ہر چیز کا عدم سے صورت وجود پکڑنا اور پھر وجود کا حد کمال تک پہنچنا اسی فیضان کے ذریعہ سے ہے اور کوئی چیز جاندار ہو یا غیر جاندار اس سے باہر نہیں *

ایسے وجود سے تمام ارواح اور اجسام کا ظہور ہوا اور ہوتا ہے اور ہر ایک چیز نے پرورش پائی اور پا رہی ہے یہی فیضان عام تمام کائنات کی جان ہے اگر ایک لمحہ منقطع ہو جائے تو تمام عالم نابود ہو جائے اور اگر یہ فیضان نہ ہوتا تو تمام مخلوقات میں سے کچھ بھی نہ ہوتا اس کا نام قرآن شریف میں ربوبیت ہے اور اسی وجہ سے خدا کا نام رب العالمین ہے *

پھر دوسرے قسم کا فیضان جو دوسرے مرتبہ پر واقعہ ہے فیضان عام ہے اس فیضان کی یہ تعریف ہے کہ یہ بلا استحقاق اور بغیر اس کے کہ کسی کا کچھ حق ہو سب ذی روحوں پر حسب حاجت ان کے جاری ہے کسی کے عمل کا پاداش نہیں اور اسی فیضان کی برکت سے ہر ایک جاندار جیتا جاگتا کھاتا پیتا اور آفات سے محفوظ اور ضروریات سے متمتع نظر آتا ہے اور ہر ایک ذی روح کے لئے تمام اسباب زندگی کے جو اس کے لئے یا اس کی نوع کے بقا کے لئے مطلوب ہیں میسر نظر آتے ہیں اور یہ سب آثار اسی فیضان کے ہیں اور جو کچھ روحوں کو جسمانی ترتیب کے لئے درکار ہے سب کچھ دیا گیا ہے اور ایسا ہی جن روحوں کو علاوہ جسمانی ترتیب کے روحانی ترتیب کی بھی ضرورت ہے یعنی روحانی ترقی کے لئے استعداد رکھتے ہیں عین ضرورتون کے وقتوں میں کلام الٰہی نازل ہوتا رہا ہے غرض اسی فیضان رحمانیت کے ذریعہ سے انسان اپنی کروڑ ہا ضروریات پر کامیاب ہے - سکونت کے لئے سطح زمین - روشنی کے لئے چاند - سورج - دم لینے کے لئے ہوا - پینے کے لئے پانی - کھانے کے لئے انواع واقسام کے رزق - علاج امراض کے لئے لاکھوں طرح کی ادویہ - پوشاک کے لئے طرح طرح کے لباس اور ہدایت پانے کے لئے صحف ربانی موجود ہیں *

تیسرا قسم فیضان کا فیضان خاص ہے یہ وہ فیضان ہے کہ اس میں جد وجہد اور کوشش اور تزکیہ قلب اور دعا اور تضرع - اور توجہ الی اللہ اور ہر ایک طرح کا مجاہدہ جیسا کہ موقعہ ہو شرط ہے اور اس فیضان کو وہ پاتا ہے جو ڈھونڈتا ہے اور اسی پر وارد ہوتا ہے جو اس کے لئے کوشش کرتا ہے اور یہ فیضان اس لئے ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں سعی کرنیوالے اور غافل رہنے والے برابر نہیں ہو سکتے - جو لوگ دل کی سیاہی دور کر کے خدا کی راہ میں کوشش کرتے ہیں اور ہر ایک تاریکی اور فساد سے کنارہ کش ہو جانے میں ایک خاص رحمت ان کے شامل حال ہوتی ہے اسی فیضان کے لحاظ سے خدا کا نام رحیم ہے *

چوتھا قسم فیضان کا فیضان اخص ہے یہ وہ فیضان ہے کہ جو صرف محنت اور سعی پر مترتب نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے ظہور اور بروز کے لئے اول شرط یہ ہے کہ یہ عالم اسباب کہ جو ایک تنگ وتاریک جگہ ہے معدوم اور منعدم ہو جائے اور قدرت کاملہ حضرت احدیت کے بغیر آمیزش اسباب معتادہ کے برہنہ طور پر اپنا کامل چمکارا دکھلاوے - کیونکہ اس آخری فیضان سے کہ جو تمام فیوض کا خاتمہ ہے جو کچھ پہلو فیضان کے نسبت عند العقل زیادتی اور کمال متصور ہو سکتی ہے وہ یہی ہے کہ یہ فیضان نہایت منکشف صاف طور پر ہو اور کوئی اشتباہ اور خفا اور نقص باقی نہ رہے - یعنی نہ مفیض کے بالارادہ فیضان میں کوئی شبہ رہ جاوے اور نہ فیضان کے حقیقی فیضان اور رحمت خالصہ اور کاملہ ہونے میں کچھ جائے کلام ہو بلکہ جس مالک قدیم کی طرف سے فیض ہوا ہے اس کی فیاضی اور جزا دہی روز روشن کی طرح کھلجائے - اور شخص فیض یاب کو بطور حق الیقین یہ امر مشہود اور محسوس ہو کہ حقیقت میں وہ مالک الملک ہے اپنے ارادہ اور توجہ اور قدرت خاص سے ایک نعمت عظمیٰ اور لذت کبریٰ اسکو عطا کر رہا ہے اور حقیقت میں اسکو اپنے اعمال صالحہ کی ایک کامل اور دائمی جزا کہ جو نہایت اصفیٰ اور نہایت اعلیٰ اور نہایت مرغوب اور نہایت محبوب ہے مل رہی ہے کسی قسم کا امتحان اور ابتلا نہیں اور ایسے فیضان اکمل اور اتم اور ابقیٰ اور اعلیٰ اور اجلیٰ سے متمتع ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ بندہ اس عالم ناقص اور مکدر اور کثیف اور تنگ اور منقبض اور ناپائیدار اور مشتبہ الحال سے دوسرے عالم کی طرف انتقال کرے کیونکہ فیضان تجلیات عظمیٰ کا مظہر ہے جس میں یہ شرط ہے کہ محسن حقیقی کا جمال بطور عریان اور بمرتبہ حق الیقین مشہود ہو اور کوئی رتبہ شہود اور ظہور اور یقین کا باقی نہ رہ جاوے اور کوئی پردہ اسباب معتادہ کا درمیان نہ ہو اور ہر ایک دقیقہ معرفت تامہ کا مکمن قوت سے حیز فعل میں آجائے اور نیز فیضان بھی ایسا منکشف اور معلوم الحقیقت ہو کہ اس کی نسبت آپ خدا نے یہ ظاہر کر دیا ہو کہ وہ ہر ایک امتحان اور ابتلا کی کدورت سے پاک ہے اور اس فیضان میں وہ اعلیٰ اور اکمل درجہ کی لذتیں ہوں جن کی پاک اور کامل کیفیت انسان کے دل اور روح اور ظاہر اور باطن اور جسم اور جان اور ہر ایک روحانی اور بدنی قوت پر ایسا اکمل اور ابقیٰ احاطہ رکھتی ہو کہ جس سے عقلاً اور خیالاً اور وہماً زیادہ متصور نہ ہو اور یہ عالم جو ناقص الحقیقت اور مکدر الصورت اور ہالکۃ الذات اور مشتبہ الکیفیت اور ضیق الظرف ہے ان تجلیات عظمیٰ اور انوار اصفیٰ اور عطیات دائمی کی برداشت نہیں کر سکتا *

اور وہ اشعر تامہ کاملہ دائمہ اسمیں سما نہیں سکتی بلکہ اس کے ظہور کے لئے ایک دوسرا عالم درکار ہے جو اسباب معتادہ کی ظلمت سے بکلی پاک اور منزہ اور ذات واحد قہار کی اقتدار کامل اور خالص کا مظہر ہے - ہاں اس فیضان اخص سے ان کامل انسانوں کو اسی زندگی میں کچھ حظ پہنچتا ہے کہ جو سماسی کی راہ پر کامل طور پر قدم مارتے ہیں اور اپنے نفس کے ارادوں اور خواہشوں سے الگ ہو کر بکلی خدا کی طرف جھک جاتے ہیں کیونکہ وہ مرنے سے پہلے مرتے ہیں اور اگرچہ بظاہر صورت اس عالم میں ہیں لیکن وہ درحقیقت دوسرے عالم میں سکونت رکھتے ہیں پس چونکہ وہ اپنے دل کو اس دنیا کے اسباب سے قطع کر لیتے ہیں اور عادات بشریہ کو توڑ کر اور یکبارگی غیر اللہ سے منہ پھیر کر وہ طریق جو خارق عادت ہے اختیار کر لیتے ہیں اس لئے خداوند کریم بھی ان کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرتا ہے اور بطور خارق عادت ان پر اپنے وہ انوار خاصہ ظاہر کرتا ہے جو دوسروں

خریداران البدر کو وی پی کی اطلاع

اس سے پیشتر مین نے اطلاع دی تھی کہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۳ء سے وی پی ارسال کئے جاوین گے لیکن بعدازان یہ ارادہ ملتوی کیا گیا کہ یہ ماہ کا آخر ہے اور ملازمت پیشہ احباب کو اس سے تکلیف ہوگی اور مناسب سمجھا گیا کہ ۵ دسمبر ۱۹۰۳ء سے ہر ایک صاحب کے نام وی پی ارسال کیا جاوے۔

اس لیے جن احباب کا سال ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۳ء کو ختم ہو گیا ہے یا ان کی طرف کچھ بقایا ہے یا سال گذشتہ کی قیمت ابھی تک ادا نہیں کی انکے نام ۱۹۰۳ء کی بقایا رقم اور آئندہ سال ۱۹۰۴ء کی پوری قیمت کا وی پی شروع دسمبر مین کیا جاوے گا۔

خریداروں کمیشن

دفتر البدر کی احمدیہ بک ایجنسی کی طرف سے جن کتب کا اشتہار ہو ان پر کتب فروشوں یا زیادہ تعداد میں خریدنے والوں کو معقول کمیشن دیا جاوے گا

مینیجر

ہر قسم کی

مذہبی اور اخلاقی کتابین بشرطیکہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت مین نہ ہون دفتر البدر مین فروخت کے لیے کمیشن پر رکھی جاتی ہین اور اگر متواتر اشتہار دلانا ہو تو اشتہار کی اجرت الگ لی جاتی ہے +

بنات البدر

مینیجر

ریویو آف ریلیجنز

اسلام کا ایک ماہوار رسالہ انگریزی اور اردو زبان مین الگ الگ قادیان سے شائع ہوتا ہے جسمین تمام دنیا کے مذاہب پر نظر ثانی کر کے سچا اور حقیقی مذہب پیش کیا جاتا ہے اور نقلی اور عقلی مذہب اسلام پر جو اعتراضات کم فہمی سے عیسائیون اور دیگر مذاہب نے کئے ہین انکے جوابات بڑی معقولیت اور برجستگی سے دئے جاتے ہین۔ ایک ہی رسالہ ایسا ہے جو اسلام کو یورپ امریکہ اور آسٹریلیا مین ایک زندہ مذہب ثابت کر رہا ہے اور جس نے عیسائی دنیا کی کایا پلٹ دی ہے اس کی اس اثراندازی کو خود اہل امریکہ اور یورپ نے تسلیم کر لیا ہے اس لئے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس کی اشاعت اور خریداری مین کوشش کرے اور جو لوگ سچے مذہب کے متلاشی ہین وہ اسے ضرور خریدین قیمت سالانہ رسالہ زبان انگریزی للعہ زبان اردو للعہ

تمام درخواستین بنام مینیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان آنی چاہئین +

اعلان واجب الاذعان

مین نے کئی بار اخبار الحکم و البدر کے ذریعہ اپنے بھائیون کو اطلاع دی کہ کتاب الہامات مسیح کا مسودہ تیار ہے اس کی چھپائی کے لئے اور مصارف مطبع کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے اب مین پھر دوسری التماس کرتا ہون کہ جو حضرت اقدس علیہ السلام کے کل الہامات معہ ترجمہ ایک جگہ دیکھنا چاہتے ہین وہ جلد ایک روپیہ پیشگی بھیجدین۔ جو صاحب پیشگی قیمت ارسال فرماوین گے ان سے صرف ایک روپیہ لیا جاوے گا جو صاحب بعد خریداری کرین ان سے عہ لیا جاوے گا۔ تمام چھپائی نہایت عمدہ کاغذ ولایتی۔ اعراب دے گئے ہین اور پیشگوئیون اور سوانح مسیح کی ایک خاص ترتیب رکھی گئی ہے قابل دید ہے اس کتاب کے لئے حضرت اقدس کا حکم الحکم مین شائع ہو چکا ہے المشتہر عبد الحی عرب قادیان

کتب مصنفہ عبد الحی صاحب

سلاسل الفضائل معہ ترجمہ قیمت فی جلد ۶ر درخواستین بنام مفتی فضل الرحمان صاحب آنی چاہئین +

سلاسل التعلیم قیمت ۲ر سیرۃ النبی قیمت ۔ر درخواستین بنام حکیم فضلدین صاحب آنی چاہئین +

مطبع انوار الاسلام قادیان

جبکو ہم نے صرف اخبار البدر کی وقت پر اشاعت کے واسطے قائم کیا ہے تاکہ احمدی قوم کو الامام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام کے تازہ بتازہ حالات پہونچادین اور چونکہ مطلق اخبار مطبع کی ایک ماہ کی مصروفیت کے لئے کافی نہین ہے جس سے نقصان کی زیرباری ہوتی ہے اس لئے جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی تصنیفات اور چھپائی کے کام مطبع مین ارسال فرما کر اس قومی اور دینی خدمت مین ہمارا ہاتھ بٹاوین +

ہم منشی محمد اسمعیل صاحب مہتمم کارخانہ لائل پور اور منشی ایس ایم یوسف صاحب عزیز انبالہ کے بڑے شکرگذار ہین کہ ہماری اس قسم کی سابقہ درخواست پر انہون نے اپنے چھپائی کے کام ہمین دئے +

ترک اسلام

ایک رسالہ جو کہ ... عبد الغفور نامی نے آریہ مذہب کے اختیار کرنے کے دلائل مین لکھا تھا اس کا ابطال مولانا حکیم نورالدین صاحب نے لکھا ہے جو کہ ہمارے اہتمام سے طبع ہو رہا ہے۔ درخواستین بہت جلد مشتہران کے نام آنی چاہئین +

المشتہران

مفتی فضل الرحمان حکیم فضل الدین صاحب احمدی۔ قادیان ضلع گورداسپور

انوار الاسلام پریس قادیان دار الامان مین باہتمام منشی محمد افضل ...... پروپرائیٹر کے چھپکر شائع ہوا

نمبر ۴۵ | شنبہ یکم دسمبر ۱۹۰۳ء مطابق ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۲۱ھ | جلد ۲

ملفوظات

حضرت اقدس علیہ السلام

واقعہ ۴ نومبر ۱۹۰۳ء

شام اور عشاء کی نماز میں حضرت اقدس علیہ السلام شامل نہ ہوسکے ظہر کے وقت آپ نے مولوی برہان الدین صاحب احمدی کو مخاطب فرما کر ایک تقریر فرمائی میرے پاس نوٹ بک موجود نہ تھی مگر میرے گرامی قدر دوست اور البدر کے دلی اور مخلص خیرخواہ **چودھری الہ داد خانصاحب کلارک صدر شاہ پور** (خدا ان کو خوش رکھے) انہوں نے بذات خود ایک مفید اور ضروری تقریر سمجھ کر اس کے نوٹ لئے اور بعد ازاں ان نوٹوں کو اپنے الفاظ میں مرتب فرما کر احمدی بھائیوں کو تحفہ رسانی کے طور پر دفتر البدر میں ارسال فرمایا اور موقعہ پر حضرت اقدس ع کے اشعار کو بھی خوب چسپاں کر دیا جس سے تقریر کی رونق اور بھی دوبالا ہو گئی ہے اس اخوت اور ہمدردی کی جو کہ ان کو احمدی احباب اور پھر البدر سے ہے خدا تعالے ان کے لئے خود ہی جزا ہو اور ان کو اور مجھ کو اور میرے بھائیوں کو اس پر عمل درآمد کی توفیق عطا کرے آمین — محمد افضل

وہ تقریر بجنسہ ذیل میں درج کی جاتی ہے

تقریر حضرت اقدس علیہ السلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چو کار عمر نہ پیداست بارے این اولی
کہ روز واقعہ پیش نگار خود باشید

حضرت اقدس امام صادق علیہ الصلوۃ والسلام بوقت ظہر حسب معمول اندر سے مسجد مبارک میں تشریف لائے اور مسند کو زیب نشست بخش کر مولوی برہان الدین صاحب جہلمی سے مخاطب ہو کر دریافت فرمایا کہ آپ کے چہرہ پر آثار پژمردگی و پریشانی و حیرانی کیسے نظر آرہی ہیں؟

عرض کی کہ حضور! وجہ تو صرف یہی ہے کہ اب دوسرا کنارہ یعنی جہان ثانی نظر آرہا ہے۔ کیونکہ بوجہ پیرانہ سالی کے اب عالم آخرۃ کا ہی خیال بندھا ہے گنتی کے دن اب اپنی سمجھنے چاہئیں مزید برآن عارضہ ضعف اور بھی اس کے سریع الوقوع ہونے پر شاہد ہے اور ضعف کا یہ باعث ہے کہ ابتدا میں کچھہ مراقبہ و نفی و اثبات کا کسی قدر شغل رکھا ہے جس سے یہ عارضہ ضعف لاحق حال ہو گیا ہے۔ یہ سنکر حضرت اقدس نے ایک معانی خیز اور پر معارف لب و لہجہ کے ساتھ فرمایا کہ سبحان اللہ یہ حالت ہے۔ تب تو ضرور ہی ان تمام عارضی تجربات کو کیسو رکھکر صرف ایک ہی آستانہ بارگاہ ایزدی پر نظر رکھنی چاہئے کیونکہ ہر ایک سعادت کیش و متلاشی حق روح کا یہی مأمن اور یہی ملجا و ماوا ہے۔ اور چونکہ یہ مسلم امر ہے کہ اللہ تعالے کے پیارے مقربین کے پاس رہنا گویا ایک طرح سے خود خدا تعالے کے پاس رہنا ہوتا ہے اسواسطے اب آپ کو باقی ایام زندگی اسجگہ قادیان میں گذارنی چاہئیں اور یہاں آکر ڈیرا لگا دینا چاہئے اور اس شعر پر کاربند ہونا چاہئے ؎

چو کار عمر نہ پیداست بارے این اولے
کہ روز واقعہ پیش نگار خود باشید

یہاں تو مقولہ "یک در گیر محکم گیر" پر عمل کرنا ضروری و لازمی ہے۔ ہر ایک کے لئے مناسب و واجب ہے کہ حسب استطاعت اپنے نفس کے سا تھہ جہاد کرکے پوری سعی کرے۔ تاکہ ٹھیک وقت پر سفر منزل محبوب حقیقی کے لئے طیار ہو سکے۔ بغیر جوش محبت کے اس راہ پر قدم مارنا بڑا مشکل ہے۔ اور ساتھہ ہی اس پر استقلال و استقامت ضروری ہے۔ جب یہ امر حاصل ہو جاوے تو پھر اللہ تعالے کے فضل و کرم سے جذب القلوب کا عمل بتدریج خود بخود شروع ہو جاوے گا جس سے صادقین کی محبت کی توفیق ملیگی اور استعمال تقویٰ یعنی دل کا آئینہ دل محو ہو کر تزکیہ نفس و تطہیر قلب نصیب ہوگا۔ پھر تلاش حق کا بیج بونا مقدم ہے جس سے صدق و صفا کا پودا مشکل پیدا ہوتا ہے اور محبت ذات ربانی کی آبپاشی سے نشو و نما پاتا ہے ؎

بمنزل جانان رسد ہمان مردی
کہ ہمہ دم در تلاش او دوان باشد

آپ اپنی پہلی حالت کو یاد کریں جبکہ آغاز سال ۱۸۸۶ء میں صرف حسبۃ للہ کا جوش آپ کو کشان کشان یہاں لایا تھا۔ اور آپ پاپیادہ افتان و خیزان اس قدر دور فاصلہ سے پہلے قادیان پہونچے تھے اور جب ہم کو اس جگہ نہ پایا تو اسی بیتابی و بیقراری کے جوش میں لگاتار کرکے پیدل ہی ہمارے پاس ہوشیارپور جا پہونچے تھے۔ اور جب وہاں سے واپس ہونے لگے تو اس وقت ہم سے جدا ہونا آپکو بڑا شاق گذرتا تھا۔ اب تو ایسا وقت آگیا ہے کہ آپ کو آگے ہی قدم مارنا چاہئے۔ نہ یہ کہ الٹا تساہل و تکاہل میں پڑیں۔ اب تو زمانہ بزبان حال کہ رہا ہے اور نشانات و علامات سماوی بہ آواز دہل پکار رہے ہیں کہ ؎

چنین زمانہ چنین دوراین چنین برکات
تو بے نصیب روی وہ چہ این شقا باشد
فلک قریب زمین شد زبارش برکات
کجاست طالب حق تا نصیب فزا باشد

بجز اسیر تو عشق خلق ربانی نیست ✦ بہ در دا دہمہ از عمر را دوا باشد

غرض کہ پوری مستعدی و ہمت سے استقلال دکھلاویں یہ آثار پژمردگی ہیں بر محل معلوم نہیں ہوتے۔ یہاں کا رہنا تو ایک قسم کا آستانہ ایزدی پر رہنا ہے اس چشمہ کوثر سے وہ آب حیات ملتا ہے کہ جس کے پینے سے حیات جاودانی نصیب ہوتی ہے پھر ابدالآباد تک موت ہرگز نہیں آسکتی ✦

اچھی طرح کمر بستہ ہو کر پوری استقلال سے اس صراط مستقیم کے راہ رو بنیں۔ اور ہر قسم کی دنیوی رکاوٹوں اور نفسانی خواہشات کی ذرہ پرواہ نہ کرکے اللہ تعالے کے صادق مامور کی پوری معیت کریں تاکہ حکم "کونوا مع الصادقین" کے فرمانبرداری کا سنہری تمغہ آپ کو حاصل ہو۔ یاد رکھیں کہ راستی و صداقت کے فرزند ہمیشہ جاہ و جلال کے تاج زرین کے وارث ہوا کرتے ہیں راستبازی کے حاسد دشمنوں کا جو انجام ہوا کرتا ہے وہ بھی پوشیدہ نہیں ؎

بسوزد آنکہ نسوزد بصدق در رہ یار
بمیرد آنکہ گریزندہ از فنا باشد

معلوم نہیں کہ آپ کو جہلم سے کیوں انس ہے۔ حالانکہ اس کی میم کو حذف کرنے کے بعد تو جہل ہی جہل رہ جاتا ہے۔ بھلا ہم و ذکا کو جہل سے کیا نسبت؟

مولوی صاحب نے عرض کی کہ **حضور**! واقعی یہ تو سچ ہے کہ جہلم بغیر جہل من ہی ہے آخری میم نسبتی ہے فرمایا کہ جب یہ حال ہے تو ایسے جہل کو ترک کرنا چاہئے۔ وہاں کی رہائش کو یہاں کی رہائش پر کسیطرح بھی ترجیح نہیں ہو سکتی۔ پھر اس حالت میں مامور من اللہ کی صحبت نہایت ضروری بلکہ مغتنمات سے ہے۔

خوش قسمت وہ جن کو یہ نعمت غیر مترقبہ نصیب ہو **جو شخص سب کچھ چھوڑ کر اسجگہ آکر آباد نہیں ہوتا۔ یا کم از کم ایسی تمنا دل میں نہیں** رکھتا اسکی حالت کی نسبت مجھے بڑا اندیشہ ہے کہ مبادا وہ پاک کرنیوالے تعلقات میں **ناقص** رہے۔ اپنے گھروں وطنوں اور املاک کو چھوڑ کر میری ہمسائیگی کے لئے **قادیان** میں بود و باش کرنا "**اصحاب الصفہ**" کا مصداق بننا ہے۔ اور یہ تو ایک ابتدائی مرحلوں میں سے ہے ورنہ مردان خدا کو تو اگر اس سے بھی صدہا درجہ بڑھکر دشواریوں و مصیبتوں کا سامنا ہوتا ہم وہ ان کی کچھہ پرواہ نہیں کرتے بلکہ وفور جذبہ عشق محبوب حقیقی سے آگے ہی قدم مارتے ہیں۔

اور اپنا تمام دھن من تن اسی راہ میں صرف کر دینے کو عین اپنی سعادت و خوش قسمتی سمجھتے ہیں۔ اور یہی ان کا مقصود بالذات ہوتا ہے کہ دنیوی **علائق** کے جالوں کو توڑ کر اور اس کے پھندوں سے مخلصی پاکر اُس جمیع محامد کی جامع ذات ستودہ صفات کی آستانہ سراپا برکت خیز پر پہونچنے کا شرف حاصل کریں۔ ؎

تنابد از رہ جاناں خود سر اخلاص
اگرچہ سیل مصیبت بزور ہا باشد
براہ یار عزیزاز بلا نہ پرہیزند
اگرچہ در رہ آن یار اژدہا باشد
بدولت دو جہاں سر فرو نمے آرند
بعشق یار دل زار شان دوتا باشد

میں پھر توجہ دلاتا ہوں کہ درحقیقت مول **استقامت** یہی ہے۔ کلام مجید میں اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا یعنی جو اللہ تعالیٰ کی طرف آجاتے ہیں وہ صرف اللہ تعالیٰ کے ہی راستہ پر [illegible] آتے۔ بلکہ [illegible] استقامت [illegible] کہنا [illegible] منزلیں [illegible] انشراح صدر کے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] حاصل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان کو اپنی خاص نعمتوں سے متمتع فرماتا ہے۔

محبت و **ذوق الٰہی** اُن کی غذا ہو جاتی ہے مکالمہ الٰہی۔ وحی۔ الہام۔ و کشف وغیرہ انعامات ہی سے مشرف و بہرہ مند کئے جاتے ہیں۔ درگاہ رب العزت سے طمانیت و سکینت اُن پر اترتی ہے۔ حزن و ملال تو اُن کے نزدیک تک نہیں پھٹکتی۔ ہر وقت جذبۂ محبت و ولولہ **عشق الٰہی** میں سرشار رہتے ہیں گویا "لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ" کے پورے مصداق ہو جاتے ہیں ما در باقی [illegible] ؎

کلید این ہمہ دولت محبت است و وفا
خوشا کسیکہ چنین دولتش عطا باشد

غرض **استقامت** بڑی چیز ہے۔ استقامت ہی کی بدولت تمام گروہ **انبیاء** ہمیشہ مظفر و منصور و بامراد ہوتا چلا آیا ہے۔ **ذات تقدس مآب** باری تعالیٰ کے ساتھ ایک خالص ذاتی تعلق و گہرا پیوند قائم کرنا چاہئے جب یہ تعلق پورا قائم ہو جاوے۔ پھر ہر ایک قسم کے خوف و خطر سے انسان محفوظ و مطمئن ہو جاتا ہے اور انشراح صدر کے بعد تمام بوجھ ہلکے ہو جاتے ہیں۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ صرف اس لئے کہ ان کو وہ ہر کہ در ایزدی یافت بازہر در دیگر "نتافت" پر حق الیقین ہو جاتا ہے اور اس کی پُر ثمر تاثیرات اُن کے لوح قلب پر منقش ہو جاتی ہیں اور ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر گئی ہوتی ہیں اور بوجہ استیلائے محبت و عشق الٰہی و شہود و عظمت و جلال

ذات کبریائی ان کے **قلب سلیم** کا یہی ورد ... ہو جاتا ہے ؎

نہ از چینم حکایت کن نہ از روم
کہ دارم دلستانے اندرین بوم
چو روئے خوب او آید بیادم
فراموشم شود موجود و معدوم

آپ اپنی ساری جسم و جان۔ روح و روان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ہو جاویں۔ پھر خدا تعالیٰ خود بخود تم سب کا حافظ و ناصر معین و کارساز ہو جاوے گا۔ چاہیئے انسان کے تمام قوائے آنکھ۔ **کان۔ دل۔ دماغ**

دست و پا جملہ متمسک باللہ ہو جاویں اُن میں کسی قسم کا اختلاف نہ ہے۔ اسی میں تمام کامیابیاں و نصرتیں ہیں یہی اصل **مراقبہ** ہے اسی سے **حرارت قلبی** در روحانیت پیدا ہوتی ہے اور اسی کی بدولت ایمان کامل نصیب ہوتا ہے ✦

سوال: اول تو انسان کو اپنا مرض معلوم کرنا چاہئے جب تک مرض کی تشخیص نہ ہو علاج کیا ہو سکتا ہے؟ سب سے بدتر وہ حالت ہے جب کہ **انسان نفس امارہ** کے زیر حکم چل رہا ہوتا ہے اس وقت صرف محرکات بدی یعنی شیطان ہی کی اس پر حکومت ہوتی ہے اور انہیں اللہ تعالیٰ سے دور افتادہ ہلاک ہونے والی ناپاک روحوں کا اس پر اثر ہوتا ہے۔

اس سے ذرا اوپر انسان ترقی کرتا ہے۔ تو اُس وقت اُس کا اپنے نفس کے ساتھ ایک جہاد شروع ہو جاتا ہے اُس کی ایسی حالت کا نام **لوامہ** ہے اس وقت گو محرکات بدی سے ... اُسکو پوری مخلصی نہیں ہوتی مگر محرکات نیکی یعنی **ملائکہ** کی پاک تحریکات کی تاثیریں بھی اُس پر موثر ہونے لگ جاتی ہیں۔ ان نیک تحریکات کی قوت و طاقت سے نفس امارہ سے اس کی ایک قسم کی کشتی ہو جاتی ہے اور اُن کی مدد سے تحریکات بد پر غلبہ پاتے پاتے زینہ ترقی پر چڑھنا شروع ہو جاتا ہے اور اگر فضل ایزدی شامل حال ہو تو بتدریج ترقی کرتا جاتا ہے آخر کار اس نفس لوامہ کی کشتی جیت لیتا ہے تمام تحریکات بدی کو مغلوب کر لیتا ہے اور اس مرحلہ سے اوپر چڑھنے پر وہ ناپاک روحوں کی بُری تحریکات کے نتائج بد سے بالکل محفوظ ہو کر امن الٰہی میں آجاتا ہے اس حالت کامیابی و ظفرمندی و فائز المرامی کا نام **مطمئنہ** ہے اس وقت وہ ذات باری تعالیٰ سے آرام یافتہ ہوتا ہے اور اسی منزل پر پہونچ کر سالک کا سلوک ختم ہو جاتا ہے تمام تکلفات کٹ جاتے ہیں اور بلحاظ مدارج روحانیت

کی یہی جد و جہد کی انتہا اور اس کا مقصود ذاتی ہوتا ہے اس گوہر **مقصود** کے حصول پر وہ پورا کامیاب و فائز المرام ہو جاتا ہے۔ ہماری بعثت کی علت غائی بھی تو یہی ہے کہ رستہ منزل جاناں کے بھولے بھٹکوں۔ دل کے اندھوں۔ جذام ضلالت کے مبتلاؤں۔ ہلاکت کے گڑھے میں گرنے والے کور باطنوں کو صراط مستقیم پر چلا کر جمال ذات ذوالجلال کا شیریں جام پلایا جاوے اور **عرفان** الٰہی کے اس نقطہ انتہائی تک اُن کو پہونچایا جاوے تا کہ ان کو حیات ابدی و راحت دائمی نصیب ہو اور جوار رحمت ایزدی میں جگہ لیکر **مست و سرشار** رہیں ہماری معیت اور صحابت کی پاک تاثیرات کے ثمرات حسنہ بالکل صاف ہیں۔ ہاں اُن کی ادراک کے لئے فہم رسا چاہیئے۔ اُن کے حصول کے لئے **رشد و صفا** چاہیئے ساتھ ہی استقامت کے لئے اتقا چاہیئے ورنہ ہماری جانب سے تو چار دانگ عالم کے کانوں میں عرصہ سے کھول کھول کر منادی ہو رہی ہے کہ ؎

بیا مدم کہ رہ صدق را درخشانم
بہ دلستان برم آنرا کہ پارسا باشد
کسیکہ سایۂ بالِ ہماش سود ندا د
بہ سایہ ام کہ دو روزے بظل ما باشد
گلے کہ روئے خزان را نخواہد دید
بباغ ماست اگر قسمت رسا باشد

ہم نے تو اس مائدہ الٰہی کو ہر کس و ناکس کے آگے رکھنے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا مگر آگے اُن کی اپنی **قسمت**! "وَ مَا عَلَیۡنَاۤ اِلَّا الۡبَلٰغُ"

اس سے تھوڑا زمانہ پہلے بڑے بڑے علما لکھ گئے تھے کہ مہدی موعود و مسیح موعود کی آمد کا زمانہ بالکل قریب ہے بلکہ بعض نے اس کی تائید میں اپنے اپنے مکاشفات بھی لکھے جب اُس **نعمت** کا وقت آیا تو تمام **بیہودی** **سیرتوں** نے اس کے قبول کرنے سے اعراض کر دیا ہے۔ اور صرف انکار پر ہی اکتفا نہیں کی بلکہ تکذیب پر ایسے تلے ہوئے ہیں کہ جس کا کوئی حد و حساب نہیں۔ مخالفت کا کوئی پہلو چھوڑ نہیں رکھا۔ ہر دجالیت و یہودیت کو عمل میں لایا جا رہا ہے۔ ہر وقت فنا و شرارت کا بازار گرم کیا ہوا ہے کونسا ایذا و تکلیف دہی کا [illegible] ہے جو پیش رو نہیں چلے۔ ہماری تخریب و استیصال کے لئے کونسا میدان تدبیر ہے جو اُن لی اپنی مخالفت کی دوڑ دھوپ سے بچ رہا ہو استہزا و تضحیک کا کونسا پہلو باقی چھوڑ گیا ہو "یَا حَسۡرَۃً عَلَی الۡعِبَادِ ۚ مَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ" مگر اُن کی فتنہ پردازیاں و گربہ مکاریاں کچھ ...... بھی عند اللہ وقعت نہیں رکھتیں۔ چہ جائیکہ ان کو کبھی کامیابی کا منہ دیکھنا

کبھی نصیب ہوئے

چراغیکہ ایزد بر فروزد
ہر آنکس تف زند ریشش بسوزد

سچ پوچھو تو ان کی یہ مخالفتیں ہماری **مزرعہ کامیابی** کے لئے کھاد کا کام دی رہی ہیں کیونکہ اگر مخالفوں سے میدان صاف ہو جاوے۔ تو اس میدان کے مردان کارزار کے جوہر کسطرح ظاہر ہوں۔ اور انعامات الٰہی کے غنیمت سے ان کو کسطرح حصہ نصیب ہو۔ اور اگر اعدا کی مخالفت کا بحر مواج پایاب ہو جاوے۔ تو اس کے غواصوں کی کیا قدر ہو۔ اور وہ **بحر معانی** کے بے بہا گوہر کو کسطرح حاصل کر سکیں۔ ما قال ؎

گر نبودے در مقابل روئے مکروہ سیاہ
کس چہ دانستی جمال شاہد گلفام را
گر نیفتادی بخصمے کار در جنگ و نبرد
کے شدی جوہر عیان شمشیر خون آشام را

اس مخالفت کا کوئی ایسا ہی سِر معلوم ہوتا ہے ورنہ ان کی مخالفت کے ارادے عنداللہ کیا قدر رکھتے ہیں اُس ذات قادر مطلق کا تو صاف حکم ہے "اِنّ حزب اللّٰہ ھم الغالبون" اور اس جنگ و جدال کا آخری انجام بھی بتا دیا ہے کہ "والعاقبۃ للمتقین"۔ مگر افسوس کہ با این ہمہ تو نہ اندیش نہیں سمجھتے حالانکہ اس **نصرت الٰہی و تائید ایزدی** کا انہیں مشاہدہ و تجربہ بھی ہوتا رہتا ہے۔ اور ان کی ذلت و خسران و نامرادی کا انجام بھی کوئی پوشیدہ نہیں ہے کیوں نہ ہو ؎

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خس رہ کو اُڑاتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے
غرض رکتی نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

قطع نظر ان یبوست مجسم مولویوں و خشک ملاؤں کی موجودہ زمانہ کی **فقرا** کا گروہ بھی کچھ کم نہیں ہے۔ ان میں ریاکاری وذاتی اغراض کی ایک زہر ہوتی ہے جو آخر کار ان کو ہلاک کر ڈالتی ہے ان کا ہر ایک قول و فعل و عمل ان کے نفسانی اغراض کے تابع ہوتا ہے اور اس میں کوئی نہ کوئی نہاں در نہاں ذاتی غرض مرکوز خاطر ہوتی ہے۔ مثلاً خواہش مسخرات و طلب دنیا و جاہ طلبی وغیرہ وغیرہ۔ تا کہ لوگ ان کی طرف رجوع کریں اور ان کی دنیوی عزت و مال و متاع میں ترقی ہو جس سے اپنے نفس اماّرہ کو خوش رکھیں۔ یہ ایسا سمّ قاتل ہے کہ اس کا انجام ہلاکت ہے بعض ان میں سے زمین کھود کر **چلہ** کرتے ہیں۔ نہ یہ حکم الٰہی ہے اور نہ سنت طریق نبوی۔ ریاکاری و مکاری کا خود تراشیدہ ایک خاص ڈھنگ ہے تاکہ لوگوں کو دام تزویر میں لایا جاوے۔ اور یہی ان کی دلی غرض ہوتی ہے۔ ان کی ایسی عملوں کی مثال **میدانی سراب** جیسی ہے کہ دور سے تو خوش نما صفا پانی دکھائی دیتا ہے مگر نزدیک جانے پر اس کی اصل حقیقت کھل جاتی ہے کہ وہ تو صرف آنکھوں کو دھوکا ہی دیتا تھا اس وقت تشنگان آب زلال کو بجز حسرت و پشیمانی کی اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ ایسے ریاکاروں کو جہنم ملتا ہے کیونکہ حق تعالےٰ سے وہ بالکل بیگانے اور **کوچہ یار حقیقی** سے بالکل ناآشنا ہوتے ہیں وہ معرفت الٰہی میں دل کے مردہ اور تن بگور ہوتے ہیں۔ شاید ایسوں ہی کے لئے یہ خطاب ہے ؎

کاملان حی اند در زیر زمین
تو بگوری باحیات این چنین

ان کی موت کی حالت عوام کالانعام سے بدتر ہوتی ہے۔ کیونکہ عوام تو سیدھے ہیں جیسا ان کو سمجھ میں آتا ہے ایسا ہی عمل کر لیتے ہیں ان کی طبیعت میں کوئی تکلف نہیں ہوتا بالکل سادگی سے **دین العجائز** پر چلتے ہیں مگر موجودہ **فقرا** کا گروہ تو عمداً اغراض نفسانی کو ملحوظ خاطر رکھ کر ان تمام ریاکاری کے کاموں کو ایک **مزورانہ** طلسمات کے رنگ میں ظاہر کر رہا ہے عاقبت کی کچھ پروا نہیں ؎

منازبا کلہ سبز و خرقہ پشمین
کہ زیر دلق ملمع فریبا باشند

سو ہماری جماعت کو چاہئے کہ ایسے تصنعات سے اپنے آپ کو بچاویں۔ اور اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راہ اور سنت نبوی پر محکم قدم رکھ کر چلیں تا کہ **منزل مقصود** پر پہونچنے کے لئے ان کو کوئی روک حائل نہ ہو اور یہ چندروزہ زندگی رائیگاں نہ جاوے جو آخرت میں سخت ندامت ذلت و حسرت کا باعث ہووے۔ اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کو توفیق دیوے کہ وہ محض ابتغاء المرضات اللہ کی غرض سے راہ مستقیم پر چل کر منزل مقصود پر پہونچ جاویں اور **تخلیق** انسانی کے اصل مدعا کو پورا کریں آمین ثم آمین (۴ نومبر ۱۹۰۳ء)

نوٹ

بہ استثنائے ایک شعر کے جو بر عنوان درج ہے باقی اشعار مندرجہ مضمون ہذا اعلیحضرت اقدس جناب امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اثنائے تقریر نہیں فرمائے تھے مگر چونکہ بجز ایک شعر

بمنزل جانان برسد ہمان مردے
کہ ہمہ دم در تلاش او دوان باشد

کے جو بوقت تحریر مضمون ہذا کے بیساختہ **روانی طبع** سے **احقر** کے منہ سے نکل گیا ہے باقیماندہ اکثر اشعار نے خود حضرت اقدس ہی کی زبان گوہر فشان سے جنم لیا ہوا ہے۔ اور ان مواقعات پر چسپان بھی تھے اسواسطے مناسب مواقعہ پر لکھ دئے گئے ہیں۔ بذات خود بھی یہ **حقائق معارف** کا ایک خزینہ ہیں وثوق کامل ہے کہ ان کا ان مواقعات مناسبہ پر چسپاں ہونا بالفضلہ تعالیٰ بہت سے سعید فطرت و **راستی پسند** طبائع کو تکشیف حقائق و تلخیص دقائق میں مدد دیگا جس سے ان کو **احقاق حق و ابطال باطل** کی توفیق ملیگی۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ آمین ثم آمین والسلام ۵ نومبر ۱۹۰۳ء

امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کمترین خادم احقر العباد
الہ داد احمدی کلارک
ضلع شاہ پور حال وارد قادیان

۵ نومبر ۱۹۰۳ء

الدنیا سجن للمومنین

فرمایا کہ آجکل ہندوستان سے ایک عورت آئی ہوئی ہیں (ان کے خاوند بھی آئے ہوئے تھے) وہ اکثر سوال کرتی رہتی ہیں اور میں ان کو سمجھایا کرتا ہوں ایک دن سوال کیا کہ اولیاؤں اور پیغمبروں پر بڑی بڑی مصیبت آتی ہے اور وہ ہمیشہ مصیبت کا نشانہ بنے رہتے ہیں تو میں نے جواب دیا کہ یہ بات غلط ہے اور قرآن شریف کے بھی بالکل برخلاف ہے۔ خدا کے اولیاؤں اور نبیوں پر تو ہمیشہ اس کے انعامات ہوتے ہیں وہ ان کا ہر مقام میں حافظ و ناصر ہوتا ہے پھر کیسے مصیبت کیا معنے عملی طور پر دیکھ لو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا کامیابی حاصل ہوئی ان کا دشمن غرقاب کیا گیا اور موسیٰ علیہ السلام کو ان پر فتح حاصل ہوئی پھر داؤد علیہ السلام کو دیکھ لو۔ عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھو کہ ان کے دشمن ہمیشہ ذلیل و خوار ہوتے رہے اور یہ سب کامیاب ہوتے رہے۔ ہمارے پیغمبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو عروج

حاصل ہوا۔ کیا اس کی نظیر مل سکتی ہے۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں ہرگز یہ لوگ نقر اوردنت کے مصداق نہیں ہوئے۔

الدنیا سجن للمومن میں اگر سجن کے معنے بنبستی کریں کہ اہل اللہ کو جو کچھ جنت میں ملیگا اس کے مقابلے میں یہ دنیا سجن ہے تو ٹھیک ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم اپنے اولیاء کو کبھی عذاب نہیں کرتے بلکہ اس دلیل سے یہود و نصاریٰ کے دعوے کی تردید کرتا ہے ان دونوں نے دعوےٰ کیا تھا کہ قالت الیہود والنصارےٰ نحن ابناء اللہ واحباؤہ کہ ہم خدا کے پیارے اور بمنزلہ اس کی اولاد کے ہیں تو اس کا جواب خدا تعالےٰ نے یہ دیا قل فلم یعذبکم بذنوبکم کہ اگر تم خدا کے پیارے اور بمنزلہ اس کی اولاد کے ہو تو پھر تمہاری شامت اعمال پر تم کو وہ دکھ اور تکالیف کیوں دیتا ہے۔ پس اس سے ثابت ہے کہ جو خدا کے پیارے ہوتے ہیں ان کو دنیا میں دکھ نہیں ہوتا اور وہ ہر ایک قسم کے عذاب سے محفوظ ہوتے ہیں؛ اللّٰھم اجعلنا منھم۔ پس اگر اس کے پیاروں کو عذاب ہوتا رہے تو پھر کافروں میں اور ان میں کیا فرق ہوا۔ انبیاء پر اگر کوئی واقعہ مصیبت کے رنگ میں آتا ہے تو اس سے خدا تعالےٰ کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ اس کے اخلاق کو وہ دنیا پر ظاہر کرے کہ جو ہماری طرف سے آتے ہیں اور ہمارے ہو جاتے ہیں وہ کن اخلاق فاضلہ کے صاحب ہوتے ہیں امام حسین علیہ پر بھی ایسا واقعہ گذرا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی ایسے واقعات گذرے مگر صبر اور استقلال اور خدا تعالیٰ کی رضاء کو کسطرح مقدم رکھکر تبلایا۔

انسان کے اخلاق ہمیشہ دو رنگ میں ظاہر ہو سکتے ہیں یا ابتلاء کی حالتیں اور یا انعام کی حالتیں۔ اگر ایک ہی پہلو ہو۔ اور دوسرا نہ ہو تو پھر اخلاق کا پتہ نہیں مل سکتا۔ چونکہ خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلعم کے اخلاق مکمل کرنے تھے اس لئے کچھ حصہ آپ کی زندگی کا مکی ہے اور کچھ مدنی۔ مکہ کے دشمنوں کی بڑی بڑی ایذا رسانی پر صبر کا نمونہ دکھایا اور باوجود ان لوگوں کی کمال سختی سے پیش آنے کے پھر بھی آپ ان سے حلم اور بردباری سے پیش آتے رہے اور جو پیغام خدا کی طرف سے لائے تھے اس کی تبلیغ میں کوتاہی نکی پھر مدینہ میں جب آپ کو عروج حاصل ہوا اور وہی دشمن گرفتار ہو کر پیش ہوئے تو اونمیں سے اکثروں کو عفو کر دیا۔ باوجود قوت انتقام پانے کے پھر انتقام نہ لیا۔

اب حال میں مولوی عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کا نمونہ دیکھلو کہ کس قدر صبر اور استقلال سے اونہوں نے جان دی ہے۔ ایک شخص کو بار بار جان جانیکا خوف دلایا جاتا ہے اور اس سے بچنے کی امید دلائی جاتی ہے کہ اگر تو اپنے اعتقاد سے بظاہر توبہ کر دے تو تیری جان نہ لی جاوے گی مگر انہوں نے موت کو قبول کیا۔ اور حق سے روگردانی پسند نہ کی اب دیکھو اور سوچو کہ اسے کیا کیا تسلی اور اطمینان خدا تعالےٰ کی طرف سے ملتا ہوگا کہ وہ اس طرح پر دنیا و ما فیہا و دیدہ دانستہ لات مارتا ہے اور موت کو اختیار کرتا ہے اگر وہ ذرا بھی توبہ کرتے تو خدا جانے امیر نے کیا کچھ اس کی عزت کرنی تھی مگر اونہوں نے خدا کے لئے تمام عزتوں کو خاک میں ملایا اور جان دینی قبول کی کیا یہ حیرت کی بات نہیں کہ آخر دم تک اور سنگساری کے آخری لمحہ تک ان کو مہلت توبہ کی دیجاتی ہے اور وہ خوب جانتے تھے کہ میری بیوی بچے ہیں لاکھہا روپے کی جائداد ہے۔ دوست یار بھی ہیں ان تمام نظاروں کو پیش نظر رکھکر اس آخری موت کی گھڑی میں نفی جان کی پرواہ نکی آخر ایک سرور اور لذت کی ہوا ان کے قلب پر چلتی تھی جس کے سامنے یہ تمام فراق کے نظارہ ہیچ تھے۔

اگر ان کو جبراً قتل کر دیا جاتا اور جان کے بچانے کا موقعہ ندیا جاتا تو اور بات تھی مجبوراً تو ایک عورت کو بھی انسان قتل کر سکتا ہے مگر ان کو بار بار موقعہ دیا گیا باوجود اس مہلت ملنے کے پھر موت اختیار کرنی بڑے ایمان کو چاہتی ہے اولیاء اللہ کی ایک خصلت ہوتی ہے کہ وہ موت کو پسند کرتے ہیں۔ سو انہوں نے ظاہر کی۔

کار آمد احمدی | ہمارے کام کا وہ انسان ہو سکتا ہے جبکہ ایک مدت اور کمسے کم ایکسال ہماری مجلس میں رہے اور تمام ضروری امور کو سمجھ لیوے اور ہم اطمینان پا جاویں کہ تہذیب نفس اسے حاصل ہو گئی ہے تب وہ لطور مبلغ وغیرہ کے یورپ وغیرہ ممالک میں جا سکتا ہے مگر تہذیب نفس مشکل مرحلہ ہے۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھنا آسان مگر یہ مشکل۔ دینی تعلیم کے لئے بہت علم کی ضرورت نہیں ہوتی۔ طہارۃ قلب اور شئے ہے۔ خدا ایک نور جب دل میں پیدا کر دیتا ہے تو اس سے علوم خود حاصل ہوتے جاتے ہیں ✦

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دربارہ امداد مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک ضروری امر اپنی جماعت کی توجہ کے لئے

اگرچہ میں خوب جانتا ہوں کہ جماعت کے بعض افراد ابھی تک اپنی روحانی کمزوری کی حالتیں ہیں یہاں تک کہ بعض کو اپنے وعدوں پر بھی ثابت رہنا مشکل ہے۔ لیکن جب میں اس استقامت اور جانفشانی کو دیکھتا ہوں جو صاحبزادہ مولوی محمد عبداللطیف مرحوم سے ظہور میں آئی تو مجھے اپنی جماعت کی نسبت بہت امید بڑھ جاتی ہے کیونکہ جس خدا نے بعض افراد اس جماعت کو یہ توفیق دی کہ نہ صرف مال بلکہ جان بھی اس راہ میں قربان کر گئے۔ اس خدا کا یہ صریح منشاء معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت سے ایسے افراد اس جماعت میں پیدا کرے جو صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کی روح رکھتے ہوں اور ان کی روحانیت کا ایک نیا پودہ ہوں جیسا کہ میں نے کشفی حالتیں واقعہ شہادۃ مولوی صاحب موصوف کے قریب دیکھا کہ ہمارے باغ میں سے ایک بلند شاخ سرو کی کاٹی گئی۔ ✱ اور میں نے کہا کہ اس شاخ کو زمین میں دوبارہ نصب کر دو تا وہ بڑھے اور پھولے۔ سو میں نے اس کی یہی تعبیر کی کہ خدا تعالیٰ بہت سے ان کے قائمقام پیدا کر دیگا۔ سو میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی وقت میرے اس خواب کی تعبیر ظاہر ہو جاوے گی۔ مگر ابھی تک یہ حال ہے کہ اگر میں ایک تھوڑی سی بات بھی اس سلسلہ کے قائم رکھنے کے لئے جماعت کے آگے پیش کرتا ہوں تو ساتھ ہی میرے دل میں خیال آتا ہے کہ مبادا اس بات سے کسی کو ابتلا پیش نہ آوے۔ اب ایک ضروری بات جو اپنی جماعت

✱ اس سے پہلے ایک صریح وحی صاحبزادہ مولوی محمد عبداللطیف صاحب مرحوم کی نسبت ہوئی تھی جب کہ وہ زندہ تھے بلکہ قادیان ہی میں موجود تھے اور یہ وحی الہی میگزین انگریزی ماہ فروری ۱۹۰۳ء میں اور الحکم ۲ جنوری ۱۹۰۳ء اور البدر ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء کالم ۲ میں شائع ہو چکی ہے جو مولوی صاحب کے بارہ میں ہے اور وہ یہ ہے قتل خیبۃ و زید ھیبۃ یعنی ایسی حالتیں مارا گیا کہ اس کی بات کو کسی نے نہ سنا اور اس کا مارا جانا ایک ہیبت ناک تھا۔ یعنی لوگوں کو بہت ہیبت ناک معلوم ہوا اور اس کا بڑا اثر دلوں پر ہوا

منہ

کے آگے پیش کرنا چاہتا ہون یہ ہے کہ مین دیکھتا ہون کہ لنگرخانہ کے لئے جسقدر میری جماعت وقتاً فوقتاً مدد کرتی رہتی ہے وہ قابل تعریف ہے ہان اس مد مین پنجاب نے بہت حصہ لیا ہوا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ پنجاب کے لوگ اکثر میرے پاس آتے جاتے ہین اور اگر دلون مین غفلت کی وجہ کوئی سختی آجائے تو صحبت اور پے در پے ملاقات کے اثر سے وہ سختی بہت جلد دور ہوتی رہتی ہے اس لئے پنجاب کے لوگ خاص کر بعض افراد اُن کے محبت اور صدق اور اخلاص مین ترقی کرتے جاتے ہین اور اسی وجہ سے ہر ایک ضرورت کے وقت وہ بڑی سرگرمی دکھلاتے ہین اور سچی اطاعت کے آثار اُن سے ظاہر ہوتے ہین اور یہ ملک دوسرے ملکون سے نسبتاً کچھ نرم دل بھی ہے باایہمہ انصاف سے دور ہوگا اگر مین تمام دور کے مریدون کو ایسے ہی سمجھ لون کہ وہ ابھی اخلاص اور سرگرمی سے کچھ حصہ نہین رکھتے کیونکہ صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب جس نے جان نثاری کا نمونہ دکھلایا وہ بھی تو دور کی زمین کا رہنے والا تھا جس کے صدق اور وفا اور اخلاص اور استقامت کے آگے پنجاب کے بڑے بڑے مخلصون کو بھی شرمندہ ہونا پڑتا ہے کہ وہ ایک شخص تھا کہ ہم سب سے پیچھے آیا اور سب سے آگے بڑھ گیا اسیطرح بعض دور دراز ملک کے مخلص بڑی بڑی خدمات مالی کر چکے ہین اور اُن کے صدق و وفا مین کبھی فتور نہ آیا جیساکہ اخویم سیٹھ عبدالرحمن صاحب تاجر مدراس اور چند ایسے اور دوست۔ لیکن کثرت تعداد کے لحاظ سے پنجاب کو مقدم رکھا گیا ہے کیونکہ پنجاب مین ہر ایک طبقہ کے آدمی خدمت دینی سے بہت حصہ لیتے ہین اور دور کے اکثر لوگ اگرچہ ہماری سلسلہ مین داخل تو ہین مگر بوجہ اس کے کہ ان کو صحبت کم نصیب ہوتی ہے اُن کے دل بکلی دنیا کے گند سے صاف نہین ہین۔ امر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو آخرکار وہ گند سے صاف ہوجائینگے اور یا خدا تعالیٰ ان کو اس پاک سلسلہ سے کاٹ دیگا اور ایک مردار کی طرح مرینگے۔ بڑی غلطی انسان کی دنیا پرستی ہے۔ یہ بدبخت اور منحوس دنیا کبھی خوف دلانے اور کبھی امید دینے سے اکثر لوگون کو اپنے دام مین لے لیتی ہے اور یہ اسی مین مرتے ہین نادان کہتا ہے کہ کیا ہم دنیا کو چھوڑ دین اور یہ غلطی انسان کو نہین چھوڑتی جب تک اُس کو بے ایمان کرکے ہلاک کرے۔ اے نادان کون کہتا ہے کہ تو اسباب کی رعایت چھوڑ دے مگر دل کو دنیا اور دنیا کے فریبون سے الگ کر ورنہ تو ہلاک شدہ ہے۔ اور جس عیال کے لئے تو حد سے زیادہ بڑھتا جاتا ہے یہانتک کہ خدا کے فرائض کو بھی چھوڑتا ہے اور طرح طرح کی مکاریون سے ایک شیطان بنجاتا ہے اس عیال کے لئے تو بدی کا بیج بوتا ہے اور ان کو تباہ کرتا ہے اس لئے کہ خدا تیری پناہ مین نہین کیونکہ تو پارسا نہین۔ خدا تیری دل کی جڑ کو دیکھ رہا ہے سو تو بیوقت مریگا اور عیال کو تباہی مین ڈالیگا۔ لیکن وہ جو خدا کی طرف جھکا ہوا ہے اُس کی خوش قسمتی سے اُس کے زن و فرزند کو بھی حصہ ملیگا اور اُس کے مرنے کے بعد بھی وہ تباہ نہین ہونگے جو لوگ مجھ سے سچا تعلق رکھتے ہین وہ اگرچہ ہزارون کوس پر بھی ہین تاہم ہمیشہ مجھے لکھتے رہتے ہین اور دعائین کرانے رہتے ہین کہ خدا تعالیٰ انہین موقعہ دے تا وہ برکات صحبت حاصل کرین مگر افسوس کہ بعض ایسے ہین کہ مین دیکھتا ہون کہ قطع نظر ملاقات کے سالہا سال گذر جاتے ہین اور ایک کارڈ بھی ان کی طرف سے نہین آتا۔ اس سے مین سمجھتا ہون کہ ان کے دل مر گئے ہین اور اُن کے باطن کے چہرہ پر کوئی داغ جذام ہے مین تو بہت دعا کرتا ہون کہ میری سب جماعت ان لوگون مین ہوجائے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہین اور نماز پر قائم رہتے ہین اور رات کو اُٹھکر زمین پر گرتے ہین اور روتے ہین اور خدا کے فرائض کو ضائع نہین کرتے اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہین ہین اور مین امید رکھتا ہون کہ یہ میری دعائین خدا تعالیٰ قبول کریگا اور مجھے دکھائیگا کہ اپنے پیچھے مین ایسے لوگون کو چھوڑتا ہون لیکن وہ لوگ جن کی آنکھیں زنا کرتی ہین اور جن کے دل پاخانہ سے بدتر ہین اور جن کو مرنا ہرگز یاد نہین ہے مین اور میرا خدا اُن سے بیزار ہین۔ مین بہت خوش ہونگا اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کرلین کیونکہ خدا اس جماعت مین ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جن کے نمونہ سے لوگون کو خدا یاد آوے اور جو تقویٰ اور طہارت کے اول درجہ پر قائم ہون اور جنہون نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیا ہو لیکن وہ مفسد لوگ جو میری ہاتھ کے نیچے ہاتھ رکھکر اور یہ کہکر کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا پھر وہ اپنے گھرون مین جاکر ایسے مفاسد مین مشغول ہو جاتے ہین کہ صرف دنیا ہی دنیا ان کے دلون مین ہوتی ہے نہ اُن کی نظر پاک ہے نہ اُن کا دل پاک ہے اور نہ اُن کے ہاتھون سے کوئی نیکی ہوتی ہے اور نہ اُن کے پیر کسی نیک کام کے لئے حرکت کرتے ہین اور وہ اُس چوہے کی طرح ہین جو تاریکی مین ہی پرورش پاتا ہے اور اُسی مین رہتا اور اُسی مین مرتا ہے وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ سے کاٹے گئے ہین وہ عبث کہتے ہین کہ ہم اس جماعت مین داخل ہین کیونکہ آسمان پر وہ داخل نہین سمجھے جاتے جو شخص میری اس وصیت کو نہین مانتا کہ درحقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے اور درحقیقت ایک پاک انقلاب اُس کی ہستی پر آجائے اور درحقیقت وہ پاک دل اور پاک ارادہ ہوجاوے اور پلیدی اور حرامکاری کا تمام چولہ اپنے بدن پر سے پھینکدے اور نوع انسان کا ہمدرد اور خدا کا سچا تابعدار اور اپنی تمام خودروی کو الوداع کہکر میرے پیچھے ہو مین اُس شخص کو اُس کتے سے مشابہت دیتا ہون جو ایسی جگہ سے الگ نہین ہوتا جہان مردار پھینکا جاتا ہے اور جہان گلی سڑی مردون کی لاشین ہوتی ہین۔ کیا مین اس بات کا محتاج ہون کہ وہ لوگ زبان سے میرے ساتھ ہون اور اسطرح دیکھنے کے لئے ایک جماعت ہو۔ مین سچ سچ کہتا ہون کہ اگر تمام لوگ مجھے چھوڑ دین اور ایک بھی میرے ساتھ نہ رہے تو میرا خدا میرے لئے ایک اور قوم پیدا کریگا جو صدق و وفا مین اُن سے بہتر ہوگی۔ یہ آسمانی کشش کام کر رہی ہے جو نیکدل لوگ میری طرف دوڑتے ہین کوئی نہین جو آسمانی کشش کو روک سکے۔ بعض لوگ خدا سے زیادہ اپنے مکر اور فریب پر بھروسہ رکھتے ہین۔ شاید ان کے دلون مین یہ بات پوشیدہ ہو کہ نبوتین اور رسالتین سب انسانی مکر ہین اور اتفاقی طور پر شہرتین اور قبولیتین ہوجاتی ہین۔ اس خیال سے کوئی خیال پلید تر نہین اور ایسے انسان کو اُس خدا پر ایمان نہین جس کے ارادہ کے بغیر ایک پتہ بھی گر نہین سکتا لعنتی ہین ایسے دل اور ملعون ہین ایسی طبیعتین خدا ان کو ذلت سے ماریگا کیونکہ وہ خدا کے کارخانہ کے دشمن ہین۔ ایسے لوگ درحقیقت دہریہ اور خبیث باطن ہوتے ہین وہ جہنمی زندگی کے دن گذارتے ہین اور مرنے کے بعد بجز جہنم کی آگ کے اُن کے حصہ مین کچھ نہین۔

اب مختصر کلام یہ ہے کہ علاوہ لنگرخانہ اور میگزین کے جو انگریزی اور اردو مین نکلتا ہے جسکے لئے اکثر دوستون نے سرگرمی ظاہر کی ہے ایک مدرسہ بھی قادیان مین کھولا گیا ہے اس سے یہ فائدہ ہے کہ نوعمر بچے ایکطرف تو تعلیم پاتے ہین اور دوسری طرف ہمارے سلسلہ کے اصولون سے واقفیت حاصل کرتے جاتے ہین اس طرح پر بہت آسانی سے ایک جماعت طیار ہوجاتی ہے بلکہ بسا اوقات اُنکے ماں باپ بھی اس سلسلہ مین داخل ہوجاتے ہین لیکن ان دنون مین ہمارا یہ مدرسہ بڑی مشکلات مین پڑا ہوا ہے اور باوجودیکہ محبی عزیزی اخویم نواب محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ اپنے پاس سے ۸۰ روپیہ ماہوار دیکر اس مدرسہ کی مدد کرتے ہین مگر پھر بھی اُستادون کی تنخواہین ماہ بماہ ادا نہین ہوسکتین صدہا روپیہ قرضہ سر پر رہتا ہے علاوہ اس کے مدرسہ کے متعلق کئی عمارتین ضروری ہین جو اب تک طیار نہین ہوسکین۔ یہ غم علاوہ اور غمون کے میری جان کو کھا رہا ہے اس کی بابت مین نے بہت سوچا کہ کیا کرون آخر یہ تدبیر میرے خیال مین آئی کہ مین اس وقت اپنی جماعت کے مخلصین کو بڑے زور کے ساتھ اس بات کی طرف توجہ دلاؤن کہ اگر وہ ... چاہتے ہین کہ پوری توجہ سے اس مدرسہ کے لئے کوئی ماہواری چندہ مقرر کرین تو چاہئے کہ ہر ایک اُن مین سے ایک مستحکم عہد کے ساتھ کچھ مقرر کرے جس کے لئے وہ ہرگز تخلف نکرے مگر کسی مجبوری سے جو قضا و قدر سے واقع ہو اور جو صاحب ایسا نکر سکین اُن کے لئے بالضرورۃ یہ تجویز سوچی گئی ہے کہ جو کچھ وہ لنگرخانہ کے لئے بھیجتے ہین اس کا چہارم حصہ براہ راست مدرسہ کے لئے نواب صاحب موصوف کے نام بھیجدین لنگرخانہ مین شامل کرکے ہرگز نہ بھیجین۔ بلکہ علیحدہ منی آرڈر کراکر بھیجین۔ اگرچہ لنگرخانہ کا فکر ہر روز مجھ کو کرنا پڑتا ہے اور اس کا غم براہ راست میری طرف آتا ہے اور میری اوقات کو مشوش کرتا ہے۔ لیکن یہ غم بھی مجھ سے دیکھا نہین جاتا اس لئے مین لکھتا ہون کہ

اور ان کے دلون کو کھولدیگا۔ اب مین اسی قدر پر بس کرتا ہون اور خدا تعالیٰ سے چاہتا ہون کہ جو مضامین مین نے پیش کیا ہے میری جماعت کو اُس کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ اور اُن کے مالون مین برکت ڈالے اور اس کار خیر کیلئے ان کے دلون کو کھولدے آمین ثم آمین والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ الراقم میرزا غلام احمد ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۳ء۔ نوٹ مدرسہ کے متعلق تمام زرچندہ بنام خانصاحب نواب محمد علی خان صاحب ڈائرکٹر مدرسہ آنا چاہئے اور تعلیم الطلبا کے متعلق تمام خط و کتابت مفتی محمد صادق صاحب سپرنٹنڈنٹ تعلیم الاسلام سے ہونی چاہئے۔

مراسلات

زندہ جاوید امام

مولوی امام الدین اہل قرآن و ممبر مجلس تعلیم القرآن و خادم کتاب المبین نے کتاب زندہ جاوید امام مشتمل اعتقادات ذیل مرتب کرکے اہل قرآن کی تصانیف مین ایک تصنیف کا اضافہ فرمایا ہے:

اوّل امام کا پاک لفظ صرف انبیاء علیہ السلام کے لئے محفوظ تھا اب ہر کس و ناکس پر بولا جاتا ہے:

دوم مولوی ملا لوگ جو امامت کا کام کرتے ہین اور زمانہ سلف کے علمائے اسلام اور بادشاہان عالی جاہ جنہا دات کرتے اور کتاب الحیل بناتے اور صوفیا جنکی بدولت اسلام کو سخت ضعف پہونچا۔ امام کے پاک لفظ کے مستحق نہین ہین:

سوم بفحوائے حدیث "ترکت فیکم واعظین صامتًا وناطقًا الصامت الموت والناطق القرآن" اور بموجب اقوال حضرۃ عمرؓ و حضرۃ عبد اللہ بن عمرؓ وغیرہ قرآن امام ہے

چہارم بفحوائے آیت ومن قبلہ کتاب موسیٰ امامًا ورحمۃً جو سورۂ ہود و نیز احقاف مین ہے تورات اور قرآن امام ہے

پنجم منتخب اللغات اور منتہی الارب کے رو سے آسمانی کتاب اور قرآن امام ہے

ششم امام مین بارہ اوصاف مندرجہ زندہ جاوید امام ہونے چاہئین جو قرآن مین موجود ہین:

پہلی تین اعتقادات دیباچہ مین درج ہین اور باقی عتقادات ایک وہمی اور بزاخفش کو مدِ مقابل بناکر بطور ناول کے زیب قم فرمائے گئے ہین۔ بزاخفش سے میرا مطلب صرف یہ ہے کہ سائل بزاخفش تھا جیساکہ سطور ذیل سے واضح ہوگا:

افسوس ہے کہ مولوی صاحب۔ اہل تصانیف کے زمرہ مین شامل ہوکر ایسی تصنیف پیش کرتے ہین جو بیشمار نقائص اور اعتراضات سے مملو ہے مثلاً

(۱) پہلے عقیدہ کو چوتھا عقیدہ رد کرتا ہے اگر امام کا لفظ صرف انبیاء کے لئے تھا تو کتاب موسیٰ کو کیون امام کہا گیا:

(۲) پہلے عقیدہ کی پانچوان عقیدہ تردید کرتا ہے کیونکہ لغت مین امام بمعنی پیش نماز۔ مقتدا۔ راہ مصلح۔ برپا دارند۔ خلیفہ۔ امیر لشکر۔ دلیل راہ نما۔ وغیرہ بھی لکھا ہے ملاحظہ ہو منتہی الارب مستدلہ مولوی صاحب

(۳) پہلا عقیدہ بدیہیات کے خلاف ہے کیونکہ امام کا لفظ آجکل ہی کے لوگون نے اپنے لئے استعمال نہین کیا بلکہ گذشتہ تیرہ سو برس مین ہر ایک فن اور ہر ایک ملت کے بیشمار لوگون کے واسطے یہ لفظ تجویز کیا گیا:

(۴) پہلا عقیدہ قرآن کے برخلاف ہے۔ قرآن مین انبیاء شہداء، صالحین۔ اور صدیقین کو منعم علیہم لکھا ہے اور عوام و خواص کو اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کی دعا کی ترغیب دی گئی ہے اور نیز واجعلنا للمتقین امامًا کی دعا کے لئے حکم دیا گیا ہے اگر امام کا لفظ صرف انبیاء کے لئے محفوظ تھا تو عوام و خواص کو ان دعاؤن کی اٹکل سکھلانے کی کیا ضرورت تھی۔

(۵) دوسرا عقیدہ بدیہی البطلان ہے۔ گذشتہ علمائے اسلام اور شاہان عالیمقام اور صوفیا کے حق مین مولوی صاحب نے جو کچھ دراز لسانی کی ہے اس کی پاداش اپنے وقت پر بھگتین گے لیکن کوئی شخص جس کے سر مین دماغ اور دماغ مین عقل ہو گی کبھی صوفیا کے فرقہ کو ضعف اسلام کا باعث اور گذشتہ علمائے اسلام اور شاہان عالی مقام کو امام کے لفظ کا غیر مستحق قرار نہین دے گا۔ رسول خدا صلعم نے علمائے امت کو انبیائے بنی اسرائیل سے مشابہ قرار دیا ہے اور ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کے آنے کی پیشگوئی فرمائی ہے اور یہ پیشگوئی پوری ہوتی رہی اور ہو رہی ہے۔ اور ایسا ہی قرآن .... کا منشاء معلوم ہوتا ہے کما قال اللہ تعالےٰ "للناس اماما" "للمتقین اماما" "کل اناس بامامہم" وجعلناہم آئمۃ یہدون بامرنا۔ وجعلنا منہم آئمۃ یہدون بامرنا۔ ونجعلہم آئمۃ۔ فاسئلوا اہل الذکر۔ اولی الامر۔ وغیرہ بیسیون آیات موجود ہین

(۶) تیسرے عقیدہ کا ماخذ جو مولوی صاحب نے ظاہر فرمایا ہے وہ مولوی صاحب کو اہل قرآن کے زمرہ سے خارج کرتا ہے اور مولوی صاحب اپنی لکھی ہوئی الفاظ کے مستحق نہین رہتے:

(۷) چوتھے عقیدہ کا ایک جزو کہ قرآن امام ہے آیات مستدلہ سے ہرگز ثابت نہین ہوتا۔ آیات مستدلہ سے صرف تورات کا امام ہونا مترشح ہوتا ہے:

(۸) چھٹے عقیدہ کے واسطے یہ ثابت کرنا نہایت ضروری تھا جو نہین کیا گیا کہ امام کے لئے بارہ صفات جو درج کتاب کئے گئے ہین فلان آیت کے رو سے ضروری ہین۔ کیونکہ مولوی صاحب اہل قرآن ہین:

(۹) مولوی صاحب نے شروع رسالہ مین اسلام کے موجودہ تنزل کو تسلیم کیا اور رسول کریم صلعم کے بعد صرف قرآن کو امام تبلایا ہے۔ یہ بھی بڑی نادانی کی بات ہے کیونکہ اس پر مندرجہ ذیل اعتراضات ہین:

(الف) کیا تنزل کی حالت مین صرف سماوی کتب کافی ہوسکتی ہے۔

(ب) اگر ہوسکتی ہے تو اسلام مین درحالیکہ امام (قرآن) موجود تھا تنزل کیون ہوا:

(ج) اگر سماوی کتاب کافی ہوسکتی ہے تو کبھی کوئی کتاب کیا بغیر پیغمبر کے نازل ہوئی؟ اور ایک کتاب کے واسطے ایک سے زیادہ پیغمبر کیون مبعوث ہوئے:؟

(۱۰) مولوی صاحب کا دعوےٰ تو یہ ہے کہ قرآن کے بغیر کوئی شخص امام کے لفظ کا مستحق نہین ہے اور اپنا نام تبدیل نہین فرمایا لم تقولون ما لا تفعلون۔ (کیونکہ آپکا نام امام الدین ہے)

مین امید کرتا ہون کہ مولوی صاحب رسالہ زندہ جاوید امام کے زندہ رکھنے کے لئے اور سعدی مرحوم کے شعر

نگفتہ ندارد کسے با تو کار ۔ ولے چون بگفتی دلیلش بیار

پر عمل کرکے مندرجہ بالا اور دیگر ہمچو قسم سوالات کا جواب بھی قلمبند فرماکر شامل زندہ جاوید امام کردیوین گے۔ اور آیت واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا کو جو مولوی صاحب کے رسالہ کے زیب عنوان ہے مدنظر رکھین گے فقط باقی جواب آئندہ۔

احمد دین از گوجرانوالہ۔

۱۲ نومبر سنہ ۱۹۰۳ء

اہل حدیث کی غلطبیانی

اہل حدیث اپنے ۲۰ نومبر کے اشوع مین لکھتا ہے کہ عدالت کے نقیب نے مرزا صاحب کو آواز دی۔ اگرچہ ہمارے نزدیک کوئی بعید بات نہین ہے کہ عدالت جب کسی کو حاضری کے لئے بلانا چاہے تو اس شخص کا نام لیکر اسے پکارا جاوے اور نہ قرآن اور حدیث مین ایسے امور کو ایک امام کی شان کے خلاف لکھا ہے بلکہ اولی الامر کی طاعت کا حکم ہر ایک مومن کے لئے ضروری ہے مگر جو واقعہ اہل حدیث نے لکھا ہے وہ بالکل غلط ہے حضرت مرزا صاحب پہلے سے ہی عدالت کے کمرے مین موجود تھے اور عدالت نے ان کو دیکھکر فرمایا کہ مرزا صاحب تو تشریف لائے ہوئے ہین مولوی کرم دین کو بلایا جاوے چنانچہ مولوی کرم دین صاحب نقیب کے ذریعہ سے بلائے گئے تھے:

حضرت مسیح موعود ؑ کی دعا سے ایک مردہ کا زندہ ہونا

۱۲ نومبر کو جو مقدمہ کرم دین صاحب کی طرف سے حضرۃ اقدس اور حکیم فضلدین صاحب کے نام دائر تھا اس دن حکیم فضلدین صاحب بہت سخت بیمار تھے اور کوئی امید ان کے زیست کی نہ تھی۔ از روئے علم طب کے کوئی علامت ایسی موجود نہ تھی کہ جس کے ذریعے سے ان کی آئندہ زندگی وہم و خیال مین گذر سکتی۔ ایسی حالت مین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہم ان کے لئے دعا کرین گے۔ چنانچہ حکیم صاحب کو ڈاکٹر کے سرٹیفکیٹ پر قادیان واپس روانہ کیا گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وفات ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دختر جس کی ولادت غالباً جنوری ... ہوئی تھی ... دسمبر ... کو وقت ... اس دار فانی سے رحلت فرمائی ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

حضرت ام المومنین علیہا السلام کی طبیعت چند دن ناساز رہی مگر اب بفضل خدا آرام ہے۔

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت ناحال ناساز ہے ایک دو دن کے لئے صحت ہوکر پھر بیماری عود کر آتی ہے آجکل اگرچہ آپکو مرض سے آرام ہے مگر کا ہت غایت درجہ کی ہے جس سے آپ شامل جماعت نہیں ہو سکتے۔

حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب بخیر و عافیت ہیں مگر ضعف اور کمزوری ابھی تک آپکے لاحق حال ہے

مولانا محمد احسن صاحب امروہی آجکل امامت نماز کی خدمت بجالاتے ہیں اور مخالفین کے رسائل کے جواب تحریر کرنے میں مصروف ہیں

مقدمہ کے مزید حالات۔ حکیم فضل دین صاحب حاضری عدالت سے ڈاکٹر کے سرٹیفکیٹ پر ایکماہ کے لئے معذور قرار دئے گئے مولوی کرم دین کی شہادت استغاثہ میں مولوی مفتی عبداللہ ٹونکی صاحب … مولوی اصغر علی صاحب … اور عبداللہ … صاحب … مسٹر … صاحب شائق اور مولوی شیخ عبداللہ صاحب … کو بلایا تھا مگر بہ سبب حاضر نہ ہونے … اس لئے کرم دین صاحب کی طرف سے مولوی ثناء اللہ امرتسری۔ اور اللہ دتا صاحب … اور میاں عبدالسبحان مقیم مسانیاں شہادتیں گذریں۔ ۱۳ ۱۴ ۱۶ نومبر کو صرف مولوی کرم دین صاحب اور ایک گواہ ملک تاج الدین صاحب پر جرح ہوئی باقی گواہوں پر جرح باقی ہے

ہفتہ مختتمہ۔ ۳۰ نومبر تک ذیل کے خاص اصحاب قادیان میں تشریف لائے۔ بابو غلام غوث صاحب ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ افریقہ یوگنڈا ریلوے سے۔ محمد علی خان صاحب ساکن شاہجہانپور راولپنڈی سے۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور سے بابو خیر الدین صاحب گارڈ کوہاٹ سے۔ جناب عبدالغنی صاحب پٹیالہ سے۔ میاں مددخان صاحب کشمیر سے +

قادیان۔ میں موسمی بخار ابھی تک ہے مگر بہ نسبت سابق کے اب کچھ آرام ہے +

(اپنی نسبت)

میری طبیعت الحمد للہ کہ بہ نسبت پیشتر کے اب رو بصحت ہے مگر تاہم ضعف اس قدر ہے کہ فرائض منصبی کو بجا لانے سے قاصر ہوں +

محمد افضل

عالم اخبار

ہفتہ مختتمہ ۱۴ نومبر کو طاعون سے ہندوستان میں ۱۸۲۶۰ فوتیاں ہوئیں۔

ولایت کے اخباروں نے یہ افواہ مشہور کی ہے کہ امیر کابل ہندوستان میں تشریف لانے کا ارادہ رکھتے ہیں +

قلم تو پٹیا لہ میں ایک نئی کان کوئلہ کی معلوم کی گئی ہے کہ جس کا کوئلہ بہت اعلیٰ قسم کا پایا گیا ہے حرارت اس کی بہت تیز ہے اور شملہ سے … میل کے فاصلہ پر مقام وادی چھپانا میں معلوم ہوئی ہے۔

بھوانی۔ ایک قصبہ ضلع حصار میں تھا جو کپڑے اور اناج کی اچھی منڈی تھی مگر طاعون نے دو ڈیڑھ ماہ سے اسے تباہ کردیا ہے۔

امرتسر میں طاعون روز بروز ترقی پر ہے اور لوگ حیران و پریشان ہیں حیرانی و پریشانی سے کیا ہوتا ہے خدا سے صلح کریں تقویٰ و طہارت اختیار کریں اور خدائی دارف سے جو منادی آتا ہے اس کی بات پر عمل کریں خدا فضل کرے گا۔

تجویز درپیش ہے کہ ہندوستان اور یورپ کے مابین سلسلہ خبر رسانی بلا تار برقی کا قائم کیا جاوے اس کا مغربی سٹیشن اٹلی میں بنایا جائے گا اور ہندوستان میں بمبئی یا اس کے قریب کوئی سٹیشن خبریں وصول کرنے والا ہوگا +

روس میں مجرموں کو بنفشی رنگ کی روشنی میں رکھنے سے جنون کا مرض ہوگیا تھا لیکن سرخ اور نیلگون رنگ کی روشنی سے یہ مرض دور ہو جاتا ہے۔

ہانگ کانگ میں تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ حشرات الارض مثل کھٹمل پسو اور مکڑیاں وغیرہ بھی طاعون کے پھیلانے کا باعث ہیں +

جنوبی ہند کے ایک مقام کلیہ میں طغیانی سے سخت نقصان ہوا ہے۔ ۵ ہزار آدمی بے خانمان ہو گئے ہیں اور … کے قریب فاقوں سے ہلاک ہو گئے ہیں پردہ نشین مسلمان عورتوں کو سخت مصائب اور مشکلات کا سامنا ہے ان مصیبت زدوں کے لئے چندہ وغیرہ کی تجاویز درپیش ہیں اور اسی قسم کی طغیانی اور مقامات میں بھی ہوئی ہے جس سے بہت نقصان ہوا ہے۔

پیرس میں ایک نئی ایجاد ہوئی ہے جس سے عکسی تصویر قدرتی رنگوں میں اتر سکے گی +

گوجرانوالہ میں پھر طاعون کا زور بڑھتا جاتا ہے +

بلگیریا میں عورتوں پر یہ ظلم روا رکھا جاتا ہے کہ وہاں کی رسوم کے مطابق دلہن کو ایکماہ تک خاموش رہنا پڑتا ہے۔ اگر وہ اس عرصہ میں کلام کرے تو سزا ملتی ہے صرف شوہر کے بلانے پر جواب دے سکتی ہے۔ جب یہ رسم توڑنے کا دن آتا ہے تو خاوند کچھ تحفہ دلہن کو لاکر دیتا ہے اور پھر وہ عام طور پر بات چیت کرتی ہے +

اہل چین نے تجربہ کیا ہے کہ اگر چائے کے صندوق میں مردہ کی لاش سنبھال کر رکھی جاوے تو کئی سالوں تک خراب نہیں ہوتی +

(لیکھرام … یوگندر پال آریہ کی ضمانت)

پیسہ اخبار نے ایک نامہ نگار کے حوالہ سے لکھا ہے کہ جالندھر میں پنڈت سوامی یوگندر پال نے خالی … مباحثہ پر ہی قناعت نہ کی بلکہ اتوار کو لیکچر دینے وقت مجمع عام میں دین اسلام اور اس کے بانی کے متعلق کچھ سخت سست الفاظ استعمال کئے جس سے ہندو مسلمانوں میں بگاڑ کا اندیشہ تھا اور مزید برآں دوسرے دن ایک اعلان مشتہر کیا کہ اس شام کو مذہب اسلام کی قلعی کھولی جائیگی نتیجہ یہ ہوا کہ سوامی صاحب کے نام وارنٹ گرفتاری جاری ہوا اور … جی فی الحال یکہزار روپے کی ضمانت پر ہیں۔ اگلے ہفتہ ان کو عدالت میں جواب دہی کے لئے حاضر ہونا ہے۔ یہ وہی … ہے جس نے قادیان کے جلسہ میں منہ مانگا معجزہ حضرت مسیح کا دیکھا تھا اور اب اپنے کرم کا پھل … رہا ہے +

طاعون کا سب سے زیادہ زور اس وقت صوبجات بمبئی میں ہے جہاں ایک ہی ہفتہ میں ایکہزار آدمی تلف ہوئے۔ پنجاب بنگال اضلاع متحدہ … میں طاعون آہستہ آہستہ مگر مستقل طور پر ترقی کر رہی ہے +

شہر اور ضلع بنارس میں از سر نو طاعون پھوٹ پڑی ہے لوکل حکام حفظان صحت کی طرف حسب معمول متوجہ ہوگئے ہیں۔

دو جہاز کنلی اور پنڈاری میں جو ۱۹ کی صبح کو کلکتہ سے روانہ ہوئے مقام بابا پور کے قریب ٹکر ہوئی کنلی کو نقصان پہونچا جس کے باعث اسے بندرگاہ کو الٹا لوٹنا پڑا مگر جہاز پنڈاری نے اپنا سفر جاری رکھا +

پیسہ اخبار لکھتا ہے ہم بعض لوگوں کا خیال ہے کہ صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ کا صدر مقام … آگرہ ہونیوالا ہے اور گورنمنٹ کے دفاتر … باوجود مدت تک … صدر مقام ہونے کے … سفائی پوش مکانات سے پر ہے خوبصورت اور عالیشان آگرہ میں جائیگی کہ جو بلحاظ اپنے سنگین بازاروں … کے تمام ہندوستان پر سبقت رکھتا ہے … کے نام میں آگرہ کا لفظ باوجود بالکل بے … ہونے کے ضروری سمجھ کر رکھا گیا ہے۔ اس سے بھی اس خیال کی … ہوتی ہے۔ بہر حال اگر یہ خیال صحیح ہے تو … گورنمنٹ کی یہ حرکت بہتری کی علامت … ہوگی +

رسید … میاں عبدالعزیز الرحمن صاحب از کوہ منصوری …

بسم اللہ الرحمن الرحیم (دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اُس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا) نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

آئینہ ہے یہ نورِ سرمد کا
عکس ہے یہ رُخِ محمدؐ کا

اِنَّ اللّٰہَ قَد صَحّحَ لکُم وقتَ مسِیحکُم وما تحرُ لاحدٍ

البدر

لَقَد نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدرٍ وَّاَنتُم اَذِلَّۃ

طالع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

الجمعۃ ... نور ... جان ... مولٰی ... زمان

ضوابط
(۱) قیمت ہر حال مین پیشگی لیجاتی ہے +
(۲) جواب طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے ورنہ جواب نہین دیا جائیگا +
(۳) خط و کتابت مین نمبر خریداری کا حوالہ ہو ورنہ جواب مین دیر لگے ہوگی +

شرح قیمت
ہندوستان مین سالانہ ... روپے
فارن ممالک ...
خاص قادیان ...
مضمون نگارون کو مفت روانہ ہوتا ہے

دوائے شفا ہے غرض دارالامان ہمین

بانوگرامی پہاڑ قادیان ہمین

ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

جلد ۲

خریدارون کو اطلاع - اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجراء اور قیام کا مدار توسیع اشاعت اور ایڈیٹوریل سٹاف کی تکمیل اور ذمہ داری کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۱۵۰۰ ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت مین جبکہ ابتداءً ادہ سٹاف نامکمل ہے اور کارخانہ کثیر اخراجات کا زیربار ہے اگر کسیوقت اشاعت مین چند روز کی دیر ہو جاوے تو اخوۃ اور ہمدردی کے خیال کو دل دماغ مین جگہ دیکر رنجیدہ خاطر نہ ہون بلکہ اس کی اشاعت مین ہر لائق کوشش کر کے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ دار بنادیویں۔ اپنے فرائض کو حتی الوسع دیانت داری سے بجالانے کی پوری کوشش کیجاتی ہے۔ لیکن امور متعلقہ تعداد وقدر سے ہر ایک یا جارہے - مینجر

ہر اس کی برقت اشاعت جہت تکمیل اور مطلوبہ تعداد

حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
ہم ہرین از دار دنیا بگذریم
آن رسولے کش محمد ہست نام
جان فدا و با جان بدر خواہد شدن
ما از دلِ و شیم ہر آنے کہ ہست
آن نماز خود از ہمان جائے بود
اقتدائے قولِ او در جانِ ما ست
ہر چہ گفت آن مرسلِ رب العباد
معجزاتِ او ہمہ حق اندر راست
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
یک قدم دوری ازان روشن کتاب

مصطفےٰ مارا امام و مقتدا
آن کتابِ حق کہ قرآن نام اوست
دامنِ پاکش بدست ما مدام
ہست اخیر الرسل خیر الانام
زو شدہ سیراب سیرابیکہ ہست
ما از و یابیم ہر نور و کمال
ہر چہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت ست
منکرِ آن موردِ لعنِ خداست
بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست
نزدِ ما کفراست و خسران و تباب

اندرین دین آمدہ از مادریم
بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
مہرِ او با شیر شد اندر بدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
وصلِ دلدار ازل بے او محال
از ملائک و از خبر ہائے معاد
منکرِ آن مستحقِ لعنت است
معجزاتِ انبیاء سابقین
ہر کہ انکار کند از اشقیاست

وہ الفاظ جنمین حضرۃ مسیح موعود بیعت کرتے ہین

ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے +

اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ ۳ بار

آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہون گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھون گا استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین - پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کیا کرتے ہین +

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا +

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہین ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے +

سوم - یہ کہ بلا ناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالے کے احسانون کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا +

چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے +

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا مین خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بحالت رضی بالقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے موہنہ نہین پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا +

ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا +

ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا +

ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا +

نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا +

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ با قرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو +

نوٹ - بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا - دسمبر ۱۹۰۲ء تک جو چودہ سال ہوئے ہین جبکہ البدر نے پورے معنون کیساتھ اس چہاردہم سال کی یادگار مین جو کہ آپکی فتح و نصرۃ کا زمانہ ہے قادیان سے طلوع ہوا۔

ملفوظات حضرۃ مسیح آخر الزمان

ایمان کی تعریف اور آیات محکمات اور متشابہات کی لطیف اور برمحل تفسیر

گذشتہ اشاعت سے آگے دیکھو صفحہ ۳

یہ بات نہایت کارآمد اور یاد رکھنے کے لائق تھی کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے مامور ہو کر آتے ہیں خواہ وہ رسول ہوں یا نبی یا محدث اور مجدد ان کی نسبت جو پہلی کتابوں میں یا رسولوں کی معرفت پیشگوئیاں کیجاتی ہیں ان کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک وہ علامات جو ظاہری طور پر وقوع میں آتی ہیں اور ایک متشابہات جو استعارات اور مجازات کے رنگ میں ہوتی ہیں۔ پس جن کے دلوں میں زیغ اور کجی ہوتی ہے وہ متشابہات کی پیروی کرتے ہیں اور طالب صادق بینات اور محکمات سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہود اور عیسائیوں کو یہ امر [illegible] چکے ہیں۔ پس مسلمانوں کے اولی الابصار کو چاہیے کہ ان سے عبرت پکڑیں اور صرف متشابہات پر نظر رکھکر تکذیب میں جلدی نہ کریں اور جو باتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے کھل جائیں ان سے اپنی ہدایات کے لئے فائدہ اٹھاویں یہ تو ظاہر ہے کہ شک یقین کو رفع نہیں کر سکتا۔ پس پیشگوئیوں کا وہ دوسرا حصہ جو ظاہری طور پر ابھی پورا نہیں ہوا وہ ایک امر شکی ہے کیونکہ ممکن ہے کہ پیشگوئی کے دو بادہ آنے کی کیفیت وہ حصہ استعارات یا مجاز کے رنگ میں پورا ہو گیا ہو مگر انتظار کرنیوالا اس غلطی میں پڑا ہو کہ وہ ظاہری طور پر کسی دن پورا ہوگا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ بعض احادیث کے الفاظ محفوظ نہ رہے ہوں کیونکہ احادیث کے الفاظ وحی متلو کی طرح نہیں اور اکثر احادیث احاد کا مجموعہ ہیں اعتقادی امر تو الگ بات ہے جو احاد سے اعتقاد کیا جاوے مگر واقعی اور حقیقی فیصلہ یہی ہے کہ احاد میں عند العقل امکان تغیر الفاظ ہے چنانچہ ایک ہی حدیث جو مختلف طریقوں اور مختلف راویوں سے پہونچتی ہے اکثر ان کے الفاظ اور ترتیب میں بہت سا فرق ہوتا ہے حالانکہ ایک ہی وقت میں ایک ہی منہ سے نکلی ہے۔ پس صاف سمجھ آتا ہے کہ چونکہ اکثر راویوں کے الفاظ اور طرز بیان جدا جدا ہوتے ہیں اس لئے اختلاف پڑ جاتا ہے اور نیز پیشگوئیوں کے متشابہات کے حصہ میں یہ بھی ممکن ہے کہ بعض واقعات پیشگوئیوں کے جنکا ایک ہی دفعہ ظاہر ہونا امید رکھا گیا ہے وہ تدریجاً ظاہر ہوں یا کسی اور شخص کے واسطے سے ظاہر ہوں جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی کہ قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں آپکے ہاتھ پر رکھی گئی ہیں۔ حالانکہ ظاہر ہے کہ پیشگوئی کے ظہور سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے تھے اور آنجناب نے نہ قیصر اور کسریٰ کے خزانہ کو دیکھا اور نہ کنجیاں دیکھیں مگر چونکہ مقدر تھا کہ وہ کنجیاں حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ کو ملیں کیونکہ حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ کا وجود ظلی طور پر گویا آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود ہی تھا اس لئے عالم وحی میں حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ قرار دیا گیا۔ خلاصہ کلام یہ کہ دھوکہ کھانے والے اسی مقام پر دھوکہ کھاتے ہیں وہ اپنی بدقسمتی سے پیشگوئی کے ہر ایک حصہ کی نسبت یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ ظاہری طور پر ضرور پورا ہوگا اور پھر جب وقت آتا ہے اور کوئی مامور من اللہ آتا ہے تو جو جو علامتیں اس کے صدق کی نسبت ظاہر ہو جاتی ہیں ان کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے اور جو علامتیں ظاہری صورت میں پوری نہ ہوں یا ابھی ان کا وقت نہ آیا ہو ان کو بار بار پیش کرتے ہیں۔ ہلاک شدہ امتیں جنہوں نے سچے نبیوں کو نہیں مانا ان کی ہلاکت کا اصل موجب یہی تھا اپنے زعم میں تو وہ لوگ اپنے تئیں بڑے ہوشیار جانتے رہے ہیں مگر ان کے اس طریق نے قبول حق کر ان کو بےنصیب رکھا۔

یہ عجیب ہے کہ پیشگوئیوں کی نافہمی کے بارے میں جو کچھ پہلے زمانہ میں یہود اور نصاریٰ سے وقوع میں آیا اور انہوں نے سچوں کو قبول نہ کیا۔ ایسا ہی میری قوم مسلمانوں نے میرے ساتھ معاملہ کیا۔ یہ تو ضروری تھا کہ قدیم سنت اللہ کیموافق وہ پیشگوئیاں جو مسیح موعود کے بارے میں کی گئیں وہ بھی دو حصوں پر مشتمل ہوتیں ایک حصہ بینات کا جو اپنی ظاہر صورت پر واقع ہونے والا تھا اور ایک حصہ متشابہات کا جو استعارات اور مجازات کے رنگ میں تھا۔ لیکن افسوس کہ اس قوم نے بھی پہلے خطا کار لوگوں کے قدم پر قدم مارا اور متشابہات پر اڑ کر ان بینات کو رد کر دیا جو نہایت صفائی سے پوری ہو گئی تھیں۔ حالانکہ شرط تقویٰ یہ تھی کہ پہلی قوموں کے ابتلاؤں کو یاد کر کے متشابہات پر زور نہ مارتے اور بینات سے یعنی ان باتوں اور ان علامتوں سے جو روز روشن کی طرح کھل گئی تھیں فائدہ اٹھاتے مگر وہ ایسا نہیں کرتے بلکہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی وہ پیشگوئیاں پیش کی جاتی ہیں جن کے اکثر حصے نہایت صفائی سے پورے ہو چکے ہیں تو نہایت لاپرواہی سے ان سے منہ پھیر لیتے ہیں اور پیشگوئیوں کی بعض باتیں جو استعارات کے رنگ میں تھیں پیش کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ حصہ پیشگوئیوں کا کیوں ظاہری طور پر پورا نہیں ہوا۔ اور بارہا ہم جب پہلے مکذبوں کا ذکر کریں جنہوں نے بعینہ ان لوگوں کی طرح واقع شدہ علامتوں پر نظر نہ کی اور متشابہات کا حصہ جو پیشگوئیوں میں تھا اور استعارات کے رنگ میں تھا اسکو دیکھکر کہ وہ ظاہری طور پر پورا نہیں ہوا حق کو قبول نہ کیا۔ تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم ان کے زمانہ میں ہوتے تو ایسا نہ کرتے۔ حالانکہ اب یہ لوگ ایسا ہی کر رہے ہیں۔ جیسا کہ ان پہلے مکذبوں نے کیا۔ جن ثابت شدہ علامتوں اور نشانوں سے قبول کرنے کی روشنی پیدا ہو سکتی ہے ان کو قبول نہیں کرتے اور جو استعارات اور مجازات اور متشابہات ہیں ان کو ہاتھ میں لئے ہوئے پھرتے ہیں اور عوام کو دھوکہ دیتے ہیں کہ یہ باتیں پوری نہیں ہوئیں حالانکہ سنت اللہ کی تعلیم طریق کے موافق ضرور تھا کہ وہ باتیں اس طرح پوری نہ ہوتیں جس طرح ان کا خیال ہے بلکہ ظاہری اور جسمانی صورت پر بیشک ایک حصہ ظاہری طور پر اور ایک حصہ مخفی طور پر پورا ہو گیا لیکن اس زمانہ کے متعصب لوگوں کے دلوں نے نہیں چاہا کہ قبول کریں وہ تو ہر ایک ثبوت کو دیکھکر منہ پھیر لیتے ہیں وہ خدا کے نشانوں کو انسان کی مکاری خیال کرتے ہیں۔ جب خدا کے تائیدی نشانوں کو سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ انسان کا افترا ہے مگر اس بات کا جواب نہیں دے سکتے کہ کیا کبھی خدا پر افترا کرنے والے کو مفتریات کے پھیلانے کے لئے وہ مہلت ملی جو سچے ملہموں کو خدا کی طرف سے ملی؟ کیا خدا نے نہیں کہا کہ الہام کا افترا کے طور پر دعوے کرنے والے ہلاک کئے جائیں گے اور خدا پر جھوٹ بولنے والے پکڑے جائیں گے؟ یہ تو توریت میں بھی ہے کہ جھوٹا نبی قتل کیا جائیگا اور انجیل میں بھی ہے کہ جھوٹا جلد فنا ہوگا اور اس کی جماعت متفرق ہو جائے گی۔ کیا کوئی ایک نظیر بھی ہے کہ جھوٹے ملہم نے جو خدا پر افترا کرنیوالا تھا ایام افترا میں وہ عمر پائی جو ملہم صادق کو ایام دعوت الہام میں ملی؟ بھلا اگر کوئی نظیر ہے تو پیش تو کرو۔ میں نہایت پرزور دعوے سے کہتا ہوں کہ دنیا کی ابتدا سے آج تک ایک نظیر بھی نہیں ملے گی پس کیا کوئی ایسا ہے کہ اس محکم اور قطعی دلیل سے فائدہ اٹھاوے اور خدا تعالیٰ سے ڈرے؟ میں نہیں کہتا کہ بت پرست عمر نہیں پاتے یا دہریہ یا انا الحق کہنے والے جلد پکڑے جاتے ہیں کیونکہ ان غلطیوں اور ضلالتوں کی سزا دینے کے لئے دوسرا عالم ہے لیکن میں یہ

کہتا ہوں کہ جو شخص خدا تعالیٰ پر الہام کا افترا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ الہام مجھ کو ہوا حالانکہ جانتا ہے کہ وہ الہام اس کو نہیں ہوا وہ جلد پکڑا جاتا ہے اور اس کی عمر کے دن بہت تھوڑے ہوتے ہیں قرآن اور انجیل اور توریت نے یہی گواہی دی ہے۔ عقل بھی یہی گواہی دیتی ہے۔ اور اس کے مخالف کوئی منکر کسی تاریخ کے حوالہ سے ایک نظیر بھی پیش نہیں کر سکتا اور نہیں دکھلا سکتا کہ کوئی جھوٹا الہام کا دعوے کرنے والا پچیس برس تک یا اٹھارہ برس تک جھوٹے الہام دنیا میں پھیلاتا رہا۔ اور جھوٹے طور پر خدا کا مقرب اور خدا کا مامور اور خدا کا فرستادہ اپنا نام رکھا۔ اور اس کی تائید میں سالہائے دراز تک اپنی طرف سے الہامات تراش کر مشہور کرتا رہا اور پھر وہ باوجود ان مجرمانہ حرکات کے پکڑا نہ گیا۔ کیا امید کیجاتی ہے۔ کہ کوئی ہمارا مخالف اس سوال کا جواب دیسکتا ہے؟ ہرگز نہیں ان کے دل جانتے ہیں کہ وہ ان سوالات کے جواب دینے سے عاجز ہیں مگر پھر بھی انکار سے باز نہیں آتے بلکہ بہت سے دلائل سے اُن پر حجت وارد ہوگئی مگر وہ خواب غفلت میں سو رہے ہیں ٭

۱۲ دسمبر ۱۹۰۳ء بروز شنبہ

الہام انی مع الرحمن (میں خدا کی باڑ ہوں) - فرمایا یہ خطاب میری طرف ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعدا طرح طرح کے منصوبے کرتے ہووینگے ایک شعر بھی اس مضمون کا ہے۔

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغبان بترس کہ من شاخ مثمرم

بعث بعد الموت اور امور خوارق عادت حضرت مولانا نورالدین صاحب نے خدمت والا میں عرض کی کہ عزیر کے قصہ کی بابت ایک دفعہ حضور نے ارشاد فرمایا تھا کہ وہ واقعہ بعث بعد الموت میں انہوں نے دیکھا۔

اس پر آپ نے فرمایا کہ مرنے کے بعد ایک بعث ہوتا ہے جیسے کہ حدیث میں ایک شخص کا ذکر ہے کہ وہ خدا سے بہت ڈرتا تھا لیکن خدا کے قدرتوں کا اُسے علم نہ تھا تو اس نے وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا دینا اور میری خاک کو دریا میں ڈالدینا (تاکہ میرے اجزاء ایسے منتشر ہوجاویں کہ پھر جمع نہ ہوسکیں -) جب وہ مرگیا تو اس کے وارثوں نے ایسا ہی کیا لیکن خدا نے اُسے عالم برزخ میں پھر زندہ کیا اور پوچھا کہ کہ کیا تو اس بات کو نہ جانتا تھا کہ ہم تیرے اجزاء کو ہر ایک مقام سے جمع کر سکتے ہیں اور تجھے ہماری قدرتوں کا علم نہ تھا اس نے بیان کیا کہ چونکہ مجھے اپنے گناہوں کی سزا کا خوف تھا اس لئے میں نے یہ تجویز کی تھی آخر اس خوف کی وجہ سے خدا تعالےٰ نے اُسے بخشدیا تو یہ بھی ایک قسم کی بعثت ہے جو کہ قبل قیامت ہوتی ہے اسی خیال پر میں نے کہا ہوگا۔ مرنے کے بعد ایک ایسی حالت میں بھی انسان پڑتا ہے کہ اسے اپنے وجود کی خبر نہیں ہوتی یہ ایک نوم کی قسم سے ہوتی ہے مولوی عبداللطیف صاحب نے جو شہادت سے اول یہ کہا تھا کہ ۶ دن بعد زندہ ہوجاؤنگا۔ اس کے معنے بھی یہ ہو سکتے ہیں کہ ۶ دن کے بعد میری بعثت ہوگی یہ ہمارا ایمان ہے۔

{عزیر کا قصہ درمیان میں رہ گیا اور اس کی بعثت کا کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہوا}

فرمایا کہ اسیطرح ہم ہر ایک خارق عادت امر پر ایمان لاتے ہیں اور اس امر کی ضرورت نہیں کہ اس کی تفصیل بھی معلوم ہو بعض وقت ایک آواز آتی ہے لیکن کوئی کلام کرنے والا معلوم نہیں ہوتا اس وقت حیرانی ہوتی ہے تو اس وقت کیا کیا جاوے آخر ایمان لانا پڑتا ہے اور یہ عجیب بات ہے کہ ایسے امور میں اکثر انسان کو **عرفان سے پھر ایمان کی طرف عود کرنا پڑتا ہے**۔

حال میں ایک اخبار میں دیکھا گیا کہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے ایک ایسی ہانڈی کا پکا ہوا سالن کھایا ہے جو کہ میری پیدائش سے ۳۰ برس پیشتر کی پکی ہوئی تھی جب انسان ہوا وغیرہ سے محفوظ رکھکر ایک شے کو اس قدر عرصہ دراز سے محفوظ رکھ سکتا ہے تو اگر خدا رکھے تو کیا بعید ہے۔

اگر یہ لوگ خوارق عادت کی جزئیات پر اعتراض کرتے ہیں تو ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے تو شاید ۳۰۰۰ معجزات ہونگے ہم ان کے ایسے لاکھوں خوارق عادت پیش کر سکتے اعتراض کرتے ہیں ان کا کیا جواب دینگے ہم تو ان باتوں کو ہر روز مشاہدہ کرتے ہیں اور خدا تعالےٰ کی قدرت کے تصرفات دیکھتے ہیں یہ کہاں تک اعتراض کرینگے **خدا شناسی کا مزا یہی ہے کہ ہر ایک قسم کی قدرت کا جلوہ نظر آوے** ٭

آریوں کا خدا اور ان کی معذرت آریوں کے خدا کی مثال تو ایسی ہے جیسے کہ کسی کے ہاتھ میں ہڈی ہوتی ہے خدا کی قدرتوں پر ان کو ایمان نہیں ہے اور جب یہ نہ ہوا تو پھر اس سے نہ خوف ہوا نہ طمع نہ محبت نہ عبادت۔ ان کے لئے یہ جواب کافی ہے کہ جیسے ایک اندھے آدمی کے نزدیک ہر ایک رویت قابل اعتراض ہوتی ہے ویسے ہی وہ بھی ان باتوں کے محسوس کرنے سے معذور ہیں کیونکہ ہر ایک شے کی حس الگ الگ ہے جیسے آنکھ کی حس ہے تو اس سے کان کوئی فائدہ نہیں پا سکتا اور ناک کی حس کو آنکھ نہیں شناخت کر سکتی ایسے ہی ایک انسان جو کہ اعلیٰ قسم کے قوے لیکر آیا ہے اور اسے امور ماوراء العقل کو محسوس کرنے کی قوت دی گئی ہے تو جو وہ دیکھتا ہے اگر دوسرے نہ دیکھیں تو سوائے اعتراض کے اور کیا کر سکتے ہیں۔ آریوں کی مشابہت اس شخص سے ہو سکتی ہے جس کی ایک آنکھ یا کان نہ ہو اور وہ دوسرے کی آنکھ کان دیکھکر اعتراض کرے وہ لوگ ان باتوں سے محروم ہیں اس لئے اعتراض کرتے ہیں۔

اسپر مولانا نورالدین صاحب نے عرض کی کہ حضور متکلمین اس طرف بھی گئے ہیں کہ خدا کی صوت آواز حروف کوئی نہیں اور اسی لئے انہوں نے الہام کو اسباب عقل سے نہیں مانا فیج اعوج زمانہ تھا اس لئے لوگ محجوب رہے ٭

۲۰ دسمبر ۱۹۰۳ء

ظہر کے وقت حکیم آل محمد صاحب تشریف لائے اور حضرت اقدس علیہ السلام سے نیاز حاصل کیا اور عرض کی کہ امروہہ میں میرا یہی کام رہا ہے کہ اس سلسلہ الٰہی کی تبلیغ کروں اور اسی خدمت میں میری جان نکل جاوے۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اس سے بڑھکر اور کیا دینی خدمت ہوگی مرنا تو ہر ایک نے ہی ہے اور اس جان نے ایک دن اس قالب کو چھوڑنا ضرور ہی مگر کیا عمدہ وہ موت ہے جو خدمت دین میں آوے ٭

شام کی نماز کے بعد چند ایک احباب نے بیعت کی ٭

ایک نوجوان صاحب نے آکر حضرۃ اقدس سے ملاقات کی اور عرض کی کہ میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اگر اجازت ہو۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہو۔

تب انہوں نے ایک رویا اپنی سنائی جو کہ عرصہ ڈیڑھ سال کا ہوا دیکھی تھی اس میں ان کو بتلایا گیا تھا کہ حضرت عیسیٰ آگئے ہوئے ہیں اور وہ مرزا قادیان والے ہیں پھر اس کی تائید میں انہوں نے اور چند خوابیں دیکھی تھیں وہ بھی سنائیں۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ ایک دوسرے

کی تائید میں ہیں اس اثناء میں جوشیلے نوجوان یہ بھی بول اٹھے کہ جب تک میرا دل تسلی نہ پکڑے گا نہ مانوں گا اور بیعت نہ کروں گا چونکہ ان کلمات سے خدا کے انعامات واکرام کی ناقدرشناسی مترشح ہوتی تھی اس پر خدا کے برگزیدہ نے فرمایا۔

خدا کی قدیم سے عادت ہے کہ صابروں کے سب کام وہ آپ کرتا ہے اور بے صبری سے ابتلا پیش آتا ہے ہماری شریعت میں طلب اسباب حرام نہیں ہے ان پر بھروسہ اور توکل ضرور حرام ہے اس لئے کوشش کو ہاتھ سے نہ چھوڑنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں قسم کھاتا ہے والمدبرات امرا ماسوا اس کے خدا پر توکل اور دعا کرنے سے برکت حاصل ہوتی ہے۔

سعید آدمی جلد باز نہیں ہوتا اور نہ وہ خدا سے جلد بازی کرتا ہے خدا کا قانون قدرت ہے کہ ہر ایک امر بتدریج ہوتا ہے۔ آج تم تخم ریزی کرو تو وہ آہستہ آہستہ ایک دانہ سے ایک درخت بن جاوے گا آج اگر رحم میں نطفہ پڑے تو وہ آخر نو ماہ میں جا کر بچہ بنیگا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر کرنے والوں کو بیحساب بدلا دیا جاویگا۔ سنت اللہ کی اتباع انسان کو کرنی چاہیئے جب تک خدا خود رشد اور ہدایت نہ دے تو کچھ بھی نہیں ہوسکتا انبیاء کی صحبت میں کس کس قدر لوگ رہتے تھے مگر سب ایک وقت ایمان نہیں لائے۔ کوئی کسی وقت کوئی کسیوقت آنحضرۃ صلعم کے زمانہ میں ایک شخص تھا اس نے آپ کا مبارک زمانہ دیکھا مگر ایمان نہ لایا پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا زمانہ دیکھا ... پھر بھی ایمان نہ لایا اس سے وجہ پوچھی گئی تو بتلایا کہ کچھ میرے شبہات باقی تھے اور کچھ آثار پورے ہونے والے تھے چونکہ اب وہ پورے ہوئے ہیں اس لئے اب میں ایمان لایا ہوں

لیکن یہ اس کی غلطی تھی

خدا نے مومنوں کے مختلف طبقات پیدا کئے ہیں لیکن ان میں سے وہ لوگ بہت تعریف کے قابل ہیں جو کسی راستباز کو چہرہ دیکھ کر شناخت کر لیتے ہیں۔

ایمان لانے والے تین قسم کے آدمی ہوتے ہیں ایک تو وہ جو چہرہ دیکھ کر ایمان لاتے ہیں۔ دوسرے وہ جو نشان دیکھ کر مانتے ہیں۔ تیسرا ایک ارذل گروہ جب ہر طرح سے غلبہ حاصل ہوجاتا ہے اور کوئی وجہ ایمان بالغیب کی باقی نہیں رہتی تو اس وقت ایمان لاتے ہیں جیسے فرعون کہ جب غرق ہونے لگا تو اس وقت اقرار کیا۔

عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ خالی رہکر اس بات کی انتظار کرنی کہ خدا خود خبر دیوے یہ نادانی ہے۔ اب تو خود وقت ہی ایسا ہے کہ انسان خود سمجھ سکتا ہے دیکھنا چاہیئے کہ اسلام کی کیا حالت ہے کیا ظاہری اور کیا باطنی طور پر صلیبی مذہب غالب ہو گیا ہے تو کیا اب ان وعدوں کے رو سے جو کہ قرآن میں ہیں یہ وقت نہ تھا کہ خدا اپنے دین کی مدد کرتا۔ اس کے علاوہ مدعی اور اس کے دعوے کے دلائل کو دیکھے اور غور کرے۔ جو بیٹھا ہے وہ دور رہکر کہ یمن سے یہ کہے کہ باقی میرے منہ میں خود بخود آ جاوے یہ نادانی ہے اور ایسا شخص خدا کی بے ادبی کرتا ہے +

متقی کی تعریف اور ایمان کی فلاسفی

تقویٰ اس بات کا نام ہے کہ جب وہ دیکھے کہ میں گناہ میں پڑتا ہوں تو دعا اور تدبیر سے کام لیوے۔ ورنہ نادان ہوگا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا و یرزقہ من حیث لا یحتسب کہ جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے وہ ہر ایک مشکل اور تنگی سے نجات کی راہ اس کے لئے پیدا کر دیتا ہے۔ متقی درحقیقت وہ ہے کہ جہاں تک اس کی قدرت اور طاقت ہے وہ تدبیر اور تجویز سے کام لیتا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے الم ذالک الکتاب لا ریب فیہ ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ و مما رزقناھم ینفقون۔ ایمان بالغیب کے یہ معنے ہیں کہ وہ خدا سے اڑ نہیں باندھتے بلکہ جو بات پردہ غیب میں ہو اس کو قرائن مرجحہ کے لحاظ سے قبول کرتے ہیں اور دیکھ لیتے ہیں کہ صدق کے وجوہ کذب کے وجوہ پر غالب ہیں یہ بڑی غلطی ہے کہ انسان یہ خیال رکھے کہ آفتاب کی طرح ہر ایک ایمانی امر اس پر منکشف ہو جاوے۔ اگر ایسا ہو تو پھر بتلاؤ کہ اس کے ثواب حاصل کرنے کا کونسا موقع ملا۔ کیا ہم اگر آفتاب کو دیکھ کر کہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے تو ہم کو ثواب ملتا ہے ہرگز نہیں۔ کیوں صرف اس لئے کہ اس میں غیب کا پہلو کوئی بھی نہیں لیکن جب ملائکہ خدا اور قیامت وغیرہ پر ایمان لاتے ہیں تو ثواب ملتا ہے اس کی یہی وجہ ہے کہ ان پر ایمان لانے میں ایک پہلو غیب کا پڑا ہوا ہے۔ ایمان لانے کے لئے ضروری ہے کہ کچھ اخفا بھی ہو اور طالب حق چند قرائن صدق کے لحاظ سے ان باتوں کو مان لے +

اور مما رزقناھم ینفقون کے یہ معنے ہیں کہ جو کچھ ہم نے ان کو عقل۔ فکر۔ فہم۔ فراست اور رزق اور مال اور وغیرہ عطا کیا ہے اس میں سے خدا کی راہ میں اس کے لئے صرف کرتے ہیں۔ یعنی فضل کے ساتھ بھی کوشش کرتے ہیں پس جو شخص دعا اور کوشش سے مانگتا ہے وہ متقی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین یاد رکھو کہ جو شخص پوری فہم اور عقل اور زور سے تلاش نہیں کرتا وہ خدا کے نزدیک ڈھونڈنے والا نہیں قرار پاتا اور اس طرح سے امتحان کرنیوالا ہمیشہ محروم رہتا ہے۔

لیکن اگر وہ کوششوں کے ساتھ دعا بھی کرتا ہے اور پھر اُسے کوئی لغزش ہوتی ہے تو خدا اُسے بچاتا ہے اور جو آسائش کے ساتھ دروازہ پر آتا ہے اور امتحان لیتا ہے تو خدا کو اس کی پرواہ نہیں ہے۔ ابوجہل وغیرہ کو آنحضرت صلعم کی صحبت تو نصیب ہوئی اور وہ کئی دفعہ آپ کے پاس آیا بھی لیکن چونکہ آزمائش کے لئے آتا رہا اس لئے گر گیا اور اسے ایمان نصیب نہ ہوا۔

بیعت ہم پر احسان نہیں

اگر کوئی شخص بیعت کر کے یہ خیال کرتا ہے کہ ہم پر احسان کرتا ہے تو یاد رکھے کہ ہم پر کوئی احسان نہیں بلکہ یہ خدا کا اس پر احسان ہے کہ اس نے یہ موقعہ اسکے نصیب کیا۔ سب لوگ .... ایک ہلاکت کے کنارہ پر پہونچے ہوئے تھے دین کا نام و نشان نہ تھا اور تباہ ہو رہے تھے خدا نے ان کی دستگیری کی (کہ یہ سلسلہ قائم کیا) اب جو اس فائدہ سے محروم رہتا ہے وہ بے نصیب ہے لیکن جو اس کی طرف آوے اسے چاہیئے کہ اپنی پوری کوشش کے بعد دعا سے کام لیوے جو شخص اس خیال سے آتا ہے کہ آزمائش کرے کہ فلاں سچا ہے یا جھوٹا وہ ہمیشہ محروم رہتا ہے آدم سے لیکر اس وقت تک کوئی ایسی نظیر پیش کر سکو گے کہ فلاں شخص فلاں نبی کے پاس آزمائش کے لئے آیا اور پھر اُسے ایمان نصیب ہوا ہو۔ پس چاہیئے کہ خدا کے آگے رو وے اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر گریہ و زاری کرے کہ خدا اُسے حق دکھا دے۔ وقت خود ایک نشان ہے اور وہ بتلا رہا ہے کہ اس وقت ایک مصلح کی ضرورت ہے۔ اب وقت آزمائش اور امتحان کا ہرگز نہیں ہے اگر کوئی نہیں مانتا تو بتلاوے کہ ہمارا کیا بگاڑتا ہے ہم میں اگر صدہا آدمی انکار کر کے تباہ ہوئے تو بتلاؤ کہ آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا بگاڑ لیا ایک مرتد ہوتا سو خدا سو اور لے آتا۔ کیا یہ غور کی بات نہیں کہ اگر ہمارا کارخانہ خدائی نہ ہوتا تو یہ آج تک کب کا تباہ ہو جاتا۔ ایک وہ وقت تھا کہ میں اکیلا پھرتا تھا اور اب وہ وقت ہے کہ دو لاکھ سے زیادہ آدمی میرے ساتھ ہیں۔ آج سے ۲۲-۲۳ برس پیشتر اس نے بتلایا جو کہ براہین میں درج ہے کہ میں تجھے

قرائن مرجحہ کو دیکھیں نہ یہ چاہیں کہ سب کچھ انکشاف ہو جاوے تو پھر اُسے ثواب کس بات کا۔ وہ تو ایمان ہی نہیں ہے جس میں پردہ نہیں ہے اس لئے خدا فرماتا ہے کہ جو لوگ نشانوں کو دیکھ کر ایمان لاتے ہیں ان کا ایمان نفع نہ دیگا۔ انسان من وجہ دیکھے کہ زمانہ کی ضرورت کیا تقاضا کرتی ہے وہ ایک مصلح کو چاہتی ہے کہ نہیں۔ پھر ان وعدوں پر نظر ڈالے جو نصرت اور تائید کے خدا نے ہم سے کئے

قادیان مین ڈاک کی سہولت

احمدی احباب کو یہ امر سنکر ضرور خوشی ہوگی کہ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۴ء سے محکمہ ڈاک کا انتظام خاص قادیان کے لئے تبدیل کیا گیا ہے اس سے پیشتر یہ دستور تہا کہ جو چیٹھی آج صبح ڈاکخانہ مین ڈالی جاوے وہ دوسرے دن شام کو لاہور مین تقسیم ہوتی تھی اور ۹ بجے صبح کو صرف ایک دفعہ ڈاک جاتی تھی اور جو خط آج آئے تھے ان کا جواب تیسرے دن لوگون کو ملتا تہا یہ بھی اس حالت مین کہ ۹ بجے سے پیشتر خط ڈاک مین پڑ جاوے باہر کی آئی ہوئی ڈاک ۲ بجے تقسیم ہوتی تھی۔

مگر اب شروع جنوری سے یہ انتظام ہوا ہے کہ ہر روز صبح کو ۸ بجے باہر کی ڈاک قادیان مین پہونچ جاوے اور ہر روز ۳ بجے شام کو قادیان سے روانہ ہووے۔ اس طرح آج کی وصول شدہ ڈاک کا جواب گویا دوسرے دن یعنی کل لوگون کو ملجایا کریگا ✚

ڈاک کے اس انتظام کے متعلق شیخ یعقوب علی صاحب کی خدمات واقعی قابل قدر ہین جنہون نے متواتر حکام کو اس کی طرف توجہ دلائی ✚

خدا تعالےٰ جب ایک ویران جگہ کو آباد کرنا چاہتا ہے اور اس کی رحمت وہان کے خاص بندون کے شامل حال ہوتی ہے تو وہ خود اس کے سامان مہیا کرتا ہے۔ ایک وہ وقت تہا کہ شاذ و نادر لوگ قادیان کے نام سے واقف تھے اور اب ایک وہ وقت ہے کہ کل یورپ اور امریکہ اور آسٹریلیا کی آنکھین اس کی طرف لگی ہوئی ہین۔ بچہ بچہ پنجاب کا اس کے نام سے واقف ہے اور دن بدن مطبعون اور رسالون اور اخبارون کی کثرت ہوتی جاتی ہے ہم امید کرتے ہین کہ جیسے محکمہ ڈاک نے ڈاک کی آمد و روانگی کی اصلاح کی ہے ویسے ہی دوسرے حکام بورڈ وغیرہ بھی اس کی صفائی اور توجہ بندی وغیرہ کی طرف متوجہ ہون گے۔ اور وہ سڑک کا ٹکڑا جو قادیان کی طرف آتا ہے اور نہایت خطرناک حالت مین ہے اس کی طرف خاص توجہ مبذول فرمادین گے ✚

مولوی عبد اللطیف صاحب شہید

اور

پیسہ اخبار

بربن عقل و دانش بباید گریست

ناظرین پر یہ واضح ہے کہ پیسہ اخبار کا ایڈیٹر منجملہ ان ٹھیکہ دارون کے ہے جنہون نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کے قلم سے خواہ کوئی ہی بات کیسی حق و حکمت کی نکلے۔ مگر جب تک یہ اس پر اپنی نیش زنی نہ کرے اسے چین نہین آتا۔ خدا معلوم یہ مرض اسے کہان سے لگ گیا۔ کرزن گزٹ اور بعض دوسرے اخبارات کی تحریرین واقعی درست معلوم ہوتی ہین کہ محبوب عالم صاحب کچھ عرصہ علیا ائی میں رہ چکے ہین اور میری رائے۔۔۔ یہ ہے کہ یہ مرض ان کو اسی زمانہ کا لاحق ہوا ہوا ہے کیونکہ انسان کو خدا ماننے والون کے دماغون کو جب کبھی پرکھا گیا ہے تو ان مین یہ نقص ضرور پایا گیا ہے کہ حق اور حکمت کی موٹی سی موٹی بات بھی ان کی سمجھ مین نہین آیا کرتی باوجود بیچھنے کے نہین دیکھتے اور سننے کے نہین سنتے خدا تعالیٰ اس بچارے پر رحم کرے اور ان مرضون سے نجات دے۔ ہماری رائے مین اس خلل دماغ کا علاج اسے اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیم کے شربت سے کرنا چاہیئے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی حکمت بالغہ نے اسی امر کا تقاضا کیا ہے کہ مسیحی قوم جو موسوی مسیح کی تعلیم سے گم گشتہ ہوئی ہے وہ پھر مسیح موعود کی تعلیم سے راہ راست پر آوے۔ پس محبوب عالم صاحب کو بھی چاہیئے کہ جو زخم ان کو عیسوین کا مذہب اختیار کرنے سے لگا ہے اور جو صدمہ ان کے دماغ کو پہونچا ہے اس کا علاج بھی حضرۃ مسیح موعود سے ہی کرا دین کیا عجب ہے کہ خدا تعالےٰ شفا عطا کرے ✚

حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ان دنون ایک تصنیف حضرت صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب شہید کی واقعہ شہادت کی نسبت تصنیف فرمائی ہے اور اشاعت اور تبلیغ کی نیت سے ہم نے اس کا ضروری حصہ اخبار البدر مین درج کیا تہا اس کے حوالے ایڈیٹر پیسہ اخبار نے اپنی عادت کے موافق ایک نیش زن ریمارک کیا ہے جس ایڈیٹوریل نوٹ پر یہ مثل بالکل صادق آتی ہے کہ آسمان کا تہوکا منہ پر آوے۔ ایڈیٹر صاحب کے استنباط اور تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ شہید مرحوم کی واقعہ موت کی نسبت حضرت اقدس نے جو لفظ شہادت اور نیز خود ان کی نسبت لفظ شہزادہ وغیرہ کا استعمال کیا ہے وہ ان کو زہر مین ایک بجھے ہوئے تیر کی طرح لگا ہے چنانچہ شہادۃ کی نسبت وہ کہتا ہے —

"لہذا اس سے امیر صاحب کی سید الضاف پژ دہی ثابت ہوتی ہے کہ انہون نے اتنی مرتبہ جان بچانے کی کوشش کی اور اگر ملا عبد اللطیف نے ایک دفعہ بھی علمائے کابل کو یہ باور کرنے کا موقعہ دیا کہ وہ اسلام کے طریقہ سے منحرف ہے تو انہون نے سلطنت کے مذہب کے احکام کے مطابق اسے سنگسار کرنا ضروری سمجھا"

باقی کے لئے دیکھو اخبار البدر نمبر ۱ جلد ۳ سنہ ۱۹۰۴ء)

سر الشہادتین

فی بیان ذبح الشاتین

یہ ایک عجیب و غریب رسالہ ہے جو کہ فاضل امروہی حضرۃ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب کی قلم سے نکلا ہے اس مین آپنے قرآن کریم سے شہید مرحوم شاہزادہ عبد اللطیف صاحب کی بیعت حضرت مسیح موعود سے اور واقعہ شہادۃ کو بڑے دلائل سے ثابت کر کے دکھلایا ہے اور بالکل ایک نئی طرز سے تمام اہل اسلام اور والیان افغانستان پر اتمام حجت کیا ہے۔ چھوٹی تقطیع پر جو انا لہ اوہام اول ایڈیشن کی ہے چھپ رہا ہے قیمت بلحاظ حجم دو آنہ یا اس سے کم ہوگی۔ جو لوگ تبلیغ اور اتمام حجت کے لئے۔۔۔۔۔۔ زیادہ جلدین خریدین گے ان کو خاص رعایت دی جاوے گی ✚
درخواستین بہت جلد بنام مینیجر البدر آنی چاہئین

مینیجر

کسر صلیب

یسوع کے پجاریوں کا ایک نیا دجل

آجکل کے پادریوں کے ہتھکنڈوں پر جس قدر نظر ڈالی جاتی ہے تو اسی قدر قرآن کریم کی صداقت کھلتی ہے کہ اس نے ان کا نام ضالین رکھنے میں کس قدر اعجاز رکھا ہے حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کی واقعہ صلیب کے کچھ عرصے کے بعد ہی ان لوگوں نے چالبازیوں سے کام لینا شروع کیا۔ انجیل کو محرف مبدل کیا حضرۃ مسیح کے بجائے یسوع نامی ایک فرضی نام مقرر کر کے اُسے آسمان پر بٹھا دیا اور صراط مستقیم سے جو ان کا قدم بھٹکا تو اس کے بعد پھر کہیں نہ جما اور جھوٹ پر جھوٹ اور افترا پر افترا ان کے باہن ہاتھ کا ایک کرتب ہو گیا یہ ایک قانون قدرت ہے کہ جب انسان یا کوئی قوم ایک معصیت کی مرتکب ہوتی ہے اور اس کے دل میں اس سے باز آنیکا ارادہ نہیں ہوتا تو پھر وہ اسی معصیت کے دلدل میں دن بدن دھنستا چلا جاتا ہے اور جب تک اس کا سچا رجوع نہ ہو خدا تعالی اسے اس میں سے نکلنے کی توفیق نہیں دیتا۔ اسیطرح چونکہ ان لوگوں نے جھوٹ اور دہوکہ دہی کو اپنا حال اور قال بنالیا ہے اور اسکو چھوڑنا پالیسی کے برخلاف سمجھا۔ اس لئے خدا تعالے نے ان کو چشم بینا اور ذہن رسا عطا نہ کیا حتی کہ آج اس پر دوہزار برس کے قریب ہو چلے ہیں اور ان کی اُس حالت کے لحاظ سے ان کا نام ضالین رکھا گیا اور ان کی کرتوتوں کے لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو دجال کے نام سے یاد کیا ان دنوں میں جب کہ حضرت مسیح کی موت دلائل بینات سے ثابت ہو گئی حتی کہ آپکی قبر کا پتہ بھی کشمیر میں مل گیا تو اب اپنے فرضی خدا کو مردہ پاکر پادری صاحبان کو یہ دجل سوجھا ہے کہ عوام الناس کو دہوکہ دیکر اس کی واہمہ زندگی کا خیال پھر اور ایک چند دنوں کے واسطے ہی دماغوں میں جما دیا جاوے چنانچہ پادری وائٹ برنچٹ صاحب جو لاہور میں ریورنڈ یعنی مقدس کے نام سے موسوم ہیں۔ قبر مسیح کے متعلق ان کی کچھ عرصے سے تحریریں آئی تھیں۔۔۔ ایک یسوعی اخبار میں نکلتی ہیں جن کا دندان شکن جواب قادیان سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رکن اور حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے سچے اور مخلص خادم عالیجناب ماسٹر شیر علی صاحب کی طرف سے شائع ہوتے رہے اب جب کہ پادری صاحب نے دیکھا کہ براہین ساطعہ اور حجج نیرہ کے آگے کوئی پیش نہیں چل سکتی تو اپنے موروثی دجل کی ایک نئی چال چلے ہیں۔ اور قبر کی تحقیقات کے متعلق لکھتے ہیں ”کہ قبر پر جو لوگ موجود تھے وہ یوز آسف کے لفظ پر اڑتے تھے اور معلوم ہوتا تھا کہ یہ لفظ ان کے لئے بنا ہو اور کچھ عرصہ ہوا کہ مرزا صاحب کے مریدوں نے آکر یہ نام ان لوگوں کے دل پر بٹھا دیا ہے ما اس کے ثبوت میں پادری صاحب یہ لکھنا شاید بھول گئے ہیں کہ اس نئے نام کے ورد کروانے کے لئے آیا کچھ نہ کچھ لالچ بھی دیا گیا تھا کہ نہیں۔ یا وہ لوگ چونکہ مرزا صاحب کے مرید تھے اس لئے انہوں نے اپنی پرانی یادداشت اور مروجہ نام کو اپنے پیر کی خاطر ترک کر دیا۔ پھر پادری صاحب لکھتے ہیں کہ قبر کے متعلق جو نام پڑوسی بہت جلدی سے بیان کرتے تھے وہ سید نصیر الدین کا نام ہے لیکن ساتھ ہی دبی زبان سے یہ الفاظ بھی ان کی قلم سے نکل گئے ہیں کہ میں ان کی شہادۃ بالکل تقینی خیال نہیں کرتا لیکن چونکہ ان الفاظ سے دجل میں نقص رہتا ہے پھر لکھتے ہیں کہ میری رائے میں اغلبا اس مدفون ولی کا نام سید نصیر الدین ہے اور اس نام کو میں اختیار کرتا ہوں۔ پادری صاحب۔ شرم شرم۔ شرم۔ بھلا یہ بھی کوئی استدلال ہے اور پھر اس استدلال کے مقابل جو کہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپکے اصحاب نے تواریخ کے حوالے سے دیا ہے کیا انہوں نے صرف اپنی اغلب رائے پر ہی اسے مسیح کی قبر یقین کیا ہے تاکہ ایسے شواہد عقلی اور نقلی بہم پہونچائے ہیں جس سے کسی عاقل کو انکار نہیں بجز ان کمزور دماغوں کے جو انسان کو خدا تسلیم کرتے ہیں۔

یہ دجل ہے جسے اس وقت پادریوں نے گھڑا ہے جس سے عوام الناس کو دہوکا دینا چاہا ہے۔ لیکن ایسے وقت میں جب کہ حق کا نقارہ بج رہا ہے اور الحق مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے آکر الباطل دجل نصاریٰ کو پاش پاش کر دیا ہے اس کی کیا بنیاد ہے کہ قائم رہ سکے ہاں یہ ضرور ہے کہ کچھ دن کے لئے پادری صاحب ضرور خوش ہو گئے ہوں گے۔ اس دجل کی حقیقت یہ ہے جسے ایک چٹھی کے ذریعہ سے عالی جناب شیر علی صاحب نے ریویو میں کہولا ہے کہ حضرۃ مسیح علیہ السلام کے مقبرہ کے اندر اصل میں دو قبریں ہیں ایک بڑی اور ایک چھوٹی۔ بڑی قبر نبی یوز آسف کی ہے اور چھوٹی قبر سید نصیر الدین کی بیان کی جاتی ہے لیکن پادری صاحب نے عوام الناس کی آنکھوں پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ ذکر نہیں کیا کہ وہاں دو قبریں ہیں اور صرف دہوکہ سے یہ دکھانا چاہا ہے کہ وہاں ایک ہی قبر ہے حالانکہ اپنی ایک سابقہ چٹھی میں تحریر کر چکے ہیں ”کہ اس مقبرہ میں دو قبریں ہیں ایک بڑی اور دوسری چھوٹی اور ایک بوڑھے شخص نے جو وہاں کا متولی تھا بیان کیا کہ بڑی قبر نبی یوز آسف کی ہے اور چھوٹی قبر سید نصیر الدین کی جو اس جگہ کا ایک پیر تھا جسکو مرے ہوئے دو سو برس ہوئے“۔ پادری صاحب کی اس تحریر سے ظاہر ہے کہ وہ مقبرہ ضرور نبی یوز آسف کے نام سے ہی ابتدا سے مشہور ہونا چاہئے کیونکہ بڑی قبر میت کی عظمت اور شان پر دلالت کرتا ہے اور نیز وہ پہلی قبر ہے جو کہ اس مقبرہ میں تعمیر ہوئی اور اس کے نام سے یہ مشہور ہوا۔ پادری صاحب نے اپنی چٹھی میں صرف یہی ترک دیانت نہیں کیا۔ بلکہ اور بھی بہت کچھ کیا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ اہل سری نگر کو یوز آسف کے نام کا کوئی علم نہ تھا۔ ہمیں پادری صاحب پر کمال افسوس ہے کہ انہوں نے دوسری چٹھی شائع کر کے ناحق اپنی غلطی کھلوائی اور یہ یاد نہ رکھا کہ اول کیا شائع کر چکے تھے۔

وی پی کی اطلاع

جن صاحبوں کا سال ۳۱ دسمبر ۱۹۰۳ء کو ختم ہوتا ہے ان کے نام ۶ جنوری کا اخبار ..... وی پی کیا جاوے گا جو صاحب قیمت بذریعہ منی آرڈر یا خود قادیان میں آکر ادا کرنا چاہیں وہ ۵ جنوری سے پہلے اطلاع دیں تاکہ ان کے نام وی پی نہ بھیجا جاوے۔

(مینیجر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسدس دعائیہ

در مدحت اعلیحضرت مرشدنا و امامنا جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

از

حکیم سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت و ایڈیٹر و پروپرائٹر اخبار اظہار الحق و رسالہ صبح صادق و سابق میونسپل کمشنر اٹاوہ

یکے از غلامان مسیح موعود

مسلمانون کے حق مین عین رحمت ہے تو اے احمد
بہار گلشن قومی مسرت ہے تو اے احمد
کلید گنج دانائے و حکمت ہے تو اے احمد
خدائے پاک کی اک خاص قدرت ہے تو اے احمد
بھلا پھر کیون نہ تیری نذر کو سامان ہون
بجا ہے تجھ پہ گر ہم اپنی جان و دل سے قربان ہون

ہمارا فرض یہ ہے تجھکو اپنا پیشوا سمجھین
یقین ہم مقتدی اور تجھکو اپنا مقتدا سمجھین
جو منزل دین کی ہے اس کا تجھکو رہنما سمجھین
غرض ہم قوم کی کشتی کا تجھکو ناخدا سمجھین
لگائین زور سب ملکر کہ بیڑا پار ہو اپنا
زمانہ ہو موافق اور مقدر یار ہو اپنا

کرین تیری مدد ہم ہر طرح سے زور سے زر سے
کہ پہنچا باران رحمت تفضل و حکمت قوم پر بر سے
بچین ہم اس قدر بغض و نفاق و فتنہ و شر سے
کہ اختر کا اوٹھے غلغلہ دیوار اور در سے
شمیم خلق سے اپنے رخ عالم کا ہو غازہ
خدا خواہش ہو رسول پاک کی بھی روح ہو تازہ

فلاح قوم کی مفتاح احمد کو جو پاتا ہے
دعائیہ مسدس اس لئے صادق سناتا ہے
پرانے الشیائی طرز مین جدت دکھاتا ہے
سخندانون کے دل مین اک نیا سکہ بٹھاتا ہے
سنبھل کر بیٹھ جائین اب بزرگان صفا آئین
دعا سنکر بصد اخلاص کہتے جائین سب آمین

صادق کی اپنے لئے دعا

میری شیرین بیانی سے عیان معجز نمائی ہو
صریر کلک گوہر سلک سے عقدہ کشائی ہو
میری زور طبیعت کی جو رفعت آزمائی ہو
براق فکر کو عرش معلیٰ تک رسائی ہو
زبان خلق پر ہو غلغلہ میری فصاحت کا
جہان مین شور برپا ہو مرے حسن بلاغت کا

مسیح موعود عم کے حق مین دعاء خیر

جگر اور دل جلانے کو ہون جب تک شعلہ رو پیدا
تن بیکس ہو گل اور گل سے تا شکل سبو پیدا
جہان مین تا ہون نیک و بد نیز سفلہ خو پیدا
زمین پر ہون پہاڑ اور ان سے تا ہو آب جو پیدا
رخ عالم پہ تیرا مہر دولت جلوہ افگن ہو
ہمائے جاہ و صولت کا تیرے سر پر نشیمن ہو

نشاط روح کی خاطر ہون جب تک خوش گلو پیدا
مشام جان مین ہو تا گیسوئے مشکین سے بو پیدا
زمانہ مین ہون جب تک فتنہ گر اور صلح جو پیدا
سپہر حسن پر ہون تا نشان ماہ رو پیدا
چراغ عدل تیرا خانہ گیتی مین روشن ہو
تیرے بازو پہ تائید خدا و ندی کا جوشن ہو

رہے عالم خموشی کا لب تصویر پر جب تک
فدا اہل سخن ہون خوبی تقریر پر جب تک
رہین جانباز عاشق جوہر شمشیر پر جب تک
گلا کشتہ رہے نخچیر کا تکبیر پر جب تک
جہان مین تیرا خورشید اقبال نور گستر ہو
قمر آسا تیرے اقبال کا تابندہ اختر ہو

رہے وقوف نظم سلطنت تعزیر پر جب تک
مدار علم و فن ہو صنعت تحریر پر جب تک
تیرے رایت کا پرچم زیب فرق چرخ اخضر ہو
سر بدخواہ ہو اور تیری شمشیر دو پیکر ہو
نظر کو روشنی حاصل ہو جب تک رنگ کاہی سے
رہے زینت جہان بانی کو جب تک تاج شاہی سے
نفاق و بغض کو جب تک رہے نسبت تباہی سے
رہے جب تک حبش والون کو ہمرنگی سیاہی سے
رہے شیر خدا کا زور اس بازوئے صفدر مین
عدو بانی نہ انگین آب ہو وہ تیری خنجر مین

رہے بادہ کشون کو شوق جب تک پر گناہی سے
رہے تا کاکل شب رنگ کو نسبت سیاہی سے
شرف کعبہ کو جب تک ہو خطاب قبلہ گاہی سے
رہے تا سلسلہ بندون کا درگاہ الٰہی سے
رہے تو سایہ لطف نبی و حفظ داور مین
تیری ہیبت سے آئے زلزلہ گور سکندر مین

رہے پھولا پھلا جس وقت تک یہ گلشن ہستی
رہے نسل بشر تا خاکدان تیرہ پر بستی
رہے جب تک خراب عشق سے عالم مین سرمستی
رہے تا جنس ناقص کا ملون کی راہ مین سستی
تیرے اغیار مقہور و ذلیل و پست ہون ہر دم
تیرے احباب صہبائے طرب سے مست ہون ہر دم

رہین جب تک نمایان چرخ پر مہر و مہ و اختر
رہے جب تک جنین برق بطن ابر مین مضطر
بچھائے ماہ تا فرش زمین پر چاندنی گھر گھر
رہین تا رند میکش اور گردش مین رہے ساغر
سدا تجھ سے رہے یہ بارور گلشن شریعت کا
چمن تازہ ہو تیری آبیاری سے طریقت کا

رخ گل پر رہین جب تک عنادل عاشق و شیدا
رہے مخمور جب تک چشم مست نرگس شہلا
کھلائے غنچہ دل تا نسیم آتشہ صہبا
رہے تو ناخدا ہو کشتی اور فلک پر صورت دریا
عدو کی چشم مین خار الم حسرت کی سوزن ہو
تر و تازہ شگفتہ تیرے امیدون کا گلشن ہو

حرارت آب مین اور نار مین جب تک حرارت ہو
رہے تا قند شیرین اور حنظل مین مرارت ہو
جہان مین تا متاع نیک اور بد کی تجارت ہو
فروغ سلطنت تا دہر مین رسم سفارت ہو
کرے جاری قضائے تو اوامر اور نواہی کو
نہ ہو رونق زمانہ مین معاصی اور ملاہی کو

شرر ہو تا شجر اور اسپہ اشکون سے ثمر پیدا
نگاہ ناز سے جب تک دلون مین ہو اثر پیدا
لبھانے کے لئے ہون تا بتان عشوہ گر پیدا
جہان مین نالہ عاشق سے ہو تا شور و شر پیدا
فروغ مہر عالمتاب تیرا ادنے الزر ہو
تیرا قد کشیدہ رشک شمشاد صنوبر ہو

رہے تا عقل کو اسرار یزدانی مین حیرانی
کرین تا دور ظلمت کفر کی انوار فرقانی
رہین تا اہل ایمان مصدر الہام ربانی
ادا کرتے ہین جب تک مسلمان رسم قربانی
تیری سب مشکلین لطف خداوندی سے آسان ہون
تیری ہیبت سے دشمن بید کی مانند لرزان ہون

رہے تا خلق مین مشہور حسن ماہ کنعانی
بنے تا قطرہ گوہر اور گوہر مین ہو تا پانی
فصاحت ہوئے جب تک جوہر تیغ سحبانی
گہر سازی مین پائے آبرو تا ابر نیسانی
تیرے ایوان عالی مین نشاط انگیز سامان ہون
خداوندان تخت و تاج و لشکر تیرے دربان ہون
کھلے جب تک چمن مین صورت ساغر گل لالہ

فلک پر تا قمر ہو اور ہو گرد قمر ہالہ
بنے تا ابر سے آب اور آب سرد سے ژالہ
پڑے جب تک بدن پر آگ کی تاثیر سے چھالہ
خداوند دو عالم تیرا حامی اور نگہبان ہو
ہر بدخواہ ہو اور پنجۂ شیر نیستان ہو

ضمیمہ شحنۂ ہند کی ماہی پورٹ

گذشتہ اشاعت سے آگے

(۱۳) بل رفعہ اللّٰہ میں جو دہوکا لگا ہے میں حل کر دیتا ہوں ذرا غور سے سنئے نفی قتل سے نفی موت مقصود نہیں بلکہ قتل و صلب کے بغیر اور بھی کئی ذرائع موت کے ہیں۔ بل بیشک اضراب کے لئے ہے مقتولیت اور مصلوبیت جسکو ملعونیت لازم ہے وہ اور مرفوع الی اللہ ہو...... آپس میں منافی ہیں نہ کہ ملعونیت اور رفع جسمانی آیا خیال شریف میں۔ نفی قتل نے یہ فائدہ دیا کہ ملعون ہونے کے الزام سے بری ہوئے۔ سب انبیاء مرفوع الی اللہ ہوتے ہیں۔ ان کا ذکر خاص کر اس لئے ہے کہ ان پر تہمت ملعون ہونے کی لگائی گئی تھی یہود کی طرف سے حسب آیات توراۃ ✦ یہ وہ رفع ہے جو وفات کے بعد پاک لوگوں کا ہوتا ہے نہ کہ رفع درجات گویا اس کو لازم ہے۔ جب ہی تو متوفیک کے بعد رافعک فرمایا نفی لعنت منہ بیکار نہیں جاتا۔ رفع روحانی کی طرف راجع نہیں بلکہ واقعہ صلیب کی طرف ہے کہ اس میں شک رکھتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے صلیب پر مر گئے۔ کوئی کہتا ہے وہ تھے ہی نہیں۔ مگر اللہ نے فیصلہ کر دیا۔ وہ دوسرے رسولوں کی طرح مرفوع الی اللہ ہوئے یعنی اپنی موت سے مرے۔ رفع کا لفظ لانے میں دو خوبیاں ہیں ایک اپنی موت سے مرنا۔ دوسرا ملعونیت کے الزام کا جواب۔ کیونکہ یہود کا اعتقاد روح الملعون لا ترفع الی السماء تھا۔ ولو شئنا لرفعناہ بہا میں کونسا مضاف الیہ ہے اور یہاں رفع کے کیا معنے ہیں۔ رفع جسمانی یا روحانی بتلایئے عزیزاً حکیماً اس لئے لایا گیا کہ اللہ تعالیٰ زمین میں ہی اسے بچا لینے پر قادر تھا نہ یہ کہ آسمان پر چڑھا لیجانے پر۔

(۱۴) تخرج الصدور الی القبور۔ سے یہ مراد نہیں کہ جو مرتا ہے اس کو مرزا صاحب مارتے ہیں۔ اس الہام میں تو صرف خبر دی گئی ہے کہ بڑے بڑے لوگ مریں گے۔ چنانچہ دیکھئے گولڑہ والے پیر صاحب کے والد بزرگوار فوت ہوئے۔ سیال شریف کے سجادہ نشین جو بڑے مشہور تھے فوت ہوئے وغیرہ وغیرہ۔ دیکھا الہامی اخبار بالغیب کی صداقت۔

(۱۵) ثلاثون دجال والی حدیث یاد ہے۔ مگر کیا عمر بھر دجال ہی ہوتے جاویں گے اور کیا اس امت کے نصیبوں میں دجال ہی ہیں مہدی کوئی نہیں ✦

(۱۶) اگر یہ نہیں لکھا کہ مسیح ناظم و ناشر بن کر آئیگا تو یہ بھی کہاں ...... لکھا ہے کہ اس میں یہ اوصاف نہوں گے

(۱۷) نجات خدا کے فضل اور دعا سے ہے۔ اس سے یہ مقصود نہیں کہ عمل صالح کی کچھ ضرورت نہیں مطلب یہ ہے کہ عمل صالح کی توفیق بھی خدا کے فضل اور دعا سے حاصل ہوتی ہے افسوس ہے کہ بات کو سمجھتے ہی نہیں اور اعتراض کرنے دوڑتے ہیں ✦

(۱۸) مسیح موعود کے زمانے میں عمروں کے بڑھنے پر اعتراض ہے اور اذا جاء اجلھم سنائی جاتی ہے کیا اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض نظر سے نہیں گذرا؟

(۱۹) چندہ پر بڑا اعتراض ہے گویا ایڈیٹر صاحب کو افسوس ہے یہ سب کچھ میرے پاس نہیں آتا۔ جناب عالی کیا اگلے انبیاء علیہم السلام کے کام بغیر روپے کے یونہی چلتے رہے ومما رزقناھم ینفقون اور لن تنالوا البر حتی تنفقوا۔ من ذا الذی یقرض اللّٰہ قرضاً حسناً کے کیا معنے ہیں کیا اللہ تعالیٰ قرض کا محتاج ہے۔ کیا عیسیٰ علیہ السلام نے من انصاری الی اللّٰہ نہیں فرمایا ہو شرم کرکے اعتراض کرو ✦

جب ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت پر نظر کرتے ہیں تو مومنوں کو نہ صرف اموال سے مدد کرنی پڑتی تھی بلکہ جانیں بھی نثار کرنی ضروری تھیں اور اب تو بڑی سہولت ہے کہ گھر بیٹھے وہ کام ہو رہا ہے جو تلوار کسی صورت میں بھی نہیں کر سکتی۔ الفاظ کی تلواریں دلوں پر اثر کرتی ہیں۔ پس اشاعت کتب وغیرہ میں احمدی کیوں مدد نہ دیں۔ کوئی احمدی ہرگز ہرگز چندہ سے تنگ نہیں آیا بلکہ ان میں سے ہر ایک میں اس قدر جوش عقیدت ہے کہ اپنا سارا مال راہ خدا میں صرف کر دینے کو طیار ہے۔

(۲۰) یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات پر نظر نہیں جو اچھے اچھے کھانوں پر اعتراض کرتے ہو گو یہ بھی ایک افترا ہے مگر خیر اگر ایسا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں۔

(۲۱) بار بار کہتے ہو کہ مسیح موعود باہر کیوں نہیں نکلتے میں پوچھتا ہوں کہ آپ کتنی دفعہ مدینہ سے باہر نکلے اور کیا وجہ ہو کہ ہم آپ کی اس نشست کو بزدلی پر محمول نہ کریں۔ کیا یونہی باہر گھومتے پھریں۔ بندہ خدا کوئی کام ہو۔ تو کہیں جائیں۔ جب دور دور کے امصار مثل کابل و مصر وغیرہ میں بذریعہ کتب تبلیغ ہو رہی ہے تو خود جانے سے کیا فائدہ۔ کابل میں جو اشاعت کا سبب اللہ نے پیدا کر دیا ہے وہ کبھی کسی دوسری طرح سے ممکن نہ تھا۔ مولانا عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ نے اپنے خون سے صحیفۂ فطرت پر لکھدیا۔ کہ ایمان اسے کہتے ہیں اور سچائی پر جان دینا اسے۔ اور حاکم وقت کی تابعداری ایسی کہ اُف تک نہیں کی نہ کوئی سلطنت کا خیال تھا۔ صرف ایمان ہی ایمان اور نہ کسیکو مرنے سے پہلے مارا ہے پس صرف خود ہی شہید ہو کر ہیں حقیقی مظلوم اسے ہی کہتے ہیں نہ یہ کہ شہید شہید ہونے تک تو نے بھی دو تین سو مار جائے اعتراض کرتے ہو کہ حضرت اقدس کو پہلے کیوں خبر نہ ہوئی میں کہتا ہوں کیا ہر ایک واقعہ کی پیشتر خبر ضروری کا چاہ اس سوال کا جواب دو کہ امام حسین علیہ السلام کو اپنے شہید ہونیکا حال معلوم تھا یا نہیں اگر تھا تو لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ کے کیا معنے۔ اگر نہیں تو ہم کا جواب آپکے ذمے۔ اس پر بھی ہم آپ کو علد بتا سکیں گے کہ اس واقعہ کی خبر پیشتر از وقت ہو گئی تھی

(۲۲) بعض مرزائیوں کی فسخ بیعت پر اعتراض ہے میں پوچھتا ہوں کیا ورد انبیاء کو لوگ مانکر منکر نہ ہوتے تھے کیا اس قدر العرب بعد وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھول گئے۔ کیا خاص کاتب وحی کا واقعہ یاد نہیں رہا۔ کیا اس آیت کی شان نزول سے بے خبر ہو جسمیں آیا ہے کہ جو لوگ ایمان لاکر پھر انکار کرتے ہیں اور پھر ایمان لاتے ہیں اور پھر انکار ان کو اللہ نہیں بخشیگا کیا عیسیٰ ؑ کو چند درم لیکر پکڑانے والا خاص حواری نہ تھا کیا اسلام سے کئی اشخاص نکل نہیں جانے ان واقعات کو یاد کرکے اپنے الفاظ پڑھو۔ کوئی بات تو مکاروں میں ایسی دکھنا ہے جو معاہدہ فسخ کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ ”فسخ بیعت کرنے والے کا نام کیوں نہیں چھپتا“۔ اس کی کیا ضرورت ہے اچھا آپ بتا دیجئے آپکے ضمیمہ میں بیعت کرنے والوں کا نام کیوں نہیں چھپتا اجی یہ تو در فیضان ہے جسکا جی چاہے آکے اور جسکا جی چاہے جائے دوسرا شاذ و نادر واقع ہے نہ کہ روزمرہ۔ آپکے ضمیمہ نے مرید گھٹائے نہیں بلکہ بڑہائے جس وقت جاری کیا تھا اس وقت کتنے تھے اور اب کتنے ہیں پردہ کوئی احمدی منکر نہیں ہاں یہ بات ضرور ہے کہ کئی علماء حضرت مرزا صاحب کو مان چکے ہیں مگر بوجہ دنیاداری ظاہر نہیں کرتے

(۲۳) آپ جنازہ غائب پڑھنے سے غیر مقلدین بتلاتے۔ بلکہ چونکہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام حکم ہو کر آئے ہیں۔ اس لئے مختلف فرقوں کی سچائیاں جمع کرتے جاتے ہیں

(۲۴) اہل اللہ کو بری حالتیں دیکھنا اپنی حالت کی نمائش ہوتی ہے سمجھے آپ ✦

چیدہ خبریں

روس نے اپنے فوجی افسروں میں اردو زبان کی تعلیم بڑے زور شور سے شروع کر دی ہے اور یہ کارروائی ۱۸۹۹ء سے جاری ہے۔ جسے آج تک ۵ سال ہو چلے ہیں۔ اردو میں افسر لوگ تقریریں کرتے ہیں۔ بکچر دیتے ہیں اس کے مقابلہ میں پائونیر کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ انگریزی فوجی افسروں کی کائنات صرف دو تین لفظ ہیں۔ اِدھر آؤ۔ جلدی آؤ۔ برانڈی لاؤ

عجیب مقدمہ علی پور ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں آجکل ایک مقدمہ دائر ہے۔ اور اس میں ایک مزیدار قانونی نکتہ ہے۔ جو غالباً اپنی وضع میں بے نظیر ہے۔ ایک بنگالی بابو چیٹرجی نے ایک مقدمہ کی اپیل دائر کی۔ جو بنارا منی فیصلہ سب جج تھی۔ اس مقدمہ میں کورٹ فیس سٹامپ ۱۰ روپے کا لگانا تھا۔ لیکن اپیلانٹ نے صرف دس روپیہ کا لگایا تھا۔ اپیل دائر کرنے کے وقت کسی کو خیال نہ آیا۔ لیکن جب مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا۔ تو سررشتہ دار عدالت کو غلطی معلوم ہوئی۔ اسنے عدالت سے یہ حکم لکھایا۔ کہ اپیلانٹ باقیماندہ روپیہ داخل کرے مگر اپیلانٹ کو اعتراض ہے۔ وہ کہتا ہے۔ اگر سٹامپ کم لگایا گیا تھا۔ تو عدالت کو اسیوقت کہنا لازم تھا۔ میں سو روپیہ کا سٹامپ لگا کر اپیل کرنا کبھی گوارا نہ کرتا۔ نیز جب فیصلہ ہو گیا ہے تو جج صاحب مجاز نہیں ہیں۔ کہ مجھ سے روپیہ طلب کریں سرکاری وکیل بھی متفق ہے۔ وہ کہتا ہے کہ گو روپیہ وصول ہونا چاہیئے۔ لیکن کوئی نظیر یا قانون ایسا نہیں ہے جس کی رو سے وصولیابی روپیہ کا حکم عدالت دے سکے جج صاحب نے گو ابھی قطعی فیصلہ اس بارے میں نہیں دیا تاہم قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ روپیہ سررشتہ دار کو ہی بھرنا پڑیگا

اندھی بچوں کی تعلیم مسیح موعود کا زمانہ ایک ایسا زمانہ قرار دیا گیا تھا۔ کہ جسمیں ہر ایک قسم کے علوم و فنون کی ترقی ہو گی۔ اور یہ بھی آپکے نشانات میں سے ایک نشان ہے۔ یورپ میں اندھی بچوں کی تعلیم کے مدارس قائم کئے گئے تھے۔ اب اسکی تقلید میں بمبئی میں بھی ایک مدرسہ قائم ہوا ہے جسمیں نابینا بچوں کو صنعتی اور نوشت و خواند کی تعلیم دیجاتی ہے یہ مدرسہ دو لاکھ روپیہ سے جو کہ پبلک چندہ سے قائم کیا گیا ہے۔ تعجب ہے کہ اسمیں مسلمان لڑکا ایک بھی نہیں ہے مغضوب علیہ قوم کا یہی حال ہوا کرتا ہے

ایران اور وائسرائے ہند وائسرائے ہند نے جو دورہ خلیج فارس کا کیا ہے اُسکی نسبت بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اسمیں جب منشاء وائسرائے کو کامیابی نہیں ہوئی۔ بنگالی اخبار کا بیان ہے کہ دو شاہ ایران اس انگریزی دورے کی خبر سے نہ صرف ہراساں ہی ہوئے تھے۔ بلکہ عجلت و پریشانی میں انہوں نے اپنے افسروں کو ایسے احکام صادر کر دیئے جن کا صاف مطلب یہ تھا کہ وہ حضور وائسرائے کیساتھ مناسب عزت سے پیش نہ آئیں اس بے مہری پر لارڈ کرزن نے یہانتک برا مانا۔ کہ بندر بوشہر پر اترنا بھی گوارا نہ کیا۔ جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اب شاہ ایران اور لارڈ کرزن کا آئینہ دل ایکدوسرے کیطرف سے مکدر ہو جاویگا" یا بالفاظ دیگر ہندوستان اور ایران کے تعلقات میں بدمزگی واقع ہو گی۔ اخبار انگلش مین یہاں کلکتہ میں بیٹھا ہوا شاہ ایران کو صلاح دیتا ہے۔ کہ آپ معافی مانگ لیں۔ اور پھر دھمکاتا ہے۔ کہ اگر لارڈ کرزن کے بجائے کسی روسی عالیجاہ افسر سے ایسی بدتہذیبی کیجاتی۔ تو آپ مزہ دیکھ لیتے۔ وغیرہ وغیرہ

طاعون دہلی میں ۵ سال کے بعد پھر چند ہفتے سے نمودار ہوئی ہے ضلع اور شہر الہ آباد میں بھی۔ سیالکوٹ میں بہت تمام پھیل رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ضلع گجرات میں بالکل نہیں ہے۔ لاہور میں ایک کیس ۱۳ دسمبر ۱۹۰۳ء کو ہوا مگر وہ باہر کا آدمی تھا۔ گوجرانوالہ میں اس کا بہت زور شور ہے

لودیانہ لودیانہ میں ۲۵ ہزار روپیہ کی چوری ہوئی چور گرفتار ہو گیا۔ ۱۱ ہزار برآمد ہوا ہے

۱۲ جنوری آئندہ کو ہند کے تمام انگریز لاٹ پادریوں کا ایک جلسہ ہو گا۔ اور ۲۵ جنوری تک رہیگا کلکتہ کے لاٹ پادری صدر نشین ہونگے

ڈیرہ اسمٰعیل خان کے تمام ضلع میں بخار کا زور ہے اور لوگ الامان الامان پکار رہے ہیں

تناسخ خودکشی کا محرک ہے ایک کمپونڈر نے جو کہ ہندو مذہب کا تھا (غالباً آریہ ہو گا) ایک ادنس سنکھیا پی کر خودکشی کی بستر پر ایک رقعہ ملا۔ کہ مجھے اس جنم میں عبادت کرنیکا موقعہ نہیں ملا ہے۔ اسی ندامت سے خودکشی کرتا ہوں کہ آئندہ جنم میں عبادت کرکے اس غفلت کی تلافی کر سکوں متوفی کو یہ خیال نہ رہا۔ کہ اگر آئندہ جنم میں کتا۔ سوٗر۔ یا بلی بن گیا۔ تو پھر کیا کریگا۔ اور اگر عورت بن کر کسی ایسے کے پالے پڑا۔ کہ وہ ۱۱ مردوں تک اُس سے نیوگ کراوے۔ تو پھر اُسکی کیا پیش چلے گی۔ اور پھر جی پچھتائینگے

ایک عجیب و غریب سانپ ایک ایسا خوفناک سانپ دریافت ہوا ہے۔ جو اپنے ہم جنس سانپوں کا دشمن مگر آدمی کا دوست ہے۔ یہ جنوبی افریقہ میں پایا جاتا ہے۔ جو پانچ فیٹ سے آٹھ فیٹ تک لمبا ہوتا ہے اور آدمی کی انگوٹھی سے زیادہ موٹا نہیں ہوتا۔ اُس کا ہر ایک جوڑ اور ہڈی قدرتی طور پر نہایت مضبوط بنائی گئی ہے اور دنیا میں کوئی سانپ بھی خواہ وہ کیسا ہی مضبوط ہو اسکے حملے کی تاب نہیں لا سکتا۔ غضب یہ ہے کہ جو بڑے سے بڑا اژدہا آج تک پایا گیا ہے۔ اُس کو یہ سانپ پانچ منٹ کے اندر مار سکتا ہے اپنے ہم جنسوں کیلئے جیسا خطرناک یہ زہریلا جانور ہے۔ ایسا ہی انسان کیساتھ دوستانہ برتاؤ کرتا ہے۔ کیونکہ آج تک کوئی انسان اسکے ہاتھوں ہلاک نہیں ہوا۔

روسیہ کی تخت کا ایک مدعی روسیہ کی تخت کا ایک مدعی حال میں پیدا ہوا ہے۔ اسکا دعویٰ ہے کہ اصل مستحق میں ہوں اسکا نام سیرل ہے اور گرانڈ ڈیوک جارج سابق زار روسیہ کا اپنے کو بیٹا بتاتا ہے۔ جس نے ۱۸۹۳ء میں پرنسس لکا کزبے جو کا کیسس کے ایک پرنس کی بیٹی تھی خفیۃً شادی کر لی تھی۔ زار روس نے اپنی تندرستی خراب ہونے کے باعث عمر کا آخری حصہ [illegible] میں گزارا۔ اور وہاں وہ اس لیڈی سے ملا تھا۔ جس کو [illegible] بیوی بتایا جاتا ہے۔ اس کے [illegible] بچے ہیں جنمیں سب سے بڑا لڑکا یہ سیرل ہے

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

حضرت اقدس مع اہل و عیال کے الحمد للہ خیریت سے ہیں مولوی صاحبان بھی بفضل خدا اپنے اپنے خدمات دینی میں مستعدی سے معروف ہیں اور تندرست ہیں

بابو غلام غوث صاحب ڈپٹی اسسٹنٹ یونگ ایڈور ایسٹ آف انفیشل اکتساب انوار احمدیہ کی خاطر چند ماہ کیلئے معہ اہل خانہ قادیان میں آکر رہے ہیں۔ خداوند تعالیٰ ہمارے کل افریقی بھائیوں کو ایسی توفیق عطا کرے + آمین ثم آمین

قادیان میں عید بروز دوشنبہ ۲۱ دسمبر ۱۹۰۳ء کو ہوئی نماز عید بڑی مسجد اقصیٰ میں ادا کی گئی۔ حضرت مولوی صاحب نے نماز پڑھائی اور اس کے بعد ایک لطیف خطبہ پڑھا۔ جس پر عمل درآمد کی توفیق ہم اپنے اور دیگر تمام برادران کیواسطے اللہ تعالیٰ سے طلب کرتے ہیں۔ آمین۔ خطبہ انشاء اللہ البدر کے اوراق میں درج ہو گا

قاضی غلام حسین صاحب ۔ ڈپٹی اسسٹنٹ حصار ایک ماہ کی رخصت پر قادیان آئے ہیں۔ آپکی طبیعت علیل ہے حضرت سے استفادہ

ترک اسلام ترک اسلام کا مسودہ قریباً ۲۰ صفحہ کا چھپ گیا ہے۔ اسکا حجم غالباً ۳۰۰ اور ۴۰۰ صفحہ کے درمیان ہو گا۔ چونکہ عام سوال اسکی تصنیف کی نسبت آتے ہیں۔ اس لیئے عام اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے۔ کہ جو وقت چھپ چکے گا۔ شائع کیا جاویگا اور اُسکے متعلق کل درخواستیں بنام حکیم فضل دین

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

طب روحانی

تیرہ دوا کے علاج کرنیکا طریق میسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہے اور جس کو دریافت ہوجانے سے تیسوعی معجزات کی کلا ہر ایک مذہب اور ملت حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دیدی ہے اور جس کے ذریعہ سے بڑی بڑی امراض کا علاج ہوجاتا ہے اس کا بر محل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے۔ جو ہدایات اس میں درج ہیں اسپر مشق کرنیسے انسان صحت نیت رکھکر اپنی وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے اور خیالات میں یکسوئی اور ان کو ضبط کرنیکی عادت بھی پیدا ہوجاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب پر لکھنیوالوں نے وہ مبالغے کئے ہیں کہ آسمان و زمین کے قلابے ملا دئے ہیں اور اس کے مشاق کو گویا خدائی کی کل چلانیوالا قرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم مطلبیہ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے ویسے خدا کی ارادہ سے ہر ایک دعا یا دوسرا عمل یا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسی ہی وہی کے ارادہ اور اذن سے انسان اس سے بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی مدح سے اس کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول حالات سے ہے۔ اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں۔ قیمت عمر

شہادۃ آسمانی حصہ اول و دوم

بجواب فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس کتاب میں دئے گئے ہیں۔ ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد۔ خروج دجال یاجوج ماجوج۔ تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے۔ قیمت ہر دو حصہ

سر مکتوم

یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور نہایت لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھایا ہے کہ جن مردوں کو زندہ کرنیکا انجیل میں ذکر ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ۔ قیمت ۵ر

رویائے صالحہ

اس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگزشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ طیار کرنیکا اور حضرۃ مسیح موعود ع کا ثبوت صحف سابقہ سے دیا ہے۔ قیمت ۲ر

اعجاز احمدی

۳۰ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے۔ قیمت ار

قول صحیح

پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو انہوں نے اردو زبان میں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی کی تائید میں لکھی زیر طبع ہے قیمت ۲ر ہوگی

عاقبۃ المکذبین

لودیانہ کے مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا اس کا بیان۔ بیعت کی دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیات پر بحث اور ایک نظم قیمت ار

اسلام اور اس کا بانی

یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ منشی محمد صادق صاحب صادق قیمت ۳ر علاوہ محصول ڈاک

صیانۃ الناس

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ار

الہامی دعا جب کلشیئے خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت علاوہ محصول ڈاک

کامن پنجابی

مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکے ضلع گجرات قیمت ار

نظم

برائے مستورات بطرز کامن مصنفہ ار

روشنائی احمدیہ

ساختہ مرزا عبدالکریم تاجر پالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ار فی تولہ۔ ادسط قسم۔ تاجروں کو خاص رعایت

مجرب ادویہ

ہماری آپ مجرب ادویہ میں۔ کہ قادیان میں رہ کر ہم کس کس کو مجربات تیار کرتے ہوئے

مجرب کے معنی خدائی تصرف نہیں۔ بلکہ یہ کہ اکثروں کو اس سے شفا حاصل ہوئی ہے

حب دافع دائمی قبض جس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہیں ہوتی بلکہ اندرونی قوٰی میں جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اس سے رفع ہو کر آئندہ تازہ قوت قولنج کو فضلہ کے اخراج کے حاصل ہوتی ہے قیمت عہر

اکسیر تشکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت عہر

علاج نکسیر بشرطیکہ ناک کے اندر زخم نہ ہو اور دماغ سے خون آتا ہو تو ضرور آرام ہو جاتا ہے کہا زاور ناک میں ڈالنے کی دوا قیمت عہر

حب جدید برائے بخاروں اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج جس کا تجربہ خود قادیان میں بھی ہو چکا ہے قیمت عہر

روغن بہرہ پن بشرطیکہ مادر زاد بہرہ نہ ہو اکثروں پر تجربہ ہوا کہ آرام ہو گیا ہے قیمت فی شیشی عہ

دردسر کی گولی ہر ایک قسم کے درد کو اس سے آرام ہو جاتا ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۱۶ گولی۔ ایک روپیہ۔

سرمہ زنگاری اعلیٰ درجہ کا مقوی بصر۔ دھند۔ غبار آشوب چشم۔ پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا نادر علاج اعلیٰ درجہ کا اطبار کا خاندانی نسخہ فی تولہ ۲ر

مصفی خون گولیاں خالص عشبہ کو ہر او رچوب چینی کی بنی ہوئی ہیں ۸۰ گولی عہر

سلائی الکرہ جس کو ہندوستانی زبان میں ... خواہ پرانی ہو اسکے استعمال سے آرام ہو جاتا ہے فی سلائی ۴ر

برص کی دوا یا پھل بہری جس سے خدا کی پناہ ... ہمیشہ پناہ مانگتے ہیں بدن کی جلد پر سفید داغ شروع ہو جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ پھیل کر تمام جسم کو بدنما کر دیتا ہے اس دوا کا تجربہ صدہا پر ہو چکا ہے قیمت عہر

علاوہ ان ادویہ کے ہر ایک مرض کے مجرب نسخہ جات بیماروں کو حسب ضرورت ارسال کئے جاتے ہیں

مذکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے ہر قسم کی درخواستیں بنام محمد افضل مالک و منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کے نام آنی چاہئے

تفسیر القرآن بالقرآن

یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جس کو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب ایم بی نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح آخر الزمان عم اور مولانا نورالدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنا دی تھی مسیح الزمان علیہ السلام نے وقتاً فوقتاً اس کی نسبت ارشاد فرمایا نہایت عمدہ شیریں بیان ہے قرآنی نقاط خوب بیان کئے ہیں دلوں پر اثر کرنیوالی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا نورالدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل ربانی سے چھپکر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر مفت محصول ڈاک آنے پر بطور نمونہ روانہ کیجاتی ہے بلا جلد مجلد کی قیمت پانچ الم کی قیمت ۱ر پارہ عم ۲ر

المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال تمام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہئیں۔ نہ کہ دفتر البدر میں

ریویو آف ریلیجنز

اس نام کا ایک ماہوار رسالہ انگریزی اور اردو زبان میں الگ الگ قادیان سے شائع ہوتا ہے جس میں تمام دنیا کے مذاہب پر نظر ثانی کر کے سچا اور حقیقی مذہب پیش کیا جاتا ہے اور منطقی اور علمی طور پر مذاہب اسلام پر جو اعتراضات کئے گئے ہیں ... عیسائیوں اور دیگر مذاہب کے جن کے جوابات بڑی معقولیت اور سنجیدگی سے دئے جاتے ہیں۔ یہ ایک ہی رسالہ ایسا ہے جو اسلام کو یورپ امریکہ اور ایشیا میں ایک زندہ مذہب ثابت کر رہا ہے اور جس نے دنیا کی کایا پلٹ دی ہے اس کی انگریزی کو خواہل امریکہ اور یورپ نے تسلیم کیا ہے اس لئے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس کی اشاعت اور خریداری میں کوشش کرے اور جو لوگ کہ مذہب کے متلاشی ہیں وہ اس کو ضرور خریدیں قیمت سالانہ زبان انگریزی للعہ زبان اردو ... تمام درخواستیں بنام منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان آنی چاہئیں

اشتہار دہندوں کے نادر موقع

البدر اپنی خدمات کی وجہ سے احمدی جماعت کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے اس لئے اگر اس جماعت میں تجارت کو فروغ دینا چاہتے ہو تو اپنے اشتہارات بشرطیکہ کذب اور مبالغہ سے پاک ہوں اس میں درج کراؤ۔ اجرت کا فیصلہ منیجر سے کرو۔

البدر کے چند نمبر بابت ۱۹۰۵ء جن میں عجیب و غریب تقریریں ہیں بقیمت ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔ دفتر البدر سے طلب کرو

حضرۃ مسیح موعود ع کی مصنفہ کتب حکیم فضل دین صاحب قادیانی سے دستیاب ہوں گی۔

محمد عبد الرشید اینڈ سنز مالکان کارخانہ جراب سوتی واقع بٹالہ پنجاب ضلع گورداسپور

سے ہر ایک قسم کی سوتی جراب بہت عمدہ اور مضبوط اور اعلیٰ قسم کی ملسکتی ہیں شرح قیمت فی درجن قسم اول للعہ قسم دوم ۸ر قسم سوم ... محصول ڈاک بذمہ خریدار

مطبع انوار الاسلام قادیان میں ہر ایک قسم کی اردو عربی و فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے

بنارسی مال

ہر ایک قسم کا مردانہ اور زنانہ شال دوپٹے اور گلبدن وغلطان ہر قسم اگر خریدنا ہو تو مشتہر سے خریدا جاوے اصل اخراجات پر صرف ... منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ خاص نہایت دیانت داری سے ارسال کیا جاویگا

المشتہر
سید عزیز الرحمن محلہ نشاتو متصل کتاب گھر کوہ منصوری

سلاسل الفضائل معہ ترجمہ قیمت مجلد ۱۲ر درخواستیں مفتی فضل الرحمان صاحب کے نام آنی چاہئیں

سلاسل التعلیم قیمت ۲ر **سیرۃ النبی** قیمت ... درخواستیں حکیم فضل دین صاحب کے نام آنی چاہئیں

انوار الاسلام پریس قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل مالک و منیجر چھپکر شائع ہوا